اوم

تلسی رامائن

رام چرت مانس

کا

دوہے چوپائیاں سورٹھے سمیت سلیس اُردو ترجمہ

قیمت فی جلد 10/8

پبلشر

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی (۶)

شری
رام ارپنم اسٹو
پبلشر
(بھیم لیتھو پریس چاوڑی بازار دہلی)

گوسوامی تلسی داس کرت

تلسی کرت رامائن

فہرست مضامین

پبلشرز دیہاتی پستک بھنڈار

چاوڑی بازار دہلی

سمپادک:- جوالا پرشاد جی

بمعہ دوہا چوپائی اور سلیس اردو ترجمہ

شری

رامائن کی عظمت

رامائن کی تعلیم موجودہ دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو سماج میں ویدوں اور سمرتیوں کو خاص امتیازی درجہ حاصل ہے۔ لیکن کتب مقدسہ علوم معرفت و فلسفہ اور دھرم کے دقیق مسائل کی وضاحت و تشریح کرتی ہیں۔ لہٰذا عوام میں جو ان کے متعلق احترام اور عقیدت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ صرف عالموں اور رشیوں کی شہادت پر ہی مبنی ہے۔ براہ راست عوام ان کتب مقدسہ کی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ لیکن شری رامائن میں یہ مخصوص خوبی ہے کہ اس کی تعلیم عوام کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ گھروں میں پاٹھشالاؤں میں برابر رامائن کی کہانیاں زبان زد خلائق ہو چکی ہیں۔ اور ہر ہندو بچہ جب سن بلوغت کو پہنچتا ہے۔ تو اسے رامائن کے تذکروں کا بہت کچھ گیان ہوتا ہے۔ ہماری روزانہ زندگیوں سے ایسا مخصوص و نزدیکی تعلق صرف رامائن کی ہی خوبی ہے۔

دنیا کی کوئی اور کتاب اور خود ہندو دھرم میں کوئی تصنیف انسانی کردار کا اتنا واضح اور اونچا آدرش پیش نہیں کرتی ہے۔ بچے جوان۔ بوڑھے۔ عورت۔ مرد۔ استری۔ پتی۔ والدین اور اُن کی اولاد۔ بھائی۔ بہن۔ دوست۔ دشمن سب کے لئے رامائن کی تعلیم اعلیٰ اور اونچے آدرش پیش کرتی ہے۔ کیا سیتا ماتا کی نسبت دنیا میں اور کوئی دیوی پتی برتا کی سچی اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دنیا کا کوئی راجہ شری رام چندر جی کی نسبت بہتر حکمرانی کی مثال پیش کر سکتا ہے؟ کیا شری لکشمن جی کی نسبت دنیا میں کوئی بہتر بھراتری بھاؤ کی مثال مل سکتی ہے؟

اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پراچین بھارت کی سبھیتا کے متعلق ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں۔ سب سے زیادہ شری رامائن سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ رامائن کی ورق گردانی سے ہی جان پڑتا ہے۔ کہ ان دنوں قومی۔ مجلسی۔ تمدنی اور خانگی زندگی کی کیا حالت تھی۔ ان دنوں عوام کا طرز زندگی و طرز معاشرت کیا تھا۔ ان کے رنج و راحت کا کیا معیار تھا۔ نوجوانوں کو کیسے تعلیم دی جاتی۔ اور عوام کی دماغی کیفیت کیسی تھی۔ اس میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے دماغوں سے رامائن کی تعلیم و تفاصیل کو نکال دیں۔ تو ہمارے دماغوں میں پراچین بھارت کی صرف ایک دھندلی سی بے معنی تصویر رہ جائے گی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رامائن کی تعلیم کو ہماری زندگیوں۔ ہمارے دماغوں اور ہمارے دلوں پر کتنا اقتدار حاصل ہے۔

مہرشی والمیک رشی نارد جی سے ملے۔ اور ان سے پوچھا۔ کہ اس جگت میں کوئی مکمل انسان بھی ہے۔ جو کہ دھرم کے رموز کا نکتہ دان ہو۔ ستیہ وادی ہو۔ پوتر دل رکھتا ہو۔ پرسن پُرش ہو۔ اور اندریاں جس کے وش میں ہوں۔ پورن گیانی ہو۔ تو نارد جی نے جواب دیا۔ کہ اکشواکو خاندان میں ایک راجہ رام نامی ہے۔ جو نہایت سوشیل۔ عالی حوصلہ اور عالم باعمل ہے۔ سندر سروپ اور ویریہ وان ہے۔ جنگ میں یودھا اور صلح میں نمرتا والا ہے۔ نارد جی نے مختصر الفاظ میں ان کے حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح سے وہ شکل و عقل اور انصاف کے ساتھ راج کر رہا ہے۔ اور اپنی

رعیت کو اپنی اولاد کے سمان سمجھتا ہے۔ نارد جی نے رام راجیہ کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ رام راجیہ میں بیماری اور قحط نابود تھے۔ آتشزدگی اور طوفان سے نقصان نہ ہوتا تھا۔ والدین کی زندگی میں بچے نہ مرتے تھے۔ اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں۔ ملک میں غلہ اور دولت کے انبار تھے۔ اور کسی کو چوری یا بھوک وغیرہ کا خطرہ نہ تھا۔ گویا راجہ اور رعیت دونوں کمال سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ملک میں مکمل مالی خوشحالی اور روحانی ترقی تھی گویا قوم جب دھرم پالن کرتی ہے۔ تو دیوتا اسے مادی ترقی سے مالا مال کرتے ہیں۔ اور جو قوم اپنے فرائض اور دھرم سے بے مکھ ہو جاتی ہے۔ وہ انجام کار تباہ ہو جاتی ہے۔ یقیناً مستقل خوشحالی اور قومی سکھ کی عالی شان اور مضبوط عمارت صرف دھرم اور اخلاق کی بنیاد پر ہی قائم کی جا سکتی ہے۔ جو قوم حیوانی طاقت میں وشواس رکھتی ہے وہ جرمنی اور جاپان کی طرح ضرور تباہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس وقت ایٹم بم سے دنیا کو خائف یا تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود ضرور ایٹم بم سے ہی تباہ ہوں گے۔ ایسا اٹل ایشوری نیم ہے۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کبھی کو شک نہ ہونا چاہئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان بھی مضبوط جڑوں پر اپنے استحکام اور قومی عظمت کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بھی پراچین آدرشوں پر ہی چلنا ہوگا۔ جن کی وضاحت کہ رامائن میں کی گئی ہے

دنیا میں جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تو ایشور اپنے بھگتوں کی رہنمائی کے لئے اور دھرم کو سنتھاپت کرنے کے لئے انسانی جامہ میں آتے ہیں۔ اس طرح سے دنیا کی رہنمائی کے لئے بے شمار اوتار ہوئے ہیں۔ اور مختلف موقعوں پر انسانی سوسائٹی کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے زمانہ زمانہ میں اوتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام اوتاروں میں شری رام اوتار کی خاص فضیلت اور فوقیت یہ ہے کہ شری رام نے تیاگ یا سنیاس مارگ کی وضاحت کے لئے اوتار دھارن نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے دنیا کے ہر پتا۔ پتر۔ بھائی۔ حکمران۔ یودھا جنگی سورما۔ اور ہر دنیادار اور گرہستی کی رہنمائی کے لئے انسانی جامہ پہنا۔ اور اپنی مثال سے واضح کیا۔ کہ کس طرح سے یہ تمام فرائض ادا کرتے ہوئے بھی ہر انسان آتم درشن کر سکتا ہے۔ اس نکتہ خیال سے شری رام اوتار دنیا کے باقی تمام اوتاروں میں ایک مخصوص امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا اتہاس (شری رامائن) دنیا کے ہر شخص کے لئے مکمل راہِ ہدایت پیش کرتی ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل آدرش کی وضاحت کرتی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے اتہاس اور ہندو دھرم کی تعلیم میں شری رام چندر جی کی شخصیت اور عملی زندگی بہلا بہترین پراچین ورثہ ہے۔ جس سے کہ ہم کو موجودہ زمانہ میں بھی بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ الغرض دنیا اس وقت جن مشکل اور پیچیدہ مسائل سے دوچار ہو رہی ہے۔ ان کا حل صرف رامائن ہی پیش کرتی ہے۔ کاش کہ دکھی اور گمراہ دنیا اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سنے تاکہ یہ موت کی دلدل سے نکل کر سلامتی کے ساحل پر پہنچے
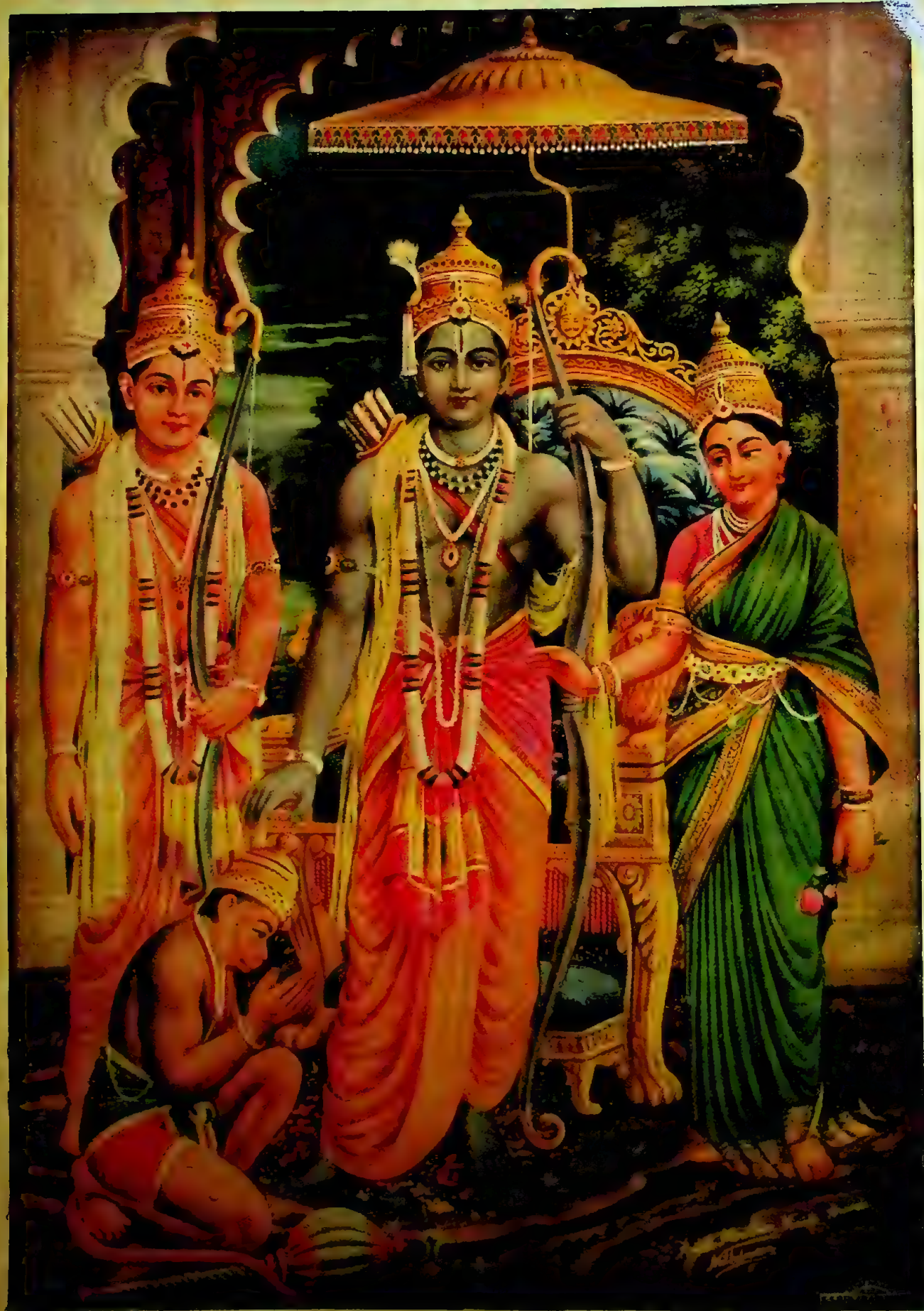
پبلشر

S. S. Brijbasi & Sons

ہمارے پاٹھک گن۔ کتنا خوشی و آنند کا مقام ہے۔ آج کیسا شبھ دن ہے جبکہ ہماری چند سالوں کی مسلسل اور کڑی محنت سے آپکے ہاتھوں میں تلسی کرت رامائن جیسا اُتم و انمول گرنتھ پہنچ رہا ہے۔ جس کے مقابلہ کا ہندی ساہتیہ میں دوسرا کوئی بھی گرنتھ نہیں ہے ہند سبھیتا دنیا کی تمام سبھیتاؤں سے پراچین سبھیتا ہے۔ اس کے آغاز کا پتہ لگانے میں تاریخ بھی ناکام ہے جسوقت دنیا میں یونانی، ایرانی و رومن تہذیب کا ابھی نام و نشان بھی نہ تھا اور زمانہ حال کی مہذب جاتیوں کے آباؤ اجداد جرمنی کے جنگلوں میں ننگے گھوما کرتے تھے۔ اُسوقت بھی آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ہند سبھیتا اپنے یُوبن پر تھی۔ اور آج جبکہ دشمنوں کے مہلک حملوں کی تاب نہ لاکر یونانی و ایرانی اور رومن سبھیتاؤں کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور اُنکا کوئی نام لیوا و پانی دیوا نظر نہیں آتا۔ ہند سبھیتا کے انوایٔ چالیس کروڑ کی تعداد میں بھارت ورش میں موجود ہیں۔ اس جاتی نے بڑے بڑے بھیانک انقلاب دیکھے۔ یہ گِر گِر کر سنبھلی اور مَر مَر کر پُنر جیوت ہوئی۔ غیروں نے اس کی ہستی کو ملیا میٹ کرنے کی ٹھانی۔ لیکن یہ جاتی سب کا برتی کار کرتی ہوئی آج لاکھوں ہزاروں سال کے بعد بھی اپنی پوری شان سے زندہ ہے۔ مصیبتوں اور سنکٹوں کے بھیانک دور میں جب چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار دکھائی دیتا تھا۔ اور جب جاتی کی ناؤ منجدھار میں ڈوب رہی تھی۔ اُسے کوئی بھی پرکاش دکھلانے والا نہ تھا۔ اُسے کس شکتی نے مارگ دکھلایا؟ اس کی ڈوبتی ناؤ کو کس نے منجدھار سے نکال کر پار لگایا؟ کس نے اُسے اُتساہ دلاکر پُنر جیوت کیا؟ ان سب کا سہرا ایک مات رامائن کے سر پر ہے۔ کال کے ہر ایک دور میں ہندو جاتی کے دل و دماغ پر رامائن چھائی رہی ہے۔ اس گھور کلجگی دور میں بھی آج بھارت میں سیتا جیسی پتی ورتا استریاں و بھرت لچھمن جیسے آدرش وادی بھائی۔ رام جیسے نیک سپوت کہیں نہ کہیں ڈھونڈنے سے مل ہی جائیں گے۔ یہ رامائن اور جاتی کے ہردے میں اس کے بڑے ہوئے پربھاؤ کا ہی پھل ہے۔

والمیک رامائن۔ ادھیاتم رامائن اور تلسی کرت رامائن یہ تینوں رامائنیں ہی بھارت میں آدرنیہ اور پرتشٹھت ہیں۔ والمیک و ادھیاتم رامائن دونوں سنسکرت شاعری میں اوچیہ کوٹی کے گرنتھ ہیں۔ والمیک رامائن باقی دونوں رامائنوں سے پرانی ہے۔ اسکے مصنف شری والمیک جی ہیں بھگوان رام نے بن کو جاتے وقت اور ایودھیا لوٹتے وقت والمیک آشرم میں وشرام کیا تھا سیتا جی نے بن باس کے بارہ سال رشی والمیک کے سایہ میں ہی گذارے تھے۔ لو اور کش دونوں کی پیدائش۔ پالن پوشن و تعلیم و تربیت بھی والمیک آشرم میں ہوئی تھی۔ یہ رامائن سنسکرت لٹریچر میں ایک انمول ہیرا ہے۔ والمیک جی کو سنسکرت کا آدی کوی کہا جاتا ہے۔ یہ پُستک بڑی وستار سے لکھی گئی ہے۔ برخلاف اسکے رام چرت مانس ایک مختصر گرنتھ ہے۔ اسکے مصنف شری تلسی داس جی گوسائیں ہیں۔ جنہوں نے کلجگ کے بُدھی ہین مُوڑھ پرانیوں پر جو سنسکرت بھاشا کو سمجھنے کی شکتی کھو بیٹھے ہیں۔ دیا کرتے ہوئے اسکی رچنا ہندی شاعری میں کی ہے۔ ہندی ساہتیہ میں کاویہ درشٹی سے دیکھتے و رس امرت روپی درشٹی سے اس گرنتھ کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔ یہ گرنتھ بھارت ورش میں اتنا لوک پریہ ہے۔ کہ اَن پڑھ سادھارن جن سمودائے سے لیکر بڑے بڑے ودوان سادھو مہاتماؤں تک اس گرنتھ پر شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں۔ یہ پستک بھارت بھر میں سب سے زیادہ تعداد میں بکتی ہے۔ جو خود نہیں پڑھ سکتے۔ وہ دوسروں سے بڑے شوق سے اس کی کتھا سنتے ہیں۔

یہ تینوں رامائنیں اپنے اپنے ستھان پر لاثانی ہیں۔ اگرچہ تینوں میں ساری کرم بھگتی اور گیان پر ودیہ کی گئی ہے لیکن پھر بھی تینوں میں پردھانتا
مُدا مُدا ہے۔ گیان و بھگتی کے ساتھ والمیک جی نے زیادہ زور آدرش بیوہار میں گرہستھ جیون۔ آدرش راجیہ دھرم۔ آدرش پریوارک جیون آدرش تیاگ و تپسیا پرت
دھرم۔ آدرش بھراتری بھاؤ پر دیا ہے۔ پورن وکتی مانوتا کی جو تصویر والمیک جی نے کھینچی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ادھیاتم رامائن کا مُول وشئے ادویت
ویدانت ہے۔ کرم اور بھگتی کے ساتھ یہ پستک ادھیاتم گیان کا بھنڈار ہے۔ اس کا سار بڑا گمبھیر ہے۔ اس لئے یہ پستک کیول بڑے بڑے انو بھوی مہاتماؤں
و ودوانوں کے ہی پڑھنے یوگیہ ہے۔ تلسی داس جی نے اپنی بھاشا رچت رامائن میں کرم اور گیان کو بھی بھگتی اور پریم رس سے رنگ دیا ہے۔ اُنکے
قلم نے بھگتی و پریم رس سے اُمڈتا ہوا سمندر بہا دیا ہے۔ جو بھی شردھا سے اس پستک کو پڑھتا ہے۔ اُسے تلسی داس جی سے اگادھ پریم ہو جاتا
ہے۔ والمیک اور ادھیاتم رامائن دونو اُردو گیہ ہیں۔ اور سادھارن جن سموداے ان سے یتھارتھ لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ اس لئے تلسی داس جی نے
بھاشا میں رامائن کی رچنا کر کے مانو جاتی پر عموماً اور ہندو جاتی پر خصوصاً جو اُپکار کیا ہے۔ اس کا بدلہ کبھی بھی چکایا نہیں جا سکتا۔ اس گھور کلجگی دور میں
ناستکتا کے اُمڈتے ہوئے سمندر میں ڈوبتی بھارتیہ سنسکرتی کو اگر آج کوئی شکتی بچا سکتی ہے۔ اور اس گمراہ جاتی کو صحیح کلیان مارگ دکھا سکتی ہے تو
وہ ایک ماتر تلسی کرت رامائن ہی ہے۔ دھرم خریدا نہیں جاتا۔ اور نہ ہی یہ پستکوں میں بند ہوتا ہے پستکیں تو کیول مارگ دکھلانے کے لئے ہوتی
ہیں۔ انسان کو خود دھارمک بننا پڑتا ہے۔ بھلے ہی پرانوں کی آہوتی دینا پڑے۔ پر دھرم کو اپنے گوشت پوست کی طرح شریر کا ایک
ایک انگ بنا لینا چاہیے۔ جو جاتی اپنے مہاپرشوں کو بھول جاتی ہے۔ اور اُنکے مارگ پر نہیں چلتی۔ وہ سنسار سے مٹ جاتی ہے۔
آؤ ہم آج سے دڑھ سنکلپ کریں۔ کہ ہم سنت تلسی داس جی کے بتلائے ہوئے مارگ پر چلیں گے۔ ویربھاؤ کو چھوڑ کر ہردے میں پریم اور
پربھو بھگتی کا دیپک جلائیں گے۔ اور سوئم اپنے اگیان سوارتھ کا ناش کر کے اپنے گمراہ بھائیوں کو جو آج بالعموم ادھک وناشک مارگوں کا
انوسرن کر رہے ہیں کلیان کا مارگ دکھلائیں گے بس اسی طرح ہم گوسائیں جی کے کئے گئے اُپکار کے رِن (قرضہ) سے کسی نہ کسی انش سے
مکت ہو سکیں گے۔ زبانی پاٹھ کرنے ماتر سے وشیش لابھ نہیں ہوا کرتا۔ جب تک کہ ہم اس کے سار کو گرہن کر کے اپنے ہردوں کو پربھو پریم کے
رنگ میں رنگ دیں۔ اور چند روزہ تچھ سوارتھ کا پرتیاگ نہ کر دیں یہی منش جیون کا سچا دھیہ ہے۔ یہی سچی شردھانجلی ہے۔ جو ہم گوسائیں جی کے
چرن کملوں میں بھینٹ کر سکتے ہیں۔ اور یہی ان کی سب سے بڑی سیوا بھی ہے۔

تلسی آیو جگت میں جگ ہنسے تم روئے ✻ ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے

سنت تلسی داس جی کا جیون چرتر

یکت پرانت ضلع باندہ میں راج پور نامک گرام میں جو کہ پریاگ کے پاس جمنا کے کنارے پر واقع
ہے سنت تلسی داس جی کا جنم سمت ۱۵۵۴ ساون شکلا سپتمی ابھکت مول نکھشتر میں سریو پارین
برہمن کل میں ہوا تھا۔ آپ کے پتا کا نام آتما رام دوبے تھا۔ اور ماتا کا نام ہلسی تھا جس کا ثبوت آپ کی اپنی ہی ایک چوپائی سے ملتا ہے۔

پندرہ سو چون بکھے کالندی کے تیر ✻ ساون شکلا سپتمی تلسی دھریو شریر

آپ کا جنم الرگ تھا۔ آپ نو ماس کی بجائے ماتا کے گربھ میں پورے بارہ ماس رہنے کے انتر جنمے تھے۔ آپکے مکھ سے جنمتے ہی رونے کی بجائے
کی آواز کے "رام رام" شبد نکلے تھے۔ اور مکھ میں پورے بتیس دانت موجود تھے۔ آپ جنمتے ہی شریر سے ایسے پرگٹ ہوئے تھے۔ جیسے کہ
پانچ برس کے بالک کی اوستھا ہوتی ہے۔ مول نکھشتر سے بسبب کشٹ منگل کے تھے۔ اس لئے آپ کے ماتا پتا آپ کے جنم پر بہت بھیت
ہو گئے۔ اور آپ کے سمبندھ میں انشٹ کی طرح طرح کی کلپنا کرنے لگے۔ آپ کی ماتا ہلسی نے آپکے انشٹ کی آشنکا سے بھے بھیت
ہو کر دسمی کی رات کو چنیا نامک اپنی ایک داسی کے ساتھ آپ کو اُس کے سسرال ہری پور گرام بھیج دیا۔ اور سوئم دیو یوگ سے دوسرے
دن اس سنسار سے چل بسی۔ چنیا نے بڑے پریم سے آپ کا پانچ برس پانچ ماہ تک پالن پوشن کیا۔ پھر دیوگت سے چنیا کو سانپ نے کاٹ
کھایا۔ اور اُسکی مرتیو ہو گئی۔ اناتھ بالک کا اب کوئی سہائک نہ تھا۔ وہ در در گھومنے لگا۔ گاؤں والوں کو اناتھ بالک پر دیا آئی۔ انہوں نے آپکے
پتا آتما رام کو خبر کی۔ اور اُن سے پرارتھنا کی کہ وہ اپنے پتر کو اپنے گھر لے جائے۔ لیکن پتھر دل پتا نے اس اجیت بالک پر کچھ بھی دیا نہ کی۔ اور صاف

کہہ دیا کہ ایسے بالک کو جس کا پالن پوشن کرنے والا مر تیو کو پراپت ہو جاتا ہے یہی دیکھنا تک نہیں چاہتا۔ ان شبدوں سے گاؤں والے بھی بھیبھیت ہو گئے۔ اور اس وہم میں پھنس کر کہ کہیں اس بالک کا پالن پوشن کرنے سے اُن کی مرتیو نہ ہو جائے۔ انہوں نے آپ کے کھانے پلانے کی سہائتا چھوڑ دی۔ آپ اس بال اوستھا میں بنا ان پانی پڑے رہتے تھے بھگوان بڑے دیالو ہیں۔ گُسائیں اس دین دُکھیا بالک پر دیا آ گئی جگ جننی شری پاربتی جی برہمنی کا بھیس دھارن کئے ہر روز آپ کے پاس آتیں۔ اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلایا کرتیں۔ اس طرح دو سال اور بیت گئے۔ اور آپکی عمر کچھ ماس اوپر سات برس کی ہو گئی۔

سوامی اننتانند جی کے چیلے سوامی نرہری آنند جی رام شَیل پر رہتے تھے۔ وہ بھگوان شنکر کی پریرنا سے ہری پور گرام میں آئے اور اناتھ بالک کو اپنی گود میں اُٹھا کے ایودھیا آ گئے۔ ماگھ شکلا پنچمی شُکر وار سمت ۱۵۶۱ کو سرجو کنارے آپ کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ اور شری سوامی جی نے آپ کا نام رام بولا رکھا۔ آپ نے بنا سکھلائے ہی گائیتری منتر کا شُدھ اچارن کیا۔ جسے دیکھ کر سب لوگ اچنبھے چکت ہو گئے۔ نرہر آنند سوامی نے وشنو حیثیت پنچ سنسکار کی ریتی سے شری رام منتر کی دیکشا دے کر آپ کو وِدیا پڑھانا شروع کیا۔ آپ بال اوستھا میں ہی سوکشم بدھی چتر تھے۔ جو کچھ گورو مکھ سے ایک بار سُن لیتے تھے۔ وہ فوراً آپ کو زبانی یاد ہو جاتا تھا۔ دس ماس ایودھیا میں نواس کرنے کے بعد گورو شِشیہ دونوں کتھا پوران کہتے ہوئے سرجو گھاگھرا کے سنگم استھان سُوکر کھیتر پہنچے۔ وہاں شری نرہر سوامی نے پانچ برس تک آپکو شکشا دی۔ جب بھگوت پریم آپکے ہردے میں اُمڈنے لگا۔ تو آپ کے گورو مہاراج نے شری رام چرت سنا کر اُس کے گوڑھ رہسیہ کو آپکو خوب سمجھا دیا۔ اسکے بعد نرہر سوامی آپ کو ساتھ لئے کاشی پہنچے۔ وہاں ایک بڑے برِدھ اوستھا دھاری گیان وان مہاتما شیش سناتن جی رہتے تھے۔ انہوں نے نرہر سوامی سے آپ کو لے لیا۔ اور پندرہ برس اپنے پاس رکھ کر وید ویدانگ پڑھائے۔ اس کے بعد جب آپ پورن وِدیا پراپت کر چکے تو پراربدھ بھوگ وش آپ کے من میں لوک واسنا جاگ اُٹھی۔ آپ اپنے گورو سے آگیا لے کر اپنی جنم بھومی راج پور میں آ گئے۔ وہاں اپنے مکان کو کھنڈر بنا دیکھا۔ اور اپنے پریوار کے کسی بھی شخص کو زندہ نہ پایا۔ آپ نے اپنے مرتک پریوار کا شرادھ کرم کیا۔ اور گرہستھ کی طرح مکان کی مرمت کروا کر وہاں رہنا شروع کیا۔ آپ نت پرتی شری رام چرتر کی کتھا پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو سناتے تھے۔ جیٹھ شکلا ۱۳ سمت ۱۵۸۳ گورو وار کے دن بھردواج گوتر کی رتناولی نامک ایک سُندر کنیا سے آپ کا وواہ ہو گیا۔ وہ اتی رُوپ وتی تھی۔ کہ آپ اس رُوپ پر موہت ہو گئے۔ آپ اُسے کبھی بھی اپنی آنکھوں سے پرے نہ ہونے دیتے تھے۔ اسی طرح پانچ سال جوانی کے سُکھ بھوگ میں ویتیت ہو گئے۔ ایک دن آپ کسی کام کے لئے دوسرے نکٹ ورتی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ کہ آپ کی پتنی کے بھائی آپ کے گھر آئے۔ اور چونکہ اُنکی ماتا اتم سواس نے رہی تھی اس لئے وہ اپنی بہن رتناولی کو ماتا کے انتم درشن کرنے کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ آپ شام کو گھر آئے۔ تو پتنی کو وہاں نہ پایا۔ آپ اس کے وِیوگ کی برہ پیڑا میں تڑپنے لگے۔ رات کو پیدل چلکر اور راستہ میں ندی کو پار کر کے آپ آدھی رات کے وقت سسرال پہنچے۔ بار بار دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ گھر والے سب ویتیت سو رہے تھے۔ کھڑکھڑ کی آواز سُنکر آپکی پتنی جاگ پڑی جب اس نے کواڑ کھولے اور آپکو دروازہ پر کھڑا پایا۔ تو اُس نے آپ سے اس کا کارن پوچھا۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ آپ اس کے ذرا سے وِیوگ کو سہہ نہیں سکے۔ تو اس نے آپکو دھتکارا اور کہا۔ کہ جتنی آسکتی آپکی اس گھِن بھرے گندی ماس ہڈی سے بنے اپوتر شریر میں ہے۔ اگر اس سے آدھی بھی بھگوان کے چرنوں میں ہوتی تو آپکا بیڑا پار ہو گیا ہوتا۔ یہ شبد نہیں تھے۔ باز بان تھے۔ جو آپ کے ہردے کمل میں چبھ گئے۔ کھِن بھر بھی آپ وہاں نہ رُکے۔ اور وہاں سے چلکر تیرتھ راج پریاگ پہنچے۔ تروینی جی میں اشنان کر کے گرہستھ آشرم کا تیاگ کیا۔ اور سادھو بھیس دھارن کیا۔ تیرتھ یاترا کرتے کرتے آپ کاشی پہنچے اور وہاں مانسرودر کے پاس آپ کو کاک بھشنڈی جی کے درشن ہوئے۔ کاشی میں اگر آپ پرتی دن رام کتھا کہنے لگے ایک دن ایک پشاچ آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ جو کام میرے یوگیہ ہو مجھے کہئے۔ آپ نے کہا میری خواہش سوائے رام بھگوان کے درشن کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پشاچ نے ہنومان جی کا پتہ بتایا۔ ہنومان جی سے مل کر آپ نے رام بھگوان کا درشن کرانے کے لئے پرارتھنا کی ہنومان جی کی پریرنا سے آپ چترکوٹ چلے گئے۔ اور رام گھاٹ پر اپنا آسن جمایا۔ اور آپ رات دن شری رگھوناتھ جی کا سمرن کیا کرتے تھے۔ ایک دن چترکوٹ کی پرکرما کر رہے تھے کہ دو بڑے سُندر بالک

دھنش بان ہاتھوں میں لئے گھوڑوں پر سوار پاس سے گذرے آپ ان دونوں کی سندر آکرتی کو دیکھ کر مگدھ ہو گئے۔ لیکن انہیں پہچان نہ سکے۔
جب ہنومان جی نے سارا بھید بتایا تو پشچاتاپ کرنے لگے ہنومان جی نے آپ کو پھر آشواسن دیا۔ اور کہا کہ کل پھر درشن ہونگے۔ سمت ۱۶۰۷
ماگھ کی مونی اماوسیہ بدھ وار کے دن سورج اُدے سے پہلے آپ پریم و بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے بھگوان کے تلک لگانے کے لئے چندن
گھس رہے تھے۔ کہ رام بھگوان آپ کے سامنے پھر پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بالک روپ میں آپ سے کہا۔ "باوا ہمیں چندن دو" ہنومان
جی نے یہ سوچ کر کہ بھگت شاید پھر دھوکہ نہ کھا جائے طوطے کا سروپ دھارن کرکے یہ دوہا پڑھا۔

چترکوٹ کے گھاٹ پر بھئی سنتن کی بھیر — تلسی داس چندن گھسے تلک دیت رگھوبیر

بھگوان کے درشن کر گدگد ہو آپ اچیت سے ہو گئے۔ تلک تو کیا لگایا شریر کی ہی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھگوان نے اپنے ہاتھ سے
چندن لے کر اپنے اور تلسی داس جی کے مستک پر لگایا۔ اور انتردھیان ہو گئے۔ کچھ سمے بعد جب آپ چیت ہوئے اور بھگوان کی سندر من موہنی
مورتی کو سمرن کیا تو وِیوگ کی اس دارُن پیڑا سے ویاکل ہو گئے۔ اور اس سندر چھبی والی جھانکی کو اپنے ہردے کمل میں استھاپن کرکے اس کے دھیان میں
مگن ہو بیٹھے رہے۔ رات بیت جانے پر شری ہنومان جی نے آپ کو اُٹھایا۔ اور شری رام رسیہ کا درشن کرکے آپ کے چت کو سنتشٹ کیا۔ سمت ۱۶۲۸
میں ہنومان جی کی آگیا سے آپ ایودھیا کی اور چل پڑے۔ ان دنوں پریاگ میں سادھو میلہ تھا وہاں کچھ دن ٹھہرے۔ پرب کے چھ دن بعد ایک بٹ
برکش کے نیچے اینکو بھردواج اور یگیہ ولک منی کے درشن ہوئے۔ اس اکانت ست سنگ میں رام کتھا ہونے لگی۔ آپ کو وہاں بڑا ہی آنند ملا۔ وہاں
سے چل کر آپ کاشی آئے اور پرہلاد گھاٹ پر ایک براہمن کے گھر رہنے لگے۔ وہاں آپکے ہردے میں کویتا شکتی کا سپھرن ہوا۔ اور رام چرت مانس کی
سنسکرت میں پدیہ رچنا کرنے لگے لیکن آشچریہ کی بات یہ تھی کہ جو کچھ وہ دن بھر میں رچتے وہ ہزار جتن کرنے پر بھی رات کو کھو جاتا تھا۔ یہ گھٹنا کئی دن گھٹتی
رہی۔ آٹھویں دن آپ کو سپنے میں بھگوان شنکر نے آدیش دیا کہ رام چرت مانس کی بھاشا میں کاویہ رچنا کرو۔ تاکہ سارے جگت کا کلیان ہو۔ آپکی نیند
کھل گئی بستر سے اُٹھ بیٹھے اس سمے بھگوان شنکر اور پاربتی آپکے سامنے پرگٹ ہوئے۔ آپ نے انہیں ساشٹانگ پرنام کیا۔ شو بھگوان نے اجودھیا
چلے جانے کے لئے آدیش کیا۔ اور کہا کہ میری آشیرباد سے تمہاری یہ کویتا سام وید کے سمان پرپھلت ہوگی۔ اتنا کہہ کر شنکر جی انتردھیان ہو گئے۔ آپ نے
اُن کی آگیا کا پالن کیا۔ اور ایودھیا چلے آئے۔ ایودھیا پہنچ کر آپ ایک بدھ تپسوی برش کی کٹی میں گئے جو آپ کے کٹی میں پرویش کرتے ہی سورگ
پرم دھام کو چلے گئے۔ اور کٹیا آپ کو رہنے کے لئے دے گئے سمت ۱۶۳۱ کا آرمبھ ہوا اس سال رام نومی کے دن ویسا ہی یوگ تھا۔ جیسا کہ
تریتا یگ میں شری رام کے جنم کے دن تھا۔ اس دن پراتہ کال آپ نے رام چرت مانس کی رچنا آرمبھ کی دو برس سات ماس چھبیس دن یعنی
سمت ۱۶۳۳ مارگ شیرش شکل پکش رام وواہ کے دن ساتوں کانڈوں کی پورن رچنا ہو گئی۔ گرنتھ کی پورن رچنا ہو جانے پر شری ہنومان جی نے اسے آد
سے انت تک سنا اور "تینوں لوک میں اس کا یش ہوگا" ایسا [illegible] دیا۔

اس کے بعد بھگوان کی آگیا سے آپ کاشی چلے آئے۔ وہاں بھگوان وشوناتھ اور ماتا انّ پورنا کو آپ نے رام چرت مانس سنایا۔
رات کو یہ گرنتھ وشوناتھ جی کے مندر میں رکھ دیا گیا۔ سویرے جب دیکھا تو گرنتھ پر "ستیم شِوم سُندرم" شبد لکھے ہوئے تھے۔ اور نیچے بھگوان
شنکر کے دستخط تھے۔ اس سمے جو جن پرش وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ستیم شوم سندرم کی آواز بھی کانوں سے سُنی۔

دن پرتی دن سوامی جی کا سمان بڑھنے لگا۔ یہ بات وہاں کے ودیا ابھیمانی پنڈتوں کو نہ بھائی۔ وہ آپ کے سمان میں اپنا اپمان سمجھ کر آپ کو ہانی پہنچانے
کے ڈھنگ سوچنے لگے۔ اور خوب جی بھر کر آپ کی نندا کرنے لگے۔ اور اس گرنتھ کو بھی چرا کر نشٹ کرنے کی چیشٹا کی۔ انہوں نے پستک چرانے کے لئے دو
چور بھیجے جب چور کٹیا کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کٹیا کے دروازے کے آگے دو ویر دھنش بان لئے پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ ویر سے ہی سندر شیام اور
گور ورن کے تھے اُن کے درشن ماتر سے چوروں کے ہردے شُدھ ہو گئے۔ اور انہوں نے اس سمے سے ہی چوری جیسے نشیدھ کرم کا تیاگ کیا۔ اور
رام بھجن کرنے لگے کس طرح بھگوان رات بھر کٹیا کی رکھشا کرتے رہے۔ یہ جان کر آپکو بڑا کشٹ ہوا۔ آپ نے کٹیا کا سارا سامان لٹا دیا۔ پستک اپنے
متر ٹوڈرمل کے گھر پہنچا دی۔ اور ایک نقل اپنے لئے تیار کرکے رکھ لی۔ اس کے آدھار پر دوسری نقلیں تیار کی جانے لگیں۔

پُستک کا پرچار دن بدن بڑھنے لگا جس سے پنڈت لوگ ایرشا کے مارے جلنے لگے۔ انہوں نے جب آپ کو ہانی پہنچانے کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھا۔ تو وہ شری مدھوسودن سوامی کے پاس گئے۔ اور اس پُستک کو دیکھنے کی پرارتھنا کی شری مدھوسودن سرسوتی نے اُسے دیکھکر بڑی پرسنتا پرگٹ کی۔ اور اس پر اپنی سمتی اس پرکار لکھ دی۔ "اس کاشی رُوپی آنند بن میں تلسی داس چلتا پھرتا تلسی کا پودا ہے۔ اس کی کویتا روپی منجری بڑی ہی سندر ہے جس پر شری رام روپی بھونرا سدا منڈلایا کرتا ہے۔" اس پر بھی پنڈتوں کی اگنی ذرہ کم نہ ہوئی۔ تب پُستک کی پریکشا کا ایک اور اُپائے سوچا گیا۔ بھگوان وشوناتھ کے سامنے مندر میں سب سے اوپر وید اُس کے نیچے شاستر شاستروں کے نیچے پران اور سب کے نیچے رام چرت مانس رکھا گیا۔ مندر کے کواڑ بند کر دیئے گئے۔ جب سویرے مندر کو کھولا گیا۔ تو یہ دیکھکر سب کے آشچریہ کی کوئی سیما نہ رہی۔ کہ رام چرت مانس سب گرنتھوں کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ اب پنڈت لوگ بڑے لجت ہو گئے اور آپ کے چرنوں میں گر کر کشما مانگی۔

آپ کی شہرت دُور دُور پھیل گئی۔ اُس وقت کے بادشاہ جہانگیر نے آپ کو بڑے آدر ستکار سے لاج دربار میں بلایا۔ اور آپ کو کچھ کرامات دکھانے کو کہا آپ نے کرامات دکھانے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے کرودھ میں آکر آپ کو جیلخانے میں بند کر دیا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا سمرن کیا۔ لاکھوں کروڑوں بندروں نے اکٹھے ہو کر بادشاہی محل پر آکرمن کر دیا۔ بیگماؤں کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اسولیہ وستوئیں پٹک پٹک کر نشٹ کر ڈالیں بادشاہ کو دھرتی پر دے پٹکا۔ محل میں ہاہا کار مچ گیا۔ بادشاہ نے فوراً آکر آپ کے چرنوں میں شیش جھکا دیا جیلخانے سے باہر نکال کر بڑے آدر ستکار سے آپ کو پالکی میں بٹھا کر وہاں سے ودا کیا۔ تب کہیں جاکر ہنومان جی کی سینا شانت ہوئی۔

ایک دن کاشی میں آپ ماگھ مہاتم کے سمے گنگا اشنان کر رہے تھے۔ اور جل میں بیٹھے ہی منتر جاپ کر رہے تھے۔ سردی اور برِدھ اوستھا کے کارن آپ کانپ رہے تھے۔ ایک ویشیا یہ سب درشیہ دیکھ رہی تھی۔ آپ پانی سے باہر آئے۔ اور پانی کے چھینٹے اپنے بستر پر چھڑکنے لگے۔ جس کے کچھ بوند اس ویشیا پر بھی پڑ گئے۔ اس کے پربھاؤ سے ویشیا نے اپنا نیچ کرم چھوڑ دیا اور بھگوت بھجن میں لگ گئی۔

ایک دن ایک ایودھیا پُوری نواسی چھتری آپ کے درشنوں کیواسطے آیا۔ آپ نے اُسے رام رُوپ دھیان کر ہردے سے لگایا ایک سمے گرناد کے بدھ برِند آکاش مارگ سے جاتے ہوئے آپ کے آشرم پر آئے اور درشن وسَت سنگ کا آنند ہوتا رہا۔ انہوں نے آپ سے مَن لکھت پرشن پوچھا۔

"تمہیں نہ دیا پے کام اتِ کرال کارن کون ! کیُئے بات سُکھ دھام یوگ برھاو کہ بھگت بل !! "

آپ نے اپنے مُکھارہند سے جواب دیا۔ یوگ نہ بھگت نہ گیان بل کیول نام آدھار

آپ کاشی میں ہی گنگا گھاٹ پر رہنے لگے۔ رات کو ایک دن کلجگ بھیانک رُوپ دھارن کرکے آپکے پاس آیا۔ اور آپکو تراس دینے لگا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا دھیان کیا۔ ہنومان جی نے آپکو ونے پتر رچنے کو کہا۔ اس پر آپ نے "ونے پترکا" لکھی اور بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر دی۔ شری رام نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اور آپ کو نربھے پد پروان کیا۔

اسی گھاٹ پر سمت ۱۶۸۰ میں ۱۲۶ برس کی عمر میں ساون کرشن پکش تیج سنیچروار کو آپ نے شریر تیاگ کر نروان پد پراپت کیا۔

سمت سولہ سو اسی اسی گنگ کے تیر ۔ ساون شکلا سپتمی تلسی تجیو شریر

اگرچہ آپ اس سمے ہمارے درمیان نہیں۔ آپکو پرم دھام گئے تین سو برس سے ادھک کال بیت چکا ہے۔ لیکن جب تک آپکی کاویہ رچنا موجود ہے۔ آپکا نام ہمیشہ امر رہے گا۔ آپکی یہ کاویہ رچنا تیجسوی سوریہ کی کرنوں کا روپ دھارن کرکے ایک طرف تو اگیان رُوپی مہا اندھکار میں بھٹکتے ہوئے موڑھ پامر پرانیوں کو پرکاش سوروپ کلیان مارگ کی اور بڑھاتی ہے۔ اور دوسری اور شیتل چندرما کی شیتل کرنوں کا روپ دھارن کرکے ہردے میں مل وکشیپ سے بڑھتے ہوئے تاپ کو شانت کرتی ہے۔

رام نام منی دیپ دھر۔ جیبھا دہری دوار

تُلسی بھیتر باھرہ۔ جو چاہسی اُجیار

"زبان کی دہلیز پر رام نام رُوپی دیپک جلا کر رکھدو ۔ اس سے باہر اور بھیتر دونوں جگہ پرکاش ہوگا۔" ادم شم ہیلسر

ستھ

شری رام چرت مانس

پہلا سوپان

بال کانڈ

(شلوک) (بمعہ ترجمہ)

ورنانام ارتھ سنگھانام رسانام چھند سام اپی
منگلانام چا کرتارَو بندے وانی ونایکَو

ترجمہ۔ اکشروں ارتھ سموہوں رسوں چھندوں اور منگلوں
کی کرنے والی شری سرسوتی جی اور شری گنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔

بھوانی شنکرَو بندے شردھا وشواس روپنَو
یابھیام بنا نہ پشینتی سدھاہ سوانتہ استھم ایشورم

ترجمہ۔ شردھا اور وشواس کے سروپ شری پاربتی جی کی میں
بندنا کرتا ہوں جنکی کرپا بنا سدھ پرش اپنے ہردے میں استھت بھگوان
کے درشن نہیں کر سکتے۔

بندے بودھ میم نتیم گروم شنکر روپنم
یم آشرتو ہی وکرو اپی چندرہ سروتر بندیتے

ترجمہ:۔ گیان مئے نتیہ شنکر روپی گرو کی میں بندنا کرتا ہوں۔
جنکے آشرت ہونے سے ہی ٹیڑھے چاند کی بھی سروتر بندنا ہوتی ہے۔

سیتا رام گن گرام پنیہ آرنیہ وہارنو
بندے وشدھ وگیانو کویشور کپیشورو

شری سیتا رام جی کے گن سموہ روپی پوتر بن میں وچرنے والے
وشدھ وگیان کے ندھان کوی شرومنی اور کپی شرومنی یعنی شری والمیک
اور پون کمار شری ہنومان جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

ادبھو ستھتی سنگھار کارنیم کلیش ہارنیم
سروشریے سکرییم سیتام نتو اہم رام بلبھام

ترجمہ:۔ پیدائش قیام اور فنا کرنے والی کلیشوں کو مٹانیوالی
اور جمیع کلیانوں کی کرنے والی شری رام چندر جی کی پریہ شری سیتا جی کو
میں نمسکار کرتا ہوں۔

یَنمایا وش ورتی وشو مکھلم برہم آدی دیوا اسُرا
یت ستوادمر کھیو بھاتی سکلم رجو یتھا ہیر بھرمہ
یت پاد پلوم ایکم ایوہی بھوام بھودھ تتیرشا وتام
بندے اہم تم ششیش کارن پرم رامکھیم ایشم ہرم

ترجمہ۔ سمپورن برہمانڈ برہما آدی دیوتا اور اسُرجن کی مایا کے وش میں
ہیں جن کی ستا سے رسّی میں سرپ کے بھرم کی بھانت یہ سارا درشیہ
جگت ستیہ ہی بھاستا ہے جن کے کیول چرن ہی اس بھو ساگر کو پار کرنے
کے اچھک پرشوں کے لئے ناؤ کے سمان ہے ان سب کارنوں کے کارن
اور سب سے شریشٹھ رام کہانے والے بھگوان ہری کی میں بندنا کرتا ہوں۔

نانا پران نگما گم سمتم یدرامائنے نگدتم کو چدانیتو اپی
سوانتہ سکھائے تلسی رگھوناتھ گاتھا بھاشا نبندھ متی منجلم اتنوتی

ترجمہ: انیک پرانوں، وید شاستروں اور رامائن میں جس رگھوناتھ جی
کی کتھا کا ورنن ہے۔ اور انکے علاوہ بھی جو کچھ کتھا کسی دوسرے سادھن سے
سے پراپت ہوئی ہے۔ وہ سادھوں کی سامگری میں تلسی داس اپنے انتہ کرن کے
سکھ کیلئے بہت ہی میٹھی بھاشا میں وستار سے ورنن کرتا ہوں۔

سورٹھا

جو سمرت سدھی ہوگن نایک کری برُ بدن
کریو انو گرہ سوئے بدھی راسی سبھ گن سدن

ترجمہ: جنہیں سمرن کرنے سے سب کارج سدھ ہو جاتے ہیں جو گنوں کے سوامی اور سندر ہاتھی کے مکھ والے شری گنیش جی ہیں۔ وہ ہی بدھی کے راشی اور شبھ گنوں کے بھنڈار مجھ پر کرپا کریں۔

موک ہوئے باچال پنگو چڑھیں گری ور گہن
جاسو کرپا سو دیال دروہو سکل کلی مل دہن

ترجمہ: جس ایشور کی کرپا سے گونگا پرش بھی سندر بولنے والا ہو جاتا ہے۔ اور لنگڑا لولا مشکل سے چڑھنے والے پربتوں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور جن کی کرپا سے کلجگ کے سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں وہ شری بھگوان دیالو مجھ پر دیا کریں۔

نیل سروروہ سیام ترون ارون بارج نین
کریو سو مم اُر دھام سدا چھیر ساگر سین

ترجمہ: جن کا رنگ نیل کمل کے سمان شیام ہے جن کے نیتر لال کمل کے سمان ہیں۔ اور جو سدا کشیر ساگر پر آرام کرتے ہیں وہ نارائن بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔

کند اندو سم دیہہ اُما رمن کرونا ایَن
جاہی دین پر نیہہ کرہو کرپا مردن مین

ترجمہ: جن کا گورا شریر کند کے پھول اور چندرما کے سمان ہے پاربتی جی کے پریتم اور کرونا کے دھام ہیں۔ اور جو سدا غریبوں سے پریم کرتے ہیں وہ کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شیو جی مہاراج مجھ پر کرپا کریں۔

بندیو گورو پد کنج کرپا سندھو نر روپ ہری
مہا موہ تم پنج جاسو بچن روی کر نکر

ترجمہ: اپنے گرو دیو کے چرن کمل کی میں بندنا کرتا ہوں جو کرپا کے سمندر نر بھیس میں شری بھگوان ہی ہیں اور جن کے مکھ سے نکلے ہوئے بچن اگیان روپی گھنے اندھیرے کے ناش کرنے کے لئے سوریہ دیو کی کرنوں کا ڈھیر ہیں۔

چوپائی
بندیو گرو پد پدم پراگا۔ سُرچی سباس سرس انوراگا
امیہ مول مئے چورن چارو۔ سمن سکل بھو رج پریوارو

ترجمہ: میں اپنے گرو دیو کے چرن کملوں کی مٹی کی بندنا کرتا ہوں جو سندر سواد شٹ، خوشبو دار اور انوراگ روپی رس سے بھرپور ہے۔ اور سنجیونی بوٹی کا سندر چورن ہے جو سمپورن سنسار بھر کے روگوں کے ناش کرنے والا ہے۔

سُکرتی سمبھو تن بمل وبھوتی۔ منجل منگل مود پرسوتی
جن من منجو مکر مل ہرنی۔ کئے تلک گن گن بس کرنی

ترجمہ: وہ گرو کی چرن رج پنیہ وان پرش روپی شیو جی کے شریر پر شوبھا دینے والی پوتر بھبھوتی ہے اور آنند منگلوں کی جننے والی ہے۔ بھگت کے من روپی سندر شیشے کی میل کو دور کرنے والی اور تلک کرنے سے گنوں کے ڈھیر کو وش میں کرنے والی ہے۔

شری گرو پد نکھ منی گن جوتی۔ سمرت دویہ درشٹی ہیے ہوتی
دلن موہ تم سو سپرکاسو۔ بڑے بھاگ اُر آوئی جاسو

ترجمہ: شری گرو دیو کے چرن ناخنوں کی جیوتی منیوں کی جیوتی کے سمان ہے۔ جس کے سمرن کرتے ہی ہردے میں دویہ درشٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جیوتی موہ روپی اندھیرے کا ناش کرنے والی ہے۔ وہ پرش بڑا بھاگیہ شالی ہے جس کے ہردے میں وہ جیوتی سما جاتی ہے۔

اُگھرہیں بمل بلوچن ہی کے۔ مٹہیں دوش دکھ بھو رجنی کے
سوجھہیں رام چرت منی مانک۔ گپت پرگٹ جہہ جو جہی کھانک

ترجمہ: اس جیوتی کے ہردے میں پرویش ہونے سے ہردے کے نرمل نیتر کھل جاتے ہیں۔ اور سنسار روپی رات کے سب کلیش اور دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اگیان روپی اندھیرا بھاگ جاتا ہے اور شری رام چرتر روپی منی اور مانک جس کسی کان میں بھی چھپے ہیں وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر ہوں سب دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دوہا

جتھا سو انجن انجی درگ سادھک سدھ سجان
کوتک دیکھت سیل بن بھوتل بھوری ندھان

ترجمہ

جیسے جادو کے سرمے کو آنکھوں میں لگا کر سادھک سدھ اور سجان پرش، پہاڑوں اور جنگلوں اور دھرتی کے اندر کوتک سے ہی بہت سی چھپی ہوئی کانیں دیکھ لیتے ہیں۔

چوپائی

گرو پد رج مِردُو منجُل انجن ۔ نین امیہ درگ دوش وِبھنجن
تیہی کری بمل وویک ۔ لوچن ۔ برنؤ رام چرت بھو موچن

ترجمہ:۔ شری گورو دیو کے چرنوں کی رج کو ۱ اور سندر نین امرت سرمہ ہے جو آنکھوں کے دوشوں کا ناسک ہے ۔ اس سرمے سے وِویک روپی آنکھوں کو نرمل کر کے میں سنسار بندھن سے مکت کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے چرتر کا ورنن کرتا ہوں ۔

بندؤ پرتھم مہی سُر چرنا ۔ موہ جنت سنسے سب ہرنا
سجن سماج سکل گُن کھانی ۔ کرؤ پرنام سپریم سُبانی

ترجمہ:۔ سب سے پہلے میں پرتھوی کے دیوتا برہمنوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں ۔ جو موہ سے پیدا ہوئے سب سندیہوں کو دُور کرتے ہیں ۔ پھر میں سُندر پریم بھرے شبدوں میں سب گنوں کی کھان سنت سماج کو پرنام کرتا ہوں ۔

سادھُو چرت سُبھ چرت کپاسو ۔ نِرس بِسد گُن مے پھل جاسو
جو سہی دُکھ پر چھدر دُکاوا ۔ بندنیہ جہیں جگ جس پاوا

ترجمہ:۔ سنتوں کا جیون کپاس کے پودے کے جیون کے سمان شُبھ ہے جس کا پھل وِشے آسکتی سے رہت اُجل اور گنوں سے یکت ہوتا ہے کپاس کی ڈوڈی نیرس ہوتی ہے ۔ ویسے ہی سنت کے جیون میں وشے آسکتی نہ ہونے کے کارن وہ بھی نیرس ہوتا ہے کپاس اُجل سفید نرمل ہوتی ہے سنتوں کے ہردے بھی مل دکھشیپ نہ ہونے کے کارن اُجل گیان جیوتی جلتی ہے ۔ کپاس جیسے بستر کا روپ دھارن کر کے خود بیلنے کاتنے جلانے وغیرہ وغیرہ کشٹ سہہ کر دوسروں کے ننگ کو ڈھکتی ہے ویسے سنت بھی خود کشٹ سہن کر کے دوسروں کے دوشوں کو ڈھکتا ہے جس کے کارن سنت سماج کے سنسار بھر میں استُتی کی جاتی و بندنا ہوتی ہے ۔

مُد منگل مے سنت سماجو ۔ جو جگ جنگم تیرتھ راجو !
رام بھگتی جہاں سُرسری دھارا ۔ سرسئی برہم وچار پرچارا

ترجمہ:۔ سنت سماج سُکھ روپ اور کلیان روپ ہے ۔ جو سنسار میں چلتا پھرتا پریاگ ہے ۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج پریاگ میں رام بھگتی ماتو گنگا جی کی دھارا ہے ۔ اور برہم وچار ماتو سرسوتی جی ہے ۔

بدھی نشیدھ مے کلی مل ہرنی ۔ کرم کتھا رَبی نندنی برنی
ہری ہر کتھا براجتی بینی ۔ سُنت سکل مُد منگل دینی

ترجمہ:۔ بِدھی یعنی شبھ کرموں کا کرنا نشیدھ یعنی اشبھ کرموں کا نہ کرنا کرم کانڈ کی ایسی کتھا جو سنت سماج میں ہوتی ہے وہ ماتو شری جمنا جی ہیں جو کہ کلیُگ کے پاپوں کا ناش کرتی ہے سنت سماج میں جو بھگوان کی کتھا ہوتی ہے ۔ ماتو وہ تروینی ہے جو سُنتے ہی سب سُکھ اور کلیان کی دینے والی ہے ۔

بٹُو وسواس اچل نج دھرما ۔ تیرتھ راج سماج سُکرما
سب ہِ سُلبھ سب دن سب دیسا ۔ سیوت سادر سمن کلیسا

ترجمہ:۔ اپنے دھرم میں جو اٹل شردھا ہے ۔ وہ ماتو اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اکشے بٹ ہے ۔ اور شبھ کرم اُس تیرتھ راج کا سماج ہے ۔ سنت سماج روپی تیرتھ پریاگ راج ہر ایک دیش میں ہر ایک وقت میں سبھی کو سہج ہی میں پراپت ہو سکتا ہے ۔ اور شردھا پوروک اس کا سیون کرنے سے سبھی کلیشوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔

اکتھ الوکک تیرتھ راؤ ۔ دئی سدیہ پھل پرگٹ پربھاؤ

یہ سنت سماج روپی تیرتھ لوکک تیرتھوں سے بالکل نرالا ہے اس کی مہماں کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ یہ فوراً ہی پھل دینے والا ہے ۔ اور اس کا پربھاؤ لوک میں پرتیکش ہے ۔

دوہا

سُنی سمجھہیں جن مُدت من مجہیں اتی انوراگ
لہہیں چار پھل اچھت تنو سادھو سماج پریاگ !

ترجمہ:۔ جو منش اس سنت سماج روپی تیرتھ راج کے اُپدیش کو پرسن من سے سنتے اور سمجھتے ہیں ۔ اور پھر پریم چت ہوئے پریم سے اُس اُپدیش روپی جل میں غوطہ لگاتے ہیں ۔ وہ اس شریر کے رہتے ہی ارتھات اس جنم میں ہی دھرم ۔ ارتھ ۔ کام موکش چاروں پھل پراپت کر لیتے ہیں ۔ ایسا الوکک اس سنت سماج کا پربھاؤ ہے ۔

چوپائی

مجن پھل پیکھیئے تت کالا ۔ کاک ہوہیں پک بکئو مرالا !
سُنی آچرج کرے جنی کوئی ۔ ست سنگتی مہما نہیں گوئی !

ترجمہ:۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اشنان کرنے کا پھل تت کال ہی دکھائی دینے لگتا ہے ۔ یہاں نہا کر کوے کوئل بن جاتے ہیں ۔ اور بگلے سُندر ہنس بن جاتے ہیں یہ وچتر گھٹنا سُن کر حیران نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ست سنگ کی مہماں سب پر پرگٹ ہے ۔

بالمیک نارد گھٹ جونی ۔ ارج رچ سنکھنی کہی رچ ہونی
جل چر تھل چر نبھچر نانا ۔ جے جڑ چیتن جیو جہانا

ترجمہ :- سری بالمیک جی نارد جی اور اگست جی نے اپنے اپنے گرنتھوں سے اپنی جیون کتھائیں کہی ہیں۔ جل میں رہنے والے پرتھوی پر چلنے والے اور آکاش میں اڑنے والے جڑ چیتن جتنے بھی جیو اس سنسار میں ہیں۔

متی کیرتی گتی بھوتی بھلائی ۔ جب جہیں جتن جہاں جہیں پائی
سو جانب ست سنگ پربھاؤ ۔ لوک ہوں وید نہ آن اپاؤ

ترجمہ :- ان میں سے جس جس نے جس جس وقت جہاں کہیں بھی کبھی بڑائی۔ سدگتی اور خوشحالی اور بھلائی پراپت کی ہے وہ سب ست سنگ کے پربھاؤ کا ہی پھل ہے۔ وید اور لوک میں ان کے پراپت کرنے کا اور کوئی اپائے نہیں دیکھا گیا۔

بنو ست سنگ وویک نہ ہوئی ۔ رام کرپا بنو سلبھ نہ سوئی
ست سنگت مد منگل مولا ۔ سوئی پھل سدھی سب سادھن پھولا

ترجمہ :- ست سنگ (نیک صحبت) کے بغیر وچار نہیں ہوتا لیکن ست سنگ بھی رام جی کی کرپا سے ہی ملتا ہے۔ ست سنگتی آنند اور کلیان کی جڑ ہے۔ ست سنگ کی پراپتی ہی پھل ہے۔ اور جتنے سادھن ہیں وہ سب تو پھول ہیں۔

سٹھ سدھر ہیں ست سنگتی پائی ۔ پارس پرس کدھات سہائیں
بدھی بس سجن کسنگت پر ہیں ۔ پھنی منی سم نج گن انوسر ہیں

ترجمہ :- جیسے پارس کے ساتھ چھونے سے لوہا بھی سونا بن جاتا ہے ویسے ہی دشٹ لوگ بھی ست سنگ کو پاکر سدھر جاتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے اچھے پرش کسنگتی (بری صحبت) میں پڑ جاتے ہیں۔ تو جس پرکار سانپ سے میل پاکر بھی منی اس کی وش کو گرہن نہیں کرتی۔ اور اپنے سبھاوک گن پرکاش کو نہیں چھوڑتی۔ ویسے ہی وہ بھی دشٹوں کی صحبت میں رہ کر ان کو کلیان مارگ کی اور ہی بڑھاتے ہیں۔ دشٹوں کا ان پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔

بدھی ہری ہر کوی کوبد بانی ۔ کہت سادھو مہماں سکچانی
سو مو سن کہی جات نہ کیسے ۔ ساک بنک منی گن گن جیسے

ترجمہ :- برہما۔ وشنو۔ شیو۔ کوی اور پنڈتوں کی بانی بھی ست سنگ کی مہما کا ورنن کرنے میں اسمرتھ ہے۔ وہ مجھ سے کیسے کہی جا سکتی ہے۔ کیا ساگ ترکاری بیچنے والے ہیرے جواہراتوں کے گنوں کا ورنن کر سکتے ہیں۔ !

دوہا

بندؤ سنت سمان چت ہت ان ہت نہیں کوئی
انجلی گت سبھ سمن جمی سم سگندھ کر دوئی

ترجمہ :- میں سنتوں کو پرنام کرتا ہوں۔ جن کا نہ کوئی مترا ہے اور نہ دشمن جیسے پھول اپنے توڑنے والے اور پکڑنے والے دونوں ہاتھوں کو سمان بھاو سے سگندھت کرتے ہیں۔ ویسے ہی سنت جی شترو اور مترا دونوں کا ہی سمان بھاؤ سے کلیان کرتے ہیں۔

سنت سرل چت جگت ہت جانی سبھاؤ سنیہو
بال ونے سنی کری کرپا رام چرن رتی دیہو

ترجمہ :- سنت سرل سبھاؤ اور دنیا کی بھلائی چاہنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے ایسے سبھاؤ اور پیار کو جانتے ہوئے میں پریم کو دھیان کر میں ان سے بنتی کرتا ہوں۔ مجھ بالک کے سمان بدھی ہین کی اس بنتی کو سن کر کرپا کر کے شری رام جی کے چرنوں میں مجھے پریتی دیں۔

چوپائی

بہوری بندی کھل گن ستی بھائیں ۔ جے بنو کاج داہنیہو بائیں
پرہت ہانی لابھ جنہیں کیریں ۔ اجریں ہرش بشاد بسیریں

ترجمہ :- اب میں سچے ہردے سے دشٹ جنوں کو بھی پرنام کرتا ہوں جو بغیر کسی مطلب کے بھی اپنی بھلائی چاہنے والے سے بھی بدسلوکی کرتے ہیں۔ دوسروں کے ہت کی ہانی کو ہی جو لابھ سمجھتے ہیں۔ جو دوسروں کے اجڑنے میں خوش ہوتے ہیں اور دوسروں کی بڑھتی میں دکھی ہوتے ہیں۔

ہری ہر جس راکیس راہو سے ۔ پر اکاج بھٹ سہس باہو سے
جو پر دوش لکھہیں سہس آکھی ۔ پرہت گھرت جنہیں کے من ماکھی

ترجمہ :- جیسے چندرماں کی جیوتی کو راہو ڈھک لیتا ہے۔ ویسے ہی یہ دشٹ پرش جہاں کہیں بھی بھگوان کے لیش کا گن گایا جاتا ہے۔ اسی میں بادھا ڈالتے ہیں۔ دوسروں کو ہانی پہنچانے میں یہ سہسر باہو کے سمان بہادر ہیں۔ یہ دوسرے کے دوشوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں جیسے گھی میں مکھی گر کر اسے خراب کر دیتی ہے ویسے ہی یہ دشٹ لوگ بھی دوسروں کے کام کو آپ دکھ اٹھا کر بھی بگاڑ دیتے ہیں۔ [illegible]

اپنا نقصان کر کے بھی دوسروں کا نقصان پہنچاتے ہیں۔

تیج کرسانو روش بھی سشیسا۔ اگھ ادگن دھن دھنی دھنیسا
اُدے کیت سم ہت سب ہی کے۔ کنبھ کرن سم سووت نیکے

ترجمہ:۔ جو دوسروں کو جلانے کے لئے اگنی کے سمان تیجسوی ہیں۔ وہ پرادھ میں یمراج کے سمان ہیں۔ پاپ اور بُرے گنوں کا جن کے من میں خزانہ بھرا پڑا ہے۔ جن کی بڑھتی کیتو تارے کے سمان سب کے لئے ہانی کارک ہے۔ اگر ایسے پرش کنبھ کرن کی طرح سوتے ہی رہیں تو اس میں ہی سنسار کی بھلائی ہے۔

پر اکاجو لگ تن پر ہرہیں۔ جمی ہم اُپل کرشی دلی گرہیں
بند و کھل جس سیش سرو شا۔ سہس بدن برنی پر دوشا

ترجمہ:۔ دوسروں کا کام بگاڑنے کے لئے وہ دشٹ لوگ اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں۔ جیسے اولے سوئم اپنا ناش کر لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کھیتی کا ناش بھی کر دیتے ہیں۔ میں دشٹوں کو شیش جی کے سمان سمجھ کر پرنام کرتا ہوں۔ جو ہزار مکھوں (زبانوں) سے دوسروں کی نندا بڑے زور لے کیا کرتے ہیں۔

پنی پرنو پرتھو راج سماتا۔ پر اگھ سنئی سہس دس کاتا
بہوری سکر سم بنوؤں تیہی۔ سنتت سُرانیک ہت جیہی

ترجمہ:۔ راجہ پرتھو نے بھگوان کا یش سننے کیلئے دس ہزار کان مانگے تھے۔ کوی کہتے ہیں کہ میں اُن دشٹوں کو پرتھو راجہ کے سمان سمجھ کو پرنام کرتا ہوں۔ جو دس ہزار کانوں سے پرتھو راجہ کی طرح بھگوان کا یش نہیں سنتے۔ لیکن دوسروں کی نندا سنتے ہیں۔ جیسے سورگ کے راجہ اندر کے لئے دیوتاؤں کی سینا ہتکاری ہے۔ ایسے ہی ان دشٹوں کو مدرا بھلی اور ہتکاری جان پڑتی ہے۔

بچن بجر جیہی سدا پیارا۔ سہس نین پر دوش نہارا

دوسروں سے کٹھور بچن بولنا مانو کہ بجر پات ہو گیا ہو یہی انہیں اچھا اور پیارا لگتا ہے۔ یہ دوسروں پر ہزار آنکھوں سے دوش اروپن کرتے ہیں۔ یعنی دوسروں کی کمزوریوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنی طرف ذرا بھی دھیان نہیں کرتے۔

دوہا

اُداسین ارمیت ہت سنت پر میں کھل ریتی
جانی پانی جگ جوری جن بنتی کرئے سپر یتی

ترجمہ:۔ پر بجتس۔ دشمن بہتر کسی کی بھی بھلائی سن کر بنا آگ کے ہی جل مرنا دشٹوں کا سبھاؤ ہے۔ یہ جان کر میں دونوں ہاتھ جوڑ کر پریم پوروک اُن سے بنتی کرتا ہوں۔

چوپائی

میں اپنی دِسی کینہہ نہورا۔ تنہہ نج اور نہ لائو بھورا
بائس پلیہیں اتی انوراگا۔ ہوہیں نرامش کبہوں کہ کاگا

میں نے اپنی طرف سے تو اُن سے عرض کر دی ہے لیکن وہ اپنی طرف سے میری پرارتھنا تو کبھی بھی نہ مانیں گے۔ کوّوں کو بڑے پریم سے پالئے لیکن وہ کبھی بھی مانس کھانا نہیں چھوڑ سکتے۔

بندوں سنت اسجن چرنا۔ دُکھ پرد اُبھئے بیچ کچھو برنا
بچھرت ایک پران ہری لیہیں۔ ملت ایک دارون دُکھ دیہیں

نیک سبھاؤ پرشوں اور دشٹ سبھاؤ پرشوں دونوں کے گنوں کا کھیل ایک ہی جان کر میں دونوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں۔ دونوں ہی سبھاؤ کے پرش دُکھ دینے والے ہیں لیکن دونوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ نیک پرش تو جب جدا ہوتے ہیں۔ تو پران ہر لیتے ہیں۔ اس لئے دُکھ دیتے ہیں۔ اور دشٹ پرش جب ملتے ہیں تو اپنے کٹھور بچنوں اور دشٹ سبھاؤ سے دوسروں کو بھیانک دُکھ دیتے ہیں یعنی نیک پرشوں کی جدائی اور دشٹ پرشوں کا ملاپ دونوں ہی دُکھ دینے والے ہیں۔

اُپجہیں ایک سنگ جگ ماہیں۔ جلج جونک جیہیں گُن بلگاہیں
سُدھا سُرا سم سادھو اسادھو۔ جنک ایک جگ جلدھی اگادھو

بھلے اور بُرے پرش دونوں ایک ساتھ ہی دُنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ جونک اور کمل کے پھول کے سمان دونوں کے الگ الگ گُن ہیں کمل کے پھول کے درشن کرنے وچھونے سے سُکھ ملتا ہے۔ ویسے ہی سادھو پرشوں کے درشن اور سنگ سے سُکھ ملتا ہے۔ جونک شریر سے لگتے ہی خون چوسنے لگتی ہے۔ ویسے ہی دُشٹ پرش اپنے درشن اور سنگ سے جونک کی طرح دوسروں کو پیڑا ہی پہنچاتے ہیں۔

امرت اور زہر دونوں ایک ہی سمندر سے نکلے تھے اور ایک ہی جل سے پیدا ہونے کے باوجود اُنکے گُن الگ الگ ہیں۔ امرت پان کرنے سے شانتی اور سُکھ ملتا ہے۔ اور زہر شریر کو ہلاک کرتی ہے۔ ویسے ہی سادھو سبھاؤ پرش اور دُشٹ سبھاؤ والے پرش دونوں ہی اس دنیا

روپی سمندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ سادھو تو امرت کے سمان شانتی کی برشا کرتے ہیں۔ اور دُشٹ زہر کے سمان جُڑتا۔ مُورکھتا۔ موہ۔ خواہ خرابی کا کارن بنتے ہیں۔

بھل ان بھل نج نج کرتُوتی۔ لہت سُجس اپ لوک بِبھُوتی
سُدھا سُدھاکر سُرسری سادھو۔ گرل انل کلی مل سری بیادھو
گُن اوگُن جانت سب کوئی۔ جو جیہیں بھاؤ نیک تیہیں سوئی

بھلے اور بُرے دونوں اپنے اپنے عملوں کے بھید سے سنسار میں عزت اور بدنامی پاتے ہیں۔ امرت، چندرما، گنگا جی اور سادھو۔ زہر، اگنی، کلجگ کے پاپوں کی کرم ناشا نامک ندی اور ہنسا کرنے والا شکاری ان سب کے گُن اور اوگُن سب کوئی جانتے ہیں لیکن جسے جو بھاتا ہے اُسے وہی اچھا لگتا ہے۔

دوہا

بھلو بھلائی ہی پے لہئے لہئے نچائی نیچو
سُدھا سراہیئے امرتا گرل سراہیئے میچو

بھلے بھلائی کرنے میں ہی شوبھا پاتے ہیں۔ اور نیچ نیچ کرم کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ امرت کی سراہنا امر کرنے میں ہے۔ اور زہر کی مارنے میں۔

کھل اگھ اگُن سادھو گُن گاہا۔ اُبھئے اپار اُددھی اوگاہا
تیہیں تے کچھ گُن دوش بکھانے۔ سنگرہ تیاگ نہ بِنو پہچانے

دُشٹوں کے پاپوں بُرے گُنوں کی کتھائیں اور سادھو پُرشوں کے گُنوں کی کتھائیں دونوں ہی اوپار اور اتھاہ سمندر ہے۔ ارتھات سادھو پُرشوں کے گُن اور اچھائی کی کوئی اتھاہ نہیں اور دُشٹ پُرشوں کے اوگُن اور برائی کی کوئی اتھاہ نہیں۔ اس لئے سادھو پُرشوں کے کچھ گُنوں اور دُشٹ پُرشوں کے کچھ دوشوں کا ذکر کیا ہے کیونکہ بنا پہچانے اُن کا گرہن اور تیاگ نہیں ہو سکتا۔

بھلیو پوچ سب بِدھی اُپجائے۔ گنی گُن دوش وید بلگائے
کہہیں وید اتہاس پُرانا۔ بِدھی پرپنچو گُن اوگُن سانا

بھلے اور بُرے دونوں برہما نے ہی پیدا کئے ہیں لیکن اُن کے گُنوں اور دوشوں کے بھید سے ویدوں نے اُن کو الگ الگ شرینیاں کر دی ہیں وید اتہاس اور پرانوں کا مت ہے۔ کہ برہما کی رچی ہوئی سرشٹی گُن اور اوگُنوں ارتھات نیکی اور بدی سے ملی جُلی ہے۔

دُکھ سُکھ پاپ پُن دن راتی۔ سادھو اسادھو سجاتی کجاتی
داناو دیو اونچ اور نیچو۔ امی اسجیونو ماہُرو میچو
مایا برہم جیو جگدیسا۔ لچھی الچھی رنک اونیسا
کاسی مگ سُرسری کرم ناسا۔ مرو مارو مہی دیو گواسا
سرگ نرک انوراگ براگا۔ نگماگم گُن دوش بِبھاگا

دُکھ سُکھ۔ پاپ پُن۔ دن رات۔ نیک و بد۔ اُتم جاتی، ادھم جاتی، دانو (راکھش) اور دیو۔ اونچ اور نیچ۔ امرت اور زہر، سُندر جیون و موت۔ مایا برہم۔ جیو و ایشور۔ امیری و غریبی۔ غریب اور راجہ۔ کاشی اور مگدھ۔ گنگا اور کلجگ کی کرم ناشا ندی۔ مارواڑ۔ مالوہ۔ برہمن اور قصائی۔ سورگ اور نرک پریم یعنی آسکتی اور ویراگ یہ سبھی ایک دوسرے سے وپریت گُنوں والے پدارتھ برہما کی رچائی ہوئی دُنیا میں موجود ہیں۔ وید شاستروں نے اُن کے گُن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

دوہا

جڑ چیتن گُن دوش مے بِسو کینہ کرتار
سنت ہنس گُن گہہیں پے پری ہری باری بکار

بدھاتا نے اس دُنیا کو جو جڑ اور چیتن کا سنجوگ ہے گُن اور دوش مے رچا ہے۔ سادھو پُرش ہنس کی طرح دوش روپی گندے جل (یعنی بُرائی) کو تیاگ کر امرت روپی دودھ (بھلائی) کو ہی گرہن کرتے ہیں۔

چوپائی

اس بِبیک جب دیہیں بدھاتا۔ تب تج دوش گُنہیں منو راتا
کال سُبھاؤ کرم برن آئی۔ بھلیو پرکرتی بس چُکئی بھلائی

ہنس کی طرح گُن اور اوگُن کو پہچان ہین کرنے کی شکتی جب بدھاتا منش کو اپنی دیا درشٹی سے دیتے ہیں تب کہیں منش کا من دوشوں سے نفرت کھا کر گُنوں سے پریتی کرتا ہے۔ کال، پراربدھ کرم اور سنسکاروں کے وش میں آ کر بعض دفعہ پایا گیا ہے کہ وہ بھلے پُرش بھی بھلائی سے چُوک جاتے ہیں۔

سو سُدھاری ہرجن جمی لیہیں۔ دلی دُکھ دوش بمل جسو دیہیں
کھلو کرہیں بھل پائی سُسنگو۔ مٹئی نہ ملن سُبھاؤ ابھنگو

لیکن بھگوان کے بھگت اپنی اس غلطی کو سُدھار لیتے ہیں اور دُکھ

اور تپرانیوں کو شانتی پرل لیش دیتے ہیں۔ ویسے ہی دُشٹ پُرش بھی کبھی کبھی نیک صحبت پاکر بھلائی کرتے ہیں لیکن ان کا جو سیلا سبھاؤ ہوتا ہے وہ نہیں مٹتا۔

لکھی بیش جگ بنچک جے او۔ بیش پرتاپ پوجیہیں تے او
آگھرہیں انت نہ ہوئے زنباہو۔ کال نیمی جم راون راہو۔

جو سادھو بھیس بنائے ٹھگ ہوتے ہیں۔ باہری طور انکا سادھو بھیس دیکھکر لوگ آدر کرتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک دن انکا پول کھل جاتا ہے۔ آخر تک اُن کی یہ دہوکا بازی ساتھ نہیں دیتی۔ جیسے کال نیمی راون اور راہو نے بھی سادھو بھیس دھارن کرکے دہوکہ دیا تھا لیکن اُن کے ڈھول کا پول جلدی ہی کھل گیا تھا۔ جیسے پنجابی کہاوت ہے۔

کر تنّو دن ساڈھ کا اور ایک دن چور کا۔

کیئے ہوں کبیش سادھو سنمانو۔ جم جگ جام ونت ہنومانو
ہانی کسنگ سُو سنگتی لاہو۔ لوک اُنہوں وید بدت سب کاہو

سادھو پُرش اگر بُرا بھیس بھی دھارن کرلیں تو بھی سنسار میں اُنکا آدر ہی ہوتا ہے جیسے جام ونت (جس کا بھیس ریچھ کا سا تھا۔) ہنومان (جس نے بندر کا بھیس دھارن کر رکھا تھا۔) کا ہُوا۔ بُری صحبت سے نقصان اور اچھی صحبت سے لابھ ہوتا ہے۔ سبھی لوگ اس کو جانتے ہیں۔ اور وید شاستروں کا بھی یہی مت ہے۔

گگن چڑھے رج پَون پرسنگا۔ کیچ ہیں ملے نیچ جل سنگا
سادھو اسادھو سدن سُک ساریں۔ سُمرہیں رام دیہیں گنی گاریں

ہوا کے ساتھ مل کر دھول آکاش پر چڑھ جاتی ہے۔ اور وہی نیچے کی اور بہنے والے جل کے ساتھ مل کر کیچڑ میں ملجاتی ہے۔ نیک پرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا رام رام کا جاپ کرتے ہیں۔ اور دُشٹ پرشوں کے گھر کے طوطا مینا گن گن کر گالیاں نکالتے ہیں۔

دھوم کسنگتی کارکھ ہوئی۔ لکھیئے پران منجو مسی سوئی
سوئی جل انل انل سنگھاتا۔ ہوئی جلد جگ جیون داتا

بُری صحبت کے کارن دھواں کالکھ (سیاہی) بنتا ہے اور وہی دھواں اچھی صحبت پاکر سندر سیاہی بن کر پُران جیسی دھارمک پُستکوں کے لکھنے میں کام آتا ہے۔ اور وہی دھواں جب جل اگنی اور ہوا کے ساتھ مل کر بادل بن جاتا ہے۔ تو دنیا کا جیون داتا بن جاتا ہے۔

دوہا

گرہ بھیشج جل پَون پٹ پائے کجوگ سُجوگ !
ہوہیں کبستو سُوستو جگ لکھہیں سُلچھن لوگ

اچھی اور بُری صحبت پاکر سُورج آدک گرہ۔ دوائیاں۔ جل۔ ہوا۔ اور بستر بُرے اور بھلے پدارتھ ہوجاتے ہیں۔ چتر اور وچاروان پُرش ہی اس بھید کو جانتے ہیں۔

سم پرکاش تم پاکھ دوہو نام بھید بدھی کینہ
سسی سوشک پوشک سمجھی جگ جس اپ جس دینہہ

مہینے کے دونوں پاکھوں میں روشنی اور اندھیرا برابر برابر ہی رہتا ہے۔ بدھاتا نے اُن کے نام میں بھید کر دیا ہے۔ ایک پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو ہر روز بڑھاتا جاتا ہے اس لیئے وہ شکل پکش کہلاتا ہے اور سنسار میں اُس کا یش ورنن ہوتا ہے۔ دوسرا پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو تیدرتج گھٹاتا جاتا ہے۔ وہ کرشن پکش کہلاتا ہے۔ اور لوگ اس پاکھ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ (پرکاش دونوں پاکھوں میں برابر ہے لیکن جس پاکھ کا رُخ گھٹاؤ کی اور ہے۔ اُسے یش نہیں ملتا اور جس کی گتی کا رُخ بڑھاؤ کی اور ہے۔ اُسے سنسار میں سنمان پراپت ہوتا ہے۔ اسیطرح گن اور دوش کسی نہ کسی انش میں سب پرشوں میں ہوتے ہیں لیکن جو پُرش دن پرتی دن اپنے سدگنوں سدآچار کو بڑھا رہے ہیں یا جن کے عملوں کا رُخ زیادہ تر اچھائی کی طرف کو ہے اُنہیں سنسار میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بھلے ہی ان میں کچھ نہ کچھ دوش اوشیہ موجود رہتے ہیں۔ اور جو پُرش دن پرتی دن دُر آچار کی اور بڑھ رہے ہیں جن کی کرم گتی برائی کی اور کو متوجہ کیئے ہوئے ہے وہ سنسار میں نندا کو پراپت ہوتے ہیں۔

دوہا

جڑ چیتن جگ جیو جت سکل رام مے جانی
بندؤں سب کے پد کمل سدا جوری جگ پانی

(اس برہمانڈ میں جتنے بھی جڑ اور چیتن (جو چل پھر سکیں اور جو چل نہ سکیں) جیسے درخت بناسپتی آدک اور جنگم جو چلنے پھرنے والے پرانی ہیں جیسے پشو منش کیٹ پتنگ (آدک) جیو ہیں۔ ان سب کو بھگوان روپ جان کر سدا دونوں ہاتھ جوڑ کر اُن کے چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

دیو دنج نر ناگ کھگ پریت پتر گن دھرب
بندئوں کنٹر رجنی چر کرپا کر ہو اب سب

دیوتا ۔ دیت ۔ منش ۔ ناگ ۔ پرندے ۔ پریت ۔ پتر گندھرب ۔
راکشش اور رات کو نکلنے والے اُلّو چمگادڑ وغیرہ نشاچر سب کو میں
پرنام کرتا ہوں ۔ آپ سب مجھ پر کرپا کریں ۔

آکر چار لاکھ چوراسی ۔ جاتی جیو جل تھل نبھ باسی
سیا رام مئے سب جگ جانی ۔ کرئوں پرنام جوڑ جگ پانی

اس برہمانڈ میں چوراسی لاکھ یونیاں ہیں ۔ ان یونیوں میں
سویدج ۔ انڈج ۔ اپنج ۔ جرایج چار پرکار کے جیو آواگون چکر
میں گھومتے رہتے ہیں ۔ یہ چاروں پرکار کے جیو جل ۔ پرتھوی اور
آکاش میں رہتے ہیں ۔ جو پسینہ سے پیدا ہوتے ہیں ۔ انہیں سویدج
کہتے ہیں جو جیر ارتھات جالی میں بندھے ہوئے پیدا ہوتے ہیں ۔
انہیں جرایج اور جو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں ۔ انہیں انڈج اور
جو بیج سے جنتے ہیں ۔ جیسے سبزہ اور درخت آدیک وہ اُدبھج کہلاتے
ہیں ۔ ان سب پرکار کے جیوؤں سے بھرے ہوئے سارے جگت کو میں
ایشور بھگوان کا سروپ سمجھ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتا ہوں ۔

جانی کرپا کر کنکر موہو ۔ سب مل کرہو چھاڑی چھل چھوہو
نج بدھی بل بھروس موہے ناہیں ۔ تاتیں بنے کرئوں سب پاہیں

اے دنیا بھر کے کرپا ندھان جیوو ۔ آپ سب لوگ مل کر
مجھے اپنا سیوک جان کر چھل کپٹ کو چھوڑ کر پوتر من سے مجھ پر کرپا
کیجئے مجھے اپنی بدھی بل پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے ۔ اس لئے میں
آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں ۔

کرن چہئوں رگھوپتی گن گاہا ۔ لگھو متی موری چرت اوگاہا
سوجھ نہ ایکو انگ اپاؤ ۔ من متی رنک منورتھ راؤ

میں بھگوان رام کے گنوں کا گن گان کرنا چاہتا ہوں لیکن
میری بدھی تو تھوڑی ہے ۔ اور رام بھگوان کا چرتر اتھاہ ہے ۔ جسکے
آدانت کا کچھ بھی پار ہاتھ نہیں آتا ۔ اس کے لئے مجھے کچھ اُپائے
نہیں سوجھتا میری بدھی اور من تو کنگال ہے ۔ لیکن منورتھ راجاؤں
کا ہے ۔

متی اتی نیچ اونچ رچی آچھی ۔ چہئ امی اگ جگ جرئی نہ چھاچھی
چھمہیں سجن موری ڈھٹائی ۔ سنہیں بال بچن من لائی

میری بدھی تو بالکل ہی نیچی ہے ۔ لیکن رام چرتر ورنن کرنے کی
جو چاہ من میں اٹھی ہے ۔ وہ بڑی اونچی ہے ۔ اچھا تو امرت پان کی ہے ۔
لیکن دنیا میں ملتی چھاچھ بھی نہیں ۔ سجن لوگ میری اس ڈھٹائی پر مجھے
معاف کرینگے اور میرے بالک جیسے بچنوں کو پریم پوروک سنیں گے ۔

جوں بالک کہہ توتری باتا ۔ سنہیں مدت من پتو اور ماتا
ہنسہیں کور کٹل کبچاری ۔ جے پر دوش بھوشن دھاری

جیسے بالک جب توتلی بانی میں بولتا ہے تو اس کے ماتا پتا
سن کر پرسن ہوتے ہیں ۔ لیکن جو کٹھور سبھاؤ دھوکہ باز اور برے وچار
والے لوگ ہیں ۔ انکو تو دوسروں کی نندا ادیک عیب جوئی کرنے میں ہی
مزہ آتا ہے ۔ ایسے لوگ تو میرے بال بچنوں کو سن کر ہنسی اُڑائیں گے ہی ۔

نج کبت کہہ لاگ نہ نیکا ۔ سرس ہو اتھوا اتی پھیکا
جے پر بھنتی سنت ہرشاہیں ۔ اتے بر پرش بہت جگ ناہیں

اپنی اپنی کویتا (شاعری) رسیلی ہو یا بہت ہی پھیکی سب ہی کو اچھی
لگتی ہے لیکن ایسے اُتم پرش سنسار بھر میں خال خال ملتے ہیں ۔ جو
دوسروں کی سو چنا سن کر پرسن ہوتے ہیں ۔

جگ بہو نر سر سری سم بھائی ۔ جے نج بارھ بڑھہیں جل پائی
سجن سکرت سندھو سم کوئی ۔ دیکھ پور بدھو بارھئی جوئی

ہے بھائی ۔ آج ... ندی ... کی ... زیادہ تعداد میں
ملتے ہیں جن کا سبھاؤ تالاب اور ندیوں کا سا ہے ۔ جو جل پاکر اپنی باڑھ
سے (اُنتی سے) پرسن ہوتے ہیں ۔ سمندر جیسا سبھاؤ تو کسی ورلے پرش کا
ہی ہوتا ہے ۔ جو چندرما کی پورن ... کو دیکھ کر ارتھات دوسروں کی
ترقی کو دیکھکر پرسن ہو کر اچھل پڑتا ہے ۔ (جب چاند پورن ہوتا ہے
تو اس کے سنجوگ سے سمندر میں لہریں اٹھ آتی ہیں ۔ جنہیں جوار بھاٹا
یا مد و جزر کہتے ہیں ۔)

دوہا

بھاگ چھوٹ ابھلاش بڑ کرئوں ایک بسواس
پیہہ ہیں سکھ سنی سجن سب کھل کری ہیں اپہاس

میرا بھاگیہ تو چھوٹا ہے لیکن چاہ بہت ہی بڑی ہے لیکن
مجھے یہ ایک وشواس ہے کہ اسے سن کر نیک پرش بھی سکھ پاویں گے
اور دشٹ جن کھلی اُڑا دیں گے ۔

~~~ * ~~~
~~~

کھل پر سیہاس ہوئی بہت موری۔ کاک کہیں کل کنٹھ کٹھورا
ہنسہی بک دادر چاتکی۔ ہنسہیں ملین کھل بمل بت کہی

لیکن دشٹوں کی ہنسی سے میرا کلیان ہی ہوگا۔ میٹھے سُر والی کوئل کو کوے تو کٹھور ہی کہا کرتے ہیں۔ جیسے بگلے ہنسوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور مینڈک پپیہے کی۔ ایسے ہی میلے من والے دشٹ پُرش بھگوان کی بھاکو درشن کرنے والی پوتر بانی کو سن کر ہنستے ہیں۔

کبت رسک نہ رام پد نیہو۔ تنہ کہن سکھد ہاس رس ایہو
بھاشا بھنتی بھوری متی موری۔ ہنسبے جوگ ہنسیں نہیں کھوری

جو کوتا کے سواد کو نہیں جانتے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے پریم رس میں رنگے ہوئے ہیں۔ اُن کو بھی میری یہ کوتا سکھ دینی ہاس رس کا کام دیگی ایک تو یہ کوتا بھاشا میں رچی گئی ہے۔ دوسرے میری بدھی بھی بھولی ہے اس لئے یہ ہنسنے کے یوگیہ ہی ہے۔ جو اس کی ہنسی اڑائیں گے انہیں کوئی دوش بھی نہیں ہے۔

پربھو پد پریتی نہ سامجھی نیکی۔ تنہہ ہی کتھا سُنی لاگہہ پھیکی
ہری ہر پد رتی متی نہ کترکی۔ تنہہ کہوں مدھر کتھا رگھوبر کی

جن کو پربھو کے چرن کمل میں پریتی نہیں ہے اور جن کی سمجھ بھی اچھی نہیں ہے۔ اُن کو یہ کتھا سننے میں پھیکی بے ذائقہ لگے گی جن کی بھگوان وشنو اور شیو کے چرنوں میں پریتی ہے۔ اور جن کی بدھی میں کوئی اعتراض نہیں انہیں شری رام چندر جی کی یہ کتھا میٹھی لگے گی۔

رام بھگتی بھوشت جیاں جانی۔ سُنہہ سُجن سراہی سُبانی
کوی نہ ہوؤں نہیں بچن پربینو۔ سکل کلا سب بدیا ہینو

اس کتھا کو رام بھگتی روپی زیور سے سجی جان کر سجن گُن سُندر بانی سے اس کی استتی (تعریف) کرتے ہوئے پریم چت سنیں گے۔ میں نہ تو کوی ہوں۔ اور نہ واک رچنا میں بھی ماہر ہوں۔ میں تو سب ہنروں اور علموں سے خالی ہوں۔

آکھر ارتھ النکرتی نانا۔ چھند پربندھ انیک بدھانا
بھاو بھید رس بھید اپارا۔ کبت دوش گن بِبدھ پرکارا

اکشروں۔ ارتھوں اور النکاروں (تشبیہوں) کے اور چھند رچنا کے بہت پرکار کے بھید ہوتے ہیں۔ بھاووں رسوں کے بھی انیک بھید ہیں۔ اور کوتا میں بھانت بھانت کے گن اور دوش ہوتے ہیں۔

کبت بیبیک ایک نہیں مورے۔ ستیہ کہوں لکھی کاگد کورے

کاویہ سمبندھی ان سب باتوں میں سے مجھے کسی کا بھی گیان نہیں ہے۔ یہ میں قسم کھا کر بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔

دوہا

بھنتی موری سب گُن رہت بسو بدت گُن ایک
سو وچاری سنہیں سومتی جنہہ کے بمل ببیک

میری یہ کاویہ رچنا سب گنوں سے خالی ہے۔ لیکن اس میں ایک جگت وکھیات گُن ہے۔ اُسے وچار کر کے بدھی مان پُرش جن کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہے۔ اس کو سنیں گے۔

ایہی مہاں رگھوپتی نام اُدارا۔ اتی پاون پُران شُرتی سارا
منگل بھون امنگل ہاری۔ اُما سہت جیہی جپت پُراری

اس میں شری رگھوناتھ جی کا اُدار نام اُتھارت سب کچھ دینے والا سب کامناؤں کو پوری کرنے والا رام نام ہے۔ جو کہ پوتر تر اور وید پرانوں کا سار ہے۔ سب کلیانوں کا گھر اور امنگلوں کو دور کرنے والا ہے۔ بھگوان شو جی پاربتی سمیت اس رام نام کا سدا جاپ کرتے ہیں۔

بھنتی بچتر سُکوی کرت جوؤ۔ رام نام بِنُو سوہ نہ سوؤ
بدھو بدنی سب بھانت سنواری۔ سوہ نہ بسن بنا بر ناری

بے شک کسی مشہور کوی نے وچتر کوتا کی رچنا کی ہو لیکن اگر اس میں رام نہیں ہے تو وہ شوبھا نہیں پاتی جیسے چندرما کے سمان سُندر مکھ والی استری زیوروں اور سنگار سے سجی ہوئی ہونے پر بھی بستر کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔

سب گُن رہت کُکوی کرت بانی۔ رام نام جس انکت جانی
سادر کہہ ہیں سُنہیں بدھ تاہی۔ مدھوکر سرس سنت گُن گراہی

نیز سنت (جو) سب گنوں سے عاری کُکوی (جو کوی کوتا رچنے میں ماہر نہ ہو) کی رچی ہوئی کوتا بھی اگر رام نام یش سے بھری پورن ہے۔ تو بدھیمان لوگ آدر ست کار پوروک اسے کہتے ہیں۔ کیونکہ شہد کی مکھیوں کی بھانت سنت جن تو گن کے ہی گاہک ہوتے ہیں

جدپی کبت رس ایکو ناہیں۔ رام پرتاپ پرگٹ ایہی ماہیں
سوئی بھروس میرے من آوا۔ کے ہیں نہ سُسنگ بڑپن پاوا

اگرچہ میری اس رچنا میں کاویہ درشٹی سے کوئی بھی رس نہیں ہے تو بھی میرے من میں یہ ایک ہی بھروسہ ہے کہ اس پر شری رام جی کی اپار کرپا ہے

دھوپ دیپ سب سہج کرواتی۔ اگر پر سنگ سگندھ پیساتی
بھنتی بھاگ پسیتو بھائی بھنتی۔ رام کتھا جگ منگل کرنی
دھواں بھی اگر دھوپ کے سنگ سے خوشبودار ہوکر
اپنی سبھاوک کڑوائی (کڑواپن) چھوڑ دیتا ہے میری کوتا بے شک
بھدی ہے لیکن سنسار کا کلیان کرنے والی شری رام کتھا کا اس میں
ورنن ہے۔ اس لئے اس کی سراہنا ہی ہوگی۔

چھند

منگل کرنی کلی مل ہرنی تلسی کتھا رگھوناتھ کی
گتی کور کوتا سرت کی جیوں سرت پاون پاتھ کی
پربھو سجس سنگتی بھنتی بھلی ہوئے ہی سجن من بھاونی
بھوا انگ بھوتی مسان کی سمرت سہاون پاونی

شری رام کی کتھا کلیان کرنے والی اور کلجگ کے تاپوں کو
شانت کرنے والی ہے۔ جیسے شری گنگا جی کی چال ٹیڑھی ہے
پربھو کے لیش کے سنگ سے یہ بھدی کوتا بھی سندر اور سجن پرشوں
کو پریہ بھاسنے لگے گی۔ مرگھٹ کی اپوتر راکھ بھی شری مہادیو جی
کے شریر سے سپرش کرتے ہی سہاونی لگتی ہے۔ اور سمرن کرتے
ہی سب کو پوتر کرنے والی ہوتی ہے۔

دوہا

پریہ لاگ ہی اتی سب ہی مم بھنتی رام جس سنگ
دارو وچار کے کرہی کوؤ بندیہ ملیہ سنگ

میری یہ کوتا شری رام جی کے لیش کے سنگ کے پرتاپ
سے بہت ہی پیاری لگے گی۔ کیونکہ کاٹھ کی ذات کا وچار کون کرتا
ہے۔ ملیاچل پربت کے سنگ سے ہر کاٹھ چندن بن کر بندنیہ
ہو جاتا ہے۔ اور تمام سبھی چندن لگا کر اس کا سمان کرتے ہیں۔ کوئی
اسے تچھ کاٹھ کہہ کر نہیں ٹھکراتا

سیام سُرَبھی پیئے بِشد اتی گُن د کرہیں سب پان
گرا گرامئے سیارام جس گاوہیں سُنہیں سُجان

کپیلا گائے (کالے رنگ کی) کا دودھ اُجلا اور بہت گن
کاری ہوتا ہے۔ یہی سمجھ کر سب لوگ اس کو پرسن ہو کر پیتے ہیں۔
اسی طرح اگرچہ میری یہ کوتا دیہاتی گنواری بھاشا میں ہے۔ تو بھی
شری سیتا رام جی کے لیش کو بدھیمان پرش بڑے شوق سے گاتے اور
سنتے ہیں۔

چوپائی

منی مانک مکتا چھبی جیسی۔ اہی گری گج سر سوہ نہ تیسی
نرپ کریٹ ترونی تنو پائی۔ لہہیں سکل سوبھا ادھکائی

منی مانک اور موتی تینوں ہی کیسی سندر وستو ہیں لیکن یہ
یہ بترتیب سانپ پربت۔ اور ہاتھی کے مستک پر اتنی شوبھا
نہیں پاتے۔ جتنی شوبھا کسی راجہ کے مکٹ اور کسی سندر نوجوان
استری کے شریر کو پا کر پاتے ہیں۔

تیسے ہی سُکوی کبت بُدھ کہہ ہیں۔ اپجہیں انت چھبی لہہ ہیں
بھگتی ہیتو ودھ بھون بہائی۔ سمرت سارد آوت دھائی

اسی طرح پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اچھے کوی کی کوتا رچائی
کہیں جاتی ہے۔ اور اس کا مان اور پرتشٹھا کہیں دوسری جگہ ہوتی
ہے۔ کوی لوگوں کا پریم اور بھگتی کے کارن سمرن کرتے ہی سرسوتی جی
برہم لوک سے دوڑ کر آتی ہیں۔

رام چرت سر بنو انہوائیں۔ سو شرم جائی نہ کوٹی اپائیں
کوی کووِد اس ہردے بچاری۔ گاوہیں ہری جس کلی مل ہاری

جب تک سرسوتی جی کو اس رام چرت روپی سروور میں
نہ اشنان کرایا جائے۔ تب تک ان کی وہ تھکاوٹ کروڑوں جتنوں
سے بھی دور نہیں ہوتی۔ کوی اور پنڈت لوگ اپنے ہردے میں ایسا
وچار کر کے کلجگ کے پاپوں کے ناش کے لئے شری ہری کے
لیش کا ہی گن گان کرتے ہیں۔

کینہیں پراکرت جن گن گانا۔ سر دھنی گرا لگت پچھتانا
ہردے سندھو متی سیپ سمانا۔ سواتی سارد اکہہ ہیں سجانا

جو دنیاوی منشوں کے لیش کا گان کرتا ہے۔ سرسوتی جی اس نے

آکر کھپاتی ہیں کہ کیوں اس موڑھ کے بلاسنے پرائی۔ پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ ہردہ سمندر ہے۔ اور بدھی اس ہردہ روپی سمندر میں سیپ کے سمان ہے۔ اور سرسوتی جی نکشتر کے سمان ہے۔

جوں برشئی برباری بچار دو ۔ ہوہیں کبت مکتا منی چار دو

جس میں اگر سرشٹھ وچار روپی جل برستا ہے۔ تو موتی منی کے سمان سندر کوتا کی سپھرنا ہوتی ہے۔ (سیپ کا منہ کھلا ہوا ہو اور جل برستا ہو۔ سواتی نکشتر ہو۔ جب ان تینوں کا سنجوگ ہو تب جو ہماگیہ شالی جل کا قطرہ سیپ کے منہ میں گرے گا۔ وہ منہ فوراً بند ہو جائے گا۔ اور وہ پانی کی بوند سندر موتی کے روپ میں پرگٹ ہوگی۔ کوی یہ اپما دے کر کہتے ہیں کہ کوی کا ہردہ مانو ایک سمندر ہے۔ اور اس کی بدھی اس سمندر میں سیپ ہے۔ سرسوتی جی سواتی نکشتر ہیں اور جو اُتم وچار روپی جل رہا ہے۔ وہ موتی کے سمان سندر کوتا ہوتی ہے)

دوھا

جگتی بیدھی پُنی پوہیں رام چرت برتاگ
پہرہیں سجن بمل اُر سوبھا اتی انوراگ

اس کویتا روپی موتی منی کو بڑی ترکیب سے سوراخ کر کے پھر رام چرت روپی سندر دھاگے میں پرو کر جن کا ہردہ رام کرپا سے شدھ ہو گیا ہے۔ ایسے سجن لوگ اپنے پوتر ہردے میں دھارن کرتے ہیں۔ وہ دھارن کر کے پریم رس کا پان کرتے ہیں۔

چوپائی

جے جنمے کلی کال کرالا۔ کرتب بایس بیش مرالا
چلت کُپنتھ بید مگ چھانڑے۔ کپٹ کلیور کلی مل بھانڑے

جو جیو مہا کرال اس کلجگ میں جنمے ہیں جن کا شکل موہتا کر توت کالا جن کی کوئی کوے کے سمان ہے۔ اور جیس ہنس کا سا بنا رکھا ہے جو وید مارگ کو چھوڑ کر کمارگ پر چلتے ہیں۔ جو مجسم کپٹ کلجگ کے پاپوں کے بھانڈے ہیں۔

بنچک بھگت کہائی رام کے ۔ کنکر کنچن کوہ کام کے
تنہہ منہہ پرتھم ریکھا جگ موری ۔ دھینگ دھرم دھوج دھندک دھوری

جو شری رام جی کی بھگتی کی آڑ لے کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ دھن کرودھ اور کام کے غلام ہیں۔ اور دھینگا مشتی کرنے والے۔ دھرم کا جھوٹا آڈمبر رچنے والے پاکھنڈی اور کپٹ کے دھندھوں کا بھار اٹھانے والے ہیں سنسار کے ایسے لوگوں میں سب سے پہلے میری گنتی ہے

جو اپنے اوگن سب کہیوں ۔ بادھئی کتھا پار نہیں لہوں
تاتے میں اتی الپ بکھانے ۔ تھوڑے منہہ جانہیں سیانے

اگر میں اپنے سب اوگنوں کا ذکر کرنے لگوں تو کتھا بڑی لمبی ہو جائے گی۔ اور پھر بھی میرے اوگنوں کا پار نہ آئے گا۔ اس لئے میں نے اپنے بہت ہی تھوڑے اوگنوں کا ذکر کیا ہے۔ بدھیمان لوگ تھوڑے ہی میں سمجھ جائیں گے۔ "عاقلاں را اشارہ کافی است"

سمجھی ببدھی بدھی بنتی موری ۔ کوؤ نہ کتھا سنی دیہی کھوری
ایتہو پر کرہیں جے اسنکا ۔ موہے تے ادھک تے جڑ متی رنکا

بہت پرکار سے کی گئی میری اس بنتی کو سمجھ کر کوئی بھی اس کتھا کو سن کر دوش نہیں دیگا۔ اتنے پر بھی اگر کوئی شنکا کریں تو وہ تو مجھ سے زیادہ مورکھ اور بدھی کا کنگال ہے۔

کوی نہ ہوؤں نہیں چتر کہاوؤں ۔ متی انوروپ رام گن گاوؤں
کہنہ رگھوپتی کے چرت اپارا ۔ کہنہ متی موری نرت سنسارا

نہ تو مجھے کوی ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ ہی میں چتر کہلاتا ہوں میں تو اپنی بدھی کے انوسار رام کے گنوں کا گان کرتا ہوں۔ کہاں تو رگھوناتھ جی کا اپار چرتر اور کہاں میری سنسار کے موہ ممتا میں پھنسی ہوئی ملین بدھی

جیہیں ماروت گری میر اُڑاہیں ۔ کہہ توُل کے ہی لیکھے ماہیں
سمجھت امت رام پربھوتائی ۔ کرت کتھا من اتی کدرائی

جس ہوا کے بیگ سے سمیرو جیسے پربت اُڑ جاتے ہیں اس کے سامنے بھلا روئی کا پھاہا کس گنتی میں ہے۔ شری رام چند کی پربھوتائی کی اپار مہان کو سمجھ کر کتھا رچنے میں میرا من ہچکچاتا ہے

پرنام کرتا ہوں۔ جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے گنوں کا ورنن
کیا ہے۔

جے پراکرت کوی پرم سیانے۔ بھاشا جنہہ ہری چرت بکھانے
بھئے جے اہہیں جے ہوئیہیں آگے۔ پرنووں سب ہی کپٹ چھل تیاگے

جو پراکرت کوی (تعدتی شاعر) شریشٹھ بدھی مان ہیں۔ جنہوں نے
بھگوان کے چرت کا ورنن بھاشا میں کیا ہے۔ جو ایسے کوی بھوت کال
میں ہو چکے ہیں۔ اور جو اس ورتمان کال میں موجود ہیں اور جو آگے بھوشیہ
میں ہونگے۔ ان سب کو نشکپٹ بھاؤ سے یعنی پوتر من سے میں
پرنام کرتا ہوں۔

ہوہو پرسن دیہو بردانو۔ سادھو سماج بھنت سنمانو
جو پربندھ بدھ نہیں آدرہیں۔ سو شرم برتھا بال کوی کرہیں

آپ سب پرسن چت ہو کر مجھے یہ وردان دیں کہ میری یہ کویتا
سادھو سماج میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائے کیونکہ جس کویتا کو بدھی
مان لوگ آدر نہیں دیتے اس کی رچنا کی ویرتھ محنت کرنا مورکھ کویوں
کا کام ہے۔

کیرتی بھنت بھوتی بھلی سوئی۔ سرسری سم سب کہیں ہت ہوئی
رام سکیرتی بھنت بھدیسا۔ اسمنجس اس موہی اندیسا

لوک پرلوک۔ کویتا اور دھن (دولت وغیرہ) بھی ہے جو گنگا جی
کی طرح دوسروں کا ہت کرے۔ سری رام چندر جی کی کیرتی (لوک
پرائی) تو بڑی سندر اور پرجا کا اننت کلیان کرنے والی ہے۔
لیکن جس کویتا میں میں نے ان کی کیرتی کا گن گان کرنا ہے۔ وہ
کویتا بڑی بھدی ہے۔ ان دونوں کا بھلا کیا میل ہے۔ مجھے اس
بات کی بڑی فکر لگی ہوئی ہے۔

تمہری کرپا سلبھ سب مورے۔ سی ان سہاونی ٹاٹ پٹورے
ہے کوی گن۔ آپ کی کرپا اگر ہو تو یہ مشکل بھی سہج ہی میں حل ہو
سکتی ہے۔ ریشم کی سلائی ٹاٹ جیسی بھدی چیز پر بھی سہاونی معلوم
ہوتی ہے۔

دوہا

سرل کبت کیرتی بمل سوئی آدرہیں سجان
سہج بیر بسرائی رپو جو سن کرہیں بکھان

کویتا سرل ہو اور نرمل چرتر کا اس میں ورنن ہو ایسی کویتا کو ہی

پنڈت لوگ آدر دیتے ہیں۔ جسے سن کر دشمن بھی ویر بھاؤ کو چھوڑ کر
تعریف کے پل باندھنے لگے۔

دوہا

سو نہ ہوئی بنو بمل مت موہی مت بل اتی تھور
کرہو کرپا ہری جس کہوں پنی پنی کر ہٹھ نہور

ایسی کویتا کی رچنا نرمل بدھی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور میرا بدھی
بل بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہی میں آپ سے بار بار پرارتھنا کرتا ہوں۔
کہ ہے کویو! آپ مجھ پر کرپا کریں۔ جس کے پرتاپ سے میں بھگوان رام
کے یش کا ورنن کر سکوں۔

کوی کووند رگھوبر چرت مانس منجو مرال
بال ونئے سن سرچی لکھی موپر ہوہو کرپال

ہے کوی وپنڈت گن! آپ شری رام چرتر مانسرور کے اجل
سندر ہنس ہیں۔ مجھ بالک کی بنتی سن کر اور رام چرتر کہنے پر سندر
رچی دیکھ کر مجھ پر کرپا کریں۔

سورٹھا

بندؤ منی پد کنج رامائن جیہیں نرمیؤ!
سکھر سکومل منجو دوش رہت دوشن سہت۔

میں ان بالمیک منی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں
نے رامائن کی رچنا کی ہے۔ جس میں اگرچہ دشمنٹ کھر و راکششوں
کے چرتر ہیں۔ تو بھی وہ ان کے کٹھور سبھاؤ اور دشٹ بھاؤ سے
دوشت نہیں ہے۔ بلکہ کومل نرمل سندر اور دوش رہت ہے

بندؤں چاروں وید بھو بارد ھی بوہت سرس
جنہیں نہ سپنیہوں کھید برنت رگھوبر بشد جش

میں چاروں ویدوں کی بندنا کرتا ہوں جو کہ سنسار سمندر کو
پار کرنے کے لئے جہاز کا کام دیتے ہیں۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کے
نرمل یش کا ورنن کرتے کرتے خواب میں بھی ذرا تھکاوٹ نہیں ہوتی۔

بندؤں بدھی پد رینو بھوساگر جیہیں کینہ یہ
سنت سدھا سسی دھینو پرگٹے کھل بش بارونی

میں جگت پتا شری برہما جی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں
نے سنسار ساگر کی رچنا کی ہے۔ اس سنسار ساگر سے سنت روپی
امرت۔ چندرما۔ کام دھینو نکلے۔ اور ساتھ ہی دشٹ جن روپی

نہر بھی اسی سنسار سے پیدا ہوئے۔

بندیہہ پیر پدم گرہ چرن ہندی کہیوں کر جور
ہوئی پرسن پرو ہو سکل منجو منورتھ مور

دیوتا۔ برہمن۔ پنڈت گرو دین سب کے چرنوں کی بندنا ہاتھ جوڑ کر تا ہوں۔ آپ پرسن ہو کر میرے سارے سندر منورتھوں کی پورتی کریں۔

چوپائی

پنی بندیہو سارد سر سرتا۔ جگل پنیت منوہر چرتا
مجن پان پاپ ہر ایکا۔ کہت سنت ایک ہر اببیکا

سرسوتی جی اور گنگا جی کی میں پھر بندنا کرتا ہوں۔ دونوں ہی پوتر اور منوہر چرتر والی ہیں۔ شری گنگا جی تو اشنان اور جل پان کرنے سے پاپوں کا ناش کرتی ہے۔ اور دوسری شری سرسوتی جی بھگوان کے گن گان کہنے اور سننے سے اگیان کا ناش کر دیتی ہے۔

گرو پتو ماتو مہیش بھوانی پرنوں دین بندھو دن دانی
سیوک سوامی سکھا سیانی کے ہت نروپدھی سب بدھی تلسی کے

اپنے گرو ماتا پتا شری مہادیو اور پاربتی جی کو میں پرنام کرتا ہوں جو دین بندھو (غریب نواز) اور نتیہ دان کرنے والے ہیں۔ اور سیتا جی کے پتی شری رگھوناتھ جی کے جو سیوک۔ سوامی اور سکھا (متر) ہیں۔ اور مجھ تلسی داس کے سب پرکار سے سچے ہتیشی ہیں۔

کلی بلوکی جگ ہت ہر گرجا۔ سابر منتر جال جنہہ سرجا
ان مل آکھر ارتھ نہ جاپو۔ پرگٹ پربھاو مہیش پرتاپو

کل جگ کو دیکھ کر جگت کے ہت اتھ شری پاربتی جی نے شابر منتر جال کی رچنا کی۔ جن کے اکھشر بے میل ہیں۔ جن کا نہ کوئی ٹھیک مطلب ہی نکلتا ہے اور نہ جپ ہی ہوتا ہے لیکن پھر بھی شری شوجی کے پرتاپ سے ان کا پربھاو پرتیکش ہے۔

سو اُمیس موہی پر انوکولا۔ کرہی کتھا مد منگل مولا
سمری سوا شو پائی پساو۔ برنوں رام چرت چت چاو

شوجی مجھ پر پرسن ہو کر میری اس رگھوناتھ جی کی کتھا کو آنند اور کلیان کاری بنا دیں۔ میں شری پاربتی اور شوجی دونو کا سمرن کر کے اور دونو کی کرپا کو پا کر بڑے پرسن چت سے شری رام چندر جی کی جیون کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔

بھنتی موری شو کرپا بھباتی۔ سسی سماج ملی من ہوس سُراتی
جے ایہی کتھی سینہہ سمیتا۔ کہہیں سنہہیں سمجھ سچیتا
ہوئیں رام چرن انوراگی۔ کلی مل رہت سو منگل بھاگی

شری شوجی کی کرپا سے میری یہ کویتا ایسی شوبھا کو پراپت ہوگی۔ جیسی شوبھا کے چندرما اور تاروں سے سجی ہوئی رات کی ہوتی ہے۔ جو پریم بھاؤ سے اور ساودھانی سے اس کتھا کو کہیں سنیں گے۔ ان کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی ہو جائے گی۔ اور وہ کل جگ کے سارے پاپوں کا ناش کر کے کلیان کے بھاگی بن جائیں گے۔

دوہا

سپنیہو ساچے ہوں موہی پر جو ہر گوری پساؤ
تو پھر ہو جو کہیوں سب بھاشا بھنتی پربھاؤ

اگر شری شوجی کی اور پاربتی جی کی سپنے میں بھی مجھ پر سچ مچ کرپا رہی۔ تو میں نے اس بھاشا کویتا کا جو پربھاو کہا ہے۔ وہ بالکل سچ ہوگا۔

بندوں اودھ پوری اتی پاون۔ سرجو سری کلی کلش ناساون
پرنووں پُر نر نار بہوری۔ ممتا جنہہ پر پربھوہی نہ تھوری

میں اتی پوتر شری ایودھیا جی کی بندنا کرتا ہوں اور کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی شری سرجو جی کی بھی بندنا کرتا ہوں۔ شری ایودھیا پوری کے باسی نر ناریوں کو بھی پرنام کرتا ہوں۔ جن پر شری رام جی کی بہت ممتا ہے۔

سیا نندک اگھ اوگھ نسائے۔ لوک بسوک بنائی بسائے
بندیہو کوشلیا دسی پراچی۔ کیرتی جاسو سکل جگ ماچی

سیتا ماتا کی نندا کرنے والے دھوبی آدک نندکوں کو بھگوان نے ان کے سارے پاپوں کا ناش کر کے ان کو شوک رہت بنا کر اپنے لوک میں بسا دیا۔ میں کوشلیا روپی پورب دشا کی بندنا کرتا ہوں۔ جن کی سدا سنسار بڑائی کرتا ہے۔

پرگٹیو جنہہ رگھوپتی ششی چارو۔ وشو سکھد کھل کمل تشارو
دسرتھ راؤ سہت سب رانی۔ سکرت سو منگل مورتی مانی
کروں پرنام کرم من بانی۔ کرو کرپا ست سیوک جانی
جنہیں برچ بڑ بھیو بدھاتا۔ مہما اودھ رام پتو ماتا

جہاں یعنی کوسلیا رُوپی پُوربب دِشا سے شری رام چندر جی سُندر پری پُورن چندرما پرگٹ ہوئے۔ جو سنسار کو سُکھ دینے والے اور دُشٹ راکشش رُوپی کملوں کے لئے کہر کے سمان ہیں سب رانیوں سمیت راجہ دشرتھ جی کو نیکی اور بھلائی کی سُورتی مان کر میں من بچن کرم سے پرنام کرتا ہوں۔ وہ مجھ پر اپنے پتر شری رامچندر جی کا دھیان کر کے کرپا کریں۔ جن کو رچنا کرنے والے پیدا کرنے والے شری برہما نے بھی بڑائی پائی ہے۔ اور شری رامچندر جی کے ماتا پتا ہونے کے کارن جن کی مہما کا کوئی پار نہیں ہے۔

سورٹھا

بندوں اودھ بھوآل ستیہ پریم جیہہ رام پد
بچھرت دین دیال پریہ تنو ترن اِو پری ہر یہو

میں اودھ نریش شری دشرتھ جی کی بندنا کرتا ہوں بھگوان رام کے چرن کملوں میں جن کا سچا پریم تھا۔ جوں ہی دین دیال پربھو شری رام چندر جی اُن سے جدا ہوئے توں ہی اُنہوں نے اُن کے پریم میں اپنا شریر نچھاور کر دیا۔ جیسے وہ گھاس کا تنکا ہو۔

پرنوؤں پری جن سہت ودیہو۔ جاہی رام پد گوڑھ سنیہو
جوگ بھوگ مہہ راکھیو گوئی۔ رام بلوکت پرگٹیو سوئی

میں متھلا نریش شری جنک مہاراج کو اُن کے پریوار سمیت پرنام کرتا ہوں۔ جن کا بھگوان کے چرنوں میں گوڑھ پریم تھا اور جنہوں نے یوگ اور بھوگ میں اسے چھپا کر رکھا تھا۔ لیکن وہ پریم شری رام کو دیکھتے ہی پرگٹ ہو گیا۔

پرنوؤں پرتھم بھرت کے چرنا۔ جاسو نیم برت جائی نہ برنا
رام چرن پنکج من جاسو۔ لبدھ مدھپ اِو تجئی نہ پاسو

تینوں بھائیوں میں سب سے پہلے میں شری بھرت جی کے چرنوں کو پرنام کرتا ہوں جن کے نیم اور برت کا ورنن ہو ہی نہیں سکتا شری رام جی کے چرنوں میں جن کا من پریم میں بھونرہ کی طرح مگدھ ہو گیا ہے۔ اور جو کبھی اُن کا پاس نہیں چھوڑتا۔

بندوں لچھمن پد جل جاتا۔ سیتل سُبھگ بھگت سکھ داتا
رگھوپتی کیرتی بمل پتاکا۔ دنڈ سمان بھیو جس جاکا

میں شری لچھمن جی کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں۔ جو شانت سبھاؤ سُندر اور بھگتوں کے سکھ داتا ہیں۔ اور بھگوان رام چندر جی کے کیرتی رُوپی جھنڈے میں جن کا یش ڈنڈے کے سمان ہے (جیسے جھنڈے کو اونچا اُٹھا کر رکھنا اور لہرانا ان سب کا آدھار ایک ماتر ڈنڈا ہے۔ ویسے ہی شری بھگوان کے کیرتی رُوپی جھنڈے میں لکشمن جی کا یش ڈنڈے کے سمان ہے۔)

شیش سہستر سیس جگ کارن۔ جو اوتریو بھومی بھئے ٹارن
سدا سو سانوکول رہ مو پر۔ کرپا سندھو سومتر گنا کر

ہزار سر والے شیش جی جو جگت کے کارن ہیں جنہوں نے پرتھوی کا بھئے دور کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ وہ کرپا ندھان شری سومترا کے پتر گُنوں کی کھان شری لکشمن جی مجھ پر سدا پرسن رہیں۔

رپوسودن پد کمل نمامی۔ سُور سُشیل بھرت انوگامی
مہابیر بنوؤں ہنومانا۔ رام جاسو جس آپ بکھانا

شری شترگھن جی کے چرن کملوں کو میں پرنام کرتا ہوں۔ جو بڑے بہادر سُشیل سبھاؤ اور بھرت کی پیروی کرنے والے ہیں۔ مہاویر شری ہنومان جی کی میں بنتی کرتا ہوں۔ جن کی بڑائی خود شری رام چندر جی نے اپنے شری مکھ سے کی ہے۔

سورٹھا

پرنوؤں پون کمار کھل بن پاوک گیان گھن
جاسو ہردے آگار بسہیہ رام سرچاپ دھر

میں پون کمار شری ہنومان جی کو پرنام کرتا ہوں جو دُشٹ رُوپی بن میں اگنی کے سمان ہیں۔ اور گیان کا بھنڈار ہیں۔ جن کے ہردے آکاش میں بھگوان رام دھنش بان دھارن کئے براجمان ہیں۔

کپی پتی ریچھ نساچر راجا۔ انگد آدی جے کیس سماجا
بندوں سب کے چرن سہائے۔ ادھم شریر رام جن پائے

بانروں کے سرتاج شری سگریو جی۔ ریچھوں کے راجہ شری جاونت جی اور راکھشوں کے راجہ شری بھگت شرومنی بھیکشن جی اور انگد وغیرہ بانر سماج کے سُندر سہاونے چرنوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پشو اور راکشس آدی ادھم یونیوں میں ہی بھگوان کی پراپتی کر لی۔

رگھوپتی چرن اُپاسک جےتے۔ کھگ مرگ سُر نر اسُر سمیتے
بندوں پد سروج سب کیرے۔ جے بنو کام رام کے چیرے

پرندے پشو۔ دیوتا۔ منش۔ اسر سمیت جتنے شری رام چندر جی

کے چرنوں کے پجاری اور اُن کے نشکام سیوک ہیں۔ اِن سب کے چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

سُنک سنکادی بھگت مُنی نارد۔ جے مُنی ور وگیان بشارد پرنؤوں سبھیں دھرنی دھری سیسا۔ کرہُو کرپا جن جانی منیشا

شری سنکادی جی سنک آدی بھگت شرومنی شری نارد جی اور جتنے بھگت تو وینا شرلیشٹھ مُنی ہیں۔ میں زمین پر ستک ٹیک کر اُن سب کو پرنام کرتا ہوں۔ ہے مُنی گن! آپ مجھے اپنا داس جان کر کرپا کریں۔

جنک سُتا جگ جننی جانکی۔ اتسیہ پریہ کرونا ندھان کی
تلکے جگ پد کمل مناوؤں۔ جاسو کرپا نرمل متی پاوؤں

جنک پتری۔ جگت ماتا۔ کرپا ندھان شری رام جی کی پیاری شری سیتا جی کے دونوں چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں جن کی کرپا سے مجھے پوتر بُدھی پراپت ہوتی ہے۔

پُنی من بچن کرم رگھو نایک۔ چرن کمل بندؤ سب لائک
راجو نین دھرے دھنو سایک۔ بھگت بپتی بھنجن سکھ دایک

پھر میں کمل نیتر۔ دھنش بان دھاری۔ بھگتوں کی تکلیفوں کو دور کر کے سُکھ کی برشا کرنے والے شکتی بھنڈار شری رامچندر جی کے چرن کملوں کی من بچن کرم سے بندنا کرتا ہوں۔

دوہا

گرا ارتھ جل بیچ سم کہیت بھن نہ بھن
بندؤں سیتا رام پد جنہیں پرم پریہ کھن

شبد اور اس کا ارتھ جل اور اس کی لہر جیسے کہنے ماتر میں الگ الگ ہے لیکن در اصل وہ ایک ہی ہے۔ ایسے ہی شری سیتا جی اور رام جی دونوں کو ایک مان کر اُن کے چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں جو دین دُکھی پرانیوں سے بہت ہی پریم کرتے ہیں۔

بندؤں نام رام رگھوبر کو۔ ہیتو کرسانو بھانو ہمکر کو
بِدھی ہری ہرمے بید پران سو۔ اگن انوپم گن ندھان سو

اگنی۔ سوریہ۔ چندرما تینوں ہی سنسار کے کارن ہیں اگنی مرتیو کا کارن ہے۔ سوریہ پیدائش کا کارن ہے۔ اور چندرماں پرورش کا کارن ہے۔ "رام" شبد بھی تین حرفوں والا ہے۔ یعنی "ر" "آ" "م" ان میں سے "ر" کار تو اگنی کا بیج ہے۔ اور کار سوریہ کا بیج ہے۔ اور۔ مکار چندرما کا بیج ہے اس لئے اگنی سوریہ چندرما تینوں ہی جگت کے اُپادان کارن اس "رام" شبد کے انترگت ہیں۔ اس لئے "رام" شبد ہی ایک ماتر سنسار کا کارن ہے۔ اگنی سوریہ چندرما اس کی بھوتیاں ہیں شری گوسوامی تلسی داس جی کہتے ہیں کہ بھگوان کے اس "رام" نام کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جو اگنی سوریہ اور چندرماں کا بیج ہے اور وہی "رام" نام شری برہما۔ وشنو۔ مہیش رُوپ ہے۔ وہی "رام" ویدوں کی جان ہے۔ وہ نرگن۔ اُپمار ہت (اس کی تُلنا کوئی بھی وستو نہیں کر سکتی۔ اس سے یہ اُپما رہت ہے) اور گنوں کا بھنڈار ہے۔)

مہامنتر جوئی جپت مہیسو۔ کاسی مکت ہیتو اُپدیسو
مہما جاسو جان گن راؤ۔ پرتھم پوجیت نام پربھاؤ

جس "رام" مہامنتر (کلام عظیم) کو شری شو جی جپتے ہیں۔ اور جس کے اُپدیش سے کاشی میں مُکتی ہوتی ہے۔ جس کی مہما کو شری گنیش جی جانتے ہیں۔ اس لئے ہی سب کاریہ میں وہ سب سے پہلے پوجے جاتے ہیں۔ ایسا "رام" نام کا پربھاؤ ہے

جان آدکوی نام پرتاپو۔ بھیو شُدھ کر اُلٹا جاپو
سہس نام سم سُنی شو بانی۔ جپ جےئی پیا سنگ بھوانی

اس "رام" نام کے پرتاپ کو آدی کوی شری والمیک جی جانتے ہیں۔ جو رام کی بجائے "مرا مرا" اُلٹا جاپ کرنے سے ہی پوتر ہو گئے۔ اور پرم سدھی پائی۔ ایک "رام" نام ہزار نام کے سمان ہے۔ شو جی کے ان بچنوں کو سن کر شری پاربتی جی اپنے پتی شو جی کے ساتھ اس "رام" نام کا جپ کرتی رہتی ہے۔

ہرشے ہیتو ہیری ہر ہی کو۔ کئے بھوشن تیا بھوشن تی کو
نام پربھاؤ جان شو نیکو۔ کال کوٹ پھل دینہ امی کو

پاربتی جی کے ہردے میں رام نام کی پریتی کو دیکھ کر شو جی بہت پرسن ہوئے۔ اور پرسن ہو کر انہوں نے پتی برتا شرومنی شری پاربتی جی کو اپنے انگ میں دھارن کر کے اردھانگنی بنا لیا۔ تب سے ہی شری پاربتی جی کا نام اتیہ بھوشن ہوا۔ نام کے پربھاؤ کو شو جی مہاراج بھلی بھانت جانتے ہیں۔ یہ اس "رام" نام کا ہی پربھاؤ تھا۔ کہ کال کوٹ زہر پی کر بجائے مرنے کے وہ امر ہو گئے۔ ارتھات "رام" نام کے پربھاؤ سے زہر بھی امرت بن گئی۔

دوہا

برشا رِتو رگھوپتی بھگتی تلسی سال سُداس
رام نام بر برن جُگ ساون بھادو ماس

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی برسات کا موسم ہے۔ اور بھگوان کے نشرکام سیوک اُتم شُدھ کیا ہُوا دھان ہے۔ اور رام نام کے دو سُندر اکھشر (حرف) رکار مکار ساون بھادوں کے مہینے ہیں۔

چوپائی

آکھر مدھر منوہر دوئُو۔ برن بلوچن جن جیا جوؤ
سُمرت سُلبھ سُکھد سب کاہُو۔ لوک لاہُو پرلوک نِباہُو

رام - نام کے یہ دو اکھشر رکار مکار بڑے میٹھے اور من کو موہنے والے ہیں۔ اور ورن مالا (حروف تہجی) میں ان کا ایش شریر میں نیتروں کے ایش کے سمان ہے۔ اور بھگت گنوں کے پران ہیں۔ سمرن کرنے میں سب کے ہی لئے آسان ہیں، اور سب کو سُکھ دینے والے ہیں۔ ان کے سمرن سے لوک میں لابھ ہوتا ہے اور پرلوک بن سکتی۔

کہت سُنت سُمرت سُٹھ نیکے۔ رام لکھن سم پریہ تُلسی کے
برنت برن پرتی بلگاتی۔ برہم جیو سم سہج سنگھاتی

کہنے سُننے اور سمرن کرنے میں واکھ۔ کان اور من کو میٹھے لگتے ہیں۔ تُلسی داس جی کے لئے تو یہ رام لکشمن کے سمان پیارے ہیں ان کا الگ الگ اُچارن کرنے سے (را اور ما) کا ارتھ اور پھل میں فرق آتا ہے۔ (یعنی ان دونوں اکھشروں کے اکار ستھان اور ارتھ آدک سب الگ الگ ہیں) لیکن یہ برہم اور جیو کی طرح سبھاؤ سے ہی ساتھ رہنے والے سکھا اور ایک رُوپ ایک رس اور دونوں اکھن ہیں۔

نر نارائن سرس سُبھراتا۔ جگ پالک بسیش جن تراتا
بھگتی سُوتیہ کل کرن بھوشن۔ جگ ہت ہیتو بمل بدھو پُوشن

یہ دونوں اکھشر نر نارائن کے سمان آدرش دادی بھائی ہیں جگت کی پرورش کرنے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ بھگتی رُوپی سُندر استری کے کانوں کے کرن پھول (کانوں کا زیور) ہیں۔ اور جگت کی بھلائی کے لئے نرمل چندرما اور سوریہ رُوپ ہیں

سواد توش سم سُگتی سُدھا کے۔ کمٹھ سیش سم دھر بسودھا کے
جن من منجُ کنج مدھوکر سے۔ جیہہ جسوتی ہری ہلدھر سے

یہ دونوں اکھشر مکتی رُوپی امرت کے سواد اور ترپتی کے سمان ہیں۔ کچھ اوتار اور شیش اوتار کے سمان دھرتی کے بوجھ کو دھارن کرنے والے ہیں۔ بھگت گنوں کے من رُوپی کمل پر منڈلانے والے بھونرے کے سمان ہیں۔ جو ان کا جاپ کرتا ہے۔ اُن کی جیبھا سے نکل کر کرشن بلرام کے سمان بار بار جیبھا کو یشودھا ماتا کی پدوی دے کر اس کا سمان بڑھاتے اور اُسے پرم پوتر کرتے ہیں۔

دوہا

ایک چھتر ایکو مُکٹ منی سب برنن پر جوؤ
تُلسی رگھوبر نام کے برن براجت دوؤ

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ رگھوناتھ جی کے "رام" نام کے یہ دو اکھشر سب اکھشر سموہ میں اتی اُتم ہیں۔ جن میں سے پہلا اکھشر رکار ریپھ رُوپ چھتر آکار سب اکھشروں پر شوبھا پاتا ہے اور دوسرا مکار مکٹ منی کے سمان سب اکھشروں پر براجتا ہے۔ یعنی یہ دونوں اکھشر سب اکھشروں کو مکٹ دھاری کر کے اُن کو بڑائی اور مان دیتے ہیں۔ اس لئے سب اکھشروں میں سرتاج ہیں۔

چوپائی

سمجھت سرس نام اُر نامی۔ پریتی پرسپر پربھو انوگامی !
نام رُوپ دُوئی ایس اُپادھی۔ اکتھ انادی سُسامجھی سادھی

سمجھنے میں تو نام اور نامی دونوں ایک سے جان پڑتے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں سیوک اور سوامی کا سا پریم ہے۔ نام رُوپ دونوں ایشور کی اُپادھی ہے۔ یہ دونوں اکتھنیہ۔ انادی ہیں۔ شدھ بدھی سے ہی ان کا الوکک سروپ سمجھ میں آتا ہے۔

کو بڑ چھوٹ کہت اپرادھو۔ سُنی گن بھید سمجھہیں ہی سادھو
دیکھیہیں رُوپ نام آدھینا۔ رُوپ گیان نہیں نام بہینا

ان نام اور رُوپ میں کون بڑا ہے اور کون چھوٹا ہے یہ کہنا تو گناہ ہے ان دونوں کے گنوں کے بھید کو سُن کر سادھو پرش خود ہی سمجھ لیں گے۔ رُوپ نام کے آدھین دیکھے جاتے ہیں۔ بنا نام کے رُوپ کا کچھ بھی گیان

نہیں ہو سکتا۔

سُوپ بیشیش نام پَو جائیں۔ کر تل گت نہ پرٹیں پچھائیں
سُمِر نے نام رُوپ نو دیکھے سا آدتا ہردے سینیہ لیکھے
کوئی خاص شکل ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہو لیکن اگر اُس کے نام کا
گیان نہیں تو وہ پہچانی نہیں جا سکتی اور اگر شکل سامنے نہ ہو۔ اور
اس کے نام سمرن کریں تو وہ شکل نام لیتے ہی وشیش پریم کے ساتھ
ہردے میں آجاتی ہے۔

نام رُوپ گتی اکتھ کہانی۔ سمجھت سُکھد نہ پرت بکھانی
اگن سگن بیچ نام سُساکھی۔ اُبھئے پربودھک چتر دُبھاکھی

نام اور رُوپ کی بڑائی کی کہانی اکتھنیہ ہے۔ جو سمجھنے میں
تو سُکھ روپ ہے لیکن اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نرگن اور سگن
برہم میں نام ہی ساکھشی (گواہ) ہے اور دونوں کے تتو کا بودھ
کرانے والا چتر دُبھاشی (دُبھاشی اُسے کہتے ہیں جو دو مختلف
زبانیں جانتا ہو اور جو دو شخص ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے ہوں
تو وہ اُن دونوں کو ایک دوسرے کے خیال سمجھا دیتا ہے جسے
انگریزی میں Interpreter کہتے ہیں)

دوہا

رام نام منی دیپ دھرو جیہ دیہری دوار
تلسی بھیتر باہروں جو چاہسی اُجیار

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ اگر باہر اور اندر دونوں جگہ اُجالا
چاہتے ہو۔ تو رام نام رُوپی دیپک کو زبان کی دہلیز پہ رکھو۔

چوپائی

نام جیہہ جپ جاگیں جوگی۔ برتی برنچی پرپنچ بیوگی
برہم سُکھیں انوبھویں انوپا۔ اکتھ اناميہ نام نہ روپا

اگنی۔ جل۔ آکاش۔ پرتھوی، ہوا ان پانچ تتوں سے
رچی ہوئی دُنیا سے پورن ویرکت [illegible] جیسے ہو
چکے ہیں (اگر چہ ایسے ماترے بھی لوگ جاگتے ہیں [illegible] جگتو
اور گیان وان مہاتماؤں کے بغیر سب کا جاگنا سونے کے ہی سمان
ہے۔ کیوں کہ ان کے بغیر باقی سنساری جیو نام ماتر کے لئے جاگتے
ہوئے بھی دراصل اگیان کی گہری نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں
او دہ لاثانی برہم آنند کا انوبھو کرتے ہیں۔ جو نام وجیہ دی گیان

سروپ ہے۔
جانا چہیں گوڑھ گتی جے اُو۔ نام جیہہ جپ جانہہ تے اُوْ
سادھک نام جپ ہی لائیں۔ ہوہیں سدھ انیما دِک پائیں

جو بھگوان کے گوڑھ رہسیہ (راز مخفی) کو جاننا چاہتے ہیں
وہ زبان سے نام کا جاپ کر کے اُسے جان لیتے ہیں۔ دُنیاوی سدھیوں
کے چاہنے والے سادھک لوگ لو لگا کر نام کا جپ کرتے ہیں۔ اور اس
جپ کے پرتاپ سے انیما آدِک سدھیوں کو پراپت کر لیتے ہیں۔

جپہیں نام جن آرت بھاری۔ مٹے کُسنکٹ ہوہیں سُکھاری
رام بھگت جگ چار پرکارا۔ سُکرتی چاریو اَنگھ اُوداراا

دُنیاوی مصیبتوں اور تکلیفوں سے چکنا چور دُکھی منش
جب نام کا جپ کرتے ہیں۔ تو اُن کے سب بڑے بڑے سنکٹ
اور دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سکھی ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں چار
قسم کے رام بھگت ہیں۔ وہ چاروں ہی پنیہ آتما۔ نشپاپ اور
اُدار دل ہیں (آرت بھگت جو مصیبت کے وقت اس مصیبت
کو دور کرنے کے لئے بھگوان کی بھگتی کرتے ہوں جیسے گج ہاتھی۔
دروپدی آدک (۲) ارتھارتھی بھگت۔ جو دُنیاوی مال و دولت وغیرہ
کو حاصل کرنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرتا ہے جیسے دھرو بھگت۔ (۳)
جگیاسو بھگت۔ جو بھگوان کو جاننے کی اِچھا سے بھجن کرتا ہے۔ جیسے
اودھو بھگت۔ (۴) گیانی بھگت جو بھگوان کو آتم روپ سے پراپت
ہو گئے ہیں۔ اور سدا اُن کے پریم میں بھجن کیا کرتے [illegible] رہتے ہیں۔
جیسے جنک سنکادِک آدی)

چہو چتر کہوں نام ادھارا۔ گیانی پربھوہی بسیکھ پیارا
چہوں جُگ چہوں شرتی نام پربھاؤ۔ کل بسیش نہیں آن اُپاؤ

چاروں ہی قسم کے چتر بھگتوں کو ایک ماتر نام کا ہی آسرا ہے
ان چاروں میں سے گیانی بھگت پربھو کو خاص طور پر پیارا ہے۔ چاروں
زمانوں میں چاروں ویدوں میں اگرچہ نام کا پربھاؤ ہے لیکن کلیگ
میں تو اس بھوساگر کو پار کرنے کے لئے نام جپ کے بغیر اور کوئی ذریعہ
ہی نہیں ہے۔

دوہا

سکل کامنا ہین جے رام بھگتی رس لین!
نام سُپریم پیوکھ ہرد تنہوں کئے من مین!

دوہا

سبری گیدھ سُو سیوکن سوگتی دینہہ رگھو ناتھ
نام اُدھارے امت کھل بید بدت گن گاتھ

شری رگھو ناتھ جی نے تو شبری، گیدھ راج جٹایو وغیرہ اُتم سیوکوں کو ہی اچھی گتی پردان کی لیکن نام نے تو بے شمار دُشٹوں کا اُدھار کیا۔ ویدوں میں نام کے گنوں کی کتھا پرسدھ ہے۔

رام سُکنٹھ بِبھیشن دوؤ۔ راکھے سرن جان سبھو کوؤ
نام گریب انیک نواجے۔ لوک بید ور برد براجے

شری رام جی نے تو سگریو اور بِبھیشن دونوں کو ہی اپنی شرن میں رکھا۔ اس کو سب کوئی جانتے ہیں لیکن نام نے انیک غریبوں کو آباد کیا۔ جو لوک میں اور ویدوں میں پرسدھ ہے۔

رام بھالو کپی کٹک بٹورا۔ سیتو ہیت شرمو کینہہ نہ تھورا
نام لیت بھو سندھو سکھاہیں۔ کرہو بچار سُجن من ماہیں

شری رام چندر جی نے بندروں اور ریچھوں کی فوج اکٹھی کر کے سمندر پر بڑی سخت محنت سے پُل باندھا لیکن نام لیتے ہی بھو ساگر سوکھ جاتا ہے۔ سجن گن آپ خود ہی وچار کریں۔ کہ نام بڑا ہے یا رام۔

رام سکل رن راون مارا۔ سیا سہت نج پر گو دھارا
راجا رام اودھ رجدھانی۔ گاوت گن سُر مُنی بر بانی
سیوک سُمرت نام سو پریتی۔ بنو شرم پربل موہ دلو جیتی
پھرت سنہہ مگن نج سکھ اپنیں۔ نام پرساد سوچ نہیں سپنیں

شری رام نے یدھ میں راون کو اس کے کنبہ سمیت مارا تب وہ سیتا جی کو ساتھ لے کر اپنے نگر اجودھیا میں پدھارے۔ رام راجہ ہوئے اور اودھ اُن کی راجدھانی ہوئی۔ دیوتا اور مُنی گن سُندر بانی سے اُن کے گن گان کرتے ہیں۔ لیکن بھگت جن پریم پوروک نام کا سمرن کر کے بغیر کسی سخت محنت کے موہ کی بھاری فوج کو جیت لیتے ہیں۔ اور پریم میں مگن ہو کر اپنے ہی آتم سُکھ میں لین رہتے ہیں۔ نام کی کرپا سے انہیں خواب میں بھی کوئی چنتا نہیں ہوتی۔

دوہا

برہم رام تے نام بڑ بر دائک بردان
رام چرت ست کوٹی مہاں لئے مہیش جئیں جان

یہ وِدوتا کو بھی ور دینے والا نام نرگن برہم اور سگن برہم رام دونوں سے بڑا ہے۔ یہ جان کر ہی شری شو جی نے سو کروڑ رام چرتروں میں سے اس "رام" نام کو چن کر اپنے ہردے میں دھارن کر لیا ہے۔

ماس پرائن پہلا وشرام

نام پرساد سمبھو ابناسی۔ ساج امنگل منگل راسی
سُک سنکادی سِدھ منی جوگی۔ نام پرساد برہم سُکھ بھوگی

اس رام نام کی کرپا سے ہی شو جی امر ہوئے اور بھبھوتی منڈ مالا دھارن کئے ہوئے امنگل بھیس والے ہونے پر بھی منگل کی راشی ہیں۔ شری سکھدیو جی اور سنک آدی سِدھ مُنی یوگی لوگ اس رام نام کی کرپا سے ہی برہم سُکھ کو بھوگتے ہیں۔

نارد جانیو نام پرتاپو۔ جگ پریہ ہری ہری ہر پریہ آپو
نام جپت پربھو کینہہ پرسادو۔ بھگت شرومنی بھے پرہلادو

نارد جی نام کے پرتاپ کو جانتے ہیں۔ بھگوان ہری سارے سنسار کو پیارے ہیں۔ اور ہری کو شو جی پیارے ہیں۔ (اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے۔ کہ اس پیارے سنسار کو جس کا تیاگ کرنا اتی کٹھن ہے۔ تیاگ کر نارد جی ہر کے پیارے ہوئے) نام کے جپ کرنے سے پربھو نے کرپا کی جس کے پرتاپ سے پرہلاد نے بھگت شرومنی کی پدوی پائی۔

دھرو سگلانی جپیو ہری ناؤں۔ پایو اچل انوپم ٹھاؤں
سُمری پون سُت پاون نامو۔ اپنے بس کری راکھے رامو

دھرو نے اپنی سوتیلی ماتا دوارا کئے گئے اپنے اپمان کو نہ سہہ کر دُکھی چت ہو سکام بھاؤ سے رام نام کا جاپ کیا! اور اس کے پرتاپ سے ایسی اونچی اچل پدوی پائی جس کی پرکرما سب گرہ نکھشتر کرتے ہیں۔ اس استھان کی نوعیت اُپما ہی نہیں ہے۔ پون کمار شری ہنومان جی نے رام نام کا سمرن کر کے شری رام کو اپنے بس میں کر رکھا ہے

اپتو اجامل گج گنکا ؤ۔ بھئے مُکت ہری نام پربھاؤ
کہوں کہاں لگ نام بڑائی۔ رام نہ سکہی نام گن گائی

دوہا

پربھو تر وتر کپی ڈار پر کے کئے آپو سمان
تلسی کہوں نہ رام سے صاحب سیل ندھان

بھگوان شری رام چندر جی تو درختوں کے نیچے بیٹھیں اور چنچل بندر اُن کے سر پر درختوں کی ٹہنیوں پر کودتے پھریں۔ اُن کو سوامی نے اپنے برابر بنا لیا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ کیا رام چندر جی جیسے شیل ندھان سوامی کہیں اور مل سکتے ہیں۔

رام نکائیں راوری ہے سب ہی کو نیک
جو یہ سانچی ہے سدا تو نیکو تلسی ایک

ہے رام جی آپ کے کلیان مئے سبھاؤ سے سب ہی کلیان ہو جاتے اگر یہ بات سچ ہے تو مجھ تلسی داس کا بھی کلیان ہی ہوگا۔

ایہہ بدھی نج گن دوش کہہ سب ہی بھو ہرنائے
ہر توں رگھوبر بسد یش سن کلی کلش نسائے

اس طرح اپنے گن اور دوشوں کا ذکر کر کے میں سب کو ایک دفعہ پھر سیس جھکا کر پرنام کرتا ہوں شری رگھوناتھ جی کا نرمل یش ورنن کرتا ہوں۔ جسے سُن کر کلجگ کے سارے کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔

چوپائی

یگیہ ولک جو کتھا سہائی۔ بھردواج مُنی بر ہی سُنائی
کہی ہوں سوئی سمباد بکھانی۔ سنہوں سکل سجن سکھ مانی

یہ سندر کتھا جو یگیہ ولکیہ نے جو سندر سہاونی کتھا بھردواج منی کو سنائی تھی اسی سمواد (مکالمہ) کو بہ وستار سے کہوں گا۔ سب بھگت جن سکھ مان کر سنو۔

شمبھو کینہہ یہ چرت سہاوا۔ بہور کرپا کر اماہی سناوا
سوئی شو کاگ بھشنڈی ہی دینہا۔ رام بھگت ادھیکاری چینہا

پہلے شری شو جی نے اس سندر رام چرتر کی رچنا کی۔ پھر کرپا کر کے شری اپا یتی جی کو سنایا۔ اسی رام چرتر کو رام بھگت اور ادھیکاری جان کر کاک بھشنڈی کو شری شو جی نے دیا۔

تیہی سن یگیہ ولک پنی پاوا۔ تنہہ پنی بھردواج پرتی گاوا
تے شروتا بکتا سم سیلا۔ سم درشی جانہہ ہری لیلا

کاک بھشنڈی سے پھر شری یگیہ ولکیہ جی نے پایا انہوں نے پھر بھردواج منی کو گا کر سنایا۔ وکتا یگیہ ولک جی اور شروتا شری بھردواج جی دونوں سمان شیل والے اور سم درشی ہیں۔ وہ بھگوان کی لیلا کو سمجھا بوجھا جاتے ہیں۔

جانہہ تین کال نج گیانا۔ کرتل گت آملک سمانا
اور جے ہری بھگت سجانا۔ کہہیں سنہیں سمجھہیں بدھی نانا

وہ دونوں (یگیہ ولک اور بھردواج) اپنے گیان کے بل سے تینوں کالوں کو (بھوت۔ بھوشیہ۔ ورتمان) کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے آنولے کے سمان جانتے ہیں۔ اُن سے علاوہ اور بھی جو ہری بھگت ہیں وہ اس چرتر کو انیک پرکار سے کہتے سنتے اور سمجھتے چلے آئے ہیں۔

دوہا

میں پنی نج گرو سن سنی کتھا سو سوکر کھیت
سمجھی نہیں تس بال پن تب اتی رہیوں اچیت

پھر میں نے رام چرتر کی یہ کتھا باراہ کھشیتر میں اپنے شری گورو مکھ سے سُنی۔ وہ میری سمجھ میں اُس وقت نہ آئی کیونکہ میں بال پن کے کارن بے سمجھ تھا۔

شروتا بکتا گیان ندھی کتھا رام کی گوڑھ
کم سمجھوں میں جیو جڑ کلی مل گرست بموڑھ

اس رام چرتر کی کتھا کے کہنے والے وکتا اور سننے والے شروتا دونوں گیان کے خزانے ہوتے ہیں۔ پھر بھلا میں موڑھ متی کلجگ کے پاپوں میں اُلجھا ہوا۔ اسے کیسے سمجھتا۔

چوپائی

تدپی کہی گورو بارہی بارا۔ سمجھی پری کچھ متی انوسارا
بھاشا بدھ کرب میں سوئی۔ مورے من پربودھ جیہیں ہوئی

جب گورو دیو نے مجھے بار بار سمجھا کر یہ کتھا کہی تب جیسے بھی میری متی کے انوسار میری سمجھ میں آئی۔ ویسے ہی میں اس کی بھاشا میں رچنا کرنے کا پربندھ کرتا ہوں جس سے میرے من کو بھی بھرانت سنتوش ہو۔

جس کچھ بدھی بیبیک بل میرے۔ تس کہہوں ہئے ہری کے پریرے
نج سندیہہ موہ بھرم ہرنی۔ کروں کتھا بھو سرتا ترنی

جیسا کچھ بھی میری بدھی بل اور وچار ہے۔ اسی کے انوسار ہردے میں بھگوان کی پریرنا سے میں کہوں گا۔ میں اپنے سندیہہ (شک شبہ) اگیان اور بھرم کو دور کرنے والی اور بھو ساگر کو پار کرنے والی رام کے

اس پرکار سب شک وشبہات (سنشے) کو دور کر کے اور گورو دیو کے چرن کملوں کی دھول کو سر پر دھر کر ایک بار پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر سب سجنوں سے بنتی کرتا ہوں جس سے کتھا کی رچنا میں کوئی دوش نہ لگ جائے۔

سادر شیو ونائی اب ماتھا۔ برنوں بسد رام گن گاتھا
سمت سورہ سو اکتیسا۔ کرہوں کتھا ہری پد دھر سیسا

اب شری شیو جی مہاراج کو سادر پرنام کر کے شری رگھوناتھ جی کے نرمل گنوں کی کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔ سمت سولہ سو اکتیس میں اس کتھا کا آرنبھ کرتا ہوں۔ اور آرنبھ کرنے سے پہلے شری ہری کے چرن کملوں پر سر دھرتا ہوں

نومی بھوم بار مدھو ماسا۔ اودھ پوری یہ چرت پرکاسا
جیہی دن رام جنم شرتی گاویں۔ تیرتھ سکل تہاں چلی آویں

ماہ چیت دن منگل وار نومی تتھی کو شری اودھیا جی میں اس چرتر کو پرکاشت کیا۔ جس دن شری رامچندر جی کا جنم ہوتا ہے۔ وید کہتے ہیں۔ کہ اس دن سارے تیرتھ اودھیا پوری میں آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اسر ناگ کھگ نر منی دیوا۔ آئی کرہیں رگھو نائک سیوا
جنم مہوتسو رچ ہیں سجانا۔ کرہیں رام کل کیرتی گانا

اسر ناگ پنچھی۔ نر منی اور دیوتا اودھ پوری میں آکر شری رگھوناتھ جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور بڑی بھاری دھوم دھام سے شری رام جی کا جنم مہوتسو مناتے ہیں۔ اور ان کی سندر کیرتی (بڑائی) کا گن گان کرتے ہیں۔

دوہا

مجہیں سجن برند بہو پاون سرجو نیر
جپ ہیں رام دھر دھیان اُر سندر شیام شریر

سجنوں کے جھنڈ کے جھنڈ شری سرجو جی کے پوتر جل میں اشنان کرتے ہیں۔ اور سندر شیام شریر کو ہردے میں دھارن کر کے شری رام چندر جی کا دھیان کر کے رام نام کا جپ کرتے ہیں۔

چوپائی

درس پرس مجن ار پانا۔ ہرئی پاپ کہہ بید پرانا
ندی پنیت امت مہما اتی۔ کہہ نہ سکیں سارد امل متی

اس سرجو ندی کے درشن کرنے چھونے۔ اشنان کرنے اور اس کا جل پینے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسا وید پران میں کہا ہے۔ یہ ندی پوتر ہے اور اس کی مہما کا کوئی انت نہیں۔ خود نرمل بدھی والی سرسوتی جی بھی اس کی اپار مہما کا ورنن نہیں کر سکتی۔

رام دھام دا پوری سہاون۔ لوک سمست بدت اتی پاون
چار کھان جگ جیو اپارا۔ اودھ تجے تن نہیں سنسارا

یہ سندر اودھیا پوری رام کے پرم دھام کو دینے والی ہے سارے لوگوں میں پرسدھ ہے۔ اور بہت ہی پوتر ہے۔ اس برہمانڈ میں چار پرکار کے انمنت جیو ہیں (سویدج۔ انڈج۔ جراتج اور ادبھج انکی ویاکھیا پہلے کی جا چکی ہے) ان میں سے جو کوئی بھی شری اودھیا میں مرتے سمے شریر چھوڑتے ہیں۔ وہ پھر اس سنسار میں نہیں آتے۔ اور مکتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

سب بدھی پوری منوہر جانی۔ سکل سدھی پرد منگل کھانی
بمل کتھا کر کینہ آرنبھا۔ سنت نساہیں کام مد دمبھا

اس اودھیا پوری کو سب طرح سے سندر منوہر جان کر اور سدھیوں کی داتا اور کلیان کی کھان جان کر میں نے اس پوری میں اس شبھ کتھا کا آرنبھ کیا ہے جس کو سنتے ہی کام۔ مد اور پاکھنڈ متھیا چار سب ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

رام چرت مانس ایہی ناما۔ سنت شرون پائیے بشراما
من کر وشے انل بن جرئی۔ ہوئی سکھی جو ایہیں سر پرئی

اس کتھا کا نام رام چرت مانس ہے۔ جس کو کانوں سے سنتے ہی آنند ملتا ہے۔ من روپی ہاتھی وشے روپی بن میں لگی ہوئی بھیانک آگ میں جل رہا ہے۔ اگر وہ اس کتھا سروور میں آن پڑے تو سکھی ہو جاوے۔

رام چرت مانس منی بھاون۔ برچیو سمبھو سہاون پاون
تری بدھ دوش دکھ دارد داون۔ کلی کچال کلی کلش نساون

رام چرت مانس تپی جنوں کا من لبھانا ہے اس سندر اور پوتر رام چرت مانس کو شری شیو جی نے رچا ہے۔ یہ تین پرکار کے دوشوں دکھوں اور دردتا (کنگالی) کو دور کرنے والا اور کلیگ کی برائیوں

اور پاپوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔

رچی مہیش نج مانس راکھا۔ پائی سُسمے شوا سن بھاکھا
تاتے رام چرت مانس دبر۔ دھریو نام ہیے ہیر ہرکھ ہر

اس سندر رام چرت مانس کو شو نے رچ کر اپنے من میں رکھا۔ اور کسی یوگیہ سمے پر شری پاربتی جی سے کہا۔ اسی لئے ہی شو جی نے اپنے ہردے میں وچار کر اور پرسن چت ہو کر رام چرت مانس ایسا سندر نام رکھا۔

کہیوں کتھا سوئی سُکھد سہائی۔ سادر سنہو سُجن من لائی

وہی سُندر اور سُکھ دینے والی رام کتھا میں کہتا ہوں۔ ہے سجنوں بڑے آدر سے من لگا کر اس کو سُنئے

دوہا

جس مانس جیہی بدھ بھیو جگ پرچار جیہی ہیتو
اب سوئی کہیوں پرسنگ سب سُمر اما برش کیتو

یہ رام یش رُوپی مانس جس پرکار بنا اور جیسے اس کا سنسار میں پرچار ہُوا۔ وہ سب پرسنگ میں شری شو جی اس کے وکتا کا سمرن کر کے کہتا ہوں۔

شمبھو پرساد سومتی ہیے ہُلسی۔ رام چرت مانس کوی تُلسی
کری منوہر متی انوہاری۔ سجن سُچت سُنی لیو سُدھاری

شری شو جی کی کرپا سے میرے ہردے میں سُندر بُدھی کی سپھرنا ہوئی جس سے اس رام چرت مانس کا تلسی داس کوی ہوا۔ نہیں تو کہاں میں اور کہاں یہ رام چرت اگادھ مانسرور۔ اب میں اپنی بُدھی مطابق اسے منوہر بناتا ہوں۔ ہے سجن گن شدھ چت سے سُن کر آپ اسے خود شدھ کر لیں۔

سومتی بھومی تھل ہردے اگادھو۔ وید پُران اُدھی گھن سادھو
برکھیں رام سُجس بر باری۔ مدھر منوہر منگل کاری

نرمل بدھی بھومی تل (بدھی کی سطح) ہے۔ ہردے اس میں گہرا استھان ہے۔ وید پُران سمندر ہے سادھو لوگ اس سمندر سے اُٹھنے والے بادل ہیں۔ جن کے شری مکھ سے رام یش رُوپی سندر منوہر میٹھی اور سب کلیانوں کو دینے والی بارش ہوتی ہے۔

لیلا سگن جو کہیں بکھانی۔ سوئی سوچھتا کریں مل ہانی
پریم بھگتی جو برنی نہ جائی۔ سوئی مدھرتا سو سیتلتائی

بھگوان کی سُگن لیلا کو جو وستار سے کہتے ہیں۔ وہی اس بارش سے برسی ہوئی جل کی شُدھتا ہے۔ جو گندگی کا ناش کرتی ہے۔ اور جس پریم بھگتی کا ورنن نہیں ہو سکتا وہ اس جل کی مٹھاس اور ٹھنڈک ہے۔

سو جل سکرت سال ہت ہوئی۔ رام بھگت جن جیون سوئی!
میدھا مہہ گت سو جل پاون۔ سکل شرون مگ چلیو سُہاون
بھریو سو مانس سُتھل تھرانا۔ سُکھد سیت رُچی چارو چرانا

وہ رام یش رُوپی جل پن رُوپی دھان کے لئے تو ہتکاری ہوتا ہی ہے لیکن رام بھگتوں کا تو وہ جیون پران ہے۔ وہ نرمل جل بدھی رُوپی دھرتی پر گرا اور سندر کانوں کے راستے سمٹ کر اندر چلا۔ اور اس سے سُندر مانسرور بھر کر پوری پُورن ہو گیا۔ اور جب وہ جل ستھر ہو گیا۔ اور بہت دنوں کا پرانا ہو گیا۔ تو شیتل سندر من بھاتا اور سکھ دائیک ہو گیا

دوہا

سُٹھی سُندر سمباد بر برچے بُدھی بچار
تیہی اہی پاون سُبھگ سر گھاٹ منوہر چار

پرم سُندر اور اُتم چار سمباد (مکالمے) جو اس کتھا میں بُدھی سے وچار کر رچے گئے ہیں۔ مانو وہ اس پوتر سُندر سرور کے چار گھاٹ ہیں

سپت پربندھ سُبھگ سوپانا۔ گیان نین نرکھت من بھانا
رگھوپتی مہما اگن ابادھا۔ برنب سوئی بر باری اگادھا

سات کانڈ اس مانسرور کی سات سیڑھیاں ہیں جن کو گیان روپی نیتروں سے پرکھ کرنے پر من پرسن ہو جاتا ہے۔ رگھوپتی جی کی نرگن اور نربادھ (جو گن اتیت اور بدھی کا وشے نہ ہو) مہما کا جو ورنن ہے۔ وہ اس مانسرور کے سندر جل کی اتھاہ گہرائی ہے۔

رام سیا جس سلل سُدھا سم۔ اُپما بیچ بلاس منورم
پُرئن سگھن چارو چوپائی۔ جگتی منجو منی سیپ سُہائی

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کا یش امرت کے سمان جل ہے۔ اس میں جو اُپمائیں دی گئی ہیں۔ وہ لہروں کی منوہر کریڑا ہے۔ سُندر چوپائیاں گھنی پھیلی ہوئی کملنیاں ہیں۔ اور یکتیاں (دلائل) سُندر موتی پیدا کرنے والی سیپیاں ہیں۔

چھند سورٹھا سُندر دوہا۔ سوئی بہو رنگ کمل کُل سوہا
ارتھ انوپ سبھاو سُبھاسا۔ سوئی پراگ مکرند سُو باسا

اس کویتا میں جو چھند سورٹھے اور سندر دوہے ہیں۔ مانو وہی اس سروور میں بھانت بھانت کے رنگ والے کمل شوبھا پا رہے ہیں۔ انوپم ارتھ (جن کی کوئی اُپما نہ بنے) اونچے بھاؤ اور سُندر بھاشا ہی مانو ان پھولوں کی رج رس اور خوشبو ہیں۔

سُکرت پنج منجل ال مالا۔ گیان براگ بچار مرالا
دھنی اوریب کبت گن جاتی۔ مین منوہر تے بہو بھاتی

(کملوں کی شوبھا بھونروں اور ہنس سے ہوتی ہے۔) اس لئے کوی کہتے ہیں۔ کہ پُن کرموں کے سموہ بھونروں کی سُندر پنکتیاں یعنی قطاریں ہیں اور گیان ویراگ وچار مانو ہنس ہیں۔ کویتا کی دھونی (آواز گونج) وپیٹرے ارتھ اور گن اور جاتی ہی بھانت بھانت کی منوہر مچھلیاں ہیں۔

ارتھ دھرم کام آدک چاری۔ کہب گیان وگیان بچاری
نورس جپ تپ جوگ براگا۔ تے سب جل چر چارو تڑاگا

دھرم ارتھ کام موکش۔ یہ چاروں اور گیان وگیان وچار کرکے کہنا۔ نورس جپ تپ۔ یوگ اور ویراگ کی کتھائیں اس سروور میں رہنے والے سُندر جل چر ہیں۔

سُکرتی سادھو نام گن گانا۔ تے وچتر جل بہگ سمانا
سنت سبھا چہوں دِش امرائی۔ شردھا رِتو بسنت سم گائی

پُن آتما پُرشوں وسادھو سماج کے نام اور گنوں کا گان ہی مانو چاروں اور لگی ہوئی آموں کی باغیچیاں ہیں۔ اور شردھا کا بسنت رِتو کے سمان گان کیا ہے۔

بھگتی نروپن بِبدھ بدھانا۔ چھما دیا دم لتا بتانا
سنجم نیم پھول پھل گیانا۔ ہری پد رتی رس بید بکھانا
اور ؤ کتھا انیک پرسنگا۔ تیئی سک پک بہو برن بہنگا

اور جو بھانت بھانت سے بھگتی کا نروپن (ذکر) اور کشما دیا۔ دم۔ (اندریوں کا قابو میں کرنا) ہیں وہ مانو اس سروور میں اُگی ہوئی بیلوں کے جھنڈ ہیں۔ شم (من کا قابو کرنا) یم (اہنسا ستیہ بھاشن۔ برہمچریہ۔ چوری نہ کرنا اور تیاگ) نیم (شوچ یعنی صفائی سنتوش تپ۔ وید آدک شاستروں کا پڑھنا اور پوجا پاٹھ) ہی اُن بیلوں میں لگے ہوئے پھول ہیں۔ اور گیان پھل ہے۔ بھگوان کے چرن کمل میں جو پریتی ہے۔ وہی اُن گیان میٹھے پھولوں کا رس ہے۔ ایسا وید نے کہا ہے۔ اس رام چرتر مانس میں اور جو کتھائیں ہیں۔ مانو وہ رنگ برنگ کے طوطے اور کوئلیں آدک پنچھی ہیں۔

دوہا

پُلک باٹکا باگ بن سکھ سوبہنگ بہارُو
مالی سُمن سنیہہ جل سینچت لوچن چارُو

کتھائیں جو رومانچ (کسی پر سنگ کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جانا) ہوتا ہے۔ وہی باغیچہ۔ باغ اور بن ہے۔ اور جو سکھ پرتیت ہوتا ہے وہی سندر پنچھیوں کا وہار ہے۔ نرمل من اس باغ کا مالی ہے۔ جو پریم روپی جل سے سندر آنکھوں سے اُن کو سینچتا ہے۔

چوپائی

جے گاوہیں یہ چرت سنبھارے۔ تیئی ایہی تال چتر رکھوارے
سدا سُنہیں سادر نر ناری۔ تیئی سُر بر مانس ادھیکاری

جو لوگ اس رام چرت مانس کو بڑی سادھ دھانی اور چو کسی سے گاتے ہیں۔ وہی اس تالاب کے چتر رکھوالے ہیں۔ جو نر ناری اسے سدا آدر سے سنتے ہیں۔ وہی اس سُندر مانس کے ادھیکاری دیوتا ہیں

اتی کھل جے بشئی بگ کاگا۔ ایہی سر نکٹ نہ جاہی ابھاگا
سنبک بھیک سیوار سمانا۔ ایہاں نہ بشئے کتھا رس نانا

جو مہا دُشٹ وشے بھوگ میں لپت بگلے اور کوّے ہیں۔ وہ ابھاگے اس سروور کے نزدیک نہیں پھٹکتے کیونکہ یہاں گھونگھے۔ مینڈک اور سیوار کے سمان وشے رس کی نانا پرکار کی کتھائیں نہیں ہیں۔

تیہی کارن آوت ہیہ ہارے۔ کامی کاک بلاک بچارے
آوت ایہیں سر اتی کٹھنائی۔ رام کرپا بنو آئی نہ جائی

اسی کارن وشی کوّے اور بگلے بچارے یہاں آتے ہوئے ہردے میں ہار مان جاتے ہیں۔ اس سروور تک آنا کچھ آسان نہیں ہے بلکہ مہا کٹھن ہے۔ شری رام جی کی کرپا بغیر یہاں آیا ہی نہیں جاتا۔

کٹھن کوسنگ کوپنتھ کرالا۔ تنہہ کے بچن باگھ ہر بیالا
گرہیہ کارج نانا جنجالا۔ تے اتی دُرگم سیل بسالا

مہا کٹھن کوسنگ ہی بھیانک بُرا راستہ ہے اُن کُسنگیوں کے بچن بھینکر باگھ شیر اور سانپ کے سمان ہیں گھر کے کام کاج، نر ستھ

جیون میں بھانت بھانت کے جنجال بہت ہی دُرگم (دشوار گذار) پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں۔

بنا بہو بکھم موہ مد مانا۔ ندی کو ترک بھینکر نانا

پُتر استری آدک میں موہ و دھن و دولت ودیا آدک کا گرب اور جاتی کُل کا ابھیمان یہ تینوں ہی جلگھے بن ہیں اور نانا پرکار کے کوتَرک (بیرلوک کیا ہے۔ کون وہاں سے لوٹ کر آیا کس نے پاس سورگ کی چٹھی ہے۔ کہ وہاں سکھ ہے۔ اتیادی) ہی بھیانک ندیاں ہیں۔

دوھا

سے شردھا سنبل رہت نہیں سنتن کر ساتھ
تنہ کہوں مانس اگم اتی جنہیں نہ پریہ رگھوناتھ

جن کے پاس شردھا رُوپی راہ خرچ نہیں ہے اور جو سنت جنوں کا ست سنگ نہیں کرتے۔ اور جن کو شری رگھوناتھ جی سے پریم نہیں ہے۔ اُن کے لئے یہ مانس بہا اگم ہے ارتھات شردھالو۔ ست سنگی اور بھگوت پریمی پُرش ہی اس رام چرت مانس کے ادھیکاری ہیں۔ اُن کے لئے ہی یہ سُگم ہے۔

جو کرکشٹ جائے پُنی کوئی۔ جاتہہ نیند جُڑائی ہوئی
جڑتا جاڑ بکھم اُر لاگا۔ اگیہو نہ مجن پاو ابھاگا

اس رام چرتر رُوپی مانسرور کے نکٹ اگر کوئی کشٹ اُٹھا کر پہنچ بھی جائے تو وہاں جاتے ہی اُسے نیند رُوپی جُوڑی آجاتی ہے ہردے میں جڑتا رُوپی (موڑھتا رُوپی) جاڑہ لگنے لگتا ہے۔ جسکے کارن وہ ابھاگا وہاں جا کر بھی اشنان کرنے سے ونچت (محروم۔ خالی ہاتھ) رہتا ہے۔

کری نہ جائے سر مجن پانا۔ پھر آوئی سمیت ابھیمانا
جو بہورکوؤ پوچھن آوا۔ سر نندا کر تاہی بجھاوا

اس ابھاگے سے اس سرووَر میں اشنان اور جل پان تو کیا نہیں جاتا۔ وہ ابھیمان سمیت وہاں سے لوٹ آتا ہے اگر اُس سے کوئی انیہ جن اس سرووَر کا حال چال پوچھنے آتا ہے۔ تو وہ اُسے سرووَر کی نندا کر کے بجھاتا ہے۔

سکل بگھن بیاپہیں نہیں تیہی۔ رام سکرپا بلوکہیں جیہی
سوئی سادر سر مجن کرای۔ مہا گھور ترے تاپ نہ جرای

یہ سارے وگھن اُس سو بھاگیہ شالی منش کو نہیں ویاپتے جس پر شری رام چندر جی کرپا درشٹی رکھتے ہیں۔ وہی سجن پُرش آدر اور پریم سے اس سرووَر میں اشنان کرتا ہے اور مہا گھور تینوں تاپوں اور ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک سے چھوٹ جاتا ہے (من میں چنتا فکر وغیرہ سے جو تاپ بڑھتا ہے۔ اُسے ادھیاتمک تاپ کہتے ہیں۔ وائُو بارش۔ دھوپ۔ سردی۔ گرمی سے جو تاپ ہوتا ہے وہ ادھی دیوک تاپ ہے۔ اور کسی دوسرے بھوتک پرانی سے لیشو پکشی کیٹ پتنگ وغیرہ سے جو شریر کو کشٹ پہنچتا ہے وہ ادھی بھوتک تاپ ہے)۔

تے نر یہ سر تجیں نہ کاؤ۔ جنہ کے رام چرن بھل بھاؤ
جو نہائی چہہ اینہ سر بھائی۔ سو ست سنگ کرو من لائی

وہ پُرش اس سرووَر کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے جن کا شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم ہے۔ ہے بھائی۔ جو سجن اس سرووَر میں اشنان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ من لگا کر ست سنگ کریں۔

اس مانس مانس چکھ چاہی۔ بھئی کوی بدھی بمل اوگاہی
بھیو ہردے آنند اچھاہو۔ اُمگیو پریم پرمود پرباہو

اس مانس سرووَر کو من کی آنکھوں سے دیکھ کر اور اس میں غوطہ لگا کر کوی کی بدھی شُدھ ہوگئی۔ اور ہردے میں آنند اور حوصلہ بھر گیا۔ اور پریم اور آنند کا پرواہ اُمڈ پڑا۔

چلی سُبھگ کوِتا سرِتا سو۔ رام بمل جس جل بھرتا سو
سرجو نام سومنگل مُولا۔ لوک ویدمت منجل کُولا

اُس سے یہ سُندر کوِتا رُوپی ندی جل نکلی۔ شری رام جی کا نرمل یش رُوپی جل اس ندی میں بھرا ہے۔ اس کا نام سرجو ندی ہے۔ اور یہ سمپورن کلیانوں کا مُول ہے۔ لوک اور وید مت اس کے دو سہاونے کنارے ہیں۔

ندی پُنیت سُومانس نندن۔ کلی مل ترن ترمُول نکندن

یہ سُندر مانس سرووَر کی نندنی بڑی پوتر ندی ہے۔ اور کلجگ کے پاپ رُوپی تنکوں اور درختوں کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے۔

دوھا

شروتا تری بدھ سماج پُر گرام نگر دوہو کول
سنت سبھا انپم اودھ سکل سُمنگل مُول

تینوں پرکار کے شرونا (اُتم اودھیکاری. مدھیا دھیکاری
ادھم ادھیکاری) گنوں کا سماج اس ندی کے دونوں کناروں پر
بسے ہوئے پر گرام و نگر ہیں. سنت جنوں کی سبھا انوپم (جس کی
کوئی اُپما نہ ہو ارتھات بے مثال) اودھ پوری (ایودھیا) ہے
جو سمپورن منگلوں کا مول ہے۔

رام بھگتی شُر سر تہی جائی۔ ملی سُکیرتی سرجو سُہائی
سانُج رام سمر جسُو پاون. ملیو مہاندسون سُہاون

رام بھگتی روپی گنگا جی میں سُندر کیرتی روپی سرجو جی آملی۔
چھوٹے بھائی لچھمن سمیت شری رام چندر جی کے یدھ کا پوتر یش روپی
مہاندسون اس میں آملا۔

جُگ بیچ بھگتی دیودھُنی دھارا. سوہت سہت سُوبرتی بچارا
ترِبدھ تاپ تراسک ترموہانی. رام سروپ سندھ سموہانی!

جیسے گیان اور ویراگ کے بیچ بھگتی شوبھا پاتی ہے ویسے
ہی شری گنگا جی کی دھارا سرجو اور مہاندسوں کے بیچ شوبھا پاتی ہے.
اس پرکار تین ملکر تینوں تاپوں کو ڈرانے والی یہ تین مکھی ندی رام
سروپ روپی سمندر کی اور بہہ رہی ہے۔

مانس مول ملی سُر سرہیں. سُنت سُجن من پاون کرہیں
بچ بچ کتھا بچتر بِبھاگا. جنو سر تیر تیر بن باگا

اس سرجو ندی کا مول مانس ہے اور یہ شری گنگا جی میں ملی ہے
اس لئے سُننے والے سجنوں کو پوتر کرتی ہے. اس کے بیچ بیچ میں بھانت
بھانت کی وچتر کتھائیں ہیں وہ ہی ندی کے کنارے کے آس پاس کے
بن اور باغ ہیں۔

اُما مہیش بِواہ براتی. تے جل چر اگنت بہو بھانتی
رگھوبر جنم آنند بدھائی. بھنور ترنگ منوہر تائی

اس ندی میں جو بھانت بھانت کے بے شمار جل چر جیو ہیں
وہ سب شری پاربتی اور شری شو جی کے بیاہ کے براتی ہیں. بھگوان
شری رگھوناتھ جی کے جنم کی آنند بدھائی ہی اس ندی کے بھنور اور
ترنگوں کی منوہرتائی ہے۔

دوہا

بال چرت چہو بندھو کے بنج بپل بہو رنگ
نرپ رانی پرجن سکرت مدھکر باری بہنگ

چاروں بھائیوں کے بال چرتر مانو اس میں کھلے ہوئے رنگ
برنگ کے بہت سے کمل کے پھول ہیں اور راجہ درانی اور سمیت
اُن کے پریوار کے جو پنیہ کرم ہیں وہ بھونرا اور جل پنچھی ہیں۔

سیا سوئمبر کتھا سُہائی. سرت سُہاون سو چھب چھائی
ندی ناؤ پٹو پرشن انیکا. کیوٹ کُشل اُتر سبیبکا

شری سیتا جی کے سوئمبر کی جو سہاونی کتھا ہے. مانو وہ ہی
اس ندی میں سُہاونی چھبی چھا رہی ہے اور جو اس میں انیکوں
سُندر پرشن ہیں. مانو وہ ہی اس ندی کی ناؤ ہیں. اور ان پرشنوں
کے دویک یکت اُتر ہی کُشل کیوٹ ہیں. (یعنی ملاح ہیں)

سُنی انو کتھن پرسپر ہوئی. پتھک سماج سوہ سرسوئی
گھور دھار بھرگو ناتھ رِسانی. گھاٹ سُبدھ رام بر بانی

اس کتھا کو سُن کر جو آپس میں بکھان ہوتا ہے. مانو وہ ہی اس
ندی کے سہارے سہارے چلنے والے یاتریوں کا سماج شوبھا
پا رہا ہے. اور پرسرام جی کا کرودھ اس ندی کی بھینکر دھارا ہے. اور
شری رام چندر جی کی سُندر بانی ہی مانو اس ندی پر بندھے ہوئے
گھاٹ ہیں۔

سانُج رام بِواہ اُچھاہو. سو سُبھ اُمگ سُکھد سب کاہو
کہت سُنت ہرکھیں پلکاہیں. تے سُکرتی من مُدت نہاہیں

چھوٹے بھائیوں سمیت شری رام چندر جی کے بیاہ کا اُتساہ
مانو اس کتھا روپی ندی کی کایاں کاری اُمنگ ہے جو سب کو سکھ
دینے والی ہے. اس کے کہنے سُننے سے جو ہرشت اور پلکت ہوتے
ہیں. وہ ہی پنیہ آتما ہیں. جو ہرشت من ہو کر اس ندی میں اشنان کرتے
ہیں۔

رام تلک ہت منگل ساجا. پرب جوگ جنو جُرے سماجا
کائی کمتی کیکئی کیری. پری جاسو پھل بپت گھنیری

شری رام چندر جی کے راج تلک کے لئے جو منگل ساج
سجایا گیا. مانو وہ ہی اس ندی پر پرب کے سمے اکٹھا ہوا یاتریوں کا
سموہ ہے کیکئی کی کُبدھی (بُری عقل) ہی اس ندی میں جمی ہوئی
کائی ہے. جس کے پریِنام سروپ بڑی بھاری مصیبت آ پڑی۔

دوہا

سمن امت اُتپات سب بھرت چرت جپ جاگ

کلی اگھ کھل اوگن کتھن تے جل مل بگ کاگ

شری بھرت جی کا چرتر ان سب اگنت اُتپاتوں (مصیبتوں تکلیفوں) کو شانت کرنے والا جپ یگیہ ہے۔ کلجگ کے پاپوں اور دشٹوں کے اوگنوں کی کتھائیں ہی اس ندی کے جل کا کیچڑ اور بگلے کوّے ہیں۔

کیرتی سرت چھوؤں رتو روری۔ سمے سُہاون پاون بھوری
ہم ہِم سیل سُتا شو بیاہو۔ سِسِر سُکھد پربھو جنم اُچھاہو

یہ کیرتی روپی ندی چھ رتوؤں میں سُندر ہے۔ سبھی سمے سُندر اور پوتر ہے اور اس میں شو جی اور ہم سُتا شری پاربتی جی کا بیاہ ہیمنت رتو ہے اور شری رام جی کے جنم کا اُتسو سُکھدائیک ششر رتو ہے (ہیمنت رتو موسم سرما کو کہتے ہیں۔ اور ششر رتو موسم بہار کو)

برنب رام بیاہ سماجو۔ سو مُد منگل مئے رتو راجو
گریشم دُسہ رام بن گونو۔ پنتھ کتھا کھر آتپ پونو

شری رام بواہ سماج کا ورنن مانو آنند کلیان مئے رتو راج بسنت ہے۔ شری رام جی کا بن میں جانا مانو گرم رتو ہے۔ اور راستے کی کتھا ہی مانو بڑی دھوپ لو ہے۔

بیرشا گھور نشاچر راری۔ سُر کُل سال سُو منگل کاری
رام راج سکھ بنے بڑائی۔ بِشد سکھد سوئی سرد سُہائی

راکشسوں کے ساتھ گھور یدھ مانو برشا رتو (موسم برسات) ہے جو دیوتا کل روپی دھان کے لئے بہت ہی اچھا کلیان کرنیوالی ہے۔ رام راج کا جو سُکھ نمرتا اور بڑائی ہے۔ مانو وہ ہی شُدھ سُکھ دینے والی سرد رتو ہے۔

ستی سرومنی سیہ گُن گاتھا۔ سوئی گُن امل انوپم پاتھا
بھرت سبھاؤ سو شیتل تائی۔ سدا ایک رس برن نہ جائی

ستی شرومنی (ستی سرتاج) شری سیتا جی کے گُنوں کی کتھا ہی جل شُدھ اور انوپم گُن ہے۔ بھرت جی کا سبھاؤ اس جل کی شیتلتا ہے۔ جو سدا ایک سمان رہتی ہے۔ اور جس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا

دوہا

اولوکن بولن ملن پریتی پرس پرہاس
بھائپ بھلی چہو بندھ کی جل مادھری سُباس

چاروں بھائیوں کا آپس میں دیکھنا۔ بولنا۔ اور ملنا اور آپس میں ایک دوسرے سے پریم کرنا ہنسنا اور شُدھ بھراتا پن اس جل کی مدھرتا (مٹھاس) اور سوگندھ (خوشبو) ہے۔

چوپائی

آرت بنے دینتا موری۔ لگھوتا للت سُبارِ نہ تھوری
اوبھت سلل سُنت گُن کاری۔ آس پیاس منو مل ہاری

میری آرتی و بنتی اور دینتا (بےچارگی) اس سُندر نرمل جل کا اتی انت ہلکا پن ہے (جو جل ہلکا ہوتا ہے سو گُن کاری ہوتا ہے) اس لئے کوی کہتے ہیں۔ کہ یہ جل انوکھا ہے۔ اور سُنتے ہی گُن کرتا ہے اور جگت کی دُراَشا روپی پیاس اور من کے وکاروں کو ہرتا ہے۔

رام سوپریمہہ پوشت پانی۔ ہرت سکل کلی کلُش گلانی
بھو شرم سوشک توشک توشا۔ سمن دُرت دُکھ دارِد دوشا

یہ جل سُندر رام پریم کو پُشٹ کرتا ہے۔ کلجگ کے کل پاپوں اور اُن سے ہونے والی گلانی کو ہر لیتا ہے بھو شرم ارتھات جنم مرن کو سُکھا دینے والا ہے۔ اور سنتوش کو بھی سنتشٹ کرنیوالا ہے۔ اور بُرائیوں۔ دُکھوں دریدرتا (کنگالی) دوشوں کا ناشک ہے۔

کام کرودھ مد موہ نساون۔ بمل بیبک براگ بڑھاون
سادر مجن پان کئے تے۔ مٹیں پاپ پری تاپ ہیئے تے

یہ جل کام کرودھ مد اور موہ کا ناش کرنیوالا ہے اور شُدھ گیان اور ویراگ بھاؤ کا بڑھانے والا ہے۔ آدر پورک اس میں اشنان کرنے اور پینے سے اس کے پرتاپ سے ہردے کے سب پاپ اور سنتاپ مٹ جاتے ہیں۔

جن ایہہ بارِ نہ مانس دھوئے۔ تے کائر کلی کال بگوئے
ترکھت نرکھ روی کر بھو باری۔ پھرہیں مرگ جمی جیو دُکھاری۔

جن ابھاگے پرشوں نے اس رام چرت روپی مانسرور کے جل میں اپنے انتہ کرن کو دھو کر شُدھ نہیں کیا وہ کائر اور کلجگ کے دوارا ٹھگے اور مارے گئے۔ جیسے پیاسا ہرن سورج دیو کی کرنوں سے تپائی گئی۔ رتیلی زمین کی چمکتی ریت کو بھرم سے جل سمجھ کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس کی اور دوڑتا ہے۔ اور آگے سے آگے اس آشا پر بھاگا جاتا ہے۔ کہ جل ملا کہ ملا۔ اور اس بھرم میں بڑا بھاری دُکھی ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ دُکھیارے جیو کلی کال کا مارا ہوا دشیوں اور بھوگوں میں آنند سکھ کی تلاش کرتا ہوا بھٹکتا اور

دُکھی ہوتا ہے۔

ستی انوہار شبار گن گُن گنی من انھوائی
سُمر بھوانی شنکر تہہ کہہ کوی کتھا سُہائی

اپنی بُدھی کے انوسار اس سریشٹھ جل کے گُنوں کو وچار کر اور اس میں اپنے من کو نہلا کر اور شری بھوانی اور شنکر کو سمرن کر کے کوی تلسی داس سُندر کتھا کہتا ہے۔

اب رگھوپتی پد پنکرُوہ ہیہ دھر پائی پرساد
کہوں جگل مُنی بریہ کر ملن سوبھگ سنباد

اب شری رگھوناتھ جی کے پدکملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے اور اُنکی کرپا کو پراپت کر کے دونوں مُنی وروں کے ملن کا سُندر سنواد کہتا ہوں۔

بھردواج مُنی بسہیں پریاگا۔ تنہیں رام پد اتی انورا گا
تاپس سم دم دیا ندھا نا۔ پرمارتھ پتھ پرم سُجانا

شری بھردواج مُنی پریاگ میں بستے ہیں۔ اُن کا شری رام جی کے چرنوں میں اتی انت پریم ہے۔ تپسوی۔ من سنیمی۔ جت اندریہ اور دیا ندھان ہیں۔ اور برہم گیان کے مارگ میں پرم پروین ہیں:

ماگھ مکر گت روی جب ہوئی۔ تیرتھ پتہیں آو سب کوئی
دیو دنج کنّر نر شرینی۔ سادر مجہیں سکل تربینی

ماگھ ماس میں سوریہ دیو جب مکر راشی پر آتے ہیں اور سب لوگ تیرتھ راج پریاگ کو آتے ہیں۔ دیوتا۔ دیَیت کنّر اور منشوں کے سموہ سب آدر پوروک تربینی میں اشنان کرتے ہیں۔

پوجہیں مادھو پد جل جاتا۔ پرس اکھے بٹُو ہرکھیں گاتا
بھردواج آشرم اتی پاون۔ پرم رمیہ مُنی ور من بھاون

شری وینی مادھو جی کے پدکملوں کو پوجتے ہیں۔ اور اکھشے بٹ کا سپرش کر کے پرسن ہوتے ہیں۔ بھردواج جی کا آشرم بہت ہی پوتر۔ منوہر اور مُنی جنوں کے من کو بھانے والا ہے۔

تہاں ہوئے مُنی رشبھی سماجا۔ جاہیں جے مجّن تیرتھ راجا
مجہیں پرات سمیت اُچھاہا۔ کہہیں پرسپر ہری گن گاہا

اس تیرتھ راج پریاگ میں رشی مُنیوں کا جو سماج اشنان کرنے جاتا ہے۔ وہ سب بھردواج آشرم میں ٹھہرتے ہیں۔ پراتہ کال بڑے اتساہ سے اشنان کرتے وہ آپس میں بھگوان کے گنوں کی کتھا ئیں کہتے ہیں۔

دوہا

برہم نروپن دھرم بدھی برنہیں تتو بھاگ
کہیں بھگتی بھگونت کے سنجت گیان براگ

برہم نروپن دھرم بدھی اور تتو بھاگ کا ورنن کرتے ہیں۔ اور گیان ویراگ سے بھگتی کا کتھن کرتے ہیں۔

چوپائی

ایہی پرکار بھر ماگھ نہاہیں۔ پُنیہ سب نج نج آشرم جاہیں
پرتی سن ات اتی ہوئے آنندا۔ مکر مجہ گا ویں مُنی برندا!

اس پرکار ماگھ اشنان کر کے سب اپنے اپنے آشرم کو چلے جاتے ہیں۔ ہر سال وہاں ایسا ہی آنند ہوتا ہے مکر میں اشنان کر کے رشی مُنی چلے جاتے ہیں۔

ایکبار بھر مکر نہائے۔ سب مُنیش آشر مہ سدھائے
یاگیہ ولکیہ مُنی پرم ببیکی بھردواج راکھے پد ٹیکی

ایک بار پورے مکر بھر اشنان کر کے مُنی گن اپنے اپنے آشرموں کو واپس لوٹ گئے۔ مہا گیانی مُنی یگیہ ولکیہ جی کو بھردواج مُنی نے چرن پکڑ کر وہاں ٹھہرا لیا۔

سادر چرن سروج پکھارے۔ اتی پنیت آسن بیٹھارے
کر پوجا مُنی سُوجس بکھانی۔ بولے اتی پُنیت مردو بانی !!

آدر سے اُن کے چرن کمل دھوئے۔ اور اتی انت شُدھ آسن پر اُنکو بٹھایا۔ پوجا کر کے مُنی یگیہ ولکیہ جی کے سُندر یش کا ورنن کیا۔ اور پھر اتی انت پوتر اور میٹھی بانی سے بھردواج مُنی بولے۔

ناتھ ایک سنشئے بڑ مورے۔ کرگت بید تتو سب تورے
کہت سو موہے لاگت بھے لاجا۔ جوں نہ کہوں بڑ ہوئے اکاجا

ہے ناتھ! میرے من میں ایک بڑی بھاری شنکا ہے۔ ویدوں کا سمپورن تتو آپ کی مٹھی میں ہے۔ اس شنکا کو کہتے ہوئے مجھے بھے اور شرم آتی ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو بڑی بھاری ہانی ہوتی ہے۔

دوہا

سنت کہیں اس نیتی پربھو شرتی پران مُنی گاو
ہوئے نہ بمل بیبک اُر گرو سن کئے دُراو

ہے پربھو سنت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں اور وید پران مُنی جن بھی

سنگ ستی جگ جننی بھوانی ۔ پُوجے رِشی اکھلیشور جانی
ایک بار تریتا یگ میں شری شوجی اگست رِشی کے پاس گئے
اُن کے پاس جگ جننی بھوانی ستی جی بھی تھی۔ رِشی نے سمپُورن جگت
کے ایشور جان کر اُن کی پُوجا کی۔

رام کتھا مُنی برج بکھانی ۔ سُنی مہیش پرم سُکھ مانی
رِشی پُوچھی ہری بھگتی سُہائی ۔ کہی شمبھو ادھیکاری پائی
مُنی اگست نے رام کتھا کا وِستار سے ورنن کیا۔ اور شری
شوجی نے سُن کر پرم سُکھ مانا۔ پھر رِشی نے شری شوجی سے سُندر ہری
بھگتی پُوچھی اور شری شوجی نے ادھیکاری جان کر بھگتی کا رہسیہ (راز)
اگست مُنی پر کھول دیا۔

کہت سُنت رگھوپتی گُن گاتھا ۔ کچھ دِن تہاں رہے گری ناتھا
مُنی سن بدا مانگی تری پُراری ۔ چلے بھون سنگ دَکش کماری
شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کی کتھائیں کہتے سُنتے شوجی مہاراج
کچھ دنوں تک وہاں رہے پھر مُنی سے وداع مانگ کر دکش کماری
شری ستی جی کے ساتھ اپنے بھون کو چلے۔

تہی اوسر بھنجن مہی بھارا ۔ ہری رگھو بنس لینہہ اوتارا
پِتا بچن تج راج اُداسی ۔ دنڈک بن بچرت اوناشی
اُنہیں دِنوں پرتھوی کا بھار دُور کرنے کے لئے شری
ہری نے رگھو کُل میں اوتار لیا۔ وہ اوناشی بھگوان اس سمے اپنے پِتا
کے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے راج پاٹ چھوڑ کر سادھو بھیس میں ڈنڈک
بن میں وِچر رہے تھے۔

دوہا

ہردے بچارت جات ہر کیہہ بدھ درشن ہوئے
گُپت رُوپ اوترو پربھو گئے جان سب کوئے
شری شوجی مہاراج ہردے میں وچار کرتے رہے تھے کہ بھگوان
کے درشن کس پرکار ہوں۔ بھگوان نے گُپت رُوپ میں اوتار دھارن کیا
ہے۔ اگر میں اُن کے پاس گیا تو سب لوگ جان جائیں گے۔ اور اُن
کے گُپت رُوپ میں اوتار لینے کا بھید کھُل جائے گا۔

سورٹھا

سنکر اُر اتی چھوبھ ستی نہ جانہہ مرم سوئی
تلسی درشن لوبھ من ڈرو لوچن لالچی

شوجی کے ہردے میں اتی انت بیاکُلتا تھی۔ ستی اس بھید کو
نہیں جانتی تھی۔ تُلسی داس جی لکھتے ہیں کہ پربھو کے درشنوں کے لئے
شری شوجی کے نیتر للچا رہے تھے لیکن من میں بھید کھُلنے کا ڈر تھا۔

چوپائی

راون مرن منج کر جانچا ۔ پربھو بِدھی بچن کینہہ چہہ ساچا
جوں نہیں جاؤں رہی پچھتاوا ۔ کرت بچار نہ بنت بناوا
"میری موت منش کے ہاتھ سے ہو" ایسا راون نے برہما
جی سے بر مانگا تھا۔ پربھو برہما جی کے بچن کو سچ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم
اُن کے درشنوں کے لئے پاس نہ جائیں تو من میں بڑا پچھتاوا رہے گا۔
شوجی یہ وچار کرتے تھے لیکن کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے۔

ایہی بدھی بھئے سوچ بس ایشا ۔ تے ہی سمے جائے دس سیشا!
لینہہ نیچ ماریچ ہی سنگا ۔ بھیو ترت سوئی کپٹ کورنگا
اس پرکار شوجی چنتا مگن ہو گئے۔ اسی سمے راون نے جا کر
نیچ ماریچ کو ساتھ لیا۔ اور وہ ماریچ فوراً کپٹ کا ہرن بن گیا۔

کر چھل مُوڑھ ہری ویدیہی ۔ پربھو پربھاؤ تس بدت نہ تے ہی
مرگ بدھ بندھو سہت ہری آئے ۔ آشرم دیکھ نین جل چھائے
اس مورکھ نے اس پرکار چھل کر سیتا کو ہر لیا۔ اُسے پربھو کے پربھاو
کا ذرا بھی گیان نہ تھا۔ مرگ کو مار کر لچھمن سمیت شری رام جب واپس
آئے تو آشرم کو خالی دیکھ کر اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔

برہ بکل نر اِو رگھو رائی ۔ کھوجت بپن پھرت دوؤ بھائی
کبہوں جوگ بیوگ نہ جاکیں ۔ دیکھا پرگٹ برہ دُکھ تاکیں
مُنشوں کے سمان برہ میں بیاکُل ہو کر شری رگھوناتھ جی سمیت
چھوٹے بھائی لچھمن کے بن میں سیتا جی کی تلاش کرتے ہوئے گھوم رہے
ہیں۔ پھر بھگوان میں سپنے میں کسی سے سنجوگ وِیوگ نہیں ہے۔ پرکرت
مُنشوں سے اُن میں پرتیکش برہ دُکھ دیکھا گیا۔

دوہا

اتی بچتر رگھوپتی چرت جانہیں پرم سُجان
جے متی مند بموہ بس ہردے دھرہیں کچھ آن
شری رگھوناتھ جی کا چرتر اتی انت وچتر ہے۔ اُس کو پرم
بھگتی پروین جن ہی جانتے ہیں۔ لیکن مُوڑھ متی موہ کے وشی بھُوت ہوئے
مُنش من میں کچھ کی کچھ کلپنا کر بیٹھتے ہیں۔

چوپائی

شمبھو سمے تیہی رامہہ دیکھا۔ اُپجا ہیہ اَتی ہرکھ بشیکھا
بھری لوچن چھبی سندھو نہاری۔ کسمے جان نہ کینہہ چن ہاری

اُسی سمے شری شوجی نے رام بھگوان کو دیکھا۔ اُن کے ہردے میں ہرش اور آنند اُمڈ آیا۔ اُس شوبھا کے ساگر شری رام چندر جی کو اُنہوں نے خوب جی بھر کر دیکھا لیکن یوگیہ سمان نہ جان کر ان سے میل جول نہیں کیا۔

جے سچدانند جگ پاون۔ اَس کہی چلیؤ منوج نساون
چلے جات شو ستی سمیتا۔ پُن پُن پُلکت کرپا نکیتا

"ہے جگت کو پوتر کرنے والے سچدانند بھگوان آپ کی جے ہو"۔ ایسا کہہ کر کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی چل دیئے وہ کرپا کے بھنڈار شری شوجی ستی سمیت اس درشن آنند میں مگن چلے جا رہے تھے۔

ستی سو دشا شمبھو کی دیکھی۔ اُر اُپجا سندیہو بشیکھی
شنکر جگت بندیہ جگدیشا۔ سُر نر مُنی سب ناوت سیشا

ستی جی نے شری شوجی مہاراج کی یہ آنندمئے دشا (حالت) دیکھی تو ان کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شری شوجی تو جگت کے پوجنیہ ہیں۔ وہ جگت کے ایشور ہیں۔ دیو منش مُنی جن سب اُن کے آگے مستک جھکا کر پرنام کرتے ہیں۔

تِنہہ نرپ سُتہِ کینہہ پرناما۔ کہی سچدانند پرد ھاما
بھئے مگن چھبی تاسو بلوکی۔ اَجہُوں پریتی اُر رہت نہ روکی

انہوں نے ایک راجکمار کو سچدانند پرم دھام کہہ کر پرنام کیا۔ اور اُن کی شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں ایسے لین ہو گئے ہیں کہ اب تک بھی اُن کے ہردے میں پریتی روکنے سے بھی نہیں رُکتی

دوہا

برہم جو بیاپک برج اَج اکل انیہہ ابھید
سو کہ دیہہ دھر ہوئی نر جاہی نہ جانت وید

جو برہم دیاپک۔ مایا رہت۔ اجنما۔ کلا رہت اچھیا رہت اور بھید رہت ہے جس کی مہما کو وید بھی نہیں جانتے کیا وہ شریر دھارن کر کے نر بھیس میں پرگٹ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

وشنو جو سُر ہت نر تنو دھاری۔ سوؤ سرگیہ جتھا تری پُراری
کھوجئی سو کہ اگیہ اِو ناری۔ گیان دھام شری پتی اسراری

دیوتاؤں کی بھلائی کے لئے شری وشنو بھگوان جو نر شریر دھارن کرتے ہیں۔ وہ وشنو بھگوان تو شوجی کی طرح سروگیہ ہیں۔ وہ گیان دھام لکشمی پتی اور اسروں کے شترو بھگوان وشنو بھلا اگیانیوں کی طرح استری کو بن میں کھوجیں گے؟

شمبھو گرا پُنی مرکھا نہ ہوئی۔ شو سروگیہ جان سب کوئی
اَس سنشے من بھیؤ اپارا۔ ہوئے نہ ہردے پربودھ پرچارا

شری شوجی کی بانی بھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ وہ سروگیہ ہیں۔ ایسے سارا سنسار جانتا ہے۔ اس طرح کی اپار شنکا ستی کے من میں اُٹھ کھڑی ہوئی انہوں نے بہت زور لگایا لیکن من نہ سمجھا ارتھات وہ شنکا نہ گئی۔

جدپی پرگٹ نہ کہیؤ بھوانی۔ ہر انترجامی سب جانی
سُن ہی ستی تو ناری سبھاؤ۔ سنشے اَس نہ دھرئے اُر کاؤ

اگرچہ ستی جی نے اس شنکا کو پرگٹ کر کے نہیں کہا لیکن پھر بھی انتر یامی شو بھگوان اُس کے من کی سب جان گئے۔ وہ بولے ہے ستی تمہارا ناری سبھاؤ ہے ایسی شنکا من میں کبھی نہ رکھنی چاہیے۔

جاسو کتھا کمبھج رشی گائی۔ بھگتی جاسو میں مُنی سنائی
سوئی مم اِشٹ دیو رگھو بیرا۔ سیوت جاہی سدا مُنی دھیرا

جن کی کتھا اگست مُنی نے گائی۔ اور جن کی بھگتی میں نے مُنی کو سنائی۔ وہی میرے اِشٹ دیو شری رگھو ویر جی ہیں۔ جن کی گیانی مُنی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

چھند

مُنی دھیر جوگی سدھ سنتت بمل من جے ہی دھیاوہیں
کہہ نیتی نگم پُران آگم جاسو کیرتی گاوہیں
سوئی رام بیاپک برہم بھون نکائے پتی مایا دھنی
اوتریو اپنے بھگت ہت نج تنتر نت رگھو کل منی

گیانی مُنی سدھ یوگی نرنتر شُدھ انتہ کرن سے جن کا دھیان کرتے ہیں۔ اور وید پُران اور شاستر جن کی کیرتی کا گان کرتے ہیں۔ شری رام بھگوان سروویاپک برہم سکل برہمانڈوں کے ادھی پتی۔ مایا پتی۔ پرم سوتنتر ہیں۔ انہوں نے اپنے بھگتوں کے کلیان ارتھ رگھوکل کے منی روپ میں اوتار دھارن کیا۔

سورٹھا

ناگ نہ اُر اُپدیش جدپی کہیو شو بار بہو
بولے بہس مہیش ہر مایا بل جان جہیہ

اگرچہ شوجی نے بار بار سمجھایا لیکن پھر بھی سَتی جی کے ہردے میں اُن کا یہ اُپدیش نہ بیٹھا تب شوجی اپنے چت میں بھگوان کی مایا کا بل جان کر مسکراتے ہوئے بولے۔

چوپائی

جو تمہرے من اتی سندیہو۔ تو کن جائی پریکشا لیہو
تب لگ بیٹھ اہوں بٹ چھاہیں جب لگ تم ایہو موہی پاہیں

جو تمہارے من میں یہ بہت بڑا سندیہہ ہے۔ کہ بار بار سمجھانے سے بھی دُور نہیں ہوتا۔ تو تم کیوں جا کر پریکشا (امتحان) نہیں لیتی۔ پریکشا لے کر تمہارے واپس لوٹ آنے تک میں اس بڑ برکش کی چھایا میں بیٹھا رہوں گا۔

جیسے جائے موہ بھرم بھاری۔ کرسو جتن بِبیک بچاری
چلی سَتی شو آیسو پائی۔ کرہیں بچارُ کروں کا بھائی

جس اُپائے سے تمہارے من کا یہ موہ جنت بھرم دُور ہو جائے وہی اُپائے تم سوچ سمجھ کر کرنا شوجی کی آگیا پا کر سَتی چلی۔ اور من میں بچار کرنے لگی۔ کہ کیا اُپا کیا جائے۔ ارتھات کس ڈھنگ سے پریکشا لی جائے

ایہاں شمبھو اس من انومانا۔ دکھش ستا کہوں نہیں کلیانا
مورے ہو کہیں نہ سنشے جاہیں۔ بِدھی بپریت بھلائی ناہیں

اِدھر شوجی نے اپنے من میں یہ انومان کیا۔ کہ دکھش کنیا سری سَتی جی کا اس میں بھلا نہیں ہے جب میرے سمجھانے سے بھی اُس کی شنکا دُور نہ ہوئی تو سمجھو کہ یہ اُس کا دُربھاگیہ ہے۔ اب سَتی جی کی بھلائی نہیں ہے۔

ہوئی ہے سوئی جو رام رچ راکھا۔ کو کر ترک بڑھاوے ساکھا
اُس کہہ لگے جپن ہر ناما۔ گئی سَتی جہاں پربھو سکھ دھاما

جو رام کی اِچھا ہے وہی ہوگا۔ ورتھا ترک کر کے دلیلوں میں پڑ کر) کون اس شاکھا کو بڑھاتا پھرے۔ ایسا کہہ کر شری شوجی رام نام کا جپ کرنے لگے۔ اور سَتی جی وہاں چلی گئی۔ جہاں سُکھ کے دھام شری رامچندر جی تھے۔

دوہا

پُنی پُنی ہردے بچارُو کر دھر سیتا کر رُوپ
آگے ہوئی چلی پنتھ تیہ جیہ آوت نر بھوپ!

بار بار من میں وچار کر سیتا جی کا رُوپ دھارن کر کے سَتی اُس مارگ کے سامنے ہو کر چلی جس مارگ سے کہ شری رامچندر جی منش رُوپ راجہ آ رہے تھے۔

چوپائی

لچھمن دیکھ اُما کرت بیشا۔ چکت بھئے بھرم ہردہ وشیشا
کہہ نہ سکت کچھ اتی گمبھیرا۔ پربھو پربھاؤ جانت متی دھیرا

لچھمن جی سَتی کے بدلے ہوئے بھیس کو دیکھ کر حیران رہ گئے! اور اُن کے من میں بھرم پیدا ہو گیا۔ وہ بہت گمبھیر ہو گئے۔ اور کچھ کہہ نہ سکے۔ دھیر بدھی لچھمن پربھو شری رامچندر جی کے پربھاؤ کو جانتے تھے۔

سَتی کپٹ جانیو سُر سوامی۔ سبم درسی سب انتریامی!
سُمرت جاہی مٹے اگیانا۔ سوئی سروگیہ رام بھگوانا

دیوتاؤں کے سوامی سب کو دیکھنے والے اور سب کے ہردے کی جاننے والے بھگوان شری رام چندر جی نے سَتی کے کپٹ کو جان لیا جن کے سمرن کرنے سے اگیان مٹ جاتا ہے۔ وہی سروگیہ بھگوان شری رام چندر جی ہیں۔

سَتی کینہہ چہہ تہوں دُراؤ۔ دیکھہو ناری سبھاؤ پربھاؤ
نج مایا بل ہردے بکھانی۔ بولے بہس رام مردو بانی

استری کے سبھاؤ کے پربھاؤ کو تو دیکھو کہ سروگیہ سروویاپی بھگوان کے سامنے بھی سَتی جی چھپاؤ کیا چاہتی ہیں۔ اپنی مایا کی شکتی کا ہردے میں وچار کر کے مسکراتے ہوئے شری رام چندر جی میٹھی بانی سے بولے۔

جوریان پربھو کینہ پرنامو۔ پتا سمیت لینہہ نج نامو
کہیو بہور کہاں برش کیتو۔ بپن اکیلی پھرہو کے ہیتو

پہلے پربھو نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سَتی کو پرنام کیا اور پتا سمیت اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا کہ برش کیتو شوجی کہاں ہیں! تم یہاں اکیلی بن میں کس لئے گھوم رہی ہو۔

دوہا

رام بچن مردو گوڑھ سُن اُپجا اتی سنکوچو

ستی سبھیت مہیش ہیں چلیں ہرکر کڑی سوچ
شری رام چندر جی کے کومل ہردے کو دھ بچنوں کو سُن کر ستی جی کو
بڑا سنکوچ ہوا (اندیشہ ہوا) وہ ڈرتی ڈرتی ہردے میں بڑی چنتا
کرتی ہوئی شو جی کے پاس چلی۔

چوپائی

میں شنکر کر کہا نہ مانا۔ نج اگیان رام پر آنا
جائی اُتراب دے ہوں کاہا۔ اُر اُپجا اتی داروں داہا

کہ میں نے شری شو جی مہاراج کا کہنا نہ مانا۔ اور اپنا اگیان
شدھ وگیان سروپ شری رام چندر جی پر آروپت کیا۔ اب میں شو جی
مہاراج کو جاکر کیا اُتر دوں گی۔ ایسا سوچتے سوچتے ستی جی کے ہردے
میں بھیانک جلن پیدا ہو گئی۔

جانا رام ستی دکھ پاوا۔ نج پربھاؤ کچھ پرگٹی جنا وا

ستی دکھ کو پرگٹ مگ جانا۔ آگے رام سہت شری بھراتا
شری رام چندر جی نے جانا کہ ستی نے دکھ پایا ہے۔
تب انہوں نے اپنا کچھ پربھاؤ پرگٹ کر کے دکھایا۔ ستی جی نے
مارگ میں جاتے ہوئے یہ کوتک دیکھا۔ کہ رام چندر جی لچھمن اور سیتا
سمیت آگے چلے جا رہے ہیں۔

پھر چتوا پاچھیں پربھو دیکھا۔ سہت بندھو سیا سندر بیشا
جنہہ چتویں تہاں پربھو آسینا۔ سیوہیں سدھ منیش پروینا

پھر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔ تو وہاں بھی سندر بھیس میں پربھو
کو سیتا اور لچھمن سمیت دیکھا۔ وہ جدھر کو نگاہ کرتی ہیں۔ ادھر
ہی پربھو براجمان ہیں۔ اور چتر سدھ منی جن اُن کی سیوا
کر رہے ہیں۔

بال کانڈ

حصہ دوئم

دیکھے شو بدھی وشنو انیکا۔ امت پربھاؤ ایک تے ایکا
بندت چرن کرت پربھو سیوا۔ بببدھ بیش دیکھے سب دیوا

ستی جی نے انیک شو برہما وشنو دیکھے۔ ایک سے
ایک کا پربھاؤ بڑھ کر ہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ بھانت
بھانت کے بھیس دھارن کئے سبھی دیو سموہ شری رام جی کی
چرن بندنا اور سیوا کر رہے ہیں۔

دوھا

ستی بدھاتری اندرا دیکھیں امت انوپ
جہہ جہہ بھیش جادی سُر تہہ تہہ تن انو روپ

ستی جی نے اگنت بے نظیر ان بے مثال ستی برہمانی اور اندرانی دیکھیں۔
جس جس روپ میں برہما شو آدی دیو تھے۔ اسی کے انوکول انکے ساتھ انکی
یہ سب شکتیاں (استریاں) بھی دیکھیں۔

دیکھے جہاں تہاں رگھوپتی جیتے۔ شکتن سہت سکل سُر تیتے
جیو چراچر جو سنسارا۔ دیکھے سکل انیک پرکارا

ستی جی نے جہاں تہاں جتنے رگھوناتھ جی دیکھے۔ وہاں وہاں
اپنی اپنی شکتیوں سمیت اتنے ہی دیو سموہ کو بھی دیکھا۔ سنسار میں جو چراچر
جیو ہیں۔ وہ بھی انیک پرکار کے سب دیکھے۔

پوجہیں پربھو دیو بہو بیکھا۔ رام روپ دوسر نہیں دیکھا
اولوکے رگھوپتی بہوتیرے۔ سیتا سہت نہ بیکھ گھنیرے

ستی جی نے یہ دیکھا کہ جتنے دیوتا شری رام چندر جی کو پوجتے
ہیں۔ ان کے تو انیک بھیس ہیں۔ لیکن رام کا روپ اور بھیس دوسرا نہیں
ہے۔ اگرچہ سیتا سہت شری رام چندر جی بھی بہت سے دیکھے لیکن
ان کے بھیس انیک نہیں تھے۔

سوئی رگھوبر سوئی لچھمن سیتا۔ دیکھی ستی اتی بھئی سبھیتا

ہر دِہ کمپ تن بندھہ پھو تا ئی ۔ نین مُوند بیٹھی مگ ماہیں
سب جگہ وہی رام وہی لچھمن اور وہی سیتا جی ۔ ایسا دیکھ کر
ستی جی بھے بھیت ہو گئیں ۔ اُن کا من کانپنے لگا شریر کی سُدھ نہ رہی
وہ آنکھیں بند کر کے مارگ میں بیٹھ گئیں ۔
بہورِ بلو کیہو نین اُگھاری ۔ کچھو نہ دیکھ تہاں دکش کماری
پنی پنی نائی رام پد سیسا ۔ چلیں تہاں جہاں رہے گریشا
ستی جی نے جب پھر آنکھیں اُگھاڑ کر دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا
بار بار انہوں نے شری رام جی کے چرنوں میں مستک جھکایا پھر وہاں

چلی جہاں پر کہ شری شوجی برجمان تھے ۔

دوھا

گئیں سمیپ مہیش تب ہنس پُوچھی کسلات
لینہہ پریکشا کون بدھی کہو سینہ سب بات

جب شوجی کے پاس پہنچی تو انہوں نے ہنس کر اُن کی کشل پُوچھی ۔ پھر کہا کہ سچ سچ کہو تم نے کس پرکار سے بھگوان شری رام چندر جی کی پریکشا لی ۔

ماس پارائن دوسرا وشرام

ستی سمجھ رگھوبیر پربھاؤ ۔ بھے بس شو سن کینہہ دُراؤ
کچھو نہ پریکھیا لینہہ گوسائیں ۔ کینہہ پرنام تمہاری نائیں

شری رام جی کے پربھاؤ کو جان کر ستی سہم گئی تھی ۔ اُسی ڈر کے مارے انہوں نے شوجی سے بھید چھپائے رکھا اور کہا کہ ہے سوامی میں نے کچھ بھی پریکشا نہیں لی ۔ کیول آپ کی طرح اُنہیں پرنام کر کے چلی آئی ہوں ۔

جو تم کہا سو مرکھا نہ ہوئی ۔ مورے من پر تیت اتی سوئی
تب شنکر دیکھیو دھر دھیانا ۔ ستی جو کینہہ چرت سب جانا

جو آپ نے کہا وہ کیا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے ۔ میرے من میں یہ بڑا وشواس ہے ۔ تب شوجی نے دھیان دھر کر دیکھا ۔ اور ستی نے جو چرتر پریکشا لینے کے لئے کیا تھا سو سب جان لیا ۔

بہور رام مایا سر ناوا ۔ پریر تیہہ جیہہ جھوٹ کہاوا
ہر اچھا بھاوی بلوانا ۔ ہردے بچارت شمبھو سُجانا

پھر رام چندر جی کی مایا کو مستک نیکا جس سے پریرت ہو کر ستی جی نے جھوٹ بولا ۔ شوجی دیا دھام نے من میں وچار کیا ۔ کہ بھگوان کی اچھیا روپی بھاوی بڑی پربل ہے ۔

ستی کینہہ سیتا کر بیشا ۔ شو اُر بھیو بشاد بشیشا
جوں اب کروں ستی سن پریتی ۔ مٹے بھگتی پتھ ہوئے انیتی

یہ جان کر کہ ستی جی نے سیتا جی کا بھیس بنایا تھا شوجی کے ہردے میں بڑا کلیش ہوا ۔ وہ وچار کرنے لگے کہ اگر اب میں ستی جی سے پریتی کروں تو بھگتی مارگ نشٹ ہو جائے گا ۔ اور بڑا انیائے ہو گا ۔

دوھا

پرم پنیت نہ جائے تج کئے پریم بڑ پاپ
پرگٹ نہ کہت مہیش کچھو ہردے ادھک سنتاپ

ستی پرم پوتر ہے ۔ اس لئے ان کا تیاگ بھی نہیں کیا جا سکتا ۔ پریم کرنے میں بڑا پاپ ہوتا ہے ۔ شوجی نے پرگٹ کر کے تو کچھ نہ کہا ۔ لیکن اُن کے ہردے میں بڑا داہ ہے ۔

چوپائی

تب شنکر پربھو پد سر ناوا ۔ سمرت رام ہردے اس آوا
ایہی تن ستیہہ بھینٹ موہے ناہیں ۔ شو سنکلپ کینہہ من ماہیں

اس چنتا میں بیاکل ہو کر شوجی نے پربھو شری رام چندر جی کے پد کملوں میں سر نوایا ۔ اور اُن کا سمرن کرتے ہوئے اُن کے ہردے میں یہ وچار اُٹھا کہ جس شریر سے ستی جی نے سیتا جی کا روپ دھارن کیا ہے اس شریر سے مجھ کو اُن سے پتی پتنی روپ میں بھینٹ کرنا اُچت نہیں ہے ۔ سنکلپ شوجی نے اپنے من ہی من میں کر لیا ۔

اس بچار شنکر متی دھیرا ۔ چلے بھون سمرت رگھوبیرا

چلت گگن بھئی گرا سہائی ۔ جے مہیش بھلی بھگتی درڑھائی

دھیرمتی شری شوجی ایسا وچار کر کے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اپنے بھون کیلاش جی کو چلے۔ چلتے سمے آکاش بانی ہوئی کہ ہے شو آپ کی جے ہو آپ نے بھگتی مارگ کو بھلی بھانت درڑھ کر دکھایا۔

اس پرن تم بن کرے کو آنا۔ رام بھگت سمرتھ بھگوانا
سن نبھ گرا ستی اُر سوچا۔ پوچھا شوہ سمیت سکوچا

ایسا کٹھن پرن تمہارے بغیر اور کون کر سکتا ہے! آپ رام بھگت ہیں سمرتھ ہیں۔ اور بھگوان ہیں۔ یہ آکاش بانی سُنکر ستی جی کے ہردے میں چنتا ہوگئی۔ انہوں نے ڈرتے ڈرتے شری شوجی سے پوچھا۔

کینہہ کون پرن کہہو کرپالا۔ ستیہ دھام پربھو دین دیالا
جدپی ستی پوچھا بہو بھانتی۔ تدپی نہ کہیو تر پُر آراتی

ہے کرپالو پربھو کہئے آپ نے کون سا پرن کیا ہے؟ آپ ستیہ کے دھام دین دیال پربھو ہیں۔ اگرچہ ستی جی نے بہت پرکار سے پوچھا لیکن تر پواری شوجی چپ رہے کوئی اُتر نہ دیا۔

دوہا

ستی ہردے انومان کیو سب جانیئو سربگیہ
کینہہ کپٹ میں شمبھو سن ناری سہج جڑ اگیہ

ستی جی نے ہردے میں یہ انومان کیا۔ کہ سروگیہ شوجی سب کچھ جان گئے ہیں۔ میں نے شری شوجی سے کپٹ کیا ہے۔ ناری بھاو سے ہی جڑ اور بے سمجھ ہوتی ہے۔

سورٹھا

جل پے سرس بکائی دیکھو پریتی کی ریتی بھلی
بلگ ہوئے رس جائی کپٹ کھٹائی پرت پنی

کوی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو پریم کی کیسی انوکھی ریت ہے۔ جل دودھ کے ساتھ ملا ہوا دودھ کے ہی بھاو بکتا ہے۔ اگر دودھ میں کپٹ روپی کھٹائی پڑ جائے تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ پانی الگ ہو جاتا ہے۔ اور دودھ میں کچھ رس بھی نہیں رہتا۔

چوپائی

ہردے سوچو سمجھت نج کرنی۔ چنتا امت جائی نہیں برنی

کرپا سندھو شو پرم اگادھا۔ پرگٹ نہ کہیو مور اپرادھا

اپنی ہی کرنی کو سمجھ کر ستی جی کے من میں بڑی سوچ ہے اتنی اپار چنتا ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے من ہی من میں کہا۔ کہ شری شوجی کرپا کے اتھاہ سمندر ہیں۔ انہوں نے میرے اپرادھ کو پرگٹ کر کے نہیں کہا۔

سنکر رکھ اولوکی بھوانی۔ پربھو موہے تجیو ہردے اکولانی
نج اگھ سمجھ نہ کچھو کہہ جائی۔ تپئی اواں او اُر ادھیکائی

شری ستی جی نے شوجی کا رُکھ دیکھکر جان لیا کہ پربھو نے میرا تیاگ کر دیا ہے۔ یہ جان کر وہ بہت بیاکل ہوگئیں۔ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہا تو جاتا ہی نہیں ہے۔ پرنتو کمہار کے آوے کی طرح ہردے اندر ہی اندر جلتا ہے۔

ستی ہی سسوچ جانی برش کیتو۔ کہیں کتھا سندر سکھ ہیتو
برنت پنتھ بیدھ اتہاسا۔ وشوناتھ پہنچے کیلاشا

کرپالو بھگوان شری شوجی ستی جی کو بیاکل دیکھکر اس سکھ کے ارتھ سندر کتھا کہنے لگے۔ اس پرکار مارگ میں بھانت بھانت کے اتہاسوں کو کہتے ہوئے وشوناتھ کیلاش جا پہنچے۔

تہاں پنی شمبھو سمجھ پن آپن۔ بیٹھے بٹ تر کر کملاسن
سنکر سہج سروپ سنبھارا۔ لاگی سمادھی اکھنڈ اپارا

تب وہاں شوجی اپنے پرن کو یاد کر کے بر برکش کی چھایا میں کمل آسن (پالتھی مار کر) لگا کر بیٹھ گئے شوجی اپنے سبھاوک سروپ میں استھت ہوگئے۔ اور اُن کی اکھنڈ اور اپار سمادھی لگ گئی۔

دوہا

ستی بسہیں کیلاش تب ادھک سوچو من ماہیں
مرم نہ کوؤ جان کچھو جگ سم دوس سراہیں

ستی جی تب کیلاش پر باس کرنے لگیں۔ اُن کے من میں بڑا بھاری دُکھ تھا۔ اس بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ اُن کا ایک ایک دن یُگ کے سمان ویتیت ہوتا ہے۔

چوپائی

نت نو سوچو ستی اُر بھارا۔ کب جیہوں دکھ ساگر پارا
میں جو کینہہ رگھوپتی اپمانا۔ پُنی پتی بچن مرشا کر جانا

ستی جی کے ہردے میں نت نیا بھاری سوچ بڑھتا چلا جاتا تھا

کہ میں اس دُکھ روُپی سمندر کا پار کب پاؤں گی۔ میں نے جو شری رگھوناتھ جی کا اپمان کیا ہے۔ اور اپنے پتی کے بچن کو بھی جھوٹ جانا۔

سو پھل موہے بدھاتا دینہا۔ جو کچھ اُچت رہا سوئی کینہا
اب بدھی اس بجھئے نہیں توہی۔ شنکر بمکھ جیاوسی موہی

سو اس اپرادھ کا پھل بدھاتا نے مجھے دیا ہے۔ جو کچھ انہوں نے اُچت سمجھا۔ وہی کیا ہے۔ ہے بدھاتا اب یہ تجھ کو اُچت نہیں ہے۔ جو شنکر سے بمکھ کر کے مجھے جلا رہا ہے۔

کہی نہ جائے کچھو ہردے گلانی۔ من مہہ رامہہ سمر سیانی
جو پربھو دین دیال کہاوا۔ آرتی ہرن وید جس گاوا

ستی جی کے ہردے کی گلانی (رہانی ندامت) کچھ کہی نہیں جاتی۔ دُکھ نوارن کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھ کر انہوں نے رام کا سمرن کیا۔ اور کہا کہ ہے پربھو آپ جو دین دیالو کہلاتے ہیں۔ اور آپ دُکھوں کے ہرنے والے ہیں۔ ایسا آپ کا یش وید بھگوان نے گایا ہے۔

تو میں ہیتے کروں کر جوری۔ چھوٹت بیگ دیہہ یہ موری
جو مورے شو چرن سنیہو۔ من کرم بچن ستیہ برت ایہو

تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتی ہوں۔ کہ میری یہ دیہہ جلدی ہی چھوٹ جائے۔ یدی میرے من میں شو جی کے چرنوں سے پریم ہے۔ اور من بچن کرم سے یہی میرا ستیہ برت ہے۔

دوہا

تو سمدرسی سنئے پربھو کریہو سو بیگ اُپائے
ہوئی مجھیں بنے شرم دسہہ بپتی بہائے

تو ہے سمدرشی پربھو سنئے اور جلدی ہی آپ ایسا کوئی اُپائے کیجئے۔ جس سے میری مرتیو ہو جائے۔ اور بنا کسی محنت کے یہ اسہہ (ناقابل برداشت) بپتی دور ہو جائے۔

چوپائی

ایہی بدھی دُکھت پرجیس کماری۔ اکتھنیہ داردن دُکھ بھاری
بیتیں سنبت سہس ستاسی۔ تجی سمادھی شمبھو اوناشی

اس پرکار دکشش سُتا شری ستی جی جو کہ مہا دُکھی ہے اور جس کے دُکھ اتنے بھاری اور اسہہ ہیں کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کو دُکھ سہتے سہتے ایک ہزار ستاسی برس بیت گئے۔ تب شری شو جی اوناشی پربھو نے اپنی سمادھی کا تیاگ کیا۔

رام نام شو سمرن لاگے۔ جانیو ستی جگت پتی جاگے
جائی شمبھو پد بندن کینہا۔ سنمکھ شنکر آسن دینہا!

شو جی رام نام کا جپ کرنے لگے۔ تب ستی جی نے جانا کہ جگت پتی جاگ پڑے ہیں۔ انہوں نے جا کر شو جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔ شو جی نے اپنے سامنے ان کو بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔

لگے کہن ہری کتھا رسالا۔ دچھ پرجیس بھئے تہی کالا
دیکھا بدھی بچار سب لائک۔ دچھہ کینہہ پرجاپتی نائک

تب شو جی بھگوان ہری کی رسیلی کتھا کہنے لگے۔ اسی کال میں ستی کے پتا دکشش پرجاپتی ہوئے۔ برہما جی نے سب پرکار سے ان میں یوگیتا دیکھ کر انہیں پرجاپتیوں کا سوامی بنا دیا۔

بڑا ادھیکار دچھ جب پاوا۔ اتی ابھیمان ہردے تب آوا
نہیں کوؤ اس جنما جگ ماہیں۔ پربھوتا پائی جاہی مد ناہیں

جب دکشش نے اتنا بڑا ادھیکار پایا۔ تو اس کے ہردے میں بہت ہی ابھیمان ہو گیا۔ پربھوتا کا سبھاؤ ہی ابھیمان ہے ایسا کوئی منش سنسار میں پیدا نہیں ہوا جس کو پربھتا پا کر ابھیمان نہ ہوا ہو۔

دوہا

دچھ لئے منی بولی سب کرن لگے بڑ بھاگ
نیوتے سادر سکل سُر جے پاوت مکھ بھاگ

دکشش نے جب منی بلا لئے اور وہ ایک بڑا یگیہ کرنے لگے جو دیوتے یگیہ میں بھوگ پا لئے کے ادھیکاری تھے اُن کو آدر سہت نمنترن دیا۔

چوپائی

کنر ناگ سدھ گندھروا۔ بدھنیہ سمیت چلے سُر سروا
بشنو برنچی مہیش بہائی۔ چلے سکل سُر یان بنائی

کنر ناگ سدھ گندھرب اور سب دیوگن اپنی اپنی استریاں سمیت یگیہ شالا کی اور چلے۔ وشنو برہما اور شری شو جی کو چھوڑ سب دیوتا اپنے اپنے بمان سجا کر چلے۔

ستی بلوکے بیوم بمانا۔ جات چلے سندر بدھی نانا
سُر سندری کرہیں کل گانا۔ سُنت شرون چھوٹہیں منی دھیانا

نانا پرکار کے سندر بمان آکاش میں جاتے ہوئے ستی نے دیکھے۔ دیو سندریاں ان بمانوں میں ایسی سندر گان کرتی جاتی تھیں جس کو

سنکر منی جنوں کے دھیان چھوٹ جاتے تھے۔

پُچھیو تب شو کہی سمجھائی۔ پتا یگیہ سُنی پُھو ہر شائی
جو مہیش موہی آئیس دیہی۔ کچھو دن جائے رہوں میں اپہی

تب ستی نے شری شوجی سے ان بمانوں کے جانے کا کارن پوچھا۔ انہوں نے سب دکش یگیہ سمبندھی باتیں بتادیں۔ پتا کے یگیہ کا سماچار سن کر ستی بڑی پرسنّ ہوئی۔ من ہی من میں یہ وچار کرنے لگی۔ کہ اگر شری شوجی مجھے آگیا دیں۔ تو میں اسی بہانے سے پتا کے گھر کچھ دن رہ آؤں۔

پتی پرتیاگ ہردے دکھ بھاری۔ کہئی نہ نج اپرادھ وچاری
بولی ستی منوہر بانی۔ بھئے سنکوچ پریم رس سانی

پتی دوارا اپنا تیاگ کیا جانے پر اُس کے ہردے میں بڑا بھاری دُکھ تھا۔ لیکن وہ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ نہ کہتی تھی۔ آخر ستی جی ڈر سنکوچ (اندیشہ) اور پریم رس سے بھری ہوئی میٹھی بانی سے شوجی سے بولیں۔

دوھا

پتا بھون اُتسو پرم جو پربھو آئیسو ہوئے
تو میں جاؤں کرپائے تن سادر دیکھن سوئے

ہے پربھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا بڑا اُتسو ہو رہا ہے۔ اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے کرپا دھان میں بھی آدر سہت اُسے دیکھنے جاؤں۔

چوپائی

کہے ہو نیک مورے من بھاوا۔ یہ اُنوچت نہیں نیوت پٹھاوا
دکش سکل نج سُتا بلائی۔ ہمرے ویر تمہیں بسرائی

شوجی نے کہا۔ تم نے بھلی بات کہی ہے۔ یہ میرے من کو بھی اچھی لگی ہے۔ لیکن انہوں نے تمہیں نیوتا نہیں بھیجا۔ تمہارے پتا دکش نے تمہارے بغیر اپنی سبھی لڑکیوں کو بلایا ہے کیونکہ ہمارے ساتھ ویر بھاو رکھنے کے کارن انہوں نے تمہیں بھی بھلا دیا ہے

برہم سبھا ہم سن دکھ مانا۔ تہی تے اجہوں کریں اپمانا
جو بن بولیں جاہو بھوانی۔ رہی نہ سیل سنیہہ نہ کانی

ایک بار تمہارے پتا جی برہما جی کی سبھا میں ہم سے دُکھ مان گئے تھے اسلئے اس سمے سے آج تک ہمارا اپمان ہی کرتے آئے ہیں۔ اگر تم بنا بلائے ہی جاؤ گی تو نہ تو شیل سنیہہ ہی رہے گا نہ مان ہی رہے گا۔ بلکہ اُلٹا تمہارا اپمان ہوگا۔

جدپی متر پربھو پتو گرو گیہا۔ جائیے بنو بولیہو نہ سندیہا
تدپی برودھ مان جہاں کوئی۔ تہاں گئے کلیان نہ ہوئی

یدپی اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ اپنے متر سوامی گرو کے گھر بنا بلائے بھی جانا چاہیئے۔ تتھاپی ان میں سے بھی جو کوئی ورودھ مانتا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے۔

بھانتی انیک شمبھو سمجھاوا۔ بھاوی بس نہ گیان اُر آوا
کہہ پربھو جاہو جو بن ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھائے

اس پرکار شوجی نے ستی کو انیک بھانت سے سمجھایا۔ لیکن بھاوی وش اُس کے ہردے میں کچھ بھی گیان نہ آیا پھر شوجی نے کہا کہ اگر بنا بلائے جاؤ گی تو ہمارے خیال میں یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

دوھا

کہی دیکھا ہر جتن بہو رہے نہ دچھ کماری
دئے مکھیہ گن سنگ تب بدا کینہہ ترپُراری!

شوجی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دیکھ لیا لیکن جب وہ کسی طرح بھی نہ مانی تب اُنہوں نے اپنے مکھیہ گنوں کو ساتھ دیکر ستی کو روانہ کر دیا۔

چوپائی

پتا بھون جب گئیں بھوانی۔ دکش تراس کاہو نہ سنمانی
سادر بھلے ملی اک ماتا۔ بھگنی ملی بہت مسکاتا

ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچی تو اُن کے پتا دکش کے ڈر کے مارے کسی نے اُن کا آدر نہ کیا۔ کیول ایک ماتا ہی آدر سے ملی۔ بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں۔

دکش نہ کچھو پوچھی کُشلاتا۔ ستی بلوکی جرے سب گاتا
ستی جائی دیکھیو تب جاگا۔ کتہں نہ دیکھ سمبھو کر بھاگا

دکش نے تو ستی جی کی کُشل تک نہ پوچھی۔ بلکہ ستی کو دیکھکر اس کے انگ سب جل اُٹھے۔ تب ستی نے جا کر یگیہ دیکھا۔ تو وہاں کہیں بھی شوجی کا بھاگ دکھائی نہ دیا۔

تب چت چڑھیو جو شنکر کہیو۔ پربھو اپمان سمجھ اُر دہیو

پاپھل دُکھ نہ ہردے اُس بیاپا۔ جس پربھو مہما پرکٹ تاپا
تب جو کچھ شوجی نے کہا تھا۔ وہ سب چت میں سما گیا۔
سوامی کا اناد ر دیکھ کر ستی کا ہردہ جل اٹھا۔ پتی دوارا تیاگ کیا جانے پر بھی اُن کے ہردے میں اتنا بڑا دکھ نہ ویاپا تھا جتنا مہان دکھ اس سمے پتی کے اپمان کے کارن ہوا۔

یدپی جگ دارون دکھ نانا۔ سب تے کٹھن جاتی اپمانا
سمجھ سو ستی بھیو اتی کرودھا۔ بہو بدھی جننی کینہہ پربودھا

اگرچہ سنسار میں انیک پرکار کے بھیانک دکھ ہیں لیکن سب سے کٹھن دکھ جاتی اپمان ہے۔ یہ سمجھ کر ستی کو بڑا کرودھ ہو گیا۔ اُن کی ماتا نے انہیں بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

شو اپمان نہ جائے سہہ ہردے نہ ہوئی پربودھ
سکل سبھہ ہٹھی ہٹک تب بولی بچن سکرودھ

شوجی کا اپمان ستی جی سے سہن نہ ہو سکا۔ ماتا کے سمجھانے پر بھی اُن کے ہردہ میں کچھ بودھ نہ ہوا۔ تب تو سمپورن سبھا کا ہٹھ پوروک ڈانٹ کر کرودھ بھرے بچن بولیں۔

سنہو سبھاسد سکل مُنندا۔ کہی سُنی جنہہ شنکر نندا
سو پھل ترت لہب سب کا ہو۔ بھلی بھانتی پچھتاب پتا ہو

ہے سبھاسدو و سب منیشورو سنو۔ جنہوں نے شوجی مہاراج کی نندا کی یا سنی ہے۔ اُس کا پھل ترنت ہی سب کو مل جاوے گا اور میرا پتا بھی بھلی بھانت اپنے کئے پر پچھتاوے گا۔

سنت سمبھو شری پتی اپوادا۔ سُنئیے جہاں تہاں اس مریادا
کاٹئے تاسو جیبھ جو بسائی۔ شرون موند نہ تو چلئے پرائی

ایسی مریادا ہے کہ جہاں سنت، شوجی و شری وشنوجی کی نندا ہوتی ہو۔ وہاں اُس نندا کو سننے والا اگر سامرتھ رکھتا ہو۔ تو نندا کرنے والے کی جیبھ کاٹ ڈالے۔ لیکن اگر یہ سامرتھ نہ ہو۔ تو وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔

جگد آتما مہیش پراری۔ جگت جنک سب کے ہتکاری
پتا مند متی نندت تے ہی۔ دچھ شکر سمبھو یہ دیہی

تری پُور دینت کو مارنے والے بھگوان شوجی سمپورن جگت کے آتما ہیں۔ جگت کے پتا اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔

میرا مُورکھ پتا اُن کی نندا کرتا ہے۔ اور میری یہ دیہہ اسی دکش کے ویرج سے پیدا ہوئی ہے۔

تجہو ترت دیہہ تیہی ہیتو۔ اُر دھر چندر مولی برش کیتو
اس کہی جوگ اگنی تنو جارا۔ بھیو سکل مکھ ہاہا کارا

اس لئے چندرما کو للاٹ پر دھارن کرنے والے برش کیتو شوجی کا ہردے میں دھیان کر کے (کہ میرا شریر شو نندک دکش کے ویرج سے پیدا ہوا ہے۔) میں اس دیہہ کو ترنت ہی تیاگ دوں گی۔ ایسا کہہ کر ستی جی نے یگیہ کی اگنی میں اپنا شریر جلا ڈالا۔ تب سب یگیہ شالا میں ہاہاکار مچ گیا۔

دوہا

ستی مرن سُنی سمبھو گن لگے کرن مکھ کھیس
یگیہ ودھونس بلوک بھرگو رچھا کینہہ مُنیس

ستی جی کا بھسم ہونا سن کر شوجی کے گن اس یگیہ کو ودھونس (نشٹ بھرشٹ) کرنے لگے۔ یگیہ ودھونس ہوتے دیکھ کر منیشور بھرگو جی نے رُدر گنوں کو ہٹا کر اُس کی رکھشا کی۔

چوپائی

سماچار سب شنکر پائے۔ بیر بھدر کر کوپ پٹھائے
یگیہ ودھونس جائی تنہہ کینہا۔ سکل سُرنہہ ودھی وت پھل دینہا

بھرگو جی کے بھیجے ہوئے اپنے رُدر گنوں کے مکھ سے سب سماچار سُن کر شوجی نے بڑے کرودھ میں آکر بیر بھدر کو کیلاش سے ہردوار کو بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کر یگیہ ودھونس کر ڈالا۔ اور سب دیوتاؤں کو یتھا یوگیہ ڈنڈ دیا۔

بھئی جگ بدت دچھ گتی سوئی۔ جس کچھو سمبھو بمکھ کے ہوئی
یہ اتہاس سکل جگ جانی۔ تاتے میں سنکشیپ بکھانی

دکش کی لوک پرسدھ وہی گتی ہوئی جو شو دروہیوں (شو کے دشمن) کی ہوتی ہے۔ اس اتہاس کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کا سنکشپت ورنن (مختصر بیان) کیا ہے۔

ستی مرت ہری سن بر مانگا۔ جنم جنم شو پد انوراگا
تے ہی کارن ہم گری گرہہ جائی۔ جنمی پاربتی تنو پائی

ستی نے دیہہ تیاگ کے سمے بھگوان ہری سے یہ بر مانگا کہ میرا جنم جنم میں شوجی کے چرنوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاربتی کا

شریر دھارن کر ہماچل کے گھر جاکر جنمی۔

جب تے اُما ہمیل گر بہہ جائیں۔ سکل سدّھی سمپتی تہاں چھائیں
جنہہ تہہ مُنِن سو آشرم کینے۔ اُچِت باس ہم بھُو دھر دینے

جس دن سے اُما ہماچل کے گھر میں پیدا ہوئی۔ اُسی دن سے ان کے گھر ساری سدّھیاں اور سمپتیاں چھا گئیں۔ منی جنوں نے جہاں تہاں سُندر آشرم بنا لئے۔ اور ہماچل نے اُن کو رہنے کے لئے یوگیہ ستھان دیئے۔

دوھا

سدا سُمن پھل سہت سب دُرم نوتنا ناجاتی
پرگٹیں سُندر سیل پر مُنی سے آکر بہو بھانتی

پاربتی کے جنم کے پربھاؤ سے نانا پرکار کے نئے نئے برکش سدا پھل پھولوں سے لدے ہوئے اُس سُندر پربت پر پیدا ہو گئے۔ اور بہو پرکار کی سُندر مُنیوں کی کانیں اس پربت پر سب کہیں پرگٹ ہو گئیں۔

چوپائی

سرتا سب پنیت جل بہہیں۔ کھگ مرگ مدھپ سُکھی سب رہیں
سہج ویرو سب جیون تیاگا۔ گری پر سکل کریں انوراگا

ساری ندیوں میں پوتر جل بہتا ہے۔ اور پشو پکشی بھونرے آدک سب سُکھی رہتے ہیں۔ سب جیووں نے اپنا اپنا سبھاوک ویر چھوڑ دیا۔ اور پربت پر سب آپس میں پریم کرنے لگے۔

سوہیل گرجا گرہہ آئے۔ جم جن رام بھگتی کے پائے
نت نوتن منگل گرہہ تاسو۔ برہما آدک گاویں جسو جاسو

پاربتی جی کے جنم لینے سے ہماچل کے گھر ایسی شوبھا بڑھی کہ جیسے منش رام بھگتی کو پاکر شوبھایمان ہوتا ہے۔ اُسکے گھر نت پرتی نئے نئے منگل آنند ہونے لگے جس کا یش برہما آدک گا رہے ہیں۔

نارد سماچار سب پائے۔ کوتک ہی گری گیہہ سدھائے
سیل راج بڑھ آدر کینہا۔ پد پکھاری بر آسن دینہا

نارد جی کو یہ سب سماچار معلوم ہوئے۔ تو وہ سادھارن ہی ہماچل کے گھر چلے گئے۔ پربت راج نے اُن کا بڑا آدر ستکار کیا۔ اور چرن دھوکر اُن کو سُندر آسن دیا۔

ناری سہت مُنی پد سر ناوا۔ چرن سلل سب بھون سنچاوا

رنج سو بھاگیہ بہت گری برنا۔ سُتا بولی میلی مُنی چرنا

ہماچل نے اپنی استری سمیت مُنی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ اور اُن کے چرنودک (وہ جل جس سے پاؤں دھوئے گئے) کو سارے گھر میں چھڑک کر پوتر کیا ہماچل نے اپنے سوبھاگیہ کی بہت سراہنا کی۔ اور پُتری کو بُلا کر اُن کے چرنوں پر رکھ دیا۔ اور کہا۔

دوھا

تری کالگیہ سروگیہ تم گتی سرو تر تہار
کہہو سُتا کے دوش گُن مُنی بر ہردے بچار

ہے مُنی سریشٹھ! آپ تینوں کالوں (بھوت۔ ورتمان بھوشیہ) کی باتیں جانتے ہیں۔ اور سروگیہ ہیں۔ سرو تر آپ کی پہنچ ہے سو آپ میری اس کنیا کے گُن دوش ہردے میں وچار کر کہئے۔

چوپائی

کہہ مُنی بہسی گوڑھ مردو بانی۔ سُتا تمہاری سکل گُن کھانی
سُندر سہج سُشیل سیانی۔ نام اُما امبکا بھوانی

تب نارد جی نے ہنستے ہوئے گوڑھ کومل بانی سے کہا تمہاری یہ کنیا سمپورن گنوں کی کان ہے۔ یہ سبھاؤ سے ہی سُندر سُشیل اور چتر ہے۔ اُما امبکا اور بھوانی یہ اس کے نام ہیں۔

سب لچھن سمپن کماری۔ ہوئے ہی سنتت پیا پیاری
سدا اچل ایہی کر بہی باتا۔ ایہی تیں جس پیہیں پتو ماتا

یہ کنیا سب لکشنوں سے پری پورن ہے۔ یہ اپنے پتی کو سدا ہی پیاری ہوگی۔ اس کا سہاگ سدا اچل رہے گا۔ اور تم ماتا پتا کا سنسار میں بڑا یش ہوگا۔

ہوئی ہی پوجیہ سکل جگ ماہیں۔ ایہی سیوت کچھو درلبھ ناہیں
ایہی کر نام سمر سنسارا۔ تیہ چڑھہیں پتی برت اسی دھارا

سب سنسار اس کی پوجا کریگا۔ اس کی سیوا کرنے سے کوئی ایسا پدارتھ نہیں جو نہ ملے۔ اس کے نام کا سمرن کر کے سنسار میں استریاں پتی برت روپی تلوار کی تیز دھار پر چڑھ جائیں گی۔

سیل سُلچھن سُتا تمہاری۔ سنہو جے اب اوگن دوئے چاری
اگن امان ماتو پتو ہینا۔ اُداسین سب سنشے چھینا

ہے پربت راج۔ تمہاری یہ کنیا شبھ لکشنوں سے یکت ہے۔ اب اس کے جو دو چار اوگن ہیں۔ اُن کو بھی سُنو اگن رہت۔ مان رہت

چوپائی

شوہری جل کرت باروئی جانا۔ کبھوں نہ سنت کریں یہی پانا
شوہری کہیں سوپاون جیسے۔ ایس انیس ہی انتر دیسے

گنگا جی کے جل سے نیار کہگئی۔ مدرا (شراب) کو جان کر بھی
سنت لوگ کبھی اس کا پان نہیں کرتے پر وہی مدرا (شراب) گنگا
جی میں مل جانے پر جیسے پوتر ہو جاتی ہے۔ ایشور اور جیو میں بھی
ویسا ہی بھید ہے (جیو ایشور کا انش ہے تو بھی ایشور سے بمکھ
جیو کا کوئی آدر نہیں کرتا۔ اور جب وہ جیو ایشور پریم میں مگن ہو کر شدھ
اور سامرتھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ بھگوان کے سمان پوجا جاتا ہے)

شمبھو سہج سمرتھ بھگوانا۔ ایہی وواہ سب بدھی کلیانا
دُراراد ھیہ پَے اہیں مہیسو۔ آشو توش پُنی کیئے کلیسو

شری شوجی تو سبھاد سے ہی سامرتھ وان بھگوان ہیں اگر
اُن سے اس کنیا کا وواہ ہو جائے۔ تو سب پرکار سے کلیان ہی
ہے۔ پرنتو شوجی کی ارادھنا بڑی کٹھن ہے۔ پھر بھی وہ گھور تپ
کرنے سے سنتشٹ ہو جاتے ہیں۔

جو تپ کرے کماری تمہاری۔ بھاوئیو میٹ سکیں تر پُراری
یدپی بر انیک جگ ماہیں۔ ایہہ کہنہ شو تج دوسر ناہیں

یدی تمہاری یہ کنیا تپ کرے تو شوجی مہاراج اس کی
بھاوی (بُری قسمت) کو مٹا سکتے ہیں۔ یدپی سنسار میں انیک
ور ہیں۔ تتھاپی تمہاری اس پتری کے لیے شوجی کے بغیر اور دوسرا
ور نہیں ہے۔

بر دائک پرنتارت بھنجن۔ کرپا سندھو سیوک من رنجن
اِچھت پھل بنُ شو اورادھے۔ لہیے نہ کوٹی جوگ جپ سادھے

شوجی ور کے داتا ہیں۔ شرنا گت پرانیوں کے دکھوں کا ناش کرنے
والے ہیں۔ کرپا کے ساگر اور سیوکوں کے منوں کو پرسن کرنے والے
ہیں۔ اُن کی ارادھنا بنا کروڑوں لوگ جپ کرنے سے بھی منورتھ
پورے نہیں ہوتے۔ وُہ ہی ایک اِچھت پھلوں کے دینے
والے ہیں۔

دوہا

اس کہہ نارد سمر ہری گری جہیں دیہہ آ
ہوئی ہی یہ کلیان اب سنشے تجہو گریس

ایسا کہہ کر بھگوان کا سمرن کر کے نارد جی نے شری پاربتی جی کو
آشیرواد دیا۔ اور کہا۔ کہ ہے پربت راج اب کلیان ہی ہوگا یا بالم
سب سنشیوں کا تیاگ کر دو

چوپائی

کہی اس برہم بھون منی گیو۔ آگل چرت سُنہو جس بھیو!
پتی ہی ایکانت پائی کہہ مینا۔ ناتھ نہ میں سمجھے منی بینا!

ایسا کہہ کر نارد منی برہم لوک کو چلے گئے۔ اب آگے جو چرتر ہوا۔
اُسے سنو۔ پتی کو اکیلے پاکر پاربتی جی کی ماتا مینا بولی کہ ہے ناتھ میں
نے منی نارد جی کے بچنوں کو نہیں سمجھا۔

جو گھر بر کل ہوئے انوپا۔ کریئے وواہ سُتا انوروپا
نہ تا کنیا برو رہو کنواری۔ کنت اُما مم پران پیاری

اگر اپنی کنیا کے لائق گھر ور اور کل اُتم ہو تو بیاہ کیجئے
نہیں تو لڑکی چاہے کنواری ہی رہے۔ کیونکہ ہے سوامی پاربتی مجھ کو
پرانوں سے بھی پیاری ہے

جو نہ ملے بر گری ہت جوگو۔ گری جڑ سہج کہہ ہیں سب لوگو
سوئی بچار پتی کریہو بیاہو۔ جہیں نہ بہوڑ ہو ہِ اُر داہو

یدی پاربتی کے لئے نہیں ملے ورنہ ملا۔ تو سب لوگ کہیں گے
کہ پربت تو سبھاؤ سے ہی مورکھ ہوتے ہیں۔ سوچ وچار کر بیاہ کرنا
تاکہ بعد میں ہردے میں سنتاپ نہ ہو۔

اس کہی پری چرن دھر سیسا۔ بولے سہت سنیہہ گریشا
بر پاوک پرگٹے ششی ماہیں۔ نارد بچن انیتھا ناہیں

ایسا کہہ کر مینا اپنے پتی ہماچل کے چرنوں پر سیس دھر کر گر پڑی۔
تو بڑے پریم سے پربت راج بولے۔ ہے رانی بھلے ہی چندرما میں آگ
پرگٹ ہو جائے (ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو نارد جی کے بچن
جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

دوہا

پریہ ہو جو پری ہر ہو سب ہو سمر ہو شری بھگوان
پاربتی ہی تمہیو جہی سوئی کرے کلیان

ہے پریہ۔ چنتا کرنا چھوڑ کر بھگوان کا سمرن کرو۔ جنہوں نے
پاربتی جی کو پیدا کیا ہے۔ وہ بھگوان اس کا کلیان ہی کریں گے۔

چوپائی

بہُو بدھ کار شنکر سراہا۔ تُم بِن اس برت کو نربابا
تو اُپکار ماننے والے۔ کرپا روپ اور شیل کے ساگر بھگوان
تیجسوی بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بہت
پرکار سے شنکر جی کی سراہنا کی اور کہا تمہارے بِنا ایسا کٹھن برت کوئی
نہیں کر سکتا ہے۔

بہُو بدھی رام شِوہی سمجھاوا۔ پاربتی کر جنم سُناوا
اتی پُنیت گرجا کی کرنی۔ بستر سہت کرپا ندھی برنی
شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے شوجی کو سمجھایا اور پاربتی
جی کے جنم کا [illegible] چار سُنایا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وِستار
پُوروک پاربتی جی کی پوتر کرنی کا ورنن کیا۔

دوہا

اب بنتی مم سُنہُ شِو جو مو پر نج نیہو
جائی بواہو شیلجا یہ مانگیں دیہو

پھر شری رام چندر جی نے شوجی سے کہا ہے شوجی اب
آپ میری بنتی سُنئے۔ اگر آپ کا مجھ پر سنیہ ہے۔ تو آپ جاکر پاربتی
جی کے ساتھ بیاہ کر لو۔ یہ بچن میں آپ سے مانگتا ہوں۔

چوپائی

کہہ شِو یدپی اُچت اس ناہیں۔ ناتھ بچن پُنی میٹ نہ جاہیں
سر دھر آئسُ کریئے تُمہارا۔ پرم دھرم یہ ناتھ ہمارا
شوجی نے اُتر دیا۔ کہ ہے بھگوان یہ [illegible] یہ اُچت (مناسب)
نہیں ہے۔ تو بھی ہے ناتھ آپکے بچن مٹائے نہیں جا سکتے آپکی آگیا
سر ماتھے پر یہی میرا پرم دھرم ہے۔

مات پِتا گُرو پربھو کی بانی۔ بِنہیں بچار کریئے شُبھ جانی
تم سب بھانت پرم ہِتکاری۔ آگیا سر پر ناتھ تمہاری
ماتا پِتا گرو اور سوامی کی بات کو بغیر وچار کے [illegible] شبھ جان کر
کرنا چاہیئے پھر آپ تو سب پرکار سے [illegible] پرم ہِتیشی ہیں۔ ناتھ آپکی
آگیا سر ماتھے پر۔

پربھو توشیو سُن شنکر بچنا۔ بھگتی بویک دھرم یُت رچنا
کہہ پربھو ہر تمہار پرن رہیو۔ اب اُر راکھیو جو ہم کہیو
پربھو شری رام چندر جی شوجی کے بھگتی وویک دھرم
یُکت بچنوں کو سُنکر بڑے پرسن ہوئے۔ پربھو نے کہا ہے شوجی۔
آپ کا پرن پورا ہو گیا۔ اب جو کچھ ہم نے کہا ہے اسے ہردے میں
رکھنا۔

انتردھیان بھئے اس بھاکھی۔ شنکر سوئی مورتی اُر راکھی
تبھی سپت رشی شو پہیں آئے۔ بولے پربھو اتی بچن سُہائے
یہ کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی انتردھیان ہو گئے۔ شوجی نے
اُن کا وہی روپ ہردے میں دھارن کر لیا۔ اسی سمے سپت رشی شوجی
کے پاس آئے۔ اور پربھو مہادیو جی اُن سے سُندر بچن بولے

دوہا

پاربتی پہ جائے تم پریم پریچھا لیہو
گرہی پریر پٹھئے [illegible] کرہو سندیہو

آپ لوگ پاربتی کے پاس جاکر اُن کی پریم پریکشا لیں۔ اور
ہماچل کو کہہ کر پاربتی کو گھر بھجوا دیں۔ اور ان کے سندیہ کو دُور کیجئے۔

رشن گوری دیکھی تہاں کیسی۔ مورتمنت تپسیا جیسی
بولے مُنی سُنو شیل کماری۔ کرہو کون کارن تپ بھاری
رشیوں نے وہاں جاکر پاربتی جی کو کیسی دیکھا مانو وہ تپسیا کی
ساکشات مورتی ہو۔ منی بولے۔ ہے شیل کماری سُنو تم کس لئے
ایسا گھور تپ کر رہی ہو۔

کیہی اورادھہو کاتم چہہو۔ ہم سن ستیہ مرم کن کہہو
کہت بچن من اتی سکُچائی۔ ہنسیہو سُنی ہمار جڑتائی
تم کس دیوتا کی آرادھنا کرتی ہو۔ اور اس سے کیا پھل چاہتی ہو۔
ہم سے سچ سچ سب بھید کیوں نہیں کہتی۔ پاربتی جی نے کہا کہ ہے مُنیشور
بھید کہتے ہوئے میرا [illegible] ہے کیونکہ [illegible] آپ لوگ میری [illegible]
کو سُن کر میری ہنسی اُڑائیں گے۔

من ہٹھ پرا نہ سُنی سکھاوا۔ چہت باری پر بھیت اُٹھاوا
نارد کہا ستیہ سوئی جانا۔ بِن پنکھن ہم چہہیں اُڑانا
میرا من ایسا ہٹھ کر گیا ہے کہ کسی کے اُپدیش کو سُنتا
ہی نہیں۔ پانی پر دیوار اٹھانا چاہتا ہے۔ نارد جی نے جو کہہ دیا اُسے
سچ مان کر بِنا پروں کے ہی اُڑنا چاہتی ہوں۔

دیکھو مُنی اویویک ہمارا۔ چاہیئے سدا شِوہی بھرتارا
ہے منیو! میرے اگیان کی بات تو دیکھئے۔ کہ میں شوجی کو ہی
پتی بنانا چاہتی ہوں

مہادیو اوگن بھون شِو سکل گن دھام
جیہی کرِ سنو ہم جاہی بن تیہی نہی سکن کام

مہادیو جی اوگنوں کے گھر ہیں۔ اور شِو جی پورن سدگنوں کے بھنڈار ہیں۔ جس کا من جس پر رم گیا اُسے تو اُسی سے کام ہے۔ دوسرے سے کیا مطلب۔

چوپائی

جو تم ملتے پہلے منیشا سنتیوں سکہ تہاری دھر شیشا
اب میں جنم شمبھو ہت ہارا۔ کو گن دوکن کرے بچارا

ہے منیشورو۔ اگر آپ پہلے ملتے۔ تو میں آپ کے اس اُپدیش کو سر اٹھا لیتی لیکن اب تو میں نے اپنا جنم شِو جی کے نمت ہار دیا ہے۔ پھر گن اور دوش کا بچار کون کرے۔

جو تمہرے ہٹھ ہردے بسیکھی۔ رہی نہ جائی بنو کئے بریکھی
تو کوتکین آلس ناہیں۔ برکنیا انیک جگ ماہیں

یدی آپ کے ہردے میں بہت ہی ہٹھ ہے۔ کہ آپ سے چُپ نہ رہا جائے بنا بیاہ کیے نہیں رہا جائے۔ تو کھیل تماشہ کرنے والوں کو آلسیہ تو ہوتا نہیں۔ ور اور کنیا سنسار میں بہت ہیں۔ اور کہیں جا کر کھیل کھیلیے۔

جنم کوٹی لگ رگر ہماری۔ بروں شمبھو نہ تو رہوں کنواری
تجوں نہ نارد کر اُپدیسو۔ آپ کہیں ست بار مہیشو

میں تو کروڑوں جنموں تک یہی ہٹھ رہے گا۔ کہ یا تو شِو جی کو وروں گی نہیں تو کنواری ہی رہوں گی۔ اگر خود مہادیو جی بھی آکر سو بار کہیں۔ تو بھی میں نارد کا اُپدیش نہیں چھوڑوں گی۔

میں پا پریئوں کہی جگدمبا۔ تم گریہہ گون بھئے بلمبا
دیکھ پریم بولے منی گیانی۔ جے جے جگد مبکے بھوانی

پھر جگت جننی پاربتی جی نے کہا کہ میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں آپ اپنے گھروں کو جائیے بہت دیر ہو گئی ہے۔ پاربتی جی کا سچا پریم دیکھ کر گیانی منی بولے ہے جگ جننی۔ ہے بھوانی۔ آپ کی جے ہو جے ہو۔

دوہا

تم مایا بھگوان شِو سکل جگت پتو مات
نائی چرن سر منی چلے پُنی پُنی ہرشت گات

آپ مایا ہیں۔ اور شِو جی بھگوان ہیں۔ آپ دونوں کل برہمانڈ کے ماتا پتا ہیں۔ ایسی استتی کر کے منیوں نے اُن کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور وہاں سے چل دیئے۔ پاربتی جی کے پریم کو دیکھ کر اُن کا من بہت ہی پرسن ہوتا تھا۔

چوپائی

جائی منن ہم ونتو پٹھائے۔ کری بنتی گرجہ گریہہ لائے
بہو سپت رشی شو پہیں جائی۔ کتھا اُماکی سکل سنائی

منیوں نے جا کر پربت راج ہماچل کو پاربتی جی کے پاس بھیجا۔ اور وہ بنتی کر کے انہیں گھر لے آئے پھر سپت رشی شِو جی کے پاس گئے اور اُنہیں پاربتی جی کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

بھئے مگن شِو سنت سنیہا۔ ہرش سپت رشی گونے گیہا
من تھر کر تب شمبھو سجانا۔ لگے کرن رگھو نایک دھیانا

پاربتی جی کے پریم کو سن کر شِو جی آنند میں مگن ہو گئے۔ سپت رشی پرسن ہو کر اپنے گھر کو چلے گئے۔ تب سندری شِو جی من کو ایکاگر کر کے شری رگھو ناتھ جی کا دھیان کرنے لگے۔

تارک اسر بھیو تہیہ کالا۔ بھج پرتاپ بل تیج بشالا
تیہہں سب لوک لوک پتی جیتے۔ بھئے دیو سکھ سمپتی ریتے

اس سے ایک تارک نام دیتنت پیدا ہوا جس کا بھجا بل اور پرتاپ ور تیج بہت وشال تھا۔ اس نے سب لوک اور لوکپال جیت لیئے اور سب دیوتا لوگ سکھ اور سمپتی سے خالی ہو گئے۔

اجر امر سو جیت نہ جائی۔ ہارے سُر کر بہو بدھ لرائی
تب برنچی سن جائے پکارے۔ دیکھے بدھی سب دیو دکھارے

وہ اجر اور امر دیتنت کسی سے جیتا نہ گیا۔ دیوتا لوگ اس کے ساتھ بہت طرح کی لڑائیاں لڑ کر ہار مان بیٹھے۔ تب اُنہوں نے برہما جی کے پاس جا کر پکار کی اور برہما جی نے دیوتوں کو دُکھی دیکھ کر

دوہا

سب سن کہا بجھائی بدھی دنج بدھن تب ہوئی
شمبھو شکر سمبھوت ست اہی جیتے رن سوئی

برہما جی نے سب کو سمجھا کر کہا کہ اس دیتنت کا مرن تب ہو گا جب شِو جی کے ویرج سے پُتر اتپن ہو گا۔ وہی اس دیتنت کو یدھ میں جیتے گا۔

چوپائی

(ارتھات سداگیان وچار گرنتھ ول بھی اکھارہ گیا۔ اُس کا آچرن چھوٹ گیا) سارے سنسار بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ کہ بے بھگوان گیا ہونے والا ہے۔ ہماری کون رکھشا کرے گا۔ ایسا دُوسرا والا کون ہے جس کے لئے رگھو ناتھ کام دیو نے کپُت ہو کر ہاتھ میں دھنش بان دھارن کیا ہے۔

بنے سبھو جاگ اچر چر ناری پُرش اُس نام
تے نج نج مریاد تجی بھئے سکل بس کام

سنسار میں استری پُرش نام والے جتنے چراچر پرانی تھے وہ سب اپنی اپنی مریادا کو چھوڑ کر کام کے وش میں ہو گئے۔

چوپائی

سب کے ہردے مدن ابھیلاشا۔ لتا نہاری نویں ترُو ساکھا
ندی اُمگ اُمبدھ گہوں دھائی۔ سنگم کریں تالاب تلائی

سب جیووں کے ہردے میں کام بیشتر بڑھی بیلیوں کو دیکھ کر درختوں کی شاخیں جھکیں۔ ندیاں اُمنگ اُمنگ کر سمندر کی طرف دوڑیں۔ اور تالاب تلائیں پرسپر ملنے جُلنے لگیں۔

جہاں اُس دشا جڑن کی برنی۔ کو کہہ سکے سچیتن کرنی
پشو پنچھی نبھ جل تھل چاری۔ بھئے کام بس سمے بساری

جہاں جڑ جیو سمودائے کی ایسی دشا ہو گئی۔ وہاں چیتن جیووں کی کرنی کا تو کہنا ہی کیا۔ پشو پنچھی ارتھات آکاش اور پرتھوی دونوں پر وچرنے والے جیو اپنا اپنا سمان بھول کر سب کے سب کام اندھ ہو گئے۔

مدن اندھ بیاکل سب لوکا دس دن نہیں اوکو کہیں کوکا
دیو دنج نر کنر بیالا۔ پریت پشاچ بھوت بیتالا
ان کی دشا نہ کہیوں بکھانی۔ سدا کام کے چیرے جانی
سدھ وِرکت مہامنی جوگی۔ تے پی کام وش بھئے بیوگی

سب لوگ کام میں اندھے ہو کر ویاکل ہو گئے۔ چکوا چکوی کو بھی دن رات کی تمیز نہ رہی۔ دیو۔ دئیت۔ منش۔ کنر۔ ناگ۔ بھوت پریت۔ پشاچ (چنڈال) آدِ کسی کی دشا کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ تو سدا کام کے غلام ہیں۔ کتنے سدھ ویرکت۔ مہامنی اور یوگی لوگ بھی کام کے وش ہو کر استری کے ہرہ میں تڑپنے لگے

چھند

بھئے کام وش جوگیش تاپس پامرن کی کو کہے
دیکھیں چراچر ناری مئے جے برہم مے دیکھت رہے
ابلا بلوکہیں پُرش مئے جگ پُرش سب ابلا میم
دوئی دنڈ بھر برہمانڈ بھیتر کام کرت کوتک ایم

جب یوگی تپسوی بھی کام کے وش ہو گئے تو پامر پرانیوں کی تو گنتی ہی کیا۔ جو برہم گیانی چراچر جگت کو برہم رُوپ سے دیکھتے تھے وہ اسے استری رُوپ میں دیکھنے لگے۔ استریاں سارے سنسار کو پُرش روپ میں اور پُرش سارے سنسار کو استری روپ میں دیکھنے لگے دو گھڑی تک سارے برہمانڈ میں کام دیو کا یہ تماشا رہا۔

سورٹھا

دھری نہ کاہوں دھیر سب کے من من سج ہرے
جے راکھے رگھوبیر تے اُبرے تیہی کال مہوں

کسی نے بھی من میں دھیرج نہ رکھی۔ کام دیو نے سب کے من ہر لئے۔ اُس سمے کیول وہی کام دیو کے پربھاؤ سے بچے جن کی شری رگھوناتھ جی نے رکھشا کی (کام دیو کے اس کوتک کو درشٹانت رُوپ دیکر کوی یہ بتلاتے ہیں۔ کہ جب سنسار میں یا تو سماج میں دشئے بھوگ ہی ایک ماتر جیون کا دھیہ ہو جاتا ہے تو کُل وید مریادا۔ دھرم مریادا۔ لوک مریادا اُڑ جاتی ہے۔ کام کے بغیر اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ سماج میں اناچار دبھچار وبوگ تپ کا ڈھونگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام اندھ ہو کر جب آپس میں لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں تو ہاہا کار مچ جاتی ہے۔ اُس سمے اس ساری بپتا اور کلیش سے بچنے کا ایک ماتر اُپائے بھگوت بھگتی ہے)۔

چوپائی

اُبھے گھڑی اس کوتک بھیؤ۔ جب لگ کام شمبھو پہنہ گیؤ
شمبھو بلوکی سنسکیو مارو۔ بھئیو جتھا تھتی سب سنسارو

یہ چمتکار دو گھڑی تک رہا۔ جب تک کہ کام دیو مہادیو جی کے پاس نہ پہنچا۔ شوجی کو دیکھ کر کام دیو شنکا میں پڑ گیا۔ اور تب سارا سنسار پہلے کی بھانت ستھر ہو گیا۔

بھئے ترت سب جیو سکھارے۔ جم مد اتر گئے متوارے
رُدر دیکھی مدن بھئے ماتا۔ دُرا دھرش درگم بھگوانا

جیسے متوالے لوگ نشہ اُتر جانے پر شانت چت ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی تُرنت سب جیو سکھی ہو گئے۔ شو بھگوان جن پر موجے پانا اتی انت کٹھن ہے و جن کا پار پانا بھی مہا کٹھن ہے۔ کو دیکھ کر کام دیو ڈر گیا۔

بھرت لاج چھو کری نہیں جائی۔ مرن ٹھان من رچے سی اُپائی
پرکٹس ترت رچر رتو راجا۔ کسومت نو ترو راج برا جا

ناکام لوٹ جانے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور کیا کچھ نہیں جا سکتا۔ کام دیو نے اپنے مرنے کا نشچے کر کے اُپائے سوچا۔ تُرنت ہی سہاون بسنت رُت کو پرگٹ کیا۔ پھولے ہوئے نئے نئے درختوں کی قطاریں شوبھا پانے لگیں۔

بن اُپبن باپکا تڑاگا۔ پرم سبھگ سب دسا بھاگا
جنہہ تہنہ جنو اُم گت انوراگا۔ دیکھی مؤئے ہُوں من منج جاگا

بن و باغ، باؤلی و تالاب اور سب دشا کے بھاگ سہاونے ہو گئے۔ ادھر اُدھر مانو پریم ہی اُمڈنے لگا۔ جسے دیکھ کر مُردہ دلوں میں بھی کام دیو جاگ اُٹھا۔

چھند

جاگئی منوج جھوئے ہُوں من بن سُبھگتا نہ پرے کہی
سیتل سُگند سمند ماروت مدن انل سکھا سہی
بکسے سرنہ بہو کنج گنجت پنج منجل مدھو کرا
کل ہنس پک سُک سرس رو کر گان ناچہیں اپچھرا

دُوہ دلوں میں کام دیو جاگنے لگا۔ بن کی سندرتا کہی نہیں جا سکتی۔ کام اگنی کا سچا متر شیتل سگندھ مت اور مند پون چلنے لگا۔ سروروں میں انیکوں کمل کھل گئے جن پر سندر بھونروں کے جھنڈ گونج رہے تھے۔ راج ہنس، کوئل اور طوطے سُریلی بولی بولنے لگے اور اپسرائیں گانے اور ناچنے لگیں۔

دوہا

سکل کلا کری کوٹی بدھی ہاریو سین سمیت
چلی نہ اچل سمادھی شو کوپیو ہردے نکیت

اس پرکار کام دیو سینا سمیت کروڑوں اُپائے کر کے بھی ہار گیا۔ پر شو جی کی سمادھی اچل رہی۔ اس تھا ان کا من چلایمان نہ ہوا۔ تب کام دیو کرودھت ہو اٹھا۔

چوپائی

دیکھی رسال بٹپ بر ساکھا۔ تیہی پر چڑھیو مدن من ماکھا
سُمن چاپ نج سر سندھانے۔ اتی رس تاکی شرن لگ تانے

تب کام دیو آم کے درخت کی ایک سُندر شاخ دیکھ کر اس پر چڑھ گیا۔ من میں اس کے کرودھ بھرا ہوا تھا۔ اُس نے پھولوں کے دھنش پر اپنے پانچوں بان چڑھائے اور اتی انت کرودھ میں آ کر تاک کر انہیں اپنے کان تک تان لیا۔

چھاڑے بشم بسکھ اُر لاگے۔ چھوٹی سمادھی شمبھو تب جاگے
بھیو اِیس من چھوبھ بسیکھی۔ نین اُگھاری سکل دِس دیکھی

کام دیو نے بہت ہی زہریلے بان چھوڑے جو شو جی کے ہردے میں لگے۔ اُن کی سمادھی ٹوٹ گئی۔ اور بھگوان شو جی جاگ پڑے۔ اُن کے من میں بہت کھشوبھ (ہل چل۔ بیاکلتا) ہوا۔ انھوں نے آنکھیں کھول کر چاروں دشاؤں کی اور دیکھا۔

سورکھ بٹپ مدن بلوکا۔ بھیو کوپ کمپیو ترے لوکا
تب شو تیسر نین اُگھارا۔ چِت وَت کام بھیو جری چھارا

آم کے پتوں میں کام دیو کو چھپا دیکھ کر شو جی کو بڑا کرودھ ہوا۔ اُنکے کرودھ سے تینوں لوک کانپ اُٹھے۔ تب شو جی نے اپنا تیسرا نیتر کھولا۔ اُس کے دیکھتے ہی کام دیو جل کر بھسم ہو گیا۔

ہاہاکار بھیو جگ بھاری۔ ڈرپے سُر بھئے اُسر سُکھاری
سمجھی کام سُکھ سوچہیں بھوگی۔ بھئے اکنٹک سادھک جوگی

سنسار میں بھاری ہاہاکار مچ گیا۔ دیوتا ڈر گئے اور دیتیہ سُکھی ہو گئے۔ بھوگی لوگ کام سکھ کو یاد کر کے سوچ کرنے لگے اور سادھک یوگی جن نشکنٹک ہو گئے۔ (اُن کے مارگ میں کوئی رکاوٹ نہ رہی)

چھند

جوگی اکنٹک بھئے پتی گتی سُنت رتی مورچھت بھئی
رودتی بدتی بہو بھانتی کرونا کرت شنکر پہیں گئی
اتی پریم کری بنتی بدھہ بدھی جوری کر سنمکھ رہی
پربھو آسُتوش کرپال شو ابلا نرکھی بولے سہی

یوگی جن نشکنٹک ہو گئے۔ کام دیو کی استری رتی اپنے پتی کی یہ گتی سن کر مورچھت ہو گئی۔ روتی چلاتی اور بھانت بھانت

کے ورلاپ کرتی شوجی کے پاس گئی بڑے پریم کے ساتھ انیک پرکار سے بنتی کر کے ہاتھ جوڑ کر شوجی کے سامنے کھڑی ہو رہی جلد ہی پرسن ہونے والے کرپالو مہادیو جی ابلا کو دیکھ کر سند بچن بولے۔

دوھا

اب تیں رتی نب ناتھ کر ہوئی ہی نام اننگ
بن وپو ویاپہیں سبھے پنی سنو نج ہن پرسنگ

ہے رتی۔ اب سے تیرے پتی کا نام اننگ ہوگا۔ یہ بنا شریر کے ہی سب کو ویاپے گا۔ اب تو اپنے پتی سے ملنے کی بات سن۔

چوپائی

جب جدونس کرشن اوتارا۔ ہوئی ہی ہرن مہا مہی بھارا
کرشن تنے ہوئی ہی پتی تورا۔ بچنو انیتھا ہوئی نہ مورا

جب دھرتی کا مہا بھاری بھار ہرنے کے لئے بھگوان یادو کل میں شری کرشن اوتار لیں گے تو تیرا پتی ان کے پتر کے روپ میں پیدا ہوگا۔ میرا یہ بچن بالکل سچ ہوگا۔

رتی گونی سنی سنکر بانی۔ کتھا اپر اب کہوں بکھانی
دیون سماچار سب پائے۔ برہما آدک بیکنٹھ سدھائے

شوجی کے بچن سن کر رتی چلی گئی۔ اب دوسری کتھا وستار سے کہتا ہوں۔ دیوتاؤں برہما آدی نے سب سماچار سنا۔ لئے تو وہ بیکنٹھ کو چلے گئے۔

سب سر بشنو برنچی سمیتا۔ گئے جہاں شو کرپا نکیتا
پرتھک پرتھک تنہ کینہ پرسنسا۔ بھئے پرسن چندر اوتنسا

سب دیوتا برہما وشنو سمیت وہاں گئے جہاں کرپاندھان شری شوجی براجمان تھے۔ سب نے الگ الگ شوجی کی استتی کی۔ چندر شیکھر شوجی پرسن ہو گئے۔

بولے کرپا سندھو برشکیتو۔ کہہ ہو امر آئے کہی ہیتو
کہہ بدھی تم پربھو انترجامی۔ تدپی بھگتی بس بنوؤں سوامی

کرپا ساگر بھگوان شو بولے۔ ہے دیوتاؤ! کہئے کس کارن یہاں آئے ہو۔ برہما جی نے کہا۔ ہے پربھو! آپ تو انتریامی ہیں تھی سبھے سوامی بھگتی وش میں آپ سے بنتی کرتا ہوں۔

دوھا

سکل سُرن کے ہردے اس سنکر پرم اُچھاہ
نج نینن دیکھا چہہ ہیں ناتھ تمہار وواہ

ہے شنکر بھگوان! سب دیوتاؤں کے من میں ایسا پرم اُتساہ ہے کہ اپنے نیتروں سے ہے ناتھ! آپ کا وواہ دیکھیں۔

چوپائی

یہ اُتسو دیکھئے بھری لوچن۔ سوئی کچھ کرہو مدن مد موچن
کام جاری رتی کہوں بر دینہا۔ کرپا سندھو یہ اتی بھل کینہا

سو یہ مہا اُتسو جیسے سب دیوتا آنکھ بھر کے دیکھیں ویسا ہی ہے کام دیو کے مد کو دور کرنے والے آپ کو کرنا چاہئے۔ کام دیو کو بھسم کر کے آپ نے رتی کو بردان دیا۔ سو ہے کرپاندھان وہ بہت ہی بھلا کیا۔

سا ست کرسُن کریں پساؤ۔ ناتھ پربھو نہ کر سہج سبھاؤ
پاربتی تپ کینہہ اپارا۔ کرہو تاسو اب انگیکارا

ہے ناتھ! ڈنڈ کے ادھیکاری کو ڈنڈ دیکر پھر کرپا کرنا یہ سوامی لوگوں کا سہج سبھاؤ ہی ہوتا ہے۔ پاربتی جی نے آپ کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ اس لئے اب انہیں آپ انگیکار پتنی کے روپ میں سویکار کیجئے۔

سنی بدھی بنے سمجھ پربھو بانی۔ ایسے ہی ہو کہا سکھ مانی
تب دیون دُندبھی بجائیں۔ برش سمن جے جے سُر سائیں

برہما جی کی بنتی سنکر اور پربھو کے بچنوں کو یاد کر کے شوجی نے پرسن چت ہو کر کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔ تب دیوتاؤں نے نگارے بجائے اور پھولوں کی بارش کر کے جے ہو جے ہو دیوتاؤں کے سوامی تمہاری جے ہو۔ ایسا کہنے لگے۔

اوسر جان سپت رشی آئے۔ ترت ہی بدھی گری بھون پٹھائے
پرتھم گئے جہاں رہی بھوانی۔ بولے مدھر بچن چھل سانی

پرسُندر سماں جان کر سپت رشی بھی وہاں آ گئے۔ برہما جی نے ترنت ہی انہیں پربت راج کے گھر بھیج دیا۔ وہ پہلے وہاں گئے۔ جہاں پاربتی جی تھیں۔ اور چھل سے بھرے میٹھے بچن بولے۔

دوھا

کہا ہمار نہ سُنئے ہو تب نارد کے اُپدیش
اب بھا جھوٹ تمہار پن جار یو کام مہیش

نارد جی کے اُپدیش کے کارن تم نے ہماری بات نہیں مانی تھا [illegible]

مانا تھا۔ اب تو تمہارا پرن بھی جھوٹا ہو گیا ہے کیونکہ وہ دو کا مُول جو کام دیو ہے۔ اُسی کو ہی مہادیو جی نے بھسم کر ڈالا۔

ماس پارائن تیسرا وشرام

سُنی بولیں مُسکائے بھوانی۔ اُچت کہیو مُنی بر گیانی
تمہرے جان کام اب جارا۔ اب لگ شمبھو رہے سبیکارا

سپت رشیوں کے یہ بچن سُن کر مُسکراتی ہوئیں پاربتی جی بولیں۔ ہے وگیانی مُنی ورد! آپ نے اُچت ہی کہا۔ آپ کی سمجھ میں تو شوجی نے کام دیو کو اب ہی بھسم کیا ہے۔ ابھی تک شوجی کام میں لپٹے تھے۔

ہمرے جان سدا شو جوگی۔ اَج ان وِدیہ اکام ابھوگی
جو میں شو سیئے اس جانی۔ پرتی سمیت کرم من بانی

لیکن ہماری سمجھ میں تو شوجی سدا سے ہی یوگی۔ اجنمے اندریہ (نندا کے یوگیہ نہیں) کام واسنا رہت اور بھوگ رہیں ہیں۔ یہ اگر میں نے من بچن کرم سے پریتی سہت اُن کی سیوا اُن کو ایسا جان کر ہی کی ہے۔

توں ہمار پن سُنہو مُنیشا۔ کر ہہیں ستیہ کر پاندھی ایسا
تمہ جو کہا ہر جاریو مارا۔ سوئی اتی بڑا اوبیک تمہارا

تو ہے مُنیشورو! سُنیئے۔ وہ کرپا ندھان بھگوان میرے پرن کو سچ ہی کریں گے۔ آپ نے جو یہ کہا ہے کہ شوجی نے کام دیو کو جلا دیا۔ سو یہ آپ کا بڑا بھاری اگیان ہے۔

تات انل کر سہج سبھاؤ۔ ہم تیہی نکٹ جائی نہیں کاؤ
گئے سمیپ سو اوس نسائی۔ اس من متھ مہیس کی نائی

ہے تات سُنو! اگنی کا یہ سہج بھاؤ ہے کہ پالا (جاڑا) اُس کے سمیپ کبھی جا ہی نہیں سکتا۔ اور جانے پر وہ اوشیہ نشٹ ہو جائے گا۔ ویسے ہی کام دیو بھی شوجی کے پاس جا کر سویم ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ شوجی کو اُسے جلانے سے کیا مطلب ہے۔

دوہا

ہیہ ہرشے مُنی بچن سُن دیکھ پریتی وشواس
چلے بھوانی نائی سر گئے ہماچل پاس

پاربتی جی کے بچن سُن کر و اُن کی پریتی و وشواس دیکھ کر مُنیوں کے ہردے پرسن ہو گئے۔ وہ پاربتی جی کو پرنام کر کے اُس کے پتا ہماچل کے پاس گئے۔

چوپائی

سب پرسنگ گِری پتی ہی سُناوا۔ مدن دہن سُن اتی دُکھ پاوا
بہور کہیو رتی کر ور دانا۔ سُنی ہم ونت بہت سُکھ مانا

انہوں نے پربت راج ہماچل کو شوجی کا سب حال سُنایا۔ کام دیو کے بھسم ہو جانے کا سماچار سُن کر پربت راج بہت دُکھی ہوا۔ پھر مُنیوں نے رتی کے وردان کی بات کہی جسے سُن کر ہم ونت نے بہت سُکھ مانا۔

ہردے بچار شمبھو پربھوتائی۔ سادر مُنی بر لئے بلائی!!
سُدن سُنکھت سُگھری رچائی۔ بیگ بید بدھی لگن دھرائی

اپنے ہردے میں شوجی کی پربھوتا کو وچار کر ہماچل نے گری پربت نے نکشتر واسی مُنیشوروں کو بلایا اور اُن سے شبھ دن شبھ نکشتر و بید و دھی انوسار شُدھا کر لگن لکھائی۔

پتری سپت رشنہ سوئی دینہی۔ گہی پد بندے ہماچل کینہی
جائی ودھی تن دینہی سو پائی۔ باچت پریتی نہ ہردے سمائی

سو وہ لگن پتر کا ہماچل نے رشیوں کو دے دی۔ اور اُنکے چرن پکڑ کر اُن کی بنتی کی۔ انہوں نے وہ لگن پتر کا جا کر برہما جی کو دی اس کو پڑھتے سمے برہما جی کے ہردے میں آنند نہ سما سکا۔

لگن باچ اج سبھے سُنائی۔ ہرشے مُنی سب سُر سمودائی
سُمن برشٹی نبھ باجن باجے۔ منگل کلس دسہوں دِسی ساجے

برہما جی نے لگن پڑھ کر سب کو سُنایا جس کو سُن کر مُنی اور دیو سمودائے (دیوتاؤں کا سماج) بہت پرسن ہوئے آکاش سے پھول

برشا ہونے لگی۔ اور باجے بجنے لگے۔ اور دسوں دشاؤں میں منگل کلش سجائے گئے۔

دوہا

لگے سنوارن سکل سر باہن بیدھ بمان
ہوہیں سگن منگل سبھد کرہیں اپچھرا گان

سب دیوتا اپنے اپنے باہن (سواری) اور بمان کو سنوارنے لگے۔ اور سندر منگل شگن ہونے لگے۔ اور اپسرائیں گانے لگیں۔

چوپائی

سو بھی شمبھو گن کرہیں سنگارا۔ جٹا مکٹ اہی مور سنوارا
کنڈل کنکن پہرے بیالا۔ تن بھبھوتی پٹ کیہری چھالا

شیوجی کے گن ان کا سنگار کرنے لگے۔ جٹاؤں کا سندر مکٹ اور سانپوں کا مور سجایا گیا۔ کنڈل اور کنکن بھی سانپوں ہی کے پہنے شریر پر بھبھوتی سجائی اور بستر کی جگہ باگھمبر (شیر کی کھال) پہنا دی۔

سسی للاٹ سندر سر گنگا۔ نین تین اپوبت بھجنگا
گرل کنٹھ اُر نر سر مالا۔ اسب بیش شیو دھام کرپالا

مستک پر چندرما سر پر گنگا جی تین نیتر اور سانپ جنیو گلے میں وشن اور چھاتی پر منش سروں کی مالا۔ اس بکا وانا کا بھیس پہنے ہوئے سو کرم وہ کلیان کے دھام اور کرپالو ہیں۔

کر ترشول اُر ڈمرو برا جا۔ چلے بسہہ چڑھ باجہیں باجا
دیکھ شیو سر تیہ مسکاہیں۔ بر لائک دُلہن جگ ناہیں

ایک ہاتھ میں ترشول اور دوسرے میں ڈمرو شوبھا پا رہے ہیں۔ شیوجی بیل پر چڑھ کر چلے۔ شیوجی کو دیکھ کر دیو انگنائیں (دیوتاؤں کی استریاں) مسکرائیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ اس ور کے لائق تو سنسار بھر میں کوئی دلہن نہیں ہے۔

بشنو برنچی آدی سُر براتا۔ چڑھ چڑھ باہن چلے براتا
سُر سماج سب بھانتی انوپا۔ نہیں برات دولہا انو روپا

وشنو برہما اور دیو سمودہ اپنے باہن پر چڑھ کر برات میں چلے۔ یدپی دیوتاؤں کا سماج سب بھانتی پرم سندر تھا۔ تتھاپی برات دولہا کے لائق نہ تھی۔

دوہا

بشنو کہا اس بہسی تب بولی سکل دس راج
بلگ بلگ ہوئی چلہو سب نج نج سہت سماج

وشنو نے سب دگپالوں (دشاؤں کے راجہ) کو بلا کر ہنس کر کہا کہ تم سب لوگ اپنے اپنے سماج سہت الگ الگ ہو کر چلو۔

چوپائی

بر انوہار برات نہ بھائی۔ ہنسی کریہو پر پر جائی
وشنو بچن سُنی سُر مسکائے۔ نج نج سین سہت بلگائے

بھائی۔ دولہا کے لائق یہ ہماری برات نہیں ہے کیا پرائے نگر میں جا کر اپنی ہنسی کراؤ گے۔ دیوتاؤں نے وشنو جی کے بچن سن کر مسکرا دیا۔ اور اپنے اپنے دل سمیت الگ ہو گئے۔

من ہی من مہیش مسکاہیں۔ ہری کے بینگ بچن نہیں جاہیں
اتی پریہ بچن سُنت پریہ کیرے۔ بھرنگی ہی پریر سکل گن ٹیرے

شیوجی یہ دیکھ کر من ہی من میں مسکرا رہے کہ ہری وشنو کے دل لگی والے بچن نہیں چھوٹتے اپنے پیارے کے اتی پریہ بچن سن کر بھرنگی گن کو کہہ کر اپنے سارے گنوں کو بلا لیا۔

شو انوشاسن سُنی سب آئے۔ پربھو پد جلج سیس تنہہ نائے
نانا باہن نانا بیکھا۔ بہسے شو سماج نج دیکھا

شوجی کے آدیش (حکم) کو سن کر سب آئے اور ان کے چرن کملوں میں مستک نوایا۔ نانا پرکار کے باہن (سواریاں) اور نانا پرکار کے بھیسوں سے یکت اپنے سماج کو دیکھ کر شوجی ہنسے۔

کوؤ مکھ ہین بپل مکھ کاہو۔ بن پد کر کوؤ بہو پد باہو
بپل نین کوؤ نین بہینا۔ رشٹ پشٹ کوؤ اتی تن کھینا

کسی کا منہ نہیں ہے۔ تو کوئی بہت سے منہوں والا ہے۔ کسی کے پاؤں نہیں ہیں۔ تو کوئی بہت سے پاؤں والا ہے۔ کسی کی بہت سی آنکھیں ہیں۔ تو کوئی اندھے ہیں۔ کوئی بہت ہرشٹ پشٹ (موٹا تازہ ہے) تو کوئی کانٹے کی طرح دبلا پتلا۔

چھند

تن کھیں کوؤ اتی پین پاون کوؤ اپاون گتی دھریں
بھوشن کرال کپال کر سب سدیہ سونت تن بھریں
کھر سوان سُوئر سر کال مکھ گن بیش اگنت کو گنے
بہو جنس پریت پشاچ جوگی جمات برنت نہیں بنے

کوئی بہت دبلا۔ کوئی بہت موٹا۔ کوئی پوتر کوئی اپوتر بھیس

دھارن کئے ہوئے ہیں۔ بھینکر گہنے پہنے۔ ہاتھ میں کپال لئے ہیں۔ اور تازہ خون سے شریر لتھڑے ہوئے ہیں۔ گدھے کتے اور گیدڑ کی طرح منہ کئے پھر رہے ہیں۔ ان کے بے شمار بھیسوں کی گنتی کیا ہو سکتی ہے۔ بہت پرکار کے بھوت پریت پشاچ اور یوگنیوں کی جماعتیں ہیں۔ ان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سورٹھا

ناچہیں گاویں گیت پرم ترنگی بھوت سب
دیکھت اتی بپریت بولہیں بچن بچتر ودھی

پرم ترنگی (موجی) بھوتوں کے گن ناچتے گاتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے میں بہت ہی بھینکر ہیں اور بڑے ہی وچتر ڈھنگ سے بولتے ہیں۔

چوپائی

جس دولہا تس بنی براتا۔ کوتک بیودھ ہوہیں مگ جاتا
یہاں ہماچل رچیو بتانا۔ اتی بچتر نہیں جائی بکھانا

جیسا دولہا ہے۔ اب ویسی ہی برات بن گئی ہے۔ اور راستے میں جاتے ہوئے انیک پرکار کے تماشے ہوتے جاتے ہیں۔ ادھر ہماچل نے ایسا وچتر بیاہ منڈپ بنایا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سیل سکل جہاں لگ جگ ماہیں۔ لگھو بسال نہیں برنی سراہیں
بن ساگر سب ندی تلاوا۔ ہم گری سب کوں نیوت پٹھاوا

جگت میں جتنے چھوٹے بڑے پربت تھے جن کا ورنن کر کے کوئی پار نہیں پاتا۔ اور جتنے بن سمندر۔ دریا۔ تالاب تھے۔ ہماچل نے سب کو نمنترن بھیجا۔

کام روپ سندر تن دھاری۔ سہت سماج سہت بر ناری
گئے سکل تہنا چل گیہا۔ گاویں منگل سہت سنیہا

اپنی اپنی اچھا انوکول سندر شریر دھارن کر کے اپنے سماج استریوں (پتروں) سہت پریم منگل گاتے ہوئے ہماچل کے گھر گئے۔

پرتھمہیں گری بہو گرہ سنوائے۔ جتھا جوگ جہاں تہاں سب چھائے
پر شوبھا اولوک سہائی۔ لاگی لگھو برنچی نپنائی

پہلے ہی سے پربت راج نے بہت سے گھر سنوار رکھے تھے

ان میں یتھا یوگیہ سب کو اتار دیا۔ نگر کی شوبھا اتنی سندر ہے۔ کہ آپ کے سامنے برہما جی کی رچنا بھی پھیکی پڑنے لگی۔

چھند

لگھو لاگ بدھی کی نپنتا اولوکی پر شوبھا سہی
بن باگ کوپ تڑاگ سرتا سبھگ سب سک کو کہی
منگل بپل تورن پتاکا کیتو گرہ گرہ سوہ ہیں
بنیتا پرش سندر چتر چھبی دیکھی منی من موہ ہیں

اس نگر کی شوبھا سندرتا کو دیکھ کر برہما جی کی کاریگری سچ مچ تچھ لگتی ہے۔ بن باغ۔ کنواں۔ تالاب۔ ندیاں۔ سبھی سندر ہیں ان کی سندرتا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ نگر کے بہتیرے گھر گھر بہت سے سندر چوک ہیں اور جھنڈے شوبھایمان ہو رہے تھے۔ نگر نواسی سندر استریوں پرشوں کی شوبھا کو دیکھ کر منیوں کے من بھی موہ گئے۔

دوہا

جگدمبا جہہ اوتری سو پر برنی کہ جائی
ردھی سدھی سمپتی سکھ نت نوتن ادھکائی

جہاں جگت کی ماتا نے سوئم اوتار لیا ہو اس نگر کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ ردھی سدھی سمپتی سکھ نت نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ارتھات سب اور آنند ہی آنند ہے۔

چوپائی

نگر نکٹ برات سنی آئی۔ پر کھر بھر شوبھا ادھکائی
کری بناو سجی باہن نانا۔ چلے لین سادر اگوانا

نگر کے پاس جب برات آئی۔ تو سارے نگر میں گھر گھر دھوم دھام مچ گئی جس سے نگر کی شوبھا اور بھی بڑھ گئی۔ بناؤ شرنگار کر کے اور نانا پرکار کے باہن سجا کر آدر سہت برات کی اگوانی (پیشوائی) لینے کو چلے۔

ہیہ ہر شے سر سین نہاری۔ ہری ہی دیکھی اتی بھئے سکھاری
شو سماج جب دیکھن لاگے۔ بڈر چلے باہن سب بھاگے

پہلے تو دیوتاؤں کی سینا کو دیکھا۔ سب پرسن چت ہوئے کہ برات بہت اچھی آئی۔ وشنو بھگوان کو دیکھ کر تو سب کو بڑا ہی آنند ہوا۔ لیکن جب شو سماج کو دیکھنے لگے۔ تو ان کے باہن ہاتھی گھوڑے۔

بیل آدک) سب ڈر کے بھاگ چلے۔

دھر دھیرج تہاں رہے سیانے۔ بالک سب جیو پرانے
گئیں بھون پوچھیں پتو ماتا۔ کہیں بچن بھے کمپت گاتا

بڑے بوڑھے لوگ تو دھیرج کر کے وہاں ٹھہرے رہے اور لڑکے تو سب اپنے پران لے کر بھاگے۔ گھر پہنچنے پر جب اُنکے ماتا پتا برات کی بابت پوچھتے ہیں۔ تو سب ڈر کے مارے کانپتے ہوئے کہتے ہیں۔

کہیئے کاہ کہی جائی نہ باتا۔ جم کر دھار کدھوں بری آتا
برُو بوراہ بسہیں اسوارا۔ بیال کپال بھوشن چھارا

ہم کیا کہیں۔ ہم سے کوئی بات کہی ہی نہیں جاتی۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ برات کی ہے یا یمراج کی سینا ہے دولہا۔ نہت (پاگل) ہے۔ اور بیل کی سواری کئے ہوئے ہیں۔ سانپ کپال (کھوپڑی) بھبوتی ہی اُس کے گہنے ہیں۔

چھند

تن چھار بیال کپال بھوشن نگن جٹل بھینکرا
سنگ بھوت پریت پشاچ جوگن بکٹ مکھ رجنی چرا
جو جیت رہی برات دیکھت پنیہ بڑ تیہی کر سہی
دیکھیں سو اُما بیاہ گھر گھر بات اس کرکن کہی

دولہے کے شریر پر بھسم لگی ہوئی ہے۔ سانپ اور کپال ہی اُس کے گہنے ہیں۔ وہ ننگا جٹا دھاری اور بھینکر روپ والا ہے بھوت پریت پشاچ۔ جوگنی اور بھیانک مکھ والے نشاچر (راکشش) اُس کے ساتھ ہیں۔ جو جیتا رہے گا سو لواہ کو دیکھے گا۔ سچ مچ وہ بھاگیہ شالی ہوگا۔ جو اس بھیت کر برات کو دیکھ کر جیتا رہ سکے لڑکوں نے گھر گھر یہی بات کہی۔

دوہا

سمجھی مہیش سماج سب جننی جنک مسکاہیں
بال بجھائے بیدہ بدھی نڈر ہو جو ڈر ناہیں

مہادیو جی کا سماج سمجھ کر لڑکوں کے ماتا پتا ہنسنے لگے اور بہت طرح سے انہوں نے لڑکوں کو سمجھایا۔ کہ نڈر ہو جاؤ۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

لے اگوان براتہی لائے۔ دیئے سب ہی جن باس سہائے

بینا شبھ آرتی سنواری۔ سنگ سمنگل گاوہیں ناری

اگوان لوگ (پیشوائی کرنے والے) برات کو لے آئے انہوں نے سب کو سُندر جنواس ٹھہرنے کو دیئے۔ پاربتی جی کی ماتا مینا نے شبھ آرتی بنائی اور اُن کے ساتھ کی ناریاں سُندر منگل گان کرنے لگیں۔

کنچن تھار سوہ بر پانی۔ پرچھن چلی ہری ہرشانی
بکٹ بیش رودرہ جب دیکھا۔ ابلنہ اُر بھئے بھیو بشیکھا

سورن کا تھال سُندر ہاتھوں میں شوبھا پا رہا ہے اس پرکار مینا پرسن چت ہو کر ور کو پرچھنے چلی۔ جب مہادیو جی کو بھیانک بھیس میں دیکھا تو استریوں کے ہردوں میں بڑا بھاری بھے اُتپن ہو گیا۔

بھاگی بھون پیٹھیں اتی تراسا۔ گئے مہیش جہاں جن باسا
مینا ہردہ بھیو دکھ بھاری۔ لینہی بولی گریس کماری

وہ ڈر کے مارے بھاگ کر گھروں میں گھس گئیں اور شو جی جنواسے کو چلے گئے۔ مینا کے ہردہ میں بڑا بھاری دکھ ہوا۔ انہوں نے تب پاربتی جی کو بلایا۔

ادھک سنیہہ گود بیٹھاری۔ شیام سروج نین بھر باری
جیہیں بدھی تمہیں روپ اس دینہا۔ تے ہی جڑ بر باور کس کینہا

اور اتی انت سنیہہ (پریم۔ ممتا) سے گود میں بٹھایا اور نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل (آنسو) بھر کر بولی۔ کہ جس بدھاتا نے تمہیں ایسا سُندر روپ دیا ہے۔ اس مورکھ نے تمہارے ور کو پاگل کیسے بنایا۔

چھند

کس کینہہ برُو بوراہ بدھی جیہیں تمہیں سُندرتا دئی
جو پھل چہئے سُرترو ہیں سو برس ببور ہیں لاگئی
تمہہ سہت گری تیں گروں پاوک جروں جل ندھی مہوں پروں
گھر جاؤ اپجس ہو جگ جیوت بیاہ ہوں نہ ہوں کروں

جس بدھاتا نے تمہیں اتنی سُندرتا دی ہے۔ اُس نے تمہارے لئے ور پاگل کیسے بنایا جو پھل کلپ برکش میں لگنا چاہیئے تھا۔ وہ بربس (زبردستی سے) ببول میں لگا جاتا ہے۔ میں تمہیں ساتھ لے کر پہاڑ پر سے گر کر مر جاؤں یا آگ میں جل مروں یا سمندر میں ڈوب کر مر جاؤں۔ گھر اُجڑ جائے۔ لوک میں اپجس (بدنامی) بھلے ہی ہو جائے

ایک سمے اس نے شوجی کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں رگھوکل دیپ کمل کے سورج شری رام چندر جی کو نرلیلا کرتے ہوئے دیکھا۔ تب اُسے موہ ہو گیا۔ شوجی کا کہنا نہ مان کر موہ وش ہو کر اس نے سیتا جی کا رُوپ دھارن کر لیا۔

چھند

سیتا ویش ستی جو کینہہ تیہیں اپرادھ شنکر پر ہریا
ہر برہ جاگی بہور پتوگے جگیہ جوگانل جریا
اب جنمی تمہرے بھون نج پتی لاگی دارون تپ کیا
اس جانی سنسے تجہو گریجا سرپا شنکر پریا

ستی جی نے جو سیتا کا رُوپ دھارن کیا۔ اس اپرادھ کے کارن شوجی نے اُن کا تیاگ کر دیا۔ شوجی کے برہ میں اپنے پتا کے یگیہ کی اگنی میں اس نے اپنے شریر کو جلا ڈالا۔ اب یہ تمہارے گھر پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے پتی کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ ایسا جانکر تم سب سنشے (شک و شبہ) چھوڑ دو۔ پاربتی ہر کال ہی شوجی کی پریہ ہے۔

دوہا

سُن نارد کے بچن تب سب کر مٹا بشاد
چھن مہوں بیاپیو سکل پُر گھر گھر یہ سنباد

نارد جی کے بچن سن کر سب کا بشاد (سنتاپ۔ دُکھ اور بیقراری) مٹ گیا۔ اور چھن بھر میں نارد جی کا یہ سنواد (بات چیت) سارے نگر میں گھر گھر پھیل گئی۔

چوپائی

تب مینا ہم ونت آنندے۔ پنی پنی پاربتی پد بندے
ناری پُرش سسو جوبا بیاسنے۔ نگر لوگ سب اتی ہرشانے

تب مینا اور ہماچل دونو پرسن ہو گئے۔ اور انہوں نے بار بار پاربتی جی کے چرنوں کی بندنا کی۔ اس نگر کے لوگ ناری پُرش بالک جوان و بوڑھے سبھی بہت پرسن ہوئے۔

لگے ہون پُر منگل گانا۔ سجے سبہی ہاٹک گھٹ نانا
بھانت انیک بھئی جیونارا۔ سوپ ساستر جس کچھو بیوہارا

سارے نگر میں منگل گان ہونے لگے سب نے اپنے گھروں میں بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر رکھے۔ سوپ ساستر (پاک شاستر) انوسار جس شاستر میں کھانے پینے کی وستو تیار کرنے کی شکشا دی گئی ہے) کے بدھان انوسار بھانت بھانت کی رسوئی تیار کی گئی۔

سو جیونار کہ جائے بکھانی بسہیں بھون جیہیں ماتو بھوانی
سادر بولے سکل براتی۔ بشنو برنچی دیو سب جاتی

جس گھر میں ماتا بھوانی آپ ہی براجتی ہیں۔ اس گھر کی بھوجن سامگری کا کیسے ورنن کیا جا سکتا ہے۔ سارے براتیوں وشنو برہما اور سب دیوتاؤں کو ہماچل نے آدر سے بلوایا۔

بیدھہ پانتی بیٹھی جیونارا۔ لاگے پروسن نپن سوارا
ناری برند سُر جیونت جانی۔ لگی دین گاری مردو بانی

بھوجن کرنے والے بہت سی پنکتیوں (قطاروں) میں بیٹھے چتر رسوئیے بھوجن پروسنے لگے۔ استریوں نے جب دیوتاؤں کو بھوجن کھاتے دیکھا۔ تو کومل بانی سے ہنسی میں گالیاں دینے لگیں۔

چھند

گاریں مدھر سور دیہیں سندر بینگ بچن سناوہیں
بھوجن کرہیں سُر اتی بلمبو بنود سُنی سچو پاوہیں
جیونت جو بڑھیو آنند سو مکھ کوٹی ہو لئے پرے کہیو
اچوائیں دینہے پان گونے باس جہاں جاکو رہیو

سب سُندریاں مدھر سور سے گالیاں دینے لگیں اور بینگ بچن سنانے لگیں۔ جیسے سُن کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اس لئے دیری سے بھوجن کرنے لگے۔ بھوجن کرتے سمے جو آنند بڑھا۔ اس کا ورنن کروڑوں مکھوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ بھوجن کر لینے کے بعد آچمن کر کے پان دیئے گئے۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے ستھان کو چلے گئے۔

(بیاہ کے سمے جو دلہن کی سکھی سہیلیاں دولہا و براتیوں کو اُن کی استریوں کا سمبندھ اپنے پُرشوں سے جوڑ کر گالی دیتی ہیں۔ اُسے بینگ بچن کہتے ہیں جسے پنجابی میں سٹھنیاں کہتے ہیں۔)

دوہا

بہور مُنن ہم ونت کہوں لگن سنائی آئی
سمے بلوک بباہ کر پٹھئے دیو بولائی

پھر مُنیوں نے ہم ونت کو لواہ کی لگن جا سنائی سو بیاہ کا سمے جان کر ہماچل نے سب دیوتاؤں کو بُلا بھیجا۔

چوپائی

یوں سکل شر سادر لینہے۔ سبھے بھو جیت آسن دینہے
بیدی بید بدھان سنواری۔ سُبھگ سُمنگل گاوہیں ناری

سب دیوتاؤں کو آدر سے بلوا بھیجا۔ اور سب کو بٹھایا گیا
(اپنی اپنی پدوی کے مطابق) آسن دیئے گئے۔ ویدک ریتی انسار
ویدی سنواری گئی۔ اور استریاں سندر اور منگل گیت گانے لگیں۔

سنگھاسن اتی دِویہ سُہاوا۔ جائی نہ برن بِرنچی بناوا
بیٹھے سو بپر ہیہ سر نائی۔ ہردے سُمر نج پربھو رگھورائی

ویدی پر برہما جی کا بنایا ہوا دِویہ و سندر سنگھاسن تھا۔ جس کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ شیوجی برہمنوں کو پرنام کرکے اور ہردے میں اپنے پربھو شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اس سنگھاسن پر براجمان ہوئے۔

بہُور مُنیسن اُما بولائی۔ کری سنگار سکھی لے آئی
دیکھت روپ سکل سُر موہے۔ برنے چھبی اس جگ کوی کو ہے

پھر مُنیوں نے پاربتی جی کو بلا بھیجا۔ جسے شرنگار کرکے سکھیاں لے آئیں۔ پاربتی جی کے روپ کو دیکھ کر سب دیوتا موہت ہو گئے۔ سنسار میں ایسا کون کوی ہے جو اس سندرتا کا ورنن کر سکے۔

جگدمبکا جانی بھو بھاما۔ سُرنہ من ہی من کینہہ پرناما
سُندرتا مرجاد بھوانی۔ جائی نہ کوٹیہوں بدن بکھانی

جگت کی جننی اور شیوجی کی پتنی جان کر دیوتاؤں نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ سُندرتا کی سیما (حد) شری پاربتی جی کا شوبھا کا ورنن کروڑوں مکھ بھی نہیں کر سکتے۔

چھند

کوٹیہوں بدن نہیں بنے برنت جگ جننی شوبھا مہا
سکچہیں کہت شرتی سیش سارد مند متی تلسی کہا
چھوی کھان ماتو بھوانی گونی مدھیہ منڈپ جہاں
اولوکی سکہیں سکچ پتی پد کمل منو مدھوکر تہاں

جگ جننی شری پاربتی جی کی مہان شوبھا کا ورنن کروڑوں مکھوں سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری شیش جی اور سرستی جی تک بھی سکچاتے ہیں (ہچکچاتے ہیں) بھلا تلسی داس جیسے مند بدھی کا تو کہنا ہی کیا۔ شوبھا کی کان بھوانی منڈپ میں اس جگہ گئیں جہاں کہ شوجی تھے۔ وہ سنکوچ کے مارے اپنے پتی کے چرن کملوں کو نہیں دیکھ سکیں۔ لیکن اُن کا من تو بھونرا کی بھانت وہاں ہی رس پان کر رہا تھا۔

دوھا

مُنی انوساسن گن پتیہہ پوجیو سمبھو بھوانی
کوؤ سُنی سنسے کرے جنی سُر اَنادی جیہ جانی

مُنیوں کی آگیا سے شوجی اور پاربتی جی نے گنیش جی کا پوجن کیا۔ من میں کوئی اس بات کی شنکا نہ کرے کہ گنیش جی تو اُن کے پُتر ہیں۔ ابھی وِواہ سے پورو ہی وہ کہاں سے آگئے۔ دیوتا انادی ہیں۔ شوجی اور پاربتی انادی کال سے ہی سرشٹی اتپتی پالن اور پرلے کرتے آئے ہیں۔ بھوانی پرکرتی ہے اور شوجی پرش یہ دونو انادی ہیں۔ اور سرشٹی پر واہ رُوپ میں ان کے سنجوگ ویوگ سے نتی بگڑتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ان کا سمبندھ اس منڈپ میں ہی جوڑا گیا تھا۔ ان کا تو انادی سے ہی سمبندھ ہے۔ ویسے ہی اُنکے پُتر گنیش جی بھی انادی ہیں۔ اس لئے اگر بیاہ منڈپ میں شوجی و پاربتی نے گنیش کا پوجن کیا۔ تو اس میں کچھ سندیہہ نہ کرنا چاہئے۔

چوپائی

جس بیاہ کی بدھی شرتی گائی۔ مہا مُنن سو سب کروائی
گہی گریس کُش کنیا پانی۔ بھوہی سمرپی جان بھوانی

ویدوں میں جیسی بیاہ کی بدھی کہی گئی ہے۔ وہ سب مہامُنیوں نے کروائی۔ پربت راج ہماچل نے ہاتھ میں کشا لے کر اور کنیا کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شو پتنی جان کر شوجی کو سمرپن کر دیا۔

پانی گرہن جب کینہہ مہیشا۔ ہیہ ہرشے تب سکل سُریشا
بید منتر مُنی بر اُچرہیں۔ جے جے جے شنکر سُر کرہیں

جب شوجی نے پاربتی جی کا پانی گرہن کیا۔ (ہاتھ پکڑ لینا) تب سب دیوتا من میں بڑے ہی پرسن ہوئے سرشیشٹھ منی جن وید منتر اُچارن کرنے لگے۔ سب دیوتا شوجی کی جے ہو۔ جے ہو ایسا ہرش ناد کرنے لگے۔

باجہیں باجن بِبِدھ بدھانا۔ سُمن برشٹی نبھ بھئی بدھی نانا
ہر گرجا کر بھیو بیاہو۔ سکل بھون بھر رہا اُچھاہو

بھانت بھانت کے طرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ بھانت

بھانت کے پھولوں کی بارش آکاش سے ہونے لگی شِو اور پاربتی جی کا بیاہ ہوگیا۔ اور سارے برہمانڈ میں آنند بھر گیا۔

دامِن دِس تُرگ رتھ ناگا۔ دھینو بسن منی بستو بھاگا
ان کنک بھاجن بھر جانا۔ داج دِینہہ نہ جائی بکھانا

داسی۔ داس۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ گائیں بستر اَلا منی۔ نانا پرکار کی چیزیں۔ سونے کے برتن گاڑیوں بھر بھر کر اپار جہیز دیا۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

داج دیو بہو بھانتی پُنی کر جوری ہِمبھو دھر کہیو
کا دیؤں پُورن کام شنکر چرن پنکج گہی رہیو
شِو کرپا ساگر سسُر کر سنتوش سب بھانتی ہی کیو
پُنی گہے پد پاتھوج مینا پریم پری پُورن ہیو

بہت پرکار جہیز دے کر پھر ہاتھ جوڑ کر ہِم ونت نے کہا ہے شنکر آپ پُورن کام ہیں میں آپ کو کیا دے سکتا ہوں۔ ایسا کہہ وہ شِو جی کے چرن کملوں میں گر پڑا۔ تب کرپا کے ساگر بھگوان شِو نے سُسر کو سب بھانت سنتشٹ کیا۔ پھر پاربتی کی ماتا مینا نے پریم سے پُورن ہو وہ سے شِو جی کے چرن کس پکڑ لیے۔ اور کہا۔

دوھا

ناتھ اُما مم پران سم گرہہ کنکری کریہو
چھمیہو سکل اپرادھ اب ہوئی پرسن برو دیہو

ہے ناتھ! پاربتی مجھے پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ آپ اسے اپنے گھر کی داسی سیوا کار کریں۔ ہمارے سب اپرادھوں کو کشما کیجیے۔ اور پرسن ہو کر مجھے یہی وردان دیجیے۔

چوپائی

بہو بدھی شمبھو سیاسو سمجھائی۔ گونی بھون چرن سِر نائی
جننی اُما بولی تب لینہی۔ لے اچھنگ سُندر سِکھ دینہی

شِو جی نے بہت پرکار سے ساس کو سمجھایا تب وہ شِو جی کے چرنوں میں سر نوا کر گھر چلی گئیں۔ پھر ماتا نے پاربتی جی کو بلا لیا۔ اور گود میں لے کر سُندر شکشا دینے لگی۔

کریہو سدا شنکر پد پوجا۔ ناری دھرم پتی دیو نہ دوجا
بچن کہت بھرے لوچن باری۔ بہور لائی اُر لینہی کماری

ہے پاربتی! تو سدا شِو جی کے چرنوں کی پوجا کرنا۔ استریوں کا یہی دھرم ہے۔ استریوں کے لیے ایک پتی ہی دیوتا ہے۔ دوسرا کوئی دیوتا نہیں۔ یہ باتیں کہتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور پھر انہوں نے پاربتی جی کو اپنے ہردے سے لگا لیا۔

کت بِدھی سرجی ناری جگ ماہیں۔ پرادھین سپنہو سُکھ ناہیں
بھئی اتی پریم بِکل مہتاری۔ دھیرج کینہہ کُسمے بچاری

مینا پھر بولی۔ کہ ہے دیو! تو نے استریوں کو سنسار میں کیوں پیدا کیا۔ پرادھین کو تو کبھی سپنے میں بھی سُکھ نہیں ہوتا۔ ایسا کہہ کر ماتا پریم میں اتی انت بیاکل ہو گئی۔ پر تو رونے دھونے کا سماں نہ جان کر دھیرج کیا۔

پُنی پُنی ملت پرت گہی چرنا۔ پرم پریم کچھو جائی نہ برنا
سب ناری ملی بھینٹی بھوانی۔ جائی جننی اُر پُنی لپٹانی

مینا بار بار ملتی ہے۔ اور پاربتی جی کے چرن پکڑ لیتی ہے۔ اس پرم پریم کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھوانی سب استریوں کو مل ملا کر پھر ماتا کی چھاتی سے لپٹ گئی۔

جننی ہی بہور ملی چلی اُچت اسیس سب کاہوں دئیں
پھر پھر بلوکت مات تن تب سکھیں لے سو ہیں گئیں
یاچک سکل سنتوش شنکر اُما سہت بھون چلے
سب امر ہرشے سمن برکھی نسان نبھ باجے بھلے

پاربتی جی ماتا سے پھر مل کر چلیں سب استریوں نے انہیں یوگیہ آشیرواد دیا۔ پاربتی جی ماتا کو مڑ مڑ کر دیکھتی ہیں۔ تب اُن کی سکھیاں انہیں شِو جی کے پاس لے گئیں۔ سب یاچکوں (بھیکاریوں) کو سنتشٹ کر کے شِو جی پاربتی سمیت اپنے بھون کو چلے۔ سب دیوتاؤں نے پرسن ہو کر پھولوں کی بارش کی اور آکاش میں سُندر باجے بجانے لگے۔

دوھا

چلے سنگ ہِم ونت تب پہنچاون اتی ہیتو
بِبِدھ بھانتی پری توش کر بدا کینہہ برش کیتو

پربت راج اُن کو پہنچانے کے لیے ساتھ چلے۔ اُن کو بہت سنتشٹ کر کے شِو جی نے وداع کیا۔

چوپائی

تُرت بھون آئے گری رائی۔ سکل سیل سر لیئے بُلائی

آور دان پنے بہو مانا۔ سب کر پرا کینہہ ہم دانا
پریت راج گونت اپنے گھر آئے۔ اور سب پرتبول اور
سمودروں کو بلایا۔ آدر۔ دان۔ قرتا۔ پورنگ اور بہت سمان پورک
اُن کو وداع کیا۔

جہیں شمبھو کیلاش مہیں آئے۔ سُر سب نج نج لوک سدھائے
جگت ماتو پتر شمبھو بھوانی۔ تہنہ سنگارنہ کہیوں بکھانی

جب شوجی کیلاش پہنچے۔ تو سب دیوتا اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کوی کہتے ہیں۔ کہ شوجی اور پاربتی جی جگت کے ماتا پتا ہیں۔ اس لئے میں اُن کے شرنگار کا ورنن نہیں کروں گا۔

کرہیں بیدھ بدھی بھوگ بلاسا۔ گنن سمیت بسہیں کیلاسا
ہر گرجا بہار نت نیئو۔ اہی بدھی بپل کال چل گیئو

انیک پرکار کے بھوگ ولاس کرتے ہوئے شوجی اور پاربتی جی اپنے گنوں سمیت کیلاش پر رہنے لگے۔ اسی طرح نت نئے بہار کرتے ہوئے بہت سمے بیت گیا۔

تب جنمیو کھٹ بدن کمارا۔ تارک اسر سمر جنہہ مارا
آگم نگم پرسدھ پرانا۔ کھنمکھ جنم سکل جگ جانا

تب اُن کے گھر چھ مکھوں والے سوامی کارتک نام کے پتر کا جنم ہوا جس نے بڑے ہو کر یدھ میں تارک نام کے اسر کو مارا۔ وید پران اور شاستروں میں سوامی کارتک کی کتھا پرسدھ ہے۔ اور سارا سنسار اسے جانتا ہے۔

چھند

جگو جان کھن مکھ جنم کرم پرتاپ پرشارتھ مہا
تیہی ہیتو میں برشکیتو سُت کر چرت سنچھیپ ہی کہا
یہ اُما شمبھو بیاہ جو نر ناری کہیں جے گاوہیں
کلیان کاج بیاہ منگل سرپدا سکھ پاوہیں

شنمکھی سوامی کارتک کے جنم کرم پرتاپ اور مہان پرشارتھ کو سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے شوجی کے پتر کا سنکشیپت (مختصر) چرتر کہا۔ شو پاربتی کے بیاہ کی اس کتھا کو جو نر ناری کہیں گے اور گاویں گے۔ وہ کلیان کے کاریہ میں اور وواہ منگل میں سدا سکھی رہیں گے۔

دوہا

چرت شمبھو گرجا رمن بید نہ پاوہیں پار
برنے تلسی داس کم اتی متی مند گنوار

شوجی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے۔ اُس کا پار تو وید بھی نہیں پا سکے۔ پھر میں تلسی داس اتی انت مورکھ متی گنوار بھلے اُن کے چرتر کا کیسے ورنن کر سکتا ہوں۔

چوپائی

شمبھو چرت سنی سرس سہاوا۔ بھردواج منی اتی سکھ پاوا
بہو لالسا کتھا پر بادھی۔ نین نیر رومادلی ٹھاڑھی

شوجی کے رس بھرے سندر چرتر کو سن کر بھاردواج منی اتی پرسن ہوئے کتھا سننے کی اتی لالسا اُن کے من میں بڑھی۔ نیتروں میں جل بھر آیا اور شریر پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

پریم بیبس مکھ آو نہ بانی۔ دِشا دیکھ ہرشے منی گیانی
اہو دھن تو جنم منیشا۔ تمہیں پران سم پریہ گوریشا

مارے پریم کے مکھ سے بولا نہیں جاتا۔ اُن کی یہ دشا دیکھ کر یگیہ ولکیہ جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور کہا ہے منی ور تمہارا جنم دھنیہ ہے۔ تمہیں گوری پتی شری شوجی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

شو پد کمل جنہیں رتی ناہیں۔ رامہہ تے سپنیہوں نہ سہاہیں
بن چھل وشوناتھ پد نیہو۔ رام بھگت کر لچھن ایہو

جن کی شوجی کے چرن کملوں میں پریتی نہیں ہے۔ وہ رام چندر جی کو سوپن میں بھی (خواب میں بھی) نہیں سہاتے ہیں۔ (اچھے نہیں لگتے ہیں) بنا چھل کے یعنی شدھ من سے شوجی کے چرنوں میں پریم ہونا ہی رام بھگتی کا لکشن ہے۔

شو سم کو رگھوپتی برت دھاری۔ بن اگھ تجی ستی اسس ناری
پن کر رگھوپتی بھگتی دکھائی۔ کو شو سم رامہہ پریہ بھائی

شری رگھوناتھ جی کا برت دھارن کرنے والا شوجی کے سمان اور کون ہے۔ جنہوں نے بنا کسی اپرادھ کے ستی جیسی ناری کا تیاگ کر دیا۔ اور کٹھن پرن نبھا کر پربھو شری رام چندر جی کی بھگتی کو درڑھ کیا۔ ہے بھائی شوجی کے سمان رام چندر جی کو اور کون پیارا ہو سکتا ہے۔

دوہا

پرنمھو ہیں کہی شو چرت پوچھا مرم تمہارا
بھی سیوک تم رام کے رہت سمست بکار

میں نے پہلے ہی شو چرتر کہہ کر تمہارے دل کے بھید کو جان لیا۔ تم رام جی کے سچے سیوک ہو اور سارے دوشوں سے رہت ہو۔

چوپائی

میں جانا تمہار گن شیلا۔ کہیوں سُنہُ اب رگھوپتی لیلا
سُن منی آج سمست تم تورے۔ کہی نہ جائی جس سُکھ من مورے

میں نے تمہارا گن شیل جان لیا۔ سُنو اب میں رگھوپتی جی کی لیلا کا ورنن کرتا ہوں۔ ہے منی! سُنو تمہارے ملنے سے جیسا سُکھ ہم کو آج آنند ہوا ہے سو کہا نہیں جا سکتا۔

رام چرت اتی امت منیشا۔ کہہ نہ سکہیں ست کوٹی اہیشا
تدپی یتھا شرتی کہیوں بکھانی۔ سمر گرا پتی پربھو دھنو پانی

ہے منی شریشٹھ! رام چرتر اتی انت اپار ہے۔ جسے سو کروڑ شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو بھی جیسا میں نے سُنا ہے۔ ویسا ہی بانی کے سوامی اور ہاتھ دھنش دھارن کئے ہوئے بھگوان شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وستار پوروک کہتا ہوں۔

سارد دارو ناری سم سوامی۔ رام سُوتر دھر انتریامی
جیہہ پر کرپا کریں جن جانی۔ کوی اُر اجر نچاویں بانی

واک اناری کی اد دھشٹاتری دیوی شری سرسوتی جی ہے پرنتو اُپر یکت چوپائی میں بانی کے سوامی شری رام چندر جی کو کہا گیا۔ اب کوی اس شبد کا کا سما دھان کرتے ہیں)۔ کہ شری سرسوتی جی تو کاٹھ کی پتلی ہے۔ اور بھگوان رام اُس کو نچانے والے ہاتھ میں ڈوری پکڑے ہوئے سُوتر دھار ہیں۔ جس کوی پر اپنا بھگت جان کر وہ کرپا کرتے ہیں۔ اُس کوی کے من روپی آنگن میں سرسوتی جی کو وہ جیسا چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ناچ نچاتے ہیں۔

پرنوؤں سوئی کرپال رگھو ناتھا۔ برنوں بشد تاسو گن گاتھا
پرم رمیہ گری ور کیلاشو۔ سدا جہاں شو اُما نواسو

ان کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کو میں پرنام کرتا ہوں اور اُنہیں کے نرمل اُجل گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ کیلاش سب پربتوں میں اُتم اور بہت ہی رمنیہ (آنند دائک) ہے جہاں شو پاربتی جی سدا نواس کرتے ہیں۔

دوہا

سدھ تپودھن جوگی جن سُر کنر منی برند
بسہیں تہاں سُکرتی سکل سیویں شو سُکھ کند

سدھ، تپسوی اور یوگی جن۔ دیوتا و کنر اور منیوں کے سموہ (سماج۔ جماعت) اپنے شبھ کرموں کے پھل سروپ وہاں نواس کرتے ہیں۔ اور آنند مول شری شو جی کی سیوا کرتے ہیں۔

چوپائی

ہری ہر بمکھ دھرم رتی ناہیں۔ تے نر تہاں سپنیوں نہیں جاہیں
تیہی گری پر بٹ وٹپ بشالا۔ نت نوتن سندر سب کالا

جو لوگ بھگوان وشنو اور مہا دیو جی سے بمکھ ہیں۔ اور جنہیں دھرم میں پریم نہیں۔ وہ لوگ تو سپنے میں بھی وہاں نہیں جا سکتے۔ اس پہاڑ پر ایک وشال بڑ کا برکش ہے۔ جو نت نیا اور سب کال میں سندر رہتا ہے۔

تری بدھ سمیر سشیتل چھایا۔ شو بشرام بٹپ شرتی گایا
ایک بار تیہی تر پربھو گئیو۔ ترو بلوکی اُر اتی سُکھ بھئیو

وہاں تین پرکار کی وایو شیتل، مند، اور سگندھ بہتی رہتی ہے اور اس برکش کی چھایا بڑی ہی ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہ شو جی کے بشرام کرنے کا برکش ہے۔ جو کہ ویدوں میں پرسدھ ہے۔ ایک بار بھگوان شو اس برکش کے نیچے گئے۔ اور اس برکش کو دیکھ کر اتی انت پرسن چت ہو گئے۔

نج کر ڈاسی ناگ رپو چھالا۔ بیٹھے سہج ہیں شمبھو کرپالا
کند اندو در گور شریرا۔ بھج پرلمب پریدھن منی چیرا

اپنے ہی ہاتھ سے شو جی نے وہاں شیر کی کھال کا آسن بچھا لیا اور سہج سبھاؤ وہاں اُس آسن پر بیٹھ گئے۔ کند نامی پھول، چندرما اور شنکھ کے سمان اُن کا سُندر گورا شریر تھا۔ بازو لمبے اور شریر پر منیوں کے سے بستر دھارن کئے ہوئے تھے۔

ترُن ارُن امبج سم چرنا۔ نکھ دُتی بھگت ہردے تم ہرنا
بھجگ بھوتی بھوشن ترپورا ری۔ آنن سرد چندر چھبی ہاری

ان کے چرن اتی سندر اور کھلے ہوئے لال کمل کے پھول کے سمان تھے۔ ناخنوں کا پرکاش بھگتوں کے ہردے کا اندھیرا کار دُور کرنے والا تھا۔ سانپ اور بھبھوتی شو جی کے گہنے تھے مکھ اتنا سندر

تھا۔ کہ جس کی سُندرتا کے سامنے پورنماشی کے چندرما کی چاندنی
کی شوبھا بھی لجاتی تھی۔

دوھا

جٹا مکٹ سر سرت سر لوچن نلن بشال
نیل کنٹھ لاونیہ ندھی سوہ بال بدھو بھال

سر پر جٹاؤں کا مکٹ اور شری گنگا جی تھیں۔ اُن کی آنکھیں
بڑی بڑی کمل کے پھولوں کے سمان تھیں نیل کنٹھ تھا۔ اور وہ روپ
کے بھنڈار تھے مستک پر بال چندرما شوبھا پا رہا تھا۔

چوپائی

بیٹھے سوہ کام رپو کیسے ۔ دھریں شریر شانت رس جیسے
پاربتی بھل اوسر جانی ۔ گئیں شمبھو پہیں مات بھوانی

وہ کام کے دشمن شوجی وہاں بیٹھے ایسی شوبھا پا رہے تھے۔
مانو شانت رس نے ساکار روپ دھارن کیا ہو۔ پاربتی جی اسے اچھا
سمے (موقع) جان کر شوجی کے پاس گئیں۔

جان پریہ آدر اتی کینہا ۔ بام بھاگ آسن ہر دینا
بیٹھی شو سمیپ ہرشائی ۔ پورب جنم کتھا چت آئی

اپنی پیاری اردھنگنی کو آئی جان کر شوجی نے بڑے
آدر ستکار سے اپنے بائیں طرف انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ پاربتی
جی پرسن ہو کر شوجی کے پاس بیٹھ گئیں۔ اُسے پچھلے جنم کی کتھا یاد آگئی

پتی ہردیہ ہیتو ادھک انومانی ۔ بہسی اُما بولیں پریہ بانی
کتھا جو سکل لوک ہتکاری ۔ سوئی پوچھن چہ سیل کماری

اپنے اوپر پتی کے ہردہ میں ادھک پریم کا انومان (جان کر)
کر کے اُما ہنستی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔ جو کتھا سب لوکوں کے لئے
ہتکاری ہے۔ سوئی کتھا نرا سے پاربتی جی شوجی سے پوچھنے
لگیں۔

بشوناتھ مم ناتھ پُراری ۔ تری بھون مہما بدت تمہاری
چر اَرو اچر ناگ نر دیوا ۔ سکل کر ہیں پد پنکج سیوا

ہے برہمانڈ کے سوامی! ہے میرے ناتھ۔ ہے تری پرا دیت
کو مارنے والے آپ کی مہما تینوں لوکوں میں مشہور ہے۔ چر
اچر۔ ناگ۔ نر اور دیوتا سب آپ کے پد کملوں کی سیوا کرتے
ہیں۔

دوھا

پربھو سمرتھ سرو گیہ شو سکل کلا گن دھام
یوگ گیان ویراگ ندھی پرنت کلپتر و نام

ہے پربھو! آپ سمرتھ سرو گیہ ہیں سب کلاؤں اور گنوں کے خزانے
ہیں۔ یوگ گیان ویراگ کے بھنڈار ہیں۔ اور شرناگتوں کے لئے
آپ کا نام کلپ برکش ہے۔

جو موپر پرسن سکھ راسی ۔ جانیئے ستیہ موہ نج داسی
تو پربھو ہرہو مور اگیانا ۔ کہی رگھوناتھ کتھا بدھی نانا

ہے سُکھ دھام۔ یدی آپ مجھ پر پرسن ہیں۔ اور مجھے اپنی
سچی داسی جانتے ہیں۔ تو میرے اگیان کو شری رگھوناتھ کی نانا
پرکار کی کتھا کہہ کر ناش کیجئے۔

جاسو بھون سُرترو تر ہوئی ۔ سہہ کہ در درجنت دُکھ سوئی
سسی بھوشن اس ہردہ بچاری ۔ ہرہو ناتھ مم متی بھرم بھاری

کیونکہ جس کا گھر کلپ برکش (سورگ کا وہ برکش جو سب کی منائیں
کو پورا کرتا ہے) کے نیچے ہو وہ بھلا غریبی کا دکھ کیوں سہے۔ ہے چندر
بھوشن۔ ہے ناتھ! ایسا ہردہ میں وچار کر کے میری بدھی کے اس بھاری
بھاری سندیہہ کو دور کیجئے۔

پربھو جے منی پرمارتھ بادی ۔ کہہیں رام کہوں برہم انادی
سیش شاردا بید پُرانا ۔ سکل کر ہیں رگھوپتی گن گانا

ہے پربھو! جو تتو دیا اور تتو کو کہنے والے منی ہیں وہ شری رام چندر جی
کو انادی برہم کہتے ہیں۔ شیش۔ سرسوتی اور سب وید پران یہ سب ہی
رگھوناتھ کے گن گان کرتے ہیں۔

تم پُن رام رام دن راتی ۔ سادر جپہو اننگ آراتی
رام سو اودھ نرپتی سُت سوئی ۔ کی اج اگن الکھ گتی کوئی

آپ بھی رات دن نت نرنتر رام رام ہی جپتے رہتے ہیں
سو وہ رام اودھ کے راجکمار ہیں۔ یا کوئی اور نرگن اور اندریہ اگوچر رام ہیں۔

دوھا

جو نرپ تنے تا برہم کم ناری برہ متی بھور
دیکھ چرت مہما سنت بھرمت بدھی اتی مور

اگر وہ راجہ دشرتھ کے پتر ہیں۔ تو وہ برہم کیسے ہیں؟ اگر ان
کو برہم مان لیا جائے تو استری کے وِیوگ میں اُن کی بدھی کیوں کھوئی

گئی۔ ایک طرف تو اُن کے اتی پرکار ساندھارن الگائی منتوں
کے سے چرتر کو دیکھکر اور دوسری طرف اُن کی مہمان سُن کر میری بدھی
بڑی بھرم میں پڑ گئی ہے۔

جو انیہہ بیاپک بنجھو کوؤ۔ کہئیو بھائی ناتھ موہ سوؤ
اگیہ جان رس اُرجن دھر ہو۔ جیہی پدھ موہ مٹے سوئی کر تو
اور اگر ان کے بغیر کوئی اور کامنا رہت۔ دیاپک۔ سمرتھ۔
برہم ہے۔ سو ہے ناتھ۔ اُسے مجھے سمجھا کر کہیے جسے اگیانی جانکر
من میں کرودھ نہ لائیے۔ کنتو میں بھانت بھی میرا یہ بدھی بھرم دُور
ہو جاوے اُپائے کیجیے۔

مَیں بن دیکھی رام پربھوتائی۔ اتی بھیے بکل نہ تمہیں سُنائی
تدپی ملین من بودھ نہ آوا۔ سو پھل بھلی بھانت ہم پاوا
میں نے رام چندر جی کی پربھوتائی بن میں دیکھی ہے۔ پرنتو
اتی انت بھیے بیت ہو جانے کے کارن میں نے آپ سے وہ بات
نہیں کہی۔ تو بھی میرے ملین من کو گیان نہیں ہوا۔ اور اس کا پریکش
پھل تو بھلی بھانت میں نے پا ہی لیا ہے۔

اجہوں کچھو سنسے من مورے۔ کرہو کرپا بنوؤں کر جورے
پربھو تب موہی بہو بھانتی پربودھا۔ ناتھ سو سمجھ کر ہو جنی کرودھا
اب بھی میرے من میں کچھ شنکا ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے
بنتی کرتی ہوں کہ آپ کرپا کرکے میری اس شنکا کو دُور کریں۔ پربھو اس
سمے (جب کہ میں ستی رُوپ میں تھی) آپ نے مجھے بہت پرکار سے
سمجھایا تھا۔ پھر بھی میری شنکا دُور نہ ہوئی۔ ایسا دھیان کر آپ مجھ پر کرودھ
نہ کیجیے۔

تب کرائس بموہ اب ناہیں۔ رام کتھا پر رُچی من ماہیں
کہہُو پنیت رام گُن گاتھا۔ بھجگ راج بھوشن سُر ناتھا
مجھے اب پہلے جیسا موہ نہیں ہے۔ اب تو میرے من میں شری رام
چندر جی کی کتھا سننے کی لالسا ہے۔ ہے شیش ناگ رُوپی گہنے پہننے
والے دیوتاؤں کے سوامی مجھے شری رام چندر جی کے گُنوں کی
پوتر کتھا کہہ کر سُنائیے۔

دوہا

بندؤں پد دھر دھرن سر بِنے کروؤں کر جور
برنہو رگھو بر بشد جس شرتی سدھانت نچور

مَیں دھرتی پر مستک ٹیک کر آپ کے چرنوں کی بندنا کرتی
ہوں۔ اور ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ ہے ناتھ! سب
ویدوں کے سدھانت کو نچوڑ کر شری رگھو ناتھ جی کے نرمل اُتم یش
کا ورنن کیجیے۔

چوپائی

جار پی جوشتا نہیں ادھیکاری۔ داسی من کرم بچن تمہاری
گوڑھیو تتو نہ سادھو دُراویں۔ آرت ادھیکاری جہاں پاویں
یدیپی استری جاتی ہونے کے ناطے ویدس دھانت سننے میں میرا
ادھیکار نہیں تتھاپی میں من بچن کرم سے آپ کی داسی ہوں سنت
لوگ جہاں آرت ادھیکاری (دین دُکھی بیاکل ادھیکاری) پاتے
ہیں۔ وہاں وہ گوڑھ تتو کو اس آرت ادھیکاری سے چھپاتے نہیں ہیں۔

اتی آرت پوچھؤں سُر رایا۔ رگھوپتی کتھا کہو کر دایا
پرتھم سو کارن کہیو بچاری۔ نرگن برہم سگن بپو دھاری
ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں بہت ہی آدھین ہو کر آپ سے
پوچھتی ہوں۔ آپ مجھ پر دیا کرکے شری رگھوناتھ جی کی کتھا کہیے۔
پہلے تو وہ کارن وچار کر کہیے۔ جن کارن وش نرگن برہم نے سگن شریر
دھارن کیا ہے۔

پُنی پربھو کہیو رام اوتارا۔ بال چرت پُنی کہیو اُدارا
کہیو جتھا جانکی بیاہیں۔ راج تجا سو دُوشن کاہیں
ہے پربھو پھر آپ رام اوتار دھارن کرنے کی کتھا کہیے پھر
ان کی اُدار بال لیلاؤں کا ورنن کیجیے۔ جیسے انہوں نے جانکی کو بیاہا۔
وہ کتھا بھی کہیے۔ کون سے دوش وش انہوں نے راج پاٹ چھوڑا
وہ پرسنگ بھی کہیے۔

بن بسی کینہے چرت اپارا۔ کہہُو ناتھ جمی راون مارا
راج بیٹھ کینہی بہو لیلا۔ سکل کہہُو شنکر سکھ شیلا
پھر بن میں رہ کر انہوں نے جو انیک چرتر کیے اور اُس کے
بعد جس طرح راون کو مارا سو بھی" ہے ناتھ" وستار سے کہیے راج
پر بیٹھ کر انہوں نے جو انیک لیلائیں کی ہیں سو بھی سب ہے
سُکھ رُوپ شنکر! کہیے۔

دوہا

بہُری کہہُو کرو نائتن کینہہ جو اچرج رام

چوپائی

تدپی اسنکا کیہی ہو سوئی۔ کہت سنت سب کر ہت موئی
جن ہر کتھا سُنی نہیں کانا۔ سُتر وں رندھر اہی بھون سمانا

پھر بھی تم نے کر پا کی۔ کچھ شوک اور موہ نہ ہوتے ہوئے بھی جو پرانی شنکا اُٹھائی ہے سو اس شنکا کے بہانے اس بھگوت کتھا کے کہنے سننے سے سب کی بھلائی ہوگی۔ جنہوں نے بھگوان شری رام چندر جی کی یہ کتھا کانوں سے نہیں سُنی۔ ان کانوں کے سوراخ سانپ کے بل کے سمان ہیں۔

نینہ ہی سنت درس نہیں دیکھا۔ لوچن مور پنکھ کر لیکھا
تے سر کٹو تمبر سمتولا۔ جے نہ نمت ہری گرو پد مولا

جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مہاتما پرشوں کے درشن نہیں کئے ان کی آنکھوں کی گنتی مور کے پنکھوں پر کی نقلی آنکھوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ جو سر بھگوان اور گورو کے چرنوں پر نہیں جھکتے وہ سر کڑوی تونبی کے سمان ہیں۔

جن ہری بھگتی ہردے نہیں آنی۔ جیوت شو سمان تیئی پرانی
جو نہیں کرئی رام گن گانا۔ جیہہ سو دادر جیہہ سمانا

جنہوں نے اپنے ہردے میں بھگوان کی بھگتی کو آنے نہیں دیا وہ پرانی جیوت دکھائی دینے پر بھی مردہ کے سمان ہیں۔ جو جیبھ شری رام چندر جی کے گنوں کا گان نہیں کرتی۔ اس جیبھ کو مینڈک کے سمان جانو۔

کلس کٹھور نٹھر سوئی چھاتی۔ سُنی ہری چرت نہ جو ہرشاتی
گرجا سُنہو رام کی لیلا۔ سُر ہت دنج بموہن سیلا

جو وہ بھگوت چرتر سن کر پرسن نہ ہو وہ پتھر کے سمان کٹھور اور نشٹھر ہے۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی کی لیلا سُنو۔ یہ لیلا دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والی اور دئیتوں کو موہ میں ڈالنے والی ہے

دوہا

رام کتھا سُر دھینو [illegible]
سنت سماج [illegible]

یہ رام کتھا کام دھینو کے سمان سیوا کرنے سے ہی سب سکھوں کو دینے والی ہے۔ اور ستپرشوں کا سماج ہی دیوتاؤں کا ادیان ہے۔ ایسا جان کر کون اسے نہ سُنے گا۔

چوپائی

رام کتھا سُندر کرتاری۔ سنشے بہگ اڑاون ہاری
رام کتھا کل بٹپ کٹھاری۔ سادر سُنو گرجا راجکماری!

رام کتھا ہاتھوں کی سُندر تالی ہے۔ جو سنشے روپی پنچھی کو اڑا دیتی ہے۔ پھر رام کتھا کلجگ روپی برکش کے لئے کاٹنے والی تیز کلہاڑی ہے۔ ہے پاربتی!! تم اسے آدر سے سُنو۔

رام نام گن چرت سُہائے۔ جنم کرم اگنت شرتی گائے
جتھا اننت رام بھگوانا۔ تتھا کتھا کیرتی گن گانا

رام کے نام گن۔ سُندر چرتر اور جنم کرم وید وں نے اننت کہے ہیں۔ جیسے بھگوان شری رام چندر جی اننت ہیں ویسے ہی انکی کتھا۔ کیرتی (بڑائی) اور گن بھی اننت ہیں۔

تدپی جتھا شرتی جس متی موری۔ کہہوں دیکھی پریتی اتی توری
اُما پرشن تو سہج سُہائی۔ سکھد سنت سمت موہی بھائی

جیسا وید میں نے سُنا ہے۔ اور جیسی میری بدھی ہے۔ اسی کے انوسار تمہاری اتی انت پریتی دیکھتا ہوا میں اس رام کتھا کو کہتا ہوں۔ ہے پاربتی! تمہارا یہ پرشن سبھاؤ سے ہی سہاونا سکھدائیک۔ اور سنت سمت (جیسے سنتوں نے مانا ہے) ہے۔ اور میرے من کو بھی بہت اچھا لگتا ہے۔

ایک بات نہیں موہے سُہانی۔ جدپی موہ بس کہیو بھوانی
تم جو کہا رام کوؤ آنا۔ جیہہ شرتی گاو دھرہیں منی دھیانا

ہے پاربتی! تمہاری ایک بات مجھے پسند نہیں آئی۔ اگرچہ وہ تم نے موہ وش ہو کر کہی ہے۔ تم نے جو یہ کہا کہ وہ رام دسرتھ کے پتر ہیں یا کوئی اور رام ہیں۔ جن کی مہما کو وید گاتے ہیں۔ اور منی جن جن کا دھیان کرتے ہیں

دوہا

کہہیں سُنہیں اس ادھم نر گرسے جے موہ پساچ
پاکھنڈی ہری پد بمکھ جانہیں جھوٹ نہ سانچ

ایسے بچن تو مہا ادھم جیو ہی کہتے ہیں۔ جو اگیان روپی چنڈال کے پکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو پاکھنڈی ہیں۔ بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہیں۔ جن کو جھوٹ اور سچ اتھوا پُن اور پاپ کی کوئی پرکھ نہیں ہے۔

چوپائی

اگیہ اکوبد اندھ ابھاگی۔ کائی بشئے مُکر من لاگی

لپٹ کپٹی کُٹل سبیکھی ۔ سپنے ہُوں سنت سبھا نہیں دیکھی

جو بڑے اگیانی ۔ مندبدھ ۔ اندھے اور بھاگیہ ہین ہیں ۔ جنکے من رُوپی شیشے پر بِشے رُوپی کائی جم گئی ہے ۔ جو کامی ۔ کپٹی ۔ اور بڑے کُٹل ہیں ۔ اور جنہوں نے کبھی سپنے میں بھی سنت سماج کے درشن نہیں کئے ۔

کہہیں تے بید اسمّت بانی ۔ جن کے سُوجھ لابھ نہیں ہانی
مُکر ملن اَر نین بہینا ۔ رام رُوپ دیکھہیں کم دینا

وہی ایسی وید ورودھ باتیں کہتے ہیں جنہیں اپنے لابھ اور ہانی کا بھی گیان نہیں ہے ۔ جن کا من رُوپی شیشہ میلا ہے ۔ جن کے (گیان رُوپی) نیتر نہیں ہیں وہ ۔ ابھاگے بِچارے بھلا کس طرح شری رام چندر جی کے رُوپ کو دیکھ سکیں گے ۔

جن کے اگن نہ سگن بِبیکا ۔ جلپہیں کلپت بچن انیکا
ہری مایا بس جگت بھرماہیں ۔ تنہیں کہت کچھ اگھٹت ناہیں

جن کو نہ تو نرگن برہم کا اور نہ سگن برہم کا ہی گیان ہے جو بہت کلپت بچن کہہ کر واد ودواد کرتے ہیں ۔ جو ہری کی مایا کے بس میں ہو کر آواگون کے چکر میں بھرمن کرتے ہیں ۔ وہ اُچت انوچت (مناسب نامناسب) کچھ بھی کہہ سکتے ہیں ۔

باتُل بھوت بِبس متوارے ۔ تے نہیں بولہیں بچن بچارے
جنہہ کرت مہا موہ مد پانا ۔ تنہہ کر کہا کریئے نہیں کانا

جو پاگل ہوں ۔ بھوت کے وش ہو گئے ہوں یا کسی نشے میں متوالے ہوں ۔ ایسے لوگ سوچ سمجھ کر بچن نہیں کہا کرتے جنہوں نے مہا موہ رُوپی مدرا (مہا اگیان رُوپی شراب) پی لی ہو ۔ ایسے لوگوں کے کہنے پر دھیان نہیں دینا چاہیے ۔

سورٹھا

اس نج ہردے بچاری تجو سنشے بھجو رام پد
سُنو گِرِراج کماری بھرم تم روی کر بچن مم

ایسا اپنے ہردے میں وچار کر کے سب شنکاؤں کو دور کرو اور شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کرو ہے پاربتی ! بھرم رُوپی مہا اندھکار کا ناش کرنے والے سورج کے سمان میرے بچنوں کو سُنو ۔

چوپائی

سگن ہی اگن ہی نہیں کچھ بھیدا ۔ گاوہیں مُنی پران بُدھ بیدا
اگن اُرُوپ الکھ اج جوئی ۔ بھگت پریم بس سگن سو ہوئی

سگن برہم اور نرگن برہم میں کچھ بھی بھید نہیں ہے ۔ مُنی پُران ۔ پنڈت اور وید سبھی ایسا کہتے ہیں ۔ جو نرگن نراکار اوکت (اپرگٹ) اور اجنما برہم ہے ۔ وہی بھگتوں کے پریم وش سگن ہو جاتا ہے ۔

جو گُن رہت سگن سوئی کیسے ۔ جل ہِم اُپل بلگ نہیں جیسے
جاسو نام بھرم تم پتنگا ۔ تیہی کم کہیئے بموہ پرسنگا

جو نرگن ہیں وہ سگن کیسے ہیں ! جیسے جل اور اولوں میں بھید نہیں دونوں پرمارتھ رُوپ سے ایک ہیں ۔ ویسے ہی نرگن ۔ اور سگن ایک ہی ہیں جن کا نام بھرم رُوپی اندھکار کو مٹانے کے لئے سورج ہے ۔ اُن کے لئے موہ کا پرسنگ بھی کیسے کہا جا سکتا ہے ۔

رام سچیدانند دنیشا ۔ نہیں تہاں موہ نِشا لولیشا
سہج پرکاش رُوپ بھگوانا ۔ نہیں تہاں پُنی بگیان بہانا

رام تو سچدانند سوروپ سورج ہیں ۔ اُن میں تو موہ اندھکار رُوپی راتری کا لیش ماتر بھی نہیں ہے ۔ بھگوان تو اپنے سبھاوک رُوپ سے ہی پرکاش سوروپ ہیں ۔ اُن میں تو پھر وگیان رُوپی پراتہ کال (صبح) بھی نہیں ہے ۔ کیونکہ جہاں اگیان رُوپی راتری ہو وہاں ہی وگیان رُوپی پراتہ کال ہونا چاہیے ۔ جب وہ سُروپ سے پرکاش سُروپ ہیں تو اُن میں اگیان رُوپی راتری اور گیان رُوپی پراتہ کال کی دوند کیسی ۔

ہرش بِشاد گیان اگیانا ۔ جیو دہرم اہمت ابھیمانا
رام برہم بیاپک جگ جانا ۔ پرمانند پریس پُرانا

ہرش (خوشی) شوک (غم) گیان اور اگیان ۔ اہم بھاؤ اور ابھیمان یہ سب تو جیو کے دہرم ہیں ۔ رام چندر جی تو ویاپک برہم پرمانند سروپ ۔ سب جیوؤں کے سوامی اور سب سے پرانے ہیں ۔ اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے ۔

دوہا

پُرش پرسِدھ پرکاش ندھی پرگٹ پراور ناتھ
رگھو کُل منی مم سوامی سوئی کہہ شِو نائیو ماتھ

جو پران پُرش پرسدھ ہیں ۔ پرکاش کے بھنڈار ہیں ۔ سب روپوں میں پرگٹ ہیں ۔ اور سب لوک پرلوک اکھوا انت کوٹی برہمنڈ کے سوامی ہیں ۔ وہی رگھو کُل منی شری رام چندر جی میرے سوامی

ہیں۔ ایسا کہہ کر شبو نے اُن کو پرنام کیا۔

چوپائی

بنج بھرم نہیں کہیں اگیانی۔ پربھو پر موہ دھریں جڑ پرانی
جتھا گگن گھن پٹل نہاری۔ جھانپیو بھانو کہیں کبچاری

اگیانی پرش اپنے اگیان کو تو سمجھتے نہیں۔ پر نمو دھ تھا۔ پربھو شری رام چندر جی پر اُس اگیان کا اروپ کرتے ہیں۔ جیسے آکاش میں بادل چھا جانے سے جو سورج کے آگے پردہ چھا جاتا ہے اُس کو دیکھ کر مند بدھی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ چھپ گیا۔

چتو جو لوچن انگلی لائے۔ پرگٹ جگل ششی تیہہ کے بھائے
اُما رام بیشک اس موہا۔ نبھ تم دھوم دھور جم سوہا

جیسے کوئی اپنی انگلی آنکھ پر لگا کر دیکھے تو اُس کے لئے دو چندرما پرگٹ ہیں۔ ہے پاربتی! رام چندر جی کے وشے میں موہ کی کلپنا کرنا ویسا ہی ہے۔ جیسے آکاش میں چھائے ہوئے اندھکار دھواں اور گرد و غبار۔ اتھا جیسے ان چیزوں کے چھا جانے سے آکاش پست نہیں ہوتا۔ وہ سدا ہی نرمل نرکار نرلیپ ہے۔ ویسے ہی بھگوان شری رام چندر جی سدا نتیہ۔ اکھنڈ۔ نرمل اور نرلیپ ہیں۔

بشے کرن سر جیو سمیتا۔ سکل ایک تیں ایک سچیتا
سب کر پرم پرکاشک جوئی۔ رام انادی اودھ پتی سوئی

وشے اندریاں۔ دیوتا اور جیو آتما یہ سب جڑ ہیں چیتن نہیں۔ یہ سب ایک کی سہایتا سے ایک چیتن ہوتے ہیں۔ ارتھات شبد سپرش روپ رس گندھ یہ پانچوں وشے اندریوں سے۔ اندریاں اپنے ادھشٹاتری۔ دیو شکتیوں سے اور ادھشٹاتری شکتیاں جیو آتما سے چیتن (پرکاشمان ہوتی ہیں) ان سب کا پرم پرکاشک ارتھات جس کی چیتن شکتی سے ان سب کی سنتا ہے۔ جس کے پرکاش سے یہ سب پرکاشتے ہیں۔ وہ انادی۔ برہم شری ایودھیا پتی شری رام جی ہیں۔

جگت پرکاسیہ پرکاشک رامو۔ مایا دھیش گیان گن دھامو
جاسو ستیہ تاتے جڑ مایا۔ بھاس ستیہ اِو موہ سہایا

جگت پرکاشیہ ہے۔ اور رام اُس کے پرکاشک ہیں وہ مایا کے سوامی گیان اور گنوں کے بھنڈار ہیں ان کی چیتن ستا سے موہ کی

[illegible]

دوہا

رجت سیپ مہوں بھاس جمی جتھا بھانو کر باری
جدپی مرکھا تہوں کال سوئی بھرم نہ سکئی کوئو ٹار

جیسے سیپ میں چاندی اور سورج کی کرنوں میں پانی (سراب) ان ہوئے ہی بھاستے ہیں۔ اگرچہ وہ تینوں کال میں (بھاسنے سے پہلے۔ بھاستے سمے اور بھاسنے کے بعد جبکہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ یہ تو سیپ ہے۔ چاندی نہیں ہے یہ تو سورج کی کرنوں کی چمک تھی جسے پانی سمجھا جاتا تھا) جھوٹے ہیں جس سمے اگیان وش سیپ میں چاندی کا بھرم ہوا اُس سمے بھی سیپ میں چاندی نہیں بن گئی تھی۔ اور جب یہ گیان ہو گیا۔ کہ یہ سیپ ہے۔ اس وقت بھی چاندی کا نام و نشان نہ تھا۔ اور جب ابھی سیپ میں چاندی کی پرتیتی ہوئی نہیں تھی اس سمے بھی چاندی وہاں نہ تھی۔ چاندی تینوں کالوں میں متھیا ہے۔ اور اس کا ادھشٹان یعنی آدھار تینوں کالوں میں ستیہ ہے اگرچہ چاندی متھیا ہے۔ یا سورج کی کرنوں میں جل کی پرتیتی متھیا ہے۔ تو بھی یہ سدا سے ان ہوئی بھاستی ہے۔ اس برہم کو کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

چوپائی

ایہی بدھی جگ ہری آشرت رہئی۔ جدپی اسیت دیت دکھ اہئی
جو سپنے سر کاٹے کوئی۔ بن جاگیں نہ دور دکھ ہوئی

اسی طرح (جس طرح کہ سیپ کے آشرت تھیا) چاندی ان ہوئی ہی بھاستی ہے)۔ بھگوان میں ان ہوئے سنسار کی متھیا پرتیتی ہے۔ اگرچہ یہ سنسار متھیا ہے تو بھی یہ دکھ دیتا ہے۔ جس طرح کہ سپنے میں کوئی سر کاٹ لے تو بنا جاگے وہ دکھ دور نہیں ہوتا۔ (جس طرح رسی میں جب سانپ کا بھرم ہو جاتا ہے تو منش اُسے سچ مچ کا سانپ سمجھ کے مارے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اس کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگتا ہے۔ کہ جان بچی لاکھوں پائے۔ اگر اس سانپ پر پاؤں پڑ جاتا تو جان گئی تھی۔ لیکن جب روشنی میں دیکھنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ تو رسی تھی جسے سانپ سمجھا تھا تو من کو شانتی ہو جاتی ہے۔ رسی میں کوئی وکار نہیں ہوا۔ اس میں کبھی سانپ نہیں بنا تھا۔ سانپ متھیا تھا لیکن تو بھی اس سے بھئے۔ اور دکھ تو ہوا اور رسی کے گیان ہو جانے پر دکھ و شانتی ہو [illegible] یہ سنسار بھگوان روپی ادھشٹان میں متھیا بھاستا

چندرماں کی شیتل کرنوں کے سمان آپ کی بانی سُنکر میرا گیان رُوپی اسوج کی دھوپ کا بھاری تاپ سب مِٹ گیا ہے کرپالو! آپ نے میرے سب سنشے دُور کر دیئے۔ اب شری رام جی کا یتھارتھ سُوروپ میری سمجھ میں آگیا ہے۔

ناتھ کرپا اب گیؤ بشادا۔ سُکھی بھیؤ پربھو چرن پرشادا۔
اب موہی اپن کنکر جانی۔ جدپی سہج جڑ ناری اگیانی۔
پرتھم جو میں پوچھا سوئی کہیو۔ جو موپر پرسن پربھو اہو۔
رام برہم چن مئے اِبناشی۔ سرب رہت سب اُر پُرباسی۔

ہے ناتھ! آپ کی پرم کرپا سے میرا شوک مِٹ گیا۔ اور آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میں سُکھی ہوگئی۔ اگرچہ میں ناری جاتی جڑ اور گیان ہین ہوں تو بھی ہے پربھو مجھے اپنی داسی جان کر جو کچھ میں نے پہلے پوچھا ہے۔ اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں کہیئے۔ شری رام جی برہم ہیں گیان سروپ اور اوناشی ہیں۔ سب سے الگ اور سب کے ہردوں میں انترا می روپ سے براجمان رہے ہیں۔

ناتھ دھریؤ نرتن کہہ ہیتو۔ موہی سمجھائی کہو برشکیتو۔
اُما بچن سُن پرم بنیتا۔ رام کتھا پر پریتی پنیتا۔

پھر ہے ناتھ! انہوں نے کون سے کارن وش منش شریر دھارن کیا۔ ہے برشکیتو (دھرم کا جھنڈا دھارن کرنے والے) مجھے یہ اچھی طرح سمجھایئے! پاربتی جی کے دین بچن سُنکر اور رام کتھا میں ان کی شُدھ پریتی دیکھ کر۔

دوہا

ہیہ ہرشے کا ماری تب شنکر سہج سُجان
بھو بدھی اُہہ پر ستتسی پی بولے کرپا ندھان

تب کام دیو کے دشمن سبھاؤ سے ہی چتر کرپا ندھان شیو جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور بہت پرکار پاربتی جی کی اُستتی (تعریف) کر کے اس پرکار بولے۔

نواں پرائن پہلا وشرام

ماس پرائن چوتھا وشرام

بھگوان رام کا اوتار

سورٹھا

سنو شبھ کتھا بھوانی رام چرت مانس بمل
کہا بھُشُنڈی بکھانی سُنا بہگ نایک گرڑ

ہے پاربتی! اس شُدھ رام چرت مانس کی پوتر کلیان مئے کتھا کو سُنو۔ جیسے کاگ بھُشُنڈی نے وِستار سے کہا اور پکشیوں کے سوامی گرڑ جی نے سُنا تھا۔

سورٹھا

سو سنباد اُدار جیہی بدھی بھا آگیں کہب
سُنہو رام اوتار چرت پرم سُندر انگھ

کاگ بھُشُنڈی اور گرڑ جی کے اس سنباد کا ورنن تو میں آگے کروں گا۔ پہلے شری رام جی کے اوتار کا پرم سُندر اور پاپ ناشک چرتر سُنو

ہری گُن نام اپار کتھا رُوپ اگنت امت
میں نج متی انسار کہوں اُما سادر سنہت

شری ہری کے گن۔ نام کتھا اور رُوپ اگنت (بیشمار) اور امنت ہیں۔ ہے پاربتی! آدر پریم پورک اسے سُنو میں اپنی بدھی کے انوسار کہتا ہوں۔

چوپائی

سُنو گر یجا ہری چرت سُہائے۔ بپُل بسد نگما گم گائے
ہری اوتار ہیتو جیہی ہوئی۔ اِدمِتّھم کہی جائی نہ سوئی

ہے پاربتی سُنو! ہری کے سُندر وچترت (مفصل) اور انیک چرتروں کو ویدشاستروں نے گایا ہے۔ ہری کا اوتار جس کارن سے ہوتا ہے۔ وِشیش کر یہی کارن ہے۔ وہ کارن ہے یا ایسا کارن ہے ماتیا۔ ایسا تو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ ہری کی لیلا ہری جانیں۔ اوتار لینے کی اپار لیلا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اَمک (فلاں) کارن وِشن بھگوان نے اوتار لیا ہے۔

رام اترکیہ بدھی من بانی۔ مت ہمار اس سُنہو سیانی
تدپی سنت مُنی بید پُرانا۔ جس کچھ کہہ سو متی انوماناً

ہے چتر! سُنو۔ ہمارا مت تو یہ ہے۔ کہ رام چندر جی بدھی من بانی کی ترک میں نہیں آتے۔ من بدھی بانی کی اس اتھاہ ساگر تک پہنچ نہیں۔ (ویدوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ جہاں سے بانی سمیت من اور بدھی کے لوٹ آتی ہے۔ وہ برہم پد ہے۔) تو بھی سادھو مہاتما رِشیوں نے منیوں نے اور وید پُران نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جو کچھ کہا ہے۔

تس میں سُمکھی سُناوؤں توہی۔ سمجھ پری جس کارن موہی
جب جب ہوئی دھرم کے ہانی۔ باڑھیں اسُر ادھم ابھیمانی
کرہیں انیتی جائی نہیں برنی۔ سیدہیں بپر دھینو سُر دھرنی
تب تب پربھو دھری بدھ شریرا۔ ہرہیں کرپا ندھی سجن پیرا

ہے سُند سُروپ پاربتی! بھگوان کے اوتار لینے کے جو کارن میری سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ میں تمہیں سُناتا ہوں۔ جب سنسار میں دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور دُشٹ نیچ ابھیمانی راکشش بڑھ جاتے ہیں اور وہ ایسا گھور اَنیائے و اتیاچار کرتے ہیں۔ جو کہا نہ جا سکے اور براہمن گائے اور دیوتا اور پرتھوی کو دُکھ دیتے ہیں۔ تب تب وہ کرپاندھان پربھو شریشٹھ جنوں کی پیڑا دُکھ تکلیف کو دُور کرنے کے نمت بھانت بھانت کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور اُنکی پیڑا کو ہرتے ہیں۔

دوھا

اسُر مار تھاپہیں سُرنہہ راکھیں نج شُرتی سیتو
جگ بستارہیں بسد جس رام جنم کر ہیتو

دشٹوں کو مار کر دیوتاؤں کو ستھاپت کرتے ہیں۔ اور اپنے وید مریادا رُوپی پُل کی رکھشا کرتے ہیں جگت میں اپنے سُندر نرمل یش کا وستار کرتے ہیں۔ شری رام اوتار کا بھی یہی کارن ہے۔

چوپائی

سوئی جس گائی بھگت بھو ترہیں۔ کرپا سندھو جن ہت تنو دھرہیں
رام جنم کے ہیتو انیکا۔ پرم وچتر ایک تیں ایکا

اُنکی یش کا گُن گان کر کے بھگت جن اس دُستر سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ کرپا کے ساگر بھگوان بھگتوں کے کلیان ارتھ شریر دھارن کرتے ہیں۔ رام جنم لینے کے انیک کارن ہیں اور ہر ایک کارن ایک دوسرے سے وچتر (نرالا حیران کُن) ہے۔

جنم ایک دوئی کہیوں بکھانی۔ ساوودھان سُنو سومتی بھوانی
دوار پال ہری کے پریہ دوؤ۔ جے اور بجے جان سب کوؤ

ہے سُندر بدھی والی پاربتی! ساودھان ہو کر سُنو میں شری ہری کے ایک دو جنموں کا وستار سے ورنن کرتا ہوں۔ ہری کے دو پیارے دوار پال تھے۔ جن کے نام جے اور وجے تھے۔ انکو سب جانتے ہیں۔

بپر شراپ تیں دوؤ بھائی۔ تامس اسُر دیہہ تن پائی
کنک کشیپ ار ہاٹک لوچن۔ جگت بدت سُرپتی مد موچن

وہ دونوں بھائی جے اور وجے سنکادِک برہمنوں کے شاپ (سراپ۔ بددعا) سے تامسی راکششی شریر کو پراپت ہوئے ایک کا نام ہرنیہ کشیپ اور دوسرے کا نام ہرنیاکش تھا۔ انہوں نے دیوتاؤں کے راجہ اندر کا گربھ (ابھیمان) توڑ دیا تھا جس کو سارا سنسار جانتا ہے۔

بجئی سمر بیر وکھیاتا۔ دھری براہ بپُو ایک نپاتا

ہنی نر ہری دُوسری ماراجن پرہلاد سجس بستارا

وہ دونوں یُدھ میں وجے (فتح) پانے والے مشہور دیر تھے دونوں میں سے ایک ہرنیاکش کو تو بھگوان نے سور کا روپ دھارن کر کے مارا اور دوسرے ہرنیاکشیپ کو نرسنگھ رُوپ دھارن کر کے مارا۔ اور اپنے بھگت پرہلاد کے سندر یش کو سنسار میں پھیلایا۔

دوہا

بھئے نشاچر جائی تیئی مہابیر بلوان
کنبھ کرن راون سُبھٹ سُر وجئی جگ جان

وہ دونوں جا کر راون اور کنبھ کرن کے نام سے بڑے مہا ویر بلوان راکھش ہوئے جنہوں نے دیوتاؤں کو جیت کر سارے جگت میں کھیاتی (شہرت) پراپت کی۔

مُکت نہ بھئے ہتے بھگوانا۔ تین جنم دِوِج بچن پرمانا
ایک بار تِن کے ہت لاگی۔ دھریو شریر بھگت انوراگی

سنک آدی برہمنوں کا شاپ تین جنم کے لئے تھا۔ اس لئے بھگوان دوارا مارے جانے پر بھی وہ مکت نہ ہوئے۔ ایک بار اُن کے کلیان ارتھ بھگت پریمی بھگوان نے پھر شریر دھارن کیا

کسیپ ادِتی تہاں پِتُو ماتا۔ دشرتھ کوشلیا وِکھیاتا
ایک کلپ اِہی بِدھی اوتارا۔ چرِت پوِتر کئے سنسارا

اس جنم میں کشیپ ادتی اُن کے ماتا پتا ہوئے۔ جو دشرتھ اور کوشلیا کے نام سے پرسدھ ہیں۔ ایک کلپ میں اس پرکار اوتار لیا۔ جگت میں پوتر لیلائیں کیں

ایک کلپ سُر دیکھ دُکھارے۔ سمر جلندھر سن سب ہارے
شمبھو کینہ سنگرام اپارا۔ دنج مہابل مرئی نہ مارا
پرم ستی اسُرادھِپ ناری۔ تیہیں بل تاہی نہ جتیں پرارِی

ایک کلپ میں جلندھر دَیت سے یُدھ میں ہار جانے کے کارن دیوتا لوگ بڑے دُکھی ہوئے۔ شوجی نے اُن کو دُکھی دیکھ کر جلندھر کے ساتھ بڑا گھور یُدھ کیا۔ پر وہ مہا شکتی شالی دَیت مارا نہ جا سکا۔ اس دَیت کی استری بڑی ہی پتی برتا تھی۔ جس کے پرتاپ کے کارن تریپرادی یعنی تریپراسُر دَیت کو مارنے والے شوجی بھی اس جلندھر دَیت کو نہ جیت سکے۔

دوہا

چھل کر ٹاریو تاسو برت پربھو سُر کارج کینہہ
جب تیہیں جانیو مرم تب شراپ کوپ کری دینہہ

پربھو نے چھل کر کے اس کے پتی برت دھرم کو بھنگ کیا اور اس طرح سے دیوتاؤں کا کارج سِدھ کیا۔ جب اُس استری پر یہ بھید کھُل گیا تب اس نے غصے ہو کر بھگوان کو شاپ دیا۔

تاسو شراپ ہری کینہہ پرمانا۔ کوتک نِدھی کرپال بھگوانا
تہاں جلندھر راون بھیئو۔ رن ہتی رام پرم پد دیہو

لیلاؤں کے بھنڈار کرپالو بھگوان نے اس کے شاپ کو سوِیکار کیا۔ وہی جلندھر اس کلپ میں راون ہوا جس کو یدھ میں شری رام چندر نے مار کر پرم پد دیا یعنی مکت کر دیا۔

ایک جنم کر کارن ایہا۔ جیہی لگی رام دھری نر دیہا
پرتی اوتار کتھا پربھو کیری۔ سُنو مُنی برنی کوِنہہ گھنیری

ایک جنم کا کارن یہ تھا جس سے کہ بھگوان نے نر شریر دھارن کیا۔ ہے مُنی سُنو۔ بھگوان کے ہر ایک اوتار کی کتھا کا کویوں نے بہت پرکار سے ورنن کیا ہے۔

نارد شراپ دینہہ ایک بارا۔ کلپ ایک تیہی لگ اوتارا
گرجا چکِت بھئی سُن بانی۔ نارد وشنو بھگت پُنی گیانی
کارن کون شراپ مُنی دینہا۔ کا اپرادھ رما پتی کینہا
یہ پرسنگ موہی کہہو پُراری۔ مُنی من موہ آچرج بھاری

ایک بار نارد مُنی نے بھگوان کو شاپ دیا۔ اس لئے ایک کلپ میں بھگوان نے اس شاپ کو پورا کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ نارد کے اس شاپ کو سُن کر پاربتی جی حیران ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ نارد مُنی تو وشنو بھگت اور گیان وان ہیں۔ انہوں نے کس کارن بھگوان کو شاپ دیا۔ لکشمی پتی بھگوان وشنو نے اُن کا کیا قصور کیا تھا۔ ہے شنکر جی نارد جی کی یہ کتھا مجھے وستار سے کہئے۔ نارد جی کے من میں بھی موہ (اگیان) آ گیا یہ بڑے اشچرج کی بات ہے۔

دوہا

بولے بہسی مہیش تب گیانی مُوڑھ نہ کوئے
جیہی جس رگھوپتی کرہیں جب سو تس تیہی چھن ہوئے

تب شوجی ہنستے ہوئے کہنے لگے۔ نہ کوئی گیانی ہے اور نہ مورکھ۔ پربھو جس کو جب جیسا کرتے ہیں۔ وہ اُسی چھن ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

سورٹھا

کہیوں رام گن گاتھ بھردواج سادر سُن ہُو
بھو بھنجن رگھوناتھ بھجو تلسی تج مان مد

(یگیہ ولک جی بولے) ہے بھردواج! میں شری رام کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ تم پریم سے اُسے سُنو۔ بھو ساگر کو پورت کرنے والے ارتھات جنم مرن کے پھندے کاٹنے والے بھگوان شری رگھوناتھ جی کا سب مان اور مد کو تیاگ کر بھجن کرو۔

چوپائی

ہم گری گوہا ایک اتی پاون۔ وہ سمیپ سُرسری سُہاون
آشرم پرم پنیت سُہاوا۔ دیکھ دیورشی من اتی بھاوا

ہماچل پربت میں ایک بڑی پوتر گپھا تھی۔ اس کے نکٹ ہی سُندر گنگا جی بہہ رہی تھیں۔ وہ پرم پوتر شوبھا نا آشرم دیکھکر نارد جی کو بڑا پسند آیا۔

نرکھ سیل سر بپن بھاگا۔ بھیو رماپتی پد انوراگا
سُمرت ہری شراپ گتی بادھی۔ سہج بمل من لاگی سمادھی

پربت کی سُندر ندی اور بن کے اس سُندر بھاگ (حصہ) کو دیکھکر نارد جی کو لکشمی پتی بھگوان وشنو کے چرنوں میں پریم ہو گیا۔ دکھش پرجاپتی کے جس شاپ کے کارن وہ ایک ستھان پر ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ اس شاپ کا پربھاو رک گیا اور من تو اُن کا سبھاو سے ہی نرمل تھا جس کے کارن اُن کی وہاں سمادھی لگ گئی۔

مُنی گتی دیکھ سُریش ڈرانا۔ کامہہ بول کینہہ سنمانا
سہت سہائے جاہُ مم ہیتو۔ چلیو ہرش ہیہ جل چر کیتو

نارد مُنی کی اس سمادھی اوستھا کو دیکھکر دیوراج اندر ڈر گئے۔ انہوں نے کام دیو کو بُلایا۔ اور اس کا بڑا سنمان (آدر) کیا۔ اور کہا کہ تم اپنے سہایکوں (مددگاروں) سمیت میرے ہت اٹھ جاؤ۔ یہ سُن کر کام دیو من میں پرسن ہو کر چلا۔

سُناسیر من مہوں اس تراسا۔ چہت دیورشی مم پُر باسا
جے کامی لولُپ جگ ماہیں۔ کُٹل کاک اِو سب ہی ڈراہیں

اندر کے من میں یہ ڈر تھا۔ کہ نارد جی میری پُری امراوتی کا راجیہ چاہتے ہیں۔ سنسار میں جو کامی اور لوبھی ہوتے ہیں۔ وہ کُٹل کوؤں کی طرح سب سے ڈرا کرتے ہیں۔

دوہا

سُوکھ ہاڑ لے بھاگ سٹھ سوان نرکھ مرگ راج
چھین لیئی جن جان جڑ تم سُرپتی ہی نہ لاج

جیسے کوئی جاہل مورکھ کتّا شیر کو آتے دیکھکر سوکھی ہڈی کو لے کر بھاگ جائے۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں شیر مجھ سے چھین نہ لے ویسے ہی دیوراج اندر کو من میں ایسا ڈر لاحق ہوا کہ کہیں میرے راجیہ کو نارد جی نہ چھین لیں۔ شرم نہ آئی۔

چوپائی

تیہی آشرم ہیں مارن جب گیئو۔ نج مایا بسنت نرمیوؤ
کُسمت بیودھ وٹپ بہو رنگا۔ کوجہیں کوکل گونجہیں بھرنگا

اُس آشرم میں جاتے ہی کام دیو نے اپنی مایا سے بسنت رِتو کا نرمان کیا۔ بھانت بھانت کے برکش اُگ گئے۔ اور اُن میں رنگ برنگ کے پھول کھل گئے۔ کوئلیں اُن پر کُوکُو کرنے لگیں۔ اور بھونرے وہاں گونجار کرنے لگے۔

چلی سہاون تری بدھ بیاری۔ کام کرشانو بڑھاون ہاری
رنبھادک سُرناری نوینا۔ سکل اسمسر کلا پربینا

کام اگنی کو بڑھانے والی تین پرکار کی سُندر وایو چلنے لگی۔ رمبھا وغیرہ دیو استریاں جو نوجوان تھیں اور کام اگنی کو بڑھانے میں کُشل (ماہر) تھیں۔

کرہیں گان بہو تان ترنگا۔ بہو بدھی کریڑہیں پانی پتنگا
دیکھ سہائے مدن ہرشانا۔ کینہیس پرپنچ بدھی نانا

وہ بہت سُرتال سے جھوم جھوم کر گانے لگیں اور ہاتھ میں گیند لے کر بھانت بھانت کے کھیل کرنے لگیں۔ کام دیو اپنے سہایکوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پھر اُس نے بھانت بھانت کی پرپنچ

(مایا) رچنا رچی۔

کام کلا کچھو مُنی ہی نہ بیاپی ۔ بچ بھئے ڈر ہیو منو بھو پاپی
سیم کہ جا تب سکتی کو ؤ تا سُو ۔ بڑ رکھوار رہا پتی جبا سو

کام دیو کی اس ساری رچناؤں کا ناردجی پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ تب تو اپراد کھی کام دیو اپنے ہی ڈر سے ڈر گیا جس کی رکھشا کرنے والے خود بھگوان وشنو ہوں۔ اُن کی سیما (حد۔ مریادا) کو سنسار بھر میں کون دبا سکتا ہے۔

دوھا

سہت سہائے سبھیت اتی مانی ہاری من مین
گہیسی جائے مُنی چرن تب کہی سُٹھی آرت بین

اپنے سہایکوں سمیت کام دیو اتی انت بھئے بھیت ہو کر اور من میں اپنی ہار مان کر ناردجی کے چرنوں میں جا گرا۔ اور بڑی آرت (دین) بانی بولا۔

چوپائی

بھیو نہ ناردمن کچھو رد شا۔ کہی پریہ بچن کام پری توشا
نائی چرن سر آیسو پائی ۔ گیبو مدن تب سہت سہائی

ناردجی کے من میں ذرا غصّہ نہ آیا۔ اور پریم کلر سے میٹھے بچن کہہ کر کام دیو کو سنتشٹ کیا۔ تب کام دیو نے اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔ اور اُن کی آگیا پاکر اپنے سہایکوں (مددگار سینا) سمیت وہاں سے چلا گیا۔

مُنی سُوشیلتا آپن کرنی ۔ سُر پتی سبھا جائے سب برنی
سُنی سب کے من اچرج آوا ۔ مُنی ہی پرسنسی ہری ہی سر ناوا

تب کام دیو نے دیوراج اندر کی سبھا میں آکر نارد مُنی جی کی سوشیلتا (سُندر سبھاؤ) اور اپنی کرتوت سب کہی۔ یہ سب کچھ سُن کر سب کے من میں حیرانی ہوئی۔ اور سب نے نارد مُنی جی کی اُستتی کی اور شری ہری کو پرنام کیا۔

تب نارد گو نے شیو پا ہیں۔ جِتا کام اہمِت من ماہیں
مار چرت شنکر ہی سُنائے ۔ اتی پریہ جان مہیس سکھائے
بار بار بنوؤں مُنی توہی ۔ جمہ یہ کتھا سُنایہو موہی

رتم جن ہری ہی سناؤں کبہوں ۔ چلیہو پرسنگ دُرایہو تب ہوں

میں نے کام دیو کو جیت لیا ہے۔ یہ ابھیمان ناردجی کے من میں ہو گیا۔ اسی طرح اہنکار کرتے ہوئے وہ شیوجی کے پاس گئے اور کام دیو کی ساری کرتوت کہہ سُنائی شیوجی نے ناردجی کو اپنا اتی انت پیارا جان کر یہ سکھشا دی کہ ہے مُنی! میں تم سے بار بار یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح سے تم نے یہ کتھا مجھے سُنائی ہے۔ اس طرح بھگوان وشنو کے آگے کبھی نہ کہنا۔ اگر کہیں ایسی بات چل بھی جائے تو بھی چُپ رہنا اور اس بھید کو چھپائے رکھنا۔

دوھا

شمبھو دینہہ اُپدیش ہت نہیں ناردہ سُہان
بھردواج کوتک سُنہو ہری اِچھا بلوان

اگرچہ شیوجی نے نارد کے ہت ارتھ اُپدیش کیا لیکن تو بھی یہ اُپدیش نارد کو اچھا نہ لگا۔ یگیہ ولک جی کہتے ہیں کہ ہے بھردواج! اب تماشا سُنو۔ ہری کی اِچھا بڑی ہی بلوان ہے۔

چوپائی

رام کینہہ چاہیں سوئی ہوئی ۔ کرے انیتھا اس نہیں کوئی
شمبھو بچن مُنی من نہیں بھائے ۔ تب برنچی کے لوک سدھائے

شری رام چندرجی جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ایسا کوئی بھی منش نہیں ہے۔ جو اُن کی اِچھا کے ورودھ کوئی کاریہ کر سکے۔ شیوجی کے بچن ناردجی کو پسند نہیں آئے۔ تب وہ وہاں سے برہم لوک کو چلے۔

ایک بار کر تل بر بینا ۔ گاوت ہری گُن گان پربینا
چھیر سندھو گونے مُنی ناتھا ۔ جہہ بس شری نواس شرتی ماتھا

راگ ودیا کے ماہر مُنی نارد ایک بار ہاتھ میں بین لئے اور ہری کے گُن گان کرتے ہوئے کھشیر ساگر کو گئے۔ جہاں ویدوں کے مستک سروپ لکشمی نواس بھگوان وشنو نواس کرتے ہیں۔

ہرشت ملے اُٹھ رما نکیتا ۔ بیٹھے آسن رشی سمیتا
بولے ہنس چراچر رایا ۔ بہتے دِنن کینہہ مُنی دایا

بھگوان وشنو اُٹھے۔ اور بڑے آنند سے

نارد جی سے ملے۔ اور آسن پر نارد جی کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔
چراچر جگت کے سوامی وشنو بھگوان ہنس کر بولے ہے منی ور!
آپ نے بہت دنوں کے بعد ادھر آنے کی کرپا کی ہے۔

کام چرت نارد سب بھاکھے۔ جدپی پرتھم برج شورا کھے
اتی پرچنڈ رگھوپتی کی مایا۔ جیہہ نہ موہ اس کو جگ جایا

نارد جی نے سب کام وِجے سمبندھی کتھا کہہ سنائی اگرچہ شو جی نے پہلے ہی سے منع کر رکھا تھا۔ بھگوان شری رگھو ناتھ جی کی مایا بڑی پربل ہے۔ بھلا ایسا کون پرش اس سنسار میں پیدا ہوا ہے جس کو اس مایا نے موہ میں نہ ڈالا ہو۔

دوہا

روکھ بدن کر بچن مردو بولے شری بھگوان
تمہرے سمرن تے مٹہیں موہ کام مد مان

بھگوان نے روکھا سا منھ کر کے یہ کومل بچن بولے کہ ہے منی ور! آپ کا سمرن کرنے سے ہی دوسروں کے موہ۔ کام۔ اور مد ابھیمان سب مٹ جاتے ہیں۔ پھر بھلا آپ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

چوپائی

سنو منی موہ ہوئی من تاکے۔ گیان براگ ہردے نہیں جاکے
برہمچریہ برت رت متی دھیرا۔ تمہی کی کری منوبھو پیرا

ہے منی ور! سنو۔ موہ تو اس کے من میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے ہردے میں گیان اور ویراگ نہیں۔ آپ تو پورن برہمچریہ برت دھاری اور بڑے دھیر بدھی ہیں۔ آپ کو بھلا کام دیو کیسے ستا سکتا ہے۔

نارد کہیو سہت ابھیمانا۔ کرپا تمہاری سکل بھگوانا
کرونا ندھی من دیکھ بچاری۔ اُر انکُر ئیو گرب تر بھاری

تب نارد جی نے ابھیمان کے ساتھ کہا۔ بھگوان یہ سب آپ کی کرپا ہے۔ کرونا ندھان (دیا کے بھنڈار) بھگوان نے من میں وچار کر دیکھا کہ اس کے ہردے میں تو بڑا بھاری گرب (ابھیمان) روپی برکش کا انکر پیدا ہو گیا ہے۔

بیگ سو میں ڈاریہوں اکھاری۔ پن ہمار سیوک ہتکاری
منی کر ہت مم کوتک ہوئی۔ اوش اپائے کرب میں سوئی

اس گرب روپی برکش کو میں جلد ہی اکھاڑوں گا۔ کیونکہ بھگت کے ہت ارتھ کاریہ کرنا ہی ہمارا برن ہے۔ میں وہ اپائے اوشیہ کروں گا جس سے منی کا ہت ہو اور میرا کھیل ہو۔

تب نارد ہری پد سر نائی۔ چلے ہردے ابھمت ادھیکائی
شری پتی نج مایا تب پریری۔ سنہو کٹھن کرنی تیہہ کیری

تب نارد جی بھگوان وشنو کو پرنام کر کے پہلے سے بھی زیادہ ابھیمان کے ساتھ وہاں سے چلے۔ تب لکشمی پتی بھگوان وشنو نے اپنی من موہنی مایا کو نارد منی کے اوپر پھیلایا۔ اس مایا نے جو کٹھن چرتر کیا سو سنو۔

دوہا

برچیو مگ مہہ نگر تیہیں شت جوجن بستار
شری نواس پر تے ادھک رچنا بِبدھ پرکار

اس من موہنی مایا نے راستے میں ایک سو یوجن یعنی چار سو کوس کا ایک لمبا چوڑا نگر بنایا۔ اس میں بیکنٹھ سے بھی بڑھ کر سندر بھانت بھانت کی رچنائیں رچائی گئی تھیں۔

چوپائی

بسہیں نگر سندر نر ناری۔ جنو بہو منسج رتی تنو دھاری
تیہیں پر بسیل ندھی راجا۔ اگنت ہئے گج سین سماجا

اس نگر میں ایسے سندر استری پرش بستے تھے۔ مانو جیسے کہ بہت سے کام دیو اور اس کی استری رتی نے ہی ساکار روپ دھارن کر منش شریر میں اپنے آپ کو پرگٹ کیا ہو۔ اس نگر میں سیل ندھی نام والا ایک راجہ تھا۔ جس کے یہاں گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور فوج کی ٹولیوں کا شمار نہ تھا۔

ست سرلش سم بھو بلاسا۔ روپ تیج بل نیتی نواسا
وشو موہنی تاسو کماری۔ شری بموہ جس روپ نہاری

سورگ کے راجہ اندر سے سو گنا بڑھ کر اس کا ویبھو (ٹھاٹ باٹ) اور سکھ وبھوگ کا ولاس تھا۔ روپ۔ تیج۔ بل اور نیتی کا تو مانو وہ گھر تھا۔ اس کی وشو موہنی نام کی ایک راجکماری تھی جو اتنی روپ وتی تھی۔ کہ جس کے روپ کو دیکھ کر لکشمی جی بھی موہت ہو جائیں۔

سوئی ہری مایا سب گن کھانی۔ شوبھا تاسو کی جائی بکھانی

کرہِں سو سمبر سو نرپ بالا ۔ آئے تہاں اگنت بہی پالا

وُہ راجکماری بھگوان کی مَن موہنی سب گنوں کی کان پایا ہی تھی۔ اُس کی شوبھا کا کون ورنن کر سکتا ہے۔ وہ راجکماری اپنا سوئمبر کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے وہاں بے شمار راجہ آئے ہوئے تھے

مُنی کوتکی نگر تہیں گیئو ۔ پُربا بن سب پُوچھت بھیوُ
سُن سب چرت بھوپ گرہ آئے ۔ کر پُوجا نرپ مُنی بیٹھائے

کھلواڑی مُنی ناردجی اُس نگر میں گئے اور نگر نواسیوں سے سب سماچار پُوچھا۔ سب سماچار سُن کر وہ راج محل میں گئے۔ راجہ نے اُن کی پُوجا کی۔ اور آدر سے آسن پر بٹھایا۔

دوہا

آن دیکھائی ناردہ بھوپتی راجکمار
کہہو ناتھ گن دوش سب ایہی کے ہرِدے بچار

راجہ نے اپنی راجکماری کو بُلا کر ناردجی کو دکھایا اور کہا۔ ہے ناتھ! من میں اچھی طرح وچار کر کے اُس کے گُن اور دوش کہیئے۔

چوپائی

دیکھ رُوپ مُنی برتی بساری ۔ بڑی بار لگ رہے نہاری
لچھن تاسو بلو کی بھُلانے ۔ ہردے ہرش نہیں پرگٹ بکھانے

اِس کے رُوپ کو دیکھ کر مُنی اپنا گیان وچار سب بھول گئے۔ بڑی دیر تک اُس کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ اس کے لچھن دیکھ کر مُنی اپنے آپ کو بھی کھو بیٹھے۔ ہردے مارے خوشی کے کھل اُٹھا۔ پر راجہ سے پرگٹ کر کے اُن لکشنوں کو نہیں کہا۔

جو ایہی برئی امر سوئی ہوئی ۔ سمر بھوُمی تیہی جیت نہ کوئی
سیوہیں جاسکل چراچر ناہی ۔ برئی سیل ندھی کنیا جاہی

من ہی من میں ناردجی اس کے لکھشنوں کو وچار کر کہنے لگے۔ کہ اسے جو بیاہے گا۔ وہ امر ہو جائے گا۔ اُسے یدھ بھومی میں کوئی جیت نہ سکے گا۔ یہ سیل ندھی راجکماری جس کا ورن کریگی۔ اس کے سارے چراچر جیو سیوا کریں گے۔

لچھن سب بچاری اُر راکھے ۔ کچھک بنائی بھوپ سن بھاکھے
سُتا سلچھن کہیں نرپ پاہیں ۔ نارد چلے سوچ من ماہیں

ناردجی نے اس راجکماری کے سب لکشنوں کو اپنے میں چھپائے رکھا اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی۔ اور بنا کر کہہ دیے۔ راجہ سے راجکماری کے سب شُبھ لکھشن کہہ کر بڑی سوچ میں پڑتے ہوئے ناردجی وہاں سے چل دیئے۔

کروں جائی سوئی جتن بچاری ۔ جیہی پرکار موہی برے کماری
جپ تپ کچھو نہ ہوئی تیہی کالا ۔ ہے بدھی ملئی کون بدھی بالا

ناردجی من میں یہ سوچ رہے تھے۔ کہ سوچ وچار کر کوئی ایسا یتن (اُپائے) کیا جائے کہ جس سے سوئمبر میں یہ راجکماری مجھے ہی ور دے۔ اس سمے جپ تپ سے تو کچھ ہونے سے رہا ہے بدھاتا! مجھے یہ راج کنیا کس پرکار ملے۔

دوہا

ایہی اوسر چاہیئے پرم شوبھا رُوپ بشال
جو بلوکی ریجھے کُنوری تب میلے جے مال

اِس سمے تو پرم شوبھا اور بہت ہی سُندر رُوپ چاہیئے۔ جسے دیکھ کر راجکماری مجھ پر ریجھ جائے۔ اور تب جے مال میرے گلے میں ڈال مجھے ورن کرے۔

چوپائی

ہری سن مانگوں سُندرتائی ۔ ہوئیہی جات گہرو اتی بھائی
مورے ہت ہری سم نہیں کوؤ ۔ ایہی اوسر سہائے سوئی ہوؤ

ایک اُپائے کروں کہ بھگوان ہری سے جا کر سُندر رُوپ مانگوں۔ پر بھائی اُن کے پاس جانے میں تو بہت دیر ہو جائے گی۔ کنتو شری ہری کے سمان میرا کوئی بھی ہتیشی نہیں ہے اس لئے اس سمے میری وُہ ہی سہائتا کریں۔

بہو بدھی بنے کینہہ تیہی کالا ۔ پرگٹیئو پربھو کوتکی کرپالا
پربھو بلوکی مُنی نین جُڑانے ۔ ہوئی ہی کاج ہیئے ہرشانے

اس سمے بہت پرکار سے ناردجی نے آرت پرارتھنا کی۔ کرپالو لیلا دھاری بھگوان وہاں پرگٹ ہوئے۔ پربھو کو دیکھ کر مُنی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر من بڑا ہی پرسن ہو گیا کہ بس اب کام بن گیا سمجھو۔

اتی آرت کہہ کتھا سنائی۔ کرہو کرپا کرہو سہائی
آپن روپ دیہو پربھو موہی۔ آن بھانتی نہیں پاؤں اوہی

نارد جی نے بہت دین بھاو سے سارا سماچار کہہ سنایا۔ اور پرارتھنا کی کہ بھگوان آپ کرپا کر کے میری اس سمے سہائتا کریں۔ آپ اپنا روپ مجھے دیجئے۔ بس اسی پرکار میں اس راج کنیا کو پراپت کر سکتا ہوں۔ اور کوئی اپائے نہیں ہے۔

جیہی بدھی ناتھ ہوئی ہت مورا۔ کرہو سو بیگ داس میں تورا
نج مایا بل دیکھ بشالا۔ ہیہہ ہنس بولے دین دیالا

ہے سوامی! جس پرکار میری بھلائی ہو وہ اپائے جلدی کیجئے میں آپکا سیوک ہوں۔ بھگوان اپنی مایا کی اس مہان اور جبر شکتی کو دیکھ کر کہ جس نے نارد جیسے منی کو بھی موہ میں ڈال دیا۔ من ہی من ہنسے اور کہا۔

دوہا

جیہی بدھی ہوئی ہی پرم ہت نارد سنہو تمہارا
سوئی ہم کرب نہ آن کچھو بچن نہ مرکھا ہمارا

ہے نارد سنو۔ جس پرکار تمہارا پرم ہت (اتم بھلائی) ہوگا۔ وہی اپائے میں کروں گا۔ دوسرا کچھ نہیں میرا بچن کبھی جھوٹ نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

کپتھ مانگ رج بیاکل روگی۔ بید نہ دیہی سنہو منی جوگی
ایہی بدھ ہت تمہار میں ٹھیئو۔ کہی اس انتر ہت پربھو بھیئو

ہے یوگی منی! سنیئے۔ روگ سے بیاکل روگی اگر کھانے کو کپتھ (وہ غذا جو صحت کے لئے مضر ہو) مانگے تو ویدیا سے نہیں دیتا اسی پرکار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں ٹھان لی ہے۔ ایسا کہہ پربھو انتردھیان ہو گئے۔

مایا ببس بھئے منی موڑھا۔ سمجھی نہیں ہری گرا نگوڑھا
گو نے ترت تہاں رشی رائی۔ جہاں سوئمبر بھومی بنائی

مایا کے بس میں ہو کر نارد جی اتنے موڑھ ہو گئے تھے کہ انہوں نے بھگوان کی اس گوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ ترنت ہی جہاں سوئمبر کی

بھومی بنائی ہوئی تھی وہاں چلے گئے۔

نج نج آسن بیٹھے راجا۔ بہو بناؤ کر سہت سماجا
منی من ہرش روپ اتی مورے۔ موہی تجی آنہی بری نہ بھورے

راجہ لوگ اچھے اپنے سماج سمیت خوب ٹھاٹ باٹھ سے اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھے تھے۔ نارد منی من میں بڑے ہی پرسن تھے۔ کہ میرا روپ بہت ہی سندر ہے۔ راجکماری مجھے چھوڑ کر بھول کر بھی دوسرے کا ورن نہیں کرے گی۔

منی ہت کارن کرپا ندھانا۔ دینہہ کروپ نہ جائی بکھانا
سو چرتر لکھی کاہو نہ پاوا۔ نارد جان سب ہیں سر ناوا

نارد منی کے کلیان ارتھ کرپا ندھان بھگوان نے انہیں ایسا بھیانک روپ (بہت ہی بدشکل) بنا دیا کہ جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پر بھگوان کے اس چرتر کو کوئی نہ جان سکا۔ سب نے نارد جان کر ہی ان کو ڈنڈوت کی۔

دوہا

رہے تہاں دوئی رودر گن تے جانیں سب بھیو
بپر بیش دیکھت پھرہیں پرم کوتکی تیہو

وہاں سوئمبر میں شو جی کے دو چیلے ہی موجی گن برہمنوں کا بھیس بنائے اس ساری لیلا کو دیکھتے پھرتے تھے۔ اور وہ سب بھید جانتے تھے۔

چوپائی

جیہیں سماج بیٹھے منی جائی۔ ہردے روپ اہمت ادھکائی
تہاں بیٹھے مہیش گن دوؤ۔ بپر بیش گتی لکھی نہ کوؤ

اپنے سندر روپ کے گھمنڈ میں نارد منی جس سبھا میں جا کر بیٹھے وہاں ہی وہ دونوں رودر گن بھی جا کر بیٹھ گئے۔ برہمنوں کے سے بھیس دھارن کر لینے کے کارن ان کی اس چال کو کوئی نہ جان سکا۔

کرہیں کوٹی نارد سنائی۔ نیکی دینہہ ہری سندرتائی
ریجھی راجکنواری چھوی دیکھی۔ انہیں برہ ہری جانی بسیکھی

وہ دونوں رودر گن سنا سنا کر نارد جی کا مذاق اڑانے لگے کہ بھگوان نے ان کو کیا سندر روپ دیا ہے۔ راجکماری ان کے سہانے روپ کی شوبھا دیکھ کر ان پر ریجھ جائے گی۔ اور ان کو

سویمبر ہری جان کرنا اس طور پہ ڈالے گی۔

(یہاں ہری کے ارتھ بندر بھی ہو سکتے ہیں۔ تو انہیں بندر جان کر انکو ورنے گی۔ ایسا ارتھ بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ وہ ان کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اس لیئے ہری کا ارتھ بھگوان اور بندر دونوں ہی اس ستھان پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔)

مُنی ہی موہ مَن ہاتھ پرائے ہنس ہیں شمبھو گن اتی سچو پائیں
جدپی سنی مُنی اٹپٹی بانی۔ سمجھی نہ پرتی بدھی بھرم سانی

نارد مُنی جی کا مَن تو پرائے وش یعنی مایا کے وش میں تھا۔ اس لئے موہ وش انہیں کچھ بھی سمجھ نہ پڑ رہا تھا۔ اور شیو جی کے گن بڑے پرسن ہو کر بیٹھے بیٹھے اُن کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اگرچہ نارد جی اُنکی ساری اٹپٹی باتیں سنتے تھے لیکن بدھی تو بھرم میں ڈوبی ہوئی تھی اس لئے وہ اُن کے ان اشاروں کو کیسے سمجھ سکتے تھے انہوں نے سمجھا۔ کہ شاید رُدر گن کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔

کاہو نہ لکھا سو چرت وشیکھا۔ سو سروپ نرپ کنیا دیکھا
مرکٹ بدن بھینکر دیہی۔ دیکھت ہر دے کرودھ بھا تیہی

بھگوان کی اس وچتر لیلا کو اور تو کسی نے نہیں دیکھا۔ پرنتو راجکماری کو نارد جی کا وہ روپ دکھائی دیا۔ اُن کا بندر کا سا مُنہ اور بھینکر شریر دیکھ کر راجکماری کو من میں بڑا ہی غصہ آیا۔

دوھا

سکھیں سنگ لے کنوری تب چلی جنو راج مرال
دیکھت پھرئی مہیپ سب کر سروج جے مال

سکھیوں کو ساتھ لیئے ہنس جیسے سندر ہاتھوں میں جے مالا لیئے سب راجاؤں کو دیکھتی ہوئی راج ہنسی کی چال سے وہ راجکماری اُس سویمبر منڈپ میں گھومنے لگی۔

چوپائی

جے ہی دِسی بیٹھے نارد پھولی۔ سو دسی تیہی نہ بلو کی بھولی!
پُنی پُنی مُنی اُکسہیں اکولاہیں۔ دیکھی دشا ہر گن مسکاہیں

جس طرف نارد جی اپنے روپ کے گھمنڈ میں پھولے بیٹھے تھے۔ اُس طرف کو راجکماری نے بھول کر بھی نہ تاکا مُنی کو بار بار اکساہٹ ہوتی ہے اور وہ بیٹھے ہی چھٹپٹا رہے ہیں۔ اُن کی اس حالت کو دیکھکر رُدر گن مسکراتے ہیں۔

دھری نرپ تنو تہاں گئیو کرپالا۔ کنوری ہرشی میلیو جے مالا
دُلہن لے گئے لچھمی نواسا۔ نرپ سماج سب بھیو نراسا

کرپالو بھگوان بھی راجہ کا شریر دھارن کر وہاں جا پہنچے راجکماری نے پرسن ہو کر اُن کے گلے میں جے مالا ڈالدی لچھمی نواس بھگوان دُلہن کو لے گئے۔ اور سب راجاؤں کا سماج نراش ہو گیا۔

مُنی اتی بکل موہ متی ناٹھی۔ منی گری گئی چھوٹی جنو گانٹھی
تب ہر گن بولے مسکائی۔ نج مکھ مکر بلو کہو جائی

مُنی راجکماری کو گئی دیکھکر اتی انت بیاکل ہو گئے۔ موہ کے کارن ان کی بدھی نشٹ ہو چکی تھی۔ وہ اتنے بیاکل تھے۔ کہ جیسے اُن کے ہاتھ سے پارس منی گر کر کھو گئی ہو۔ تب رُدر گن مسکرا کر اُن سے کہنے لگے۔ کہ اپنا چہرہ تو ذرا جا کر شیشے میں دیکھو۔

اس کہی دوؤ بھاگے بھے بھاری۔ بدن دیکھ مُنی باری نہاری
بیشو بنو کی کرودھ اتی باڑھا۔ تنہہ ہی سراپ دینہہ اتی گاڑھا

ایسا کہکر وہ دونو رُدر گن نارد جی کے بھے سے بھاگ گئے نارد جی نے اپنا چہرہ پانی میں دیکھا۔ اپنا ایسا کروپ چہرہ دیکھکر کرودھ سے لال پیلے ہو گئے۔ اور اُن رُدر گنوں کو انہوں نے شاپ (بددعا) دیا۔

دوھا

ہوہو نشاچر جائی تم کپٹی پاپی دوؤ
ہنسیہو ہم سو لیہو پھل بہور ہنسیہو مُنی کوؤ

تم دونو کپٹی اور پاپی جا کر راکھشس ہو جاؤ۔ جو تم نے میری ہنسی اڑائی ہے۔ اُس کا پھل چکھو۔ اور مُنی لوگوں کی ہنسی پھر نہ کرنا (ارتھات کسی مُنی کی اب ہنسی نہ کرنا۔)

چوپائی

پُنی جل دیکھ روپ نج پاوا۔ تدپی ہردے سنتوش نہ آوا
پھرکت ادھر کوپ من ماہیں۔ سپدی چلے کملاپتی پاہیں

جب انہوں نے اپنے چہرے کو پھر جل میں دیکھا۔ تو اپنے اصلی روپ کو پایا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں سنتوش نہ ہوا۔ ان کے ہونٹ پھڑک رہے تھے۔ اور من غصہ سے جل بھن گیا۔

وہ جلدی ہی کملاپتی بھگوان وشنو کے پاس پہنچے۔

دیہوں شراپ کہ مریہوں جائی۔ جگت موری اپہاس کرائی
بیچ ہیں بنتھ ملے دنو جاری۔ سنگ رما سوئی راجکماری

منی من ہی من میں یہ کہتے جاتے تھے کہ یا تو بھگوان کو شراپ دوں گا۔ یا خود مر جاؤں گا۔ انہوں نے سنسار میں میری ہنسی اڑائی۔ دیتوں کے دشمن بھگوان ہری انہیں راستے میں ہی مل گئے۔ اُن کے ساتھ لکشمی جی اور وہی راجکماری تھی۔

بولے مدھر بچن سُرسائیں۔ منی کہنہ چلے بکل کی ناہیں
سُنت بچن اپجا اتی کرودھا۔ مایا بس نہ رہا من بودھا

دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بڑی میٹھی بانی سے بولے کہ ہے منی! بیاکل سی حالت میں کہاں چلے۔ یہ بچن سن کر نارد جی کرودھ میں جل بھن گئے۔ مایا کے وش میں ہو لینے کے کارن ان کی بدھی ٹھکانے نہ رہی۔

پر سمپدا سکہو نہیں دیکھی۔ تمہرے اِرشا کپٹ بسیکھی
متھت سندھو رُدر بورائے ہو۔ سُرن پریری بِش پان کرائیہو

نارد منی بولے کہ تم بڑے کپٹی اور ایرشا کرنے والے ہو۔ تم دوسروں کی بڑھتی کو نہیں دیکھ سکتے۔ سمندر کا منتھن کرتے سمے تم نے رُدر کو پاگل بنایا۔ اور دیوتاؤں کو پریرنا کر کے اُن کو زہر پلائی۔

دوہا

اسر سُرا بِش شنکرہ آپو رما منی چار
سوارتھ سادھک کٹل تمہہ سدا کپٹ بیوہار

اسروں کو مدرا اور بھولے بھالے شیو جی کو وِش دیکر خود آپ لکشمی اور سندر کوستبھ منی لے لی۔ تم بڑے مطلبی اور دھوکہ باز ہو۔ اور سدا کپٹ کرنا ہی تمہارا بیوہار ہے۔

چوپائی

پرم سوتنتر نہ سر پر کوئی۔ بھاوئی منے کرہو تمہہ سوئی
بھلے ہی مند کند ہی بھل کرہو۔ بسمے ہرش نہ ہیہ کچھ دھرہو

تم پرم سوتنتر (آزاد مطلق) ہو۔ کوئی دوسرا تمہارے سر پر نہیں ہے۔ اس سے جو من کو اچھا لگتا ہے وہی تم کرتے ہو۔ بھلے کو مندا اور مندے کو بھلا کرتے ہو۔ اور ایسے کرتے ہوئے ہرشے

میں کچھ دُکھ سُکھ نہیں لاتے ہو۔

ڈہکی ڈہکی پرچیہو سب کاہو۔ اتی اسنک من سدا اچھا ہو
کرم سبھاسبھ تمہیں نہ بادھا۔ اب لگی تمہہ ہی نہ کاہو سادھا

ٹھاگ ٹھاگ کر سب کی پریکشا کرتے ہو۔ اور اتی انت نڈر ہو گئے ہو۔ اسی سے تمہارے من میں سدا اُتساہ رہتا ہے۔ بھلے بُرے کرم کوئی بھی تمہیں چھو نہیں سکتے۔ اب تک تمہیں کوئی ونڈ دینے والا بھی نہیں ملا۔

بھلے بھون اب بائن دیہا۔ پاوہو گے پھل آپن کینہا
بنچیہو موہی جونی دھری دیہا۔ سوئی تنو دھرہو شراپ مم ایہا

اب تم نے بھلے گھر نیوتا دیا ہے یعنی میرے جیسے زبردست آدمی سے چھیڑ خانی کی ہے۔ اس لئے اپنے کئے کا پھل بھلی پرکار پاؤ گے۔ جو شریر دھارن کر کے تم نے مجھے ٹھگا ہے سنسار میں تم بھی وہی شریر دھارن کرو یہ میرا شاپ ہے۔

کپی آکرتی تمہہ کینہہ ہماری۔ کرہیں کپیس سہائے تمہاری
مم اپکار کینہہ تمہہ بھاری۔ ناری برہ تم ہوب دُکھاری

تم نے میری صورت بندر کی بنا دی تھی۔ سو وہ بندر ہی تمہاری سہائتا کریں گے۔ (چونکہ تم نے اس استری سے میرا وِیوگ کرا کر) مجھے بھاری نیرادر کیا ہے۔ اس لئے تم بھی استری کے وِیوگ میں دُکھی ہو گے۔

دوہا

شراپ سیس دھری ہرشی ہیہ پربھو بہو بنتی کینہہ
رنج مایا کیہی پربلتا کرشی کرپا ندھی لینہہ

شاپ کو پرسن من سے سویکار کر کے پربھو نے نارد جی سے بہت بنتی کی۔ اور کرپا ندھان نے اپنی مایا کی شکتی کو کھینچ لیا۔

چوپائی

جب ہری مایا دور نواری۔ نہیں تہاں رما نہ راجکماری
تب منی اتی سبھیت ہری چرنا۔ گہے پاہی پرنتارت ہرنا

تب بھگوان نے اپنی مایا کو پرے ہٹا لیا۔ تو وہاں نہ لکشمی ہی رہی اور نہ وہ راجکماری ہی۔ یہ دیکھ کر نارد جی بھلے

بھیبت ہو گئے اور شری ہری کے چرن پکڑ لیئے اور کہا ہے شرناگت کلیشوں کو ہرنے والے بھگوان مجھے بخشو۔

مرشا ہوؤ مم شراپ کرپالا۔ مم اچھیا کہہ نرین دیالا
میں دُرجن کیھے بہُو تیرے۔ کہہ کمنی پاپ منٹس کم میرے

ہے کرپا ندھان۔ میرا شاپ جھوٹا ہو جائے۔ تب دین دیال بھگوان نے کہا یہ سب کچھ میری اچھیا سے ہُوا ہے۔ مُنی نارد جی نے کہا۔ کہ میں نے آپ کو بہت سے بُرے شبد کہے ہیں۔ کہو یہ میرے پاپ کیسے دور ہوں گے۔

جپہُو جائی شنکر ست نا ما۔ ہو ہیئے ہردے تُرت بشراما
کوؤ نہیں شو سمان پریہ مورے۔ اسی پرتیتی تجہو جن بھورے

بھگوان نے کہا۔ شوجی کے سو ناموں کا جپ کرو (کیونکہ تم نے منع کرنے پر بھی اُن کا کہا نہ مانا تھا۔) اُن کے نام کا جپ کرنے سے تمہارے ہردے میں تُرنت ہی شانتی ہوگی مجھے شوجی کے سمان کوئی پیارا نہیں ہے اِس وشواس کو بھول کر بھی کبھی نہ چھوڑنا۔

جیہی پر کرپا نہ کرہیں پُراری۔ سو نہ پاو مُنی بھگتی ہماری
اَس اُر دھری مہی بچر ہُو جائی۔ اب نہ تمہہ ہی مایا نیارائی

ہے مُنی! جس پر شوجی کی کرپا نہ ہو وُہ میری بھگتی کو نہیں پراپت کر سکتا۔ ایسا وشواس اپنے من میں دڑھ کرکے پرتھوی پر گھومو۔ اب میری مایا تمہارے نکٹ نہیں آئے گی۔

دوھا

بہُو بِدھی مُنی ہی پربودھ پربھو تب بھئے انتردھیان
ستیہ لوک نارد چلے کرت رام گُن گان

اس پرکار بہت طرح سے سمجھا کر مُنی کے دل کو ڈھارس بندھا کر پربھو انتردھیان ہو گئے۔ اور نارد جی شری رام کے گنُوں کا گان کرتے ہُوئے برہم لوک کو چلے۔

چوپائی

ہر گن مُنی ہی جات پتھ دیکھی۔ بگت موہ من ہرش بشیکھی
اتی سبھیت نارد پہیں آئے۔ گہی پد آرت بچن سُنائے

رُودر گنوں نے نارد مُنی کو موہ رہت اور پرسن چت

میں راستے میں جاتے ہوئے دیکھا۔ تو بھی وہ اتی انت ڈرتے ڈرتے اُن کے پاس آئے۔ اُن کے چرن پکڑ لیئے۔ اور بڑے دین بچن بولے۔

ہر گن ہم نہ بپر مُنی رایا۔ بڑا پرادھ کینہہ پھل پایا
شراپ انوگرہ کرہو کرپالا۔ بولے نارد دین دیالا

ہے مُنی راج ہم برہمن نہیں کنتو شوجی کے گن ہیں ہم نے آپ کی ہنسی اُڑانے کا جو بھاری اپرادھ کیا۔ سو اُس کا پھل پا لیا ہے۔ ہے کرپالو مُنی۔ اب شاپ دُور کرنے کی کرپا کیجیئے۔ دین دیال نارد مُنی جی بولے۔

نسیچر جائی ہوہو تم دوؤ۔ بیبھو بپُل تیج بل ہوؤ
بھُج بل بسو جِتب تم جہیا۔ دھرہیں بشنو منُج تن تہیا

کہ تم دونوں راکشس تو ہو گے پرنتو تمہارا ویبھو (ٹھاٹھ باٹ) تیج اور بل بڑا ہوگا۔ جب تم اپنے بھجا بل (قوت بازو) سے سارے سنسار کو جیت لوگے تب بھگوان وشنو منش شریر دھارن کریں گے۔

سمر مرن ہری ہاتھ تمہارا۔ ہوئی ہو مکت نہ پُنی سنسارا
چلے جُگل مُنی پد سر نائی۔ بھئے نسا چر کالہہ پائی

یُدھ میں وشنو بھگوان کے ہاتھ سے تمہاری مرتیو ہوگی جس سے تم مکت ہو جاؤ گے۔ اور پھر جنم مرن روپی سنسار چکر سے چھوٹ جاؤ گے۔ وہ دونو مُنی کو ڈنڈوت کرکے چلے گئے اور کچھ کال بعد راکشس ہوئے۔

دوھا

ایک کلپ ایہی ہیتو پربھو لینہہ منُج اوتار
سُر رنجن سجن سُکھد ہری بھنجن بھو بھار

دیوتاؤں کو خوش کرنے والے اور بھلے پرشوں کو سُکھ دینے والے پرتھوی کا بھار دُور کرنے والے بھگوان ہری نے ایک کلپ میں اسی کارن وش منش شریر دھارن کیا تھا۔

چوپائی

ایہی بدھی جنم کرم ہری کیرے۔ سُندر سُکھد بچتّر گھنیرے
کلپ کلپ پرتی پربھو اوترہیں۔ چارو چرت نانا بدھی کرہیں

اس پرکار بھگوان کے انیک سندر شیکھدائیک اور وچتر جنم اور کرم ہیں۔ ہر ایک کلپ میں پربھو جب جب اوتار لیتے ہیں۔ اور نانا پرکار کی سندر لیلائیں رچاتے ہیں۔

تب تب کتھا منیشن گائی۔ پرم پنیت پربندھ بنائی
بیبدھ پرسنگ انوپ بکھانے۔ کرہیں نہ سُنی آشچریہ سیانے

تب تب منیشوروں نے سُندر پرم پوتر کو تاؤں کی رچنا کرکے انکی کتھاؤں کا گن گان کیا ہے۔ اور بھانت بھانت انوپ (لاثانی بے مثال) پرسنگوں کا ورنن کیا ہے جن کو سُنکر چتر گیان وان لوگ آشچریہ نہیں کرتے۔

ہری اننت ہری کتھا اننتا۔ کہہیں سُنہیں بہو بِدھ سب سنتا
رام چندر کے چرت سُہائے۔ کلپ کوٹی لگی جاہیں نہ گائے

شری ہری اننت ہیں اور اُن کی کتھا بھی اننت ہے دونوں کا کوئی پار نہیں پا سکتا۔ سنت جن اُن کی کتھا کو بہت پرکار سے کہتے اور سُنتے ہیں۔ شری رامچندر جی کے سُندر چرتر کروڑوں کلپوں میں بھی نہیں گائے جا سکتے۔

یہ پرسنگ میں کہا بھوانی۔ ہری مایا موہہیں مُنی گیانی
پربھو کوتکی پرنت ہتکاری۔ سیوت سُلبھ سکل دکھ ہاری

شوجی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی! یہ پرسنگ میں نے یہ دکھلانے کے لیے کہا ہے کہ ہری کی مایا سے گیانی مُنی بھی موہ میں پڑ جاتے ہیں۔ بھگوان مایاوی ہیں۔ اور شرناگتوں کا ہت کرنے والے ہیں۔ وہ کل دُکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ اور سیوا کرنے میں بہت سُلبھ ہیں (اپنی سیوا کرنے سے وہ سہج ہی میں پراپت ہو جاتے ہیں۔

سورٹھا

سُر نر مُنی کوؤ ناہیں۔ جیہی نہ موہ مایا پربل
اس بچار من ماہیں۔ بھجئے مہا مایا پتی ہی

دیوتاؤں، منشوں اور مُنی جنوں میں ایسا کوئی نہیں جسے بھگوان کی مہا شکتی شالی مایا موہت نہ کر دے۔ ایسا من میں وچار کرکے اس دنیا کے سوامی مایاوی بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے تب ہی یہ مایا تری جاتی ہے۔

چوپائی

اپر ہیتو سُنو سَیل کماری۔ کہہوں وچتر کتھا بستاری
جیہی کارن اج اگن انروپا۔ برہم بھیو کوسل پر بھوپا

ہے پربت راجکماری! اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا دوسرا کارن سُنو۔ وہ کتھا بڑی وچتر ہے جسے میں وستار پوروک کہوں گا جس کارن سے اجنما نرگن اور نراکار برہم ایودھیا پری کے راجہ ہوئے۔

جو پربھو بپن پھرت تم دیکھا۔ بندھو سمیت دھرے مُنی ویشا
جاسو چرت اولوکی بھوانی۔ ستی شریر رہی ہو بورانی

جس بھگوان کو تم نے اپنے بھائی سمیت مُنیوں کا بھیس دھارن کئے بن میں گھومتے دیکھا تھا۔ اور جن کی لیلا کو دیکھکر ہے بھوانی! تم ستی کے شریر میں پاگل سی ہو گئی تھی۔

اجہوں نہ چھایا مٹت تمہاری۔ تاسو چرت سُنو بھرم رُج ہاری
لیلا کینہہ جو تیہیں اوتارا۔ سو سب کہہوں متی انوسارا

اور اس پاگل پن کی چھایا۔ اب بھی تمہارے من پر سے نہیں مٹی پھر بھی روگ کے دور کرنے والی اُن کی لیلا کو سُنو میں اپنی بدھی انوسار اُس ساری لیلا کا ورنن کروں گا جو کہ بھگوان نے اُس اوتار دھارن کرنے کے کال میں کیں۔

بھردواج سُنی شنکر بانی۔ سکچی سپریم اُما مُسکانی
لگے بہور برنے برشکیتو۔ سو اوتار بھیو جیہی ہیتو

(یگیہ ولک جی کہتے ہیں) ہے بھردواج سُنو! شوجی کے بچن سُنکر پاربتی جی سکچا گئیں۔ (شرمندہ سی ہو گئیں) اور پھر پریم سہت مُسکرائیں۔ پھر جس کارن وش بھگوان نے وہ اوتار دھارن کیا تھا۔ اس کا ورنن برشکیتو شوجی کرنے لگے۔

دوھا

سو میں تم سن کہیو سب سُنو مُنیس من لائی
رام کتھا کلی مل ہرن منگل کرن سُہائی

ہے مُنی بھردواج! وہ ساری کتھا میں تم سے کہتا ہوں سا وُدھان ہوکر سُنو۔ رام چندرجی کی کتھا کلجگ کے سارے پاپوں کو دور کرنے والی کلیان کاری اور پرم سُندر ہے۔

چوپائی

سوائمبھو مُنو اور ست رُوپا ۔ جن تیں بھئے نر سرشٹی انوپا
دمپتی دھرم آچرن نیکا ۔ اجھوں گاوت شرتی جنہ کے لیکا

سوائمبھو منو اور اُن کی پتنی شت رُوپا جن سے منشوں کی اس ساری انوپم (بے مثل) سرشٹی کا زمان ہوا ہے کے دھرم اور آچرن بہت اچھے تھے۔ آج بھی وید جن کی رچائی ہوئی مریادا اور سدھانتوں کا گان کرتے ہیں۔

نرپ اُتان پاد سُت تاسُو ۔ دھرو ہری بھگت بھیو سُت جُو
لگھو سُت نام پریہ برت تاہی ۔ وید پُران پرسہیں جاہی

راجہ اُتان پاد اُنکا پتر تھا جس کا پر سیدھ ہری بھگت دھرو نامی پتر ہوا۔ منو جی کے چھوٹے لڑکے کا نام پریہ برت تھا جس کی تعریف وید اور پُران کرتے ہیں۔

دیوہوتی پُنی تاسُو کماری ۔ جو مُنی کردم کے پریہ ناری
آدی دیو پربھو دین دیالا ۔ جٹھر دھریو جیہیں کپل کرپالا

دیوہوتی منو کی کنیا تھی جو کردم مُنی کو بیاہی گئی۔ آدی دیو دین دیال کپل بھگوان اسی دیوہوتی کے گربھ سے پیدا ہوئے۔

سانکھیہ شاستر جنہ پرگٹ بکھانا ۔ تتو بچار نپُن بھگوانا
تیہیں منو راج کینہ بہو کالا ۔ پربھو آئیسو سب بدھی پرتی پالا

یہ کپل بھگوان تتو وچار میں بہت نپُن (ماہر) تھے۔ انہوں نے مشہور شاستر سانکھیہ کی رچنا کی۔ سوائمبھو منو جی نے بہت کال تک راج کیا۔ اور ہر طرح سے بھگوان کی آگیا کا پالن کیا۔

ہوئی نہ بِشے براگ بھون بست بھا چوتھ پن
ہردے بہت دُکھ لاگ جنم گئیو ہری بھگتی بن

گھر میں رہتے چوتھی اوستھا (بڑھاپا) آگئی۔ لیکن وِشیوں سے ویراگ نہ ہُوا۔ یہ سوچ کر منو کے من میں بڑا دُکھ ہوا کہ بھگوان کی بھگتی کے بنا منش جنم ویرتھ ہی چلا گیا۔

چوپائی

برلیس راج سُتہ تب دینہا ۔ ناری سمیت گون بن کینہا
تیرتھ بر نیمش بکھیاتا ۔ اتی پنیت سادھک سدھی داتا
بسہیں جہاں مُنی سدھ سماجا ۔ تہنہ ہیہ ہرش چلیو منو راجا
پنتھ جات سوہیں متی دھیرا ۔ گیان بھگتی جنو دھریں شریرا

منو نے زبردستی راج اپنے پتر اُتان پاد کو دیا۔ اور آپ سمیت اپنی بیوی شت روپا کے بن کو چلے گئے اتی انت پوتر اور سادھکوں کی منوکامنا کو پورن کرنے والا سب تیرتھوں میں اُتم تیرتھ نیمش آرنیہ مشہور ہے۔ وہاں مُنی اور سدھ بستے ہیں منو راجہ ہردے میں پرسن ہو کر وہیں چلے۔ وہ دھیر بُدھی راجہ اور رانی راستے میں جاتے ہوئے ایسے شوبھایمان ہو رہے تھے۔ مانو کہ گیان اور بھگتی ہی ساکار رُوپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں۔

پہنچے جائی دھینو متی تیرا ۔ ہرش نہائے نرمل نیرا
آئے ملن سدھ مُنی گیانی ۔ دھرم دھرندر نرپ رشی جانی

چلتے چلتے وہ گومتی کے کنارے جا پہنچے۔ اور اس کے نرمل جل میں پرسن چت ہو کر اشنان کیا۔ تب تو دھرم دھرندر مہاراج رشی کو آئے ہوئے جان کر سدھ اور گیانی مُنی اُن سے ملنے کو آئے۔

جہاں جہاں تیرتھ رہے سہائے ۔ مُنہہ سکل سادر کرداے
کرش شریر مُنی پٹ پری دھنا ۔ سب سماج نت سُنہیں پُرانا

اس بن میں جہاں جہاں سُندر تیرتھ تھے۔ سو مُنی جنوں نے آدر پوروک سبھی اُن کو کروا دیئے اُنکا شریر دُبلا ہو گیا تھا۔ وہ مُنیوں کے سے بستر پہنتے تھے اور سنت سماج میں نت پُران سنتے تھے

دوھا

دوادس اکشر منتر پُنی جپہیں سہت انوراگ
باسُودیو پد پنکروہ دمپتی من اتی لاگ

اور بارہ اکشری منتر اوم بھگوتے واسدیوئے کا بڑی

پریتی سے جپ کرتے تھے۔ بھگوان واسدیو جی کے چرن کمل میں راجہ
رانی کا من بہت ہی لین ہو گیا۔

کرہیں آہار ساک پھل کندا۔ سمرہیں برہم سچدانندا
پُنی ہری ہیتو کرن تپ لاگے۔ باری ادھار مُول پھل تیاگے

وہ ساگ پھل اور کند مُول کھاتے تھے۔ سچدانند بھگوان کا سمرن
کرتے تھے۔ پھر بھگوان کے نت تپ کرنے لگے اور مُول پھل کو چھوڑ
کر صرف پانی کے آدھار پر ہی رہنے لگے۔

اُر ابھلاش نرنتر ہوئی۔ دیکھیے نین پرم پربھو سوئی
اگن اکھنڈ اننت انادی۔ جیہی چنتہیں پرمارتھ بادی

ان کے من میں لگاتار یہ ابھلاشا رہتی کہ ہم پرم پربھو کو اپنی
آنکھوں سے دیکھیں جو نرگن۔ اکھنڈ۔ اننت وانادی ہیں۔
اور جن کا چنتن برہم گیانی لوگ کیا کرتے ہیں۔

نیتی نیتی جیہی بید نروپا۔ نجانند نراپادھ انوپا
شمبھو برنچی بشنو بھگوانا۔ اُپجہیں جاسو انس تیں نانا

نیتی نیتی (یعنی یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا نروپن کرتے
ہیں۔ جو آنند سروپ نراپادھی اور انوپم ہیں۔ اور جن کے انش سے
انیک برہما وشنو اور رُدر پیدا ہوتے ہیں۔

ایسیو پربھو سیوک بس اہ ای۔ بھگت ہیتو لیلا تنو گہ ہی
جوں یہ بچن سیتہ شرتی بھاکھا۔ تو ہمار پوجہی ابھلاکھا

برہما وشنو جن کی بھوتیاں ہیں۔ ایسے مہان پربھو بھی
بھگتوں کے وش میں ہیں۔ اور انہیں کے نمت شریر دھارن
کر کے دیہ لیلا کرتے ہیں۔ اگر ویدوں کے یہ بچن سچے ہیں۔ تو ہماری
ابھلاشا بھی ضرور پوری ہو گی۔

دوہا

ایہی بدھی بیتے برش کھٹ سہس باری آہار
سنبت سپت سہسر پُنی رہے سمیر ادھار

اس پرکار ان کو جل کا آہار کر کے تپ کرتے چھ ہزار برس
گذر گئے [illegible] سات ہزار برس [illegible] کو چھوڑ کر صرف وایو کے ادھار پر تپ کیا۔
یعنی ہوا [illegible] کرتے [illegible] ہزار برس گذر گئے۔

چوپائی

برش سہس دس تیاگیو سوؤ۔ ٹھاڑھے رہے ایک پد دوؤ
بدھی ہری ہر تپ دیکھی اپارا۔ منو سمیپ آئے بہو بارا

دس ہزار برس تک انہوں نے وایو کو بھی تیاگ کر ایک
پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر تپ کیا۔ اُن کے اس اپار تپ کو دیکھ کر
کئی بار برہما وشنو اور شیو جی منو کے پاس آئے۔

مانگو بر بہو بھانتی لوبھائے۔ پرم دھیر نہیں چلہیں چلائے
استھی ماتر ہوئی رہے سریرا۔ تدپی مناک من ہی نہیں پیرا

انہوں نے راجہ رانی کو انیک پرکار کے پرلوبھن دے کر کہا
کچھ بر مانگ لو۔ لیکن درڑھ سنکلپ یکت راجہ رانی ان کے چلائے
مان سکے جانے پر بھی سپھر رہے۔ اگرچہ اُن کا شریر ہڈیوں کا ڈھانچہ
ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی اُن کے من میں ذرا کبھی دُکھ نہ ہوا۔

پربھو سربگیہ داس نج جانی۔ گتی اننیہ تاپس نرپ رانی
مانگ مانگ بر بھئی نبھ بانی۔ پرم گمبھیر کرپامرت سانی

سروگیہ پربھو نے اننیہ شرن (جو بھگوان کے بغیر اور کسی کا آشرے
نہ ڈھونڈے) ماشرن والے تپسوی راجا رانی کو اپنا داس جان کر پرم
گمبھیر اور کرپامرت سے پری پورن آکاش بانی میں اُن سے کہا کہ
"ور مانگو" "ور مانگو"۔

مرتک جیاون گرا سہائی۔ سرون رندھر ہوئی اُر جب آئی
ہرشٹ پُشٹ تن بھئے سہائے۔ مانو ابہیں بھون تے آئے

مُردوں کو بھی زندہ کرنے والی یہ سُندر آکاش بانی اُن
کے کانوں کے چھیدوں دوارہ جب ہردے میں آئی۔ تب راجہ
رانی دونوں کے شریر ایسے موٹے تازے اور سُندر ہو گئے جیسے
کہ وہ دونوں ابھی اپنے راج محل سے آئے ہوں۔

دوہا

سرون سدھا سم بچن سُن پلک پرپھلت گات
بولے منو کر دنڈوت پریم نہ ہردے سمات

کانوں سے اس امرت بانی کو سُن کر ان دونوں کے شریر پلکت

اور پرپھلت (ترو تازہ اور شگفتہ) ہو گئے۔ شیو نے دنڈوت کر کے بینتی کہی۔ اُن کے ہردے میں پریم سماتا نہ تھا۔

چوپائی

سُنو سیوک سُرتر سُردھینو ۔ بدھی ہری ہر بندت پدرینو
سیوت سُلبھ سکل سُکھ دائک ۔ پرنتپال سچراچر نائک

ہے سیوکوں کی منوکامنا کی پوری کرنے والے کلپ برکش کام دھینو روُپی پربھو سنئے۔ آپ کے چرن رج کی برہما وشنو اور مہیش بندنا کرتے ہیں۔ آپ سیوا کرنے سے سُلبھ اور سمپوُرن سکھوں کے دینے والے ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالن کرنے والے اور جڑ چیتن سنسار کے سوامی ہیں۔

جوُ انا تھ ہت ہم پر نیہوُ ۔ تو پرسن ہوئی یہ بر دیہوُ
جو سُروُپ بس شو من ماہیں ۔ جیہی کارن منی جتن کراہیں
جو بھسنڈ من مانس ہنسا ۔ سگن اگن جیہی نگم پرشنسا
دیکھہیں ہم سو روُپ بھر لوچن ۔ کرپا کرہُو پرنتارت موچن

اے اناتھوں کے ہتکاری پربھو! اگر آپ کا ہم لوگوں پر پریم ہے تو پرسن ہو کر ہمیں یہ ور دیجئے کہ آپ کے جس سروپ کا شو جی سدا من میں دھیان کرتے ہیں۔ اور جس کو پانے کے لئے مُنی جن جتن کرتے ہیں۔ جو سروپ کاک بھسنڈی کے من روپی سرووَر میں راج ہنس کے سمان بستا ہے۔ سگن اور نرگن کہا کر وید جس سروپ کی پرشنسا کرتے ہیں۔ ہے شرناگت کے دکھ ہرنے والے پربھو! آپ یہ کرپا کیجئے۔ کہ ہم آپ کے اس دویہ سروپ کو آنکھوں سے جی بھر کر دیکھیں۔

دمپتی بچن پرم پریہ لاگے ۔ مِردُل بنیت پریم رس پاگے
بھگت بچھل پربھو کرپا ندھانا ۔ بسو باس پرگٹے بھگوانا

راجہ رانی کے کومل نمرتا سے یکت اور پریم رس سے پری پورن بچن بھگوان کو بہت ہی پیارے لگے۔ بھگت وتسل کرپا ندھان وِسرو وِشو دیاپک پربھو پرگٹ ہو گئے۔

دوہا

نیل سروُرُوہ نیل منی نیل نیردھر شیام
لاجہیں تن شوبھا نرکھ کوٹی کوٹی ست کام

بھگوان کے نیل کمل کے سمان کومل۔ نیل منی کے سمان پرکاش

مئے اور نیل میگھ کے سمان منوہر اور سُکھ روپ شیام ورن شریر کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کامدیو بھی لجا جاتے ہیں۔

چوپائی

سرد منینگ بدن چھبی سینوا ۔ چارُو کپول چبک در گریوا
ادھر ارون رد سُندر ناسا ۔ بِدھو کر نکر وِنندک ہاسا

سرد رِتو کے پورن چندرما کے سمان اُن کے مکھار بند کی شوبھا انُپم تھی (۲) مجھدند) گال اور ٹھوڑی بہت ہی سندر تھے۔ اور سنکھ کے سمان سندر گلا تھا۔ لال ہونٹ۔ دانت اور ناک بہت ہی سندر تھے اُنکی ہنسی چندرما کی کرنوں کو لجانے والی تھی

نو انبج انبک چھبی نیکی ۔ چتون للت بھاوتی جی کی
بھرکُٹی منوج چاپ چھبی ہاری ۔ تلک للاٹ پٹل دُتکاری

نیتروں کی شوبھا نئے کھلے ہوئے کمل کے سمان بڑی ہی سندر تھی۔ منوہر چتون من کو پیاری لگتی تھی۔ سندر ٹیڑھی بھویں کام دیو کے دھنش کی شوبھا کو ہرنے والی تھیں۔ ماتھے پر پرکاش مان سندر تلک تھا۔

کنڈل مکر مکٹ سر بھراجا ۔ کُٹل کیس جنو مدھپ سماجا
اُر شری بتس رُچر بن مالا ۔ پدک ہار بھوشن منی جالا

کانوں میں مچھلی کے آکار کے کنڈل اور سر پر مکٹ شوبھا پا رہا تھا۔ بھونروں کے جھنڈ کے سمان ٹیڑھے گھونگر والے گھنے بال ہردے پر شری وتس سُگلے میں سندر بن مالا۔ ہیروں کی مالا اور منی جڑت گہنے تھے۔

کیہری کندھر چارُو جنیوُ ۔ باہو بھوشن سُندر تیوُ
کری کر سرس سُبھگ بھج دنڈا ۔ کٹی نکھنگ کر سر کودنڈا

شیر کے سمان اونچے کندھے تھے۔ اور سندر جنیو تھا بازوؤں میں جو زیور پہنے ہوئے تھے بہت ہی سندر تھے۔ ہاتھی کے سونڈ کے سمان سندر بھج دنڈ تھے۔ کمر میں ترکش ہاتھ میں تیر اور دھنش شوبھا پا رہے تھے۔

تڑت بنندک پیت پٹ اور دیکھ برتینی
نابھی منوہر لیتی جنو جمن بھنور چھبی چھینی

[illegible] پیلا پیتامبر بجلی کے پرکاش کو لجاتا تھا۔ پیٹ پر سندر تین ریکھا تھیں۔ ناابھی تو ایسی سندر تھی مانو جمنا جی کی بھنوروں کی شوبھا کو

چھین لیتی ہو۔

چوپائی

پدرا جیو برنی نہیں جا ہیں
بام بھاگ سوبھتی انوکولا

منی من مدھپ سبہیں جنہ ماہیں
آدی شکتی چھبی ندھی جگ مولا

بھگوان کے ان چرن کملوں کی شوبھا کا نو درنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جن میں کہ منیوں کے من رُوپی بھونرے نواس کرتے ہیں بھگوان کے بائیں بھاگ میں سدا انوکول رہنے والی آدی شکتی۔ شوبھا کی راشی اور جگت۔ کی مول کارن شری سیتا جی براجتی تھیں۔

بال کانڈ

حصّہ سوئم

چوپائی

جاسُو انس اُپجہیں گُن کھانی ۔ اگنیت رما اُما برہمانی
بھرکُٹی بلاس جاسُو جگ ہوئی ۔ رام بام دِسی سیتا سوئی

جن کے انش سے سب گنوں کی کان اننت کوئی لکشمی بھوانی اور برہمانی تینوں شکتیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ اور جس کے بھوؤں کے اشارے سے ہی سرشٹی کی اُتپتی ہوتی ہے ۔ وہی شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں براجتی تھیں ۔

چھبی سمندر ہری رُوپ بلوکی ۔ ایک ٹک رہے نین پٹ روکی
چِتوہیں سادر رُوپ انوپا ۔ ترپتی نہ مانہیں منو ست رُوپا

شوبھا کے ساگر بھگوان کے رُوپ کو دیکھ کر منو اور شت روپا پتروں کی پلکوں کو جھپکنے سے روکے ہوئے ایک ٹک دیکھتے رہ گئے ۔ اس انوپم روپ کو وہ آدر سہت دیکھ رہے ہیں ۔ اور دیکھتے دیکھتے تھکتے ہی نہ تھے ۔

ہرش بِبس تن دسا بھلانی ۔ پرے دنڈ اِو گہی پد پانی
سِر پرسے پر بھو نِج کر کنجا ۔ ترت اُٹھائے کرونا پُنجا

آنندس ہو کر وہ اپنے شریروں کی دشا ہی بھول گئے ہاتھوں سے بھگوان کے چرن کملوں کو پکڑ کر ڈنڈ سمان ان چرنوں پر گر پڑے پربھو نے اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں سے اُن کے مستکوں کو چھوا اور انہیں پرتھوی پر سے ترنت ہی اُٹھا لیا ۔

دوہا

بولے کرپا ندھان پُنی اتی پرسن موہی جان
مانگہو بر جوئی بھاو من مہادان انومان

پھر کرپا ساگر بھگوان بولے ۔ کہ مجھے اتی انت پرسن اور مہا دانی جان کر جو کچھ تمہاری اِچھا ہو وہ مجھ سے مانگ لو ۔

چوپائی

سُن پربھو بچن جوری جُگ پانی ۔ دھر دھیرج بولے مردو بانی
ناتھ دیکھ پد کمل تمہارے ۔ اب پورے سب کام ہمارے

پربھو کے ان اُدار کومل بچنوں کو سُن کر اور دونوں ہاتھ جوڑ دھیرج پکڑ کر منو مہاراج نے کومل بانی سے کہا کہ ہے بھگوان آپ کے پد کملوں کو دیکھ کر ہماری سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں ۔

چوپائی

ایک لالسا بڑی اُر ماہیں ۔ سُگم اگم کہہ جات سو ناہیں
تمہیں دیت اتی سُگم گوسائیں ۔ اگم لاگ موہی نج کرپنائیں

میرے من میں ایک بڑی لالسا ہے ۔ جس کی پورتی ہونا آسان بھی ہے اور کٹھن بھی ہے ۔ اس لئے اُسے مُکھ سے کہا نہیں جاتا ہے جگت کے سوامی ۔ آپ کے لئے اُسے پورا کرنا تو بہت ہی آسان ہے اور مجھے اپنی دینتا (بیچارگی) کے کارن وہ بہت کٹھن جان پڑتی ہے ۔

جتھا درِدر بِبُدھ ترو پائی ۔ بہو سمپتی مانگت سکوچائی
تاسُو پربھاؤ جان نہیں ہوئی ۔ تتھا ہردے مم سنشیہ ہوئی

جیسے کوئی دھادردی (غریب کنگال) سب سمپتی کو دینے والے کلپ برکش کو پا کر بھی زیادہ دھن و دولت مانگنے سے ڈرتا ہے کیوں کہ وہ کلپ برکش کے پربھاؤ کو جانتا ہی نہیں ۔ اور وہ من میں یہ شنکا کرنے لگتا ہے ۔ کہ کیا مجھ جیسے درِدر کو اتنا دھک دھن دولت بخشنے کا ادھیکار ہے ! ویسی ہی شنکا مجھ دین کے من میں بڑھ رہی ہے

سو تمہ جانہو انتر جامی ۔ پرو ہو مور منورتھ سوامی

سکچ بہائی مانگو نرپ موہی ۔ مورے نہیں ادیہ کچھو توہی

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں ہردے کے جاننے والے ہیں۔ میرا دُھ منورتھ پورا کیجئے۔ بھگوان مُنی کے یہ بچن سُن کر بولے ہے راجن! من کی سب شنکاؤں اور ڈر کو چھوڑ کر جو کچھ تمہارے من میں لالسا (خواہش) ہے اس کی پورتی نمت جو کچھ بھی تم چاہتے ہو وہ مجھ سے مانگو۔ کوئی ایسا پدارتھ نہیں ہے جو میں آپ کو نہ دے سکوں۔ ارتھات میں سب کچھ آپ کو دے سکتا ہوں جو اچھا ہے مانگو۔

دوھا

دانی سرومنی کرپاندھی ناتھ کہوں ست بھاؤ
چاہوں تمہیں سمان سُت پربھو سن کون دُراؤ

سُنو بولے کہ ہے داتا شرومنی دکرپا کے دھام۔ ہے سوامی میں اپنے من کے بھاؤ کو سچ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے گھر آپ جیسا پُتر پیدا ہو۔ آپ سے کوئی بات چھپائے نہیں چھپتی۔

چوپائی

دیکھی پریتی سُنی بچن اموے ۔ ایوم استو کرُنا ندھی بولے
آپو سرس کھوجوں کہاں جائی ۔ نرپ تو تنیہ ہوب میں آئی

منوراجہ کی ایسی پریتی دیکھ کر اور ان کے انمول بچن سُن کر بھگوان دیا ساگر بولے۔ "ایسا ہی ہو۔" ہے راجن مجھ ادوتیہ۔ انوپم برہم کے سمان تو دوسرا کوئی نہیں۔ میرے سمان خود میں ہی ہوں۔ اس لئے ہے راجہ۔ میں خود ہی آپ کے گھر آپ کے پُتر روپ میں پرگٹ ہوں گا۔

ست روپ ہی بلوکی کر جوریں ۔ دیوی مانگو بر جو رُچی توریں
جو بر ناتھ چتر نرپ ماگا ۔ سوئی کرپال موہی اتی پریہ لاگا

رانی ست روپا کو دونوں ہاتھ جوڑے دیکھ کر بھگوان نے کہا۔ کہ ہے دیوی! جو تمہاری اچھا ہے۔ سو ور مجھ سے مانگ لو۔ رانی نے کہا ہے ناتھ جو بدھمان راجہ نے ور مانگا ہے سو ہے کرپالو وہ میرے من کو بہت ہی پیارا لگا ہے۔

پربھو پرنتو سُٹھو ہوت ڈھٹھائی۔ جدپی بھگت ہت تمہیں سہائی
تم برہما آدی جنک جگ سوامی۔ برہم سکل اُر انترجامی

پرنتو ہے سوامی۔ یہ تو بڑی ڈھٹائی (ڈھیٹ پن) ہے۔ تو بھی بھگتوں کے ہت ارتھ تمہیں یہ ڈھٹائی بھی سُہاتی ہے۔ آپ برہما کے بھی پتا اور سارے جگت کے سوامی اور سب کے گھٹ گھٹ کی جاننے والے (انترجامی) برہم ہیں۔

اس سمجھت من سنشیہ ہوئی۔ کہا جو پربھو پرمان پنی سوئی
جے نج بھگت ناتھ تو اہائی۔ جو سکھ پاوہیں سو گتی لہہیں

ایسا سمجھ کر میرے من میں سنشیہ ہوتا ہے۔ پرنتو جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سب ستیہ ہے۔ میں تو آپ سے یہ مانگتی ہوں کہ آپ کے بھگتوں کو جو دِویہ سکھ اور پرم گتی ملتی ہے۔

دوھا

سوئی سکھ سوئی گتی سوئی بھگتی سوئی نج چرن سنیہو
سوئی بیبیک سوئی رہنی پربھو ہمہی کرپا کری دیہو

وہی سکھ مجھے ملے۔ وہ گتی پاؤں۔ ویسی ہی پریتی میری آپ کے چرنوں میں ہو۔ ویسا ہی میرے من میں گیان پرکاش ہو اور میرا رہن سہن بھی ویسا ہی ہو۔ یہ وردان کرپا کر کے مجھے دیجئے۔

سُنی مردو گوڑھ رُچر بر رچنا۔ کرپا سندھو بولے مردو بچنا
جو کچھ رُچی تمہرے من ماہیں۔ میں سو دینہا سب سنشیہ ناہیں

رانی کے کومل گوڑھ اور من کو ہرنے والے بچنوں کی سُندر رچنا کو سُن کر کرپاندھان بھگوان کومل بچن بولے کہ ہے رانی! تمہارے من میں جو کچھ لالسا ہے وہ سب میں نے پوری کر دی ہے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہ کرنا۔

ماتو بیبک الوکک تورے ۔ کبھوں نہ مٹے انُگرہ مورے
بندی چرن منو کہیو بہوری ۔ اور ایک بینتی پربھو موری

ہے ماتا! میری کرپا سے تمہارے ہردے سے الوکک وویک (پرمارتھ گیان) کبھی نہیں مٹے گا۔ تب منوراج نے بھگوان کے چرن بندھنا کر کے پھر کہا۔ تب پربھو! میری ایک اور بینتی ہے۔

سُت بشیک تو پد رتی ہوؤ ۔ موہی بڑ موڑھ کہے کن کوؤ

منی بنو بھن جم جل بنو مینا۔ تم چھون تم تہیں اوھینا

آپ کے چرنوں میں میری پریتی پتر تبدا ؤ سے ہی رہے ہے جیسے ہی مجھ کو کوئی موڑ نہ منی کہے جیسے منی کے بغیر سانپ و جل کے بغیر مچھلی نہیں رہ سکتی ویسے ہی میرا جیون بھی آپ کے بنا نہ رہ سکے۔

اُس بر و مانگ تیسرن گہہ رہیؤ۔ ایوستو کرونا ندھی کہیؤ!
اب تم مم الوس سن مانی۔ بسہو جائی سُرپتی رجدھانی

ایسا ور دان مانگ کر راجہ بھگوان کے چرن پکڑ کر رہ گئے تب دیا کے بھنڈار پربھو نے کہا کہ جیسی تمہاری اچھا ہے ویسا ہی ہو گا۔ اب تم میرا کہنا مان کر دیو اندر کی راجدھانی امراوتی میں جا کر رہو۔

سورٹھا

تہاں کری بھوگ بلاس تات گئے کچھ کال پن
ہوئہو اودھ بھوآل تب ہیں ہوت تمہار ست

ہے تات! وہاں کچھ کال بعد بہت سے بھوگ بھوگ کر تم اودھ کے راجہ ہو گے۔ تب میں تمہارا پتر ہوں گا۔

اچھا مئے نر بلیش سنوارے۔ ہوہہوں پرگٹ نکیت تمہارے
انش سہت دیہہ دھر تاتا۔ کریہوں چرت بھگت سکھداتا

میں اپنی اچھا سے منش شریر دھارن کر کے تمہارے گھر پرگٹ ہوں گا۔ ہے تات! میں اپنے انشوں سمیت دیہہ دھارن کر کے بھگتوں کو سکھ و آنند دینے والی لیلا کروں گا۔

جے سُنی سادر نر بڑ بھاگی۔ بھونر ہیں ممتا مد تیاگی
آدی شکتی جیہیں جگ اپجایا۔ سو اوتریہی مور یہ مایا

جس لیلا کو سوبھاگیہ شالی منش آدر پوروک سن کر ممتا اور ابھیمان کو تیاگ کر بھو ساگر کو پار کر جائیں گے۔ میری آدی شکتی جس نے سارے جگت کی رچنا کی ہے۔ اوتار میری مایا بھی اوتار لے گی۔

دھنتی اُر دھیری بھگت کرپالا۔ تیہیں آشرم بسے کچھ کالا
سمے پائی تنو تجی ان آسا۔ جائی کینہہ امراوتی باسا

بھگت کرپالو بھگوان کو ہر دے میں دھارن کر کے راجہ اور رانی کچھ کال تک اسی آشرم میں رہے۔ کچھ کال پا کر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اپنا شریر چھوڑ کر اندر پوری میں جا کر رہنے لگے۔

دوہا

یہ اتہاس پنیت اتی اُہی کہیو برشکیتو
بھردواج سُنو اپر پُنی رام جنم کر ہیتو

یگیہ ولک جی بھردواج منی سے کہتے ہیں۔ کہ ہے بھردواج یہ پوتر اتہاس شیو جی نے پاربتی جی سے کہا تھا۔ اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا اور دوسرا کارن سنو۔

مانس پارائن۔ پانچواں وشرام

سُنو مُنی کتھا پنیت پُرانی۔ جو گریجا پرتی شمبھو بکھانی
وشو بدت اِک کیکئے دیشو۔ ستیہ کیتو تہاں بسے نریشو

ہے منی! اب وہ پرانی پرم پوتر کتھا کو سنو جو ستری شو جی نے وستار پوروک پاربتی سے کہی تھی۔ وشو بھر میں پرسدھ ایک کیکئے دیش ہے۔ وہاں ستیہ کیتو نامی راجہ تھا۔

دھرم دُھرندھر نیتی ندھانا۔ تیج پرتاپ سیل بلوانا
تہہ کے بھئے جگل ست بیرا۔ سب گن دھام مہا رندھیرا

وہ دھرم کی پتاکا لہرانے والا۔ نیتی پُن بتمتوی۔ پرتاپی شیل سبھاو اور بلوان تھا۔ اس کے گھر دو پتر پیدا ہوئے جو سب گنوں کے بھنڈار اور بڑے ہی یودھا ویر تھے۔

راج دھنی جو جیٹھ ست آہی۔ نام پرتاپ بھانو اس تاہی
اَپر سُتہہ ارمردن نانا۔ بھج بل اتُل اچل سنگراما

راج کا اترادھیکاری (جانشین) جو بڑا لڑکا تھا۔ اُس کا نام پرتاپ بھانو تھا۔ دوسرے لڑکے کا نام اری مردن تھا وہ بڑا ہی بھجا بل شالی (صاحب زور قوت) اور یدھ میں پربت کے سمان اٹل رہنے والا تھا۔

بھائی ہی بھائی ہی پرم سُمیتی۔ سکل دوش چھل برجت پریتی
جلیٹھے سُت راج نرپ دینہا۔ ہری ہت آپ گون بن کینہا

دونوں بھائیوں میں آپس میں بڑا ہی میل جول اور ایک دوسرے سے سچی پریتی تھی۔ بڑے لڑکے کو راجہ نے راج دیدیا۔ اور آپ بھگوت بھگتی کرنے کے لئے بن کو چلا گیا۔

دوھا

جب جب پرتاپ روی بھیو نرپ پھری دوہائی دیش
پرجا پال اتی بید بدھ کہئوں نہیں اگھ لیش

جب پرتاپ بھانو راجہ ہوا تو سارے دیش بھر میں دھوم مچ گئی۔ وہ وید کی ریتی انوسار پرجا کا پالن کرنے لگا۔ اس کے راج میں پاپ کا لیش تک نہ تھا۔

چوپائی

نرپ ہتکارک سچو سجانا۔ نام دھرم رُچی شُکر سمانا
سچو سیان بند مھوبل بیرا۔ آپو پرتاپ پنج رندھیرا

دھرم رُچی نامی شُکر آچاریہ کے سمان بدھیمان راجہ کا ہتکاری منتری تھا۔ جبر منتری اور ویر شکتی شالی بھائی کے ساتھ ہی خود راجہ بھی بڑا پرتاپی اور رندھیر تھا۔

سین سنگ چترنگ اپارا۔ امت سُبھٹ سب سمر جُجھارا
سین بلو کی راؤ ہرشانا۔ اُر باجے گہ گہے نسانا

ساتھ ہی چترنگی اپار سینا تھی۔ جس میں انیک یُدھ کلا میں کُشل بڑے بڑے یودھا تھے سینا کو دیکھکر راجہ بہت پرسن ہوا۔ اور بڑے گھنگھور باجے بجنے لگے۔

وجے ہیتو کٹک ئی بنائی۔ سُدن سادھی نرپ چلیو بجائی
جہاں تہاں پریں انیک لرائی۔ جیتے سکل بھوپ بری آئی

وجے کے لئے (فتحیابی کے لئے) سینا سجا کر وہ راجہ سندر دن مہورت وچار کر ڈنکا بجا کر چلا۔ اِدھر اُدھر دیشوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اور سب راجاؤں کو اپنی شکتی سے پراجے کر کے وجے پائی۔

سپت دیپ بھج بل بس کینہے۔ لے لے ڈنڈ چھاڑی نرپ دینہے
سکل اَوَنی منڈل تیہی کالا۔ ایک پرتاپ بھانو مہی پالا

ساتوں دیپوں (جزیروں) کو اپنی بھجا بل سے جیت کر اُن دیپوں کے راجاؤں سے کر (خراج) لے کر انہیں چھوڑ دیا۔ سمپورن پرتھوی منڈل پر اُس سمے ایک ہی پرتاپ بھانو ہی چکرورتی راجہ تھا۔

دوھا

سو بس وشو کری باہو بل نج پر کینہہ پرویش
ارتھ دھرم کام آدی سکھ سیوی سمے نریش

اپنی بھجا بل سے سارے سنسار کو جیت کر راجہ نے اپنے نگر میں پرویش کیا۔ اور سمے انوسار دھرم ارتھ کام آدی سکھوں کا بھوگ کرنے لگا۔

چوپائی

بھوپ پرتاپ بھانو بل پائی۔ کام دھینو بھے بھومی سُہائی
سب دُکھ برجت پرجا سُکھاری۔ دھرم سیل سُندر نر ناری

راجہ پرتاپ بھانو کے بل اور تیج کے پرتاپ سے پرتھوی اندر کام دھینو کے سمان سب کاموں کو دینے والی ہو گئی۔ سب دکھوں سے رہت ہو کر پرجا سُکھی رہتی تھی۔ اس کی پرجا سبھی استری پُرش سندر اور دھرم پرائن تھے۔

سچو دھرم رُچی ہری پد پریتی۔ نرپ ہت ہیتو سکھاوت نیتی
گُر سُر سنت پتر مہی دیوا۔ کرئی سدا نرپ سب کی سیوا

منتری دھرم رُچی کا بھگوان کے چرنوں میں پریم تھا۔ وہ راجہ کے کلیان ارتھ سدا اُسے نیتی اُپدیش دیا کرتا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو گرو۔ دیوتا۔ سادھو مہاتما۔ پِتر اور برہمن ان سب کی سیوا سدا ہی کرتا تھا۔

بھوپ دھرم جے بید بکھانے۔ سکل کرے سادر سُکھ مانے
دن پرتی دیی بِبِدھ بدھی دانا۔ سنی شاستر بید پُرانا

ویدوں میں جو جو راجہ کے دھرم کہے گئے ہیں۔ اُن سب کا پالن آدر پوروک اور پرسن چت سے راجہ کرتا تھا۔ ہر روز انیک پرکار کے دان دیتا تھا۔ اور اُتم شاستر۔ وید۔ پرانوں کی کتھا سنتا تھا۔

نانا باپی کوپ تڑاگا۔ سُمن باٹکا سُندر باگا
پیہر بھون سُر بھون سُہائے۔ سب تیرتھن کھیتر بنائے

راجہ نے بہُت سی باولیاں۔ کوئیں اور تالاب سُندر باغیچے
اور پھلواڑیاں اور سب تیرتھوں میں براہمنوں کے رہنے کے
لئے گھر اور سُندر وچتر دیو مندر بنائے۔

دوھا

جہاں لگ کہے پُران شرُتی ایک ایک سب یاگ
بار سہسر سہسر نرپ کئے سہت انوراگ

ویداور پُرانوں میں راجاؤں کے لئے جتنے پرکار کے یگیہ
کرنے کو کہا گیا ہے۔ راجہ نے ایک ایک کرکے پریم پوروک اُن
سب یگیوں کو ہزار ہزار بار کیا۔

چوپائی

ہردے نہ کچھو پھل انوسندھانا۔ بھوپ بیکی پرم سُجانا
کرے جو دھرم کرم من بانی۔ باسدیو ارپت نرپ گیانی

راجہ بڑا گیانی اور بدھی مان تھا۔ وہ ان سب یگیہ
دان آدک کرموں کو من میں پھل کی آسکتی نہ رکھ کر نشکام بھاؤ سے
کرتا تھا۔ جو بھی وہ من بچن کرم سے دہرم کا دیہ کرتا تھا۔ اُسے بھگوت
سمرپن کر دیتا تھا۔

چڑھ بر باجی بار ایک راجہ۔ مرگیا کر سب ساج سما جا
بندھیاچل گھمبیر بن گیئو۔ مرگ پنیت بہو مارت بھیئو

وہ دھرما تما راجہ ایک دن شکار کھیلنے کا سب ساج
سجا کر ایک سندر گھوڑے پر سوار ہو بندھیاچل کے گھنے بن میں
شکار کھیلنے کو گیا۔ اور وہاں اس نے بہت سے پوتر ہرن مارے

پھرت بپن نرپ دیکھ براہو۔ جنو بن دُریئو سسی ہی گرسی راہو
بڑ بدھو نہیں سمات مکھ ماہیں۔ من ہُوں کرودھ بس اُگلت ناہیں

بن میں گھومتے ہوئے راجہ نے ایک سؤر کو دیکھا۔ اُسکے
دانت ایسے بھیانک نظر آتے تھے مانو کہ چندرما کو راہو اپنے مکھ میں
چھپا کر بن میں آ چھپا ہو۔ چندرما آکار میں بڑا ہونے کے کارن
اُس کے مکھ میں سماتا نہیں ہے۔ اور مانو کرودھ وش وہ سؤر اُسے
مکھ سے اگلتا نہیں ہے۔

کول کرال دسن چھبی گائی۔ تنو بشال پی وار ادھکائی
گھر گھرات ہیئے آرو پائیں۔ چکیت بلوکت کان اٹھائیں

یہ تو اُس سؤر کے مہاکرال آگے کے دانتوں کی شوبھا کہی
گئی۔ اُس کا شریر بھی بہت بڑا موٹا تازہ تھا۔ گھوڑے کے ٹاپوں کی
آہٹ پاکر گھر گھر کرتا کان اُٹھائے چوکنّا ہو کر وہ دیکھ رہا تھا۔

دوھا

نیل مہی دھر شکھر سم دیکھی بشال براہو
چپر چلیئو ہیئے سُٹاک نرپ ہانکی نہ ہوئی نبا ہو

نیل پربت کی چوٹی کے سمان اس وشال سؤر کو دیکھ کر راجہ
نے گھوڑے کو چابک لگایا۔ اور بڑی تیزی سے ہانک کر سؤر
کی طرف گھوڑا بڑھایا۔ اور من ہی من میں کہا کہ بس اب یہ بچاؤ
نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

آوت دیکھی ادھک رو باجی۔ چلیئو براہ مُرت گتی بھاجی
ترت کینہ نرپ شر سندھانا۔ مہی ملی گیئو بلوکت بانا

ادھک شبد کرتے ہوئے گھوڑے کو اپنی طرف بڑھا دیکھ کر
سؤر ہوا کی سی تیزی کے ساتھ بھاگ نکلا۔ راجہ نے فوراً تیر کو
کمان پر چڑھایا۔ وہ سؤر تیر کو دیکھ کر دھرتی میں چھپ گیا۔

تکی تکی تیر مہیش چلاوا۔ کر چھل سؤر شریر بچاوا
پرگٹت دُرت جاہی مرگ بھاگا۔ رس بس بھوپ چلیئو سنگ لاگا

راجہ اس کی اور تاک تاک کر تیر چلاتا تھا۔ پرنتو چھل کر کے
سؤر اپنے شریر کو بچائے جاتا تھا۔ وہ سؤر پرگٹ ہوتا ہوا اور
چھپتا ہوا آگے سے آگے بھاگا جاتا تھا۔ اور راجہ بھی غصے میں آ
اس کے پیچھے چلا جاتا تھا۔

گیئو دُور گھن گہن براہو۔ جہہ ناہیں گج باجی نباہو
اتی اکیل بن بپل کلیسو۔ تدپی نہ مرگ مگ تجی نریسو

اس طرح چھپتا اور بھاگتا ہوا سوؔر بن کے ایسے گھنے
ستھان میں دور جا نکلا۔ جہاں ہاتھیوں اور گھوڑوں کا گذر نہ
تھا۔ اگرچہ راجہ بن میں اکیلا تھا۔ اور اس بن میں کلیش بھی
بہت تھا۔ تو بھی راجہ نے اُس پشو کا پیچھا نہ چھوڑا۔

کول بلو کی کھوپ بڑ دھیرا۔ بھاگی پیٹھ گری گوہاں گھنیرا
اگم دیکھی نرپ اتی پچھتائی۔ پھر مو جہانن پر بیو بھلائی

سور راجہ کو بڑا دھیرج وان دیکھ کر بھاگ کر پہاڑ کی گہری
گپھا میں جا گھسا۔ اُس گپھا میں جانا کٹھن تھا۔ راجہ پچھتایا اور
واپس لوٹ پڑا۔ لیکن اس گھنے جنگل میں راستہ بھول گیا۔

دوھا

کھید کھن چھدھت نرکھت راجہ باجی سمیت
کھوجت بیاکل سرت سر جل بنو بھیو اچیت

بن کے کشٹ سے دکھی جلا بھنا راجہ اپنے گھوڑے کے سمیت
بہت بھوکا اور پیاسا تھا۔ اور اس بیاکل ستھتی میں پانی کی تلاش
میں ندی تالاب کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اچیت سا ہو گیا۔

چوپائی

پھرت بپن آشرم ایک دیکھا۔ جہاں بس نرپتی کپٹ منی بیشا
جاسو دیش نرپ لینہہ چھڑائی۔ سمر سین تجی گیئو پرائی

بن میں پھرتے پھرتے اُس نے ایک آشرم دیکھا وہاں ایک
کپٹی راجہ منی جیسا بھیس بنائے رہتا تھا جس کا دیش اسی راجہ پرتاپ
بھانو نے چھین لیا تھا۔ اور جو اپنی فوج کو یدھ میں چھوڑ کر بھاگ کھڑا
ہوا تھا۔

سمے پرتاپ بھانو کر جانی۔ آپن اتی اسمے انومانی
گیئو نہ گرہ من بہت گلانی۔ ملا نہ راجہ نرپ ابھیمانی

جب راجہ پرتاپ بھانو کی پرارابدھ کو بھی جان کر اور اپنے
کرموں کو برا جان کر وہ مارے ہانی اور شرمندگی کے گھر نہ گیا اور نہ ہی
ابھیمان کے کارن پرتاپ بھانو سے میل ملاپ کیا۔

رس اُر ماری رنک جیم راجا۔ بپن بسی تاپس کیں ساجا
تاسو سمیپ گون نرپ کینہا۔ یہ پرتاپ روی تیہی تب چینہا

گنگاں کی طرح غصے کو من ہی من میں مار کر وہ راجہ تپسوی کا بھیس
بنا کر اس بن میں آ بسا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو اسی کے نکٹ گیا۔
تو اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ پرتاپ بھانو وہی راجہ ہے جس نے
مجھے بے گھر بے در کیا ہے۔

راؤ ترکھت نہیں سو پہچانا۔ دیکھ سبیش مہا منی جانا
اُتر ترگ تیں کینہہ پرناما۔ پرم چتر نہ کہیو نج ناما

پیاس کے مارے بیاکل ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو
نے اُسے نہ پہچانا۔ سندر بھیس دیکھ کر اُسے مہا منی سمجھا اور گھوڑے
سے اُتر کر اُسے پرنام کیا۔ پرنتو پرنام کرنے سمے جیسے کہ نام بتانے
کی ریت ہے۔ چتر راجہ نے اُسے اپنا نام نہ بتایا۔

دوھا

بھوپتی ترشت بلوکی تیہیں سرور دینہہ دیکھائی
مجن پان سمیت ہئے کینہہ نرپتی ہرشائی

راجہ کو بہت پیاسا دیکھ کر اُس نے تالاب بتا دیا۔ وہاں جا کر
پرسن ہو کر راجہ نے گھوڑے سمیت اشنان اور جل پان کیا۔

چوپائی

گئی شرم سکل سکھی نرپ بھیئو۔ نج آشرم تاپس لے گیئو
آسن دینہہ است روی جانی۔ پنی تاپس بولیو مرد و بانی

عباری تھکاوٹ اُتر گئی۔ راجہ پرسن ہو گیا۔ تب وہ تپسوی
اُسے اپنے آشرم میں لے گیا۔ سوریہ است ہوئے جان کر آرام کرنے
کو اُسے آسن دیا۔ اور پھر وہ تپسوی بڑی کومل بانی سے بولا۔

کو تم کس بن پھرہو اکیلے۔ سندر یوا جیو پر ہیلے
چکرورتی کے لچھن تورے۔ دیکھت دیا لاگی اتی مورے

تم کون ہو۔ سندر روپ ہو کر جوانی کی عمر میں جان کو ہتھیلی پر
دھر کر بن میں اکیلے کیوں گھومتے ہو۔ لکھشنوں سے تو تم چکرورتی
راجہ جان پڑتے ہو۔ جسے دیکھ کر مجھے تم پر بڑا ترس آتا ہے۔

نام پرتاپ بھانو اونیشا۔ تاسو سچیو میں سنہو منیشا
بھرت اکھیر پرے ہوں بھلائی۔ بڑے بھاگ دیکھیوں پد آئی

بے مکتی دا سنئے۔ پرتاپ بھانو نام کا ایک راجہ ہے۔ میں

اس کا منتری ہوں۔ یہاں اس بن میں شکار کھیلتے کھیلتے راستہ بھول گیا ہوں۔ میرے بڑے اچھے بھاگ ہیں۔ جو آپ کے چرنوں کے درشن میں نے پالئے ہیں۔

ہم کہوں دُرلبھ درشن تمہارا۔ جانت ہوں کچھ پھل ہو نہارا
کہہ مُنی تات بھیو اندھیارا۔ جوجن ستّر نگر و تمہارا

ہم جیسے گرہستیوں کو آپ کا درشن ہی دُرلبھ ہے۔ بن میں راستہ بھول جانے کے کارن جو مجھے دُکھ ہوا ہے۔ سو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بہانے یہاں آکر میرا کچھ کلیان ہونے والا ہے۔ تب مُنی نے کہا کہ ہے تات! اب اندھیرا ہو چکا ہے اور تمہارا شہر یہاں سے ستر جوجن دُور ہے۔

دوھا

نِسا گھور گمبھیر بن پنتھ نہ سُوجھ سُجان
بسہو آجُو اس جانی تم جایہو ہوت بہان

ہے سجان! رات بڑی اندھیری ہے۔ بن گھنا ہے۔ راستہ نہیں ہے ایسا سمجھ کر رات یہاں ہی ٹھہرو اور سویرا ہوتے ہی چلے جانا۔

تلسی جسی بھوتویتا تیسی ملے سہائے
آپنو آوی تاہی پہ تاہی تہاں لے جائے

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسی بھاوی (ہونہار) ہوتی ہے ویسی ہی سہائتا مل جاتی ہے (اتفاقات ویسا ہی واتاورن مل جاتا ہے) یا تو بھاوی آپ ہی اُس پُرش کے پاس آتی ہے یا اُسے وہاں لے جاتی ہے۔

چوپائی

بھلے ہیں ناتھ آیسو دھر سیسا۔ باندھی ترگ ترو بیٹھ مہیسا
نرپ بہو بھانتی پرسنسیو تاہی۔ چرن بندی نج بھاگیہ سراہی

بہت اچھا مہاراج! ایسا کہکر اور اُس کی آگیا سر ماتھے پر رکھ کر راجہ نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور آپ بیٹھ گیا۔ راجہ نے تپسوی کی انیک پرکار سے پرشنسا (تعریف) کی اور اس کے چرن چھو کر اپنا بھاگ سراہا۔

پُنی بولیو مِردُو گرا سُہائی۔ جان پتا پربھو کروں ڈھٹھائی
موہیں مُنیش سُت سیوک جانی۔ ناتھ نام نج کہہ ہو بکھانی

پھر راجہ نے بڑی کومل بانی سے مُنی سے کہا کہ ہے پربھو! میں آپ کو پتا جان کر یہ ڈھٹھائی کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پتر اور سیوک جان کر ہے ناتھ! اپنا نام وستار سے بتلایئے۔

تیہی نہ جان نرپ نرپ ہی سو جانا۔ بھوپ سہرد سو کپٹ سیانا
بیری پنی چھتری پنی راجا۔ چھل بل کینہہ چہئی نج کاجا

راجہ اُس کو جانتا نہ تھا۔ اور وہ راجہ کو جانتا تھا۔ راجہ کا ہردہ تو شدھ تھا۔ اور وہ کپٹ کرنے میں ماہر تھا۔ ایک تو شترو۔ دوسرے کھشتری جاتی۔ اور تیسرے راجہ۔ وہ چھل بل سے اپنا کام نکالنا چاہتا تھا۔

سمجھی راج سکھ دُکھت اراتی۔ آواں انل اِو سُلگی چھاتی
سرل بچن نرپ کے سُنی کانا۔ بیر سنبھار ہردے ہرشانا

وہ شترو اپنے بھوگے ہوئے راج سُکھوں کو یاد کر کے بہت دُکھی تھا۔ اُس کی چھاتی آوے کی آگ کی طرح اندر ہی اندر جل رہی تھی۔ راجہ کے سیدھے سادھے بچن سُن کر اور اپنے ویر بھاؤ کو یاد کر کے وہ من میں بڑا خوش تھا۔

دوھا

کپٹ بوری بانی مرِدُل بولیو جُگتی سمیت
نام ہمار بھکھاری اب نردھن رہت نکیت

کپٹ سے بھری ہوئی کومل بانی سے بڑی یکتی سمیت بولا اب تو ہمارا نام بھکاری ہے کیونکہ نہ تو ہمارے پاس دھن ہے اور نہ رہنے کے لئے گھر۔

کہہ نرپ جے بگیان ندھانا۔ تم سار یکھے گلت ابھیمانا
سدا رہیں اپن پو دُرائے۔ سب بدھی کُسل کُبیش بنائے

راجہ نے کہا۔ جو آپ کی طرح گیان وگیان سمپن اور ابھیمان رہت پرش ہوتے ہیں وہ اپنے واستوک سروپ کو ہمیشہ چھپائے رکھتے ہیں اور اس بات کے ڈر سے کہ کہیں سنتوں کا سا بھیس بنائے رکھنے سے زیادہ

مان سنمان ہو جانے سے کہیں وہ کلیان مارگ سے پتت نہ ہو جائیں آپ کی طرح کبھیس (برابھیس) بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں ہی اپنا کلیان مانتے ہیں۔

تیہی تے کہیں سنت شرتی ٹرے۔ پرم اکنچن پریہ ہری کیرے
تمہہ سم ادھن بھکھاری اگیہا۔ ہوت پرپنچ شبوہی سند یہا

اس لئے تو سادھو جہاتما اور وید ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو پرش اہنکار تما اور مان سے رہت ہوں۔ وہ ہی بھگوان کو پیارے ہوتے ہیں۔ تمہارے جیسے نردھن بھکاری اور بے گھر پرشوں کو دیکھکر برہما اور شوجی کو بھی سندیہہ ہو جاتا ہے! ارتھات وہ بھی پہچان کرنے میں دھوکا کھا جاتے ہیں کہ یہ کوئی سنت ہے یا بھکاری۔

جو ہسی سو ہسی تو چرن نمامی۔ مو پر کرپا کیجئے اب سوامی
سہج پریتی بھوپتی کے دیکھی۔ آپو پیتے بشواس بشیکھی
سب پرکار راجہی اپنائی۔ بولیئو ادھک سنیہہ جنائی
سنو ستی بھاو کہوں بھی پالا۔ ایہاں بست بیتے بہو کالا

آپ جو کوئی بھی ہوں میں تو آپکے چرنوں میں ساشٹانگ نمسکار کرتا ہوں۔ ہے سوامی آپ مجھ پر کرپا کریں۔ اپنے اوپر راجہ کی سہج پریتی کو دیکھکر اور یہ بھی دیکھکر کہ اس کو مجھ پر ادھک وشواس ہو گیا ہے سب پرکار سے راجہ کو اپنے آدھین جانکر رشی ماتر بڑا پریم دکھلا کر وہ کپٹی تپسوی بولا۔ ہے راجن سنو میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں مجھے یہاں رہتے ہوئے بہت کال دتیت ہو گیا ہے۔

دوہا

اب لگ موہ نہ ملیئو کوؤ میں نہ جناؤں کاہو
لوک مانیتا اگنی سم کر تپ کانن داہو

اب تک مجھے نہ تو کوئی ملا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو کسی پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ جیسے اگنی بن کو بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی لوک میں مان پرتشٹھا تپسوی کے تپ کو بھنگ کر کے اس کا ناش کر دیتی ہے۔

سورٹھا

تلسی دیکھی سبیشو بھولہیں موڑھ نہ چتر نر
سندر کیکہیہ پیکھو بچن سدھا سم اشن اہی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سندر بھیس دیکھکر اصلی سروپ کو پرکھنے میں چتر پرش بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ پھر موڑھوں کی تو بات ہی کیا۔ مور کو دیکھو اس کی شکل کیسی سندر ہے۔ اس کے بچن کیسے امرت کے سمان میٹھے ہیں لیکن وہ کھاتا سانپ ہے۔

تاتیں گپت رہئوں جگ ماہیں۔ ہری تج کم اپی پریوجن ناہیں
پربھو جانت سب بن ہی جنائیں۔ کہہو کون سدھی لوک رجھائیں

وہ کپٹی تپسوی بولا۔ اس لئے ہی میں سنسار میں چھپ کر رہتا ہوں بھگوان کے سوائے مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انترجامی بھگوان تو بنا کچھ بتائے یا پرگٹ کئے ہی اندر باہر کی سب کچھ جانتے ہیں پھر سنسار کے لوگوں کو رجھانے میں کونسی سدھی رکھی ہے۔

تم سچی سمتی پرم پریہ مورے۔ پریتی پرتیتی موہی پر تورے
اب جو تات دراؤں توہی۔ داروں دوش گھٹتی اتی موہی

تم پوتر اور ساتوک بدھی والے پرش ہو اس لئے مجھے تم پیارے لگتے ہو۔ اور تمہیں بھی مجھ پر پریم اور شردھا ہے اس لئے اے تات! اگر میں آپ سے کچھ چھپاتا ہوں۔ تو مجھے بہت ہی بھاری پاپ لگے گا۔

جمہ جمہ تاپسو کتھی ادا سینا۔ تمہ تمہ نرپ ہی اپج بسواسا
دیکھا سوبس کرم من بانی۔ تب بولا تاپس بگ دھیانی

جوں جوں وہ تپسوی ادا سینتا کی باتیں کرتا تھا توں توں اس پر راجہ کا وشواس بڑھتا جاتا تھا جب اس نے من بچن کرم سے راجہ کو اپنے بس میں جانا تب بگلا بھگت منی بولا۔

نام ہمار ایک تنو بھائی۔ سنی نرپ بولیئو پنی سرو نائی
کہہو نام کر ارتھ بکھانی۔ موہی سیوک اتی آپن جانی

ہے بھائی! میرا نام ایک تنو ہے۔ یہ سن کر ایک بار پھر ڈنڈوت کر کے راجہ نے کہا کہ مجھے اپنا سچا سیوک جان کر مجھے اپنے نام کا ارتھ کھول کر کہیے۔

آدی سرشٹی اپجی جبہی تب اتپتی بھے موری

نام ایک تنو ہیتو تیہی زیہہ نہ دھری بھوری

کیشٹی ہی نے کہا۔ کہ ہے راجن سُنو! جب سب سے پہلے ..... سرشٹی کی رچنا ہوئی تھی تبھی میری بھی پیدائش ہوئی تب سے میری وہ دیہہ ہے۔ دُوسری دیہہ میں نے دہارن نہیں کی اس لئے ہی میرا نام ایک تنو ہے۔

جن اچرج کو کرسو ماہیں ست تپ تیں دُرلبھ کچھو ناہیں
تپ بل تیں بدھاتا سرشٹی بدھاتا تپ بل وشنو بھئے پرتی پالا

ہے بھوپ میرے یہ وچن سُن کر حیران نہ ہونا۔ کیونکہ تپ سے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ تپ کے بل سے برہماجی سرشٹی کی رچنا کرتے ہیں۔ اور تپ کے بل سے ہی وشنوجی اس کا پالن پوشن کرتے ہیں۔

تپ بل سمبھو کرہیں سنگھارا۔ تپ تیں اگم نہ کچھو سنسارا
بھیئو نرپ ہی سُنی اتی انورا گا۔ کتھا پُراتن کہیے سو لاگا

تپ کے بل سے ہی شیوجی سرشٹی کی پرلے کرتے ہیں۔ ایسا سنسار میں کوئی بھی پدارتھ نہیں جو تپ سے نہ مل سکے یہ سب کچھ سُن کر راجہ کو اُس پر بڑا ہی پریم ہوگیا۔ تب وہ کیشٹی مُنی پُرانی کتھائیں کہنے لگا۔

کرم دھرم اتہاس انیکا۔ کرئی نروپن برتی ببیکا
اُدبھو پالن پرلے کہانی۔ کہیسی امت اچرج بکھانی

کرم دھرم اور بھانت بھانت کے اتہاس کہہ کر پھر وہ گیان اور ویراگ کی باتیں کرنے لگا۔ سرشٹی کی اُتپتی اس کی استھتی اور پرلے کی آپار آشچریہ جنک کتھائیں مُنی نے وستار پُوروک کہیں۔

سُنی مہیپ تاپس بس بھیؤ۔ آپن نام کہن تب لیئو
کہہ تاپس نرپ جانت موہی۔ کینہیو کپٹ لاگ بھل موہی

یہ سب آشچریہ جنک کتھائیں سُن کر راجہ اُسکے وش میں ہوگیا اور نام اُسے بتانا چاہا۔ تپسوی نے کہا۔ راجن! میں تمہیں جانتا ہوں۔ جو تم نے اپنا نام چھپا کر اور اپنے آپ کو راجہ کا منتری ظاہر کر کے کپٹ کیا ہے۔ وہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔

سورٹھا

سنو مہیش اسی نیتی جہاں تہاں نام نہ کہیں نرپ
موہی لو ہی سو اتی سرہی سوئی چتر تا بچار تی لو

ہے راجن سنو۔ راجہ لوگ جہاں تہاں اپنا نام نہیں کہتے۔

یہ نیتی کی بات ہے۔ تمہارے اس چترپن کو دیکھکر ہی مجھے تم سے بہت پریتی ہوگئی ہے۔

چوپائی

نام تمہارا پرتاپ دنیسا۔ ستیہ کیتو تو پتا نریسا
گر پرساد سب جانئے راجا۔ کہئے نہ آپن جانی اکاجا!

ہے راجن! تمہارا نام پرتاپ بھانو ہے اور ستیہ کیتو تمہارے پتا کا نام تھا۔ یہ سب کچھ اپنے گورو کی کرپا سے جانتا ہوں۔ لیکن ان باتوں میں اپنی ہانی جان کر کہتا نہیں۔

دیکھی تات تو سہج سدھائی۔ پریتی پرتیتی نیتی نپونائی
اُپجی پری ممتا من موریں۔ کہئوں کتھا نج پوچھے توریں

ہے تات! تمہارا سبھاوک سیدھا سادہ پن۔ پریم اور شردھا اور نیتی کی چترائی دیکھکر میرے من میں تم سے بڑا سنیہ ہوگیا ہے۔ اس لئے تمہارے پوچھنے پر میں اپنی ساری کتھا کہتا ہوں۔

اب پرسن میں سنسیہ ناہیں۔ مانگو جو بھوپ بھاو من ماہیں
سُنی سبچن بھوپتی ہرشانا۔ گہی پد بہت کینہہ بدھی ناتا

میں اب پرسن ہوں کوئی شنکا نہ کریں۔ جو تمہارے من کی اچھا ہے۔ وہ مجھ سے مانگ لو۔ مُنی کے ان سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور اُس نے اُس کے پاؤں پر پڑ کر بار بار بھانت بھانت سے بنتی کی۔

کرپا سندھو مُنی درسن تمہریں۔ چار پدارتھ کرتل موریں
پربھو ہی تتھاپی پرسن بلوکی۔ مانگی اگم بر ہوؤں اسوکی!!

ہے کرپا کے ساگر مُنی! میں آپ کے درشن کے پرتاپ سے ہی چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اپنی مٹھی میں مانتا ہوں پرنتو پھر بھی آپ کو اپنے اوپر پرسن دیکھکر چاہتا ہوں کہ آپ سے درلبھ ور مانگ کر بے کھٹکے ہو جاؤں۔

دوہا

جرا مرن دکھ رہت تنو سمر جتے نہیں کوؤ
ایک چھتر رپو ہین مہی راج کلپ ست ہوؤ

.... آپ سے مانگتا ہوں کہ میرا شریر بڑھاپے

موت اور سب دُکھوں سے رہت ہو جائے۔ اور یدھ میں مجھے
کوئی نہ جیت سکے۔ اور میرا راج سو کلپ تک بے کھٹکے بنا رہے۔

چوپائی

کہہ تاپس نرپ ایسی ہوئی۔ کارن ایک کٹھن سنو سوئی
کال ہو تجے پد ناہی سیسا۔ ایک بپر کُل چھاڑی مہیسا

تپسوی نے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہوگا۔ پر ایک مشکل
ہے، سو بھی سن لو۔ ہے پرتھوی کے سوامی ایک برہمن ونش
کو چھوڑ کر کال بھی تیرے چرنوں پر سیس جھکائے گا۔

تپ بل بپر سدا بریا آرا۔ تنہہ کے کوپ نہ کوؤ رکھوارا
جوں بپر ہیت کرہو نرلیسا۔ تو تجے بس بدھی بشنو مہیسا

تپ کے بل سے برہمن سدا پربل چلے آئے ہیں۔ اُن کے
کرودھ سے کوئی بچا نہیں سکتا ہے۔ اگر تم برہمنوں کو اپنے وش
میں کر لو تو پھر برہما وشنو مہیش سادے دیوتا تمہارے وش میں
ہو جائیں گے۔

چل نہ برہم کُل سن برہی آئی۔ ستیہ کہوں دُو بھجا اُٹھائی
بپر شاپ بنو سنو مہی پالا۔ تور ناس نہیں کونے ہوں کالا

برہمنوں کے ونش کے آگے کسی کا کوئی زور نہیں چلتا۔
میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ سچ سچ کہتا ہوں۔ برہمن کے شاپ (بددعا)
کے بنا تیرا ناش کسی بھی کال نہ ہوگا۔

ہرشیو راؤ سن گن سنی تاسو۔ ناتھ نہ ہوئی مورا اب ناسو
تو پرساد پربھو کرپا ندھانا۔ جو کہوں سب کال کلیانا

اس کے بچن سن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہے ناتھ!
اب میرا ناش نہیں ہوگا ہے کرپا ندھان! آپ کی کرپا سے ہر کال
میں میرا کلیان ہی ہوگا۔

دوہا

ایوَمستو کہی کپٹ منی بولا کُٹل بہوری
ملب ہمار بھلاپ تج کہہو تو ہم ہی نہ کھوری

ایسا ہی ہوگا کہہ کر کپٹی منی پھر بولا۔ تم میرے ملنے اور اپنے
راستہ بھول جانے کی بات کسی سے نہ کہنا۔ اگر کہہ دوگے تو تمہارا دوش
میرا اس میں کوئی دوش نہیں۔

چوپائی

تا تیں میں تو ہی برجیوں راجا۔ کہیں کتھا تو پرم اکاجا
چھٹھیں شرون یہ پرت کہانی۔ ناس تمہار ستیہ مم بانی

ہے راجن! میں تمہیں اس لئے ہی منع کرتا ہوں کہ اس
بھید کو دوسروں پر نہ ظاہر کرنا۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کو بتلا دوگے
تو بڑی بھاری ہانی ہوگی۔ چھٹے کان میں یہ بات پڑتے ہی تمہارا ناس
ہو جائے گا۔ اسے بالکل سچ سمجھنا

یہ پرگٹیں اتھوا دوج شراپا۔ ناس تور سنو بھانو پرتاپا
آن اپائے ندھن تو ناہیں۔ جوں ہری ہر کوپ ہیں من ماہیں

ہے پرتاپ بھانو سنو! یا تو اس بھید کو دوسروں پر کھول
دینے سے اور یا برہمنوں کے شاپ سے ہی تمہارا ناش ہوگا۔ چاہے
وشنو اور شنکر بھی من میں کرودھ کریں۔ تمہارا ناش نہیں ہوگا۔
ان کے سوائے تمہارے ناش کا اور کوئی اپائے نہیں ہے۔

ستیہ ناتھ پد گہی نرپ بھاشا۔ دوج گر کوپ کہہو کو راکھا
راکھئی گر جوں کوپ بدھاتا۔ گر برودھ نہیں کوؤ جگ تراتا

راجہ نے منی کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! یہ آپ نے سچ
کہا ہے۔ برہمن اور گرو کے کرودھ سے کوئی بھی رکشا کرنے والا
نہیں ہے۔ اگر برہما جی کسی پر کرودھ کریں تو گرو رکشا کر سکتے ہیں۔
لیکن گرو کے ورودھ کرنے پر جگت میں بھی کوئی بچانے والا نہیں
ہے۔

جوں نہ چلب ہم کہے تمہارے۔ ہوؤ ناس نہیں سوچ ہماری
ایک ہی ڈر ڈرپت من مورا۔ پربھو مہی دیو شراپ اتی گھورا

اگر میں آپ کی آگیا انوسار نہ چلوں تو بے شک میرا ناش ہو
جائے۔ مجھے اس کی ذرا بھی چنتا نہیں۔ ہے پربھو! میرا من تو اس ایک
ڈر کے مارے ڈر رہا ہے۔ کہ برہمنوں کا شاپ بڑا گھور ہوتا ہے۔

دوہا

ہوہیں بپر بس کون بدھی کہہو کرپا کری سوؤ
تم تجی دین دیال نج ہیتو نہ دیکھوں کوؤ!

وہ برہمن کس اپائے سے وش میں ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے
آپ وہ اپائے کہئے۔ ہے دین دیال! آپ کو چھوڑ کر میں کسی اور کو
اپنا ہتیشی (بھلائی چاہنے والا) نہیں دیکھتا۔

چوپائی

سُنُو نرپ سِیدھ جتن جگ ماہیں کشٹ سادھ پُنی پرمِن کرنا ہیں
اہ ای ایک اتی سُگم اُپائی۔ تہاں پرنتو ایک کٹھنائی

ہے راجن! سُنو برہمنوں کو وش میں کرنے کیلئے سنسار میں بہت سے اُپائے ہیں۔ اور وہ سارے بڑی کٹھنتا سے کئے جاتے ہیں کرنے پر بھی کار یہ سِدھ ہو یا نہ ہو۔ اس کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس ایک اُپائے بہت ہی آسان ہے لیکن اُس پر بھی ایک مشکل ہے۔

مم ادھین جگتی نرپ سوئی۔ مور جاب تُو نگر نہ ہوئی
اُچھو بگیں اڑو جب تیں جہیؤں۔ کاہو کے گریہہ گرام نہ گئیوں

ہے راجن! وہ اُپائے میرے وش میں ہے لیکن میرا جانا تمہارے نگر میں ہو نہیں سکتا۔ جب سے میں پیدا ہوا ہوں آج تک کسی کے گھر اور نگر میں نہیں گیا۔

جوں نہ جاؤں تب ہوئی ا کاجو۔ بنا آئی اُس منجس آجو
سُنی مہیس بولیو مردو بانی۔ ناتھ نگم اسی نیتی بکھانی
بڑے سنیہہ لگھو نہ پر کرہیں۔ گری نج سرنی سدا ترن دھرہیں
جلدھی اگادھ مَولی بہہ پھینو۔ سنتت دھرنی دھرت سر رینو

اگر میں نہ جاؤں تو تمہاری بڑی ہانی ہوتی ہے۔ ایسا بات تمہارا کام بگڑتا ہے۔ اس لئے یہ بڑا منجس (معمہ بے میل بات) آن پڑا ہے۔

راجہ یہ سن کر بڑی کومل بانی سے بولا۔ کہ ہے ناتھ! ویدوں میں ایسی نیتی کہی ہے کہ لوگ اپنے سے چھوٹوں پر پریم کرتے آئے ہیں۔ پربت اپنی چوٹیوں پر سدا ہی گھاس کو اُٹھائے رکھتے ہیں۔ اگادھ سمندر اپنی سطح پر سدا ہی بلبلوں کو دھارن کئے رکھتا ہے۔ اور دھرتی سدا ہی دھول اپنے سر پر اُٹھائے رکھتی ہے۔

دوھا

اس کہی گہے نریس پد سوامی ہو ہو کرپال
موہی لاگی دکھ سہیئے پربھو سجن دین دیال

ایسا کہہ کر راجہ نے چرن پکڑ لئے۔ اور کہا کہ ہے سوامی! کرپا کیجئے۔ ہے پربھو! آپ بڑے مہان پرش ہیں۔ اور دین دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ آپ میرے لئے اتنا کشٹ ضرور سہن کیجئے۔

چوپائی

جانے نرپ ہی آپن آدھینا۔ بولا تاپس کپٹ پربینا
ستیہ کہوں بھوپتی سُنو توہی۔ جگ ماہن دُرلبھ کچھو موہی

اس پر کالا راجہ کو وش میں آیا ہوا جان کر کپٹ کرنے میں پورا کُشل تپسوی بولا۔ ہے راجن! سُنو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس سنسار میں میرے لئے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔

اوسی کاج میں کریہوں تورا۔ من تن بچن بھگت تیں مورا
جوگ جگتی تپ منتر پربھاؤ۔ پھلئی تب ہیں جب کریئے دُراؤ

تو من بچن کرم سے میرا بھگت ہے۔ اس لئے میں تیرا کام ضرور کروں گا پر یوگ بھگتی منتر کا پربھاؤ تبھی پھل دیتا ہے جب چھپا کر کئے جائیں۔

جوں نرپس میں کروں رسوئی تمہہ پرسہو موہی جان نہ کوئی
ان سو جوئی جوئی بھوجن کرئی سوئی سوئی تو آئسو انوسرئی

ہے راجن! میں تمہارے گھر جا کر رسوئی تیار کروں اور تم اپنے ہاتھوں سے اُس کو پروسو مجھے کوئی جاننے نہ پاوے تب جو جو اُس ان کو کھائے گا۔ وہ تمہارے وش میں ہو جائے گا۔

پُنی تنہہ کے گریہہ جیوئی جوؤ۔ تو بس ہوئی بھوپ سُنو سوؤ
جائی اُپائے رچہو نرپ ایہو۔ سنبت بھری سنکلپ کریہو

ہے راجن! اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اُن بھوجن کرنے والوں کے گھر بھی جو جو بھوجن کرے گا وہ سب آپ کے وش میں ہو جائیں گے۔

ہے راجن! سُنو جا کر یہی اُپائے کرو۔ اور سال بھر بھوجن کھلانے کا سنکلپ کرو۔

دوھا

نت نوتن دوج سہس ست برہو سہت پریوار
میں تمہرے سنکلپ لگی دنہیں کربی جیو نار

نت نئے ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن کرنا۔ میں تمہارے سنکلپ کے انوسار ایک برس تک ہر روز بھوجن تیار کر دیا کروں گا۔

چوپائی

دیہی بدھی بھوپ کشٹ اتی تھوریں ہوہیں سکل ہیر لیس تورہیں
کر نہیں بپر ہوم مکھ سیوا۔ تیہیں پرسنگ سہجہیں بس دیوا

ہے راجن! اس طرح کرنے سے تھوڑے ہی کشٹ سے سارے برہمن ونش تیرے وش میں ہو جائیں گے۔ برہمن ہون یگیہ اور سیوا پوجا کریں گے۔ تو اس سمبندھ سے سب دیوتا بھی سہج ہی میں تمہارے وش میں ہو جائیں گے۔

اور ایک تو ہی کہوں لکھاؤ۔ میں ایہیں بیش نہ آوب کاؤ
تمھرے اپروہت کہوں رایا۔ ہری آنب میں کری نج مایا

میں اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے کارن ایک پہچان تمہیں اور بتاتا ہوں کہ میں اس بھیس میں تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔ ہے راجن! میں اپنی مایا سے تمہارے راج پروہت کو ہر لاؤں گا۔

تپ بل تیہی کری آپو سمانا۔ رکھیہوں ایہاں برش پرمانا
میں دھری تاسو بیش سنو راجا۔ سب بدھی تور سنوارب کاجا

اپنے تپ کی شکتی سے میں اُسے اپنے سمان بنا کر ایک برس تک یہاں رکھوں گا اور میں اُس کا روپ بنا کر سب پرکار سے تمہارا کام بناؤں گا۔

گے نسی بہت سئین اب کیجے۔ موہی توہی بھوپ بھینٹ دن تیجے
میں تپ بل توہے نرگ سمیتا۔ پہنچیہوں سووت ہی نکیتا

ہے راجن! رات بہت چلی گئی۔ اب تم آرام کرو آج سے تیسرے دن میں تجھے ملوں گا۔ میں اپنے تپ کے بل سے گھوڑے سمیت تمہیں سوتے ہی گھر پہنچا دوں گا۔

دوہا

میں آؤب سوئی بیشو دھری پہچانیہو تب موہی
جب ایکانت بلائی سب کتھا سناؤوں توہی

میں تمہارے راج پروہت کا بھیس بنا کر آؤں گا۔ اور جب ایکانت میں تم کو بلا کر یہاں کی سب بات چیت سناؤں گا تب تم مجھے پہچان لینا۔

چوپائی

سین کینہہ نرپ آئیسو مانی۔ آسن جائی بیٹھ چھل گیانی
شرمت بھوپ ندرا اتی آئی۔ سو کیمے سوو سوچ ادھیکائی

حکم کی تعمیل پا کر راجہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور وہ کپٹی گیانی آسن پر جا بیٹھا۔ تھکے ہوئے راجہ کو گوڑھ نیند آ گئی۔ پر وہ کپٹی کیسے سوتا۔ اسے سوچ کے مارے نیند کہاں۔

کال کیتو نسچر تہاں آوا۔ جیہیں سوکر ہوئی نرپ ہی بھلاوا
پرم مِتر تاپس نرپ کیرا۔ جانی سو اتی نرپ گھنیرا

اتنے میں کال کیتو نامی راکشس وہاں آیا۔ جس نے سور بن کر راجہ کو بھلایا تھا۔ وہ اس تپسوی راجہ کا بڑا مِتر تھا۔ اور کپٹ کرنے میں بڑا کشل تھا۔

تیہی کے ست سُت اُر دس بھائی۔ کھل اتی اجے دیو دکھدائی
پرتھم ہی بھوپ سمر سب مارے۔ بپر سنت سُر دیکھی دکھارے

اس کے سو پتر اور دس بھائی تھے۔ جو بڑے دشٹ کسی سے نہ جیتے جانے والے اور دیوتاؤں کو دُکھ دینے والے تھے۔ برہمنوں، سنتوں، دیوتاؤں کو دُکھی دیکھ کر راجہ پرتاپ بھانو نے ان سب کو یدھ میں پہلے ہی مار ڈالا تھا۔

تیہیں کھل پاچھل بیر سنبھارا۔ تاپس نرپ ملی منتر بچارا
جیہیں رپو چھے سوئی رچینہہ اپاؤ۔ بھاوی بس نہ جان کچھو راؤ

اس دشٹ نے پچھلے ویر کو یاد کیا۔ اور تپسوی سے مل کر صلاح مشورہ کیا۔ جس پرکار دیری (پرتاپ بھانو) کا ناش ہو ویسی ڈھنگ بنایا بھاوی کے وش ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو کچھ نہ سمجھ سکا۔

دوہا

رپو تیجسی اکیل اپی لگھو کری گنیئے نہ تاہو
اجہوں دیت دکھ روی سسی ہی سر اودھسیشت راہو

تیجسوی دشمن اگر اکیلا بھی ہو تو بھی اسے چھوٹا اور حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ دیکھو آج تک بھی چندرما اور سوریہ کو راہو دکھ دیتا ہے۔ جس کا صرف ایک سر ہی بچا تھا۔

چوپائی

تاپس نرپ سنج سکھی بہاری ۔ ہرشی ملیو اُٹھی بھیو سکھاری
متر ہی سب کتھا سنائی ۔ جاتو دھان بولا سکھ پائی

تپسوی راجہ اپنے متر کو آیا ہوا دیکھ کر بہت آنند ہو کر اُٹھا۔ اُس سے ملا اور پرسن ہو گیا متر کو سب کتھا کہہ سنائی. کال کیتو پرسن چت ہو کر بولا.

اب سادھیوں رپو سنہو نریسا۔ جو تمہہ کینہہ موز اُپدیسا
پرہری ہری سوچ رہ تمہہ سوئی ۔ بنو اوشدھ بیادھی بدھی کھوئی

ہے راجن تو میرے کہنے کے انوسار تم نے سب کام کر لیا ہے اب شمن کو میں سنبھال ہی لوں گا۔ سب چنتا دُور کرو. اور جاکر سو رہو. بدھاتا نے بنا دوائی کے ہی بیماری کو دُور کر دیا ہے.

کل سمیت رپو مول بہائی ۔ چوتھیں دوس ملب میں آئی
تاپس نرپ ہی بہت پرتوشی ۔ چلا مہا کپٹی اتی روشی

شمن کو اُس کے پریوار سمیت جڑ مول سے ناش کر کے چوتھے دن میں تم سے آ ملوں گا اس پرکار تپسوی کو سنتشٹ کر کے وہ مہا کپٹی راکشس کرودھ سے جل بھن کر وہاں سے چل دیا۔

بھانو پرتاپ ہی باجی سمیتا ۔ پہنچائسی چھن ماجھ نکیتا
نرپ ہی ناری پہیں سین کرائی ہیر ۔ گرہہ باندھسی باجی بنائی

اور بھانو پرتاپ کو اُس کے گھوڑے سمیت چھن بھر میں اُس کے گھر پہنچا دیا۔ راجہ کو رانی کے پاس سُلا کر گھوڑے کو بھی طرح سے گھوڑ شالا میں باندھ دیا۔

دوہا

راجا کے اُپروہت ہی ہری لے گیو بہوری
لے راکھسی گری کھوہ مہوں مایاں کری متی بہوری

پھر وہ راکشس راجہ کے پروہت کو اُٹھا لے گیا۔ اور اُسے پہاڑ کی کھوہ میں لا رکھا۔ اور اپنی راکشسی مایا سے اُس کی بدھی کو بھرم میں ڈال دیا۔

چوپائی

آپو برچی اُپروہت روپا ۔ پریئو جائی تیہی سیج انوپا
جاگیو نرپ ان بھئیں بہانا ۔ دیکھی بھون اتی اچرج مانا

آپ پروہت کا روپ بنا کر اُس کی سُندر سیج پر جا سویا۔ راجہ سویرا ہونے سے پہلے ہی جاگا اور اپنے گھر کو دیکھ کر اُسے بڑا ہی آشچرج ہوا۔

منی مہما من مہوں انومانی ۔ اُٹھیو گونہیں جیہیں جان نہ رانی
کانن گیو باجی چڑھی تیہی ۔ پرنر ناری نہ جانیو کے ہی

اپنے من میں منی کی مہما کا انومان کر کے چپکے سے اُٹھا کہ رانی کو پتہ نہ چل جائے گھوڑے پر چڑھ کر جنگل کو چلا گیا۔ نگر کے کسی استری پرش کو اس بات کا پتہ نہ لگا۔

گئیں جام جگ بھوپتی آوا ۔ گھر گھر اُتسو باج بدھاوا
اُپروہت ہی دیکھ جب راجا ۔ چکت بلوک سمر سوئی کاجا

دوپہر بیت جانے پر راجہ نگر میں آیا تو گھر گھر اُتسو ہونے لگے. اور آنند کی بدھائی بجنے لگی. جب راجہ نے پروہت کو دیکھا تو اپنے کام کو یاد کر کے آشچریہ چکت ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔

جگ سم نرپ ہی گئے دن تینی ۔ کپٹی منی پدرہ متی لینی
سمے جانی اُپروہت آوا ۔ نرپ ہی متے سب کہی سمجھاوا

یہ تین دن راجہ کو یُگ کے سمان گذرے کپٹی منی کے چرنوں میں ہی اس کی بدھی لگی رہی۔ یکت سمال جان کر پروہت کا روپ بنائے وہ راکشس آیا۔ اور راجہ کو ایکانت میں لے جا کر سب گپت کتھا سمجھا دی۔

دوہا

نرپ ہرشیو پہچانی گرو بھرم بس رہا نہ چیت
برے ترت ست سہس پر بپر کٹمب سمیت

راجہ اپنے گرو کو پہچان کر بڑا پرسن ہوا۔ بھرم کے کارن اُسے یہ پہچان ہی نہ رہی۔ کہ یہ تپسوی ہے یا کال کیتو راکشس فوراً ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن دے دیا

چوپائی

اُپروہت جیونار بنائی ۔ چھرس چار بدھی جسی شرتی گائی
مایا مئے تیہیں کینہہ رسوئی ۔ بنجن بہو گنی سکئی نہ کوئی

جیسا ویدوں میں ورنن ہے اُسکے انوسار چھ رس اور چار پرکار کے بھوجن اس پروہت نے تیار کئے۔ اُس نے اپنی مایا شکتی سے رسوئی تیار کی. بھانت بھانت کے اتنے ویجن بنائے کہ کوئی گن ہی نہ سکتا تھا۔

بپدھ مرگنہہ کر آمش راندھا۔ تبھی ہوں بپر پانشو کھل سا ندھا
بھوجن کھول سب بپر بلائے۔ پد کھاری سادر بیٹھائے

بہت پرکار کے پشوؤں کا مانس بنایا۔ اور اس مانس میں اس مہا دشٹ نے برہمنوں کا مانس ملا دیا تب سب برہمنوں کو بھوجن کرنے کے لئے بلایا۔ اور آدر سے ان کے چرن دھو کر بٹھایا پرسن جب ہی لاگ ہی پالا۔ بھئے آکاش بانی تبھی کا لا
بپر بربند اٹھی گرہہ جاؤ۔ ہے بڑی ہانی ان جنی کھاؤ

جب راجہ رسوئی پروسنے لگا تو اسی سمے کال کیتو کی مایا سے آکاش بانی ہوئی کہ ہے برہمنوں! اٹھ کر سب اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ یہ بھوجن نہ کھاؤ اس کے کھانے میں بڑی بھاری ہانی ہے۔
بھیئو رسوئی بھوسر پانشو۔ سب دوج اٹھے مانی بسواشو
بھوپ بکل متی موہاں بھلائی۔ بھاوی بس نہ آو کچھ بانی

اس رسوئی میں برہمنوں کا مانس بنا ہے۔ سب برہمن اس آکاش بانی پر وشواس کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راجہ سن کر بہت بیاکل ہوا لیکن اس کی بدھی راکشسی مایا سے موہت تھی۔ بھاوی کے وش میں ہونے کے کارن اس کے منہ سے ایک شبد بھی نہ نکلا۔

دوہا

بولے بپر سکوپ تب نہیں کچھو کینہہ بچار
جائی نسا چر ہوہو نرپ موڑھ سہت پریوار

تب تو برہمن غصے سے لال پیلے ہو کر اٹھے اور من میں کچھ بھی وچار نہ کرتے ہوئے راجہ کو شاپ دیا۔ کہ ہے موڑھ راجہ! تو اپنے پریوار سمیت دشٹ راکشس ہو جا۔

چوپائی

چھتر بندھو تیں بپر بلائی۔ گھالے لئے سہت سمودائی
ایشور راکھا دھرم ہمارا۔ جیہسی تیں سمیت پریوارا

ہے دشٹ کشتری! تو نے برہمنوں کو بلا کر پریوار سمیت ان کا نشٹ کرنا چاہا تھا۔ ایشور نے ہمارے دھرم کی رکشا کی ہے اے موڑھ برہمنوں کا ناش کرنے کی اچھا کرتا ہوا تو اپنے پریوار سمیت نشٹ ہوگا۔

سنبت مدھیہ ناس تب ہوؤ۔ جلی داتہ نہ رہی ہی کل کوؤ
نرپ سنی شراپ بکل اتی نراسا۔ بھئے بہوری بر گرا آکاسا

ایک سال کے اندر اندر تیرا ناش ہوگا۔ تیری کل میں کوئی پانی دینے والا نہ رہے گا۔ راجہ شاپ سن کر بھے بھیت ہو کر بیاکل ہو گیا۔ پھر سندر آکاش بانی ہوئی۔
بپرہو شراپ بچاری نہ دینہا۔ نہیں اپرادھ بھوپ کچھو کینہا
چکت بپر سب سنی نبھ بانی۔ بھوپ گیو جہاں بھوجن کھانی

کہ ہے برہمنوں! تم نے کچھ وچار کئے بنا ہی شاپ دے دیا۔ راجہ نے کچھ بھی اپرادھ نہیں کیا۔ ایسی آکاش بانی سن کر سب برہمن چکت ہو گئے اور راجہ باورچی خانہ میں گیا۔
تہاں نہ اسن نہیں بپر سیارا۔ پھرو راؤ من سوچ اپارا
سب پرسنگ مہی سرنہہ سنائی۔ تر ست بپر آئی اکلائی

وہاں نہ بھوجن تھا۔ اور نہ رسوئیا پروہت تھا۔ راجہ من میں بہت ہی سوچ کرتا ہوا وہاں سے لوٹا۔ برہمنوں کو ساری کتھا کہہ سنائی۔ بہت ہی بھئے بھیت اور بیاکل ہو کر راجہ دھرتی پر گر پڑا۔

دوہا

بھوپتی بھاوی مٹئی نہیں جدپی نہ دوشن تور
کیہئیں انیتھا ہوتی نہیں بپر شراپ اتی گھور

ہے راجن! بھاوی مٹتی نہیں۔ اگرچہ تمہارا کچھ بھی دوش نہیں ہے لیکن برہمنوں کا شاپ بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا

چوپائی

اس کہی سب ہی دیو سدھائے۔ سماچار پر لوگنہہ پائے
سوچہیں دوشن دیوہی دیہیں۔ برچت ہنس کاگ کیئے جیہیں

ایسا کہہ کر برہمن سب چلے گئے۔ نگرواسیوں نے یہ سارا سماچار سنا تب تو سب من میں سوچ کرتے ہوئے بدھاتا کو دوشن دینے لگے۔ کہ جس نے ہنس بننے کی یوگیتا والے کو کوا بنا دیا۔ ارتھات پنیہ کرمی راجہ کو دیوتا بنانے کی بجائے راکشس بنا دیا۔
اپروہت ہی بھون پہنچائی۔ اسر تاپس ہی کھبری جنائی
تیہیں کھل جہاں تہاں پتر بیٹھائے۔ سجی سجی سین بھوپ سب ھلائے

پرہست کو اُس کے گھر بھیجا کر اُس راکشس نے پرتھوی کو سارا حال جاکر بتایا۔ اُس نے جہاں تہاں پتر بھیجے اور راجہ پرتاپ بھانو کے سب ویری راجہ اپنی سینا سجا کر چڑھ آئے۔

گھیریہ نگر نسان بجائی۔ بِبِدھ بھانتی نت ہوئی لرائی
جوجھے سکل سُبھٹ کری کرنی۔ بندھو سمیت پریو نرپ دھرنی

نقارے بجا کر شہر کو گھیر لیا۔ بہت پرکار کی نت پرتی لڑائی ہوئی۔ راجہ پرتاپ بھانو کے سارے یودھا اپنا اپنا پراکرم دکھا کر شوربیروں کی موت مرے۔ اور خود راجہ بھی اپنے بھائی سمیت سنگرام میں مارا گیا۔

ستیہ کیتو کل کوؤ نہیں بانچا۔ بپر شراپ کم ہوئی اسانچا
رِپو جتی سب نرپ نگر بسائی۔ رج بر گو لے جے جسو پائی

ستیہ کیتو کے ونش میں کوئی نہ بچا۔ برہمنوں کا شراپ کیا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ دشمن پرتاپ بھانو کو جیت کر اس کے نگر کو پھر سے بسا کر اور وجے کا ڈنکا بجاتے ہوئے یش پاتے ہوئے آکر من کرنے والے راجہ لوگ اپنی اپنی سینا سمیت اپنے نگر کو چل دیئے۔

دوہا

بھر دواج سُنو جاہی جب ہوئی بدھاتا بام
دھوری میرو سم جنک جم تاہی بیال سم دام

یگیہ ولک جی کہتے ہیں۔ ہے بھردواج سنو! جب برہما کسی کے پرتیکول ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے دھول کُل کر سُل دینے والے بھاری سمیرو پربت کے سمان اور پتا یم راج کے سمان اور رسّی پھنکارتے ہوئے کاٹ کھانے والے سانپ کے سمان ہو جاتی ہے

چوپائی

کال پائی مُنی سُنو سوئی راجا۔ بھیو نسا چر سہت سماجا
دس سر تاہی بیس بھجدنڈا۔ راون نام بیر بری بنڈا

ہے منی سنو! وہ راجہ کچھ سمے پاکر اپنے پریوار سمیت راکشس ہوا۔ اُس کے دس سر تھے اور بیس بھجائیں تھیں۔ وہ بہت ہی بھاری بہادر یودھا تھا۔ اور نام اس کا راون تھا۔

بھوپ انج اری مردن ناما۔ بھیو سو کنبھکرن بل دھاما
سچو جو رہا دھرم رُچی جاسو۔ بھیو بماتر بندھو لگھو تاسو

اری مردن نامی جو راجہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ بلوان کنبھ کرن ہوا۔ اور جو راجہ کا دھرم رُچی نامی منتری تھا۔ وہ راون کا سوتیلا چھوٹا بھائی ہُوا۔

نام بِبھیشن جیہی جگ جانا۔ وشنو بھگت بگیان ندھانا
رہے جے سُت سیوک نرپ کیرے۔ بھئے نسا چر گھور گھنیرے

راون کے اس سوتیلے بھائی کا نام بھبھیشن ہُوا۔ جو کہ وشنو بھگت اور وگیان کا بھنڈار ہونے کے کارن جگت میں پرسدھ ہے۔ اور جو راجہ کے بیٹے اور سیوک تھے۔ وہ سب ہی گھور مہا راکشس ہوئے۔

کام رُوپ کھل جنس انیکا۔ کُٹل بھینکر بگت بِبیکا
کرپا رہت ہنسک سب پاپی۔ برنی نہ جائیں بسو پرتاپی

وہ سب کے سب کام رُوپ (جیسا بھی من میں چاہے ویسا رُوپ بنا لینے میں کشل) دُشٹ کٹل بھینکر گیان وچار سے رہت مت دُشٹ۔ نردئی۔ پاپی۔ انیاچاری بھانت بھانت کے اتنے گھور مہا ہتیارے راکشس ہوئے۔ کہ جن کے انیاچاروں کا ورنن ہو نہیں سکتا۔ تینوں بھائیوں نے انیک پرکار کی بڑی ہی کٹھن تپسیا کی۔ جسے دیکھ کر برہما جی اُن کے پاس گئے۔

دوہا:۔
گئے بِبھیشن پاس پنی کہیو پُتر بر مانگو
تیہیں مانگیو بھگونت پد کمل امل انورا گو

پھر برہما جی بھبھیشن کے پاس گئے اور کہا کہ ہے پُتر ور مانگو تب بھبھیشن نے بھگوان کے نرمل چرن کملوں میں شدھ پریم ہو، ایسا وردان مانگ لیا۔

چوپائی

تنہہ ہی دیئی بر برہم سدھائے۔ ہرشت تے اپنے گرِیہ آئے
میے تنوجا مندودری ناما۔ پرم سُندری ناری للاما
سوئی میے دینہی راون ہی آنی۔ ہوئی ہی جاتو دھان پتی جانی
ہرشت بھئیو ناری بھلی پائی۔ پنی دوؤ بندھو بیاہی سی جائی

اُن کو وردان دے کر برہما جی چلے گئے۔ وہ تینوں پرسن چت ہو کر اپنے گھر آئے۔ مے دانو کی ایک مندودری نامی پرم رُوپ وتی استری رتن کنیا تھی۔ مے دانو نے یہ وچار کر کہ راون سب راکشسوں

کا سرتاج ہوگا۔ اس کا بیاہ راون سے کر دیا۔ راون اس سُندر استری کو پاکر بہت ہی پرسن ہُوا۔ اور گھر جاکر اُس نے اپنے دو بھائیوں کنبھ کرن اور بھبھیشن کا بھی بیاہ کر دیا۔

گڑھی تری کوٹ ایک سندھ مجھاری۔ بدھی نرمت دُرگم اتی بھاری
سوئی مے دانو بہوری سنوارا۔ کنک رچت مُنی بھون اپارا

سمندر کے بیچ میں تری کوٹ نامی پربت تھا۔ اُس پربت پر برہماجی نے ایک بڑی بھاری قلعہ نما پری بنائی ہوئی تھی۔ اُس پری کو مے دانو نے پھر سے سنوار لیا۔ اُس میں سورن کے بہت سے مکان منیوں سے جڑے ہوئے تھے۔

بھوگاوتی جیسی اہی کُل باسا۔ امراوتی جیسی سکر نواسا
تنہہ تیں ادھک میہ اتی بنکا۔ جگ بکھیات نام تیہی لنکا

ناگ کُل کی راجدھانی بھوگاوتی پُری اور دیو اندر کی راجدھانی امراوتی پُری سے بھی بڑھکر رمنیک (دلکش) اور بانکی (سُندر) یہ پُری تھی۔ جو جگت میں لنکا کے نام سے مشہور ہے۔

دوھا

کھائیں سندھو گھیر اتی چاری ہوں دسی کھیری آئے
کنک کوٹ مُنی کھچت درڑھ برنی نہ جائی بناؤ

یہ چاروں طرف سے سمندر کی گہری کھائی سے گھری ہوئی تھی اُس وقت کے منیوں سے جڑا ہوا سونے کا درڑھ قلعہ ہے جسکی کاریگری کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

ہری پریرت جیہیں کلپ جوئی جاتو دھان تپی ہوئی
سُر پرتاپی اتُل بل دَل سمیت بس ہوئی

بھگوت اچھیا سے جس کلپ میں جو شور بیر پرتاپی مہابلی راکشسوں کا راجہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی فوج سمیت اس پُری میں نواس کرتا ہے۔

چوپائی

رہے تہاں نسیچر بھٹ بھارے۔ تے سب سُرنہ سمر سنگھارے
اب تہاں رہت سکر کے پریرے۔ رچھک کوٹ جچھ پتی کیرے

پورو کال میں اس لنکا پری میں بڑے بھاری بلوان راکشس

رہتے تھے۔ اُن کو دیوتاؤں نے یدھ میں مار دیا تھا۔ اب وہاں اندر کی پریرنا سے کُبیر کے ایک کروڑ رکھشک یکش لوگ وہاں رہ رہے تھے۔

دس مکھ کتہوں کھبری سی پائی۔ سین ساجی گڑھ گھیرے سی جائی
دیکھی بکٹ بھٹ بڑی کٹکائی۔ جچھ جیو تے گئے پرائی!

راون نے اس پری کی خبر کہیں سے سُن لی۔ اُس نے سینا سجا کر قلعہ کو گھیر لیا۔ بڑے بڑے بھاری یودھا اور سینا کو دیکھکر یکش لوگ اپنے پران بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

پھری سب نگر دسانن دیکھا۔ گیئو سوچ سُکھ بھیئو بسیکھا
سُندر سہج اگم انو مانی۔ کینہہ تہاں راون رجدھانی

تب راون نے گھوم گھام کر ساری پُری کو دیکھا۔ اُس کی ساری چنتا مٹ گئی۔ اور اُسے بہت ہی سُکھ ملا۔ اس پُری کو سہج سبھاوے ہی سُندر اور چاروں اور سے سورکھشت (محفوظ) جان کر وہاں راون نے اپنی راجدھانی بنائی۔

جیہی جس جوگ بانٹی گرہ دینہے۔ سُکھی سکل رجنی چر کینہے
ایک بار کُبیر پر دھاوا۔ پُشپک جان جیتی لے آوا

جیسا کہ جس کے بیاہ کے جوگیہ تھا۔ ویسا اُس کو دیکر سب گھروں کو بانٹ کر سب راکھشسوں کو پرسن کیا۔ ایک بار راون نے کُبیر پر دھاوا کیا۔ اور اس سے پُشپک بمان جیت کر لے آیا۔

دوھا

کوتک ہیں کیلاش پُنی لینہہ سی جائی اُٹھائی
منہوں تولی نج باہو بل چلا بہت سُکھ پائی

پھر اُس نے تماشے کے طور پر جاکر کیلاش پربت کو اُٹھا لیا۔ اور اپنی بھجاؤں کے بل کا انومان کر کے بہت پرسن ہو کر وہ وہاں سے چلا آیا۔

چوپائی

سُکھ سمپتی سُت سین سہائی۔ جے پرتاپ بل بدھی بڑائی
نِت نوتن سب باڑھت جائی۔ جیمے پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی

جیسے جتنا لابھ ہو اُتنا ہی لوبھ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی راون کے سُکھ سمپتی پُتر سینا سہائک (مددگار) جے (فتح) پرتاپ۔

بل بدھی اور کیرتی نت نئے بڑھتے ہی جاتے تھے۔

اتی بل کنبھ کرن اس بھراتا۔ جیہی کہوں نہیں پرتی بھٹ جگ جاتا
کرئی پان سوئی چھٹ ماسا۔ جگت ہوئی تہوں پُر تراسا

اس کا چھوٹا بھائی کنبھ کرن بڑا بھاری بلوان تھا جس کے برابر کا یودھا دُنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ وہ شراب پی کر چھ ماہ سویا کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا۔ تو اس سے تینوں لوک ڈر کے مارے کانپتے تھے۔

جوں دِن پرتی اہار کر سوئی۔ بسو بیگی سب چوپٹ ہوئی
سمر دھیر نہیں جائی بکھانا۔ تیہی سم امت دیر بلوانا

اگر وہ ہر روز بھوجن کرتا تو جلدی ہی سنسار چوپٹ ہو جاتا۔ بدھ میں ایسا دھیر تھا۔ کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہو سکتا اُس جیسے لڑکا میں اندھی بیشمار یودھے تھے۔

بار دِناد جیٹھ سُت تاسو۔ بھٹ مہوں پرتھم لیک جگ جاسو
جیہی نہ ہوئی رن سنمکھ کوئی۔ سُر پُر نت ہیں پراون ہوئی

میگھ ناتھ نامی راون کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ دُنیا کے یودھاؤں میں جس کی سب سے پہلے گنتی تھی۔ جس کے سامنے یدھ میں کوئی نہ ٹھہرتا تھا۔ دیولوک میں اس کے بھے کے مارے نت بھگدڑ مچی رہتی تھی۔

دوھا

کومکھ اکمپن کلی سرز دھوم کیتو اتی کائے
ایک ایک جگ جیتی سکے ایسے سبھٹ نکائے

اس کے علاوہ درمکھ۔ اکمپن۔ بجر ونت۔ دھوم کیتو اور اتی کائے آدی ایسے انیک یودھا ویر تھے۔ جو اکیلے اکیلے ہی دنیا کو جیت سکتے تھے۔

چوپائی

کام روپ جانہیں سب مایا۔ سپنہوں جنہہ کے دھرم نہ دایا
دس مکھ بیٹھ سبھاں ایکبارا۔ دیکھی امت آپن پریوار

سب راکشس راکشی مایا کو جانتے تھے۔ اور اپنا من چاہا روپ بنا سکتے تھے۔ دیا دھرم کا خیال تو انہیں کبھی سپنے میں بھی نہ آیا تھا۔ ایک بار سبھا میں بیٹھے ہوئے راون نے اپنے اگنت اور اپار پریوار کو دیکھا۔

چوپائی

سُت سموہ جن پری جن ناتی۔ گنے کو پار نسا چر جاتی
سین بلوکی سہج ابھیماتی۔ بولا بچن کرودھ مد سانی

پتر۔ پوتر۔ کٹمبھی اور سیوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھے بھلا کشوں کی ساری جاتیوں کی گنتی تو کون کر سکتا تھا سبھاؤ سے ہی ابھیمانی راون اپنی سینا کو دیکھ کر کرودھ اور مد سے بھرے ہوئے بچن بولا۔

سُن ہو سکل رجنی چر جوتھا۔ ہمرے بیری بیبدھ بروتھا
تے سنمکھ نہیں کریں لرائی۔ دیکھی سبل ریو جاہیں پرائی
تنہہ کر مرن ایک بدھی ہوئی۔ کہوں بجھائی سن ہواب سوئی
دوج بھوجن مکھ ہوم سرادھا۔ سب کے جائی کرہو تم بادھا

ہے راکشس لوگو! سُنو۔ سب دیوتا ہمارے دشمن ہیں وہ سامنے میدان میں نہیں لڑتے۔ اور اپنے سے زیادہ بلوان دشمن کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اُن کے مارنے کا ایک ہی اُپائے ہے۔ وہ میں تمہیں سمجھا کر کہتا ہوں۔ وہ اُپائے یہ ہے کہ برہمنوں کے بھوجن یگیہ ہوم اور شرادھ میں جا کر تم وگھن ڈالو۔

دوھا

چھدھا چھین بل ہین سُر سہجہیں ملیہیں آئی
تب مار یہوں کہ چھاڑ یہوں بھلی بھانتی اپنائی

بھوک سے دربل اور بل ہین ہو کر دیوتا لوگ آپ ہی سہج میں آ ملیں گے۔ تب میں اُن کو مار ڈالوں گا یا بھلی بھانت اپنے وش میں کر کے (پرادھین کر کے) چھوڑ دوں گا۔

میگھ ناتھ کہوں پُنی ہنکراوا۔ دینہی سکھ بلو بیر برھاوا
جے سُر سمر دھیر بلوانا۔ جنہہ کیں لری کر ابھیمانا
تنہہ ہی جیتی رن آنیو باندھی۔ اُٹھی سُت پتو انوسان کا نادھی
ایہی بدھی سب ہی آگیا دینہی۔ آپنو چلیئو گدا کر لینہی!

پھر اُس نے میگھ ناتھ کو بلایا اور اُسے یہ سکھا کر کہ دیوتاؤں نے پورو کال میں راکشسوں کو اس پُری سے نکال دیا اس کے ویر بھاؤ کو اُتیجت (مشتعل) کر دیا۔ اور کہا کہ ہے پُتر! جو دیوتا یدھ میں لڑنے والے یودھا ہیں۔ اور جنہیں اپنی بہادری کا ابھیمان ہے۔ اُن کو یدھ میں ہرا

کرباندھ باندھلاتا۔ پتا کے حکم کو سرماتھے پر دھر سگھ ناتھ اٹھا۔
اس پرکار سب کو حکم دے کر آپ بھی بانھ میں گدا لے کر چل دیا۔

چلت دسانن ڈولتی اونی۔ گرجت گربھ سروہیں سر روانی
راون آوت سنیو سکوپا۔ دیونہ تکے میرو گری کھوہا

راون کے کوچ کرتے ہی پرتھوی کانپنے لگی۔ اس کی گرج سے دیو انگناؤں کے گربھ گرنے لگے۔ راون کو کرودھ سہت آتا ہوا سن کر دیوتا لوگ سمیرو پربت کی گپھاؤں میں چھپ گئے۔

دگ پالنہ کے لوک سہائے۔ سونے سکل دسانن پائے
پنی پنی سنگھ ناد کری بھاری۔ دیہی دیوتنہ گاری پچاری

اندر ورن یم کبیر اگن آدک دگ پالوں کے لوک جب اون نے سونے پائے تو وہ شیر کے سمان دہاڑ دہاڑ کر دیوتاؤں کو للکار للکار کر گالیاں دینے لگا۔

رن مدمت پھرئی جگ دھاوا۔ پرتی بھٹ کھوجت کتہوں نہ پاوا
روی سسی پون برن دھن دھاری۔ اگنی کال یم سب ادھیکاری
کنر سدھ منج سر ناگا۔ ہٹھی سب ہی کے پنتھ ہی لاگا
برہم سرشٹی جہاں لگ تنو دھاری۔ دس مکھ بس برتی نر ناری
آیسو کرہیں سکل بھے بھیتا۔ نویں آئی نت چرن بنیتا

ابھیمان میں چور ہو کر وہ سنسار بھر میں دوڑا پھرا۔ اپنے برابر کا یودھا سنسار بھر میں ڈھونڈنے لگا۔ لیکن اسے اپنے سنمکھ لڑنے والا کوئی بھی یودھا نہ ملا۔ سورج۔ چندرماں۔ وایو۔ ورن۔ کبیر۔ اگنی۔ کال اور یم وغیرہ سب ادھیکاری کنر۔ سدھ۔ منش۔ دیوتا اور ناگ جاتی سبھی کے پیچھے وہ ہاتھ دھو کر پڑ گیا۔ جہاں تک جتنی برہما کی سرشٹی میں شریر دھاری نر ناری تھے۔ وہ سب راون کے ادھین ہو گئے۔ سب بھے کے مارے اس کی آگیا کو مانتے تھے۔ اور نت آکر بڑی ادھینتا سے اس کے چرنوں میں مستک جھکاتے تھے۔

دوہا

بھج بل بسو بسیہ کری راکھیسی کوؤ نہ سوتنتر
منڈلیک منی راون راج کری نج منتر

اس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے سارے سنسار کو اپنے

آدھین کر لیا۔ کسی کو بھی سوتنتر نہیں چھوڑا۔ اس پرکار راجاؤں کی منڈلی میں شرومنی سمراٹ راون اپنی مرضی مطابق راج کرنے لگا۔

دیو جچھ گندھرب نر کنتر ناگ کماری
جیتی بریں نج باہو بل بہو سندر برناری

دیوتا۔ یکش۔ گندھرب۔ نر کنتر اور ناگوں کی کنیاؤں کو اور بہت سی دوسری سندر استریوں کو اس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے جیت کر اپنی استریاں بنا لیں۔

چوپائی

اندر جیت سن جو کچھو کہیو۔ سو سب جنو پہلے ہیں کری رہیو
پرتھم ہیں جنہہ کہوں آیسو دینہا۔ تنہہ کر چرت سنہو جو کینہا

میگھ ناتھ کو جو کچھ راون نے کہا۔ اسے اس نے اتنی جلدی پورا کیا۔ مانو کہ پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ میگھ ناتھ سے پہلے جن راکشسوں کو راون نے حکم دیا تھا۔ ان راکشسوں نے کیا کیا اپدرو کئے۔ انہیں بھی سنو۔

دیکھت بھیم روپ سب پاپی۔ نسیچر نکر دیو پری تاپی
کرہیں اپدرو اسر نکایا۔ نانا روپ دھرہیں دھری مایا

دیکھنے میں وہ راکشسوں کے جھنڈ بڑے بھیانک پاپی اور دیو دکھدائی تھے۔ وہ راکشسوں کے جھنڈ اپدرو کرتے تھے۔ اور اپنی مایا سے بھانت بھانت کے روپ بنا لیتے تھے۔

جیہیں بدھی ہوئی دہرم نرمولا۔ سو سب کرہیں بید پرتیکولا
جیہیں جیہیں دیس دھینو دوج پاوہیں۔ نگر گاؤں پر آگی لگاوہیں

جس پرکار دھرم کی جڑ کٹ جائے۔ وہ ویسے ہی وید وپریت کام کرتے تھے۔ جہاں جہاں وہ برہمن اور گائے کو پاتے تھے۔ اسی نگر گاؤں اور پوری کو آگ لگا دیتے تھے۔

سبھ آچرن کتہوں نہیں ہوئی۔ دیو بپر گرو مان نہ کوئی
نہیں ہری بھگتی جگیہ تپ گیانا۔ سپنیہوں سنیئے نہ بید پرانا

ان کے بھئے کے مارے سداچار آدک شبھ کرم کوئی نہیں کرتا تھا دیوتاؤں۔ برہمنوں۔ آچاریوں کو کوئی نہیں مانتا تھا۔ نہ کہیں ہری بھگتی تھی۔ اور نہ جگیہ تپ اور گیان تھا۔ وید پران تو کوئی سپنے میں بھی نہیں

شنتا تھا۔

چھند

جب جوگ براگ تپ مکھ بھاگا شرون سنئی دس سیسا
آپن اٹھی دھاوئی رہے نہ پاوئی دھری سب گھالئی کھیسا
اس بھرشٹ اچارا بھا سنسارا دھرم سنئیے نہیں کانا
تیہی بہو بدھی تراسئی دیش نکاسئی جو کہہ بید پرانا

جب۔ یوگ۔ ویراگ۔ تپ۔ یگیہ میں دیوتاؤں کے بھوگ لگانے کی خبر اگر راون کہیں سے سن لیتا تو وہ سوئیم اٹھ دوڑتا اور وہاں کچھ نہ چھوڑتا۔ دھن ڈال دیتا اور سب کو مار ڈالتا۔ سنسار میں ایسا بھرشٹاچار بڑھ گیا۔ کہ دہرم کا نام لیوا اور پانی دیوا کوئی نہ رہا۔ دہرم تو کہیں کان سننے میں نہیں آتا تھا۔ جو کوئی بید اور پران کہتا سنتا تھا۔ اُس کو طرح طرح کے ڈنڈ دے کر دیش سے باہر نکال دیتا تھا۔

سورٹھا

برنی نہ جائی انیتی گھور نساچر جو کرہیں
ہنسا پر اتی پریتی تنہہ کے پاپ ہی کونی متی!

گھور راکشس جو جو مہان اتیاچار اور اپدرو کرتے تھے۔ اُن کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ جن کی پریتی دوسرے جیووں کو گھائل کرنے اور ستانے میں ہو اُن کے پاپوں کی بھلا کیسے گنتی ہو سکتی ہے۔

ماس پارائن چھٹا وشرام

دوپائی

باڑھے کھل بہو چور جوآرا۔ جے لمپٹ پر دھن پر دارا
مانہیں ماتو پتا نہیں دیوا۔ سادھو نہہ سن کرواہیں سیوا

دشٹ۔ چور۔ جواری۔ بہت بڑھ گئے۔ جو دوسروں کے دھن و مال اور استریوں کو چھین لینے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ لوگ ماتا پتا اور دیوتاؤں کی اوگیا کرتے تھے اور سادھو مہاتماؤں کی سیوا کرنے کی بجائے اُلٹا اُن سے اپنی سیوا کرواتے تھے۔

جنہہ کے یہ آچرن بھوانی۔ تے جانیہو نسیچر سب پرانی
اتسیہ دیکھ دہرم کے گلانی۔ پرم سبھیت دھرا اکولانی

اے پاربتی! جن کے ایسے آچرن (چلن۔ اخلاق) ہیں اُن سب کو راکشس ہی جاننا چاہئے۔ (یعنی جو دوسرے کے دھن و مال و استری پر نگاہ رکھیں۔ ماتا پتا کی اگیا کا پالن نہ کریں۔ ایشور کو نہ مانیں اور سر لیش پرشوں کا آدر ستکار نہ کر کے اُن کا نرادر کریں) دہرم کی ایسی پرکاراتی انت ہانی دیکھ کر پرتھوی بہت ہی بھے بھیت ہو کر بیاکل ہو گئی۔

گری سری سندھو بھار نہیں موہی۔ جس موہی گروئے ایک پر دروہی
سکل دہرم دیکھی برپریتا۔ کہی نہ سکئی راون بھے بھیتا

پرتھوی من ہی من میں کہنے لگی۔ کہ ہمالہ آدک مہان پربتوں گنگا آدک وشال ندیوں اور کھیر ساگر آدک مہان سمندروں کا بھار اپنی چھاتی پر اٹھانا میرے لئے کچھ بھی مشکل نہیں لیکن دوسرے پرانیوں کا برا کرنے والے اور بھگوان سے ویر کرنے والے ایک بھی دشٹ پرش کا بوجھ میں نہیں سہار سکتی۔ سارے دہرم کرم کی اُلٹی گنگا بہتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن راون کے ڈر کے مارے پرتھوی چوں نہیں کر سکتی۔

دھینو روپ دھری ہردے بچاری۔ گئی تہاں جہاں سُر منی جھاری
نج سنتاپ سنائے سی روئی۔ کاہو تیں کچھو کاج نہ ہوئی

تب وہ پرتھوی ماتا ہردے میں وچار کر کے گائے کا روپ دھارن کر کے وہاں گئی۔ جہاں پر کہ دیوتا اور منیوں کے سماج چھپے ہوئے تھے۔ پرتھوی نے اُن کو اپنی بپتا رو رو کر سُنائی لیکن کسی سے کچھ بن پڑا۔

چھند

سُر مُنی گندھر با ملی کری سبا گے برنچی کے لوکا
سنگ گو تنو دھاری بھومی بچاری پرم بکل بھے سوکا
برہما سب جانا من انومانا مور کچھو نہ بسائی
جا کری تیں داسی سو ابناسی ہمرو تور سہائی

دیوتا منی۔ گندھرو سب اکٹھے ہو کر برہم لوک کو گئے۔ ڈر اور شوک کے مارے بیاکل پرتھوی گائے کا روپ دھارن کئے بھی اُن کے ساتھ گئی۔ برہما نے اُن کے آنے کا آشیہ (مطلب بمقصد) جان لیا اور اپنے من میں انہوں نے انومان کیا۔ کہ اُن کی بپتا نوارن کرنے میں اسمرتھ ہوں۔ تب انہوں نے پرتھوی کو دھیرج دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس وشنو بھگوان کی تو داسی ہے۔ وہی اوناشی پربھو ہمارا تمہارا سب کا ایک ماتر سہائک ہے۔

سورٹھا

دھرنی دھرہی من دھیر کہہ برنچی ہری پد سمرو
جانت جن کی پیر پربھو بھنجی دارون بپتی

برہما جی نے کہا کہ ہے پرتھوی! تو من میں حوصلہ رکھ کر کے وشنو بھگوان کے چرنار بندوں کا سمرن کرو۔ بھگوان اپنے بھگتوں کی تکلیف اور دُکھ کو جانتے ہیں۔ وہ ہی تمہاری اس مہا کٹھن بپتا کا ناش کریں گے۔

چوپائی

بیٹھے سُر سب کرہیں بچارا۔ کہاں پایئے پربھو کریئے پُکارا
پُر بیکنٹھ جان کہہ کوئی۔ کوؤ کہہ پے ندھی بس پربھو سوئی

سب دیوتا اکٹھے بیٹھکر وچار کرنے لگے کہ پربھو کو کہاں پلیں۔ کہاں جاکر اُن سے فریاد کریں۔ کوئی تو کہتا تھا کہ چلو بیکنٹھ کو چلیں۔ کوئی کہتا تھا کہ پربھو کھشیر ساگر میں نواس کرتے ہیں۔ وہاں چلنا چاہئے۔

جاکے ہردے بھگتی جسی پریتی۔ پربھو تہاں پرگٹ سدا تیہیں ریتی
تیہیں سماج گریجا میں رہیوں۔ اوسر پائی بچن ایک کیہوں!

جس کے ہردے میں جیسی بھگتی اور کھلوت پریتی ہوتی ہے بھگوان وہاں اُس کے لئے اسی ریتی سے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے پاربتی! اسی دیو سموہ میں میں بھی موجود تھا موقع پاکر میں نے بھی یہ ایک بات کہی۔

ہری بیاپک سروتر سمانا۔ پریم تیں پرگٹ ہوہیں میں جانا
دیس کال دشی بدسی ہو ماہیں۔ کہہ ہو سو کہاں جہاں پربھو ناہیں

کہ بھگوان تو سروتر ویاپک ہیں۔ وہ پریم سے پرگٹ ہو جاتے ہیں میں تو ایسا جانتا ہوں۔ دیش کال۔ دشا۔ بدشا میں کہو ایسی کونسی جگہ ہے جہاں کہ بھگوان نہ ہوں۔

اگ جگ مئے سب رہت براگی۔ پریم تیں پربھو پرگٹئی جیمی آگی
مور بچن سب کے من ماتا۔ سادھو سادھو کری برہم بکھانا

سب اگ (ستھاور۔ اچر) اور جگ (چر۔ جنگم) ازقات بھگوان سب ستھاور جنگم سنسار میں ویاپک ہوتے ہوئے بھی سب سے اسنگ اور ویرکت ہیں۔ جیسے رگڑ سے آگ جل اُٹھتی ہے ویسے ہی پریم کی رگڑ سے بھگوان پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ میری بات سب کے من کو بھائی برہما نے "ٹھیک ہے ٹھیک ہے"۔ ایسا کہکر اس کی تعریف کی۔

دوہا

سُنی برنچی من ہرش تن پُلکی نین بہہ نیر
اُستتی کرت جوری کر ساودھان متی دھیر

میری اسیات کو سُن کر برہما جی آنند میں مگن ہو گئے شریر پُلکت ہو گیا۔ اور پریم کے مارے نیتروں سے آنسو بہنے لگے۔ تب وہ دھیر بُدھی برہما جی بڑی ساودھانی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وشنو بھگوان

اُن سے بڑے پریم نارائن بھگوان کی بھگتی تھی۔ اور اس کا من سدا انہیں کے دھیان میں لین رہتا تھا۔

دوھا

کوسلیا آدی ناری پریہ سب آچرن پنیت
پتی انوکوُل پریم درڑھ ہری پد کمل بنیت

کوشلیا آدی اُن کی پیاری رانیاں تھیں جن کے آچار پوتر تھے۔ وہ سب بڑی نمرتا بھاؤ سے پتی کی آگیا کا پالن کرنے والی تھیں اور ان کا پتی کے چرن کملوں میں درڑھ پریم تھا۔

چوپائی

ایک بار بھوپتی من ماہیں۔ بھئے گلانی مورے سُت ناہیں
گرو گرہ گیئو تُرت مہی پالا۔ چرن لاگی کری بنے بسالا

ایک دفعہ یہ سوچ کر کہ میرے کوئی پُتر نہیں ہے۔ راجہ دسرتھ نے من میں بڑی ہانی مانی۔ وہ فوراً گُرو کے گھر گئے اور اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے بڑی بنتی کی۔

نج دُکھ سُکھ سب گُرو ہی سُنائیو۔ کہی بسشٹ بہو بدھی سمجھائیو
دھرہو دھیر ہوئیہیں سُت چاری۔ تری بھون بدت بھگت بھے ہاری

اپنے سب دُکھ سُکھ گُرو کو سُنائے بسشٹ جی نے انہیں انیک پرکار سے سمجھا کر کہا۔ کہ دھیرج رکھو۔ تمہارے گھر چار پتر پیدا ہوں گے جو تینوں لوکوں میں پرسدھ اور بھگت جنوں کے بھے کو ہرنے والے ہوں گے۔

سرنگی رشی ہی بسشٹ بلاوا۔ پُتر کام سبھ جگیہ کراوا
بھگتی سہت مُنی آہوتی دینہے۔ پرگٹے اگنی چرو کر لینہے

وسشٹ جی نے سرنگی رشی کو بلایا۔ اور اُن سے پُتر کامیشٹی یگیہ کرایا مُنی کے بھگتی سہت آہوتی دینے پر اگنی دیو ہاتھ میں چرو (ہوشیاّن کھیر آدی) لئے پرگٹ ہوئے۔

جو بسشٹ کچھو ہردے بچارا۔ سکل کاجُو بھا سدھ تمہارا
یہ ہوی بانٹی دیہو نرپ جائی۔ جتھا جوگ جیہی بھاگ بنائی

اور راجہ سے کہا کہ جو کچھ وسشٹ جی نے ہردے میں وچارا ہے تمہارا وہ سب کام سدھ ہو گیا۔ ہے راجن آپ ہوشیہ ان کو اپنی رانیوں کو یتھا یوگیہ بھاگ کر کے بانٹ دو۔

دوھا

تب ادرسیہ بھئے پاوک سکل سبھہی سمجھائی
پرمانند مگن نرپ ہرش نہ ہردے سمائی

یہ کہہ کر اگنی دیو ساری سبھا کو سمجھا کر گپت ہو گئے اور راجہ پریم آنند میں مگن ہو گیا۔ اُن کا من خوشی کے مارے بلیوں اُچھل رہا تھا۔

چوپائی

تبہی رائے پریہ ناری بلائیں۔ کوسلیا آدی تہاں چلی آئیں
اردھ بھاگ کوسلیا ہی دینہا۔ اُبھئے بھاگ آدھے کر لینہا

اُس سمے راجہ نے اپنی پیاری رانیوں کو بلایا۔ کوسلیا آدی سب رانیاں وہاں آ گئیں۔ راجہ نے آدھا بھاگ کوشلیا کو دیا۔ اور باقی جو بچا اُس کے پھر دو بھاگ کئے اور ان دونوں بھاگوں کو ایک ایک کر کے کوشلیا اور کیکئی کے ہاتھ پر دھر کر اُن کی مرضی سے سومترا کو اُن کا من پرسن کر کے دیا۔

ایہی بدھی گربھ سہت سب ناری۔ بھئیں ہردے ہرشت سُکھ بھاری
جا دن تیں ہری گربھہیں آئے۔ سکل لوک سُکھ سمپتی چھائے

اس پرکار تینوں رانیاں گربھ وتی (حاملہ) ہو گئیں۔ اُن کے من بڑے پرسن تھے۔ جس دن سے بھگوان اپنی مایا سے ہی گربھ میں آئے (بھگوان اجنمے ہیں وہ واستو میں گربھ میں نہیں آتے لیکن جس طرح سورج کبھی نہ غروب ہوتا ہے اور نہ چڑھتا ہے۔ اُس میں نہ اندھکار اور نہ پرکاش کا دوند ہے۔ تو بھی زمین کی اُپادھی کے کارن اس میں رات دن غروب ہونا۔ چڑھنا اندھکار روشنی آدک دوندوں کی کلپنا ہے۔ واستو میں وہ سب سے اسنگ ہے۔ ویسے ہی بھگوان میں یہ جنم مرن آدی کھیل مایا کی اُپادھی سے کلپت ہے۔ واستو میں وہ مایا اتیت اور اسنگ اجنمے ہیں) اس دن سے ہی سنسار بھر میں سُکھ اور سمپتی (خوشحالی) ہو گئی۔

مندر میں سب راجہیں رانی۔ سوبھا سیل تیج کی کھانی
سُکھ جُت کچھک کال چلی گیئو۔ جیہیں پربھو پرگٹ سو اوسر بھیئو

شوبھاشیل اور تیج کی کھان بنی ہوئی تینوں رانیاں راج محل میں براجتی تھیں۔ کچھ کال تو اس پرکار سُکھ سے بیت گیا۔ اور وہ گھڑی آگئی۔ جب کہ پربھو نے پرگٹ ہونا تھا۔

دوھا

جوگ لگن گرہ بار تتھی سکل بھئے انوکول
چر اور اچر ہرش جُت رام جنم سُکھ مول

یوگ۔ لگن۔ گرہ۔ بار اور تتھی سب انوکول ہو گئے۔ جڑ اور چیتن جیو سب پرسن ہو گئے کیونکہ رام جنم سُکھ کا مول ہے۔

چوپائی

نومی تتھی مدھوماس پنیتا۔ سکل پچھ ابھجت ہری پریتا
مدھیہ دوس اتی سیت نہ گھاما۔ پاون کال لوک بشراما

نومی تتھی۔ پوتر چیت کا مہینہ تھا۔ شکل پکش اور بھگوان کا پیارا ابھی جت مہورت تھا۔ دوپہر کا سما تھا۔ نہ زیادہ سردی تھی نہ گرمی وہ پوتر کال سب لوگوں کو آنند دینے والا تھا۔

سیتل مند سُربھی بہہ باؤ۔ ہرشت سُر سنتن من چاؤ
بن کسُمت گری گن منی آرا۔ سروہیں سکل سرتا امرت دھارا

شیتل۔ دھیمی۔ بھینی بھینی۔ ہوا چل رہی تھی۔ دیوتا لوگ خوش تھے سنتوں کے من میں بڑا چاؤ تھا۔ بن پھولے ہوئے تھے۔ پربتوں کے سموہ سب لالوں سے جگمگا رہے تھے۔ اور ندیاں میں امرت دھلا بہنے لگی تھی۔

سو اوسر برنچی جب جانا۔ چلے سکل سُر ساجی بمانا
گگن بمل سنکل سُر جوتھا۔ گاوہیں گن گندھرب برُوتھا

جب بھگوان کے پرگٹ ہونے کا سماں آیا۔ تو برہما جی سمیت سب دیوتاؤں کے بمان سجا سجا کر چلے نرمل آکاش دیوتاؤں کے سموہ سے بھرپور ہو گیا۔ اور گندھرووں کے سموہ گُن گان کرنے لگے۔

برشہیں سُمن سُوانجلی ساجی۔ گہگہی گگن دُندبھی باجی
استتی کرہیں ناگ مُنی دیوا۔ بہو بدھی لاوہیں نج نج سیوا

دیوتا لوگ سُندر انجلیوں میں سجا سجا کر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ آکاش میں بڑے زور سے نقارے بجنے لگے۔ ناگ مُنی اور دیو بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ اور بہت پرکار سے اپنی اپنی سیوا بھگوان کی بھینٹ کرنے لگے۔

دوھا

سُر سموہ بنتی کری پہنچے نج نج دھام
جگ نواس پربھو پرگٹے اکھل لوک بشرام

دیوتاؤں کے سموہ بھگوان کی پرارتھنا کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ سب لوکوں کو شانتی دینے والے جگت نواس نارائن پرگٹ ہوئے۔

چھند

بھئے پرگٹ کرپالا دین دیالا کوسلیا ہتکاری
ہرشت مہتاری مُنی من ہاری ادبھت روپ بچاری
لوچن ابھی راما تنو گھن شیاما نج آیُدھ بھج چاری
بھوشن بن مالا نین بسالا سوبھا سندھو کھراری

کرپالو۔ دین دیال۔ کوشلیا کے ہتکاری پربھو پرگٹ ہوئے، مُنی جنوں کے من کو موہنے والے اُن کے ادبھت روپ کو دیکھ کر ماتا خوشی سے پھولا نہ سماتی تھی۔ نیتروں کو آنند دینے والا اُن کا شیام شریر تھا جو میگھ کے سمان تھا۔ چاروں بھجاؤں میں شنکھ چکر گدا پدم آدی ہتھیار دھارن کئے ہوئے تھے۔ وہ بھوشن (الوکک گہنے) اور بن مالا پہنے ہوئے تھے۔ کمل سے اتی وشال نیتر تھے۔ اس پرکار شوبھا کے سمندر راکشسوں کو مارنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے۔

کہہ دوؤ کر جوری استتی توری کیہی بدھی کروں اننتا
مایا گن گیان اتیت امانا بید پران بھننتا
کرونا سُکھ ساگر سب گن آگر جیہی گاوہیں شرتی سنتا
سو مم ہت لاگی جن انوراگی بھیو پرگٹ شری کنتا

تب کوشلیا جی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی۔ ہے اننت میں کس پرکار تمہاری استتی کروں۔ وید پران سب کہتے ہیں۔ کہ آپ مایا گن اور

کی اُستتی کرنے لگے۔

چھند:۔ جے جے سُرنایک جن سکھدایک پرنتپال بھگونتا
گو دوج ہتکاری جے اسراری سندھوسُتا پریہ کنتا
پالن سُر دھرنی ادبھوت کرنی مرم نہ جانئی کوئی
جو سہج کرپالا دین دیالا کرہو انوگرہ سوئی

ہے دیوتاؤں کے سوامی، بھگتوں کو سُکھ دینے والے۔ شرناگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان! آپ کی جے ہو جے ہو۔ ہے برہمن اور گائے کے ہتکاری۔ دُشٹوں کے شترو، سمندر کی کنیا لکشمی کے پیارے، پتی! آپ کی جے ہو۔ ہے دیوتا اور پرتھوی کا پالن کرنے والے پربھو! آپ کی لیلا اپار ہے اس کا مرم کوئی نہیں جان سکتا۔ جو آپ سبھاؤ سے ہی کرپا کرنے والے اور دین دُکھیوں پر دیا کرنے والے پربھو ہیں۔ وہی آپ ہم دُکھیوں پر کرپا کریں۔

جے جے ابناسی سب گھٹ باسی ویاپک پرم انندا
ابگت گوتیتم چرت پنیتم مایا رہت مکندا
جیہی لاگی براگی اتی انوراگی بگت موہ منی برندا
نسی باسر دھیاوہیں گُن گن گاوہیں جیتی سچدانندا

ہے اوناشی! گھٹ گھٹ میں نواس کرنے والے انترجامی سرو ویاپک۔ آنند سروپ (اودیا رہت) اگیہ۔ اندریوں سے پرے۔ پوتر لیلا کرنے والے۔ مایا رہیت۔ مکتی کے داتا۔ پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ویرکت، موہ رہت ہو کر منی سماج بھی اتی انت پریم سے جن کا رات دن دھیان کرتے ہیں۔ اور جن کے گنوں کے سموہ کا گان کرتے ہیں۔ اُن ست چت انند پربھو کی جے ہو۔

جیہیں سرشٹی اُپائی ترجگ بنائی سنگ سہائے نہ دوجا
سو کرہو اگھاری چنت ہماری جانئے بھگتی نہ پوجا

جو بھو بھے بھنجن منی من رنجن گنجن بپتی برودھا
من بچ کرم بانی چھاڑی سیانی سرن سکل سُر جوتھا

جنہوں نے بغیر کسی دوسرے اشرے کے اکیلے ہی اپنی شکتی کو لیلا سے ترگن روپ (برہما، وشنو، شو) بنا کر سرشٹی کا نرمان کیا جس کے اُپادان ونمت کارن ایک ماتر وہ ادویتہ پربھو ہیں۔ وہ سب پاپوں کا ناش کرنے والے بھگوان ہم سب کی سُدھ لیں ہمیں نہ بھگتی کرنی آتی ہے۔ نہ پوجا۔ جو سنسار کے جنم مرن روپی سارے بھے کا ناش کرنے والے اور منی جنوں کے من کو لبھانے والے اور بپتاؤں کے سموہ کو نشٹ کرنے والے پربھو اُن کی ہم سب دیوگن من بچن کرم سے اپنی بدھی کو شلتا کو چھوڑ کر شرن آئے ہیں۔

سارد شرتی سیشا رشیہ اسیشا جاکہوں کوؤ نہیں جانا
جیہی دین پیارے بید پکارے دروسو شری بھگوانا
بھو بارد ھی مندرسب بدھی سندر گن مندر سکھ پنجا
منی سدھ سکل سُر پرم بھیاتر نمت نا تھ پد کنجا

سرسوتی۔ وید۔ شیش ناگ اور سب رشی منی بھی جن کی مہما کو نہیں جانتے۔ جن کو دین دُکھیوں سے پریم ہے۔ ایسا وید لکار کر کہتے ہیں۔ وہ شری بھگوان ہم پر کرپا کریں۔ سنسار روپی کھشیر ساگر کے لئے مندراچل روپ (جس کے دوارا کھشیر ساگر کا منتھن کیا گیا تھا) سب پرکار سے سُندر گنوں کے دھام۔ اور سُکھ کی راشی پربھو! منی سدھ اور سمست دیوگن بھے سے اتی انت بیاکل ہو کر آپ کے چرن کملوں پر سیس دھرتے ہیں۔

دوھا

جانی سبھیہ سُر بھومی سُنی بچن سمیت سنیہہ
گگن گرا گمبھیر بھئی ہرنی سوک سندیہہ

دیوتاؤں اور پرتھوی کو بھے بھیت جان کر اور اُن کے پریم بھرے آرت بچن سُن کر شوک اور سندیہہ کو دور کرنے والی گمبھیر آکاش بانی ہوئی۔

چوپائی

جنی ٹڑ پہو مُنی بسدھ سُر پیا۔ تمہہ ہی لاگی دھر پہوں نر بیٹا
النسنہو سہت مُنج اوتارا۔ لہئوں دن کر نبس اُدارا

ہے نیشورو۔ سدھیشورو اور سُر لیشورو امت ڈرو۔
تمہارے نمت میں نر رُوپ دھارن کروں گا۔ میں۔ اپنے انشوں
سہت وِشال سُورج دنش میں مُنش کا اوتار دھارن کروں گا

کسیپ ادتی مہاتپ کینہا۔ تنہہ کہوں میں پُورب بر دینہا
تے دشرتھ کوسلیا رُوپا۔ کوسل پوری پرگٹ نر بھوپا

کشیپ (مُنی) اور ادتی (شت رُوپا) نے بڑا بھاری تپ
کیا تھا۔ انہوں کو میں نے پہلے ہی وردان دے رکھا ہے۔
وہ اب دشرتھ کوشلیا کے رُوپ میں مُنشوں کے راجہ رانی
ہو کر شری ایودھیا پُوری میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تن کے گرہہ اوتر یہوں جائی۔ رگھوکل تلک سو چار بھائی
نارد بچن ستیہ سب کریہوں۔ پرم سکتی سمیت اوتر یہوں

اُن کے گھر جاکر میں رگھوکل میں سرشٹھ چار بھائیوں کے رُوپ
میں اوتار لوں گا میری پرم شکتی (مایا) بھی میرے سہت اوتار لے گی۔
اوتار دھارن کر کے میں نارد کے شاپ کے سب بچنوں کو ستیہ
کروں گا۔

ہر یہوں سکل بھومی گروآئی۔ نر بھے ہوہو دیو سمدائی
گگن برہم بانی سُنی کانا۔ تُرت پھرے سُر ہردے جڑانا
تب برہما دھرنی ہی سمجھاوا۔ ابھے بھئی بھروس جیاں آوا

میں اوتار دھارن کر کے پرتھوی کے سارے بھار کو دُور کروں گا
ہے دیو سمودائے! نربھے ہو جاؤ۔ آکاش میں اس برہم بانی کو کانو
سے سُن کر دیوتا لوگ ترنت لوٹ گئے۔ اُن کا چت شانت ہو گیا۔
تب برہما جی نے پرتھوی کو سمجھایا۔ وہ نربھے ہو گئی اُس کے
من میں بھروسہ ہو گیا۔ کہ اب جلدی ہی پاپیوں کا ناش ہو کر میرا بھار

دُور ہو جائے گا۔

دوھا

نج لوک ہی برنچی گے دیوتہہ اہی سکھائی
بانر تنو دھری دھری مہی ہری پد سیوہو جائی

دیوتاؤں کو یہ آگیا دے کر کہ تم لوگ بانر شریر دھارن
کر کے پرتھوی پر جا کر بھگوان کے چرنوں کی سیوا کرو۔ برہما جی برہم لوک
کو چلے گئے۔

چوپائی

گئے دیو سب نج نج دھاما۔ بھومی سہت من کہوں بشرا ما
جو کچھ آئیسو برہما دینہا۔ ہرشے دیو بلنب نہ کینہا

سب دیوتا اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے پرتھوی سمیت
سب کے من کو شانتی ہوئی۔ جو کچھ برہما نے آگیا دی تھی۔ اُسے پا کر دیوتا بہت
پرسن ہوئے۔ اور انہوں نے ویسا کرنے میں ذرا دیر نہ کی۔

بن چر دیہہ دھری چھتی ماہیں۔ اتولت بل پرتاپ تنہہ ماہیں
گری تر و نکھ آیودھ سب بیرا۔ ہری مارگ چتوہیں متی دھیرا

پرتھوی پر انہوں نے بندروں کے شریر دھارن کئے۔ جن میں
بے انتہا بل پرتاپ تھا بیربت۔ درخت اور نکھ (ناخن) ہی اُن کے شستر تھے
وہ سب شور ویر تھے۔ بڑے ہی دھیر بدھی۔ یہ دیوگن بانروں کے رُوپ
میں بھگوان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

گری کانن جہاں تہاں بھری پوری رہے۔ نج نج انیک رچی رُوری
یہ سب رُچر چرت میں بھاکھا۔ اب سو سن ہو جو بیچ ہیں راکھا

یہ بانر پہاڑوں جنگلوں میں جہاں تہاں اپنی اپنی سُندر سینا
پھیلا بنا کر رہنے لگے یہ سب سندر چرتر تو میں نے کہا اب وہ چرتر سُنو۔
جو بیچ میں ہی چھوڑ دیا ہے۔

اودھ پوریں رگھوکل مُنی راؤ۔ بید بدت تہہی دسرتھ ناؤں
دھرم دُھرندھر گُن ندھی گیانی۔ ہردے بھگتی متی سارنگ پانی

اودھ پُوری میں رگھوکل شرومنی دشرتھ نامی راجہ ہوئے۔ بیدوں
میں انکا نام مشہور ہے۔ وہ دھرم پران۔ گُنوں کے بھنڈار اور گیانی تھے۔

اس مہان اُتسو میں اودھ پوری ایسی شوبھا رہی تھی
مانو جیسے پربھو سے ملنے کے لیئے راتری آئی ہو۔ اور سورج کو
دیکھکر من میں شرمندہ ہوگئی ہو۔ پر تو بھی من میں وچار کر مانو
وہ سندھیا بن گئی ہو۔

اگر دھوپ بہو جنو اندھیاری۔ اُڑی ابیر منہوں ارونا ری
مندر منی سموہ جنو تارا۔ نرپ گرہ کلس سو اندو اُوا را

اگر کی دھوپ کا بہت سا دھواں مانو سندھیا کا اندھکار
ہے۔ اور ڈھیر کے ڈھیر جو ابیر اُڑ رہا ہے وہ مانو اس کی سرخی ہے۔ راج
محل میں جو ہیرے موتیوں کے ڈھیر ہیں وہ مانو اکاش پر کے تارا گن
ہیں۔ راج محل کا جو کلش ہے وہ مانو شریشٹھ شیتل چندرما ہے۔

بھون بید دھنی اَتی مردو بانی۔ جنو کھگ مکھر سمے جنو سانی
کوتک دیکھی پتنگ بھلانا۔ ایک ماس بیتیں جات نہ جانا

راج محل میں جو کمل بانی سے وید دھنی ہو رہی ہے۔ مانو وہ
سمے انوکول پنچھیوں کا چہچہانا ہے۔ اس اچنبھے کو دیکھکر سورج بھی
اپنی چال بھول گیا۔ ایک مہینہ بیت جاتے پر انہیں معلوم نہ ہوا۔
اد اوقات ایک مہینہ وہ اس اچنبھے کو دیکھتے رہ گئے۔

دوھا

ماس دوس کر دوس بھا مرم نہ جانے کوئی
رتھ سمیت ربی تھاکیو نسا کون بدھی ہوئی

مہینے بھر کا دن ہوگیا۔ اس بھید کو کسی نے نہ جانا سورج
اپنی رتھ سمیت وہیں ٹھہر گئے۔ پھر رات بھلا کیسے ہو۔

چوپائی

یہ رہسیہ کاہوں نہیں جانا۔ دن منی چلے کرت گن گانا
دیکھی مہوتسو سر منی ناگا۔ چلے بھون برنت نج بھاگا

ایک ماس کے پیچھے سوریہ بھگوان کے گن گان کرتے
ہوئے چلے۔ اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس مہا اُتسو کو دیکھ کر
دیوتا منی اور ناگ اپنے اپنے بھاگ کی سراہنا کرتے ہوئے اپنے
اپنے گھر چلے۔

اد رہیو ایک کہہ ہوں نج چوری۔ سنو گرجا اتی درڑھ متی توری

کاک بھسنڈی سنگ ہم دوؤ۔ منج روپ جانئی نہیں کوؤ

ہے پاربتی! تمہاری بدھی شری رام چندر جی کے چرنوں میں
درڑھ ہے۔ اس لئے میں ایک اور بھی اپنی چوری تم سے کہتا ہوں
کاک بھسنڈی اور میں دونوں وہاں ساتھ ساتھ تھے۔ منش روپ
میں ہمیں کوئی پہچان نہ سکا۔

پرمانند پریم سکھ پھولے۔ بیتھنہ پھریں مگن من بھولے
یہ سبھ چرت جان پے سوئی۔ کرپا رام کے جا پر ہوئی

پرم آنند اور پریم سکھ میں پھولے ہوئے مست ہو کر ہم دونوں
گلیوں میں تن من کی سدھ بھولے ہوئے پھرتے تھے۔ اس شبھ چرتر
کو وہی جان سکتا ہے جس پر شری رگھناتھ جی کی کرپا ہو۔

تیہی اوسر جو جیہی بدھی آوا۔ دینہ بھوپ جو جیہی من بھاوا
گج رتھ ترگ ہیم گو ہیرا۔ دینہ نرپ نانا بدھی چیرا

اُس موقع پر جو جس پرکار آیا اور جو کچھ اُس کے من کو بھایا
اُسے وہی راجا نے دیا۔ ہاتھی۔ رتھ۔ گھوڑے۔ سونا۔ گائے۔ ہیرے
اور بھانت بھانت کے بستر راجہ نے دیئے۔

دوھا

من سنتوشے سبنہہ کے جہاں تہاں دیہیں اسیس
سکل تنے چرجیوہوں تلسی داس کے ایس

سب کے من پرسن ہوئے سب لوگ جہاں تہاں آشیرواد
دے رہے تھے۔ کہ تلسی داس کے سوامی چاروں راجکمار چرنجیو ہوں
(یعنی لمبی عمر والے ہوں)

چوپائی

کچھک دوس بیتے ایہی بھانتی۔ جات نہ جانئے دن اُر راتی
نام کرن کر اوسر جانی۔ بھوپ بولی پٹھے منی گیانی

اس پرکار کچھ دن بیت گئے دن اور رات کب بیت جاتے ہیں
یہ جان نہیں پڑتا۔ تب نام کرن سنسکار کا یوگیہ سماں جان کر راجہ نے
گیانی منی وسشٹ جی کو بلا بھیجا۔

کری پوجا بھوپتی اس بھاکھا۔ دھرئیے نام جو منی گنی راکھا
انہہ کے نام انیک انوپا۔ میں نرپ کہب سومتی انورو پا

اُن کی پُوجا کر کے راجہ نے کہا کہ ہے مُنی جو آپ نے اِن
پُتروں کے نام من میں وچار کر رکھے ہیں. وہ نام رکھیئے. وسشٹ جی نے
کہا کہ ہے راجن! اِن کے نام انیک اور انوپم ہیں. پھر بھی اپنی بُدّھی
انوسار ان کے نام کہتا ہُوں.

جو آنند سندھو سُکھ راسی۔ سیکر تیہہ تر یے لوک سُپاسی
سو سُکھ دھام رام اس ناما۔ اکھل لوک دایک بسرا ما

جو آنند ساگر اور سُکھ کی راشی ہے جس آنند ساگر کے ایک
چھوٹے سے انش سے تین لوک پرکاشمان ہو رہے ہیں اور سُکھ پاتے
ہیں. جو سُکھ کے دھام اور سمپُورن لوکوں کو شانتی دینے والا ہے.
اس کا یعنی آپ کے سب سے بڑے پُتر کا نام رام ہے.

بسو بھرن پوشن کر جوئی۔ تا کا نام بھرت اس ہوئی
جا کے سمرن تے رپُو ناسا۔ نام سترگھن بید پرکاسا

جو سنسار کا پالن کرنے والا اور رکھشا کرنے والا ہے.
اس نام بھرت ہوگا. جن کا نام سمرن کرنے سے ہی شترو کا ناس ہو جاتا ہے.
اُن کا ویدوں میں پرکاشت "شترگھن" نام ہے.

دوہا

لچھن دھام رام پریہ سکل جگت آدھار
گرو بسشٹ تیہہ راکھا لچھمن نام اُدار

جو شُبھ گنوں کے دھام رام کے پیارے اور سارے جگت
کے آدھار ہیں. گُورو وسشٹ جی نے اُن کا شُبھ نام لچھمن رکھا.

چوپائی

دھرے نام گُرو ہردے بچاری۔ بید تتو نرپ تو سُت چاری
مُنی دھن جن سرب سو بھماتا۔ بال کیلی رس تیہیں سُکھ ماتا

اس پرکار گُرو وسشٹ جی نے وچار کر چاروں پُتروں کے
نام دیئے اور کہا کہ راجن! تمہارے چاروں پُتر ویدوں کے سار تتو
ہیں. مُنی لوگوں کے دھن ہیں. اور بھگتوں کے تو سب کچھ ہی ہیں.
شو جی کے پران ہیں. تمہارے پریم وش ہو کر ان چاروں نے بال لیلا
کے رس میں سُکھ مانا ہے.

بارہی تے نج ہت پتی جانی۔ لچھمن رام چرن رتی مانی
بھرت شترگھن دو نو بھائی۔ پربھو سیوک جسی پریتی بڑائی

بال پن سے ہی اپنا پرم ہتکاری سوامی جان کر لچھمن جی نے
بھگوان رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی. بھرت اور شترگھن
دونو بھائیوں میں سوامی سیوک جیسی پریتی اور بڑائی تھی.

سیام گور سُندر دو جوری۔ نرکھہیں چھبی جننیں ترن توری
چار یو سیل رُوپ گُن دھاما۔ تدپی ادھک سُکھ ساگر راما

شیام اور گورے بدن والی دونوں سُندر جوڑیوں کی شوبھا
کو دیکھ کر مائیں ترن (تنکے) توڑتی ہیں (تاکہ کسی کی بُری نظر نہ لگ
جائے). اگرچہ چاروں بھائی ہی سیل، سُندر رُوپ اور گنوں کے دھام تھے
تو بھی آنند کے سمندر شری رام چندر جی سب سے ادھک تھے.

ہردے انُوگرہ اندو پرکاسا۔ سُوچت کرن منوہر ہاسا
کبہوں اُچھنگ کبہوں بر پلنا۔ ماتو دُلارئی کہی پریہ للنا

اُن کے ہردے میں کرپا رُوپی چندرما کا پرکاش ہے اور اُن کی
منوہر ہنسی اس کی کرنوں کو سُوچت کرتی ہے. کبھی گود میں اور کبھی
سُندر پنگوڑے میں لٹا کر ماتا "پیارے للنا" کہہ کر پیار کرتی ہے.

دوہا

بیاپک برہم نرنجن نرگُن بگت بنود
سو اج پریم بھگتی بس کوسلیا کیں گود

جو بیاپک، مایا رہت، گُن رہت. موہ رہت اور اجنما برہم
ہیں. وہ پریم اور بھگتی کے وش ہو کر کوشلیا کی گود میں کھیلتے ہیں.

چوپائی

کام کوٹی چھبی سیام سریرا۔ نیل کنج بارد گمبھیرا
اُرن چرن پنکج نکھ جوتی۔ کمل دلنہی بیٹھے جنو موتی

اُن کے نیل کمل اور گمبھیر میگھ (جل سے بھرے ہوئے بادل)
کے سمان شیام شریر کی شوبھا کام دیو کی شوبھا سے کروڑوں گُنا
ہے. اُن کے لال لال چرن کملوں کے نکھوں (ناخنوں) کی جوتی
ایسی شوبھا دے رہی ہے مانو کملوں کے دلوں پر موتی بیٹھے ہوں.

ریکھ کلس دھوج انکس سوہے۔ نوپُر دھُنی سُنی منی من موہے
کٹی کنکنی اُدر ترے ریکھا۔ نابھی گمبھیر جان جنہیں دیکھا

اُن کے چرن کملوں کے تلوؤں میں بجر، دھوجا اور انکش کی

پرمان سے پرے ہیں۔ جن کو وید اور سنت دہاتما دیا اور سکھ کے
سمندر اور سب گنوں کے بھنڈار کہہ کر گان کرتے ہیں۔ وہی شری لکشمی
کے سوامی میرے کلیان کے لئے بھگت جنوں پر پریم کرنے والے
بھگوان پرگٹ ہوئے ہیں۔

برہمانڈ نکایا نرمت مایا روم روم پرتی بید کہے
مم ار سو باسی یہ اپہاسی سنت دھیر متی تھر نہ رہے
اپجا جب گیانا پربھو مسکانا چرت بہت بدھی کینہہ چہے
کہی کتھا سہائی ماتو سمجھائی جیہی پرکار ست پریم لہے

وید کہتے ہیں کہ آپ کے روم روم میں آپ کی اگیا سے آپ ہی کی
مایا کے رچائے ہوئے اننت کوٹی برہمانڈوں کے سموہ بھرے پڑے
ہیں۔ وہ آپ بھگوان میرے گربھ میں رہے تو یہ تو ہنسی کی بات ہے جسکو
سن کر دھیر بدھی والے پرشوں کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی جب ماتا کو
گیان پیدا ہوا۔ تو پربھو مسکرائے وہ بہت پرکار کے چرت کہنا چاہتے
ہیں۔ انہوں نے ماتا کو پورو جنم کی سندر کتھا کہہ سمجھا دیا۔ جس سے کہ
ماتا کے دل میں انکے پرتی پتر بھاؤ کا پریم پڑھے۔

ماتا پنی بولی سو متی ڈولی تجہو تات یہ روپا
کیجے سسو لیلا اتی پریہ سیلا یہ سکھ پرم انوپا
سنی بچن سجانا رودن ٹھانا ہوئی بالک سر بھوپا
یہ چرت جے گاوہیں ہری پد پاوہیں تے نہ پرہیں بھو کوپا

ماتا کی وہ گیان بدھی چلی گئی۔ وہ پھر بولی کہ ہے تات اب تم اس
روپ کو چھپا لو اور مجھ پر کرپا کرتے ہوئے سندر بال لیلا کرو جو میرے
لئے پرم آنند ہوگا۔ ماتا کے یہ بچن سن کر سجان دیوتاؤں کے سوامی
بھگوان بالک روپ ہو کر رونے لگے۔ جو منش بھگوان کے اس چرتر کو کہتے سنتے
ہیں وہ پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ
جاتے ہیں۔

دوہا

بپر دھینو سر سنت ہت لینہہ منج اوتار
نج اچھا نرمت تنو مایا گن گو پار

برہمن گائے۔ دیوتا اور سادھو مہاتماؤں کے کلیان کے لئے
بھگوان نے منش اوتار لیا۔ ان کا دویہ شریر ان کی اپنی اچھا سے ہی
بنا ہے۔ وہ اگیان مئی مایا اور اس کے گن اور اندریوں سے پرے ہیں۔
درشٹی ماتر میں شریر دھارن کرنے پر بھی وہ ان سے سنگ نہیں پاتے۔
{ (جیسا کہ بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اجنما ہونے پر بھی اور سب
بھوت پرانیوں کا ایشور ہونے پر بھی اپنی مایا کو آدھین کر کے (مایا کے
آدھین ہو کر نہیں) یوگ مایا سے پرگٹ ہوتا ہوں جب جب دھرم کی ہانی
ہوتی ہے۔ اور ادھرم بڑھ جاتا ہے۔ تب تب میں اپنے سروپ کو رچتا
ہوں۔ سادھو پرشوں کا ادھار کرنے کے لئے اور دشٹوں کا ناش
کرنے کے لئے اور دھرم کی ستھاپنا کرنے کے لئے یگ یگ میں پرگٹ
ہوتا ہوں۔ ہے ارجن! میرا جنم اور کرم الوکک ہے۔ ارتھات
دوسرے سنساری جیوؤں سے ولکشن ہے۔ اس پرکار جو منش
تتو سے جانتا ہے۔ وہ شریر کو تیاگ کر جنم مرن روپی سنسار چکر
سے سدا کے لئے چھوٹ کر مجھ اوناشی کو پراپت ہو جاتا ہے۔
گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۶ و ۷ و ۸) میرے پرم بھاؤ کو نہ جاننے
کے کارن مجھ سب بھوتوں کے ایشور کو بھی موڑھ لوگ منش کا
شریر دھارن کرنے والا۔ تچھ سمجھتے ہیں ارتھات اپنی یوگ مایا
سے سنسار کا ادھار کرنے کے لئے منش شریر میں وچرتے ہوئے
کو سادھارن منش سمجھتے ہیں۔ گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۱۱) }

چوپائی

سنی سسو رودن پرم پریہ بانی سنبھرم چلی آئیں سب رانی
ہرشت جہاں تہاں دھائیں داسی آنند مگن سکل پر باسی

بالک کے رونے کی پرم پریہ بانی سن کر سب رانیاں اتاولی ہو کر
کوشلیا جی کے محل میں دوڑی آئیں۔ اور داسیاں بڑی پرسن ہو کر منگل سماچار
سنانے کو دوڑیں، اجودھیا پوری کے سارے نر ناری راج پتر کا
جنم سنتے ہی آنند میں مگن ہو گئے۔

دسرتھ پتر جنم سنی کانا۔ مانہوں برہمانند سمانا
پرم پریم من پلک سریرا۔ چاہت اٹھن کرت متی دھیرا

شری دسرتھ جی پتر کا جنم کانوں سے سنتے ہی آنند کے سمندر

میں مگن ہوگئے۔ ہردے میں پریم اُمڈ رہا تھا۔ شریر پُلکت ہوگیا پریم رُوپی ندی کی باڑھ میں شریر شتھل ہوگیا۔ وہ اپنی بدھی کو دھیرج دے کر اٹھنا چاہتے تھے۔

جاکر نام سُنت سُبھ ہوئی۔ موریں گرہ آوا پربھو سوئی
پرمانند پوری من راجا۔ کہا بولائی بجاؤ ہو باجا

جن کا نام سُننے ماتر سے ہی کلیان ہوتا ہے۔ وہ پربھو میرے گھر میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ یہ وچار کر راجہ دسرتھ کا من آنند سے بھرپور ہوگیا۔ انہوں نے باجہ بجانے والوں کو بُلا کر کہا کہ باجہ بجاؤ۔

گرو بشسٹ کہوں گیو ہنکارا۔ آئے دوج سہت نرپ دوارا
انوپم بالک دیکھیہہ جائی۔ رُوپ راسی گُن کہی نہ سرائی

گورو بشسٹ جی کو بلوا بھیجا گیا۔ وہ برہمن منڈلی سمیت راج دوار پر آئے انہوں نے جاکر انوپم بالک کو دیکھا۔ جو رُوپ کی راشی ہے۔ اور جس کے گُنوں کا ورنن کرتے ہوئے بھی نہیں بنتا۔

دوہا

نندی مکھ سرادھ کری جات کرم سب کینہہ
ہاٹک دھینو بسن منی نرپ بپرنہہ کہوں دینہہ

پھر راجہ نے نندی مکھ شرادھ کیا۔ اور جات کرم سنسکار آدی کئے۔ اور برہمنوں کو سونا۔ گائے۔ بستر اور ہیرے موتیوں کا دان دیا۔

چوپائی

دھوج پتاک تورن پُر چھاوا۔ کہی نہ جائی جیہی بھانتی بناوا
سُمن برشٹی آکاش تیں ہوئی۔ برہمانند مگن سب لوئی

گھر گھر سُورج ونشی جھنڈے لہرائے گئے۔ بھانت بھانت کے بناؤ سنگار توارن سے آدک سے اجودھیا پوری کو ایسا سجایا گیا کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہوسکتا۔ آکاش سے پھولوں کی بارش ہوئی اور سب لوگ برہمانند میں مگن ہوگئے۔

برند برند ملی چلیں لوگائیں۔ سہج سنگار کئے اُٹھی دھائیں
کنک کلس منگل بھری تھارا۔ گاوت پیٹھہیں بھوپ دوارا

گروہ کی استریاں جھنڈ کے جھنڈ مل مل کر سادھارن شرنگار کئے ہی اُٹھ دوڑیں سونے کے تھالوں میں منگل درویہ (دوب ہلدی۔ دہی اور آرتی) بھر کر گیت گاتی ہوئی راج دوار میں گئیں۔

کری آرتی نیوچھاور کرہیں۔ بار بار سسو چرنن پرہیں
ماگدھ سُوت بندی گن گایک۔ پاون گُن گاوہیں رگھو نایک

سُندر آرتی کر کے نچھاور کرنے لگیں اور بار بار بالک کے چرنوں پر گرنے لگیں۔ ماگدھ۔ سُوت اور بندی گن شری رگھو ناتھ جی کے پوتر گُنوں کا گان کرنے لگے۔

سرب س دان دینہہ سب کاہو۔ جیہیں پاوا راکھا نہیں تاہو
مرگ مد چندن کنکم کیچا۔ مچی سکل بیتھنہہ بیچ بیچا

راجہ نے سب کو بھرپور دان دیا۔ جنہوں نے دان لیا انہوں نے بھی خوشی میں اُسے لُٹا دیا۔ کستوری۔ چندن اور کیسر ایودھیا پُرواسیوں نے ایک دوسرے پر اتنا چھڑکا۔ کہ سب گلی کوچوں میں کیچ مچ گئی۔

دوہا

گرہ گرہ باج بدھاو سبھ پرگٹے سکھما کند
ہرش ونت سب جہاں تہاں نگر ناری نر برند

گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔ شوبھا کے مول سوامی کے جنم ہونے سے نگر کے نر ناریوں کے سموہ کے سموہ جہاں تہاں آنند میں مگن ہوگئے

چوپائی

کیکئے سُتا سُمترا دوؤ۔ سُندر سُت جنمت بھیں اوؤ
وہ سُکھ سمپتی سمے سماجا۔ کہی نہ سکئی سارد اہی راجا

کیکئی اور سومترا دونوں رانیوں کے گربھ سے بھی سُندر پُتروں نے جنم لیا۔ اس سُکھ سمپتی سمے اور سماج کے آنند کا ورنن تو خود شری سرسوتی جی اور سرپوں کے راجہ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

اودھ پُری سو ہی اہی بھانتی۔ پربھوہی ملن آئی جنو راتی
دیکھی بھانو جنو من سکچانی۔ تدپی بنی سندھیا انومانی

دکھائی شوبھا پا رہی تھیں۔ نوپُر (پینجنی۔ گھونگرو) کی آواز سُن کر مُنیوں کے من بھی موہے جاتے تھے۔ کمر میں کرگھنی اور پیٹ پر تین ریکھائیں تھیں۔ نابھی کی گمبھیرتا کو تو وہی جانتے ہیں جنہوں نے اُسے دیکھا ہے۔

بھج بسال بھوشن جُت بھوری۔ ہیا ہری نکھ اتی سوبھا روری
اُرمنی ہار پدک کی سوبھا۔ بپر چرن دیکھت من لوبھا

اُن کی بھجائیں وشال (لمبے بازو) تھیں۔ اُن پر سُندر گہنے براجتے تھے۔ ہردے پر شیر کا ناخن اتی انت سُندر شوبھا دے رہا تھا۔ چھاتی پر کے رتنوں سے جڑے ہوئے منیوں کے ہار کی شوبھا اور برہمن بھرگو کے چرن ریکھا کو دیکھتے ہی من لُبھا جاتا ہے۔

کمبو کنٹھ اتی چبک سُہائی۔ آنن امت مدن چھبی چھائی
دُوئی دُوئی دسن ادھر ارونارے۔ ناسا تلک کو برنے پارے

کنٹھ سنکھ کے سمان سُندر تھا۔ اور ٹھوڑی تو بہت ہی سہاونی تھی مکھ پر اننت کامدیوؤں کی شوبھا چھا رہی تھی۔ ۲-۲ دنتکیاں اور لال لال ہونٹ تھے۔ ناک اور مستک پر کے تلک کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

سُندر شرون سُچار کپولا۔ اتی پریہ مدھر توترے بولا
چکن کچ کنچت گبھوآرے۔ بہو پرکار رچی ماتو سنوارے

سُندر کان اور بہت ہی سُندر گال تو تلے مدھر شبد تو من کو بہت پیارے لگتے تھے جنم کے وقت کے رکھتے ہوئے چکنے اور گھونگر والے بال تھے جن کو ماتا نے بہت پرکار سے بنا کر سنوار دیا تھا۔

پیت جھنگلیا تنو پہرائی۔ جانو پانی بچرنی موہی بھائی
روپ سکہیں نہیں کہی شرتی سیکھا۔ سو جانئی سپنے ہوں جہیں دیکھا

شریر پر پیلی جھنگلیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ زانو اور ہاتھوں کے بل چلنا تو مجھے بہت ہی بھاتا تھا۔ اُن کے روپ کا ورنن تو وید اور سیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ اُسے وہی جانتا ہے جس نے کبھی سپنے میں بھی دیکھا ہو۔

دوہا

سُکھ سندوہ موہ پر گیان گرا گوتیت

دمپتی پرم پریم بس کر سسو چرت پنیت

جو پرمانند سروپ۔ موہ رہت اور گیان بانی اور اندریوں سے اتیت (پہنچ سے پرے) بھگوان ہیں وہ دسرتھ اور کوشلیا کے پریم کے وش میں ہو کر سُندر پوتر بال لیلا کرتے تھے۔

چوپائی

ایہی بدھی رام جگت پتو ماتا۔ کوسل پُر باسنہ سکھ داتا
جنہہ رگھوناتھ چرن رتی مانی۔ تنہہ کی یہ گتی پرگٹ بھوانی

اِس پرکار جگت کے ماتا پتا شری رام چندر جی نے اودھ پُوری کے واسیوں کو سُکھ و شانتی دی۔ ہے بھوانی! جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی کر لی ہے۔ آنند اور سُکھ کی پراپتی تو اُن کے لئے پرتیکش ہی ہے۔

رگھوپتی بمکھ جتن کر کوری۔ کون سکئی بھو بندھن چھوری
جیو چراچر بس کے راکھے۔ سو مایا پربھو سوں بھے بھاکھے

شری رگھوناتھ جی سے بمکھ ہو کر کروڑوں اُپائے کرنے پر بھی مہا کٹھن سنسار بندھن کو کون چھوڑا سکتا ہے۔ وہ مایا جس نے سب چراچر جیوؤں کو وش میں کر رکھا ہے وہ بھی پربھو سے بھے مانتی ہے۔

بھرکٹی بلاس نچاوئی تاہی۔ اس پربھو چھاڑی بھجئے کہو کاہی
من کرم بچن چھاڑی چترائی۔ بھجت کرپا کرہیں رگھورائی

بھگوان اس مایا کو اپنے بھوؤں کے اشارے سے ہی نچاتے ہیں ایسے پربھو کو چھوڑ کر کہو اور کس کو بھجیں۔ بدھی کی بھوٹی چترائی (ترک و ترک۔ داؤ و داؤ) کو چھوڑ کر بھجن کرتے سے بھگوان شری رگھوناتھ جی کرپا کریں گے۔

ایہی بدھی سسو بنود پربھو کینہا۔ سکل نگر باسنہ سکھ دینہا
لے اُچھنگ کبہونک ہلراوے۔ کبہوں پالنہ گھالی جھلاوے

اس پرکار بال لیلا کر کے پربھو نے سارے نگر واسیوں کو سُکھ دیا۔ کوشلیا جی کبھی انہیں گود میں لے کر ہلاتی ڈلاتی تھی۔ اور کبھی پنگوڑے میں لٹا کر جھلاتی تھی۔

دوہا

پریم مگن کوسلیا نسی دن جات نہ جان
سُت سنیہہ بس ماتا بال چرت کر گان!!

اِس پرکار پُتر کے پریم میں مگن کوشلیا جی کو کب دن چڑھا کب راتری آئی۔ اس کا گیان ہی نہ رہتا تھا۔ پتر کے پریم کے وش ہوکر ماتا اُن کی بال لیلاؤں کا گان کیا کرتی۔

چوپائی۔

ایک بار جننی انہوائے۔ کری سنگار پلناں پوڑھائے
نج کُل اِشٹ دیو بھگوانا۔ پوجا ہیتو کینہہ اسنانا

ایک بار ماتا نے شری رام چندر جی کو اشنان کرایا اور شرنگار کرکے ہنگوڑے میں سُلا دیا۔ پھر ماتا نے اپنے کُل کے اِشٹ دیو بھگوان کی پوجا کرنے کے لئے خود اسنان کیا۔

کری پوجا نئے بیدیہ چڑھاوا۔ آپو گئی جہاں پاک بناوا
بہوری ماتو تہواں چلی آئی۔ بھوجن کرت دیکھ سُت جائی

پوجا کرکے نئی وید یہ چڑھایا۔ اور آپ رسوئی گھر میں چلی گئی جب وہ پلٹ کر آئی تو پتر کو اس نئی وید یہ کو کھاتے ہوئے دیکھا۔

گے جننی سِسُو پہیں بھئے بھیتا۔ دیکھا بال تہاں پُنی سُوتا
بہوری آئی دیکھا سُت سوئی۔ ہردے کمپ مَن دھیر نہ ہوئی

ماتا بھئے بھیت ہوکر پُتر کے پاس دوڑی گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بالک ہنگوڑے میں سویا پڑا ہے۔ پھر پُوجا کے ستھان میں پلٹ کر آئی تو پھر اُسی پتر کو بھوجن کرتے ہوئے پایا تب تو کوشلیا کا ہردہ کانپ گیا۔ اور دھیرج چھوٹ گیا۔

اِیہاں اُدہاں دوئی بالک دیکھا۔ متی بھرم مور کے آن بسیکھا
دیکھی رام جننی اکولائی۔ پربھو ہنسی دینی مادھر مسکائی

یہاں وہاں دو بالک ایک جیسے دیکھ کر کوشلیا من ہی من میں کہتی ہے۔ کہ میری بدھی ہی ٹھکانے نہیں رہی یا اور کوئی خاص کارن ہے۔ پربھو شری رام چندر جی نے ماتا کو ویاکل دیکھا تب وہ مُدھر مدراہٹ سے ہنس دیئے۔

دوہا

دیکھراوا لاتا ہی نج اوبھوت روپ اکھنڈ
روم روم پرتی لاگے کوٹی کوٹی برہمانڈ

پھر اُنہوں نے ماتا کو اپنا اوبھُت اکھنڈ وِراٹ رُوپ دکھلایا۔ کہ جس کے ایک ایک روم میں کروڑوں برہمانڈ لگے ہوئے ہیں۔

چوپائی

اگنت روی سسی سوتر آنن۔ بہو گری سرت سندھو مہی کانن
کال کرم گن گیان سبھاؤ۔ سوؤ دیکھا جو سنا نہ کاؤ

اننت برہمانڈوں میں اننت سُورج اننت چندرماں اور اننت شیو برہما دیو دیکھے۔ اننت برہما دیکھے۔ اگنت (بے شمار) پربت ندیاں سمندر۔ پرتھوی۔ بن۔ کال۔ کرم۔ گن۔ گیان اور سبھاؤ دیکھے۔ اور وہ وستوئیں دیکھیں۔ جن کو کبھی پہلے سنا بھی نہ تھا۔

دیکھی مایا سب بدھی گاڑھی۔ اتی سبھیت جوڑے کر ٹھاڑی
دیکھا جیو نچاوی جاہی۔ دیکھی بھگتی جو چھوڑی تاہی

سب پرکار سے بل شالی مایا کو دیکھا کہ شری رام چندر جی کے سامنے اتی اننت بھئے بھیت ہوکر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔ جیو کو بھی دیکھا جسے یہ مایا کرم کی پھانسی میں باندھ کر جنم جنمانتر نچاتی ہے۔ اور بھگتی کو بھی دیکھا۔ جو اس جیو کے بندھنوں کو کاٹ کر اسے مکت کرکے اس بھرم مایا سے سدا کے لئے چھڑا دیتی ہے۔

تن پُلکت مُکھ بچن نہ آوا۔ نین موند چرنی سر ناوا
بسمئے ونت دیکھی مہتاری۔ بھئے بہوری سِسُو روپ کھراری

ماتا کا شریر پُلکت ہوگیا۔ مُکھ سے شبد نہ نکلتا تھا تب آنکھیں بند کرکے شری رامچندر جی کے چرنوں میں مستک ٹیک دیا۔ ماتا آشچریہ چکت دیکھ کر راکشسوں کے شترو شری رام جی نے پھر بال رُوپ بنا لیا۔

استتی کری نہ جائی بھئے ماتا۔ جگت پتا میں سُت کری جاتا
ہری جننی بہو بدھی سمجھائی۔ یہ جنی کتہوں کہسی سنو مائی

ماتا سے بھئے کے مارے استتی بھی نہیں کی جاتی۔ وہ سہم گئی کہ

جگت کے پتا ہے ماتا کو میں نے اپنا پتر جانا ہے۔ بھگوان نے ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا اور کہا کہ ہے ماتا! یہ گپت بات (وراٹ سروپ کا درشن) کہیں کسی سے کہنا نہیں۔

دوہا

بار بار کوسلیا بنے کرتی کر جوری
اب جنی کبہوں بیاپے پربھو موہی مایا توری

کوشلیا جی بار بار ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتی ہیں کہ ہے پربھو! مجھے آپ کی پربل مایا کبھی موہت نہ کرسکے۔

چوپائی

بال چرت ہری بہو بدھی کینہا۔ اتی آنند داسن کہں دینہا
کچھک کال بیتے سب بھائی۔ بڑے بھئے پرجن سکھ دائی

بھگوان نے انیک پرکار سے بال چرتر کئے اور اپنے سیوکوں کو بہت ہی سکھ دیا۔ پھر کچھ سماں بیت جانے پر چاروں بھائی بڑے ہو گئے اور اپنے پریوار کے سکھ داتا ہوئے۔

چوڑا کرن کینہہ گرو جائی۔ بپرنہہ پنی دچھنا بہو پائی
پرم منوہر چرت اپارا۔ کرت پھرت چاریو سکمارا

تب گرو وششٹ نے جاکر ان کا منڈن سنسکار کیا جس پر برہمنوں نے پھر دکشنا پائی۔ چاروں سندر راجکمار پرم منوہر اور اپار لیلا کرتے پھرتے تھے۔

من کرم بچن اگوچر جوئی۔ دسرتھ اجر بچر پربھو سوئی
بھوجن کرت بول جب راجا۔ نہیں آوت تجی بال سماجا

جو پربھو من کرم بچن سے اتیت ہیں (جہاں سے بانی سمیت من کے بازنہ پاکر لوٹ آتی ہے۔ وہ پربھو دسرتھ جی کے آنگن میں کریڑا کرتے تھے۔ راجہ جب بھوجن کرتے سمے انہیں بلاتے تھے۔ تو وہ کھیل میں مگن اپنے بال سکھاؤں کی منڈلی چھوڑ کر نہیں آتے تھے۔

کوسلیا جب بولن جائی۔ ٹھمک ٹھمک پربھو چلہیں پرائی
نگم نیتی سو انت نہ پاوا۔ تاہی دھرے جننی ہٹھی دھاوا

کوشلیا جب بلانے جاتیں تو ماتا کو آتی دیکھ پربھو ٹھمک ٹھمک کرتے بھاگ جاتے۔ جن کا پار وید نہ پا سکے اور نیتی (نیتی) کہہ کر چپ ہوئے، شوجی جن کا انت نہ پاسکے آشچریہ کی بات ہے کہ ماتا انہیں پکڑنے کا ہٹھ کرتی ہے۔

دھوسر دھوری بھرے تنو آئے۔ بھوپتی بہسی گود بیٹھائے

وہ شریر میں مٹی دھول سے لتھڑے ہوئے آئے، راجہ نے ہنس کر گود میں بٹھا لیا۔

دوہا

بھوجن کرت چپل چت اِت اُت اوسر پائی
بھاجی چلے کلکت مکھ ددھی اودن لپٹائی

بھوجن کرتے ہیں من چنچل ہے۔ موقع پاکر دہی اور بھات سے لتھڑے ہوئے مکھ سے ہی کلکاری مار کر بھاگ جاتے تھے۔

چوپائی

بال چرت اتی سرل سہائے۔ سارد سیش سمبھو شرتی گائے
جنہہ کر من انہہ سن نہیں راتا۔ تے جن بنچت کئے بدھاتا

شری رام چندر جی کی سرل اور سندر بال لیلا کا سرسوتی شیش شوجی اور وید جی نے گان کیا ہے۔ جن ابھاگے منشوں کا من ان کی منوہر بال لیلا میں نہیں لگتا ہے۔ ان کی بدھی کو بدھاتا نے ہر لیا ہے۔

بھئے کمار جبہیں سب بھراتا۔ دینہہ جنیو گرو پتو ماتا
گرو گرہیں گئے پڑھن رگھورائی۔ الپ کال بدیا سب آئی

جب چاروں بھائی ذرا سیانے ہوئے تو گرو، ماتا پتا نے یگیوپویت سنسکار کر دیا۔ پھر شری رگھوناتھ جی سارے بھائیوں سمیت گرو آشرم میں ودیا پڑھنے لگے اور تھوڑے ہی کال میں سب ودیا پڑھ لی۔

جاکی سہج سواس شرتی چاری۔ سو ہری پڑھ یہ کوتک بھاری
بدیا بنے رنپن گن سیلا۔ کھیلہیں کھیل سکل نرپ لیلا

چاروں وید جس پربھو کے سہج شواس (سہادک سانس) ہیں۔ وہ

بھگوان بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بڑا بھاری کوتک (اچنبھا) ہے چاروں بھائی ودیا، نمرتا بھاؤ، گن اور شیل میں نپن (ماہر) ہو کر راج کی کھیل کھیلتے ہیں۔

کرتل بان دھنش اتی سوہا۔ دیکھت روپ چراچر موہا
جنہہ بیتھنہہ بہریں سب بھائی۔ تھکت ہوہیں سب لوگ لگائی

سندر کمس سے ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ ان کے روپ کو دیکھکر جڑ چیتن جیو موہت ہو جاتے ہیں۔ جن گلی کوچوں میں چاروں بھائی کھیلتے کھیلتے نکلتے ہیں۔ ان گلی کوچوں کے سب نرناری ... روپ کو دیکھکر ایسے مست بے خود ہو جاتے ہیں، کہ درشن کرتے ہی نہیں تھکتے۔

دوہا

کوسل پرباسی نرناری برددھ اُرو بال
پران ہونتے پریہ لاگت سب کہہ رام کرپال

اجودھیا پری کے واسی سب نر ناری بوڑھے اور بچے سبھی کو (کرپالو) بھگوان شری رام چندر جی پرانوں سے بھی ادھک پیارے لگتے ہیں۔

چوپائی

بندھو سکھا سنگ لیہیں بولائی۔ بن مرگیا نت کھیلہیں جائی
پاون مرگ مارہیں جیاں جانی۔ دن پرتی نرپہی دکھاویں آنی

شری رام چندر جی سب بھائیوں کو اور سکھاؤں کو ساتھ لیکر بن میں نت شکار کھیلنے جاتے اور من میں اوتر سمجھکر مرگوں کو مارتے اور پرتی دن لاکر راجہ کو دکھاتے۔

جے مرگ رام بان کے مارے۔ تے تنو تجی سرلوک سدھارے
انج سکھا سنگ بھوجن کرہیں۔ ماتا پتا آگیا انوسرہیں

جو مرگ شری رام چندر جی کے بان سے مارے جاتے تھے۔ وہ شریر کو چھوڑ کر دیولوک کو روانہ ہو جاتے۔ شری رام جی چھوٹے بھائیوں اور دوست مترول سمیت بھوجن کرتے اور ماتا پتا کی آگیا انوسار بیوہار کرتے تھے۔

جیہی بدھی سکھی ہوہیں پر لوگا۔ کرہیں کرپا ندھی سوئی سنجوگا
بید پران سنہیں سن لائی۔ آپو کہہیں انوجنہہ سمجھائی

جس پرکار اجودھیا پری کے واسی سکھی رہیں۔ بھگوان کرپاندھان شری رام چندر جی ویسا ہی اُپائے کرتے۔ خود من لگاکر وید پران سنتے۔ اور پھر خود ہی چھوٹے بھائیوں کو سمجھا کر کہتے

پرات کال اُٹھی کے رگھوناتھا۔ ماتا پتا گرو ناوہیں ماتھا
آئیسو مانگی کرہیں پر کاجا۔ دیکھی چرت ہرشی من راجا

پربھو شری رام چندر جی پرات کال اُٹھ کر ماتا پتا گرو کے چرنوں میں سیس جھکاتے اور اُن کی آگیا پاکر نگر کا کام کرتے۔ اُن کے چرتر دیکھکر راجہ بہت پرسن چت ہو جاتے۔

دوہا

بیاپک اکل انیہہ اج نرگن نام نہ روپ
بھگت ہیتو نانا بدھی کرت چرتر انوپ

جو ویاپک۔ کل رہت (نرویئو) اچھا رہت۔ اجنمے نرگن اور نام روپ سے رہت پربھو ہیں۔ وہ بھگتوں کے کلیان ارتھ نانا پرکار کے انوپم چرتر کرتے ہیں۔

چوپائی

یہ سب چرت کہا میں گائی۔ اگلی کتھا سنہو من لائی
بسوامتر مہا منی گیانی۔ بسہیں بپن سبھ آشرم جانی

یہ بال وکمار اوستھا کے چرتر میں نے گا کر کہے ہیں۔ اب اس سے اگلی کتھا من لگا کر سنئے مشہور مہامنی گیانی وشوامتر جی بن میں ایک سندر اور پوتر ستھان میں آشرم بنا کر رہتے ہیں۔

جہاں جپ جگیہ جوگ منی کرہیں۔ اتی ماریچ سباہو ہی ڈرہیں
دیکھت جگیہ نساچر دھاوہیں۔ کرہیں اپدرو منی دکھ پاوہیں

اس پوتر آشرم میں منی وسوامتر جی جپ یگیہ اور یوگ کرتے تھے لیکن ماریچ اور سباہو نامی راکشسوں سے بہت ڈرتے تھے۔ یگیہ کو دیکھتے ہی دشٹ راکشس حملہ بول دیتے تھے اور اُپدرو کر کے یگیہ شالا کو بھرشٹ کر دیتے تھے۔ جس سے منی وشوامتر بہت دکھی تھے۔

گادھی تنے من چنتا بیاپی۔ ہری بنو مرہیں نہ نسیچر پاپی
تب منی ور من کینہہ بچارا۔ پربھو اوترئیو ہرن مہی بھارا

گادھی پتر وسوامتر کے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ انہوں نے من میں وچارا کہ یہ پاپی راکشس وشنو بھگوان کے بنا نہیں مریں گے۔

تب مُنی سرشیشٹھ وشوامتر جی نے سوچا کہ پربھو تو پرتھوی کا بھار دُور کرنے نمت اوتار دھارن کر چکے ہیں۔

ایہوں مس دیکھوں پدجیائی۔ کری بنیتی آنو دوؤ بھائی
گیان براگ سکل گن اینا۔ سو پربھو میں دیکھب بھری نینا

اسی بہانے میں اُن کے چرنوں کے درشن جا کر کروں اور پرارتھنا کر کے اُن دونوں بھائیوں کو لے آؤں۔ جو گیان ویراگ اور سمست گنوں کے استھان ہیں۔ اُن پربھو کو میں نینوں (نیتروں) سے جی بھر کر دیکھوں۔

دوہا

بہو بدھی کرت منورتھ جات لاگی نہیں بار
کری مجن سریو جل گئے بھوپ دربار

اس پرکار منورتھ کرتے ہوئے جانے میں دیر نہیں لگی۔ سرجو کے جل میں اشنان کر کے مُنی راج دربار پر گئے۔

چوپائی

مُنی آگمن سُنا جب راجا۔ ملن گیئو لے بپر سماجا
کری دنڈوت مُنی ہی سنمانی۔ نج آسن بیٹھار نہہ آنی

جب راجہ نے مُنی وشوامتر کو آتے ہوئے سُنا۔ تو وہ برہمنوں کے سماج کو ساتھ لے کر مُنی کے سواگت کے لیئے گئے۔ مُنی کو ڈنڈوت پرنام کر کے بڑے آدر ستکار سے لا کر اُنہیں اپنے آسن پر بٹھایا۔

چرن پکھاری کینہہ اتی پوجا۔ مو سم آجو دھنیہ نہیں دوجا
بپدھ بھانتی بھوجن کروا وا۔ مُنی بر ہردیں ہرش اتی پاوا

چرن دھو کر اُن کا پوجن کیا۔ اور کہا کہ میرے سمان سوبھاگیہ شالی آج کون ہے جس کے گھر آپ کے چرن کمل سدھارے مُنی کو بھانت بھانت کے بھوجن کھلائے جس سے سرشیشٹھ مُنی بڑے ہی پرسن ہوئے۔

پُنی چرنن میلے سُت چاری۔ رام دیکھی مُنی دیہہ بساری
بھئے مگن دیکھت مکھ سوبھا۔ جنو چکور پورن سسی لوبھا

پھر چاروں راجکماروں کو مُنی جی کے چرنوں پر ڈال دیا۔ شری رام چندر جی کو دیکھ کر مُنی کو تن من کی سُدھ نہ رہی۔ اُن کے مکھارو بند کی شوبھا دیکھ کر وشوامتر جی آنند میں مگن ہو گئے۔ مانو چکور پورن چندرما کو دیکھ کر موہت ہو گئی ہو۔

تب من ہرشی بچن کہہ راؤ۔ مُنی اس کرپا نہ کینہی کاہو
کیہی کارن آگمن تمہارا۔ کہہ سو کرت نہ لاوؤں بارا

تب من میں پرسن ہو کر یہ بچن کہے۔ کہ ہے مُنی! آپ نے راج دربار میں پدھارنے کی ایسی اپار کرپا کبھی نہیں کی۔ کس کارن وش آپ کا شبھ آنا ہُوا۔ آپ آگیا کریں میں اُسے پُورا کرنے میں ڈھیل نہیں کروں گا۔

اسُر سمُوہ ستاوہیں موہی۔ میں جاچن آیوں نرپ توہی
انج سمیت دیہو رگھو ناتھا۔ نسچر بدھ میں ہوب سناتھا

مُنی نے کہا کہ ہے راجن! اسُروں کے گروہ مجھے ستاتے ہیں۔ اس لیئے میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہُوں سو چھوٹے بھائی لچھمن سمیت آپ شری رام چندر جی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ تو راکشسوں کا ناش ہو جائے گا۔ اور میں ابھی بے کھٹکے جپ یوگ یگیہ کروں گا۔

دوہا

دیہو بھوپ من ہرشت تجہو موہ اگیان
دھرم سجس پربھو تمہہ کوں انہہ کہن اتی کلیان

ہے راجن! پرسن من سے موہ اگیان کو دور کر کے آپ دونوں راجکماروں کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ آپ کو تو پُن اور کیرتی کی پراپتی ہو گی۔ اور ان دونوں راج کماروں کا پرم کلیان ہو گا۔

چوپائی

سُنی راجا اتی اپریہ بانی۔ ہردہ کمپ مکھ دُتی کُملانی
چوتھے پن پائیوں سُت چاری۔ بپر بچن نہیں کہیہو بچاری

مُنی کی ایسی اپریہ بانی (ناپسند بات) کو سُن کر راجہ کا ہردہ کانپنے لگا۔ چہرہ کُملا گیا۔ وہ بڑی آدھینتا سے بولے کہ ہے برہمن! میں نے بڑھاپے میں ان چاروں پتروں کو پایا ہے۔ اس لیئے آپ نے یہ مانگ وچار کر نہیں کی۔

مانگہو بھومی دھینو دھن کوسا۔ سربس دیئوں آجو سہہ روسا

دیہہ پران تیں پریہ کچھو ناہیں۔ سو دُ مُنی دیوُں رِشْن ایک ناہیں

آپ پرتھوی۔ گائے۔ دھن اور خزانہ مانگیں۔ وہ میں آپ کو سب کچھ پرسن ہو کر دوں گا۔ شریر اور پرانوں سے بڑھ کر تو کچھ بھی پیارا نہیں ہوتا۔ سو ہے مُنی! اُن کو بھی پل بھر میں آپ کے ارپن کر دوں گا

سب سُت پریہ موہی پران کی ناہیں۔ رام دیت نہیں بنئی گوسائیں
کہن نسیچر اتی گھور کٹھورا۔ کہن سُندر سُت پرم کشورا

ہے مُنی! یوں تو مجھے اپنے چاروں پُتر ہی پرانوں کے سمان پیارے ہیں لیکن رام چندر کو تو کسی پرکار بھی دیتے نہیں بنتا۔ کہاں تو وکرال بھیانک راکشس اور کہاں یہ نادان میرے سُندر بچے۔ بھلا ان کا راکشسوں سے مقابلہ کیا۔

سُنی نرپ گرا پریم رس سانی۔ ہردے ہرش مانا مُنی گیانی
تب بسشٹ بہو بدھی سمجھاوا۔ نرپ سندیہہ ناس کہوں پاوا

راجہ کے پریم رس سے پری پُورن بچنوں کو سُن کر گیانی مُنی وشوامتر جی نے من میں بڑا ہی ہرش مانا۔ تب گرو وسشٹ جی نے راجہ کو بہت پرکار سمجھایا تب کہیں جاکر راجہ کے موہ کا ناش ہوا

اتی آدر دوؤ تنیہہ بُلائے۔ ہردے لائی بہو بھانتی سکھائے
میرے پران ناتھ سُت دوؤ۔ تمہہ مُنی پتا آن نہیں کوؤ

راجہ نے بڑے آدر سے دونو راجکماروں کو بُلایا اور اُنہیں چھاتی سے لگا کر بہت پرکار کی شکشا دی اور پھر مُنی سے کہا۔ کہ ہے مُنی! یہ دونو پُتر میرے پران ہیں۔ اب آپ ہی ان کے ماتا پتا ہو۔ دوسرا کوئی نہیں۔

دوھا

سونپے بھوپ رِشی ہی سُت بہو بدھی دئی اسیس
جننی بھون گئے پربھو چلے نائی پد سیس

یہ کہہ کر راجہ نے دونوں راجکماروں کو آشیرباد دے کر مُنی وشوامتر کو سونپ دیئے۔ پھر پربھو شری رام چندر جی ماتا کے محل میں گئے۔ اور اُن کی چرن بندنا کر کے مُنی کے ساتھ چل دیئے۔

پُرش سنگھ دوؤ بیر ہرشی چلے مُنی بھے ہرن
کرپاسندھو متی دھیر اکھل بسو کارن کرن

منشوں میں شیر رُوپ دونو بھائی رام اور لچھمن مُنی کے ڈر کو دور کرنے کے لئے پرسن ہو کر چلے وُہ کرپا کے سمندر۔ دھیر بُدھی سمپُورن برہمانڈ کے کارن اور کرتا ہیں۔

چوپائی

ارُون نین اُر باہو بسالا۔ نیل جلج تنو سیام تمالا
کٹی پٹ پیت کسیں بر بھاتھا۔ رُچر چاپ سایک دُوہوں ہاتھا

جوانی اور ویرتا کا جوش مارتے بھگوان کے لال نیتر ہیں۔ چھاتی چوڑی اور بازو لمبے ہیں۔ نیل کمل اور تمال برکش کے سمان شیام شریر ہے۔ کمر میں پیلے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور سُندر ترکش کسا ہوا ہے۔ دونوں ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں۔

سیام گور سُندر دوؤ بھائی۔ بسوامتر مہا ندھی پائی
پربھو برہمنیہ دیو میں جانا۔ موہی نتی پتا تجیو بھگوانا

ایسی سُندر سانولی اور گوری دونوں بھائیوں کی جوڑی کو پا کر مانو بسوامتر جی کے ہاتھ کوئی بڑا بھاری خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ وسوامتر جی من ہی من میں کہہ رہے تھے کہ میں نے جان لیا کہ پربھو سچ مچ برہمنوں کے دیو ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنے پتا کو بھی چھوڑ دیا۔

چلے جات مُنی دینہہ دکھائی۔ سُنی تاڑکا کرودھ کری دھائی
ایک ہی بان پران ہری لینہا۔ دین جانی تیہی نج پد دینہا

راستے میں جاتے جاتے مُنی وسوامتر جی نے تاڑکا کو دکھلایا شبد سُنتے ہی وُہ کرودھ کر کے دوڑی آئی پربھو شری رام چندر جی نے ایک ہی بان سے اس کے پران ہر لئے اور دین جان کر بیکنٹھ دھام دیا۔

تب رِشی نج ناتھہی جان جینہی۔ بدیا ندھی کہوں بدیا دینہی

جاتے لاگ نہ چھُدھا پیاسا۔ اتُلت بل تنو تیج پرکاسا

تب شری وشوامتر جی نے من میں یہ جانتے ہُوئے بھی کہ پربھو سکل ودیا کے بھنڈار ہیں۔ کیونکہ اُنکی لیلا کی پورتی ارتھ اُنہیں ایسی ودیا پڑھائی کہ جس سے بھوک پیاس نہ لگے۔ اور شریر میں بے پناہ بل اور تیج کا پرکاش ہو۔

دوھا

آیُدھ سرب سمرپی کے پربھو نج آشرم آنی
کند مُول پھل بھوجن دینہہ بھگتی ہت جانی

سب ودیہ استر شستر رام چندر جی کو سمرپن کر کے وشوامتر جی اُنہیں اپنے آشرم میں لے آئے اور اُنہیں پرم ہتیشی جان کر کند مول پھل آدک بھوجن پریم پوروک کھلائے۔

چوپائی

پرات کہا مُنی سن رگھو رائی۔ نربھئے جگیہ کرہُ تُمہہ جائی
ہوم کرن لاگے مُنی جھاری۔ آپُو رہے مکھ کی رکھواری

سویرا ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی نے وسوامتر جی سے کہا کہ آپ بے کھٹکے اپنا یگیہ کیجئے۔ یہ سُن کر آشرم کے نکٹ واسی سب مُنی ہون کرنے لگے۔ اور آپ شری رامچندر جی یگیہ کی رکھوالی کرنے لگے۔

سُنی ماریچ نساچر کر دی۔ لے سہائے دھاوا مُنی دروہی
بنُو پھر بان رام تیہی مارا۔ ست جوجن گا ساگر پارا

یہ سماچار سنتے ہی مُنیوں کا دشمن مہا کرودھی مہا تامسی راکشس ماریچ اپنے لشکر سمیت یگیہ کو بھرشٹ کرنے کیلئے چڑھ دوڑا۔ شری رام چندر جی نے بغیر پھل والا بان اُس کے مارا۔ جس سے وہ سو یوجن دور سمندر کے اُس پار جا گرا۔

پاوک سر سباہو پُنی مارا۔ انج نساچر کٹک سنگھارا
ماری اسُر دوج نربھئے کاری۔ استُتی کریں دیو مُنی جھاری

پھر سباہو کو اگن بان مار کر بھسم کر دیا۔ اُدھر چھوٹے بھائی لکشمن نے راکشسوں کے سب لشکر کا سنگھار کر دیا۔ اس پرکار راکشسوں کو مار کر برہمنوں کو نربھئے کر دیا۔ دیو مُنیوں کے سموہ بھگوان شری رام چندر جی کی اُستتی کرنے لگے۔

تہاں پُنی کچھک دوس رگھورایا۔ رہے کینہہ بپرن پر دایا
بھگتی ہیتو بہو کتھا پُرانا۔ کہے بپر جدپی پربھو جانا

وہاں کچھ دن اور رہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں پر دیا کی۔ بھگتی کے کارن برہمنوں نے اُنہیں بہت سی پُرانوں کی کتھائیں سنائیں۔ اگرچہ پربھو سب کچھ جانتے تھے تو بھی اُنہوں نے پریم بھاؤ سے سُنیں۔

تب مُنی سادر کہا بجھائی۔ چرت ایک پربھو دیکھئے جائی
دھنش جگیہ سُنی رگھو کُل ناتھا۔ ہرشی چلے مُنی بر کے ساتھا

اس کے بعد مُنی وشوامتر جی نے آدر پوروک شری رام چندر جی کو سمجھا کر کہا کہ ہے پربھو! چل کر ایک چرتر دیکھئے۔ دھنش یگیہ کی بات سُن کر شری رگھوناتھ جی پرسن ہو کر مُنی وشوامتر جی کے ساتھ ہولیئے۔

آشرم ایک دیکھ مگ ماہیں۔ کھگ مرگ جیو جنتو تہاں ناہیں
پوچھا مُنی ہی سلا پربھو دیکھی۔ سکل کتھا مُنی کہا بسیکھی

رستے میں ایک آشرم نظر پڑا وہاں پشو پنچھی جیو جنتو کوئی نہ تھا۔ پتھر کی ایک شلا پربھو شری رام نے دیکھی تو مُنی وشوامتر سے اس کا کارن پوچھا۔ مُنی نے ساری کتھا وستار سے کہہ سنائی۔

دوھا

گوتم ناری شراپ بس اُپل دیہہ دھری دھیر
چرن کمل رج چاہتی کرپا کرہو رگھوبیر

کہ یہ گوتم رشی کی استری اہلیہ ہے۔ یہ اُن کے دیئے ہوئے شراپ کے کارن پتھر کی دیہہ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اور بہت کال سے بڑی دھیرتا سے آپ کے چرن کملوں کی رج چاہتی ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! اس پر دیا کیجئے۔

چھند

پرست پد پاون سوک نساون پرگٹ بھئی تپ پُنج سہی
دیکھت رگھو نائک جن سکھدایک سنمکھ ہوئی کر جوری رہی

اتی پریم ادھیر اُپلک سریر اُکھ نہیں آوتی بچن کہی
اتی شیہ بڑ بھاگی چرنہہ لاگی جگل نین جل دھار بہی

پربھو شری رام چندر جی کے پوِتر اور شوک کا ناش کرنیوالے چرنوں کا سپرش پاتے ہی وہ تپ کی مورتی اہلیہ پرگٹ ہوگئی. بھگت جنوں کے سکھ داتا شری رگھوناتھ جی کو دیکھکر سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو رہی۔ اتی انت پریم کے مارے وہ ادھیر ہوگئی۔ پریم وش اس کا شریر پُلکت ہو گیا. مکھ سے بچن نہیں نکلتا تھا۔ وہ اتی انت سوبھاگیہ وان پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئی اور دونو آنکھوں سے پریم اور آنند کے کارن آنسوؤں کی دھار بہہ نکلی۔

دھیرج من کینہا پربھو کہوں چینہا رگھوپتی کرپا بھگتی پائی
اتی نرمل بانی استتی ٹھانی گیان گمیہ جے رگھو رائی
میں ناری اپاون پربھو جگ پاون راون رپو جن سکھدائی
راجیو بلوچن بھو بھے موچن پاہی پاہی شرن ہی آئی

من میں دھیرج پکڑ کر پربھو کو پہچانا اور شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھگتی پراپت کی. اپنی پرم پوِتر بانی سے بھگوان کی استتی کرنے لگی۔ ہے گیان سے جانے یوگیہ شری رگھوناتھ جی. میں اپوِتر ناری ہوں۔ آپ سارے جگت کو پوِتر کرنے والے پربھو ہیں۔ آپ اسُر راج راون کے دشمن ہیں۔ اور بھگتوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ ہے کمل نیتر! ہے جنم مرن روپی سنسار چکر کے بھے سے چھڑانے والے پربھو! میں آپکی شرن ہوں. میری رکھشا کیجے میری رکھشا کیجے۔

مُنی شراپ جو دیہا اتی بھل کینہا پرم انوگرہ میں مانا
دیکھیوں بھری لوچن ہری بھو موچن اِہی لابھ شنکر جانا
بنتی پربھو موری میں متی بھوری ناتھ نا مانگوں بر آنا
پدکمل پراگا رس انوراگا مم من مدھپ کرے پانا

مُنی نے جو مجھے شراپ دیا. وہ اچھا ہی کیا. اس شراپ کو بھی میں ان کی اپنے اوپر بڑی بھاری کرپا مانتی ہوں. میں اپنی آنکھوں سے سنسار سے چھڑانے والے آپ پربھو کو جی بھر کر دیکھا. آپکے درشن کو شری شوجی جیون کا سب سے بڑا لابھ سمجھتے ہیں۔ ہے پربھو! میری آپ سے بنتی ہے۔ میری بدھی بڑی بھولی ہے۔ ہے ناتھ! میں آپ سے اور کوئی وردان نہیں مانگتی کیوں یہ ور مانگتی ہوں. کہ میرا من روپی بھونرا آپ کے چرن کملوں کی دھول کے پریم رس کا سدا پان کرتا رہے۔

جیہیں پد سُرسرتا پرم پنیتا پرگٹ بھئی شو سیس دھری
سوئی پد پنکج جیہی پوجت اج مم سر دھریو کرپال ہری
ایہی بھانت سدھاری گوتم ناری بار بار ہری چرن پری
جو اتی من بھاوا سو بر پاوا گئے پتی لوک آنند بھری

جن چرنوں سے دیوندی پرم پوِتر شری گنگاجی پرگٹ ہوئیں. جنہیں شوجی نے اپنے سر پر دھارن کیا. جن چرن کملوں کو برہما جی پوجتے ہیں. ہے کرپالو! ہے ہری! آپ نے وہی چرن میرے سر پر دھر دیئے. اس پرکار بار بار بھگوان کے چرنوں پر گری اور استتی کرتی ہوئی گوتم پتنی اہلیہ اپنے من چاہے وردان کو پاکر آنند سے بھرپور ہوکر اپنے پتی کے پاس گئی۔

دوہا

اس پربھو دین بندھو ہری کارن رہت دیال
تُلسی داس سٹھ تیہی بھجو چھاڑی کپٹ جنجال

پربھو شری رام چندر جی دین بندھو (غریب نواز) اور بنا کارن کے ہی دیا کرنے والے ہیں۔ تُلسی کہتے ہیں. کہ ہے دُشٹ من! تو سارے کپٹ جنجال کو چھوڑ کر شُدھ اور سچے بھاو سے ایک ماتر انہیں کا بھجن کر۔

ماس پارائن ساتواں وشرام

چوپائی

چلے رام لچھمن مُنی سنگا۔ گئے جہاں جگ پاونی گنگا
گادھی سُنو سب کتھا سُنائی۔ جیہی پرکار سُرسری مہی آئی

رام اور مُنی دونوں مُنیوں کے ساتھ چلے۔ وہ وہاں پہنچے جہاں کہ جگت کو پوتر کرنے والی شری گنگا جی بہہ رہی ہیں گادھی کے پُتر شری وشوامتر جی نے وہ سب کتھا سُنائی جس پرکار دیو ندی گنگا جی پرتھوی پر آئی تھیں۔

تب پربھو رِشیہہ سمیت نہائے۔ بِبِدھ دان مہی دیونہہ پائے
ہرشی چلے مُنی برند سہایا۔ بیگی بدیہہ نگر نیرایا

تب شری رام چندر جی نے رشیوں کے ساتھ گنگا جی میں اشنان کیا۔ برہمنوں کو دان دیا۔ پھر پرسن چت ہو کر منیشوروں کے ساتھ چلے۔ جلدی ہی جنک پوری کے نزدیک پہنچ گئے۔

پُر رمیتا رام جب دیکھی۔ ہرشے انج سمیت بسیکھی
باپیں کوپ سرت سر نانا۔ سلل سُدھا سم مُنی سوپانا

جنک پوری کی شوبھا دیکھ کر شری رام چندر جی سمیت اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کے بہت ہی پرسن ہوئے۔ وہاں انیک باؤلیاں کنوئیں۔ ندیاں۔ اور تالاب ہیں۔ جن کا جل امرت کے سمان ہے اور جواہرات سے جڑی ہوئی وہاں سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔

گُنجت منجو مت رس بھرنگا۔ کوجت کل بہو برن بہنگا
برن برن بکسے بن جاتا۔ تری بادھ سمیر سدا سکھداتا

بھونرے مکرند رس سے متوالے ہو کر سُندر گونجار کر رہے ہیں۔ بھانت بھانت کے رنگوں کے بہت سے پنچھی بیٹھے شبد بول رہے ہیں رنگ برنگے کمل کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل مند سگندھ سدا سکھ دینے والی وایو چل رہی ہے۔

دوھا

سُمن باٹکا باگ بن بپُل بہنگ نواس
پھولت پھلت سُپلوت سوہت پُر چہوں پاس

جنک پوری کے چاروں طرف سُندر پھلواڑیاں۔ باغ باغیچے پھولے پھلے ہرے بھرے سُندر پتوں سے لدے ہوئے جن میں بہت سے پنچھی نواس کرتے ہیں شوبھا پا رہے تھے۔

چوپائی

بنی نہ برنت نگر نکائی۔ جہاں جائی من تہاں ہی لبھائی
چارو بجار بچتر انباری۔ مُنی مے بدھی جنو شو کر سنواری

نگر کے بھیتر کی سُندرتا کچھ کہتے ہی نہیں بنتی۔ من جہاں جاتا ہے وہاں ہی رم جاتا ہے۔ سُندر بازار ہیں۔ وچتر اٹاریاں ہیں۔ جو کہ جواہرات سے جڑی ہوئی ہیں۔ مانو کہ خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔

دھنک بنک بر دھند سمانا۔ بیٹھے سکل وستو لے جانا
چوہٹ سُندر گلیں سُہائی۔ سنتت رہیں سگندھ سنچائی

دھناڈ بیوپاری کبیر کے سمان دھنوان سب پرکار کی انیک وستوئیں دکانوں میں سجائے بیٹھے ہیں۔ چوک سُندر اور کوچے بڑے سہاونے ہیں۔ جو سدا سگندھ سے بھرپور رہتے ہیں۔

منگل مئے مندر سب کیرے۔ چترت جنو رتی ناتھ چتیرے
پُر نر ناری سُبھگ سُچی سنتا۔ دھرم سیل گیانی گن ونتا

سب کے مکان منگل مئے ہیں۔ اُن پر تصویریں اور بیل بوٹے کھنچے

ہوئے ہیں۔ سنگ سیندر ہیں مانو کامدیو چترکار (مصور) نے ہی ان تصویروں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہو۔ نگر کے سب نر ناری سندر پوتر سبھاؤ دھرم پران گیانی اور گنوان ہیں۔

اتی انوپ جہاں جنک نواسو۔ تھکہیں بیدھ بلوک بلاسو
ہوت چکت چت کوٹ بلوکی۔ سکل بھون سوبھا جنو روکی

جہاں جنک جی کا راج محل تو اتنا سُندر ہے کہ اس کی سندرتا کی کوئی اُپما ہی نہیں ہے۔ (یعنی جو خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا) جس کے ایشوریہ (خوشحالی دھن دولت) کو دیکھ کر دیوتا لوگ بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ راج محل کے کوٹے (برج) کو دیکھ کر تو چت چکت ہو جاتا ہے۔ وہ اتنا سُندر ہے مانو سارے سنسار بھر کی شوبھا اسی نے ہی گھیر لی ہے۔

دوھا

دھول دھام منی پرٹ پٹ سگھٹت نانا بھانتی
سیا نواس سندر سدن سوبھا کمی کہی جاتی

اتی امل راج محلوں میں انیک پرکار کے منی جڑت سندر ڈھنگ سے بنے ہوئے پردے لگے ہوئے ہیں۔ شری سیتاجی کے رہنے کے سُندر بھون کی شوبھا کا ورنن تو بھلا کون کر سکتا ہے۔

چوپائی

سبھگ دوار سب کلس کپاٹا۔ بھوپ بھیر نٹ ماگدھ بھاٹا
بنی بسال باجی گج سالا۔ ہے گئے رتھ سنکل سب کالا

راج محل کے سب دروازے سندر ہیں۔ جن میں بجر کے سمان مضبوط اور کبھی نہ ٹوٹنے والے کواڑ لگے ہیں۔ وہاں ماتحت راجاؤں، نٹوں، ماگدھوں اور بھاٹوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ محل میں بڑی وشال گھوڑ شالا اور گج شالا۔ (اصطبل اور فیل خانہ) بنی ہوئی ہیں۔ جو سب سمے گھوڑوں۔ ہاتھیوں سے بھری رہتی ہیں۔

سور سچیو سینپ بہو تیرے۔ نرپ گرہ سرس سدن سب کیرے
پر باہیر سر سرت سمیپا۔ اترے جہاں تہاں بپل مہیپا

بہت سے شور ویر۔ منتری اور سیناپتی ہیں۔ اُن کے گھر بھی راجیہ محل کے سمان سُندر اور اُجل ہیں۔ جنک پوری کے باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر اُدھر راجہ جو سوئمبر کے لئے آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

دیکھی انوپ ایک اَنورائی۔ سب سُپاس سب بھانتی سُہائی
کوسک کہیو مور منُو مانا۔ ایہاں رہیئے رگھوبیر سُجانا

وہاں ایک سُندر انوپم آم کا باغ دیکھ کر جو سب بھانت سہاونا تھا۔ اور جس میں سب پرکار کی سہولتیں (سہولیات) تھیں۔ وشوامتر جی نے کہا کہ میرا من چاہتا ہے۔ کہ ہے رگھوبیر! اس باغ میں رہائش کریں۔

بھلے ہیں ناتھ کہی کرپا نکیتا۔ اُترے تہاں مُنی برند سمیتا
وسوامتر مہا مُنی آئے۔ سماچار متھلاپتی پائے

"بہت اچھا سوامن"! ایسا کہہ کر پاندھان شری رام چندر جی مُنی سماج کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے۔ راجہ جنک نے جب یہ خبر سُنی کہ مہا مُنی وشوامتر جی آئے ہوئے ہیں۔

دوھا

سنگ سچیو سُچی بھوری بھٹ بھوسُر بر گُر گیاتی
چلے ملن مُنی نایک ہی مُدت راؤ ایہی بھانتی

تب راجہ جنک آگیا کاری منتری۔ بہت سے یودھا۔ شریشٹھ برہمن گرو اور اپنی جاتی کے شریشٹھ لوگوں کو ساتھ لیے بڑے پرسن ہو کر مُنی گنوں کے سوامی شری وشوامتر جی کو ملنے چلے۔

چوپائی

کینہہ پرنامُو چرن دھری ماتھا۔ دینہہ اسیس مُدت مُنی ناتھا
بیپر برند سب سادر بندے۔ جانی بھاگیہ بڑ راؤ انندے

راجہ نے مُنی وشوامتر جی کے چرنوں پر مستک ٹیک کر پرنام کیا۔ مُنیوں کے سوامی وشوامتر جی نے پرسن ہو کر آشیرواد دیا اور پھر برہمن منڈلی کو جو کہ وشوامتر جی کے ساتھ تھی۔ راجہ نے سادر پرنام کیا۔ اور اسے اپنا سوبھاگیہ جان کر راجہ جنک بڑے پرسن ہوئے۔

کُسل پوچھن کہی باری بارا۔ بسوامتر نرپ بہی بیٹھا ئے
تیہی اوسر آئے دوؤ بھائی۔ گئے رہے دیکھن پھلواری

اس کے بعد بار بار کُشل پُوچھ کر (خیر و خیریت) وشوامتر
نے راجہ جنک کو اپنے پاس بٹھایا۔ اُسی سمے دونوں راجکمار جو
پھلواری دیکھنے گئے ہوئے تھے۔

سیام گور مردو بیس کسورا۔ لوچن سکھد بسو چت چورا
اُٹھے سکل جب رگھوپتی آئے۔ بسوامتر نکٹ بیٹھا ئے

دونوں راجکمار اتی منوہر سانولے اور گورے رنگ کے تھے۔
اُٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتائی سے نیتروں کو سکھ دینے
والے اور شیو کے من کو چھلنے والے تھے۔ جب شری رام چندر جی
وہاں آئے۔ تو اُن کے رُوپ اور تیج کو دیکھ کر سب اُٹھ کھڑے ہوئے
وشوامتر جی نے اُن کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

بھئے سب سُکھی دیکھی دوؤ بھراتا۔ باری بلوچن پُلکت گاتا
مُورتی مدھر منوہر دیکھی۔ بھئے بدیہو بدیہو بسیکھی

دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سبھی سُکھی ہوئے۔ نیتروں میں آنند
کے آنسو بہہ نکلے۔ شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ رام جی کی مدھر منوہر
مورتی کو دیکھ کر خاص کر بدیہہ (جنک جس کو کہ گیان وچار کے پربھاؤ
سے بدیہہ کا ابھیمان نہ رہا تھا) سچ مچ ہی شریر کی سُدھ بُدھ بھول
گئے۔

دوھا

پریم مگن منو جانی نرپ کری ببیک دھری دھیر
بولے مُنی پد نائی سر و گد گد گرا گمبھیر

اپنے من کو پریم میں مگن جان کر راجہ نے گیان وچار سے
من کو دھیرج دے کر مُنی وشوامتر جی کے چرنوں میں سر جھکا کر گد گد
گمبھیر بانی سے کہا۔

چوپائی

کہہُو ناتھ سُندر دوؤ بالک۔ مُنی کُل تلک کہ نرپ کُل پالک
برہم جو نگم نیتی کہی گاوا۔ اُبھئے بیش دھری کی سوئی آوا

ہے سوامی! کہئے کہ یہ دونو سُندر بالک مُنی کُل تلک ہیں یا
نرپ کُل پالک ہیں۔ اُدھا مُنی بتر ہیں یا کسی راجہ کے بیٹے ہیں۔

[illegible] جن نے نیتی نیتی کہہ کر گان کیا ہے۔ کہیں وہی تو دو
شریر دھارن کر پرتھوی پر نہیں اُتر آیا

[illegible] رُوپ منو مورا۔ تھکت ہوت جیمے چند چکورا
تاتے پربھو پوچھوں ستی بھاؤ۔ کہہُو ناتھ جنی کرہُو دُراؤ

میرا من جو سبھاؤ سے ہی ویرکت ہے ان دونوں کو دیکھ کر
ایسے مگدھ ہو گیا۔ جیسے کہ چندرما کو دیکھ کر چکور موہت ہو جاتا ہے
اس لئے ہے پربھو! میں آپ سے سچے بھاؤ سے پوچھتا ہوں۔ ہے
سوامی! مجھے بتایئے۔ چھپا نہ رکھئے۔

انہہی بلوکت اتی انورا گا۔ برب برہم سکھ ہی من تیاگا
کہہ مُنی بہسی کہیو نرپ نیکا۔ بچن تمہار نہ ہوئی الیکا

ان کو دیکھ کر پریم کے مارے میرے من نے برہم آنند کو تیاگ
دیا ہے۔ مُنی وشوامتر جی نے ہنس کر کہا۔ ہے راجن! ٹھیک ہے۔
آپ کے بچن کبھی ایرا تھک (جھوٹے مِتھیا) ہو سکتے ہیں! ہرگز نہیں۔

یہ پریہ سب ہی جہاں لگی پرانی۔ من مُسکائی رام سُنی بانی
رگھو کل مُنی دسرتھ کے جائے۔ مم ہت لاگی نرپ پٹھائے

یہ سنسار بھر کے سبھی پرانیوں کے پران ہیں۔ رام چندر جی
یہ بچن سُن کر من ہی من میں مسکراتے ہیں۔ وشوامتر جی نے پھر کہا۔ کہ ہے
راجن! یہ رگھو کل منی دسرتھ کے پتر ہیں۔ میرے ہت ارتھ یعنی میرے
یگیہ کی رکشا کرنے کے لئے راجہ نے انہیں میرے ساتھ بھیجا ہے۔

دوھا

رامُو لکھن دوؤ بندھو بر رُوپ سیل بل دھام
مکھ راکھیو سب ساکھی جگو جیتے اسر سنگرام

رام اور لکشمن ان کے نام ہیں۔ دونوں بھائی روپ شیل
اور بل کے دھام ہیں سارا سنسار جانتا ہے کہ انہوں نے یدھ میں
راکشسوں کو جیت کر میرے یگیہ کی رکشا کی ہے۔

چوپائی

مُنی تو چرن دیکھی کہہ راؤ۔ کہی نہ سکوں نج پُنیہ پربھاؤ
سُندر سیام گور دوؤ بھراتا۔ آنند ہوئے آنند داتا

راجہ نے کہا۔ ہے مُنی! میں اپنے پُن کرموں کے پربھاؤ کو کہہ نہیں سکتا
جس کے پرتاپ سے کہ مجھے آپ کے چرنوں کا درشن کرنے کا سوبھاگیہ

پراپت ہوا ہے۔ یہ دونوں سُندر شیام اور گورے رنگ کے دونوں بھائی آنند کو بھی آنند دینے والے ہیں۔

انہہ کے پریم پرسپر پاونی۔ کہی نہ جائی من بھاو سہاونی
سُنہو ناتھ کہہ مُدت بدیہو۔ برہم جیو او سہج سینہو

ان دونو کا آپس میں جو پوتر اور سُندر پریم ہے۔ وہ من کو بہت بھاتا ہے۔ ہے سوامن! سُنئے۔ راجہ جنک نے پرسن ہو کر کہا۔ برہم اور جیو کی طرح ان دونو بھائیوں میں سبھاوک پریم ہے۔

پُنی پُنی پربھو ہی چیتو نر ناہو۔ پُلک گات اُر ادھک اُچھاہو
مُنی ہی پرشنسی نائی پد سیسو۔ چلیو لوائی نگر اودھیسو

راجہ پربھو شری رام چندر جی کو بار بار دیکھتے تھکتے ہی نہیں۔ شریر پُلکت ہو رہا ہے من میں بڑا آنند اور اُتساہ ہے۔ مُنی کی استتی کرکے اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکا کر راجہ اُنہیں اپنے نگر میں ساتھ لے چلے۔

سُندر سدن سُکھد سب کالا۔ تہاں باسُو لے دینہا بھوالا
کری پوجا سب بدھی سیو کائی۔ گیئو راؤ گرہ بدا کرائی

ایک سُندر بھون جو سب موسموں میں سُکھدائک (آرام دہ) تھا راجہ نے اُن کے ٹھیرنے کے لئے دیا۔ سب پرکار سے پوجا اور سیوا کرکے بداع مانگ کر راجہ اپنے راج محل میں آ گئے۔

دوھا

رشیہ سنگ رگھو بنس مُنی کری بھوجن بسرامُو
بیٹھے پربھو بھرا سہت ودس رہا بھری جامُو

تب تو سب رشیوں کے ساتھ رگھو کل تلک پربھو شری رام چندر جی بھوجن اور آرام کرکے بھائی لکشمن سمیت بیٹھے۔ اتنے میں دن کا ایک پہر باقی رہ گیا۔

چوپائی

لکھن ہردیں لالسا بسیکھی۔ جائی جنک پُر آئیے دیکھی
پربھو بھئے بہوری مُنی ہی سکچاہیں۔ پرگٹ نہ کہہیں من ہی مُسکاہیں

لکشمن جی کے من میں جنک پوری کے رچنا دیکھنے کا بڑا چاو ہے۔ پربھو شری رام چندر جی کا ڈر لگتے ہیں۔ اور پھر مُنی وشوامتر جی سے بھی سنکوچ کرتے (ہچکچاتے) ہیں۔ اس لئے پرگٹ تو کہتے نہیں من ہی من میں مُسکرا رہے ہیں۔

رام انُج من کی گتی جانی۔ بھگت بچھلتا ہیاں ہُلسانی
پرم بنیت سکچی مُسکائی۔ بولے گرُ انُوسا سن پائی

انتریامی بھگوان شری رام چندر جی نے اپنے چھوٹے بھائی کے من میں ہو رہے اُتاولے پن کو جان لیا۔ ہردے میں بھگت وتسلتا (بھگت پریم) اُمڈ آئی۔ وہ گرو کی آگیا پاکر بہت ہی دبلنے سے سکچاتے ہوئے انتر میلے پن سے بڑے ادب سے مسکرا کر بولے۔

ناتھ لکھن پُر دیکھن چہہیں۔ پربھو سکوچ ڈر پرگٹ نہ کہہیں
جوں رائر آئسُو میں پاوں۔ نگر دکھائی ترت لے آووں

ہے ناتھ! لکشمن جی جنک پوری دیکھنا چاہتے ہیں لیکن آپ کے ڈر اور سنکوچ کے مارے پرگٹ کر کے نہیں کہتے۔ اگر آپ آگیا دیں تو میں انہیں نگر دکھا کر جلدی ہی واپس لے آؤں گا۔

سُنی مُنیس کہہ بچن سپریتی۔ کس نہ رام تم راکھہو نیتی
دھرم سیتو پالک تم تاتا۔ پریم بیبس سیوک سُکھداتا

منیشور وشوامتر جی رام جی کے یہ بچن سُنکر پریم بھری بانی سے بولے! ہے رام! تم نیتی کی رکشا کیسے نہ کروگے۔ ہے تات! تم دھرم سیتو (دھرم کا پل ارتھات دھرم مریادا) کے پالنے والے ہو اور پریم وش ہو کر بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہو۔

دوھا

جائی دیکھی آوہُو نگر سُکھ ندھان دوؤ بھائی
کرہو سپھل سب کے نین سُندر بدن دکھائی

تم دونو سُکھ ندھان بھائی اپنی اچھا پوروک جا کر نگر دیکھ آؤ اور اپنا سُندر چہرہ دکھا کر نگر واسیوں کے نیتروں کو ترپت کرو۔

چوپائی

مُنی پد کمل بندی دوؤ بھراتا۔ چلے لوک لوچن سُکھداتا

بالک برند دیکھی اتی سوبھا۔ لگے سنگ لوچن منو لو بھا

مُنی وسوامتر جی کے چرن کملوں کو پرنام کرکے دونو بھائی دُنیا کی آنکھوں کو سُکھ دینے والے نگر کی اور چل پڑے نگر میں پرویش کرتے ہی بچّوں کی ٹولیاں اُن کی شوبھا کو دیکھ کر ساتھ ہولیں اُنکی سُندرتا کو دیکھکر بچّوں کی آنکھیں من ہمیشہ موہت ہوگئیں۔

پیت بسن پری کرکٹی بھاتا۔ چارو چاپ سر سوہت ہاتھا
تن انوہرت سُچندن کھوری۔ سیامل گور منوہر جوری

دونوں کے پیلے رنگ کے بستر ہیں۔ کمر میں ترکش بندھے ہوئے ہیں۔ ہاتھوں میں سُندر دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ شریروں کے رنگ کے مطابق سُندر چندن کھور (لیپ) شوبھا دے رہی ہے شیام اور گورے رنگ کی دونو بھائیوں کی جوڑی کیا ہی منوہر ہے۔

کیہری کندھر باہو بسالا۔ اُر اتی رُچِر ناگ منی مالا
سبھگ سون سرسیروہ لوچن۔ بدن مینک تاپ ترے موچن

شیر کے سمان اونچے کندھے ہیں۔ بھجائیں لمبی ہیں چھاتی چوڑی ہے۔ اور اس پر ناگ منی مالا شوبھا پا رہی ہے۔ لال کمل کے سمان سُندر نیتر ہیں۔ ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں تاپوں سے چھڑانے والے چندرماں کے سمان سُندر چہرے ہیں۔

کانہی کنک پھول چھبی دیہیں۔ چتوت چتہی چوری جنو لیہیں
چتونی چارو بھرکُٹی بر بانکی۔ تلک ریکھا سوبھا جنو چانکی

کانوں میں کرن پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ جو دیکھتے ہی درشٹا کے من کو چُرا لیتے ہیں۔ نیتروں کو چتون (درشٹی) بڑی منوہر ہے۔ اور بھوئیں ٹیڑھی بانکی ہیں۔ ماتھے پر تلک کے نشان ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو شوبھا روپی مورتی پر نقش و نگار کیا ہوا ہو۔

دوہا

رُچر چوتنیں سُبھگ سر میچک کُنچت کیس
ناکھ سکھ سُندر بندھو دوؤ سوبھا سکل سُدیس

سُندر چوکونی ٹوپیاں سُندر مستکوں پر شوبھا پا رہی ہیں کالے اور گھنگھریالے بال ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں بھائی سُندر ہیں۔ اور جس رنگ کی شوبھا جیسی ہونی چاہیئے۔ ویسی ہی ہے۔

چوپائی

دیکھن نگر بھوپ سُت آئے۔ سماچار پُرباسنہہ پائے
دھائے دھام کام سب تیاگی۔ من ہوں رنک ندھی لوٹن لاگی

یہ سماچار سُن کر کہ دونو راجکمار نگر دیکھنے آئے ہیں۔ نگرواسی نر ناری اپنے گھربار اور اپنے اپنے کام کاج کو جیسے تیسے چھوڑ کر ان کے درشن کرنے کے لئے ایسے بیاکل ہوکر دوڑے کہ جیسے کوئی دردری خزانہ لوٹنے دوڑے۔

نرکھی سہج سُندر دوؤ بھائی۔ ہوہیں سکھی لوچن پھل پائی
جُبتیں بھون جھروکھنہ لاگیں۔ نرکھہیں رام روپ انو راگیں

سبھاؤ سے ہی سُندر دونوں راجکماروں کے درشن کر کے نگر واسی لوگ اپنے نیتروں کو سپھل جان کر آنندت ہو رہے ہیں۔ جوان استریاں گھر کے جھروکوں میں سے شری رام چندر جی کے روپ کو بڑے پریم سے دیکھ رہی ہیں۔

کہہیں پرسپر بچن سپریتی۔ سکھی انہ کوٹی کام چھبی جیتی
سُر نر اسُر ناگ مُنی ماہیں۔ سوبھا اسی کہوں سُنی اتی ناہیں

اور بڑے پریم سے آپس میں کہہ رہی ہیں۔ اے سکھی! ان دونو راجکماروں نے تو کروڑوں کام دیوتاؤں کی سُندرتا کو جیت لیا ہے۔ دیوتا۔ منش۔ اسُر ناگ۔ اور مُنی سماج میں تو ایسی شوبھا کہیں نہیں سُنی گئی۔

بشنو چاری بھُج بدھی مُکھ چاری۔ بکٹ بیش مکھ پنچ پُراری
اپر دیو اس کوؤ نہ آہی۔ یہ چھبی سکھی پٹ تریئے جاہی

وشنو بھگوان میں ایسے لکشن تو ہیں پر نتو اُن کی چار بھجائیں ہیں جس سے اُن کی ایسی شوبھا نہیں۔ برہما جی میں سُندرتا تو ہے۔ لیکن اُن کے چار مُنہ ہیں۔ اس لئے اُن کی شوبھا بھی ان کی شوبھا سے ٹکر نہیں کھاتی۔ شو جی سُکھ کے دھام تو ہیں۔ پرنتو اُن کا بھیانک

بھیس اور پانچ متیں ہیں۔ اس لئے اُن کی بھی ایسی شوبھا نہیں۔ جب برہما وشنو اور شیوجی کی شوبھا بھی ان راجکماروں کی شوبھا سے لگّا نہیں کھاتی تو پھر کسی دوسرے دیوتا کی شوبھا سے تو بھلا ان کی شوبھا کو کیسے اُپما دی جا سکتی ہے۔

دوھا

ہے کسور سُشما سدن سیام گور گُن دھام
انگ انگ پر واریئے کوٹی کوٹی ست کام

ان کی کشور اوستھا (چڑھتی جوانی) ہے۔ رُوپ کے بھنڈار ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے دونوں راجکمار سُکھ کے دھام ہیں۔ ان کے ایک ایک انگ پر کروڑوں اربوں کام دیوؤں کو نچھاور کر دینا چاہئے۔

چوپائی

کہو سکھی اس کو تنو دھاری۔ جو نہ موہ یہ رُوپ نہاری
کوؤ سپریم بولی مرُدو بانی۔ جو میں سُنا سو سنہو سیانی

ہے سکھی ایسا شریر دھاری کون ہے جو اُن کے رُوپ کو دیکھکر موہت نہ ہو جائے۔ تب کوئی دوسری سکھی پریم سے بھری ہوئی کومل بچن بولی۔ ہے سکھی! جو کچھ میں نے سُنا ہے۔ اُسے سنو۔

اے دوؤ دسرتھ کے ڈھوٹا۔ بال مرالنہہ کے کل جوٹا
مُنی کوسک مکھ کے رکھوارے۔ جنہہ رن اجر نسا چر مارے

یہ دونوں راجکمار مہاراجہ دسرتھ کے پُتر ہیں۔ بال راج ہنسوں کی سندر جوڑی ہے۔ انہوں نے مُنی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کی ہے۔ اور اس یگیہ کو بھرشٹ کرنے کی نیت سے آئے ہوئے مہا راجے وکرال راکشسوں کو ان دونوں نے رن بھومی میں مارا ہے۔

سیام گات کل کنج بلوچن۔ جو ماریچ سُبھج مدو موچن
کوسلیا سُت سو سُکھ کھانی۔ نامو رامُو دھنو سائک پانی

ان دونوں میں سے جن کا شیام شریر ہے۔ اور سُندر کمل جیسے نیتر ہیں۔ جنہوں نے ماریچ اور سباہو کے مد کو چور چور کر دیا ہے۔

اور جو ہاتھ میں دھنش بان لئے ہوئے ہیں۔ وہ سُکھ کے دھام کوشلیا جی کے پُتر ہیں۔ اور ان کا نام رام ہے۔

گور کسور بیشو بر کا چھیں۔ کر سر چاپ رام کے پاچھیں
لچھمن نامو رام لگھو بھرا تا۔ سُنو سکھی تا سُو سُمترا ماتا

اور یہ جو گورے رنگ کے جوان سندر بھیس بنائے ہوئے ہیں ہے سکھی! سنو۔ یہ سمترا کے پُتر ہیں۔ انکا نام لچھمن ہے اور یہ شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی ہیں۔

دوہا

بپر کاج کری بندھو دوؤ مگ مُنی بدھو اُدھاری
آئے دیکھن چاپ مکھ سُنی ہرشیں سب ناری

برہمن وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کر کے اور راستے میں گوتم مُنی کی استری اہلیہ کا اُدّھار کر کے یہ دونوں راجکمار یہاں دھنش یگیہ دیکھنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب استریاں پرسن ہو گئیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی کوؤ ایک کہئی۔ جوگ جانکی ہی یہ بر اہئی
جوں سکھی انہہ ہی دیکھ نرناہو۔ پن پری ہری ہٹھی کری بیاہو

ایسی منوہر رام کی شوبھا کو دیکھکر کوئی ایک سکھی یہ کہنے لگی کہ شری جانکی جی کے یوگیہ تو یہی ور ہے۔ ہے سکھی! اگر راجہ جنک انکو دیکھ لے وے تو ضرور اپنے پرن کو چھوڑ کر ہٹھ پوروک انہیں کے ساتھ جانکی کا بیاہ کر دیوے۔

کوؤ کہہ اے بھوپتی پہچانے۔ مُنی سمیت سادر سنمانے
سکھی پرنتو پرن راؤ نہ تجئی۔ پربس بھی ابیبیک ہی بھجئی

کوئی دوسری سکھی کہنے لگی! راجہ نے انہیں پہچان لیا ہے۔ اور وشوامتر جی سمیت ان کا بڑا آدر ستکار کیا ہے۔ ہے سکھی! راجہ اپنا پرن نہیں چھوڑتا۔ وہ ہونی کے آدھین ہو اپنا پرن پورا کرنے کی ضد کرتا ہی چلا جا رہا ہے۔

کوؤ کہہ جوں بھل اہئی بدھاتا۔ سب کہں سُنئے اُچت پھل داتا

تُوں جانکی ہی ملیہی برُو ایہو ۔ ناہن آلی ایہاں سندیہو

کوئی کہتی ہے کہ اگر بدھاتا بھلے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ سب کو یتھا یوگیہ پھل دیتے ہیں۔ تو جانکی جی کو یہی ور ملے گا ہے سکھی! اس میں ذرا سندیہہ نہیں ہے۔

جوں یدی لبیں اس بلے سنجوگو ۔ توں کرت کرتیہ ہوئی سب لوگو
سکھی ہمرین آرتی اتی تاتیں کبہونک اے آوہیں ایہی ناطیں

جو وِدھی یوگ سے ایسا سنجوگ بن جائے تو ہم سب نگر واسی نر ناری نونہال ہو جائیں۔ ہے سکھی! میرے من میں تو اسی لئے اتنی ادھاکٹ ترتا (بے قراری۔ چھٹ پٹاہٹ) ہو رہی ہے۔ کہ یہ اسی ناطے کبھی یہاں پھر بھی آیا کریں گے۔

دوہا

ناہیں تو ہم کہوں سنہو سکھی اِنہہ کر درشن دوری
یہ سنگھٹو تب ہوئی جب پُنیہ پرا کرت بھوری

نہیں تو ہے سکھی! سنو ہم کو انکا درشن دُرلبھ ہے۔ (ارتھات ہم ان کے کبھی درشن نہ کر سکیں گی) یہ سنجوگ تب ہو سکتا ہے۔ جب ہمارے پُوربلے جنم میں کئے ہوئے پُنیہ کرم آڑے آئیں۔

چوپائی

بولی اپر کہیہو سکھی نیکا ۔ ایہیں بیاہ اتی ہت سب ہی کا
کوؤ کہہ سنکر چاپ کٹھورا ۔ اے سیامل مردو گات کسورا

دوسری سکھی بولی! ہے سکھی! تم نے سچ کہا۔ اس بیاہ سے سبھی کا پرم کلیان ہے۔ کسی نے کہا! کہ شوجی کا دھنش کٹھور ہے۔ اور یہ کومل شیام شریر کے بالک ہیں۔

سبو اسمنجس اہ ای سیانی ۔ یہ سُنتی اپر کہہ ای مردو بانی
سکھی انہہ کہں کوو کوو اس کہہیں ۔ بربربھاو دیکھت لگھو اہیں

ہے چتر سکھی! سب اسمنجس ہی ہے۔ (ارتھات سب بے میل بات ہے۔ دھنش کٹھور ادھر یہ نادان بالک سیتا کے لئے ہو گیئے)

پرنتو ادھر راجہ جنک کا اپنے پرن پر ہٹھ! یعنی یہ سبھی باتیں میل نہیں کھاتیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ ان کا بیاہ ہو جائے۔ تو ہمیں کبھی کبھی اُن کے درشن کرنے کو مل جائیں گے۔ لیکن ادھر دھنش کا چلہ چڑھانے کی شرط راستے میں چٹان ہے۔) یہ سُن کر دوسری سکھی کومل بانی سے بولی! ہے سکھی! اُن کے بارے میں کوئی کوئی ایسا بھی کہتے ہیں کہ یہ دیکھنے میں ہی بالک ہیں۔ پرنتو پربھاو میں تو یہ بہت بڑے ہیں۔

پرسی جاسو پد پنکج دھوری ۔ تری اہلیہ کرت اگھ بھوری
سو کہ رہی بنو سو دھنو توریں ۔ یہ پرتیتی پری ہر یئے نہ بھوریں

جن کے چرن کملوں کی رج کے سپرش سے مہا پاپن اہلیہ تر گئی۔ وہ ایسے پربھاوشالی کیا شوجی کے دھنش کو توڑے بنا رہیں گے؟ ہے سکھی! اس وشواس کو بھول کر بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

جیہیں برنچی رچی سیا سنواری ۔ تیہیں سیامل بر رچیو بچاری
تاسو بچن سنی سب ہرشانی ۔ ایسئی ہوو کہہیں مردو بانی

جس بدھاتا نے روپ وتی سیتا کو رچا ہے۔ اُس نے اُسکے لئے یہ شیام شریر بھی وچار کر رچ رکھا ہے۔ اس کے بچن سُن کر سب سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ سب کومل بانی سے کہنے لگیں۔ کہ ایسا ہی ہو۔

دوہا

ہیہاں ہرش ہیں سُمن سُمکھی سلوچی برند
جاہیں جہاں جہاں بند ھو دوو تہاں تہاں پرمانند

سندر مُکھی اور سندر نیتروں والی استریاں منڈلی کی منڈلی من میں اتی انت پرسن ہو کر جھروکوں سے پھول برسانے لگیں۔ جہاں جہاں دونوں راجکمار جاتے ہیں وہاں وہاں آنند چھا جاتا ہے۔

چوپائی

پُر پُورب دسی گے دوؤ بھائی ۔ جہاں دھنو مکھ ہت بھومی بنائی
اتی بستار چارو گچ ڈھاری ۔ بمل بیدکا رچر سنواری

اس پرکار سب کو آنند دیتے ہوئے دونوں راجکمار نگر کے پُورب

کی طرف گئے۔ جہاں دھنش یگیہ کے لئے رنگ بھومی بنی ہوئی تھی۔ سُندر ڈھنگ سے بنا ہُوا۔ بڑا لمبا چوڑا منڈپ تھا۔ جس میں سُندر اور نرمل ویدی سجائی گئی تھی۔

چہوں دسی کنچن منچ بسالا۔ رچے جہاں بیٹھیں مہی پالا
تیہی پاچھیں سمیپ چہوں پاسا۔ اپر منچ منڈلی بلاسا

چاروں طرف سونے کے بڑے بڑے مچان (اونچے چبوترے) بنے ہُوئے تھے۔ جہاں پر راجہ لوگ بیٹھیں گے اُن کے پیچھے پاس ہی چاروں طرف اور دوسری منچ منڈلیاں شوبھا پا رہی تھیں۔

کچھک اونچی سب بھانتی سُہائی۔ بیٹھیں نگر لوگ جہاں جائی
تنہ کے نکٹ بسال سہائے۔ دھول دھام بہوبرن بنائے
جہاں بیٹھیں دیکھیں سب ناری۔ جتھا جوگ نج کل انوہاری
پُر بالک کہی کہی مرد و بچنا۔ سادر پربھو ہیں دکھاویں رچنا

نگرواسی لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جو چبوترہ بنایا گیا ہے۔ وہ اس سے کچھ اونچا ہے۔ اور سب پرکار سے سُہاونا تھا۔ اُن کے نزدیک وشال اور سُندر مکان بھانت بھانت کے رنگوں کے بنائے گئے ہیں۔ جہاں اپنے اپنے کُل کے انوسار یتھا یوگیہ سب استریاں بیٹھکر دیکھیں گی۔ نگر کے بالک کومل بچن کہہ کر پربھو شری رام چندر جی کو بڑے آدر سے یگیہ بھومی کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔

سب سسو ایہی مس پریم بس پرسی منوہر گات
تن پلکہیں اتی ہرش ہیان دیکھی دیکھی دوؤ بھرات

سب بالک اسی بہانے پریم وش ہو کر شری رامچندر جی کے سُندر منوہر شریر کا سپرش کر کے پلکت شریر ہو رہے ہیں اور دونوں بھائیوں کو دیکھکر من میں پھولے نہیں سماتے۔

چوپائی

سسو سب رام پریم بس جانے۔ پریتی سمیت نکیت بکھانے
نج نج رچی سب لیہیں بولائی۔ سہت سنیہ جاہیں دوؤ بھائی

شری رام چندر جی نے سب بالکوں کو پریم کے وش جانا تب تو پریم پوروک یگیہ شالا کے ستھانوں کی رچنا کی بہت سراہنا کی۔ بالک اپنی اپنی رُچی کے انوسار انہیں بُلا لیتے ہیں۔ اور دونوں بھائی پریم سہت جہاں وہ بُلاتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

رام دکھاونہیں انج ہی رچنا۔ کہی مردو مدھر منوہر بچنا
لو نمکھ مہوں بھون نکایا۔ رچی جاسو انو سا سن مایا
بھگتی ہیتو سوئی دین دیالا۔ چتوت چکت دھنش مکھ شالا
کوتک دیکھی چلے گرو پاہیں۔ جانی بلمبو تراس من ماہیں

شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کو میٹھے کومل اور منوہر بچن کہہ کر یگیہ شالا کی رچنا دکھلاتے ہیں۔ دیکھو جس ایشور کی آگیا سے اُس کی مایا آنکھ کے جھپکنے تک کے کال کے بھی چوتھائی سمے میں اننت کوٹی برہمانڈوں کے سمود رچ ڈالتی ہے۔ وہی بھگوان دین دیال شری رام چندر جی بھگتی کے کارن دھنش یگیہ شالا کو آشچریہ کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اس پرکار نگر کا سارا تماشا دیکھ کر وہ گورو کے پاس چلے۔ کیونکہ اُن کے من میں دیر ہو جانے کا ڈر ہے۔

جاسو تراس ڈر کہوں ڈر ہوئی۔ بھجن پربھاو دیکھاوت سوئی
کہی باتیں مردو مدھر سہائی۔ کئے بدا بالک برئین آئی

جن کے ڈر سے ڈر کو بھی ڈر لگتا ہے۔ وہ پربھو بھجن کا پربھاو دکھلا رہے ہیں۔ بالکوں کو مدھر کومل اور سُندر بچن کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی نے زبردستی وداع کیا

دوہا

سبھے سپریم بنیت اتی سکچ سہت دوؤ بھائی
گرو پد پنکج نائی سر بیٹھے آئسو پائی

پھر تھے۔ پریم بنتی اور بڑے سنکوچ کے ساتھ دونوں راجکمار [illegible] گرو وشوامتر جی کے چرن کملوں میں ماتھا نوایا اور اُن کی آگیا پا کر بیٹھ گئے۔

چوپائی

نسی برسیں مُنی آنسو دیتہا ۔ سمبہری سندھیا بند اُنو کینہا
کہت اُتھا اِتہاس سابُرانی ۔ رشیہ جنی جُوگ جام سرانی

رات بہُت ہوئی جان کر مُنی نے آگیا دی تب سب نے سندھیا
کال کا بھگوت بندن کیا۔ اس کے بعد اِتہاس پرانوں کی کتھا کہتے کہتے
دو پہر رات بیت گئی ۔

مُنی برسین کینہہ تب جائی ۔ لگے چرن چاپن دوؤ بھائی
جن کے چرن سرو رُوہ لاگی ۔ کرت بِبِدھ جپ جوگ براگی
تیئی دوؤ بندھو پریم جنو جیتے ۔ گرپد کمل پلوٹت پریتے
باربار مُنی آگیا دینہی ۔ رگھوبر جائی سین تب کینہی

تب مُنی وشوامتر سونے کے لئے بستر پر لیٹ گئے۔ دونوں
بھائی اُن کے چرن دبانے لگے۔ جن کے چرن کملوں کے لئے وہ برکت
پُرش نانا پرکار کے جپ اور یوگ کرتے ہیں ۔ وہی دونو بھائی مانو
پریم سے جیتے ہوئے پریم سے گرو کے چرن کملوں کو دبا رہے ہیں۔
مُنی نے بار بار آگیا دی۔ تب کہیں شری رامچندر جی بستر پر جا کر لیٹے۔

چاپت چرن لکھنو اُر لائیں ۔ سبھے سپریم پرم سچُو پائیں
پُنی پُنی پربھو کہہ سوہو تاتا ۔ پوڈھے دھری اُر پد جل جاتا

لچھمن جی پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کو چھاتی سے لگا کر
بھے اور پریم کے ساتھ پرم آنند میں ڈوبے ہوئے دبا رہے ہیں ۔ پربھو
شری رام چندر جی نے بار بار کہا۔ کہ ہے تات! اب جا کر آرام کرو۔
تب لچھمن جی اُن چرن کملوں کا من میں دھیان کر کے لیٹ گئے

دوھا

اُٹھے لکھنو نسی بگت سُنی اُرُن سکھا دُھنی کان
گرُو تیں پہلے ہیں جگت پتی جاگے رامُو سُجان

رات گذر جانے پر جب مُرغ کی بانگ کی آواز لچھمن جی
نے کانوں سے سُنی ۔ تو وہ اُٹھ بیٹھے۔ جگت کے ایشور شری رام چندر جی
بھی گرُو سے پہلے ہی جاگ پڑے ۔

چوپائی

سکل سوچ کری جائے نہائے ۔ نِتیہ نباہی مُنی ہی سرنائے

سمے جانی گرُ آئسو پائی ۔ لین پرسون چلے دوؤ بھائی

سب شوچ کریا (رفع حاجت ۔ داتن وغیرہ) کر کے وہ جا کر
نہائے اور پھر نت کرم نباہ کر مُنی کو ڈنڈوت کیا۔ پوجا کا سمان جان کر
گرو کی آگیا لے کر دونو بھائی پھول لینے چلے ۔

بھوپ باغو بر دیکھیو جائی ۔ جہاں بسنت رتو رہی لوبھائی
لاگے بٹپ منوہر نانا ۔ برن برن بر بیلی بتانا

انھوں نے جا کر راجہ جنک کا سندر باغ دیکھا جس کی
سندرتا کو دیکھ کر بسنت رتو بھی موہت ہو کر رہ گئی ہے۔ اُس باغ
میں من کو ہرنے والے انیک برکش لگے ہوئے اور بھانت بھانت
کی رنگین سندر بیلیں پھیلی ہوئی ہیں ۔

نو پلو پھل سُمن سُہائے ۔ نج سمپتی سُر رُوکھ لجائے
چاتک کوکل کیر چکورا ۔ کوجت بہگ نٹت کل مورا

نئے پتوں پھلوں اور سُندر پھولوں سے سجے ہوئے برکش
اپنی سمپتی سے دیو برکشوں کو بھی لجا رہے ہیں پپیہے ۔ کوئیل طوطے ۔
چکور آدی سب پنچھی میٹھے میٹھے گیت گا رہے ہیں ۔ اور سندر
مور ناچ کر رہے ہیں ۔

مدھیہ باگ سر سوہ سُہاوا ۔ منی سوپان بچتر بناوا
بمل سلل سر سج بہو رنگا ۔ جل کھگ کوجت گونجت بھرنگا

باغ کے بیچ میں سندر سروور شوبھا پا رہا ہے جس میں منی
جڑت وچتر سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اس کا جل نرمل ہے ۔ اور انیک
رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پنچھی بول رہے ہیں ۔ اور بھونرے
گونجار کر رہے ہیں ۔

دوھا

باگو تڑاگو بلوکی پربھو ہرشے بندھو سمیت
پرم رمیہ آرامو لیُو جو رام ہی سُکھ دیت

باغ اور سروور کو دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی لکشمن سمیت

بہت پرسن ہوئے۔ یہ باغ واستو میں پرم رمنیک (بہت ہی پیارا) ہے۔ جو جگت کو سکھ دینے والے پربھو شری رام چندر جی کو بھی سکھ دے رہا ہے۔

چوپائی

چہوں دس چتیئی پوچھی مالی گن۔ لگے لین دل پھول مدت من
تیہی اوسر سیتا تہاں آئی۔ گریجا پوجن جننی پٹھائی

چاروں طرف دیکھکر اور مالیوں سے پوچھ کر وہ دونو پرسن من سے پھول پتر لینے لگے۔ اتنے میں سیتا جی وہاں آئیں۔ ان کی ماتا نے انہیں شری پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لیے باغ میں بھیجا تھا۔

سنگ سکھیں سب سبھگ سیانیں۔ گاوہیں گیت منوہر بانیں
سر سمیپ گریجا گرہ سوہا۔ برنی نہ جائی دیکھی منو موہا

اس کے ساتھ سب سندر اور چتر سکھیاں ہیں۔ جو منوہر بانی سے گیت گا رہی ہیں۔ سرور کے پاس پاربتی جی کا مندر شوبھا پا رہا ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جسے دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے

مجن کری سر سکھنہ سمیتا۔ گئی مدت من گوری نکیتا
پوجا کینہہ ادھک انوراگا۔ نج انورپ سبھگ بر ماگا

سرور میں سکھیوں سمیت سیتا جی نے اشنان کیا۔ اور پھر پرسن من سے شری پاربتی جی کے مندر میں گئیں۔ بڑے پریم سے پوجا کی اور اپنا سا گن روپ شیل سے پوری پورن ور مانگا۔

ایک سکھی سیا سنگو بہائی۔ گئی رہی دیکھن پھلوائی
تیہیں دو بندھو بلوکے جائی۔ پریم بیبس سیتا پہیں آئی

ان میں ایک سکھی سیتا جی کا ساتھ چھوڑ کر باغ کو دیکھنے کے لیے چلی گئی تھی۔ اس نے جا کر دونو بھائیوں کو دیکھا اور پریم آنند سے بھری ہوئی سیتا جی کے پاس آئی۔

دوہا

تاسو دسا دیکھی سکھنہ پلک گات جل نین
کہو کارن نج ہرش کر پوچھہیں سب مردو بین

اس کی آنند دشا سب نے دیکھی۔ شریر پلکت ہے۔ نیتروں میں آنند کا جل بھرا ہے۔ سب سکھیاں کومل بانی سے پوچھنے لگیں کہ تو اپنے آنند کا کارن بتا۔

چوپائی

دیکھن باگو کنور دوئی آئے۔ بے کسور سب بھانت سہائے
سیام گور کیمی کہوں بکھانی۔ گرا انین نین بنو بانی

اس نے کہا کہ دو راجکمار باغ دیکھنے آئے ہیں۔ کشور تو ان کی اوستھا ہے۔ اور سب بھانت سندر ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ ان کی سندرتا کا ورنن کیسے کروں کیونکہ بانی جو ورنن کرنے میں سمرتھ ہے۔ اس کے تو نیتر نہیں کہ جو دیکھ کر کہے۔ اور جن نیتروں نے ان کو دیکھا ہے۔ وہ بول نہیں سکتے۔ جو ورنن کریں۔

سنی ہرشیں سب سکھیں سیانی۔ سیا ہیاں اتی اتکنٹھا جانی
ایک کہئی نرپ ست تیئی آلی۔ سنے جے منی سنگ آئے کالی

یہ سن کر اور سیتا جی کے من کی لالسا جان کر سب چتر سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ ان سے ایک نے کہا اے سکھی! یہ وہی راجکمار ہیں جو سنا ہے کہ منی وشوامتر جی کے ساتھ کل یہاں آئے ہیں۔

جنہہ نج روپ موہنی ڈاری۔ کینہے سوبس نگر نر ناری
برنت چھبی جہاں تہاں سب لوگو۔ اوسی دیکھئے ہی دیکھن جوگو

جنہوں نے اپنے سندر روپ کا پھندا ڈال کر نگر واسی سبھی نر ناریوں کو اپنے وش میں کر لیا ہے۔ جہاں تہاں سب لوگ انہیں کی شوبھا کے گن گا رہے ہیں۔ ان کو ضرور ہی دیکھنا چاہیے۔ وہ دیکھنے ہی کے یوگیہ ہیں۔

تاسو بچن اتی سیا سہانے۔ درس لاگی لوچن اکلانے
چلی اگر کری پریہ سکھی سوئی۔ پریتی پراتن لکھئی نہ کوئی

اس سکھی کے بچن سیتا جی کو بہت ہی پیارے لگے۔ درشن کرنے کے لیے نیتر للچا گئے۔ اس پیاری سکھی کو آگے کر کے سیتا جی چلیں اس طرح سے کہ پرانی پریتی کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوہا

شمری سیا ناردبچن اُبھی پہرتی پُنیت!
چکرت بلوکت سکل دِسی جنو سِسُو مرگی سبھیت

نارد جی کے بچنوں کو یاد کرکے سیتاجی کے من میں پوتر پریتی امڈ آئی۔ وہ چکت ہوکر ساری دشاؤں کو ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو کوئی بال ہرنی ڈر سے سہمی ہوئی اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہو۔

چوپائی

کنکن کنکنی نوپُر دُھنی سُنی۔ کہت لکھن سن رام ہردے گُنی
مانہوں مدن دُندبھی دِنہی۔ منسا بسو وجے کہن کینہی

کنکن (ہاتھوں کے کڑے) کنکنی (کمردھنی) نوپُر (پاؤں کا زیور) کی منوہر دُھن سنتے ہی شری رام چندرجی نے من ہی من میں وچار کرکے لچھمن سے کہا۔ یہ کیسا منوہر شبد ہوتا چلا آتا ہے۔ مانو نقارہ بجا کر کامدیو سنسار کو جیتنے کے لئے بڑھا چلا آرہا ہے۔

اس کہی پھری چِت اسے تیہی اورا۔ سیا مُکھ سسی بھئے نین چکورا
بھئے بلوچن چارو اچنچل۔ مانہوں سکچی نیمی تجے دِگنچل

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی نے پھر کر اس اور دیکھا۔ چندر مُکھی سیتا کو دیکھ کر اُنکے نیتر چکور بن گئے۔ سندر نیتر ستھر ہو گئے ٹکٹکی لگ گئی۔ پلکوں کا گرنا رک گیا۔ مانو نمی نے لجت ہو کر پلکوں پر رہنا چھوڑ دیا ہو۔ (نمی جنک جی کے پوروج تھے۔ جن کا سب کی پلکوں میں نواس مانا گیا ہے۔ لڑکی اور داماد کے ملن پرسنگ کو دیکھنا مناسب نہیں اس لئے لجا کے مارے انہوں نے پلکوں کو چھوڑ دیا ہے۔ جس سے آنکھ جھپکتی نہیں)

دیکھی سیا سوبھا سُکھو پاوا۔ ہردے سراہت بچن نہ آوا
جنو برنچی سب نج نپُنائی۔ برچی بسو کہن پرگٹ دکھائی

سیتا جی کی شوبھا کو دیکھ کر شری رام جی بڑے سکھی ہوئے من ہی من میں وہ اس الوکک شوبھا کی سراہنا کرتے ہیں لیکن منہ سے شبد نہیں نکلتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برہما جی نے اپنی ساری کاریگری کو ساکار روپ میں (جسم کرکے) پرگٹ کرکے سنسار کو دکھا دیا ہے۔

سُندرتا کہوں سُندر کرئی۔ چھبی گرہیں دیپ سکھا جنو برئی
سب اُپما کوی رہے جھٹھاری۔ کیہیں پٹتروں بدیہہ کماری

جس کی سندرتا سُندرتا کو بھی سندر کرتی ہے۔ مانو سندرتا روپی گھر میں دیپک کی روشنی ہو جس سے سندرتا جگمگا اٹھتی ہے۔) کویوں نے ساری اپماؤں (تشابہات کو تو جھوٹی کر دکھایا ہے۔ میں جنک کماری شری سیتا جی کی کس سے اپما دوں۔

دوہا

سیا سوبھا ہیاں برنی پربھو آپنی دسا بچاری
بولے سُچی من انج سن بچن سمے انوہاری

سیتا جی کی شوبھا کا من میں ورنن کرکے اور اپنی پریم مگن دشا کو وچار کر پربھو شری رام چندر جی چھوٹے بھائی لکشمن سے پوتر من سے سمے انوسار بچن بولے۔

چوپائی

تات جنک تنیا یہ سوئی۔ دھنش جگیہ جیہی کارن ہوئی
پوجن گوری سکھیں لے آئیں۔ کرت پرکاش پھری پھلوائیں

ہے تات! یہ وہی جنک کماری ہے جس کے نمت یہ دھنش یگیہ ہو رہا ہے۔ سکھیاں اُسے پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لئے باغ میں لے آئی ہیں۔ اور پرکاش کرتی پھر رہی ہے۔

جاسو بلوکی الوکک سوبھا۔ سہج پنیت مور منو چھوبھا
سو سبُو کارن جان بدھاتا۔ پھرکہیں سُبھد انگ سُنو بھراتا

جس کی الوکک (دنیا سے نرالی) شوبھا کو دیکھ کر میرا سبھاؤ سے ہی پوتر من موہت ہو گیا ہے۔ اس کا سب کارن تو بدھاتا جانیں پرنتو ہے بھائی! سنو میرے سارے منگلکاری انگ پھڑک رہے ہیں

رگھو بنسنہہ کر سہج سبھاؤ۔ منو کپنتھ پگو دھرئی نہ کاؤ
موہی اتسیہ پرتیتی من کیری۔ جیہیں سپنے ہوں پرناری نہ ہیری

رگھو ونشیوں کا تو یہ سہج سبھاؤ ہے کہ اُن کا من بدی راہ پر کبھی

پاؤں نہیں دھرتا۔ مجھے اپنے من پر پورا بھروسہ ہے۔ جس نے سپنے میں بھی پرائی استری پر نظر نہیں ڈالی۔

جنہہ کے لہہیں نہ ریپو رن پیٹھی۔ نہیں پاوہیں پرتیا منو ڈیٹھی
منگن لہہیں نہ جنہہ کے ناہیں۔ تے نربر تھورے جگ ماہیں

جو یدھ میں دشمن کو اپنی پیٹھ نہیں دکھاتے۔ پرائی استریاں جن کے من اور درشٹی کو نہیں کھینچ سکتی۔ (ارتھات پرائی استری کو دیکھکر جن کا من اور درشٹی چلایمان نہیں ہوتے) جن کے دوار پر مانگنے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ ایسے شریشٹھ پرش سنسار میں تھوڑے ہیں۔

دوہا

کرت بتکہی انج سن من سیا روپ لوبھان
مکھ سروج مکرند چھبی کری مدھپ اوپان

شری رام جی چھوٹے بھائی سے تو باتیں کر رہے ہیں لیکن من سیتا جی کے روپ پر موہت ہو رہا ہے۔ سیتا جی کے مکھ روپی کمل کے شوبھا روپی مکرند رس کا شری رام جی کا من روپی بھونرا پان کر رہا ہے۔

چوپائی

چتوتی چکت چہوں دِسی سیتا۔ کہہ گئے نرپ کسور منو چنتا
جہہ بلوک مرگ ساوک نینی۔ جنو تہاں برس کمل سِت شرینی

سیتا جی چاروں اور چکت ہوکر (گھبرا کر حیران ہوکر) دیکھ رہی ہیں۔ من میں پریشان ہے کہ راجکمار کہاں گئے۔ بال مرگ نینی سیتا جی جدھر کو دیکھتی ہیں۔ مانو وہاں سفید کملوں کی قطاریں برس جاتی ہیں۔

لتا اوٹ تب سکھنہ لکھائے۔ سیامل گور کسور سہائے
دیکھی روپ لوچن للچانے۔ ہرشے جنو نج ندھی پہچانے

تب سکھیوں نے بیل کی اوٹ میں سندر شیام اور گور کماروں کو دکھلایا۔ انکے روپ کو سیتا جی کے نیتر للچا اٹھے اور ایسے پرسن ہوئے مانو کہ انہوں نے اپنا خزانہ پہچان لیا ہو۔

تھکے نین رگھوپتی چھبی دیکھیں۔ پلکنہی ہوں پری ہریں نمیش
ادھک سنیہہ دیہہ بھئی بھوری۔ سرد سسیہی جنو چتو چکوری

شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھکر سیتا جی کے نیتر نشچل ہو گئے۔ پلکوں نے بھی گرنا چھوڑ دیا۔ ادھک پریم کے کارن دیہہ کی سدھ نہ رہی۔ جیسے کہ موسم شرد کے پورن چندرماں کو دیکھکر چکور بے سدھ ہو کر سب کچھ بھول جاتی ہے۔

لوچن مگ رامہی ار آنی۔ دیہنہ پلک کپاٹ سیانی
جب سیا سکھنہ پریم بس جانی۔ کہہ نہ سکہیں کچھو من سکچانی

آنکھوں کے راستے شری رام جی کو ہردے میں لا کر پریم چتر سیتا جی نے پلکوں کے کواڑ لگا لئے ارتھات آنکھیں بند کر لیں جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش دیکھا تو ساری سکھیاں سکچا گئیں کچھ کہہ نہ سکیں۔

دوہا

لتا بھون تیں پرگٹ بھے تیہی اوسر دوو بھائی
نکسے جنو جگ بمل بدھو جلد پٹل بلگائی

اسی سمے بیلوں کے جھنڈ کی اوٹ میں دونوں راجکمار پرگٹ ہوئے مانو دو نرمل چندرما بادلوں کے پردے کو پھاڑ کر نکلے ہوں۔

چوپائی

سوبھا سیوں سبھگ دوؤ بیرا۔ نیل پیت جلجابھ سریرا
مور پنکھ سر سوہت نیکے۔ گچھ بیچ بیچ کسم کلی کے

دونوں بھائی سندر ہیں اور شوبھا کی سیما (حد) ہیں۔ نیلے اور پیلے کمل کے سمان ان کے شریر ہیں۔ سر پر سندر مور پنکھ شوبھا دیتے ہیں۔ انکے بیچ بیچ پھولوں کی کلیوں کے منوہر گچھے لٹکتے ہیں۔

بھال تلک سرم بند سہائے۔ شرون سبھگ بھوشن چھبی چھائے
بکٹ بھرکٹی کچ گھونگھر بارے۔ نو سروج لوچن رتنارے

متک پر سندر تلک اور پسینے کی بوندیں شوبھا پا رہی ہیں۔ کانوں

میں سندر زیوروں کی شوبھا چھائی ہوئی ہے نیتر بھی بھورے ہیں۔ اور گھونگھرالے بال ہیں۔ نئے کھلے ہوئے لال کمل کے سمان نیتر لالی لئے ہیں۔

چارو چبک ناسکا کپولا۔ ہاس بلاس لیت منو مولا
مکھ چھبی کہی نہ جائی موہی پا ہیں۔ جو بلوکی بہو کام لجاہیں

ٹھوڑی۔ ناک اور گال بڑے سندر ہیں۔ ہنسی کی بہار من کو مول ہی لے لیتی ہے چہرے کی شوبھا کا ورنن تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا جس کو دیکھکر بہت سے کام دیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

اُرسی مال کمبو کل گیوا۔ کام کلبھ کر بھنج بل سیوا
سمن سمیت بام کر دونا۔ سانور کنور سکھی ستھی لونا

چھاتی پر موتیوں کے ہار شوبھا یمان ہیں۔ گلا شنکھ کے سمان سندر ہے۔ کام کنجر کی سونڈ کے سمان کومل بھجائیں ہیں۔ جو بل کی سیما ہیں۔ بائیں ہاتھ میں پھولوں سے بھرے ہوئے دونے ہیں۔ ہے سکھی! ان میں سے سانولے کنور تو بہت ہی سلونا ہے۔

کیہری کٹی پٹ پیت دھر سکھما بل ندھان
دیکھی بھانو کل بھوشن ہی بسرا سکھنہہ اپان،

شیر کی سی پتلی کمر ہے پیلے بستر دھارن کئے ہوئے ہیں۔ شوبھا اور شیل کے سمندر ہیں۔ ان سورج ونشی بھوشن شری رامچندر جی کو دیکھکر سکھیاں اپنے آپ کو کھو بیٹھیں۔

دھری دھیر جو ایک آلی سیانی۔ سیتا سن بولی گہی پانی
بہوری گوری کر دھیان کر ہو۔ بھوپ کسور دیکھی کن لیہو

ایک چتر سکھی دھیرج کو تھام کر سیتا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کہنے لگی۔ کہ شری پاربتی کا دھیان پھر کر لینا۔ ابھی ان راجکماروں کو کیوں نہیں دیکھ لیتی۔

سکچی سیا تب نین اگھارے۔ سنمکھ دو رگھو سنگھ نہارے
نکھ سکھ دیکھی رام کے شوبھا۔ سمر پتا پنو منوا تی چھوبھا

سیتا جی تب سکچی کر (شرمیلے پن سے) نیتر کھولے۔ سامنے دو ترگھو کل کے شیر کھڑے دیکھے۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک شری رام چندر جی کی سندرتا کو دیکھکر اور اپنے پتا کے پرن (دھنش بھنگ کی شرط) کو یاد کر کے سیتا جی کے من میں ہل چل مچ گئی۔

پرلس سکھنہہ لکھی جب سیتا۔ بھیو گہر دسب کہیں بھیتا
پنی آدب ایہی بیریاں کالی۔ اس کہہ من بہسی ایک آلی

جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش میں دیکھا تو سب ڈر کر کہنے لگیں۔ کہ بڑی دیر ہو گئی۔ چلنا چاہئے۔ کل اسی سمے یہاں پھر آئیں گی۔ ایسا کہہ کر ایک سکھی من میں ہنسی۔

گوڑھ گرا سنی سیا سکچانی۔ بھیو بلمبو ماتو بھئے مانی
دھری بڑی دھیر رام ور آنے۔ پھری اپنپو پتو بس جانے

اس سکھی کی گوڑھ بانی کو سن کر سیتا جی سکچا گئیں۔ دیر ہو گئی جان کر ماتا کا ڈر مانا۔ دھیرج دھر کر رام چندر جی کو ہردے میں لا کر اور اپنے آپ کو پتا کے آدھین جان کر واپس لوٹ پڑیں۔

دوہا

دیکھن مس مرگ بہگ ترو پھری بہوری بہوری
نرکھی نرکھی رگھو بیر چھبی باڑھی پریتی نہ تھوری

ہرن پکشی۔ اور برکشوں کو دیکھنے کا بہانہ کر کے سیتا بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی تھیں۔ شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھ کر ان میں پریتی بہت ہی بڑھتی جاتی تھی۔

چوپائی

جانی کٹھن سو چاپ بسورتی۔ چلی راکھی اُر سیامل مورتی
پر بھو جب جات جانکی جانی۔ سکھ سنیہہ سوبھا گن کھانی

شری جانکی جی شو جی کے دھنش کو کٹھور جان کر (شری رام چندر جی کو اتی کومل جان کر کہ یہ اس کٹھور دھنش کو کیسے توڑیں گے اور دھنش توڑے بنا میرا ان کے ساتھ سنجوگ اسمبھو ہے) سیتا جی شیام شریر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں رکھ کر من میں چنتا کرتی ہوئی چلیں۔ جب سکھ شری رام چندر جی نے سکھ۔ پریم اور سندرتا کی کھان شری جانکی جی کو جاتے دیکھا۔

پرم پریم مئے مردو مسی کینہی۔ چارو چت بھیتیں لکھی لینہی
گئی بھوانی بھون بہوری۔ بندی چرن بولی کر جوری

پرم پریم سے کومل سیاہی بنا کر شری رگھوناتھ جی نے اپنے سندر چیت روپی بھیتی پر (من روپی دیوار پر) سیتا جی کی مورتی کھینچ لی تب سیتا جی پھر پاربتی جی کے مندر میں گئیں اور انکا چرن بندن کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں۔

جے جے گری برراج کسوری جے مہیس مکھ چند چکوری
جے گج بدن شڑانن ماتا جگت جننی دامنی دُتی گاتا

ہے شریشٹھ پربت راجکماری! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ہے شو جی کے چندر مکھ پر موہت چکوری۔ آپ کی جے ہو۔ ہے ہاتھی کے مکھ والے گنیش اور چھ مکھوں والے سوامی کارتک جی کی ماتا! ہے جگت ماتا! ہے بجلی کی چمک کے سمان شریر والی آپکی جے ہو۔

نہیں تو آدی مدھیہ اوسانا۔ امت پربھاو بید و نہیں جانا
بھو بھو بھو بیرا بھو کارنی۔ بسو بموہنی سوبس بہارنی

آپ کا نہ آدی ہے نہ مدھیہ اور نہ انت ہی ہے۔ آپکے اسیم (غیر محدود) پربھاو کو وید بھی نہیں جان سکے۔ آپ ہی سنسار کی اپتی پالن اور پرے کرنے والی ہیں۔ وشو کو موہنے والی اور اپنی سوتنتر اچھا سے بہار کرنے والی ہیں۔

دوہا

پتی دیوتا ستیا مہوں ماتو پرتھم تو ریکھ
مہما امت نہ سکہیں کہی سہس سارد اسیش

ہے ماتا! پتی کو اشٹ دیو ماننے والی پرم سوبھاگوتی آدرش وادی استریوں میں پہلے آپ کی ہی گنتی ہے۔ ہزاروں سیش اور سرسوتی جی بھی آپ کی اسیم (غیر محدود) مہما کا ورنن نہیں کر سکتے۔

چوپائی

سیوت توہی سلبھ پھل چاری۔ بردائنی پرارِی پیاری
دیوی پوجی پد کمل تمہارے۔ سُر نر مُنی سب ہوئیں سکھارے

ہے بھگتوں کو من چاہا ور دان دینے والی! ہے شو جی کی پیاری! آپ کی سیوا کرنے سے دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھل سہج ہی میں مل جاتے ہیں۔ ہے دیوی! آپ کے چرن کملوں کی پوجا کر کے دیوتا۔ منش اور منی سب سکھی ہو جاتے ہیں۔

مور منورتھو جانہو نیکیں۔ بسہو سدا اُر پر سب ہی کیں
کینہوں پرگٹ نہ کارن تیہی۔ اس کہی چرن گہے بدیہی

میرے من کی ابھلاشا کو آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ کیونکہ سب کے ہردے روپی پروں میں آپ کا نواس ہے۔ اس لئے ہی میں نے پرگٹ کر کے نہیں کہا ایسا کہہ کر جانکی جی نے پاربتی جی کے چرن پکڑ لئے۔

بنے پریم بس بھئی بھوانی۔ کھسی مال مورتی مسکانی
سادر سیاں پرساد سر دھریو۔ بولی گوری ہرش ہیاں بھریو

بھوانی جی سیتا جی کے بنئے اور پریم (عاجزی اور پریم) کے وش میں ہو گئیں۔ ان کی گلے کی مالا کھسک گئی۔ اور مورتی مسکرائی سیتا جی نے دیوی کے اس پرساد مالا کو سر پر دھرا۔ تب پاربتی جی من میں آنند سے بھرپور ہو کر بولیں۔

سنو سیا ستیہ اسیس ہماری۔ پوجہی من کامنا تمہاری
نارد بچن سدا سچی سانچا۔ سو بر ملہی جاہیں منو راچا

ہے سیتا سنو۔ ہماری آشیرواد ستیہ ہوگی۔ تمہاری منوکامنا پورن ہوگی۔ نارد جی کے بچن سدا ہی پوتر اور سچے ہوتے ہیں۔ جن کے پریم میں تمہارا من مگدھ ہو رہا ہے۔ وہی ور تمہیں ملے گا۔

چھند

منو جاہیں راچیو ملہہی سو بر سہج سندر سانورو
کرونا ندھان سجان سیلو سنیہ جانت راورو
ایہی بھانت گوری اسیس سنی سیا سہت ہیاں ہرشی الی
تلسی بھوانی ہی پوجی پنی پنی مدت من مندر چلی

جس کے پریم میں تمہارا من مگدھ ہو رہا ہے۔ وہی سہج سبھاو

سے سندر سانولا ور تم کو ملے گا۔ وہ دیا ندھیان وسجان ور تمہارے شیل اور پریم کو جانتا ہے۔ پاربتی جی کا آشیرواد سن کر سیتا جی اپنی سکھیوں سمیت پرسن ہوئیں تلسی داس جی کہتے ہیں کہ اس پرکار بار بار بھوانی جی کی پوجا کر کے سیتا جی پرسن چت ہو کر راج مندر کو چلیں۔

سورٹھا

جانی گوری انوکول سیا ہیہ ہرش نہ جائی کہی
منجل منگل مول بام انگ پھرکن لگے

شری پاربتی جی کو پرسن جان کر سیتا جی کے من کا آنند کہا نہیں جاتا ہے۔ اچھل منگل کے مول ان کے بائیں انگ پھڑکنے لگے۔

چوپائی

ہردیں سراہت سیا لونائی۔ گر سمیپ گونے دوؤ بھائی
رام کہا سبو کوسک پاہیں۔ سرل سبھا چھوات چھل ناہیں

من میں سیتا جی کے سندر روپ کی سراہنا کرتے ہوئے دونوں بھائی گرو کے پاس گئے۔ شری رامچندر جی نے سب کچھ باغ کا سماچار وشوامتر جی کو کہہ سنایا۔ کیوں کہ وہ سرل سبھاو ہیں۔ اور چھل کپٹ تو انہیں چھو بھی نہیں سکتا۔

سمن پائی منی پوجا کینہی۔ پنی اسیس دوہو بھائینہہ دینہی
سپھل منورتھ ہوہو تمہارے۔ رام لکھن سنی بھے سکھارے

پھولوں کو پا کر منی نے پوجا کی۔ اور پھر دونوں بھائیوں کو آشیرواد دیا۔ کہ تمہاری منوکامنائیں سب پوری ہوں۔ یہ سن کر رام لکشمن سکھی ہوئے۔

کری بھوجن منی بر بگیانی۔ لگے کہن کچھو کتھا پرانی
بگت دوس گرو آیسو پائی۔ سندھیا کرن چلے دوؤ بھائی

شریشٹھ وگیانی منی وشوامتر جی نے پھر بھوجن کیا اور اس کے بعد کچھ پرانی کتھائیں کہنے لگے۔ دن بیت جانے پر گرو کی آگیا پا کر دونو بھائی سندھیا کرنے چلے۔

پراچی دشی سسی اییو سہاوا۔ سیا مکھ سرس دیکھی سکھ پاوا
بہوری بچار کینہہ من ماہیں۔ سیا بدن سم ہم کرناہیں

پورب وشا میں چندرما چڑھ آیا۔ شری رام چندر جی نے سیتا جی کے مکھ کے سمان سندر دیکھ کر سکھ مانا۔ پھر من میں وچار کی کہ یہ چندرما سیتا جی کے مکھ کے سمان نہیں ہے۔

دوہا

جنمو سندھو پنی بندھو بشو دن ملین سکلنک
سیا مکھ سمتا پاو کمی چندو باپرو رنک

اس کا جنم جو سمندر سے ہوا ہے۔ جس کا رن وش اس کا بھائی ہے۔ دن میں یہ تیج رہت ہو جاتا ہے اور اس کے بیچ کالا داغ اسے کلنک لگا ہوا ہے۔ یہ بے چارہ غریب چندرما بھلا سیتا جی کے مکھ کی تلنا کیسے کر سکتا ہے۔

چوپائی

گھٹئی بڑھئی برہنی دکھدائی۔ گرسی راہو نج سندھی ہی پائی
کوک سوک پرد پنکج دروہی۔ اوگن بہت چندرما توہی

پھر یہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اور برہن استریوں کو دکھ دینے والا ہے۔ راہو اپنی سندھی میں (دائرہ اختیار میں) پا کر اسے گرس لیتا ہے۔ چکوے چکوی کا دکھدائی ہے۔ اور کمل کے پھولوں کا ویری ہے۔ ہے چندرما! تجھ میں تو بہت سے دوش ہیں۔

بیدیہی مکھ پٹ تر کینہے۔ ہوئی دوش بڑ انوچت کینہے
سیا مکھ چھبی بدھو بیاج بکھانی۔ گر پہیں چلے نسا بڑی جانی

سیتا جی کے مکھ کو تیری اپما دینا بڑا انوچت کرم کرنے کا دوش ہے۔ اس پرکار چندرما کے بہانے سیتا جی کے مکھ کی تعریف کر کے بڑی رات گئی جان وہ گرو کے پاس چلے۔

کری منی چرن سروج پرناما۔ آیسو پائی کینہہ بشراما
بگت نسا رگھو نائک جاگے۔ بندھو بلوکی کہن اس لاگے

منی کے چرن کملوں کو پرنام کیا اور اُن کی آگیا پاکر آرام کیا
رات سماپت ہو جانے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور لکشمن کو ذرہ
ایسا کہنے لگے۔

اُیُو ارُن اولوکہو تاتا۔ پنکج کوک لوک سُکھداتا
بولے لکھنو جوری جگ پانی۔ پربھو پربھاو سُوچک مرُدبانی

ہے تات! دیکھو کمل وچکوا چکوی اور لوک کو سُکھ دینے والا ارُن (شفق کی سُرخی) چڑھ آیا۔ یہ سُن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو شری رام چندر جی کے پربھاو کو پرگٹ کرنے والی کومل بانی سے لکشمن جی نے کہا۔

دوھا

اُرن اُدَین سکچے کمُد اُڑگن جوتی ملین
جمیں تمہارا آگمن سُنی بھئے نرپتی بل ہین

ہے سوامی! ارُن اُدے ہونے سے کمُدنی بند ہو گئیں اور تاراگنوں کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ جیسے آپ کا آنا سُن کر سب راجے بل ہین ہو گئے ہیں۔

چوپائی

نرپ سب نکھت کریں اُجیاری۔ ٹاری نہ سکہیں چاپ تم بھاری
کمل کوک مدھوکر کھگ نانا۔ ہرشے سکل نِشا اوسانا

سب راجہ رُوپی تارے مدھم روشنی دیتے ہیں لیکن وہ دھنش رُوپی بھاری اندھکار کو نہیں مٹا سکتے۔ کمل چکوا چکوی۔ بھونرے پنچھی نانا پرکار کے جیسے رات ختم ہونے پر پرسن ہو رہے ہیں۔

ایسے ہیں پربھو سب بھگت تمہارے۔ ہوئیہیں ٹوٹیں دھنش سُکھارے
اُدیو بھانو بنو شرم تم ناسا۔ دُرے نکھت جگ تیجو پرکاسا

ویسے ہی ہے پربھو۔ آپ کے سب بھگت دھنش ٹوٹنے پر سکھی ہوں گے۔ سورج نکل آیا بنا ہی کسی محنت سے اندھکار نشٹ ہو گیا۔ تارے سب چھپ گئے اور جگت میں تیج کا پرکاش ہوا۔

رِوِی نج اُدے بیاج رگھورایا۔ پربھو پرتاپ سب نرپنہہ دکھایا
تو بھُج بل مہما اُدگھاٹی۔ پرگٹی دھنو بگھٹن پری پاٹی

ہے رگھوناتھ جی سورج نے اپنے اُدے ہونے کے بہانے آپکے پرتاپ کو سب راجاؤں کو پرگٹ کر دکھایا ہے۔ آپکی بھجاؤں کے بل کی مہماں کو کھول کر پرگٹ کرنے کے نمت ہی دھنش توڑنے کی پری ریتی (رسم) پرگٹ ہوئی ہے۔

بندھو بچن سُنی پربھو مُسکانے۔ ہوئی سُچی سہج پنیت نہانے
نتیہ کریا کری گرو پہں آئے۔ چرن سروج سُبھگ سرنائے

لچھمن جی کے بچن سُن کر پربھو مسکرائے پھر شُدھ ہو کر اور سہج پنیت نہانے نتیہ کرم کر کے وہ وشوامتر گرو کے پاس آئے اور اُن کے سُندر چرن کملوں میں مستک نوایا۔

ستانند تب جنک بُلائے۔ کوسک منی پہں تُرت پٹھائے
جنک بنے تنہہ آئی سُنائی۔ ہرشے بولی لئے دوؤ بھائی

تب جنک نے اپنے پروہت ستانند کو بلایا۔ اور انہیں وشوامتر جی کو یگیہ شالا میں لے آنے کے لئے اُن کے پاس بھیجا۔ راجہ جنک کی خبر پیار تھا ستانند نے آکر جب وشوامتر جی کو سنائی۔ تب انہوں نے پرسن ہو کر دونوں راجکماروں کو اپنے پاس بُلایا۔

دوھا

ستانند پد بندی پربھو بیٹھے گرو پہیں جائی
چلہو تات منی کہیو تب پٹھوا جنک بولائی

ستانند جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو گورو جی کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ تب وشوامتر جی نے کہا کہ ہے تات! چلو راجہ جنک جی نے بلاوا بھیجا ہے۔

ماس پارائن - آٹھواں وشرام

نواہن پارائن - دوسرا وشرام

چوپائی

سیا سوئمبر دیکھیے جائی۔ ایسو کاہی دھوں دیئی بڑائی
لکھن کہا جس بھاجن سوئی۔ ناتھ کرپا تو جا پر ہوئی

سیتا سوئمبر چل کر دیکھنا چاہیئے۔ دیکھیے ایشور کس کو بڑائی دیتے ہیں۔ لچھمن جی نے کہا۔ ہے ناتھ! جس پر آپ کی کرپا ہوگی وہی اس اُتم یش کا پاتر ہوگا۔

ہرشے منی سب سُنی بر بانی۔ دینہی اسیس سبہیں سکھ مانی
پُنی منی برند سمیت کر پالا۔ دیکھن چلے دھنش مکھ سالا

لچھمن جی کی ایسی اُتم بانی سُنکر سب منی پرسن ہوئے سبھی نے سکھ مان کر آشیرواد دیا۔ پھر منی سموہ کے ساتھ کرپالو شری رام چندر جی دھنش یگیہ شالا دیکھنے چلے۔

رنگ بھومی آئے دوؤ بھائی۔ اسی سُدھی سب پُر باسنہ پائی
چلے سکل گرہ کاج بساری۔ بال جوان جرٹھ نر ناری

دونوں بھائیوں کی رنگ بھومی میں آنے کی خبر جب نگر نواسیوں نے سُنی۔ تو سب بالک۔ جوان۔ بوڑھے۔ نر ناری اپنے گھر کے کام کاج کو جُوں کا تُوں چھوڑ کر دیکھنے کو چل دیئے۔

دیکھی جنک بھیر بھئے بھاری۔ سُچی سیوک سب لئے ہنکاری
تُرت سکل لوگنہ پہیں جاہو۔ آسن اُچت دیہو سب کاہو

راجہ جنک نے دیکھا۔ کہ بہت بھیڑ ہوگئی ہے تب انہوں نے سب اُتم سیوکوں کو بُلا لیا۔ اور اُن سے کہا کہ فوراً ان سب لوگوں کے پاس جاؤ اور ہر ایک کو بیٹھنے کے لئے یتھا یوگیہ آسن دو۔

دوہا

کہی مردو بچن بنیت تنہہ بیٹھارے نر ناری
اُتم مدھیم نیچ لگھو نج نج تھل انوہاری

تب اُن سیوکوں نے کومل۔ نمر ملائم بچن کہہ کر اُتم مدھیم نیچ اور چھوٹے سبھی پرکار کے استری پرشوں کو اپنے اپنے یوگیہ ستھانوں پر بٹھلا دیا۔

چوپائی

راج کنور تیہی اوسر آئے۔ منہو منوہرتا تن چھائے
گُن ساگر ناگر بر بیرا۔ سُندر سیامل گور سریرا

اس سمے رام اور لچھمن دونوں راجکمار وہاں آئے۔ وہ ایسے سُندر ہیں۔ مانو منوہرتا ہی اُن کے شریروں پر چھا رہی ہے۔ گُن کے سمُندر چتر اور اُتم ویر ہیں۔ ایک سندر شیام شریر دھاری تو دوسرا گورے رنگ کا۔

راج سماج براجت رُورے۔ اُڈگن مہوں جنو جگ بدھو پُورے
تنہہ کہیں رہی بھاونا جیسی۔ پربھو مُورتی تنہہ دیکھی تیسی

دونوں راجکمار راجاؤں کے سماج میں ایسے براجتے ہیں جیسے تارا منڈل میں دو پورن چندرما ہوں جن کی جیسی بھاونا تھی۔ پربھو شری رام چندر جی کی مورتی کو انہوں نے ویسی ہی دیکھا۔

دیکھیں رُوپ مہاں رندھیرا۔ منہوں بیر رس دھریں شریرا
ڈرے کُٹل نرپ پربھو نہاری۔ منہوں بھیانک مُورتی بھاری

جو راجہ لوگ مہاپوروش کے شنگار دیر تھے۔ اُن کو پربھو شری رام چندر جی دیوتا کی مورتی ہی دکھائی دیتے تھے۔ اور جو دُشٹ دھوکے باز راجہ لوگ تھے۔ وہ پربھو شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے تھے۔ مانو کوئی بھیانک مورتی ہو۔

رہے اسُر چھل چھونپ بلیکھا۔ تنہہ پربھو پرگٹ کال سم دیکھا
پُرباسنہہ دیکھے دوؤ بھائی۔ نربھوشن لوچن سُکھدائی

جو راکشس چھل سے راجاؤں کا بھیس بنائے وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے پربھو کو ساکشات یم راج کے سمان دیکھا مگر نواسیوں نے دونوں بھائیوں کو منشیوں کے بھوشن روپ اور نیتروں کو سُکھ دینے والے دیکھا۔

دوہا

ناری بلوکہیں ہرشی ہیہاں رنج رنج رچی انو روپ
جنو سوہت سنگار دھری مورتی پرم انوپ

سب استریاں من میں پرسن ہو کر اپنی اپنی مرضی کے انوسار ایسا دیکھتی ہیں۔ مانو سنگار (شرنگار) ہی وہ ساکار روپ (مجسم روپ) دھارن کیے ہوئے براجتے ہیں۔

چوپائی

بِدوشنہہ پربھو براٹ مئے دیسا۔ بہو مکھ کر پگ لوچن سیسا
جنک جاتی اولوکہیں کیسییں۔ سجن سگے پریہ لاگہیں جیسییں

گیانیوں کو پربھو براٹ روپ دکھائی دیئے۔ جن کے بہت منہ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھیں اور سر ہیں۔ جنک جی کے پریوار کو پربھو ایسے دکھائی دیئے۔ مانو اُن کے پیارے سگے سمبندھی ہوں۔

سہت بدیہہ بلوکہیں رانی۔ سِسو سم پریتی نہ جاتی بکھانی
جوگنہہ پرم تتو مئے بھاسا۔ سانت سُدھ سم سہج پرکاسا

جنک سمیت رانی انہیں بچے کے سمان دیکھ رہی ہے۔ ان کی پریتی کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ یوگیوں کو وہ پرشانت شُدھ ایک رس۔ سہج پرکاشی سروپ پرم تتو کے روپ میں بھاستے ہیں۔

ہری بھگتنہہ دیکھے دوؤ بھراتا۔ اِشٹ دیو اِوہ سب سُکھ داتا
رام ہی چتو بھائیں جیہی سیا۔ سو سنیہہ سُکھ نہیں کتھنیا

ہری بھگتوں نے دونوں بھائیوں کو اِشٹ دیو کے سمان سب سُکھوں کے دینے والے دیکھا۔ جس بھاؤ سے سیتا جی رام جی کو دیکھ رہی ہیں۔ اس پریم اور سُکھ کا تو کتھن ہی نہیں ہو سکتا۔

اُر انو بھوتی نہ کہی سک سوؤ۔ کون پرکار کہے کوی کوؤ
ایہی بدھی رہا جاہی جس بھاؤ۔ تیہی تس دیکھیؤ کوسل راؤ

اس پریم اور سُکھ کو سیتا جی بھی اپنے من میں ہی انوبھو کر رہی ہیں۔ وہ کہہ نہیں سکتیں۔ پھر بھلا کوئی کس پرکار کہے۔ اس پرکار جس کی جیسی بھاؤنا تھی اس نے اسی کے انو روپ شری رام چندر جی کو دیکھا۔

دوہا

راجت راج سماج مہوں کوسل راج کِسور
سُندر سیامل گور تن بِسو بلوچن چور

سندر سانولے گورے شریر والے اور سارے سنسار کی آنکھوں کو چرانے والے کوشل راج دشرتھ کمار راج سبھا میں اس پرکار براج رہے ہیں۔

چوپائی

سہج منوہر مورتی دوؤ۔ کوٹی کام اُپما لگھو سوؤ
سرد چند نندک مکھ نیکے۔ نیرج نین بھاوتے جی کے

دونو بھائیوں کی سہج سبھاؤ سے ہی ایسی موہنی مورتی ہے۔ کہ جن کو کروڑ کامدیو کی اُپما دینی بھی چھوٹی لگتی ہے۔ اُن کے سندر چہرے موسم سرما کے پورن چندرما کی سندرتا کو لجانے والے ہیں۔ اور کمل کے پھولوں کے سمان من بھاؤنے وشال نیتر ہیں۔

چتونی چارو مار منوہرنی۔ بھاوتی ہر دے جاتی نہیں برنی
کل کپول سُرتی کُنڈل لولا۔ چبک ادھر سندر مردو بولا

جن کی جیتون سندر ہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہرنے والی ہے۔ وہ ہرونے ہیں پی بھاتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی ہے۔ اتی سندر گال ہے۔ کانوں میں چنچل کنڈل شوبھا پا رہے ہیں ٹھوڑی اور ہونٹ سندر ہیں، اور بچن میٹھے کومل ہیں۔

کمد بندھو کمہ نندک ہانسا۔ بھرکٹی بکٹ منوہر ناسا
بھال بسال تلک جھلکاہیں۔ کچ بلوکی الی اولی لجاہیں

منوہر ہنسی چندرماں کی کرنوں کو لجا رہی ہے۔ ٹیڑھی بھویں اور منوہر ناک ہے۔ چوڑے مستک پر تلک جگمگا رہے ہیں۔ سندر کالے چمکتے بالوں کو دیکھکر بھونرے شرم کے مارے پانی پانی ہو رہے ہیں

پیت چوتنی سِرنہی سُہاہیں۔ کُسم کلیں بیچ بیچ بناہیں
ریکھیں رُچر کمبو کل گیواں۔ جنو تری بھون سُشما کی سیواں

سروں پر پیلی چو کونی ٹوپیاں سوہتی ہیں جن کے بیچ بیچ میں پھولوں کی کلیاں کاڑھی ہوئی ہیں شنکھ کے سمان سندر کنٹھ ہے۔ جس میں منوہر تین ریکھائیں ہیں اُن کی ایسی شوبھا ہے۔ مانو تین لوک کی سندرتا کی حد یہی ہے۔ (اربھات تینوں لوکوں کی شوبھا یہاں آکر ختم ہوگئی ہے)

دوھا۔

کنجر منی کنٹھا کلت اُرنہی تلسی کا مال
بر شبھ کندھ کیہری ٹھونی بل ندھی باہو بسال

چھاتی پر ہاتھی منی کے سندر کنٹھے اور تلسی کی مالائیں ہیرا جتی ہیں۔ بیلوں کے سمان اونچے کندھے۔ شیر کی سی چال۔ اور بھجائیں لمبی ہیں۔ جو بل کی بھنڈار ہیں۔

چوپائی

کٹی تونیر پیت پٹ باندھیں۔ کر سر دھنش بام بر کاندھیں
پیت یگیہ اپبیت سُہائے۔ نکھ سکھ منجو مہا چھبی چھائے

کمر میں ترکش اور پیتامبر (پیلے لبتر) باندھے ہیں ہاتھوں میں بان اور بائیں سندر کندھوں پر دھنش ہیں۔ پیلے جنیؤ کیا ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سب انگ اُجّول ہیں۔ اور اُن پر مہان شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے۔ ایک ٹک لوچن چلت نہ تارے
ہرشے جنک دیکھی دوؤ بھائی۔ منی پد کمل گہے تب جائی

انہیں دیکھ کر سب ہی لوگ سُکھی ہو گئے بنیر ایک ٹک انہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور پتلیاں حرکت کرنے سے رُک گئی ہیں۔ جنک جی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے اور پھر جا کر منی وشوامتر جی کے چرن کمل پکڑ لیئے۔

کری بنتی نج کتھا سنائی۔ رنگ اونی سب منی ہی دکھائی
جہاں جہاں جاہی کنور بر دوؤ۔ تہاں تہاں چکت چتو سبو کوؤ

بنتی کر کے اپنے پرن کی کتھا منی کو کہہ سنائی۔ اور رنگ بھومی کی رچنا دکھلائی۔ جہاں جہاں شریشٹھ راجکمار جاتے ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اشچریہ چکت ہو کر اُن کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔

نج نج رُکھ رامہی سبو دیکھا۔ کوؤ نہ جان کچھو مرمو بسیکھا
بھلی رچنا منی نرپ سن کہیو۔ راجہ مدت مہا سکھ لہیو

اپنی اپنی طرف ہی سب نے رام جی کو تکتے ہوئے دیکھا۔ اس گوڑھ بھید کو کوئی نہ جان سکا۔ منی وشوامتر جی نے راجہ جنک سے کہا کہ رنگ بھومی کی رچنا بڑی سُندر ہے۔ منی کے مکھ سے یہ بچن سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا اور اسے مہان سکھ کی پراپتی ہوئی۔

بال کانڈ

حصّہ چہارم

سب منچنہہ تیں منچو ایک سُندر بسید بسال
مُنی سمیت دو وبندھو تہاں بٹھیالے بھی پال

سب مچانوں میں سے جو بہت سندر بل اور وشال منچ تھا اُس پر راجہ جنک نے مُنی وشوامتر سمیت دونوں راجکماروں کو بٹھایا۔

چوپائی

پربھوہی دیکھی سب نرپ ہیں ہارے۔ جنو راکیس اُدے بھئے تارے

جیسے پُورن چندرما کے نکلتے ہی تاروں کا پرکاش پھیکا پڑجاتا ہے۔ ویسے ہی پربھو شری رام چندر جی کو دیکھکر سوئمبر میں پدھارے ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پربھو کے سامنے اپنی ہار مان بیٹھے۔ انھیں اپنے بل پر وشواس نہ رہا۔

اسی پرتیتی سب کے من ماہیں۔ رام چاپ توڑب سک ناہیں

اُن سب کے من میں یہ نتیجہ ہو گیا کہ نسندیہہ (بلاشک) رام ہی اس دھنش کو توڑیں گے۔

بنو بھنجیہوں بھو دھنش بسالا۔ میلیہی سیا رام اُر مالا
اس بچاری گون ہو گھر بھائی۔ جسُو پرتاپ بلُو تیج گنوائی

اگر رام سے دھنش نہ بھی ٹوٹا تو بھی سیتا رام کے گلے میں جے مالا ڈال کر انہیں ہی ورینگی یعنی جے مال پہنائے گی۔ ہے بھائی! ایسا وچار کر اپنے لیش ۔ پرتاپ بل اور تیج کو کھو کر چکے سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

ہسے اپر بھوپ سُنی بانی۔ جے اببک اندھ ابھیمانی
توریہوں دھنش بیاہو اوگا ہا۔ بنو توریں کو کنوری بیاہا

راج منڈلی میں سے جو اگیانی اور ابھیمانی راجہ تھے وہ یہ سُن کر ہنسے۔ اور کہنے لگے دھنش توڑ کر بھی بیاہ ہونا کٹھن ہے! پھر بنا دھنش توڑے تو کون راجکماری کو بیاہ سکتا ہے۔

ایک بار کالیئو کن ہوؤ۔ سیا ہت سمر جتب ہم سوؤ
یہ سُن اپر بھوپ مُسکانے۔ دھرم شیل ہری بھگت سیانے

کال دیو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سیتا کے لئے اُس کو بھی ہم یُدھ میں پچھاڑ دیں گے۔ یہ سُن کر جو راج منڈلی میں دھرم پرائن وشیل سبھاؤ اور ہری بھگت چتر راجہ گن تھے وہ مسکرائے۔

سورٹھا

سیا بیاہی رام گرب دور ہی کری ترپنہہ کے
جیتی کو سک سنگرام دشرتھ کے رن بانکرے

اور کہنے لگے کہ ارے مُورکھو! تمہارے ابھیمان کو چُور چُور کر کے سیتا جی کو تو رام چندر ہی بیاہیں گے۔ لڑنے کا ابھیمان چھوڑ دو بھلا مہا راجہ دشرتھ کے رن دھیر بانکے پتروں کا یُدھ میں کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

چوپائی

بیرتھ مرہو جنی گال بجائی۔ من مودکنہہ کی بھوکھ بتائی

سکھ بھاری سُنی پرم پُنیت ۔ جگ مبا جا ہو جیساں سیتا

کیوں دیر لگا گال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہو بھلا کہیں من کے لڈوؤں سے بھی بھوک کی ترپتی ہوتی ہے ؟ ہماری پرم پوتر شکشا کو سُن کر اپنے ہردے میں سیتاجی کو جگت کی ماتا سمجھو۔

جگت پتا رگھوپتی ہی بچاری ۔ بھری لوچن چھبی لے ہُو نہاری
سُندر سکھد سکل گُن راسی ۔ اے دوؤ بندھو سمبھُو اُر باسی

اور شری رگھوناتھ جی کو جگت پتا جان کر نیتروں سے جی بھر کر اُن کی شوبھا کو دیکھ لو۔ یہ سماں پھر نہیں ہاتھ آنے کا۔ سُندر سُکھ دائک۔ سارے گنوں کے بھنڈار یہ دونوں بھائی شو جی کے ہردے میں نواس کرتے ہیں۔

سُدھا سمُندر سمیپ بہائی ۔ مرگ جل نرکھی مرہو کت دھائی
کرہو سو جائی جا کہوں جوئی بھاوا ۔ ہم تو آج جنم پھلو پاوا

پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھوڑ کر تم جھوٹے مرگ جل (سراب) کو دیکھ کر کیوں دوڑے مرتے ہو۔ جس کی جیسی اچھیا ہے۔ ویسا کرو۔ ہم نے تو آج اپنے جنم کو سپھل کر لیا۔

اس کہی بھلے بھوپ انورا گے ۔ روپ انوپ بلوکن لاگے
دیکھیں سُر نبھ چڑھے بمانا ۔ برشہیں سمن کرہیں کل گانا

ایسا کہہ کر سادھو سبھا دراجے پریم سے بھرپور ہو کر بھگوان کے انوپم روپ کو دیکھنے لگے دیوتا لوگ آکاش پر سے۔ بمانوں پر بیٹھے ہوئے پربھو کے درشن کر رہے ہیں۔ اور سُندر گان کرتے ہوئے پھول برسا رہے ہیں۔

دوہا

جانی سُوا و سُر وسیا تب بٹھیٔ جنک بولائی
چہر سکھیں سُندر سکل سادر چلیں لوائی

شبھ سماں جان کر راجہ جنک نے سیتاجی کو بُلا بھیجا۔ سب چتر اور سُندر سکھیاں سیتاجی کو بڑے آدر سے ساتھ لے کر یگیہ شالا کی اور چل پڑیں۔

چوپائی

سیا سوبھا نہیں جائی بکھانی ۔ جگدمبکا روپ گن کھانی
اُپما سکل موہی لگھو لاگیں ۔ پراکرت ناری انگ انُوراگیں

سیتاجی کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اننت کوٹی برہمانڈوں کی ماتا ہے۔ اور سب روپ اور گن اس ہی سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو کس سنسارک وستو کی اُپما دی جائے کیوں کہ سب روپ اور گن تو اُن سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی اُپما تو پراکرت استری کے انگوں کو دی جا سکتی ہے۔ (انہیں سے پرگٹ ہوئے نام روپی سنسارک وستوؤں کی اُپما دیکر کون اپنی ہنسی کروائے اور ان تُچھ وستوؤں کی اُپما سے اُن کا اپمان کر کے کون پاپ کا بھاگی بنتا پھرے۔

سیا برنیے تیئی اُپما دیئی ۔ کُکبی کہائی اجسو کو لیئی
جوں پٹ تریئے تیا سم سیا ۔ جگ اسی جُبتی کہاں کمنیا

ان سنسارک وستوؤں کی سیتاجی کے ورنن میں اُپما دے کر کون اپنے آپ کو بُرا شاعر کہائے ارتھات کون اپنی شاعری کو دھبہ لگائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے۔ کوئی بھی اچھا شاعر جگت جننی سیتاجی کو تُچھ سنسارک وستوؤں کی اُپما دینے کا انوچت (نامناسب) کاریہ نہیں کرے گا۔ اگر کسی استری کی سیتاجی کی اُپما دی جائے۔ تو تینوں لوکوں میں ایسی سُندر کون یوتی (جوان استری) ہے۔ جس سے کہ اُن کی تُلنا کی جائے۔

گرا مکھر تن اردھ بھوانی ۔ رتی اتی دُکھت اتنو پتی جانی
بِش بارُونی بندھو پریہ جیہی ۔ کہیئے رما سم کِمی بدیہی

سرسوتی جی سُندر تو ہیں لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے اور کہنے کی عادت ہے۔ شری پاربتی جی آدھ ناری ہیں۔ ارتھات اُن کے آدھے انگ استری کے ہیں۔ اور باقی آدھے انگ پُرش شو جی کے ہیں۔ جب سے کام دیو کے شریر کو شو جی نے بھسم کیا تب سے اُسے بنا شریر جان کر اُن کی استری رتی جو پرم سُندر ہے۔ دُکھی ہوئی پھرتی ہے۔ لکھشمی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئیں اور وِش اور شراب بھی دونوں سمندر

سے پیدا ہوئے۔ اس لئے جس لچھمی کے وِش شراب جیسے اپوتر بندھو ہوں۔ وہ بھلے ہی سُندر ہو۔ سیتاجی کی تلنا نہیں کر سکتی۔ جب یہ دیو استریاں بھی کسی نہ کسی دوش یا تُرٹی کے کارن سیتاجی کی تلنا نہیں کر سکتیں تو پھر سنسارک استریوں کی تو بات ہی کیا۔

جوں چھبی سدھا پیونِدھی ہوئی۔ پرم روپ مے کچھپو سوئی

سوبھا رجو مندر وسنگارو۔ متھے پانی پنکج رنج مارو

شری لچھمی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی ہے۔ کہ ان کا جنم کھشیر ساگر (کھارے سمندر) سے ہوا تھا۔ اُس کھشیر ساگر کو منتھن کرنے کے لئے بھگوان وشنو نے کچھوے کا روپ دھارن کیا تھا۔ مندراچل پربت سے متھانی کا کام لیا گیا اور اس متھانی کو گھمانے والی رسّی کی جگہ باسُکی ناگ سے رسّی کا کام لیا گیا۔ رسی کے ایک سرے کو دیوتا اور دوسرے کو دیت پکڑ کر سمندر کو منتھن کرنے لگے۔ تو اس سمندر سے جو رتن نکلے اُن میں سے ایک رتن تو یہ لچھمی جی تھیں۔ اور شراب وِش انہیں تینوں میں سے تھے۔ شری لچھمی جی کی پیدائش کے یہ سارے کارن کچھو۔ باسکی ناگ۔ دیت سب سبھاو سے ہی اپوتر اسُندر ہیں۔ اور ان کو پرگٹ کرنے میں کتنا کڑا پرشرم کرنا پڑا۔ ایسے اسندر کارنوں سے پیدا ہوئی لچھمی جی کی سیتاجی کیساتھ کیسے اپمادی جا سکتی ہے۔) کوی تہ ومتی کہتے ہیں۔ کہ اگر ان سبھاوک اسُندر کارنوں کی بجائے ارتھات کھارے سمندر کے ستھان پر شوبھا روپی امرت کا سمندر ہو۔ اور بھاکر ان کچھو کی بجائے پرم روپ مے کچھپو ہو۔ باسکی ناگ جیسی بھیانک رسّی کے ستھان پر شوبھا روپی رسّی ہو۔ اور مندراچل جیسے کٹھور پہاڑ کے ستھان پر سنگار روپی پربت کی متھانی ہو۔ اور منتھن کرنے والے دیوتا اور دیتوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کامدیو اسے اپنے کر کملوں سے متھے۔

دوھا

ایہی بدھی اُپجے لچھمی جب سُندرتا سکھ مُول
تدپی سکوچ سمیت کبی کہیں سیا سم تُول

اس پرکار کا میل ملنے سے جب سندرتا اور سکھ کا مُول لکشمی پیدا ہو تو بھی کوی لوگ سنکوچ سے ہی (تامل سے) اُسے سیتاجی کی برابری کا درجہ دیں گے (کیوں؟ کوی ایسے سُندر کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں سیتاجی کے سمان نہ کہیں گے۔ کوی نے بڑا گوڑھ دارشنک پرشن اُٹھایا ہے۔ سیتاجی بھگوان کی انادی شکتی ہیں۔ شکتی شکتیمان سے سدا ابھن ہوتی ہے۔ بھگوان سدا ستیہ اپریورتن شیل اور ایک رس ہیں۔ اس لئے اُن کی شکتی میں بھی یہی گن ہونے چاہئیں۔ اور یہ سندر کارن جو لکشمی کی پیدائش میں کلپت کئے گئے ہیں۔ سب تری گن آتمک ہیں۔ جس سے سب انتیہ کھشن بھنگر ہیں۔ اس لئے دُکھ کے مُول ہیں اور سیتاجی نتیہ ستیہ اور سچدانند سروپ ہے۔ اس لئے ان کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کی سیتاجی کو اپما دینے میں کوی سنکوچ ہی کریں گے۔)

چوپائی

چلیں سنگ لے سکھیں سیانی۔ گاوت گیت منوہر بانی
سوہ نول تنو سندر ساری۔ جگت جننی اتولت چھبی بھاری

چتر سکھیاں سیتاجی کو ساتھ لے کر چلیں۔ کومل بانی سے سُندر گیت گاتی جاتی ہیں۔ سیتاجی کے نازک شریر پر سُندر ساڑھی بہت شوبھا ہے۔ جگت ماتا کی بھاری شوبھا کی تلنا کون کر سکتا ہے۔

بھوشن سکل سُدیش سہائے۔ انگ انگ رچی سکھنہ بنائے

رنگ بھومی جب سیا پگو دھاری۔ دیکھی روپ موہے نرناری

سب بھوشن (زیورات) اپنی اپنی جگہ شوبھا پا رہے ہیں۔ انگ انگ میں سُندر ڈھنگ سے سجا کر سکھیوں نے انہیں پہنایا ہے۔ جب سیتاجی نے رنگ بھومی میں چرن رکھے تو اُن کے دویہ سروپ کو دیکھ کر سب نرناری موہت ہو گئے۔

ہرشی سُرنہ دُندُبھیں بجائیں۔ برشی پرسون اپچھرا گائیں

پانی سروج سوہ جے مالا۔ اوچٹ چتے سکل بھوآلا

دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے۔ پھول برسا کر

الپسرائیں گانے لگیں۔ سیتاجی کے کمل سے کومل ہاتھوں میں جے مالا شوبھا پارہی ہے۔ سب راجاؤں نے اچانک چکت ہو کر اُن کی طرف دیکھا۔

سیا چکت چت رام ہی چاہا۔ بھئے موہ بس سب نرناہا
مُنی سمیپ دیکھے دوؤ بھائی۔ لگے للکی لوچن ندھی پائی

سیتاجی چکت چت سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگیں۔ سب راجہ لوگ موہ کے وش ہو گئے۔ سیتاجی نے مُنی کے پاس بیٹھے ہوئے دونو بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیتر اپنے خزانے (شری رام چندر جی کو) پاکر للچاکر وہیں ستھر ہو گئے۔

دوہا

گرُجن لاج سماجُ بڑ دیکھی سیا سکچانی
لاگی بلوکن سکھنہہ تن رگھوبیری اُر آنی

پرنتو گرو جنوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر سیتاجی کو لجا آئی۔ وہ شری رام چندر جی کی منوہر مورتی کو اپنے ہردے میں دھار کر سکھیوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چوپائی

رام روپ اُر سیا چھبی دیکھیں۔ نر نارنہہ پرہری نمیشیں
سوچہیں سکل کہت سکچاہیں۔ بدھی سن بنے کرہیں من ماہیں

شری رام چندر جی کے سندر روپ اور سیتاجی کی مہان شوبھا کو دیکھ کر سب نر ناریوں کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں۔ سب نر ناری اپنے اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ من ہی من میں وہ سب بدھاتا سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

ہرو بدھی بیگی جنک جڑتائی۔ متی ہماری اسی دیہی سُہائی
بنو بچار بنو تجی نرناہو۔ سیا رام کر کرے بواہو

ہے بدھاتا جنک کی مورکھتا کو ہر لیجیئے اور ہماری سی سُندر سوچ سمجھ اُسے دیجیئے۔ کہ وہ بنا وچار کیئے ہی اپنے کٹھن پرن کو چھوڑ کر سیتاجی اور شری رام چندر جی کا وواہ کر دیں۔

جگو بھل کہہی بھاو سب کاہو۔ ہٹھ کینہے انت ہوں اُر داہو
ایہی لالسا مگن سب لوگو۔ برُ سانورو جانکی جوگو

سنسار اس کی سراہنا ہی کرے گا۔ کیوں کہ یہی بات سب کے من کو بھاتی ہے۔ ہٹھ کرنے سے تو انت میں چھاتی ہی جلے گی۔ سب لوگ اسی لالسا میں مگن ہیں کہ سانولے رنگ کا ور تو سیتاجی کے ہی یوگیہ ہے۔

تب بندی جن جنک بولائے۔ بردا ولی کہت چلی آئے
کہہ نرپ جائی کہہو پن مورا۔ چلے بھاٹ ہیاں ہرشو نہ تھورا

اتنے میں راجہ جنک نے بھاٹوں کو بلایا۔ جو اُن کے ونش کی کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ نے کہا کہ میرا پرن (سوئمبر کی شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سُنا دو۔ بھاٹ ہردے میں اتی پرسن ہو کر راگ بھومی میں گئے۔

دوھا

بولے بندی بچن بر سُنہو سکل مہی پال
پن بدیہہ کر کہہیں ہم بھجا اُٹھائی بسال

بھاٹ شریشٹھ بچن بولے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے راجہ مہاراجاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سنو۔ ہم اپنی وشال بھجا اُٹھا کر اپنے مہاراجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چوپائی

نرپ بھج بلو بدھو سو دھنو راہو۔ گروئے کٹھور بدت سب کاہو
راونُ بانُو مہا بھٹ بھارے۔ دیکھی سراسن گوہیں سدھارے

راجاؤں کا بھجا بل (قوت بازو) چندرما ہے۔ اور یہ شِو جی کا دھنش راہو ہے۔ یہ بڑا بھاری کٹھور ہے۔ اسے سب جانتے ہیں۔ راون اور بانا سُر جیسے مہا بھاری یودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر چُپکے سے ہی چلے گئے۔ چھونے تک کی ہمت نہ ہوئی۔

سوئی پراری کو دنڈو کٹھورا۔ راج سماج آج جوئی تورا
تری بھون جے سمیت بدیہی۔ بِنہی بچار برئی ہٹھی تیہی

اُسی شیوجی کے کٹھور دھنش کو آج اس راج سماج میں جو
کوئی بھی توڑے گا، تینوں لوکوں کی وجے (فتح) کے ساتھ ہی جانکی
جی اُس کے گلے میں جے مال ڈال کر اُسے اپنا ور بغیر سوچے سمجھے بلا روک
(نہ چاہتے ہوئے بھی) سویکار کریں گی

سُنی پرن سکل بھوپ اَبھیلاشے۔ بھٹ مانی اتسے من ماکھے
پری کر باندھی اُٹھے اکلائی۔ چلے اِشٹ دیو نہ سر نائی

جن کے من میں سوئمبر جیتنے کی ابھیلاشا تھی۔ جو اپنی ویرتا کے گھمنڈ
میں تھے ایسا راجہ لوگ یہ پرن سُن کر من میں بہت ہی تلملائے
کمر کس کر اکلا کر (تڑپ کر کلیش کھا کر) اُٹھے اور اپنے اِشٹ دیوؤں
کو پرنام کر کے چلے۔

تمکی تاکی تکی سو دھنو دھر ہیں۔ اُٹھئی نہ کوٹی بھانتی بلو کرہیں
جنہ کے کچھو بچار و من ماہیں۔ چاپ سمیپ مہیپ نہ جاہیں

وہ تمک تمک کر شیوجی کے دھنش کی اور تاکتے ہیں۔ اُس کی
اور ٹکٹکی لگا کر اُسے پکڑتے ہیں۔ کروڑوں پرکار سے بل کا پریوگ کرتے
ہیں (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پر وہ دھنش اُٹھتا ہی نہیں۔ جن راجاؤں
کے من میں کچھ وچار ہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں جاتے۔

دوہا

تمکی دھرہیں دھنو موڑھ نرپ اُٹھئی نہ چلہیں لجائی
من ہوں پائی بھٹ باہو بل ادھک ادھک گروآئی

یہ موڑھ راجہ تمک کر دھنش کو پکڑتے ہیں۔ پرنتو جب نہیں اُٹھتا
تو شرم کے مارے سر نیچا کر کے چل دیتے ہیں۔ مانو یودھاؤں کے بھجا بل
کو پا کر دھنش ادھک سے ادھک بھاری ہوتا جاتا ہے۔

چوپائی

بھوپ سہس دس ایک ہی بارا۔ لگے اُٹھاون ٹرئی نہ ٹارا
ڈگئی نہ سمبھو سراسن کیسیں۔ کامی بچن ستی منو جیسیں

تب دس ہزار راجہ ایک ہی ساتھ دھنش کو اُٹھانے لگے
پر تو دھنش نہیں ہلتا۔ شیوجی کا وہ دھنش اپنی ستھتی سے کیسے
نہیں ڈگمگاتا ہے۔ جیسے کامی پرش کے بچنوں سے ستی استری کا من
کبھی نہیں ڈگمگاتا ہے۔

سب نرپ بھئے جوگو اپہاسی۔ جیسیں بنو براگ سنیاسی
کیرتی بجے بیرتا بھاری۔ چلے چاپ کر برس ہاری

سب راجہ اپہاس کے یوگ ہو گئے (یعنی مذاق کا موضوع
بن گئے) جیسے ویراگ کے بنا سنیاسی کیول ہنسنے کے ہی یوگیہ
ہوتا ہے۔ جیتنے کی کیرتی۔ وجے اور بڑی ویرتا ان سب کو وہ دھنش
کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے۔

شری ہت بھئے ہاری ہیائں راجا۔ بیٹھے نج نج جائی سماجا
نرپنہ بلوکی جنک اکلانے۔ بولے بچن روش جنو سانے

راجہ لوگ من میں ہار مان کر شوبھا ہین ہو کر اپنی اپنی سماج
میں جا بیٹھے۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راجہ جنک طیش کھا گئے
اور ایسے بچن بولے جو کرودھ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

دیپ دیپ کے بھوپتی نانا۔ آئے سُنی ہم جو پنو ٹھانا
دیو دنج دھری منج سریرا۔ بپل بیر آئے رن دھیرا

دیش دیش کے انیکوں راجا بیرے کئے ہوئے پرن
کو سُن کر آئے۔ دیوتا اور راکشش بھی منش کا بھیس دھارن کر کے
آئے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے رن دھیر یودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بجے بڑی کیرتی اتی کمنیہ
پاونی ہار برنچی جنو رچیو نہ دھنو دمنیہ

پرنتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ منوہر
کنیا بڑی وجے اور اتی انت سندر کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت
کرنے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چوپائی

کہو کاہی یہ لابھ نہ بھاوا۔ کاہو نہ سنکر چاپ چڑھاوا
رہنو چڑھاوب توراب بھائی۔ تِل بھر بھومی نہ سکے چھڑائی

اس دھنش کو توڑ ڈالوں۔ اگر ایسا نہ کروں تو پربھو آپ کے چرنوں کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ پھر میں دھنش اور ترکش کو کبھی ہاتھ میں بھی نہ لوں گا۔

چوپائی

لکھن سکوپ بچن جے بولے۔ ڈگمگانی مہی دگ گج ڈولے
سکل لوگ سب بھوپ ڈرانے۔ سیا ہیاں ہرش جنک سکچانے

جب ایسے کرودھ سے بھرے بچن لکشمن جی بولے۔ تب پرتھوی ڈگمگانے لگی۔ اور دشاؤں کے ہاتھی کانپنے لگے۔ سارے لوگ اور راجہ بھے بھیت ہو گئے۔ سیتا جی من میں پرسن ہوئیں اور راجہ جنک ڈر گئے۔

گرو رگھوپتی سب منی من ماہیں۔ مدت بھئے پنی پنی پلکا ہیں
سین ہیں لکھن نکٹ بلاۓ۔ پریم سمیت نکٹ بیٹھارے

گرو وشوامتر جی شری رگھوناتھ جی اور سب منی من میں پرسن ہو گئے اور بار بار پلکت ہونے لگے۔ شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو اشارے سے چپ کرایا۔ اور پریم سے اپنے پاس بٹھا لیا۔

وشوامتر سمے سبھ جانی۔ بولے اتی سنیہہ مے بانی
اٹھو رام بھنجو بھو چاپا۔ میٹو تات جنک پری تاپا

تب وشوامتر جی نے شبھ سماں جان کر پریم بھری کومل بانی سے کہا ہے رام اٹھو شو جی کے دھنش کو توڑو اور ہے تات! راجہ جنک کے سنتاپ (دکھ) کو دور کرو۔

سنی گرو بچن چرن سر ناوا۔ ہرش وشاد نہ کچھ ار آوا
ٹھاڑھے بھئے اٹھی سہج سبھائیں۔ ٹھونی جوا مرگ راج لجائیں

گورو کے بچن سن کر شری رام چندر جی نے ان کے چرنوں کو پرنام کیا۔ ان کے من میں نہ ہرش تھا نہ شوک (دکھ)۔ سہج سبھاؤ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنی چال سے جوان شیر کو بھی لجایا۔

دوہا

ادت ادے گری منچ پر رگھوبر بال پتنگ
وکسے سنت سروج سب ہرشے لوچن بھرنگ

منچ روپی ادے چل پر جب رگھوبر روپی بال سورج کے نکلتے ہی بھگت روپی کنول کھل اٹھے اور نیتر روپی بھنورے آنند ہو گئے۔

چوپائی

نرپنہ کیری آسا نسی ناسی۔ بچن نکھت اولی نہ پرکاسی
مانی مہیپ کمد سکچانے۔ کپٹی بھوپ الوک لکانے

راجاؤں کی آشا روپی رات نشٹ ہو گئی۔ ان کے بچن روپی تاروں کی چمک سے بند ہو گئی۔ ابھیمانی راجہ کند کی طرح مرجھا گئے۔ اور کپٹی راجہ الو کی طرح کونوں میں جا چھپے۔

بھئے بسوک کوک منی دیوا۔ برسہیں سمن جناوہیں سیوا
گرو پد بندی سہت انوراگا۔ رام منیہ سن آئیسو ماگا

منی اور دیوتا روپی چکوے شوک رہت ہو گئے۔ پھول برسا کر وہ اپنی سیوا پرگٹ کرنے لگے۔ بڑے پریم سے گرو کو نمسکار کر کے شری رام چندر جی نے منیوں سے آگیا مانگی۔

سہج ہیں چلے سکل جگ سوامی۔ مت منجو بر کنجر گامی
چلت رام سب پر نر ناری۔ پلکت پوری تن بھئے سکھاری

جگت کے سوامی شری رام چندر جی سندر مست شریشٹھ ہاتھی کی سی سبھاوک چال سے چلے۔ شری رام چندر جی کو چلتے دیکھ کر نگری کے نرناریوں کے خوشی اور شوک کے کارن شریر بال کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

بندی پتر سر سکرت سنبھارے۔ جوں کچھ پنیہ پربھاو ہمارے
تو شو دھنو مرنال کی ناہیں۔ توڑیں رام گنیس گوسائیں

ان نگر واسیوں نے پتر اور دیوتاؤں کی پرارتھنا کر کے اپنے اپنے پنیہ کرموں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پنیہ کرموں کا کچھ بھی پربھاؤ ہو تو ہے گنیش گوسائیں! اس شو جی کے دھنش کو شری رام کمل کی ڈنڈی کے سمان توڑ ڈالیں۔

دوہا

رام ہی پریم سمیت لکھی سکھنہ سمیپ بولائی

سیتا ماتو سمیت سنیہا۔ سکھن کہہ اکی پرکھائی

شری رام چندر جی کو پریم کے ساتھ دیکھکر اور سب سکھیوں کو اپنے پاس بلاکر سیتا جی کی ماتا پریم وش ہو کر یہ نرم بھرے بچن بولی۔

چوپائی

سکھی سب کونکو دیکھنہارے۔ جو کہاوت ہِتُو ہمارے
کوو نہ بجھائی کہہ ای کرٹ یا ہیں۔ اے بالک اسی ٹھٹ بھلی نا ہیں

ہے سکھی! جو ہمارے بڑے ہتو (ہمدردی کرنے والے) کہلاتے ہیں وہ بھی سب تماشہ دیکھنے والے ہیں۔ کوئی بھی گرو وشوامتر کے پاس جاکر انہیں نہیں سمجھاتا کہ رام چندر جی بالک ہیں ان کے لئے ایسا ہٹھ اچھا نہیں۔

راون بان چھوا نہیں چاپا۔ ہارے سکل بھوپ کری داپا
سو دھنو راج کنور کر دیہیں۔ بال مرال کی مندر لیہیں

راون اور بانا سُر نے جس دھنش کو ہاتھ نہیں لگایا اور جس دھنش نے بڑے بڑے بھیانی راجاؤں کا ابھیمان چور چور کر دیا اس دھنش کو نازک بدن راجکمار کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ بال ہنس بھی کہیں مندراچل اٹھا لیتے ہیں۔

بھوپ سیانپ سکل سرانی۔ سکھی بدھ گتی کچھ جاتی نہ جانی
بولی چتر سکھی مردو بانی۔ تیج ونت لگھو گنیے نہ رانی

گیانی راجہ بھی اب سب اپنی ساری بدھی کھو بیٹھے۔ ہے سکھی! بدھاتا کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی ہے۔ چتر سکھی کومل بچن بولی۔ ہے رانی۔ ان کو چھوٹے نہ جانئے۔ بڑے تیجسوی [illegible]

کہاں کمبھج کہاں سندھو اپارہ۔ سوشیو سجس سکل سنسارا
روی منڈل دیکھت لگھو لاگا۔ ادے تاسو تری بھون تم بھاگا

کہاں تو گھٹ سے پیدا اگست اور کہاں اپار سمندر! انہوں کو اُنہوں نے سمندر پی ڈالا جس کی۔ لئے سنسار میں یش پھیل گیا بولی

ہے۔ سورج منڈل دیکھنے میں تو چھوٹا لگتا ہے۔ لیکن اس کے اُدے ہوتے ہی تینوں لوکوں کا بھاری اندھکار کافور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پرم لگھو جاسو بس بدھی ہری ہر سُر سرب
مہامت گج راج کہوں بس کر انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے وش میں برہما وشنو شیو آدی سبھی دیوتا ہیں۔ مہا مست ہاتھی کو چھوٹا سا انکس وش میں کر لیتا ہے

چوپائی

کام کسم دھنو سایک لینہے۔ سکل بھون اپنے بس کینہے
دیوی تجئے سنسے اس جانی۔ بھنجب دھنش رام سنو رانی

کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لے کر سارے لوکوں کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ ہے دیوی! ایسا جان کر ساری شنکا دور کرو۔ ہے رانی سنو! رام جی دھنش کو ضرور توڑ دیں گے۔

سکھی بچن سنی بھئے پرتیتی۔ مٹا بشاد بڑھی اتی پریتی
تب رامہی بلوکی بیدیہی۔ سبھے ہردے بنوتی جیہی تیہی

سکھی کے بچن سن کر رانی کو وشواس ہو گیا۔ سب سنتاپ مٹ گیا۔ اور رام جی کے پرتی ان کا پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتا جی رام چندر جی کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے من سے جس تس دیوتا کی آرادھنا کرنے لگیں۔

من ہی من مناو اکلانی۔ ہوہو پرسن مہیس بھوانی
کرہو سپھل آپنی سیوکائی۔ کری ہت ہرہو چاپ گروائی

وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیوتاؤں کو منانے لگی۔ ہے شیو پاربتی! مجھ پر پرسن ہو جایئے۔ میں نے جو آج تک آپ کی سیوا کی ہے اسے سپھل کریئے۔ مجھ پر کرپا کر کے دھنش کے بھاری پن کو دور کیجئے۔

گن نایک بردایک دیوا۔ آج لگیں کینہوں تو سیوا

بار بار بنتی سنی موری۔ کرہو جاپ گروتا اتی تھوری

ہے گنوں کے سوامی اور وردان دینے والے دیوتا شری گنیش جی! میں نے اس ہی کے لئے ہی تمہاری سیوا کی ہے۔ میری بار بار اس پرارتھنا کو سن کر دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کر دیجئے۔

دوہا

دیکھی دیکھی رگھوبیر تن سُر منا و دہری دھیر
بھرے بلوچن پریم جل پلکاولی بھر یہ

شری رگھوناتھ جی کے مکھ کو دیکھ کر سیتا جی دھیرج دھر کر دیوتاؤں کی آرادھنا کر رہی ہیں۔ اُن کے نیتروں میں پریم جل بھرا ہے اور شریر پُلکھت ہو رہا ہے۔

چوپائی

نیکیں نرکھی نین بھری شوبھا۔ پتو پنو سمری بہوری منو چھوبھا
اہ ہے تات دارونی ہٹھ ٹھانی۔ سمجھت نہیں کچھو لابھ نہ ہانی

بھلی پرکار نیتر بھر کر شری رام جی کی شوبھا دیکھ پھر پتا کے پرن کو یاد کر کے من میں بڑی بیاکل ہوئی۔ او ہو! پتا جی نے کیسا کٹھن پرن ٹھانا ہے۔ ایسا ہٹھ کرتے ہوئے لابھ اور ہانی کی کچھ دھیان ہی نہیں۔

سچیو سبھے سکھ دیئی نہ کوئی۔ بدھ سماج بڑا انوچت ہوئی
کہاں دھنو کلس ہو ہای کٹھورا۔ کہاں سیامل مرُدو گات کسورا

منتری بھی ڈر کے مارے اُنہیں کچھ نہیں سمجھاتے۔ بُدھی مانوں کی سماج میں یہ بڑا انوچت ہو رہا ہے۔ کہاں تو بجر سے بھی بڑھ کر کٹھور دھنش اور کہاں یہ کومل شریر سُندر سانولا راج کمار۔

ودھی کیہی بھانتی دھرُں اُر دھیرا۔ سرس سُمن کن بیدھئے ہیرا
سکل سبھا کے متی بھئے بھوری۔ اب موہی سمبھو چاپ گتی توری

ہے بدھاتا! میں کس پرکار من میں دھیرج دھروں۔ سرس کے پھول کے کن سے کہیں ہیرے میں سوراخ ہو سکتا ہے۔ ساری سبھا کی بدھی باؤلی ہو گئی ہے۔ ہے شنبھو جی کے دھنش! اب تو مجھے ایک ماتر

تیرا ہی آسرا ہے۔

نج جڑتا لوگنہ پر ڈاری۔ ہو ہی ہرو رگھوپتی ہی نہاری
اتی پری تاپ سیا من ماہیں۔ لو نمیش جگ سے سم جاہیں

تم اپنی جڑتا (بھاری پن) لوگوں پر ڈال رگھوناتھ جی کے کومل شریر کو دیکھ کر ہلکے ہو جاؤ۔ سیتا جی کے من میں بہت ہی سنتاپ ہے۔ اور انہیں آنکھ تک کے جھپکنے کا سماں بھی منوگیوں کے سمان بیت رہا ہے۔

دوہا

پربھوہی چتئی پنی چیتو مہی راجت لوچن لول
کھیلت منسج مین جگ جنو بدھو منڈل ڈول

پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور پھر پرتھوی کو دیکھتی ہوئی سیتا جی کے چنچل نیتر اس پرکار شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو کامدیو دو مچھلیوں کا روپ بنا کر چندر منڈل ہنڈولے میں جھولتا ہو۔

چوپائی

گرا النی مکھ پنکج روکی۔ پرگٹ نہ لاج نسا اولوکی
لوچن جلو رہ لوچن کونا۔ جیسیں پرم کرپن کر سونا

اس کی بانی رُوپی بھونری کو مکھ رُوپی کمل نے روک رکھا ہے۔ بڑے پُرشوں کی لاج روپی رات کو دیکھ کر نہ کمل کھلتا ہے اور نہ بھونری اڑتی ہے۔ نیتروں کا جل نیتروں کے کونے میں ہی رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی مہا کنجوس کا سونا کونے ہی میں گڑا رہ جاتا ہے۔

سکچی بیاکلتا بڑی جانی۔ دھری دھیر جیو پرتیتی اُر آنی
تن من بچن مور منو سانچا۔ رگھوپتی پد سروج چتو راچا
تو بھگوان سکل اُر باسی۔ کری ہی موہی رگھوبر کے داسی
جیہہ کیں جیہی پر ستیہ سنیہو۔ سو تیہہ ملئی نہ کچھو سندیہو

من میں بڑی بھاری ویاکلتا کو دیکھ کر سیتا جی سکچا گئیں پھر دھیرج

دھر کر من میں یہ وشواس لائیں کہ اگر تن من بچن سے میرا پرن سچا ہے۔ اور پربھو شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں میرا سچا پریم ہے تو ہے گھٹ گھٹ واسی بھگوان! مجھے شری رگھوناتھ جی کی داسی بنا دیجئے جس کا جس پر سچا پریم ہوتا ہے۔ وہ اسے مل ہی جاتا ہے۔ اس میں کچھ بھی سندیہہ نہیں۔

پربھو تن چتی پریم تن ٹھانا۔ کرپا ندھان رام سب جانا
سیا ہی بلوکی تکیو دھنو کیسیں۔ چتو گرڑ لگھو بیال ہی جیسیں

پربھو شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر سیتا جی نے شریر کے دوارا پریم ٹھان لیا۔ ارتھات اور سب بھروسے چھوڑ کر پربھو کے پرتی سچے پریم پر ہی ایک ماتر بھروسہ کر لیا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے یہ سب کچھ جان لیا۔ سیتا جی کو دیکھ کر انہوں نے دھنش کو ایسے تاکا جیسے گرڑ راج گرڑ بہت ہی چھوٹے سے سانپ کو گھرنا کی درشٹی (نظر حقارت) سے دیکھتا ہے۔

دوھا

لکھن لکھیو رگھوبنس منی تاکیو ہر کو ڈنڈو !
پلکی گات بولے بچن چرن چاپی برہمانڈو !!

لکشمن جی نے جب دیکھا کہ رگھوکل منی شری رام چندر جی نے شوجی کے دھنش کی طرف تاکا ہے تو وہ شریر سے پلکت ہو کر برہمانڈ کو چرنوں سے دبا کر یہ بچن بولے۔

چوپائی

دسی کنجر ہو کمٹھ اہی کولا۔ دھرہو دھرنی دھر دھیر نہ ڈولا
رام چہہیں شنکر دھنو تورا۔ ہوہو سجگ سُنی آیسو مورا

ہے دشاؤں کے ہاتھیو! ہے کچھپ! ہے شیش! ہے باراہ! دھیرج دھر کر دھرتی کو دھارن کر رکھو جس سے وہ نہ ڈولنے پائے۔ شری رام چندر جی شنکر کے دھنش کو توڑ رہے ہیں۔ میری آگیا سن کر تم سب سچیت ہو جاؤ۔

چاپ سمیپ رام جب آئے۔ نر ناری نہ سُر سکرت منائے
سب کر سنسو ار اگیانو۔ مند مہی پہہ کر ابھمانو

بھر گوپتی کیری گرب گرواتی۔ سُر مُنی برنہہ کیری کدراتی
سیا کر سوچ جنک پچھتا وا۔ رانہہ کر دارون دکھ داوا
سمبھو چاپ بڑ بوہتو پائی۔ چڑھے جائی سب سنگو بنائی
رام باہو بل سندھو اپارو۔ چہت پار نہیں کوؤ کڑھارو

جب دھنش کے پاس شری رام جی آئے تو سب ناریوں نے دیوتاؤں اور اپنے پن کرموں کو منایا۔ سب کا سندیہہ اور اگیان۔ ادھم راجاؤں کا ابھیمان۔ پرشورام جی کا بھاری گھمنڈ۔ دیوتا اور شریشٹھ منیوں کا ڈر۔ سیتا جی کی چنتا۔ جنک کا پچھتاوا اور رانیوں کے دارون دکھ کی لپیٹ (ناس) اگنی۔ یہ سب شوجی کے دھنش کو بڑا بھاری جہاز جان کر ایک ساتھ سب اس پر چڑھ بیٹھے یہ سب شری رام جی کے بھجا بل روپی اپار سمندر کے پار جانا چاہتے ہیں۔ پرنتو کوئی ملاح نہیں ہے۔

دوھا

رام بلوکے لوگ سب چتر لکھے سی دیکھی
چتئی سیا کرپا یتن جانی بکل بسیکھی

شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب چتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویر کی سی بے حس و حرکت کی حالت میں) پھر کرپا ندھان پربھو نے سیتا جی کی طرف دیکھا تو ان کو بھی بہت ہی بیاکل جانا۔

چوپائی

دیکھی بپل بکل بیدیہی۔ نمش بہات کلپ سم تیہی
ترشت باری بنو جو تنو تیاگا۔ موئیں کرای کا سدھا تڑاگا

رام چندر جی نے جانکی جی کو بہت ہی بے چین دیکھا۔ انہیں ایک ایک پل کلپ کے سمان بیت رہا تھا۔ اگر کوئی پیاس سے بیاکل پانی کو نہ پا کر شریر تیاگ دے تو اس کے مر جانے پر امرت کے تالاب سے بھی کیا لابھ ہوگا۔

کا برشا سب کرشی سکھانیں۔ سمے چوکیں پنی کا پچھتانیں
اس جیاں جانی جانکی دیکھی۔ پربھو پلکے لکھی پریتی بسیکھی

کھیتی کے بالکل سوکھ جانے پر بارش کس کام کی یعنی گھوڑ کر
پھر پچھتانے سے کیا لابھ۔ من میں ایسا وچار کر پربھو شری رام چندر
جی نے جانکی جی کی طرف دیکھا اور اُن کی بہت بڑی پریتی کو دیکھ کر
پربھو پرسن ہو گئے۔

گرہی پرنامو منہیں من کینہا۔ اتی لاگھو اُٹھائی دھنو لینہا
دمکیو دامنی جِمی جب لیئو۔ پُنی نبھ دھنو منڈل سم بھیو

انہوں نے من ہی من میں گرو کو پرنام کیا اور اُسے نہایت ہلکی
سی دستو کی طرح بڑی پھرتی سے اُٹھا لیا۔ جب ہاتھ میں لیا
تو وہ دھنش بجلی کی طرح چمکا اور پھر آکاش منڈل جیسا ہو گیا۔
(ادبھات آکاش جی، ملکر آکاش روپ ہو گیا)۔

لیت چڑھاوت کھینچت گاڑہیں۔ کاہوں نہ لکھا دیکھ سبو ٹھاڑھیں
تیہی چھن رام مدھیہ دھنو توڑا۔ بھرے بھون دھنی گھور کٹھورا

کب اُٹھایا کب چڑھایا کب زور سے کھینچا اسے کسی نے
نہیں دیکھا۔ سب نے شری رام جی کو دھنش اُٹھائے کھڑے دیکھا۔
اسی چھن شری رام جی نے دھنش کو درمیان سے توڑ دیا جس کے
ٹوٹنے کی بھینکر کٹھور آواز سے سب لوک گونج اُٹھے۔

چھند

بھرے بھون گھور کٹھور رو ربی باجی تجی مارگو چلے
چکرہیں دگ گج ڈول ہی اہی کول کورم کلملے
سُر اسُر مُنی کر کان دینہے سکل بکل بچارہیں
کودنڈ کھنڈیو رام تلسی جیتی بچن اُچارہیں

بھینکر کٹھور آواز سے تینوں لوک بھر گئے۔ سوریہ کے گھوڑے
راستہ چھوڑ کر چلنے لگے۔ دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ دھرتی
کانپنے لگی۔ شیش ناگ باراہ اور کچھپ سب کلملا اُٹھے۔ دیوتا
راکشس مُنی سب کانوں پر ہاتھ دھر کر سب بیاکل ہو کر وچار نے
لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ جان لیا کہ دھنش
کو شری رام چندر جی نے توڑ ڈالا تو سب شری رام چندر جی کی
جے جے کہنے لگے۔

سورٹھا

سنکر چاپو جہاجو ساگر رگھو بر باہو بلو
بوڑ سو سکل سماجو چڑھا جو پہلے ہی موہ بس

شوجی کا دھنش جہاز ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھجاؤں کا
بل سمندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ وش جہاز پر پہلے چڑھا تھا ڈوب گیا۔

چوپائی

پربھو دوؤ چاپ کھنڈ مہی ڈارے۔ دیکھی لوگ سب بھئے سکھارے
کوسک روپ پیونِدھی پاون۔ پریم باری اگادھ سوہاون
رام روپ راکیسو نہاری۔ بڑھت بیچی پُلکاولی بھاری
باجے نبھ گہے گہے نسانا۔ دیو بدھو ناچہیں کری گانا

پربھو نے دھنش کے دونوں ٹکڑوں کو زمین پر ڈال دیا۔
یہ دیکھ کر سب لوگ سُکھی ہوئے۔ وشوامتر روپی پرم پوتر سمندر ہے۔
جس میں پریم روپی سہاونا اتھاہ جل بھرا ہے۔ رام روپی پورن چندرما
کو دیکھ کر پلکاولی روپی (جوار بھاٹا کی ترنگ) بھاری لہریں بڑھنے
لگیں۔ آکاش میں بڑے زور زور سے نقارے بجنے لگے۔ اور دیوتاؤں
کی استریاں گا گا کر ناچنے لگیں۔

برہمادک سُر سدھ مُنیسا۔ پربھوہی پرسنسہیں دیہیں اسیسا
برسہیں سُمن رنگ بہو مالا۔ گاوہیں کنر گیت رسالا

برہما آدی دیوتا سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو
آشیرواد دے کر اُن کی استتی کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگے پھولوں
کی مالائیں برسا رہے ہیں۔ کنر لوگ سُریلے گیت گا رہے ہیں۔

رہی بھوون بھری جے جے بانی۔ دھنش بھنگ دُھنی جات نہ جانی
مُدت کہہیں جہاں تہاں نر ناری۔ بھنجیو رام سمبھو دھنو بھاری

تینوں لوک جے جے کار کی آواز سے بھرپور ہو گئے۔ ایسا جے
جے کار کی ایسی آواز کی گونج میں دھنش ٹوٹنے کی آواز سنائی ہی نہیں دی۔

سوہت جنونیت چلے سنالا ۔ رسی ہی بھیت دیت جے مالا
گاوہیں چھبی اولو کی سہیلی ۔ سیاں جے مال رام اُرمیلی

جے مالا اُٹھائے ہوئے سیتاجی کے دونو ہاتھ ایسے شوبھا پا رہے ہیں مانو ڈالیوں سمیت دو کھلے ہوئے کمل ڈرتے ڈرتے چندرما کو جے مالا دے رہے ہوں ۔ یہ شوبھا دیکھکر سکھیاں گیت گانے لگیں تب سیتاجی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی ۔

دوہا

رگھوبر ارجے مال دیکھی دیو برسہیں سُمن
سکے سکل بھوآل جنو بلوکی ربی کمُد گن !!

شری رگھوناتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھکر دیوتا پھول برسانے لگے سارے راجہ لوگ ایسے مرجھا گئے جیسے سورج کو دیکھکر کمُدوں کا سموہ مرجھا گیا ہو ۔

چوپائی

پُر اُرو بیوم باجنے باجے ۔ کھل بھئے ملن سادھو سب راجے ۔
سُر کنّر نر ناگ منیسا ۔ جے جے جے کہی دیہیں اسیسا

نگر اور آکاش میں باجے بجنے لگے ۔ دشٹ لوگ مرجھا گئے اور سادھو سبھاؤ سجن پرسن ہو گئے ۔ دیوتا ۔ کنر ۔ منش ۔ ناگ اور منیشور جے جے کہہ کر آشیرواد دینے لگے ۔

ناچہیں گاوہیں بیدھو بدھوٹیں ۔ بار بار کُسما نجلی چھوٹیں
جہاں تہاں بپر بید دُھنی کرہیں ۔ بندی برد اولی اُچرہیں

دیو انگنائیں آنند بھری ناچنے اور گانے لگیں اور بار بار ہاتھوں سے پھول برسانے لگیں ۔ برہمن لوگ جہاں تہاں وید دھن گانے لگے اور بھاٹ لوگ رگھو ونش کے یش گان گانے لگے ۔

مہی پاتال ناگ جسو بیاپا ۔ رام بری سیا بھنجیو چاپا
کرہیں آرتی پُر نر ناری ۔ دیہیں نچھاوری بت بساری

رام چندر جی نے دھنش کو توڑ کر سیتاجی کو بیاہ لیا ۔ یہ یش

پرتھوی پاتال اور سورگ آدی تینوں لوکوں میں پھیل گیا ۔ جتنے نر ناری ہیں وہ سب استری پُرش رام چندر جی کی آرتی اُتار رہے ہیں ۔ اور اپنی دھن شکتی سے زیادہ دان دے رہے ہیں ۔

سوہت سیا رام کے جوری ۔ چھبی سنگار منہوں ایک ٹھوری
سکھیں کہہیں پربھو پد گہو سیتا ۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتا

اُس سمے سیتا اور شری رام کی جوڑی ایسی شوبھایمان ہو رہی ہے ۔ مانو شوبھا اور شرنگار اکٹھے ہو گئے ہوں ۔ سکھیوں نے سیتاجی کو کہا ۔ کہ اے سیتا ۔ پربھو کے چرن چھوؤ ۔ سیتاجی اتی انت بھے بھیت ہوئی ۔ ان کے چرن نہیں چھوتیں ۔ (بھے اس بات کا ہے کہ پربھو چرن چھو کر اہلیہ سکھیٹ کو چلی گئی تھی ۔ سیتاجی ڈرتی ہیں کہ کہیں پربھو کے چرن چھو لینے سے میں بھی بیکنٹھ کو نہ چلی جاؤں ۔ انہیں بھگوان کا وِیوگ اسہہ ہے)

دوہا

گوتم تیہ گتی سُرتی کری نہیں پرستی پگ پانی
من بہسے رگھو بنس منی پریتی الوکک جانی

گوتم رشی کی پتنی اہلیہ کی گتی کو یاد کر کے سیتاجی بھگوان کے چرنوں کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں ۔ سیتاجی کی اس الوکک پریتی کو دیکھ کر شری رام چندر جی من میں ہنسے ۔

چوپائی

تب سیا دیکھی بھوپ ابھلاشے ۔ کور کپوت موڑھ من ماکھے
اُٹھی اُٹھی پہری سناہ ابھاگے ۔ جہاں تہاں گال بجاون لاگے

تب کچھ دشٹ ۔ کپوت ۔ مورکھ راجہ لوگ من میں طیش کھا کر سیتاجی کو پراپت کرنے کے لئے تیار اُٹھے ۔ وہ ابھاگے اپنے آسنوں سے اُٹھ اُٹھ کر کوچ (زرہ بکتر) پہن کر گال بجا بجا کر لڑنے کے لئے للکارنے لگے ۔

لیہو چھڑائی سیا کہہ کوؤ ۔ دھری باندھو نرپ بالک دوؤ
توریں دھنش کاج نہیں سرئی ۔ جیوت ہم ہی کنوری کو برئی

کوئی کہتا ہے کہ سیتا کو جبراً چھین لو۔ اور دونوں راجکماروں کو پکڑ کر باندھ لو۔ کیول دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔ ہمارے جیتے جی سیتا کو کون ورن کر سکتا ہے۔

جوں بدھیو کچھو کرے سہائی۔ جیت ہو سمر سہت دوؤ بھائی
سادھو بھوپ بولے سُنی بانی۔ راج سماج ہی لاج لجانی

اگر راجہ جنک ان کی کچھ سہائتا کریں تو یدھ میں ان دونوں راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ بچن سن کر سادھو سبھاؤ راجہ بولے۔ کہ ہے مُوڑھو! تم نے اس راج سبھا کی شان کو ہی بٹہ لگا دیا۔

بلو پرتاپو بیرتا بڑائی۔ ناک پناکہی سنگ سدھائی
سوئی سُورتا کہ اب کہوں پائی۔ اس بُدھی تو بدھی بہوں ہی پائی

ارے نرلجّو! تمہارا بل۔ پرتاپ۔ ویرتا۔ بڑائی اور مان سمان تو دھنش کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ اب وہی ویرتا ہے یا اور کہیں سے نئی پراپت کی ہے۔ تمہاری ایسی دشٹ بدھی ہے۔ تبھی تو بدھاتا نے تمہارے مکھوں پر ہی کالکھ لگا دی ہے۔

دوہا

دیکھو رام ہی نین بھری تجی ہر لیشا مدو کو ہو
لکھن روشو پاد کو پربل جانی سبھہ جنی ہو ہو

ایرشا (حسد) گھمنڈ اور کرودھ کو تیاگ کر جی بھر کر نیتروں سے شری رام کے درشن کر لو۔ اور لکشمن جی کے کرودھ کو پرچنڈ جوالا جان کر اس میں بھسم ہونے والے پروانے نہ بنو۔

چوپائی

بینتیہ بلی جیسے چہہ کا گو۔ جیسے سسو چہے ناگ اری بھاگو
جیسے چہہ کسل اکارن کو ہی۔ سب سمپدا چہے سیو دروہی
لوبھی لولپ کل کیرتی چہہ ای۔ اکلنکتا کی کامی لہہ ای
ہری پد بمکھ پرم گتی چہا ہا۔ تس تمہار لالچو نرنا ہا

جیسے گرڑ کی بلی کو کوا چاہے۔ شیر کے شکار کو خرگوش چاہے

بہتا کارن ہی کرودھ کرنے والا اپنی بھلائی ... شیو جی دروہی سنسار میں سکھ اور سمپدا چاہے۔ لوبھی نامی سندر یس وکیلی ... کامی پُرش نشکلنگ (بے داغ جس) رہنا چاہے اور بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہو کر نش مکتی کی آشا رکھے۔ تو جیسے یہ سب ... ہے ویسے ہی سیتا کے لیے تمہارا یہ منورتھ نشپھل ہے۔

کولاہلو سُنی سیا سکانی۔ سکھیں لوائی گئیں جہاں رانی
رامو سبھائین چلے گرو پاہیں۔ سیا سنیہو برنت من ماہیں

شور و غل سن کر سیتا جی ڈر گئیں تب سکھیاں انہیں ان کی ماتا کے پاس لے گئیں۔ شری رام چندر جی سیتا جی کے پریم کی سراہنا من ہی من میں کرتے ہوئے سہج سبھاؤ گرو وشوامتر جی کے پاس چلے

رانہہ سہت سوچ بس سیا۔ اب دھوں بدھی ہم ... دلری آ
بھوپ بچن سُنی ات اُت تکہیں۔ لکھو رام ڈر بول ... سکہیں

رانیوں کے سہت سیتا جی چنتا مگن ہوئیں کہ نہ جانے بدھاتا اب کیا قہر کرنے والے ہیں۔ راجاؤں کے بچن سن کر لکشمن ادھر ادھر تاکنے رہے۔ پرنتو رام کے ڈر کے مارے بول نہیں سکتے۔

دوہا

ارن نین بھرکٹی کٹل چتوت نرپنہ سکوپ
من ہوں مت گج گن نرکھی سنگھ کسور ہی چوپ

لال آنکھیں اور ٹیڑھی بھویں کر کے کرودھ سے بھرے ہوئے لکشمن جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں۔ جیسے مست ہاتھیوں کے جھنڈ کو دیکھ کر جوان شیر کو جوش آ گیا ہو۔

چوپائی

کھر بھرو دیکھی بکل پُر ناریں۔ سب ملی دیہیں مہیپنہ گاریں
تیہیں اوسر سُنی سو دھنو بھنگا۔ آئیو بھرگو کل کمل پتنگا

کھلبلی دیکھ کر نگر کی استریاں بیاکل ہو گئیں۔ اور سب مل کر راجاؤں کو گالیاں دینے لگیں اتنے میں ہی شیو جی کے دھنش کے ٹوٹنے کی آواز سُن کر بھرگو کل روپی کمل کے سورج پرشورام جی وہاں آ دھمکے۔

دیکھی بھب سکل سکچا نے ۔ باج جھپٹ جنو لوا لکانے
گوری سر پہوی کیل بھرا جا ۔ بھال بسالی تری بنڈ براجا

اُن کو آیا دیکھکر سب راجہ لوگ ڈر گئے ۔ مانو باز کی جھپٹ سے بٹیر چپ ہوئے ہوں ۔ گورا شریر ہے ۔ اور اس پر بھسم بھلی سج رہی ہے ۔ چوڑے ماتھے پر بھسم کا تلک بہت ہی شوبھا دے رہا ہے ۔

سیس جٹا سسی بدنو سہاوا ۔ رس بس بھکٹ ارن ہوئی آوا
بھرکٹی کٹیل نین رس را تے ۔ سہجوں چتوت منہوں سا تے

سر پر جٹائیں ہیں ۔ سُندر چندرما کا سا مُکھ ہے ۔ جس کی رنگت کرودھ کے مارے کچھ لال سی ہو گئی ہے ۔ ترچھی بھویں ہیں اور آنکھیں کرودھ سے انگارہ ہو گئیں ہیں ۔ جب وہ سہج سبھاؤ سے بھی اپنی درشٹی ڈالتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرودھ سے دیکھ رہے ہیں ۔

برکھبھ کندھ اُر باہو بسالا ۔ چارو جنیو مال مرگ چھالا
کٹی منی بسن تنو دوئی باندھے ۔ دھنو سر کر کٹھار کل کاندھے

بیل کے سمان اونچے کندھے ہیں ۔ چھاتی اور بھجائیں وشال ہیں ۔ سُندر جنیو پہنا ہوا ہے ۔ گلے میں مالا ہے ۔ اور مرگ شالا لئے ہوئے ہیں ۔ کمر میں منیوں کا بستر اور دو ترکش باندھے ہوئے ہیں ۔ ہاتھ میں دھنش بان اور کندھے پر پھرسا (کلہاڑھا) رکھے ہوئے ہیں ۔

دوھا

سانت بیشو کرنی کٹھن برنی نہ جائی سروپ
دھری منی تنو جنو بیر رس آئیو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پرنتو کرنی (عمل) بہت کٹھن ہے ایسے سروپ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ مانو ویر رس ہی منی کا شریر دھارن کر کے راجاؤں کی سماج میں آگیا ہو ۔

چوپائی

دیکھت بھیر بھوتی بیش کرالا ۔ اُٹھے سکل بھئے بکل بھوآلا
پتو سمیت کہی کہی نج ناما ۔ لگے کرن سب دنڈ پرناما

پرشو رام جی نے بھیانک آکرتی کو دیکھکر سب راجہ بھئے سے بیاکل ہو گئے ۔ اور پتا سمیت اپنے اپنے نام لے لے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے ۔

جیہی سبھائن چتو ہیں ہتو جانی ۔ سو جانی جنو آئی کھٹانی
جنک بہوری آئی سر نادا ۔ سیا بولائی پرنامو کراوا

بہت سمجھ کر بھی سہج سبھاؤ سے پرشو رام جی جس کی اور دیکھتے ہیں ۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہو گئے (یعنی میری موت آگئی) پھر جنک جی نے آکر سر نوایا اور سیتا جی کو بلا کر پرشرام جی کو پرنام کروایا ۔

آسیش دینہہ سکھیں ہرشانیں ۔ نج سماج لے گئیں سیانیں
بسوامتر ملے پُنی آئی ۔ پد سروج میلے دوؤ بھائی

پرشو رام جی نے سیتا کو آشیرواد دیا ۔ سکھیاں آشیرواد سن کر پرسن ہو کر سیتا جی کو اپنے سماج میں لے گئیں ۔ پھر وشوامتر جی انہیں آکر ملے ۔ اور انہوں نے رام اور لکشمن دونوں راجکماروں کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا ۔ اور کہا ۔

رام لکھنو دسرتھ کے ڈھوٹا ۔ دینہہ اسیس دیکھی بھل جوٹا
رامہی چتی رہے تھکی لوچن ۔ روپ اپار مار مد موچن

یہ دونوں راجکمار رام اور لکشمن راجہ دسرتھ کے پُتر ہیں ۔ پرشو رام جی نے سُندر جوڑی دیکھ کر انہیں آشیرواد دیا ۔ کام دیو کے مد کو چور کرنے والے شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پرشو رام جی بے حد مشتعل ہو گئے ۔

دوھا

بہوری بلوکی بدیہہ سن کہہ ہو کاہ اتی بھیر
پوچھت جانی اجان جمی بیاپیو کو پو سریر

پھر سب طرف دیکھکر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنک سے پوچھتے ہیں ۔ کہ کہو ۔ یہ بڑی بھاری بھیڑ کیسی ہے شریر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا ۔

چوپائی

سماچار کہی جنک سنائے۔ جیہی کارن مہیپ سب آئے
سنت بچن پھری انت نہارے۔ دیکھے چاپ کھنڈ مہی ڈارے

راجہ جنک نے وہ سب سماچار کہہ سنائے جس کارن سب راجہ وہاں آئے تھے۔ بچن سن کر پرشورام جی نے پھر کر دوسری طرف دیکھا۔ تو دھنش کے ٹکڑے پرتھوی پر پڑے ہوئے دیکھے۔

اتی رس بولے بچن کٹھورا۔ کہو جڑ جنک دھنش کے تورا
بیگ دکھاؤ موڑھ نہ تو آجو۔ الٹوں مہی جہاں لہی تو راجو

اتی انت غصے میں بھر کر وہ کٹھور بچن بولے۔ ارے جڑ جنک! کہو اس دھنش کو کس نے توڑا ہے۔ اسے جلدی دکھاؤ۔ نہیں تو اے موڑھ جہاں تک تیرا راجیہ ہے وہاں تک کی پرتھوی الٹ دوں گا۔

اتی ڈر اتر دیت نرپ ناہیں۔ کٹل بھوپ ہرشے من ماہیں
سر منی ناگ نگر نر ناری۔ سوچیں سکل تراس ادھکاری

ڈر کے مارے راجہ جنک کو کچھ جواب نہ بن پڑا۔ یہ دیکھ کر دشٹ راجے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے۔ دیوتا، منی، ناگ اور نگر واسی نر ناری سن میں سہمے ہوئے بڑی چنتا کرنے لگے۔

من پچھتاتی سیا مہتاری۔ بدھی اب سنوری بات بگاری
بھر گوپتی کر سبھاؤ سنی سیتا۔ اردھ نمیش کلپ سم بیتا

سیتا جی کی ماتا من میں پچھتاتی ہیں۔ کہ بدھاتا نے سب کام بنا کر بگاڑ دیا ہے۔ پرشورام جی کے سبھاؤ کو سن کر سیتا جی کو آدھا چھن بھی کلپ کے سمان بیتنے لگا (گذرنے لگا)

دوہا

سبھئے بلوکے لوگ سب جانی جانکی بھیرو
ہردے نہ ہرش وشاد کچھو بولے شری رگھو بیرو

تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتا جی کو بھی ہوئی دیکھ کر شری رگھوناتھ جی بولے۔ ان کے من میں ہرش تھا، نہ وشاد
انتہائی شانت سہج سبھاؤ ہی بولے۔

ماس پارائن نواں وشرام

چوپائی

ناتھ سمبھو دھنش بھنجن ہارا۔ ہوئی ہی کوؤ ایک داس تمہارا
آیسو کاہ کہیئے کن موہی۔ سنی رسائی بولے منی کوہی

ہے سوامی! شو جی کے دھنش کو توڑنے والا آپ ہی کا کوئی ایک سیوک ہو گا، کیا آگیا ہے۔ مجھ سے کیوں نہیں کہتے؟
یہ سن کر کرودھی منی غصے سے جل بھن کر بولے۔

سیوک سو جو کرے سیوکائی۔ اری کرنی کری کریئے لرائی
سنہو رام جیہیں سیو دھنو تورا۔ سہس باہو سم سو رپو مورا

سیوک تو وہ ہوتا ہے۔ جو سیوا کا کام کرے شترو کا کام کر کے تو لڑائی ہی کرنی چاہیئے۔ ہے رام سنو! جس کسی نے شو جی کے دھنش کو توڑا ہے وہ سہسر باہو کے سمان میرا شترو ہے۔

سو بلگاؤ بہائی سماجا۔ نہ تو مارے جیہیں سب راجا
سنی منی بچن لکھن مسکانے۔ بولے پرسو دھری اپمانے

سو بھی اس سماج کو چھوڑ کر الگ ہو جائے نہیں تو اس کے ساتھ سب راجہ مارے جائیں گے۔ منی کے بچن سن کر لکشمن جی مسکرائے۔ اور پرشورام جی کا اپمان کرتے ہوئے

بہودھ دِیں توری بلاری کا ہیں ۔ کبہوں نہ اسی رس کینہہ گوسائیں
اِیہی دھنو پر ممتا کیہی ہیتو ۔ سُنی رِسائی کہہ بھرگوکُل کیتو

ہے گوسائیں ! بال پن میں ہم نے بہت سی دھنوہیاں (دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں پرنتو ایسا کرودھ آپ نے کبھی نہ کیا تھا ۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ممتا کس ہیتو سے ہے ۔ لچھمن کے ان بچنوں کو سن کر بھرگوکُل کیتو پرشرام جی غصے میں لال پیلے ہو کر بولے ۔

دوہا

رے نرپ بالک کال بس بولت توہی نہ سنبھار
دھنوہی سم ترپرادی دھنو بِدِت سکل سنسار

ارے راج پتر ! کال کے وش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی تمیز نہیں ہے ۔ کیا شوجی کا دھنش اُن سادھارن دھنوہی کے سمان ہے ؟ یہ تو سارے سنسار میں مشہور ہے ۔

چوپائی

لکھن کہا ہنسی ہمریں جانا ۔ سنہو دیو سب دھنش سمانا
کا چھتی لابھ جون دھنو تورین ۔ دیکھا رام نین کے بھورین

لکشمن جی نے ہنس کر کہا ہے دیو ! سنیئے ۔ ہماری سمجھ میں تو سبھی دھنش ایک سے ہی ہیں ۔ پرانے دھنش کو توڑنے میں کیا لابھ اور ہانی ہے ؟ شری رام چندر جی نے تو اس کے نئے ہونے کا دھوکا اُٹھا کر دیکھا تھا ۔

چھوَت ٹوٹ رگھوپتی ہُو نہ دوشو ۔ مُنی بنو کاج کریئے کت روشو
بولے چتی پرسو کی اورا ۔ رے سٹھ سُنیہی سبھاؤ نہ مورا

پھر یہ تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا ۔ اس میں شری رگھوناتھ جی کا بھی کوئی دوش نہیں ہے ۔ ہے مُنی ! آپ بنا کارن کے ہی کیوں کرودھ کرتے ہو ۔ پرشورام جی نے اپنے پھرسے کی اور دیکھ کر کہا ۔ ارے دُشٹ تو نے میرا سبھاؤ نہیں جانا ۔

بالکو بولی بدھیوں نہیں توہی ۔ کیول مُنی جڑ جانہی موہی
بال برہمچاری اتی کوہی ۔ بسو بدت چھتری کل دروہی

بالک جان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں ۔ ارے مورکھ کیا تو نے مجھے نرا مُنی ہی سمجھ رکھا ہے ۔ میں بال برہمچاری اور اتی کرودھی ہوں ۔ چھتری ونش کا سارے سنسار میں پرسِدھ شترو ہوں ۔

بھُج بل بھومی بھوپ بنو کینہی ۔ بپُل بار مہی دیون دینہی
سہس باہو بھج چھید نہارا ۔ پرسو بلوکو مہیپ کمارا

اپنے بھجا بل سے (قوتِ بازو سے) میں نے پرتھوی کو راجاؤں سے خالی کر دیا ۔ اور بہت بار برہمنوں کو اسے دے ڈالا ۔ سہسرباہو کی بھجاؤں کو کاٹنے والے میرے اس پھرسے کو ہے راجکمار ! تو دیکھ ۔

دوہا

ماتُو پِتا جنی سوچ بس کرسی مہیس کسور
گربھنہ کے اربھک دلن پرسو مور اتی گھور

ہے راجکمار ! تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال ۔ میرا یہ پھرسا اتی بھیانک ہے ۔ جو گربھ کے بچوں کا بھی ناش کرنے والا ہے ۔

چوپائی

بہسی لکھن بولے مردو بانی ۔ اہو مُنیسو مہا بھٹ مانی
پُنی پُنی موہی دیکھاو کُٹھارو ۔ چہت اُڑاون پھونکی پہارو

لکشمن جی ہنس کر کومل بچن بولے ۔ اہو منیشور کو تو اپنے بڑا بھاری یودھا ہونے کا ابھیمان ہے ۔ مجھے بار بار کُٹھار دکھا رہے ہیں ماٹو پھونک سے پہاڑ اُڑانا چاہتے ہیں ۔

اِہاں کُمہڑ بتیاں کوؤ ناہیں ۔ جے ترجنی دیکھی مری جاہیں
دیکھی کُٹھار و سرا سن بانا ۔ میں کچھو کہا سہت ابھیمانا

یہاں کوئی کمہڑے کی بتیاں (چھوٹا کچا پھل) نہیں ہیں جو انگلی کو دیکھتے ہی مرجھا جائیں ۔ کٹھار اور دھنش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ

اکیمان بہت کہا تھا۔

بھر گوسٹ سمجھی جنبو بلوکی ۔ جو کچھ کہو سہیو ادر ساٹی
شمر ہی سمر ہر کین ادو گائی ۔ ہمریں گل ان پر نہ سمرا ئی

بھر گو نستی سمجھ کر اور گئے ہیں بینو دیکھ کر جو کچھ آپ نے کہا
وہ (۲) لے عشق کو تسد کر کے سب سہن کر لیا۔ ونیا برہمن تبگو ان کے
بھگت اور گائے۔ ان پر رگھو کل میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

بدھیں پاپو اکپیرتی ہاریں ۔ مارت ہولی پاپریئے تمہاریں
کوٹی کلپس سم بجیو تمہارا ۔ بیر تھا دہر ہو دھنو بان کٹھارا

ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے۔ اور ان سے ہار جانے پر
اپ یش (بدنامی۔ رسوائی) ہوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک بچن ہی کروڑوں
بجروں کے سمان ہے۔ پھر یہ دھنش بان اور کٹھور کلہاڑے کا ویرتھ
بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوہا

جو بلو کی انوچت کہیوں چھمہو مہا منی دھیر
سنتی سروش بھر گو بنس منی بولے گرا گمبھیر

آپ کے اس طرح کے شستر دھاری بھیس کو دیکھ کر میں نے
اگر کچھ نامناسب بات کہہ دی ہو تو اسے ہے ویر منی! کشما کیجئے
یہ سن کر بھرگو ونش منی پرشورام جی کرودھ بھری گمبھیر بانی بولے۔

چوپائی

کوسک سنہو مند یہو بالکو ۔ کٹل کال بس نج کل گھالکو
بھانو بنس راکیس کلنکو ۔ نپٹ نرنکس ابدھ اسنکو

ہے وشوامتر سنو۔ یہ بالک بڑا مورکھ ہے۔ کٹل ہے
کال کے وش ہو کر یہ اپنے کل کا ناش کرنے والا ہے۔ سورج ونشی
چندرما میں کلنک ہے۔ یہ اندھ (ڈنڈ کی پرواہ نہ کرنے والا) بدھی
ہین اور نڈر ہے۔

کال کولو ہوہی چھن ماہیں ۔ کہیوں پکاری کھوری موہی نا ہیں
تمہ ہٹکیو جوں چہہو اُبارا ۔ کہی پرتاپ بلو روشو ہمارا

گھشن بھر میں یہ موت کا نوالہ ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔
پھر مجھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو تو ہمارے پرتاپ
بل اور کرودھ کو جتلا کر اسے منع کر دو۔

لکھن کہیؤ منی سجسو تمہارا ۔ تمہی اچھت کو برنے پارا
اپنے منہ تمہہ آپنی کرنی ۔ بار انیک بھانتی بہو برنی

لکشمن جی نے کہا۔ ہے منی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے
سُیش کا ورنن اور دوسرا کون کر سکتا ہے۔؟ آپ نے اپنے مکھ
سے ہی اپنی کرنی کا انیک بار بہت بھانت سے ورنن کیا ہے۔

نہیں سنتوش تو پُنی کچھو کہہو ۔ جنی رس روکی دسہہ دکھ سہو
بیر برتی تمہہ دھیر اچھو بھا ۔ گاری دیت نہ پاوہو شوبھا

اگر پھر بھی دل کو سنتوش (صبر) نہیں تو پھر کچھ کہہ ڈالئے من
میں کرودھ کو دبا کر اسہہ پیڑا کو مت سہن کیجئے آپ ویر ورت دھاری
ستھر بدھی اور دھیرج وان ہیں۔ گالیاں دینے میں آپکی شوبھا
نہیں ہے۔

دوہا

سور سمر کرنی کرہیں کہی نہ جناو ہیں آپو
ودیہ مان رن پائی رپو کائیر کتھہیں پرتاپو

شور ویر تو یُدھ میں لڑا کرتے ہیں کیول بانی کا بکواد کر کے
ہی اپنے آپ کو ویر نہیں بتلاتے۔ یُدھ بھومی میں شترو کو حاضر پا کر
کائیر ہی اپنی ویرتا کی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔

چوپائی

تمہہ تو کال ہانک جنو لاوا ۔ بار بار موہی لاگی بولاوا
سنت لکھن کے بچن کٹھورا ۔ پرشو سدھاری دھریو کر گھورا

آپ بار بار مرتیو کو بلاتے ہیں۔ مانو مرتیو دیو آپ کی ہانک پر
لگا ہوا ہے (یعنی آپ مجھے بار بار مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور
مجھے کال وش ہوا بتلاتے ہیں۔ کیا کال دیو آپ کے اشارے پر ناچتا ہے۔
جیسے میرے لئے جب بھی چاہو ہانک لگا کر بلا لو) لکشمن جی کے ان کٹھور

بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے دھنش کو پھر سے سنبھال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بول اٹھے

اب جنی ہوئی دو سو موہی لوگو۔ کٹو بادی بالکو بدھو جوگو
بال بلو کی بہت میں بانچا۔ اب یہ مرنی ہار بھا سائی

سب لوگو! مجھے اب کوئی دوش نہ دینا یہ کڑوے بچن بولنے والا بالک مار ڈالنے کے ہی یوگیہ ہے۔ بالک جان کر میں نے اسے بہت بچایا۔ پر اب تو نشچے ہی یہ موت کے منہ میں آگیا ہے۔

کوسک کہا چھمئے اپرادھو۔ بال دوش گن گنہیں نہ سادھو
کھر کٹھار میں اکرن کوہی۔ آگیں اپرادھی گرو دروہی
اتر دیت چھوڑوں بنو ماریں۔ کیول کوسک سیل تمہاریں
نہ تا ایہی کاٹی کٹھار کٹھوریں۔ گرہی ادان ہو تیبوں شرم تھوریں

وشوامتر جی نے کہا! اپرادھ کشما کیجیے۔ سادھو لوگ بالک کے گن اور دوش نہیں گنتے ہیں۔ پرشورام جی بولے تیز دھار کا کٹھار میں دیا رہت اور کرودھی۔ اور یہ میرے گرو کا دروہی (مخالف۔ دشمن۔ برائی کرنے والا) اور اپرادھی میرے سامنے کھڑا ہے۔ اور اتر پر اتر دیئے جا رہا ہے۔ پھر بھی میں اسے بنا مارے چھوڑ رہا ہوں سو ہے وشوامتر! کیول یہ آپ کا ہی لحاظ ہے۔ نہیں تو اس تیز دھار کٹھور کٹھار سے کاٹ کر سہج ہی میں گرو کے رن سے مکت ہو جاتا۔ (یعنی گرو سمبندھی اپنے کرتویہ کا پالن کر کے ان کا قرضہ چکا دیتا۔

دوہا

گادھی سونو کہہ ہرذہ ہنسی منی ہی ہری ارنی سوجھ
ایمیہ کھانڈ نہ اکھمیہ اجہوں نہ بوجھ ابوجھ!

وشوامتر جی من ہی من میں ہنس کر کہتے ہیں کہ منی کو ہر طرف ہریاول ہی ہریاول نظر آرہی ہے۔ (یعنی پرشورام لکشمن کو بھی سادھارن کھشتریوں کی طرح آسانی سے جیت لینا سمجھ رہے ہیں) مگر یہ تو فولاد کا کھانڈا ہے رس کی کھانڈ نہیں ہے کہ آسانی سے منہ میں گھل جائے۔ افسوس ہے کہ اپنے سامنے شری جی کے پربھاؤ

دھنش کو ان کے دوارہ تو ڑا ہوا جان کر بھی۔ بے سمجھ منی نے ان کے پربھاؤ کو نہیں سمجھا۔

چوپائی

کہیو لکھن منی سیل تمہارا۔ کو نہیں جان بدت سنسارا
ماتا پتہی ارنی بھئے نیکیں۔ گرو رن تو رہا سوچ بڑ جی کیں

لکشمن جی نے کہا ہے منی۔ آپ کے شیل کو کون نہیں جانتا۔ آپ ماتا پتا کے رن سے تو بھلی پرکار مکت ہو چکے (پرشورام جی نے اپنے باپ کی آگیا سے اپنی ماتا کو مار دیا تھا۔ لکشمن جی اس گھٹنا کو شکایت کر کے منی کو چڑا رہے ہیں۔ کہ آپ نے ماتا پتا کے رن کو بھلی بھانت چکایا ہے) اب کیول گرو کا رن چکانا باقی ہے۔ جس کا آپ کے من میں بڑی چنتا (فکر) ہو رہی ہے۔

سو جنو ہمرے ہی ماتھے کاڑھا۔ دن چلی گئے بیاج بڑ باڑھا
اب آنئے بیو ہریا بولی۔ تُرت دیوں میں تھیلی کھولی

سو وہ گرو کا قرضہ آپ نے ہمارے ذمہ لگا دیا ہے بہت دن بیت گئے اس لیے بیاج بھی بہت بڑھ گیا ہوگا۔ اب کسی حساب کرنے والے کو بلا لیجیے تو میں ترنت ہی تھیلی کھول کر ادا کر دوں گا۔

سُنی کٹو بچن کٹھار سدھارا۔ ہائے ہائے سب سبھا پکارا
بھرگو بر پر سو دیکھاؤ ہو موہی۔ بپر بچار بچوں نرپ دروہی

لکشمن جی کے ان کڑوے بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے کٹھار سنبھالا۔ سب سبھا ہائے ہائے پکار اٹھی۔ لکشمن جی نے کہا۔ ہے بھرگو شریشٹھ! کیا آپ مجھے پھرسا دکھا رہے ہیں؟ ہے کھشتری راجاؤں کے دشمن میں تو برہمن سمجھ کر طرح دے رہا ہوں۔

ملے نہ کبہوں سبھٹ رن گاڑھے۔ دوج دیوتا گھر ہی کے باڑھے
انوچت کہی سب لوگ پکارے۔ رگھوپتی سینن ہی لکھن نیوارے

آپ کو کبھی شور ویر یودھاؤں سے واسطہ نہیں پڑا ہے۔ برہمن دیوتا! آپ اپنے گھر ہی میں بڑے یودھا بنے پھرتے ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ پکار اٹھے کہ یہ انوچت کہا (یعنی ایسا کہنا نامناسب

تب شری رام چندر جی نے اشارے سے لکشمن جی کو بولنے سے منع کر دیا۔

دوہا

لکھن اُتر آہوتی سرس بھر گو بر کوپ کر سانو
بڑھت دیکھی جل سم بچن بولے رگھو کل بھانو

لکشمن جی کے اُتر آگنی میں ڈالی جانی والی آہوتی کے سمان ہیں جس سے بھرگو سریشٹھ شری پرشورام جی کی کرودھ روپی اگنی کو پرچنڈ ہوتے دیکھ کر سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی جل کے سمان شانت کرنے والے بچن بولے۔

چوپائی

ناتھ کرہو بالک پر چھوہو۔ سُودھ دودھ مکھ کریئے نہ کوہو
جوں پے پربھو پربھاو کچھ جانا۔ توں کی برابری کرت ایانا

ہے سوامی! بالک پر دیا کیجئے بھولے بھالے دودھ مکھ بچے پر کرودھ نہ کیجئے۔ یدی یہ آپ کے پربھاو کو کچھ بھی جانتا تو یہ نادان کیا کبھی آپکی برابری کرنے کا حوصلہ کرتا۔؟

جوں لرکی کچھ اچگری کرہیں۔ گر پتو ماتو مود من بھرہیں
کریئے کرپا سشو سیوک جانی۔ تمہہ سم سیل دھیر مُنی گیانی

یدی بالک کچھ ڈھٹائی بھی کرے تو بھی گرو پتا ماتا من میں آنند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ بچے کو اپنا سیوک جان کر کرپا کیجئے۔ آپ تو سم درشی سوشیل ستھر بدھی اور گیانی منی ہیں۔

رام بچن سُنی کچھک جُڑانے۔ کہی کچھ لکھن بہودی مُسکانے
ہنست دیکھی نکھ سکھ رس بیاپی۔ رام تور بھراتا بڑ پاپی

رام چندر جی کے بچن سن کر پرشورام جی کچھ ٹھنڈے ہوئے اتنے میں لکشمن جی پھر کچھ کہہ کر مسکرائے۔ اُن کو ہنستے ہوئے دیکھ کر پرشورام جی کے سارے شریر میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کرودھ اگنی بھڑک اٹھی۔ انہوں نے کہا۔ ہے رام! تمہارا بھائی مہا پاپی ہے۔

گور شریر سیام من ماہیں۔ کال کوٹ مکھ پے مکھ ناہیں

یہ شریر کا گورا ہے پر من کا کالا ہے۔ زہر مکھ ہے دودھ مکھ نہیں۔ سبھاو سے ہی ٹیڑھا ہے۔ تمہارا انویائی نہیں یعنی تمہارے جیسے شیل سبھاو کا نہیں۔ یہ نیچ مجھے موت کے روپ میں نہیں دیکھتا۔

سہج ٹیڑھا انوہرئی نہ توہی۔ نیچو میچو سم دیکھ نہ موہی

دوہا

لکھن کہیو ہنسی سنہو منی کرودھ پاپ کر مول
جیہی بس جن انوچت کرہیں چرہیں بسو پرتی کول

لکشمن جی نے کہا ہے منی! سنیئے۔ کرودھ پاپ کا مول ہے جس کے وش میں ہو کر منش انوچت کرم کر بیٹھتے ہیں۔ اور وشو دروہی بن کر وچرتے ہیں۔

چوپائی

میں تمہار انوچر مُنی رایا۔ پری ہری کوپ کریئے اب دایا
ٹوٹ چاپ نہیں جری ہی ساتے۔ بیٹھئے ہوئی ہیں پاے پرانے

ہے منیشور! میں تو آپ کا سیوک ہوں اب کرودھ چھوڑ کر دیا کیجئے۔ کرودھ کرنے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں جڑ سکے گا بیٹھ جائیے۔ کھڑے کھڑے پاؤں دکھنے لگ گئے ہوں گے۔

جوں اتی پریہ تو کریئے اپائی۔ جوریئے کوؤ بڑ گنی بلائی
بولت لکھنہیں جنک ڈراہیں۔ مشٹ کرہو انوچت بھل ناہیں

یدی دھنش بہت ہی پیارا ہے۔ تو اس کے جڑنے کا اپائے کیجئے کسی کاریگر کو بلوا کر جڑوا لیجئے۔ لکشمن جی کے بولنے سے جنک جی ڈر گئے اور کہنے لگے بس چپ رہو۔ انوچت بچن بولنا اچھا نہیں۔

تھر تھر کانپہیں پر نر ناری۔ چھوٹ کمار کھوٹ بڑ بھاری
بھرگو پتی سُنی سُنی نربھے بانی۔ رس تن جرئی ہوئی بل ہانی

نگر کے سب استری پرش تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اور من ہی من میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ چھوٹا راجکمار بڑا کھوٹا ہے۔ پرشورام جی لکشمن جی کے نڈر بچنوں کو سن سن کر کرودھ کے مارے آگ بگولا ہو رہے ہیں۔

اور اُن کے بل کی ہانی ہو رہی ہے۔

بولے راگھو دینہہ نہورا۔ بچیوں بچاری بندھو لگھو تورا
منو ملین تنو سندر کیسیس۔ پکھ رس بھر اگنان گھٹو جیسیس

پھر رامچندر جی کو اُلاہنا دے کر پرشو رام جی بولے تیرا چھوٹا
بھائی جان کرمیں اسے چھوڑ رہا ہوں۔ یہ من کا میلا اور تن کا اُجلا
کیسا ہے جیسا کہ سونے کا گھڑا وِش سے بھرا ہوا ہو۔

دوہا

سُنی لچھمن بہسے بہوری نین تریرے رام
گرسمیپ گونے سکچی پری ہری بانی بام

تب لکشمن جی پھر ہنسے۔ تب شری رامچندر جی نے اُنکی طرف
ٹیڑھی نظر سے دیکھا۔ تب وہ ڈر کر گرو جی کے پاس چلے گئے۔ اور جو کچھ
ہنسکر اُلٹی سیدھی بات کہنے لگے تھے اُسے اندر ہی روک لیا۔

چوپائی

اتی بنیت مرِدو سیتل بانی۔ بولے رام جوری جُگ پانی
سُنہو ناتھ تمہہ سہج سُجانا۔ بالک بچن کرئیے نہیں کانا

شری رام چندر جی دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑی نمرتا سے کومل شیتل
بچن بولے۔ ہے ناتھ! سُنئے۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے
والے ہیں۔ بالک بچنوں پر کان نہ دیجئے۔

بَرَرے بالکو ایکو سبھاو۔ انہہ نہ سنت بدُشہیں کاؤ
تیہیں ناہیں کچھو کاج بگارا۔ اپرادھی میں ناتھ تمہارا

کیڑے مکوڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاؤ ہے۔ سنت لوگ انہیں
کبھی بھی دوشی نہیں ٹھہراتے لکشمن نے تو کچھ کام بھی نہیں بگاڑا ہے۔
آپکے گرو کے دھنش توڑنے کا اپرادھی تو میں ہوں۔

کرِپا کوپ بدھو بندھب گوسائیں۔ مو پر کرئیے داس کی نائیں
کہئیے بیگی جیہی بدھی رِس جائی۔ مُنی نایک سوئی کروں اُپائی

اسلئے ہے سوامی! کرپا۔ کرودھ۔ بدھ (مارنا) اور بندھن جو کچھ
کرنا چاہو۔ وہ مجھ سیوک پر کیجئے۔ جلدی کہئے جس اُپائے سے آپکا کرودھ
شانت ہو جائے۔ وہ اُپائے میں کروں گا۔

کہہ مُنی رام جائی رِس کیسیں۔ اجہو انج تو چتو اتیسیں
ایہی کے کنٹھ کُٹھارُ دینہا۔ تو میں کاہ کوپو کری کینہا

مُنی نے کہا۔ ہے رام! میرا کرودھ کیسے شانت ہو۔ اب
بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھور کر دیکھ رہا ہے۔ اس کی گردن پر میں نے
اگر کُٹھار نہ چلائی تو ویرتھ کرودھ کرکے کیا لابھ اُٹھایا۔!

دوہا

گربھ سروہیں اونپ رونی سُنی کُٹھار گتی گھور
پرسو اچھت دیکھیوں جیت بیری بھوپ کسور

جس بھیانک کُٹھار کرنی کو سُن کر کے گر جاتے ہیں۔
اُس پھرسے کے ہوتے ہوئے میں اس شترو راجکمار کو جیتا دیکھ رہا ہوں۔

چوپائی

بہئی نہ ہاتھ دہی رِس چھاتی۔ بھا کُٹھارُ کُنٹھت نرپ گھاتی
بھیو بام بدھی پھریو سبھاؤ۔ مورے ہردے کرپا کسی کاؤ

چھاتی کرودھ سے جل رہی ہے۔ پراس بالک پر ہاتھ نہیں اُٹھتا۔ راجاؤں
کا گھاتک یہ کُٹھار بھی کُند ہو گیا بدھاتا میرے ویریت ہو گئے۔ اس سے
میرا سبھاؤ بدل گیا نہیں تو میرے من میں کسی سمے بھی کرپا کیسی۔

آجو دیا دکھو دُسہہ سہاوا۔ سُنی سومتری بہسی سر نادا
باؤ کرپا مورتی انو کولا۔ بولت بچن جھرت جنو پھولا

آج دیا نے مجھے یہ دُسہہ دکھ سہن کرنے پر ودش کر دیا ہے۔ یہ سنکر سومترا
نندن شری لکشمن جی ہنس کر سر نیچے کرکے کہا۔ واہ ری کرپا۔ واہ ری کرپا کے
انکول مورتی بچن بولتے ہیں۔ مانو پھول جھڑتے ہیں۔

جوں پے کرپاں جریہیں مُنی گاتا۔ کرودھ بھئیں تنو راکھ بدھاتا
دیکھو جنک ہٹھی بالکو ایہو۔ کینہہ چہت جرجم پر گیہو

ہے مُنی! یدی کرپا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے۔
تو کرودھ کرنے سے تو شریر کی رکھشا بدھاتا ہی کریں گے۔ پرشو رام جی
بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ ہٹھیلا بالک اپنی مورکھتا وش یم پوری میں
اپنا ڈیرہ ڈالا چاہتا ہے۔

بیگی کرہو گن آنا دھنہ اوٹا۔ جھٹ چھوٹ کھوٹ نرپ ڈھوٹا
بیسے لکھنو کہا من ماہیں۔ موندیں آنکھیں کتہوں کو اُو ناہیں

اس کو جلدی ہی میری آنکھوں سے دور کر دو۔ یہ راجکمار دیکھنے میں تو چھوٹا ہے پر تو ہے بڑا کھوٹا۔ لکشمن جی نے ہنس کر من ہی من میں کہا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے۔ پھر آپ کی درشٹی میں کوئی کہیں بھی نہیں ہے۔

دوہا

پرشورامو تب رام پرتی بولے اُراتی کرودھو
سمبھو سرا سن تورِی سٹھ کرسی ہمار پرلو دھو

پرشورام جی من میں اتی انت کرودھ کر کے شری رام جی سے بولے ارے شٹھ! (دُشٹ) تو شیو جی کا دھنش توڑ کر الٹا ہمیں ہی گیان سکھاتا ہے۔

چوپائی

بندھو کہی کٹو سمت تورِ۔ تو چھل بنے کر سی کر جوریں
کرو پری توشو مور سنگراما۔ ناہیں تا چھاڑ کہاوپ راما

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہہ سے ہی کٹھور بچن بولتا ہے اور تو دونوں ہاتھ جوڑ کر نمرتا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ یا تو یدھ میں مجھے سنتشٹ کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے۔

چھلو تجی کرہی سمر و سبودروہی۔ بندھو سہت نان ماریوں توہی
بھرگو پتی بکہیں کٹھار اُٹھائیں۔ من مسکاہیں رامو سر ناہیں

ہے شو دروہی چھل چھوڑ کر میرے ساتھ یدھ کر۔ نہیں تو سمیت تمہارے چھوٹے بھائی کے تجھے مار ڈالوں گا۔ پرشورام جی کٹھار اٹھائے بکواد کر رہے ہیں۔ اور شری رام چندر جی سر جھکائے من ہی من میں مسکرا رہے ہیں۔

گنہہ لکھن کر ہم پر روشو۔ کتہوں سدھائی ہوتے بڑ دوشو
ٹیڑھ جانی سب بندئی کاہو۔ بکر چندر ہی گرہسئی نہ راہو

شری رام چندر جی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو لچھمن کا ہے۔ اور کرودھ مجھ پر کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں سدھائی (سیدھا پن سرلتا بھولا پن مانستا) سے بھی بڑا دوش ہوتا ہے۔ ٹیڑھا جان کر سب لوگ کسی کی بندنا کرتے ہیں۔ ٹیڑھے چندرما کو تو راہو بھی نہیں ستاتا

رام کہیو رس تجئے منیشا۔ کر کٹھار آگیں یہ سیسا
جیہیں رس جائی کرئیے سوئی سوامی۔ موہی جانئے آپن انوگامی

شری رام چندر جی نے کہا ہے منیشور! کرودھ چھوڑیئے۔ آپ کے ہاتھ میں کٹھار ہے۔ اور اس کے آگے میرا یہ سر ہے۔ ہے سوامی جس پرکار آپ کا کرودھ شانت ہو وہی کیجئے اور مجھے اپنا سیوک جانیئے۔

دوہا

پربھو ہی سیوک ہی سمر کس تجہو بپر بر روشو
بیشو بلوکیں کہیسی کچھو بالکہو نہیں دوشو

سوامی اور سیوک میں یدھ کیسا! ہے منی شریشٹھ غصے کو تیاگ دیجئے۔ آپ کے بھیس کو دیکھ کر بالک نے کچھ برا بھلا کہہ ڈالا ہے۔ واستو میں تو اس کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔

چوپائی

دیکھی کٹھار بان دھنو دھاری۔ بھئی لرکی ہی رس بیرو بچاری
نامو جان پے تمہہ ہی نہ چینہا۔ بنس سبھائن اُترو تیہیں دینہا

کٹھار، دھنش بان دھارن کئے دیکھ کر اس لڑکے نے آپ کو ویر سمجھ کر کرودھ کیا۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا۔ پرنتو اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اپنے کل کے سبھاو انوسار اس نے اتر دیا۔

جوں تمہہ اوتیہو منی کی ناہیں۔ پد رج سر سسو دھرت گوسائیں
چھمہو چوک انجانت کیری۔ چہئے بپر اُر کرپا گھنیری

ہے گوسائیں! یدی آپ منی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے چرنوں کی رج کو اپنے مستک پر دھرتا۔ انجان پن میں جو بھول ہوئی۔ اسے کشما کیجئے۔ براہمنوں کے ہردے میں تو بہت دیا ہونی چاہئے

ہم ہی تمہہ ہی سری برکیسی ناتھا۔ کہہو نہ کہاں چرن کہاں ماتھا

رام ناتھ لگھو نام ہمارا۔ پرسو سہت بڑ نام تو ہارا

ہے ناتھ! ہماری اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے۔ کہو تو بھلا کہاں چرن اور کہاں مستک کہاں میرا چھوٹا سا نام کیول رام اور کہاں آپ کا بڑا نام پرشو سہت رام (یعنی پرشورام)

دیو ایکو گنو دھنش ہمارے۔ نو گن پرم پنیت تمہارے

سب پرکار ہم تم سن ہارے۔ چھمہو بپر اپرادھ ہمارے

ہے دیو۔ ہم میں تو کیول ایک دھنش ہی گن ہے اور آپ میں پرم پوتر (شم۔ دم۔ تپ۔ شوچ۔ کشما۔ سرلتا۔ گیان اور وگیان اور آستکتا) نو گن ہیں۔ ہم تو سب پرکار ہی آپ سے ہار چکے ہیں برہمن! ہمارے اپرادھ کشما کیجئے۔

دوہا

بار بار منی بپر بر کہا رام سن رام
بولے بھرگو پتی سرش ہسی تہوں بندھو سم بام

شری رام چندر جی نے پرشورام جی کو بار بار منی اور برہمن شریشٹھ کہہ کر سمبودھت (مخاطب) کیا تب پرشورام جی کرودھ کی ہنسی ہنس کر بولے۔ تو بھی اپنے بھائی کے سمان کھوٹا ہے۔

چوپائی

نپٹہیں دوج کری جانہی موہی۔ میں جس بپر سناوؤں توہی
چاپ سروا سر آہوتی جانو۔ کوپو مور اتی گھور کرسانو

تو مجھے صرف برہمن ہی سمجھتا ہے۔ میں جیسا برہمن ہوں سو تمہیں سناتا ہوں۔ میرے دھنش کو سروا جانو۔ بان آہوتی ہے۔ اور میرا کرودھ یگیہ کی پرچنڈ جوالا ہے۔

سمدھ سین چترنگ سہائی۔ مہا مہیپ بھئے پشو آئی
میں یہی پرسو کاٹ بلی دینہے۔ سمر جگیہ جپ کوٹنہہ کینہے

چترنگنی سینا یگیہ کی سامگری ہے۔ اس یگیہ میں بلی کے پشو عوض بڑے راجہ لوگ آئے ہیں۔ جن کو اس پھرسے سے کاٹ کر میں نے بلی دی ہے۔

ایسے کروڑوں یدھ یگیہ میں نے پکار پکار کر راجاؤں کی بلی دیکر لئے ہیں۔

مور پربھاو بدت نہیں تورے۔ بولسی ندری بپر کے بھورے
بھنجیو چاپ دا پو بڑ باڑھا۔ اہم اتی منہوں جیتی جگ ٹھاڑھا

تو میرے پربھاو کو نہیں جانتا۔ اس لئے برہمن شبد سے سمبودھن کر کے تو دھوکا کھا کر میرا اپمان کر رہا ہے۔ دھنش کو توڑ کر تیرا گھمنڈ بڑا بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے مانو سارے سنسار کو ہی جیت کر دم لیا ہے۔

رام کہا منی کہو بچاری۔ رس اتی بڑی لگھو چوک ہماری
چھوئت ہی ٹوٹ پناک پرانا۔ میں کیہی ہیتو کروں ابھیمانا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے منی! وچار کر کے بولئے ہماری بھول تو چھوٹی سی ہے۔ پرنتو اس پر آپ اتنا کرودھ کیوں کر رہے ہو۔ وہ بیچارہ پرانا دھنش تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر بھلا میرے ابھیمان کرنے کا کیا کارن رہا ہے۔

دوہا

جوں ہم ندرہیں بپر بدی ستیہ سنہو بھرگو ناتھ
تو اس کو جگ سبھٹو جیہی بھے بس ناوہیں ماتھ

ہے بھرگو ناتھ! یدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرادر کرتے ہیں۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں سنئے! ایسا سنسار بھر میں کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔ ڈر کر جس کے آگے ہم مستک جھکائیں۔

چوپائی

دیو دنج بھوپتی بھٹ نانا۔ سم بل ادھک ہوؤ بلوانا
جوں رن ہمیں پچارے کوؤ۔ لڑہیں سکھیں کالو کن ہوؤ

دیوتا۔ دَیت۔ راجہ یا اور بہت سے یودھا بھلے ہی وہ ہمارے برابر کا بل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شالی ہوں۔ جو بھی یدھ بھومی میں ہمیں لڑنے کے لئے للکارے بھلے ہی وہ سوئم کال بھی ہو۔ ہم سکھ پوروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔

چھتری تنو دھری سمر سکانا۔ کل کلنکو تیہیں پامر آنا
کہوں سبھاو نہ کل ہی پرسنسی۔ کالہو ڈرہیں نہ رن رگھو بنسی

کھشتری ہو کر جو برہمن سے ڈرتا ہے وہ نیچ اپنے کل کو کلنکت کرتا ہے۔ میں سچ سبھاؤ ہی یہ بات کہتا ہوں۔ اپنے کل کی بڑائی نہیں کرتا کہ رگھو ونشی یدھ بھومی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

بپر بنس کے اسی پربھتائی۔ ابھے ہوئی جو تمہہ تی ڈیرائی
سُنی مردو گوڑھ بچن رگھوپتی کے۔ اُگھرے پٹل پرشو دھر متی کے

برہمن ونش کی ایسی ہی بڑائی ہے۔ کہ جو آپ سے ڈرتا ہے۔ وہ نربھے ہو جاتا ہے۔ (یا اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کتنا بھی نربھے کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے ڈرتا ہے) شری رگھوناتھ جی کے کومل گوڑھ بچنوں کو سُن کر پرشورام جی کے عقل کے پردے کھل گئے۔ (ہوش ٹھکانے آ گئے)

رام رماپتی کر دھنُو لیہو۔ کھینچہو مٹے مور سندیہو
دیت چاپ آپہی چلی گیئو۔ پرسورام من بسمیہ بھیئو

پرشورام جی نے کہا ہے رام آپ لکشمی پتی وشنو کے دھنش کو لیجئے اور اس کا چلہ چڑھائیے۔ تب میرا سندیہہ مٹ جائیگا۔ پرشورام جی دھنش دینے لگے۔ پرنتو وہ آپ ہی چلا گیا تب پرشورام جی کے من میں بڑا آشچریہ ہوا۔

دوہا

جانا رام پربھاؤ تب پلک پرپھلت گات
جوری پانی بولے بچن ہردیاں نہ پریم سماتا

تب شری رام جی کے پربھاؤ کو جان کر پرشورام جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور من میں آنند بھر آیا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ بچن بولے اُن کے ہردے میں اتھاہ پریم تھا۔

چوپائی

جے رگھو بنس بنج بن بھانو۔ گہن دنج کل دہن کرسانو
جے سُر بپر دھینو ہت کاری۔ جے مد موہ کوہ بھرم ہاری

ہے رگھو ونش کمل بن کے سورج! ہے راکشسوں کے کل روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی روپ! ہے دیوتا برہمن اور گئو کے کلیان
ہے ماہ موہ کرودھ اور اگیان کو ہرنے والے! آپکی جے ہو جے ہو۔

بنے سیل کرونا گن ساگر۔ جیتی بچن رچنا اتی ناگر
سیوک سکھد سبھگ سب انگا۔ جے سریر چھبی کوٹی اننگا

ہے نمرتا! شیل اور دیا آدی گنوں کے سمندر! ہے بچن رچنا کرنے میں اتی کشل ہے۔ سکھدائیک! ہے سب انگوں سے سُندر! اور شریر میں کروڑوں ہی کامدیوں کی شوبھا دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

کروں کاہ مُکھ ایک پرسنسا۔ جے مہیس من مانس ہنسا
انوچت بہت کہیوں اگیاتا۔ چھمہو چھما مندر دوؤ بھراتا

میں اپنے ایک مُنہ سے آپکی کیا استتی کروں۔ ہے شوجی کے من روپی سمندر کے ہنس! آپ کی جے ہو۔ میں نے آپ کو اگیان وش بہت بُرا بھلا کہا۔ آپ دونوں بھائی کشما کے مندر ہیں مجھے کشما کیجئے

کہی جے جے جے رگھو کل کیتو۔ بھرگوپتی گئے بنہی تپ ہیتو
اپ بھئے کُٹل مہیپ ڈیرانے۔ جہاں تہاں کائر گونہیں پرانے

ہے رگھو کل کیتو شری رام چندر جی۔ آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جیکار کرتے ہوئے پرشورام جی بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ دُشٹ راجے اپنے من کے ہی ڈر سے بھے بھیت ہو گئے۔ اور کائرتا دکھا کر چپکے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

دوہا

دیونہہ دینہیں دُندُبھیں پربھو پر برسہیں پھول
ہرشے پُر نر ناری سب مٹی موہ مے سُول

دیوتاؤں نے نقارے بجائے اور پربھو پر پھول برشا کرنے لگے۔ نگر کے سب نر ناری پرسن ہو گئے اور انکا سارا موہ تاپ مٹ گیا

چوپائی

اتی گہہ گہے باجنے باجے۔ سبہیں منوہر منگل ساجے
جوتھ جوتھ ملی سُمکھی سُنینیں۔ کریں گان کل کوکل بینیں

جنک پور میں خوب دھوم دھام سے باجے بجنے لگے سب نے منگل ساج سجائے۔ سندر بیتروں والی اور کوئل کے سمان سُریلے سُر والی استریوں کے سموہ کے سموہ مل کر سندر گیت گانے لگیں۔

سُکھو بدیہہ کر برنی نہ جائی۔ جنم دردری منہوں ندھی پائی
بگت تراس بھئی سیا سُکھاری۔ جنو بدھو اُدیئں چکور کماری

جنک جی کے سُکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کسی جنم کے غریب نِش کو دھن کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ سیتا جی کا ڈر دُور ہو گیا۔ اور وہ بہت پرسن ہو گئیں۔ جیسے چندرما کے چڑھنے سے چکور کی کنیا پرسن ہو جاتی ہے۔

جنک کینہہ کوسک ہی پرناما۔ پربھو پرساد دھنو بھنجیو راما
موہی کرت کرت کینہہ دُوؤں بھائیں۔ اب جو اُچت سو کہیے گوسائیں

جنک جی نے وشوامتر جی کو پرنام کر کے کہا۔ کہ ہے پربھو! آپ کی کرپا سے ہی رام نے دھنش کو توڑا ہے۔ دونوں بھائیوں نے مجھے کرتارتھ (لونہال) کر دیا۔ اب جو کرنے یوگیہ کرتویہ ہے سو مجھے کہیے۔

کہہ مُنی سُنو نرناتھ پربینا۔ رہا بیاہو چاپ آدھینا
ٹوٹت ہی دھنو بھیو بیاہو۔ سُر نر ناگ بدت سب کاہو

مُنی وشوامتر جی بولے! ہے گیان وان نریش سُنو۔ بیاہ تو دھنش کے ادھین تھا۔ دھنش کے ٹوٹتے ہی بیاہ ہو گیا۔ دیوتا۔ منش۔ ناگ سب کوئی اسے جان گئے۔

دوہا

تدپی جائی تمہہ کرہو اب جتھا بنس بیوہارو
بوجھی بپر کُل برِدھ گُر بید بدت آچارو

تو بھی تم جا کر اپنے کُل کا جیسا بیوہار ہو۔ کرو۔ اپنے یہاں کے پنڈت۔ کُل کے بڑے بوڑھے اور گُرو سے پوچھ کر جیسا وید میں کہا گیا آچار ہو۔ وہ کرو۔

چوپائی

دوت اودھ پُر پٹھو جائی۔ آنہیں نرپ دسرتھ ہی بولائی

مُدت راؤ کہی بھلیہیں کرپالا۔ پٹھئے دُوت بولی تیہی کالا

پہلے تو جا کر اجودھیا کو دُوت بھیجو۔ جو راجہ دشرتھ کو بُلا لا دے۔ راجہ نے پرسن ہو کر کہا ہے کرپالو! بہت اچھا اور اسی سمے دوتوں کو بلا کر بھیج دیا۔

بہوری مہاجن سکل بولائے۔ آئی سبنہی سادر سر نائے
ہاٹ باٹ مندر سُر باسا۔ نگر سنوارہو چارہُوں پاسا

پھر راجہ نے جنک پور کے سارے بڑے بڑے آدمیوں کو بلایا۔ سب نے آکر رام کو آدر پوروک سر نوایا۔ راجہ نے انہیں کہا کہ بازار راستے مندر اور دیو بھون اور سارے نگر کو چاروں طرف سے سجاؤ۔

ہرشی چلے نج نج گرہ آئے۔ پُنی پریچارک بولی پٹھائے
رچہو بچتر بتان بنائی۔ سر دھری بچن چلے سچُو پائی

وہ سب بڑے آدمی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھر آئے پھر راجہ نے سیوکوں کو بُلا بھیجا۔ اور انہیں آگیا دی کہ وچتر منڈپ کی رچنا رچو۔ راجہ کے بچنوں کو سر دھر وہ سیوک سُکھ پا کر چلے۔

پٹھئے بولی گُنی تنہہ نانا۔ جے بتان بدھی کُسل سُجانا
بدھی ہی بندھی تنہہ کینہہ آرمبھا۔ بِرچے کنک کدلی کے کھمبھا

انہوں نے بہت سے کاریگروں کو بلوایا جو کہ منڈپ بنانے میں بہت تجربہ کار اور چتر تھے۔ انہوں نے برہما جی کو نمسکار کر کے منڈپ کو بنانا شروع کیا۔ اور پہلے سونے کے کیلوں کے ستون بنائے۔

دوہا

ہرت منہہ کے پتر پھل پدم راگ کے پھول
رچنا دیکھی بچتر اتی منو برنچی کر بھول

ہری ہری منیوں کے پتے اور پھل بنائے اور لال منیوں کے پھول بنائے۔ منڈپ کی اتی وچتر رچنا کو دیکھ کر برہما جی کی مت بھی موہت ہو گئے۔

چوپائی

بینو ہرت منی مئے سب کینہے۔ بَرل بُرپ پرہیں نہیں جینہے
کنک کلیتاہی بیلی بتائی۔ لکھی نہیں یہ بدئی سپرن سُہائی

بانس ہری منیوں کے بنائے جو بیدھے اور ایسے گانٹھوں سے یکمُت تھے۔ کہ پہچان ہی نہیں پڑتے تھے۔ کہ یہ سادھارن بانس ہیں یا منیوں کے ہیں۔ سونے کی ایسی ناگ بیل بنائی جو پتوں سمیت ایسی معلوم ہوتی تھی کہ پہچانی نہیں جاتی تھی۔

تیہی کے رچی پچی بندھ بنائے۔ بیچ بیچ مُکتادام سُہائے
مانک مرکت کلس پیروزا۔ چیری کوری پچی رچے سروجا

اسی ناگ بیل کے ریچ کر اور پچیکاری کر کے بندھن بنائے بیچ بیچ موتیوں کی سُندر جھالریں لگائیں۔ مانک۔ پنے۔ ہیرے اور فیروزے ان چار رتنوں کو چیر کر کھود کر اور پچیکاری کر کے انہیں کے رنگ والے چار رنگوں کے کمل بنائے۔

کئے بھرنگ بہو رنگ بہنگا۔ گو بجیں کوجیں پون پرسنگا
سُر پرتما کھمبن گڑھی کاڈھیں۔ منگل درب لئیں سب ٹھاڈھیں

بھونرے اور بہت رنگوں کے پنچھی بنائے۔ جو ہوا لگنے سے گونجتے اور بولتے تھے۔ کھمبوں پر دیوتاؤں کی پرتمائیں (مورتیاں) گڑھ گڑھ کر نکالیں۔ جو شگون والی وستوئیں اُٹھائی کھڑی تھیں۔

چوکیں بھانتی انیک پُرائیں۔ سندھُر منی مے سہج سُہائیں

بہت پرکار کے چوک پُرائے گئے جو گج مُکتاؤں کے تھے اور سبھاؤ سے ہی سُندر تھے۔

دوہا

سور بھیت سیبھاک سُٹھی رکئے نیل منی کوری
ہیم اور مرکت گھوری لست پاٹ مئے ڈوری

بہت ہی سُندر آم کے پتے نیل منی کو کھود کر بنائے۔ سونے کے بور اور ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے پنّے کے بنے ہوئے پھولوں کے گچھے شوبھایمان تھے۔

چوپائی

رچے رُچر بر بند نوارے۔ منہوں منوبھو پھند سنوارے
منگل کلس انیک بنائے۔ دھوج پتاک پٹ چمر سُہائے

سندر نوار ایسے سُہاونے اور اُتّم بنائے مانو کامدیو نے پھندے لگائے ہوں۔ بہت سے منگل کلش (گھڑے) اور سندر دھوجا۔ پتاکا (جھنڈے) پردے اور چنور بنائے۔

دیپ منوہر منی مئے نانا۔ جائی نہ برنی بچتر بتانا
جیہیں منڈپ دُلہنی بیدیہی۔ سو برنے اسی متی کبی کیہی

سُندر منوہر منیوں کے دیپک پرکاشمان ہیں ایسے وچتر منڈپ کی رچنا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ جس منڈپ میں شری سیتا جی دُلہن ہوں گی۔ ایسی بڑی بدھی سے یکُت کون کوی ہے جو اس کا ورنن کر سکے۔

دولہو رام روپ گُن ساگر۔ سو بتانو تہوں لوک اُجاگر
جنک بھون کے سوبھا جیسی۔ گرہ گرہ پرتی پُر دیکھئے تیسی

جس منڈپ میں دولہا سب روپ اور گنوں کے سمندر شری رام چندر جی ہوں گے۔ وہ منڈپ تو تینوں لوکوں میں اُجاگر ہوگا ہی جیسی شوبھا جنک جی کے راج مندر کی ہے۔ ویسی ہی شوبھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے۔

جیہیں تیرہُتی تیہی سمے نہاری۔ تیہی لگھو لگہیں بھون دس چاری
جو سمپدا نیچ گرہ سوہا۔ سو بلوکی سُر نایک موہا

اُس سمے جس کسی نے ترہُت نگر کو دیکھا۔ اُسے چودہ لوک تچھ جان پڑے۔ جو شوبھا نگر کے چھوٹے سے چھوٹے گھرانے میں تھی۔ اُسے ہی دیکھکر دیوا اندر موہت ہو جاتے تھے بڑے گھرانوں کی شوبھا کے تو کہنا ہی کیا۔

دوہا

بسئی نگر جیہیں لچھی کری لپٹ ناری بر بیشو
تیہی پُر کے شوبھا کہت سکچیہہ سارد سیشو

شری لکشمی جی کپٹ سے استری کا سندر روپ بنا کر جس نگر میں براجتی ہیں۔ اس نگر کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں۔

چوپائی

پہنچے دُوت رام پُر پاون۔ ہرشے نگر بلوکی سُہاون
بھوپ دوار تنہہ خبر جنائی۔ دسرتھ نرپ سُنی لئے بولائی

جنک جی کے بھیجے ہوئے دُوت پرم پوتر پُری شری ایودھیا جی میں پہنچے۔ اور نگر کی سندرتا کو دیکھکر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے راج دوار میں جا کر اپنے آنے کی خبر دی۔ سُنکر راجہ دسرتھ جی نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔

کری پرنام تنہہ پاتی دینہی۔ مُدت مہیپ آپ اُٹھی لینہی
باری بلوچن باچت پاتی۔ پُلک گات آئی بھری چھاتی

دوتوں نے راجہ کو نمسکار کر کے پتر دیا۔ راجہ دسرتھ نے پرسن ہو کر سویم اُٹھ کر پتر پکڑا۔ پتر کو پڑھتے ہی اُن کی آنکھوں میں آنند جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ ہردے میں اُن کے آنند سماتا نہ تھا

رام لکھن اُر کر بر چیٹھی۔ رہی گئے کہت نہ کھاٹی میٹھی
پُنی دھری دھیر پتر کا باچی۔ ہرشی سبھا بات سُنی ساچی

رام اور لکشمن ہردے میں ہیں۔ اور سندر چٹھی ہاتھ میں ہے۔ پریم میں مگن وہ جیسے کے تیسے رہ گئے۔ اور چٹھی کی کھٹی میٹھی بات کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر دھیرج پکڑ کر چٹھی پڑھی۔ سچے منگل سماچار سُنکر ساری سبھا بڑی پرسن ہوئی۔

کھیلت رہے تہاں سُدھی پائی۔ آئے بھرت سہت ہت بھائی
پوچھت اتی سنیہہ سکچائی۔ تات کہاں تیں پاتی آئی

بھرت جی جہاں کھیلتے تھے وہاں یہ خبر سُن کر اپنے مِتروں اور چھوٹے بھائی شتروگھن سمیت راج دربار میں آئے۔ اور بڑے پریم سے لجاتے ہوئے راجہ دسرتھ سے پوچھا۔ تات! یہ پتر کہاں سے آئی ہے۔

دوھا

کُسل پران پریہ بندھو دوؤ ہیں کہہو کہیں دیس
سُنی سنیہہ سانے بچن باچی بہوری نریس

ہمارے پران پیارے دونوں بھائی کُشل تو ہیں کیسے وہ کس دیش میں ہیں۔ پریم سے بھری پوتر بھرت جی کے بچنوں کو سُنکر راجہ دسرتھ نے انہیں پھر چٹھی پڑھ کر سُنائی۔

چوپائی

سُنی پاتی پُلکے دوؤ بھراتا۔ ادھک سنیہہ سماتا نہ گاتا
پریتی پُنیت بھرت کے دیکھی۔ سکل سبھاں سُکھ لہیو بسیکھی

چٹھی کو سُن کر آنند کے مارے دونوں بھائیوں کے [illegible] کھڑے ہو گئے۔ پریم کی باڑھ شریر میں سماتی ہی نہ تھی۔ بھرت جی کی پوتر پریتی کو دیکھکر ساری سبھا نے بہت ہی سُکھ مانا۔

تب نرپ دُوت نکٹ بیٹھائے۔ مدھر منوہر بچن اُچارے
بھیا کہہو کُسل دوؤ بارے۔ تُمہہ نیکیں نج نین نہارے

تب راجہ نے دُوتوں کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور اُن کو میٹھی منوہر بانی سے کہا۔ بھیا! کہو دونوں بالکمار کُشل تو ہیں؟ کیا تم نے اُنہیں اپنی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھا بھی ہے۔؟

سیامل گور دھرے دھنو بھاتھا۔ بئے کسور کوسک مُنی ساتھا
پہچانہو تُمہہ کہہو سبھاؤ۔ پریم بِبس پُنی پُنی کہہ راؤ

سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ دھنش اور ترکش دھارن کئے رہتے ہیں۔ کسور (چڑھتی جوانی) اوستھا کے ہیں۔ اور وشوامتر جی مُنی کے ساتھ ہیں۔ یدی تم اُنکو پہچانتے ہو تو اُن کے سبھاؤ کو کہو۔ پریم کے وش ہوئے راجہ دسرتھ بار بار اِس پرکار پوچھتے ہیں۔

جا دن تیں مُنی گئے لوائی۔ تب تیں آجُ ساچی سُدھی پائی
کہہو بدیہہ کون بدھی جانے۔ سُنی پریہ بچن دُوت مُسکانے

جس دن سے مُنی اُنہیں اپنے ساتھ لے گئے اس دن سے

آج ہی ہم کو سچی سچی خبر ملی ہے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ راجہ جنک نے انہیں کس طرح جانا۔ راجہ کے پریم بھرے بچن سُن کر دُوت مسکرائے

دوھا

سُنہو مہی پتی مُکٹ منی تمہہ سم دھنیہ نہ کوؤ
رامُو لکھنو جنہہ کے تنہہ پسو بھوشن دوؤ

ہے راجاؤں کے مُکٹ منی! سُنئیے۔ آپ کے سمان سنسار میں کسی کا ایسا سوبھاگیہ ہے جن کے گھر رام اور لکشمن جیسے پتو کے بھوشن پُتر ہیں۔

چوپائی

پُوچھن جوگو نہ تنیہ تمہارے۔ پُرش سنگھ تہو پُر اُجیارے
جنہہ کے جس پرتاپ کیں آگے۔ سسی ملین رَبی سیتل لاگے

آپ کے پتر پوچھنے یوگیہ نہیں ہیں۔ وہ پُرشوں میں شیر تینوں لوکوں کو پرکاش مان کرنے والے ہیں۔ جن [illegible] کے سامنے چندرما کا روپ اور [illegible]

تنہہ کہن کہیئے ناکہ کیسے چینہے [illegible]
میا سوئمبر بھوپ انیکا۔ [illegible] ایکا
سمبھو سرا سنو کاہوں نہ ٹارا۔ ہارے سکل بیر برئی آرا
تینی لوک مہوں جے بھٹ مانی۔ سبھ کے سکتی سمبھو دھنو بھانی

اُن کے سمبندھ میں آپ کہہ رہے ہیں کہ راجہ جنک نے اُن کو کیسے پہچانا۔ کیا کہیں سُوریہ دیو کو دیکھنے کے لیئے بھی دیپک کی ضرورت پڑتی ہے؟ سیتاجی کے سوئمبر میں انیکوں راجہ جو بل میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اکٹھے ہوئے۔ پرنتو شوجی کا دھنش کسی سے نہ ہلایا جا سکا۔ سارے بڑے بڑے ویر ہار گئے۔ تینوں لوکوں میں جن ویروں کو اپنی ویرتا کا گھمنڈ تھا۔ ان سب کی شکتی کو شوجی کے دھنش نے چُور چُور کر دیا۔

سکئی اُٹھائی سرا سُر میرو۔ سوؤ ہیاں ہاری گیئو کری پھیرو
جیہیں کوتک سوسیلو اُٹھاوا۔ سوؤ تہی سبھاں پراجھئو پاوا

بانا سُر جیسے بلوان جو اپنی شکتی سے سُمیرو پربت کو بھی اُٹھا سکتے تھے۔ وہ بھی ہردے میں ہار مان کر چُپکے سے ہی چلے گئے۔ جس راون نے کھیل تماشے میں ہی کیلاش کو اُٹھا لیا تھا۔ اس کی بھی اُس سبھا میں ہار ہوئی۔

دوھا

تہاں رام رگھو بنس منی سُنیئے مہا مہی پال
بھنجیو چاپ پریاس بنو جمی گج پنکج نال

ہے مہاراج! سُنئیے۔ اس سبھا میں رگھو بنس مُنی شری رام چندرجی نے بنا ہی زور لگائے شوجی کے دھنش کو ایسے ہی توڑ ڈالا جیسے ہاتھی کمل کی ڈنڈی کو توڑ ڈالتا ہے۔

چوپائی

سُنی سروش بھرگو نائک آئے۔ بہت بھانتی تنہہ آنکھی دیکھائے
دیکھی رام بلو نج دھنو دینہا۔ کری بہو بنئے گونو بن کینہا

شوجی کے دھنش کے ٹوٹنے کا سماچار سُن کر پرشورام جی کرودھ سے لال پیلے ہو کر آئے اور انہوں نے بہت پرکار سے دھمکیاں دیں۔ انہوں نے شری رام چندرجی کے بل کو دیکھ کر اپنا دھنش انہیں دیدیا۔ اور بہت طرح سے اُن کی بینتی کر کے بن کو چلے گئے۔

راجن رامُو اتُل بل جیسیں۔ تیج ندھان لکھنو پُنی تیسیں
کمپہیں بھوپ بلوکت جاکیں۔ جمیں گج ہری کسور کے تاکیں

ہے راجن! شری رام چندرجی جیسے اتلنیہ (لاثانی) بلوان ہیں۔ ویسے ہی لکشمن جی بھی تیج کے ندھان (خزانہ) ہیں جن کو دیکھ کر راجہ لوگ ایسے کانپتے ہیں۔ جیسے کہ ہاتھی جوان شیر کو دیکھ کر کانپ اُٹھتے ہیں۔

دیو دیکھی تو بالک دوؤ۔ اب نہ آنکھی تراوت کوؤ
دُوت بچن رچنا پریہ لاگی۔ پریم پرتاپ بیر رس پاگی

ہے دیو! آپ کے راجکماروں کو دیکھ کر اب ہماری آنکھوں کو کوئی بھی پُرش نہیں جچتا (ارتھات ہماری نظر میں

کوئی پرش چڑھتا ہی نہیں) دوتوں کی پریم پرتاپ اور ویر رس سے بھرپور بچنوں کی رچنا سب کو بہت پیاری لگی۔

سبھا سمیت اُو انو رلگے۔ دوتنہہ دین نچھاوری لاگے
کہی انیت تے موندہیں کانا۔ دھرم بچاری سبہیں سکھو مانا

سبھا سمیت راجہ پریم مگن ہو گئے اور دوتوں کو نچھاور دینے لگے۔ یہ نیتی کے ورودھ ہے۔ کہہ کر دوتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ دھرم کو وچار کر سبھی نے سکھ مانا۔

دوہا

تب اُٹھی بھوپ بسشٹ کہوں دینہہ پتر کا جائی
کتھا سنائی گرہی سب سادر دوت بولائی

تب راجہ اُٹھ کر وسشٹ جی کے پاس گئے۔ اور انہیں چٹھی دکھائی اور آدر سے دوتوں کو بلا کر گرو جی کو ساری کتھا سنا دی

چوپائی

سُنی بولے گر اتی سکھو پائی۔ پنیہ پرش کہوں مہی سکھ چھائی
جمی سرتا ساگر مہوں جاہیں۔ جدیپی تاہی کامنا ناہیں
تمیں سکھ سمپتی بن ہی بولائیں۔ دھرم سیل پہیں جائیں سبھائیں
تمہہ گرو بپر دھینو سر سیوی۔ تسی پنیت کوسلیا دیوی

یہ سماچار سن کر گورو وسشٹ جی اتی پرسن ہو کر بولے کہ پنیہ آتما پرشوں کے لئے سدا ہی پرتھوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے۔ جیسے یدی پی سمندر کو کوئی کامنا نہیں ہے۔ تو بھی ندیاں سمندر میں ہی پرویش کرتی ہیں۔ ایسے ہی دھرم پرائن پرشوں کے پاس سکھ سمپتی بن بلائے سہج سبھاو سے ہی چلی آتی ہے۔ تم گورو برہمن گائے اور دیوتاؤں کی سیوا کرنے والے ہو۔ اور ایسی ہی پوتر کوشلیا دیوی جی ہیں۔

سکرتی تمہہ سمان جگ ماہیں۔ بھیو نہ ہے کوؤ ہونیو ناہیں
تمہہ تے ادھک پنیہ بڑ کاکیں۔ راجن رام سرس ست جاکیں

سنسار میں تمہارے سمان نہ کوئی پنیہ آتما ہے نہ ہوا ہے۔ اور نہ بھوشیہ میں ہوگا۔ ہے راجن! تم سے ادھک پنیہ اور کس کا ہوگا۔ جس کے رام چندر جیسے پتر ہیں۔

بیر بنیت دھرم برت دھاری۔ گن ساگر بر بالک چاری
تمہہ کہوں سرب کال کلیانا۔ سجہو برات بجائی نسانا

جس کے چاروں بالک ویر۔ نمرتا شیل و دھرم کا برت دھارن کرنے والے اور شریشٹھ گنوں کے سمندر ہیں تمہارے لئے سبھی کال منگل مئے ہیں۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے)
اب تم باجہ بجا کر برات سجاؤ۔

دوہا

چلہو بیگی سنی گر بچن بھلیہیں ناتھ سر نائی
بھوپتی گوَنے بھون تب دوتنہہ باسو دیوائی

اور جلدی چلنے کی تیاری کرو۔ گرو جی کی آگیا پاکر۔ ہے ناتھ! بہت اچھا کہہ کر راجہ دشرتھ ڈنڈوت کرکے اور دوتوں کو رہنے کی جگہ دے کر رنواس میں گئے۔

چوپائی

راجہ سب رنواس بولائی۔ جنک پتر کا باچ سنائی
سُنی سندیسو سکل ہرشانی۔ اپر کتھا سب بھوپ بکھانی

راجہ نے سارے رنواس (رانیوں) کو بلا کر راجہ جنک کی چٹھی پڑھ کر سنائی۔ سماچار سن کر سب رانیاں پرسن ہو گئیں۔ اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دوتوں سے سنی تھیں۔ رانیوں کو سنائیں۔

پریم پرپھلت راجہیں رانی۔ منہو سکھینی سنی بارد بانی
مدت اسیس دیہیں گرو ناریں۔ اتی آنند مگن مہتاریں

پریم میں آنند مگن رانیاں ایسی براجتی ہیں جیسے مورنی بادلوں کی گرج کو سن کر آنند مگن ہو جاتی ہے۔ گرو جنوں کی استریاں پرسن ہو کر آشیرواد دے رہی ہیں۔ اور ماتائیں اتی انت

آنند میں مگن ہیں۔

لیہیں پرسپر اَتی پریہ پاتی ۔ ہرنایں لگائی جڑا وہیں چھاتی
رام لکھن کے کیرتی کرنی ۔ بارہیں بار بھوپ برَ برنی

اس پیاری چٹھی کو لیکر سب رانیاں ہردے سے لگا کر کلیجہ ٹھنڈا کرتی ہیں۔ شری شٹھ مہاراج دشرتھ نے بار بار شری رام لکشمن کی کیرتی اور کرنی کا ورنن کیا۔

مُنی پرسادُ کہہ دوار سدھائے ۔ رانِنہہ تب مہی دیو بولائے
دیئے دان آنند سمیتا ۔ چلے بپر بر آسشش دیتا

"یہ سب مُنی وشوامتر جی کی کرپا ہے۔" ایسا کہکر راجہ راج دربار کو چلے آئے۔ تب رانیوں نے برہمنوں کو بُلایا۔ اور پرسن من سے انہیں دان دیا۔ سرشٹھ برہمن آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

سورٹھا

جاچک لئے ہنکاری دِنہہ نچھاوری کوٹی بِدھی
چِرُ جیوہوُں سُت چاری چکرورتی دسرتھ کے

پھر جاچکوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر انہیں کروڑوں پرکار کی نچھاوریں دیں۔ "چکرورتی راجہ دشرتھ کے چاروں پتر چرنجیو ہوں۔"

چوپائی

کہت چلے پہریں پٹ نانا ۔ ہرشی ہنے گہہ گہے نِسانا
سماچار سب لوگنہہ پائے ۔ لاگے گھر گھر ہون بدھائے

یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے بستر پہنے ہوئے چلے۔ پرسن ہوکر نقارے والوں نے بڑی دھوم دھام سے نقارے بجائے۔ لوگوں نے جب یہ سماچار سُنا تو گھر گھر بدھاوے ہونے لگے۔

بھُون چاری دس بھرا اُچھاہو ۔ جنک سُتا رگھوبیر بیاہو
سُنی سُبھ کتھا لوگ انوراگے ۔ مگ گرہ گلیں سنوارن لاگے

یہ وہ لوگوں میں اتساہ بھر گیا کہ شری جنک کماری سیتا جی کا وشری رگھوناتھ جی کا وواہ ہوگا۔ اس شبھ کتھا کو سُنکر لوگ پریم میں مگن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کوچے سجانے لگے۔

جدپی اودھ سدیو سہاونی ۔ رام پُری منگل مئے پاوَنی
تدپی پریتی کے پریتی سُہائی ۔ منگل رچنا رچی بنائی

یدپی اودھ پُری سدا ہی سُندر ہے۔ کیونکہ وہ رام جی کی کلیان مئی پوتر نگری ہے۔ تو بھی پریتی پر پریتی ہونے سے وہ سُندر منگل رچنا سے سجائی گئی۔

دھوج پتاک پٹ چامر چارُ ۔ چھاوا پرم بچتر بجارُو
کنک کلس تورن منی جالا ۔ ہرد دُوب ددھی اچھت مالا

دھوجا۔ پتاکا۔ پردے اور سُندر چنواروں سے سارا بازار بہت ہی وچتر چھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش تورن منیوں کی جھالریں۔ ہلدی۔ دُوب۔ دہی اور نہ مُرجھانے والے پھولوں کی مالاؤں سے۔

دوہا

منگل مئے نج نج بھون لوگنہہ رچے بنائی
بیتھیں سینچی چتُر سم چوکیں چارُو پُرائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سُندر رچنا سے منگل مئے بنا لیا نگر کی گلیاں (سگندھ) سے سینچی گئیں اور سُندر چوک پُرائے گئے۔ (چندن۔ کیسر۔ کستوری۔ کپور سے بنی ہوئی سگندھت وستو کو چتُرسم کہتے ہیں)

چوپائی

جہاں تہاں جُوتھ جُوتھ مِلی بھامِنی ۔ سجی نوسپت سکل دُوتی دامِنی
بِدھوبدنیں مرگ ساوک لوچنی ۔ نج سرُوپ رتی مانو بموچنی
گاوہیں منگل منجُل بانی ۔ سُنی کل رو کلکنٹھی لجانی
بھُوپ بھون کمیں جائی بکھانا ۔ بسوموہن رچیؤ بِتانا

بجلی کی سی چمکیلی اور چندرما کے سمان سُندر مکھ والی بال مرگ نینی اور اپنے سُندر روپ سے کام (دیوتا) کی استری رتی کے گھمنڈ کو بھی چور کرنے والی سہاگن استریاں جھُنڈ کی جھُنڈ منگل گیت گا رہی ہیں۔ جن کی نرالی تان کو سُن کر کوئلیں بھی لجا رہی ہیں۔ راج محل کی شوبھا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ جہاں سارے سنسار کو موہت کرنے والا منڈپ سجایا گیا ہے۔

منگل دربیہ منوہر نانا۔ راجت باجت بپُل نشانا

کنہوں پر پدھیں کی اُچرہیں۔ کتہوں ابید جیتی کھوشر کرہیں

انیک پرکار کے منوہر شگون مئے پدارتھ براج رہے ہیں۔ دونوں نقارے بج رہے ہیں۔ کہیں بھاٹ لوگ رگھو کل کی کیرتی کا گان کر رہے ہیں۔ اور کہیں پنڈت لوگ وید دھن گا رہے ہیں۔

گاوہیں سُندری منگل گیتا۔ لے لے نام رام ادو سیتا

بہت اُچھاہ بھون اتی تھوڑا۔ مانہوں اُمگی چلا چہوں اورا

سُندر استریاں رام اور سیتا کا نام لے لے کر منگل گان کر رہی ہیں۔ اُتساہ بہت ہے۔ پر محل بہت چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ محل نہ سماتا ہوا مانو چاروں طرف اُمڈ پڑا ہے اور باہر بہہ نکلا ہے

دوہا

سوبھا دسرتھ بھون کہہ کو کبی برنئے پار

جہاں سکل سُر سیس منی رام لینہہ اوتار

جہاں سارے دیوتاؤں کے شرومنی شری رام چندر جی نے اوتار لیا ہے۔ دسرتھ کے اس محل کی شوبھا کا ورنن کرنے کا کون کوی سا ہس (حوصلہ) کر سکتا ہے

چوپائی

بھوپ بھرت پنی لئے بولائی۔ ہئے گئے سیندن ساجہو جائی

چلہو بیگی رگھوبیر براتا۔ سُنت پُلک پورے دوؤ بھراتا

پھر راجہ نے بھرت کو بلایا اور کہا۔ کہ جا کر گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجاؤ۔ اور جلدی شری رگھوناتھ جی کی برات میں چلو۔ یہ سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترگھن آنند کی اُمنگوں سے بھرپور ہو گئے۔

بھرت سکل ساہنی بولائے۔ آئسو دینہہ مُدت اُٹھی دھائے

رُچی رُچی زین تُرگ تنہہ ساجے۔ برن برن بربادی براجے

بھرت نے سارے ساہنی (اصطبل کے کار مختار) بُلائے اُن کو گھوڑے سجانے کا حکم دیا۔ وہ بڑے پرسن ہو کر دوڑے اُنہوں نے بڑھیا بڑھیا زین کس کر گھوڑے سجائے رنگ رنگ کے اُتم گھوڑے شوبھا دینے لگے۔

سُبھگ سکل سبھی چنچل کرنی۔ ایسے اد پرت دھرت پگ دھرنی

ناما جاتی نہ جاہیں بکھانے۔ ندری پون جنو چہت اُڑانے

سارے گھوڑے بڑے ہی سُندر ہیں۔ چنچل چال کے ہیں۔ پرتھوی پر پاؤں دھرتے ہیں۔ مانو تپے ہوئے لوہے پر پاؤں دھرتے ہوں۔ (ان کا پرتھوی پر اُن کا پاؤں لگتا ہی نہیں) بہت سی جاتیوں کے ہیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ دوڑتے ہیں تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ اپنی تیز اُڑان سے وایو کو بھی لجاتے ہیں۔

تنہہ سب چھیل بھئے اسوارا۔ بھرت سرس بئے راجکمارا

سب سُندر سب بھوشن دھاری۔ کر سر چاپ تون کٹی بھاری

بھرت جی کی اوستھا کے سُندر چھیل چھبیلے راجکمار اُن گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ سبھی سُندر ہیں۔ اور سبھی گہنے پہنے ہوئے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں بان اور دھنش ہے۔ اور کمر پر بھاری ترکش باندھے ہوئے ہیں۔

دوہا

چھرے چھبیلے چھیل سب سُور سُجان نبین

جُگ پدچرا سوار پرتی جے سی کلا پربین

اپنا سماج سجا کر چلیں۔

دوہا

سب کے اُر نِر بھر ہر شُو پُورت پُلک سریر
کب ہیں دیکھی بے نین بھری اُمُو لکھنو دوؤ بیر

من میں پھُولے نہیں سماتے۔ اور آنند سے پری پُورن ہو رہے ہیں۔ کہ کب پہنچ کر جی بھر کر نیتروں سے رام لکشمن جی دونوں بھائیوں کے درشن کریں۔

چوپائی

گرجہیں گج گھنٹا دھنی گھورا۔ رتھ رو باجی ہنس چہو اورا
نِدری گھنہی گھُوم رہیا نسا تا۔ نج پرائی کچھو سُنئے نہ کانا

ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھنٹے گھور شبد کر رہے ہیں رتھوں کی گھر گھراہٹ اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ چاروں طرف ہو رہی ہے۔ نقارے اپنے گھور شبدوں سے میگھوں کو لجا رہے ہیں۔ اپنی پرائی کان پڑی آواز سُنائی نہیں دیتی۔

مہا بھیر بھُوپتی کے دوارے۔ ریج ہوئی جائی پشان پبارے
چڑھی اٹار نہہ دیکھہیں ناریں۔ لئیں آرتی منگل تھاریں

راج دوار پر ایسی بڑی بھیڑ جمع ہے کہ اگر پتھر بھی پھینکیں تو وہ بھی پِس کر دھول ہو جائے۔ نگر کی استریاں اٹاریوں پر چڑھی برات دیکھ رہی ہیں۔ اور منگل تھالوں میں آرتی سجائی ہوئی ہے۔

گاوہیں گیت منوہر نانا۔ اتی آنند و نہ جائی بکھانا
تب سُمنتر دوئی سیندن ساجی۔ جوتے ربی ہئے نندک باجی

نانا پرکار کے وہ سُندر منوہر گیت گا رہی ہیں۔ اُن کے آنند کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ تب سومنتر جی نے دو رتھ سجائے۔ جن میں سورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرنے والے سُندر گھوڑے جُتے۔

دوؤ رتھ رُچر بھوپ پہیں آنے۔ نہیں سارد پہیں جاہیں بکھانے
راج سماج ایک رتھ ساجا۔ دُوسر تیج پُنج اتی بھراجا

دونوں سُندر رتھ وہ راجہ دشرتھ جی کے پاس لے آئے۔ اُن کی شوبھا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک رتھ پر راج سماج سجا ہُوا ہے۔ اور دُوسرا جو تیج کا پُنج اور اتی انت سُندر تھا۔

دوہا

تیہیں رتھ رُچر بسشٹ کہوں ہرشی چڑھائی نریسُو
آپُو چڑھیو سیندن سُمری ہر گُر گوری گنیشُو

اس سُندر رتھ پر راجہ نے اپنے کُل گُرو وسشٹ جی کو پرسن چِت ہو کر چڑھایا۔ اور آپ شو۔ گُرو۔ پاربتی اور گنیش جی کا سمرن کر کے دُوسرے رتھ پر چڑھے۔

چوپائی

سہت وسشٹ سوہ نرپ کیسیں۔ سُر گُر سنگ پُرندر جیسیں
کری کُل ریتی بید بدھی راؤ۔ دیکھی سبہی سب بھانتی بناؤ
سُمری رامُو گُر آیسُو پائی۔ چلے مہی پتی سنکھ بجائی
ہرشے بِبُدھ بلوکی براتا۔ برشہیں سُمن سُمنگل داتا

راجہ دشرتھ وسشٹ جی کے ساتھ ایسے شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے دیوراج اندر اپنے گُرو برہسپتی کے ساتھ شوبھا پا رہے ہیں۔ وید بدھی انوسار اور اپنے کُل کی مریادا انوسار سب کاریہ کر کے اور سب کو سب پرکار سے سجے دیکھ کر شری رام چندر جی کا سمرن کر کے گُرو کی آگیا پا کر راجہ دشرتھ شنکھ بجا کر چلے۔ برات دیکھ کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اور منگل سُندر پھُولوں کی برشا کرنے لگے۔

بھیو کولاہل ہئے گے گاجے۔ بیوم برات باجنے باجے
سُر نر ناری سُمنگل گائیں۔ سرس راگ باجہیں سہنائیں

جب برات چلی۔ تو بڑا شور ہوا۔ ہاتھی گرجے گھوڑے ہنہنائے۔ آکاش و برات میں باجے بجنے لگے دیوتاؤں کی اور منشیوں کی استریاں سُندر منگل گیت گانے لگیں اور مدھر راگ سے شہنائی بجنے لگی۔

گھنٹ گھنٹی دھنی برنی نہ جاہیں۔ سرو کرہیں پایک پھہراہیں

کرہیں بادو شنک کوتک نانا۔ بانی کشل کل گان سجانا

گھنٹے گھنٹیوں کی گھور آواز کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ پیدل
چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور جھنڈے لہرا
رہے ہیں۔ مسخرے نانا پرکار کے تماشے کرتے جا رہے ہیں۔ وہ ہنسی
کھیل کرنے میں بڑے کشل (ماہر) اور گلنے بجانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا

ترگ نچاوہیں کنور بر اکھی مردنگ نسان
ناگر نٹ چتوہیں چکیت ڈگہی نہ تال بندھان

مردنگ۔ اور نقارے کے شبد سن کر شریشٹھ راجکمار اپنے
گھوڑوں کو انہیں شبدوں کے انوسار اس پرکار ناچ نچا رہے ہیں
کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چوکتے۔ ناگر نٹ
(چتر نٹ) بھی ان کی چال کو دیکھکر آشچریہ چکیت ہو رہے ہیں۔

چوپائی

بنئ نہ برنت بنی براتا۔ ہوہیں سگن سندر سبھ داتا
چارا چاشو بام دِسی لیئی۔ منہوں سکل منگل کہی دیئی

برات ایسی سجی ہے کہ جس کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ راستے
میں سندر اور منگل مئے شگن ہو رہے ہیں۔ نیل کنٹھ پچھی بائیں طرف
چارہ چگتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو۔ کہ سب منگل ہی منگل ہے۔

داہن کاگ سکھیت سہاوا۔ نکل درسو سب کاہوں پاوا
سانو کول بہہ تری باؤ بیاری۔ سگھٹ سبال آو برناری

داہنے طرف کو اسندر کھیت میں شو کھا رہا ہے۔ نیولے کا
درشن بھی سب کسی نے کیا۔ تین پرکار کی شیتل۔ مند اور سوگندھت
وایو انوکول دشا میں چل رہی ہے۔ شریشٹھ استریاں سر پر سندر
گھڑا اٹھائے اور گودی میں بچے لئے آ رہی ہیں۔

لووا پھیری پھری درسو دیکھاوا۔ سرہی سنمکھ سسو ہی پیاوا
مرگ مالا پھری داہنی آئی۔ منگل گن جنو دینہہ دکھائی

لومڑی بار بار پھر پھر کر دکھا رہی ہے۔ سندر گائیں سامنے
کھڑی بچھڑوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ ہرنیوں کی ڈار گھوم کر داہنی
طرف کو آئی۔ مانو منگل اور آنند کی سماج ہی دکھ پڑی ہو۔

چھیم کری کہہ چھیم بسیشی۔ سیاما بام سترو پر دیکھی
سنمکھ آئیو ددھی ارو مینا۔ کر پستک دوئی بپر پربینا

سفید سر والی چیل مانو وشیش کلیان کی سوچنا دے
رہی ہے۔ بائیں طرف سندر درخت پر شیاما دکھائی دی۔ سامنے
سے دہی اور مچھلی آتے دیکھی۔ ہاتھوں میں پستک اٹھائے ہوئے
دو ودوان برہمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے ابھمت پھل داتار
جنو سب ساچے ہون ہت بھئے سگن ایک بار

منگل مئے و کلیان مئے اور من چاہے پھل دینے والے شگن
مانو سچے ہونے کے نمت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چوپائی

منگل سگن سگم سب تاکیں۔ سگن برہم سندر ست جاکیں
رام سرس بر دولہنی سیتا۔ سمدھی دسرتھو جنکو پنیتا
سنی اس بیاہو سگن سب ناچے۔ اب کینہے برنچی ہم ساچے
ایہی بدھی کینہہ برات پیانا۔ ہئے گئے گاجہیں ہنے نسانا

سگن برہم شری رام چندر جی جن کے پتر ہیں ان کے لئے
تو سب منگل شگن سگم (سہج ہی) ہیں۔ رام جیسا ور اور سیتا جیسی
دلہن و پرم پوتر۔ دسرتھ و جنک جیسے سمدھی جہاں ہوں ایسا وواہ
سن کر شگن سب ناچ اٹھے مانو کھا دبند سے کہہ رہے ہوں کہ ہے
برہما! آپ نے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات نے کوچ کیا۔
گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پر چوٹ پر چوٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانو کل کیتو۔ سرتنہہ جنک بندھائے سیتو
بیچ بیچ بر باس بنائے۔ سر پر سرس سنمپد چھائے

سُوریہ کل کے پتا کا سوروپ دشرتھ جی کو آتے ہوئے جان کر راجہ جنک نے ندیوں پر پل بنا دیئے۔ بیچ بیچ میں سُندر پڑاؤ بنائے گئے جن میں دیولوک کے سمان سمپدا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اسن سیئن بر بسن سُہائے۔ پاویں سب نج نج من بھائے
نت نوتن سُکھ لکھی انوکُولے۔ سکل براتنہہ مندر بھُولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اُتّم بھوجن۔ سُندر بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے سُکھ پا کر اپنی پسند کے مطابق پا کر سب براتی اپنے اپنے گھروں کے سُکھ کو بھُول گئے۔

دوھا

آوت جانی برات بر سُنی گہہ گہے نسان
سجی گج رتھ پد چر تُرگ لین چلے اگوان

زور سے بجتے ہوئے نقاروں کی آواز سُنکر سندر برات آئی جان کر اپنے اپنے ہاتھی گھوڑے رتھ سجا کر اور پیدل بھی اگوائی (پیشوائی) کرنے والے لوگ برات کی اگوائی (پیشوائی) کرنے کیلئے کو چلے۔

ماس پارائن دسواں شرام

کنک کلس بھری کوپر تھارا۔ بھاجن لَلت انیک پرکارا
بھرے سُدھا سم سب پکوانے۔ نانا بھانتی نہ جائی بکھانے
پھل انیک بر بستو سُہائیں۔ ہرشی بھینٹ ہت بھُوپ پٹھائیں
بھوشن بسن مہامنی نانا۔ کھگ مرگ ہئے گئے بہو بدھی جانا
منگل سگن سگندھ سُہائے۔ بہت بھانتی مہی پال پٹھائے
دودھی چیوڑا اُپہار اپارا۔ بھری بھری کانوری چلے کہارا

سونے کے گھڑے۔ پرات۔ تھال آدی انیک پرکار کے سُندر برتن امرت کے سمان پکوانوں سے بھرے ہوئے جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا و انیک پھل اور دوسری سُندر وستوئیں ایرت ہو کر راجہ جنک نے بھینٹ کے لئے بھیجیں۔ گہنے کپڑے اور نانا پرکار کے رتن وبیشی بستو۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بہت طرح کی سواریاں اور منگل درو اور سُہاونے سگندھ بہت پرکار کے راجہ جنک نے بھیجیں دہی چیوڑا اور اگنت ناشتے کی چیزیں بہنگیوں میں بھر بھر کر کہار چلے۔

اگوانہہ جب دیکھی براتا۔ اُر آنند پُلک بھر گاتا
دیکھی بناؤ سہت اگوانا۔ مُدت براتنہہ ہنے نسانا

اگوانیوں نے (پیشوائی کرنے والوں نے) جب برات دیکھی۔ تو ہارے آنند کے وہ پھولے نہیں سماتے۔ اگوانیوں کو ٹھاٹ باٹھ کے ساتھ آتے دیکھ کر پرسن ہو کر براتیوں نے نقارے بجائے۔

دوھا

ہرشی پرسپر ملن ہت کچھُک چلے بگ میل
جنو آنند سمُدر دوئی ملت بہائی سُبیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پرکار بے لگام ہو کر دوڑے مانو آنند کے دو سمُندر اپنی مریادا کو چھوڑ کر ملنے کو اُمڈ پڑے ہوں۔

چوپائی

برشی سُمن سُر سُندری گاوہیں۔ مُدت دیو دُندبھی بجاوہیں
بستو سکل راکھیں نرپ آگیں۔ بنے کینہہ تنہہ اتی انوراگیں

دیوانگنائیں پھولوں کی برشا کر کے گیت گانے لگیں دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے۔ اگوانیوں نے سب سنتوش

راجہ دشرتھ کے آگے رکھ دیں۔ اور اتی انت پریم سے بنیتی کی

پریم سمیت راؤ سب لینہا۔ بھے بکھسیس جاچکنہہ دینہا
کری پوجا مانیت بڑائی۔ جن باسے کہوں چلے لوائی

راجہ دشرتھ نے بڑے پریم سے سب پدارتھ سویکار کئے اور جاچکوں (بھکاریوں) کو بخششیں دیں۔ پوجا مان سمان کر کے اگوانی لوگ برات کو جنواسے کی اور ساتھ لے چلے۔

بسن بچتر پانوڑے پرہیں۔ دیکھی دھند دھن مد پرہرہیں
اتی سندر دینہو جنواسا۔ جہاں سب کہوں سب بھانتی سپاسا

وہاں کیسے رنگ برنگ کے بچتر کپڑوں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر کبیر بھی اپنے دھن کے اہنکار کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت ہی سندر جنواسا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی سوودھا (سہولیات) تھیں۔

جانی سیاں برات پر آئی۔ کچھو نج مہما پرگٹی جنائی
ہرودیاں سمری سب سدھی بولائیں۔ بھوپ پہونئی کرن پٹھائیں

برات کو آئی جان کر سیتاجی نے بھی اپنی کچھ مہما پرگٹ کر کے دکھلائی۔ ہردے میں سمرن کر کے سب سدھیاں بلائیں اور راجہ دسرتھ جی کی مہمانی کرنے کو جنواسے میں بھیجیں۔

دوہا

سدھی سب سیا آیسو اکنی گئیں جہاں جنواس
لئیں سمپدا سکل سکھ سُر پُر بھوگ بلاس

سیتاجی کی آگیا پا کر سب سدھیاں سمپدا۔ اور دیولوک کے سارے سُکھ بھوگ بلاس کو ساتھ لے کر جنواسے کو گئیں۔

چوپائی

نج نج باس کی براتی۔ سُر سکھ سکل سلبھ سب بھانتی
بھو بھید کچھو کوئی نہ جانا۔ سکل جنک کر کریں بکھانا

سب براتی اپنے ٹھہرنے کے ستھان میں سارے دیوتیہ سکھوں کو سب پرکار سلبھ پا کر سب راجہ جنک کی بڑائی کرنے لگے۔ اور اس ایشوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا مہما رگھو نایک جانی۔ ہرشے ہردیاں ہیتو پہچانی
پتو آگمنو سُنت دوؤ بھائی۔ ہردیاں نہ اتی آنند اماتی

رگھوناتھ جی نے سیتاجی کی اس مہماں کو جان لیا۔ اور اُن کا پریم پہچان کر من میں بڑے پرسن ہوئے۔ پتاجی کے آنے کی خبر سُن کر دونوں بھائیوں کے ہردے میں جہاں آنند سماتا نہ تھا۔

سکچنہہ کہی نہ سکت گرو پاہیں۔ پتو درسن لالچو من ماہیں
بسوامتر بنے بڑی دیکھی۔ اُپجا اُر سنتو شو بسیشی

اُن کا من پتاجی کے درشن کرنے کو بہت ہی للچاتا ہے۔ پرنتو سنکوچ وش گورو وشوامتر جی سے نہیں کہتے وشوامتر جی نے جب اُن کی ایسی بڑی آدھینتا (عاجزی) دیکھی تو وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

ہرشی بندھو دوؤ ہردیاں لگائے۔ پلک انگ انیک جل چھائے
چلے جہاں دشرتھو جنواسے۔ منہوں سرور تکیئو پیاسے

پرسن ہو کر انہوں نے دونوں راجکماروں کو ہردے سے لگا لیا۔ پریم وش شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ وہ دشرتھ جی کے جنواسے کی اور چلے۔ مانو سرور کی اور تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوہا

بھوپ بلوکے جبہیں منی آوت سُتنہہ سمیت
اُٹھے ہرشی سکھ سندھو مہوں چلے تھاہ سی لیت

راجہ نے جب وشوامتر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے دیکھا تب وہ پرسن ہو کر اُٹھے۔ اور سکھ کے سمندر میں تھاہ سی لیتے ہوئے چلے۔

چوپائی

منی ہی دنڈوت کینہہ مہیسا۔ بار بار پد رج دھری سیسا

کوسک راؤ لئے اُر لائی ۔ کہی اسیس پوچھی کسلائی

راجہ نے مستک ٹیک کر مُنی کو پرنام کیا ۔ اور بار بار اُن کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھرا ۔ وشوامتر جی نے راجہ کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور آشیرواد دی ۔ اور پھر اُنکی کشل پوچھی ۔

پُنی ڈنڈوت کرت دوؤ بھائی ۔ دیکھی نرپتی اُر سُکھو نہ سمائی
سُت ہیاں لائی دُسہ دُکھ میٹے ۔ مرتک سریر پران جنو بھینٹے

پھر دونوں بھائیوں نے راجہ کو ڈنڈوت پرنام کیا ۔ انہیں دیکھکر راجہ دشرتھ پھولے نہ سمائے ۔ پتروں کو کلیجہ سے لگا کر وئیوگ کے اسہہ دُکھ کو شانت کیا ۔ مانو مُردہ شریر میں جان آگئی ہو ۔

پُنی بسشٹ پد سِر تنہہ نائے ۔ پریم مُدت مُنی بر اُر لائے
بپر برند بندے دوہوں بھائی ۔ من بھاوتی اسیسیں پائیں

پھر اُنہوں نے وسشٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا پریم مگن ہو مُنی شریشٹھ نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا ۔ پھر دونوں بھائیوں نے برہمن منڈلی کی بندنا کی ۔ اور من بھائے آشیرواد پائے ۔

بھرت سہانج کینہہ پرناما ۔ لئے اُٹھائی لائی اُر راما
ہرشے لکھن دیکھی دوؤ بھراتا ۔ ملے پریم پر پُورت گاتا

بھرت اور شترگھن نے شری رام چندر جی کو پرنام کیا شری رام چندر جی نے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا لکشمن جی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرسن ہوئے ۔ اور پریم سے بھرپور شریر سے اُن سے ملے ۔

دوہا

پُرجن پرجن جاتی جن جاچک منتری میت ۔
ملے جتھا بدھی سب ہی پربھو پرم کرپال بنیت

پرم کرپالو اور کومل سبھاؤ پربھو رام چندر جی جنک پور واسیوں کٹمبھیوں ۔ جاتی کے لوگوں ۔ جاچکوں ۔ منتریوں اور متروں سے یتھا یوگیہ ملے ۔

چوپائی

رام ہی دیکھی برات جُڑائی ۔ پریتی کی ریتی نہ جاتی بکھانی
نرپ سمیپ سوہہیں سُت چاری ۔ جنو دھن دھرم آدک تنو دھاری

شری رام چندر جی کو دیکھکر برات کے من شیتل ہوگئے ۔ پریم کی تو ریت ہی الگ ہے ۔ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا ۔ راجہ سمیت چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں جیسے دھرم ارتھ کام اور موکش مورتی مان ہوئے بیٹھے ہوں ۔

سُتنہہ سمیت دسرتھہ ہی دیکھی ۔ مُدت نگر نرناری بسیکھی
سُمن برسی سُر ہنہیں نسانا ۔ ناک نٹیں ناچہیں کری گانا

پُتروں سمیت راجہ دسرتھ کو دیکھکر نگر کے استری پُرش بہت ہی پرسن ہوئے ۔ دیوتا پھولوں کی برشا کرنے لگے ۔ اور اپسرائیں گا گا کر ناچنے لگیں ۔

ستانند اُو بپر سچیو گن ۔ ماگدھ سُوت بدُش بندی جن
سہت برات راؤ سنمانا ۔ آئسو لاگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پروہت ستانند جی ۔ دوسرے برہمن اور منتری لوگ ۔ ماگدھ سُوت ۔ ودوان اور بھاٹوں نے برات سمیت راجہ کا سنمان کیا ۔ اور پھر آگیا مانگ کر یہ سب اگوانی لینے والے لوگ واپس لوٹے ۔

پرتھم برات لگن تیں آئی ۔ تا تیں پُر پرمود ادھیکائی
برہمانند لوگ سب لہہیں ۔ بڑھہوں دوس نسی بدھی سن کہہیں

یہ بات سن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آگئی ہے نگر میں بڑا ہی آنند چھا گیا ۔ سب لوگ برہم آنند پراپت کر رہے ہیں ۔ اور برہما جی سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا ! دن اور رات بڑے ہو جائیں ۔

دوہا

رامُو سیا سوبھا اودھی سُکرت اودھی دوؤ راج
جہاں تہاں پُرجن کہہیں اس ملی نرناری سماج

جہاں تہاں جنک پُر واسی استری پُرش یہ کہہ رہے ہیں کہ شری رام اور سیتا جی تو شوبھا کی سیما د صد ہیں، اور راجہ جنک اور راجہ دشرتھ دونوں پن کی سیما ہیں

چوپائی

جنک سکرت مورتی بیدیہی دسرتھ سکرت رام ہوئے دیہی

انہہ سم کاہو نہ سوا اور اوے کاہو نہ انہہ سمان پھل لادھے

سیتا جی تو راجہ جنک جی کے پُن کرموں کا سار روپ ہے اور شری دشرتھ جی کے پن کرم شری رام چندر جی کا روپ دھارن کر کے پرگٹ ہوئے ان دونو راجاؤں کے سمان نہ تو کسی نے شو جی کی آرادھنا کی اور نہ ہی ان کے سمان کسی نے پھل پایا

انہہ سم کوئی نہ بھیو جگ ماہیں ہے نہیں کتہوں ہونیو ناہیں

ہم سب سکل سکرت کے راسی بھئے جگ جنمی جنک پُر باسی

ان کے سمان کوئی سنسار میں نہیں ہے نہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا ہی اور ہم بھی سارے پنیوں کی راشی ہیں جو سنسار میں جنم لے کر جنک پور کے باسی ہوئے۔

جنہہ جانکی رام چھبی دیکھی کو سکرتی ہم سرس بسیکھی

پنی دیکھب رگھوبیر بیاہو لیب بھلی بدھی لوچن لاہو

ہمارے سمان کون بڑا پنیہ آتما ہوگا جنہوں نے رام اور سیتا جی کی شوبھا دیکھی اب شری رگھوناتھ جی کا ویواہ دیکھیں گے اور اچھی طرح آنکھوں کا لابھ اٹھائیں گے۔

کہیں پرسپر کوکل بینی ایہی بیاہ بڑ لابھ سنینی

بڑے بھاگ بدھی بات بنائی نین اتتھی ہوئیہیں دوؤ بھائی

کوئل کے سمان مدھر سُر والی استریاں آپس میں کہہ رہی ہیں کہ ہے سندر نیتروں والی بڑے بھاگ سے ودھی نے یہ بات بنائی ہے یہ دونوں بھائی ہمارے نیتروں کے اتتھی ہوا کریں گے

دوہا

بار ہیں بار سنیہہ بس جنک بلائب سیا

لین آیہیں بندھو دوؤ کوٹی کام کمنیا

راجہ جنک پریم وش سیتا جی کو بار بار بلایا کریں گے اور یہ کروڑوں کامدیوں کے سمان سندر بھائی ان کو لینے آیا کریں گے

چوپائی

ببدھ بھانتی ہوگی ہی پہونائی۔ پریہ نہ کاہی اس سا سُرائی

تب تب رام لکھنہی نہاری۔ ہوئیہیں سب پُر لوگ سکھاری

تب ان کی بہت پرکار سے مہمانی ہوا کرے گی بھلا ایسا سسرال کس کو نہ پیارا لگے گا تب تب ہم نگر واسی لوگ رام لکشمن کو دیکھ دیکھ کر پرسن اور سکھی ہو کریں گے۔

سکھی جیسیں رام لکھن کر جوٹا تیسیئی بھوپ سنگ دوئی ڈھوٹا

سیام گور سب انگ سہائے سب کہیں دیکھی جے آئے

ہے سکھی! جیسی رام لکشمن کی جوڑی ہے ویسی ہی راجہ کے سنگ دو کمار بھی ہیں جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ سب یہ کہتے ہیں کہ ان میں سے بھی ایک سانولے رنگ کا ہے اور دوسرا گورے رنگ کا ہے

کہا ایک میں آج نہارے۔ جنوں برنچی نج ہاتھ سنوارے

بھرت رام ہی کی انوہاری سہسا لکھی نہ سکہیں نر ناری

ایک نے کہا میں نے آج ہی انہیں دیکھا ہے اتنے سندر ہیں مانو برہما جی نے اپنے ہی ہاتھ سے سنوارے ہیں بھرت جی تو صورت میں رام چندر جی سے اتنے ملتے ہیں کہ کوئی بھی استری پرش آسانی سے ان دونوں کو پہچان نہیں سکتا

لکھن سترو سودن ایک روپا نکھ سکھ تے سب انگ انوپا

من بھاویہیں مکھ برنی نہ جاہیں اپما کہہ تری بھون کوؤ ناہیں

لچھمن اور شترو گھن دونو کا ایک سا ہی روپ ہے ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں کے سب ہی انگ نہایت بے مثال ہیں،

دزیروں کو بلایا وہ سب منگل ساج سجانے لگے

سکھ نسان پنچو ہو جانئے ۔ منگل کلس سگن شبھ ساجے

سہک سیاسنی نگا ون گیتا ۔ کرہیں بیدھ دھنی بپر پنیتا

سنگیت ... منگل کلش اور
اور شبھ شگون سب بنا لئے ... سندر استریاں گیت گانے لگیں ۔
اور برہمن لوگ پوتر وید دھون کرنے لگے

لین چلے سادر ایہی بھانتی ۔ گئے جہاں جنواس براتی

کوسل پتی کر دیکھی سماجو ۔ اتی لگو لاگ تنہہی سرراجو

اس پرکار کچھ لوگ آدر پوروک برات کو لینے چلے اور جہاں
براتی ٹھہرے ہوئے تھے وہاں گئے مہاراج دشرتھ کے سماج کی شان
و شوکت کو دیکھ کر دیوراج اندر کا سماج بھی تچھ لگنے لگا

بھیو سمے اب دھاریے پاؤ ۔ یہ سنی پرا نسا نہیں بجاؤ

گرہی بولی کری کل بدھی راجا ۔ چلے سنگ منی سادھو سماجا

انہوں نے جا کر مہاراج دشرتھ سے کہا کہ اب سمے ہو گیا ہے
آپ برات سمیت چرن دھریئے یہ سنتے ہی نقارے پر چوٹ پڑی
گرو وششٹ جی سے پوچھ کر اور سب کی ریت کر مہاراجہ دشرتھ
منی اور سادھوؤں کی سماج کو ساتھ لئے چلے

دوہا

بھاگ بھاؤ دھیس کر دیکھی دیو برہمادی
لگے سراہن سہس مکھ جانی جنم نج بادی

اور وہ نرپتی دشرتھ جی کے بھاگیہ اور ٹھاٹ باٹ کو دیکھ کر
برہما آدی دیوتا ان کی ہزاروں مکھوں سے سراہنا کرنے لگے اور
اپنے جنم کو دیرتھ سمجھنے لگے ۔

چوپائی

سرنہہ سمنگل اوسر جانا ۔ برشہیں سمن بجائی نسانا

سو بہا آدک بیدھ بردھا چڑھے بمانہی نانا جوتھا

دیوتا وانوں کے جھنڈ کے جھنڈ ... جان کر نقارے بجا بجا کر پھول
برسانے شیو برہما جی آدی دیوتاؤں کے جھنڈ کے جھنڈ بمانوں پر چڑھے

پریم پلک تن ہردے اچھاہو ۔ چلے بلوکن رام بیاہو

دیکھی جنک پر سر انوراگے ۔ نج نج لوک سبہیں لگھو لاگے

پریم سے پلکت شریر اور من میں آنند و امنگ بھر کر وہ
دیو شری رام جی کے بیاہ کو دیکھنے چلے جنک پوری دیکھ کر وہ
اتنے آسکت ہو گئے کہ انہیں اس کے آگے اپنے اپنے لوک تچھ دکھائی
دینے لگے ۔

چتو ہیں چکت بچتر بتانا ۔ رچنا سکل الوکک نانا
نگر ناری نر روپ ندھانا ۔ سگھڑ سدھرم سوسیل سجانا

وہ وچتر منڈپ کو اور نانا پرکار کی دیو رچنا کو آشچریہ چکت
ہو کر دیکھ رہے ہیں نگر کے استری پرش روپ کا بھنڈار ہیں
سگھڑ و سلیقہ شعار دھرم پرائن سوشیل اور چتر ہیں

تنہہی دیکھی سب سر سرناری ۔ بھئے نکھت جنو بدھو اجیاری

بدھی ہی بھیو اچرج بسیکھی ۔ نج کرنی کچھو کتہوں نہ دیکھی

ان نگر واسیوں کو دیکھ کر دیوتا اور دیو انگنائیں ایسے مدھم
پڑ گئے جیسے کہ چندرما کی روشنی میں تارگن مدھم پڑ جاتے ہیں برہما
جی کو تو بہت ہی آشچریہ ہوا اور انہوں نے اپنی رچنا کو کہیں نہ
دیکھا

دوہا

سو سمجھائے دیو سب جنی اچرج بھلا ہو

ہردیاں بچار ہو دھیر دھری سیا رگھو بیاہو

جب شیو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا کہ حیران مت ہو دل میں
دھیرج دھر کر وچار دو تو سہی کہ یہ سر و شیو شری رام چندر

چھی ترنگ پر رانو بیراجے گتی بلو کی کھگ ناگ لاجے
کہی نہ جائی سب بھانتی سہادا۔ باجی بیشو جنو کام بنادا

جس گھوڑے پر شری رام چندر براجتے ہیں اس کی سندر چال کو دیکھ کر گرڑ جی بھی شرمندہ ہوتے ہیں وہ سب پرکار سے سندر ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا مانو کامدیو نے ہی گھوڑے کا شریر دھارن کر لیا ہے

چھند

جنو باجی بیشو بنائی من سجو رام ...تا آی سوہائی
انہیں بنے بل روپ گن گتی سکل بھون بموہائی
جگمگت جنو جراو جوتی سموتی منی مانک لگے
کنکنی للام لگا للت بلو کی سُر نر منی ٹھگے

مانو شری رام چندر جی کے نمت کام دیو گھوڑے کا شریر دھارن کر کے اتی ہنت خوبصورت ہو رہا ہے جو اپنی استھادی روپ وگن اور سندر چال سے سارے سنسار کو موہ رہا ہے سندر موتی منی اور مانکوں سے جڑی ہوئی زین جوتی سے جگمگا رہی ہے جس کی سندر رگھو نگردست لگام کو دیکھ کر سب دیوتا منش اور مُنی ٹھگے جاتے ہیں۔

دوہا

پربھو منشہیں لے لین شوچلت باجی چھبی پاد
بھوشت اڑگن تڑت گھن جنو بر مہہ ہی نچاؤ

پربھو شری رام چندر جی کی اچھا میں لولین گھوڑا چلتا ہوا بڑی شوبھا پا رہا ہے مانو تارا گنوں اور بجلی سے شرنگار کر کے سجا ہوا میگھ سندر مور کو نچا رہا ہے۔

چوپائی

جیہیں بر باجی رام اسوارا تیہی سارد و نہ برنے پارا
سنکر رام روپ انوراگے ... انی پریہ لاگے

جس سندر گھوڑے پر ... شری رام چندر جی سوار ہیں اس کی

سندرتا کا درشن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتی شری شوجی بھگوان شری رامچندر جی کے روپ میں ایسے مگن ہو گئے کہ انہیں اپنے پندرہ نیتر سبھے بہت ہی پیارے لگنے لگے۔

ہری ہت سہت رام جب جوہے رما سمیت رماپتی موہے
نرکھی رام چھبی بدھی ہرشانے۔ اٹھی نین جانی پچھتانے

وشنو بھگوان نے جب پریم سہت شری رام جی کو دیکھا تو وہ سمیت لکشمی کے لکشمی پتی بھگوان وشنو موہت ہو گئے شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر برہما جی بہت ہی پرسن ہوئے پرنتو اپنے آٹھ نیتر جان کر پچھتانے لگے۔

سر سینپ ار بہت اچھاہو۔ بدھی نے ڈیوڑھ لوچن لاہو
رام ہی چتو سر لیس سجانا۔ گوتم شراپ پرم ہت مانا

دیوتاؤں کے سیناپتی سوامی کارتک کے من میں بڑا انساہ ہے کہ وہ برہما جی سے ڈیڑھ گنا ادھک نیتروں دوارا سے رام جی کو دیکھ کر گوتم رشی کے شراپ کو بھی اپنے لئے پرم لابھ دایک مان رہے ہیں شری گوتم کے شراپ سے اندر کے ہزار آنسو ہو گئے تھے پرنتو اب ان ہزاروں نیتروں سے شری رام جی کو دیکھ رہے ہیں اور گوتم کے شراپ کو بھی وردان ہی سمجھ رہے ہیں۔

دیو سکل سرپتی ہی سہاہیں آج پرندر سم کوؤ ناہیں
مدت دیو گن رام ہی دیکھی نرپ سماج دہون شوبھا لیکھی

سارے دیوتا دیو اندر سے ایرشا دھد کر رہے ہیں کہ ان کے سمان سوبھاگیہ آج کس کا ہے جو ہزار نیتروں سے بھگوان کے درشن کر رہے ہیں۔ دیوتا سب شری رامچندر جی کو دیکھ کر بڑے پرسن ہیں اور دونو راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی آنند چھا گیا

چھند

اتی ہرش راج سماج دھو دسی دندبھیں باجیں گھنی
بر شہیں سمن سُر ہرشی کہی جے جے تی جے رگھو کل منی

سکل بھانتی سم سماجو - سم سمدھی دیکھے ہم آجو

وہ دیوتا آپس میں کہہ رہے ہیں کہ جب سے برہما جی نے اس سرشٹی کی رچنا کی ہے تب سے لے کر اب تک بہت سے بیاہ دیکھے سنے ہیں پرنتو سب پرکار سے سماج سمیت دونوں ایک جیسے سمدھی تو آج ہی دیکھنے میں آئے ہیں

دیو گرہ سنی سندر ساچی۔ پریتی الوکک دہو دسی راچی
دیت پانوڑے ارگھو سہائے۔ سادر جنک منڈپہیں لیائے

دیوتاؤں کے ان سندر اور سچے بچنوں کو سن کر دونو طرف دیہہ پریم چھا گیا۔ سندر پانوڑے اور ارگھ دیتے ہوئے راجہ دسرتھ کو جنک جی منڈپ میں لے آئے

چھند

منڈپ بلوکی بچتر رچنا رچی رتان منی من ہرے
نج پانی جنک سجان سب کہوں آنی سنگھاسن دھرے
کل اشٹ سرس بسشٹ پوجے بنے کری آسش لہی۔
کوسک ہی پوجت پرم پریتی کہ ریتی تو نہ پرے کہی

منڈپ کی وچتر رچنا اور سندرتا کو دیکھ کر منی جنوں کے من موہت ہوگئے اپنے ہاتھ سے چتر جنک جی نے سب کے لئے آسن لا لا کر دھرے اپنے کل کے اشٹ دیو کے سمان وششٹ جی کی پوجا کی اور بنتی کر کے ان سے آشیرواد لی۔ وشوامتر جی کا پوجن کرتے سمے جو پرم پریم چھا گیا اس کی تو ریتی کہی نہیں جا سکتی۔

دوہا

بام دیو آدک رشیا پوجے مدت مہیس
دئے دیبہ آسن سب ہی سب سن لہی اسیس

بڑے پریم من سے راجہ جنک جی نے بام دیو آدک رشیوں کا پوجن کیا اور سب کو دویہ سندر آسن دے کر سب سے آشیرواد پراپت کی۔

چوپائی

بہوری کینہی کوسل پتی پوجا۔ جانی ایس سم بھاو نہ دوجا
کینہی جوری کر بنتی بڑائی کہی نج بھاگیہ وبھو بہتائی

پھر اودھیا نریش شری دسرتھ جی کو من میں کوئی اور بھاونہ لا کر کیول انہیں ایشور سروپ سمجھ کر ان کی پوجا کی اور ان جیسے سمدھی کو پاکر اپنے بھاگیہ کی اتینت ہی سراہنا کرکے دونوں ہاتھ جوڑ کر بنتی اور بڑائی کی

پوجے بھوپتی سکل براتی۔ سمدھی سم سادر سب بھانتی
آسن اچت دیے سب کاہو۔ کہوں کاہ مکھ ایک اچھاہو

راجہ جنک نے سب براتیوں کا سمدھی دسرتھ کے سمان ہی سب بھانت آدر ستکار کیا۔ اور سب کو یوگیہ آسن دیئے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ میں ایک مکھ سے اس اتساہ کا کیا ورنن کر سکتا ہوں

سکل برات جنک سنمانی۔ دان مان بنتی بر بانی
بدھی ہری ہر دسی پتی دن رائی جے جانہیں رگھوبیر پربھائی
کپٹ بپر بر بیش بنائیں۔ کوتک دیکھیں اتی سچو پائیں
پوجے جنک دیو سم جانیں۔ دیئے سآسن بنا پہچانیں

دان مان نمرتا اور شریشٹھ بانی سے راجہ جنک جی نے ساری برات کا سنمان کیا برہما وشنو شو دگپال اور سورج جو شری رگھوناتھ جی کے پربھاؤ کو جانتے ہیں وہ سب کپٹ سے شریشٹھ برہمنوں کا بھیس بنا کے بڑا سکھ مانتے ہوئے تماشا دیکھ رہے ہیں

راجہ جنک جی نے ان کو دیوتا سمان مان کر ان کا پوجن کیا اور بنا پہچانے ہی سندر آسن دیئے۔

چھند

پہچان کو کیہی جان سب ہی اپان سدھی رہی بھئی
آنند کند بلوکی دولہو بھے دسی آنند مئی

سُن لکھے رام سُجان پوجے مانس کار آسن دیئے
ابلوکی سیلو سُبھاؤ پربھو کو بیدھ من اَتی پُدت بھیئے

سب کو اپنی ہی سُدھ بُدھ بھولی ہوئی ہے کون کس کو جانے پہچانے؟ آنند کند دولہا کو دیکھکر دونو اور آنند چھا گیا ہے انتر یامی بھگوان نے سب دیوتاؤں کو دیکھ لیا۔ اور ان کی من ہی من میں پوجا کر کے اُنہیں اپنے من میں ہی آسن دیا۔ بھگوان کے اس شیل سبھاؤ کو دیکھکر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

دوہا

رام چندر مکھ چندر چھبی لوچن چارو چکور
کرت پان سادر سکل پریم پرمود نہ تھور

شری رام چندر جی کے چندر مکھ کی شوبھا کا سب سے سُندر نیتر روپی چکور آدر پُورک پان کر رہے ہیں۔ پریم اور آنند تھوڑا نہیں تھا۔ (یعنی اتھاہ تھا)

چوپائی

سمو بلوکی بسشٹ بولائے۔ سادر ستانند ونی آئے
بیگی کنوری اب آنہو جائی۔ چلے مدت منی آئیسو پائی

شبھ اوسر جان کر وسشٹ جی نے جنک جی کے راج پروہت ستانند جی کو بلوایا۔ وہ سن کر آدر پُورک آئے۔ وشِشٹ جی نے اُن سے کہا۔ کہ اب جا کر راجکماری کو جلدی لے آیئے۔ منی کی آگیا پا کر پرسن چت ہو کر ستانند جی چلے۔

رانی سُنی اپروہت بانی۔ پرمدت سکھنہ سمیت سیانی
بپر بدھو کُل برِدھ بولائیں۔ کری کُل ریتی سُمنگل گائیں

چتر رانی نے سمیت سکھیوں کے پروہت کے بچن سن کر بڑی ہی پرسن ہوئیں۔ برہمنوں کی استریوں اور کُل کی بوڑھی استریوں کو بلا کر اپنی کُل کی ریتی کر کے سندر منگل گیت گائے۔

ناری بھیس جے سُر بر باما۔ سکل سُبھائن سُندری سیاما
تنہہ ہی دیکھی سکھو پاوہیں ناریں۔ بنو پہچانی پراہنو تے پیاریں

شری لکشمی دیو انگنائیں جو سب سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور سولہ برس کی اوستھا والی سُندریاں ناری کا بھیس دھارن کئے ہوئے ہیں۔ اُن کو دیکھکر سب استریاں سُکھ مان رہی ہیں اور بنا پہچانے ہی وہ سب کو پرانوں سے ادھک پیاری لگتی ہیں۔

بار بار سنمانہیں رانی۔ اُما رما سارد سم جانی
سیا سنواری سماجو بنائی۔ مدت منڈپ ہیں چلیں لوائی

پاربتی۔ لکشمی جی اور سرسوتی جی کے سمان اُن کو جان کر رانی بار بار اُن کا آدر ستکار کرتی ہے۔ وہ اور رنواس کی استریاں اور سکھیاں سیتا جی کا شرنگار کر کے منڈلی بنا کر بڑے پرسن چت ہو کر سیتا جی کو منڈپ کی طرف لے چلیں۔

چھند

چلیں لیائی سیتہی سکھیں سادر سجی سُمنگل بھامنی
نو سپت ساجیں سُندریں سب متّ کُنجر گامنیں
کل گان سُنی منی دھیان تیاگہیں کام کوکل لاجہیں
منجیر نوپر کلت کنکن تال گیت بر باجہیں

.... سبھی سُندریاں سولہ شرنگار
کئے مست ہاتھی کی چال سے جھوم جھوم کر چلی آتی ہیں۔ اُن کے سُندر سُریلے گیت کو سن کر منی جنوں کے دھیان چھوٹ گئے اور کامدیو کی کوئل شرمندہ ہو گئی۔ بچھوا۔ گھنگھرو اور کنگن تال ہی کی گتی کے انوسار بڑے ہی سُندر بجتے چلے آتے ہیں۔

دوہا

سوہتی بنتا برند مہوں سہج سُہاونی سیا
چھبی للناگن مدھیہ جنو سُشما تیا کمنیا

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر سیتا جی استری سماج میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو شوبھا روپی للناؤں (بہیوں چھوٹی چھوٹی کنیاؤں) کی منڈلی میں پرم شوبھا روپی استری شوبھا پا رہی ہو۔

چوپائی

سیا سُندرتا برنی نہ جائی ۔ لگھو مَتی بہت منوہر تائی
آوت دیکھی براتنہہ سیتا ۔ رُوپ راسی سب بھانتی پُنیتا
سب ہی من ہی من کئے پرناما ۔ دیکھی رام بھئے پورن کاما
ہرشے دسرتھ سُتنہہ سمیتا ۔ کہی نہ جائی اُر آنند جیتا

سیتاجی کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا کیونکہ بدھی بہت چھوٹی ہے ۔ اور منوہر تائی بہت بڑی ہے ۔ براتیوں نے جب رُوپ کی راشی اور سب پرکار پوتر اُجّل سیتاجی کو آتے دیکھا تو سب نے من ہی من میں انھیں پرنام کیا ۔ اور شری رام چندر جی تو سیتاجی کو دیکھ کر پورن منورتھ (کرت کرتیہ) ہو گئے ۔ دسرتھ جی اپنے پُتروں سمیت بہت ہی پرسن ہوئے ۔ اُن کے من میں جتنا آنند تھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا ۔

سُر پرنام کری برسہیں پھولا ۔ مُنی اسیس دُھنی منگل مُولا
گان نسان کولاہلو بھاری ۔ پریم پرمود مگن نر ناری

دیوتا پرنام کر کے پھول برسانے لگے ۔ اور مُنیوں کی منگلا کی مُول آشیرواد کی آواز آنے لگی گانو ں اور نقارے بجنے سے بڑی دھوم دھام مچ گئی ۔ سب استریاں اور پُرش پریم اور آنند مگن ہو گئے ۔

ایہی بدھی سیا منڈپ ہیں آئی ۔ پرمُت ساتی پڑھہیں مُنی راتی
تیہی او سر کر بدھی بیوہارو ۔ دُہوں کُل گُرو سب کینہہ اچارو

اس پرکار سیتاجی منڈپ میں پدھاریں منیشور پرسن ہو کر شانتی پاٹھ کرنے لگے ۔ اس سمے کی ساری ریتی بیوہار اور کُل اچار دونوں کُل گُروؤں نے کئے ۔

چھند

آچارو کری گُرو گوری گن پتی مُدت بپر پُجاوہیں
سُر پرگٹی پوجا لیہیں دیہیں اسیس اتی سُکھ پاوہیں

مادھو پرک منگل دربیہ جو جیہی سمے مُنی من مہُوں چہیں
بھرے کنک کوپر کلس سو تب لئیے ہیں پری چارک رہیں

کُل آچار کر کے گُرو جی پرسن ہو کر برہمنوں سے پاربتی جی گنیش جی کی پُوجا کروا رہے ہیں ۔ دیوتا پرگٹ ہو کر پوجا لیتے ہیں ۔ آشیرواد دیتے ہیں ۔ اور سُکھ پاتے ہیں ۔ مادھو پرک (کانسی کے برتن میں دہی شہد گھی ملی ہوئی سنگل میئے پدارتھ) آدی جس کسی بھی منگل پدارتھ کی مُنی جی من میں چاہ ما تر کرتے ہیں سوُن کی پراتوں اور کلسوں میں بھر کر اُن پدارتھوں کو لئے سیوک گن اسی سمے تیار کھڑے رہتے ہیں ۔

کُل ریتی پریتی سمیت رَبی کہی نیت ہُو سادر کیو
ایہی بھانتی دیو پُجائی سیتہی سُبھگ سنگھاسن دیو
سیا رام اولوکنی پرسپر پریمو کا ہو نہ لکھی پرے
من بدھی بر بانی اگوچر پرگٹ کبی کیسے کرے

پریم پورک سُوریہ دیو اپنے کُل کی سب رتیاں (رواج) بتا دیتے ہیں ۔ اور وہی آدر سمیت کی جا رہی ہیں ۔ اس پرکار دیوتاؤں کی پُوجا کر کے سیتاجی کو سُندر سنگھاسن دیا گیا ۔ شری سیتاجی اور شری رام چندر کا آپس میں پریم سے ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو دکھائی نہیں پڑتا ہے ۔ جو پریم شریشٹھ من بدھی اور بانی کی پہنچ سے پرے ہے اُسے کوئی کیسے پرگٹ کریں ۔

دوھا

ہوم سمے تنو دہری اَنلو اتی سُکھ آہوتی لیہیں
بپر بیش دہری بید سب کہی بیاہ بدھی دیہیں

ہون کے سمے شریر دھارن کر کے سو ا گنی دیو پرسن ہو کر آہوتی لینے لگے ۔ چاروں وید برہمنوں کا بھیس دھارن کر کے وواہ کی پدھیاں بتا رہے ہیں ۔

چوپائی

جنک پاٹ مہیشی جگ جانی ۔ سیا ماتو کہیں جائی بکھانی

سُجھوُسُکرِت سُکھ سُندر تانی۔ سب سمیٹی بِدھی رچی بنانی

جنک جی کی جگت پرسِدھ پٹ رانی سیتا جی کی ماتا سُنینا کے سُندر روپ کا ورنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ مانو برہما جی نے سُندرتیش مُنیہ سکھ اور سُندرتا سب کو اکٹھا کر کے انہیں سنوار کر رچا ہے

سمو جانی مُنی برہہ بولائیں۔ سُنت سُآسنی سادر لیائیں
جنک بام دِسی سوہ سُنینا۔ ہِم گِری سنگ بنی جنو مینا

سماں جان کر منیشوروں نے اُن کو بلوایا۔ سہاگن استریاں انہیں آدر سمیت لے آئیں سُنینا۔ جنک کی بائیں طرف ایسے شوبھا پا رہی ہے۔ مانو ہماچل کے ساتھ مینا براج رہی ہو۔

کنک کلس منی کو پر رُورے۔ سُچی سگندھ منگل جل پُورے
نج کر مُدِت رائو اور رانی۔ دھرے رام کے آگیں آنی

سونے کے گھڑے منیوں کی سُندر پرانتی پوتر سگندھ اور منگل جل سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں سے لا کر پرسن من سے راجہ اور رانی نے رام جی کے آگے رکھے۔

پڑھہیں بید مُنی منگل بانی۔ گگن سُمن جھری اوسر جانی
بر و بلوکی دمپتی انوراگے۔ پائے پنیت پکھارن لاگے

مُنی جن منگل بانی سے وید پڑھنے جا رہے ہیں شُبھ اوسر جان کر آکاش سے پھولوں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ دولہا کو دیکھ کر راجہ اور رانی پریم میں مگن ہو گئے اور اُن کے پوتر چرنوں کو دھونے لگے۔

چھند

لاگے پکھارن پائے پنکج پریم تن پُلکاولی
نبھ نگر گان نسان جے دُھنی اُمگی جنو چہوں دِسی چلی
جے پد سروج منوج اری اُر سر سدیو براجہیں
جے سکرت سُمرت بِملتا من سکل کلی مل بھاجہیں

وہ شری رام جی کے چرن کملوں کو دھونے لگے اور پریم اُمنگ وش اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آکاش اور جنک پور میں گانے نقارے بجنے اور جے جے کار کی آواز مانو چاروں دِشاؤں میں اُمڈ پڑی۔ جو چرن کمل کام دیو کے دُشمن سری شنکر جی کے من روپی سروور میں سدا ہی براجتے ہیں جن کا ایک بار سمرن کرنے سے من شُدھ ہو جاتا ہے اور کلجگ کے سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔

جے پرسی مُنی بنتا لہی گتی رہی جو پاتک مئی
مکرند جنہہ کو سمبھو سر سُچتا اودِھی سُر برنئی
کر مدھپ من مُنی جوگی جن جے سئی ابھمت گتی لہیں
تے پد پکھارت بھاگیہ بھاجنو جنک جے جے سب کہیں

جن چرن کملوں کا سپرش پا کر مہا پاپی گوتم مُنی کی استری اہلیا نے بھی پرم گتی پائی جن کے مکرند رس (پاؤں کی دھوون) یعنی شری گنگا جی شو جی کے مستک پر براجتی ہے جسے دیوتا لوگ پوترتا کی سیما بتلاتے ہیں جن چرن کملوں پر مُنی اور یوگی جن اپنے منوں کو بھونرا بنا کر سیون کر کے من مانی گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان چرنوں کو بڑبھاگی جنک جی دھو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سب جے ہو جے ہو کہہ رہے ہیں

بر کنیری کرتل جوری ساکھوچار دوؤ کل گرو کریں
بھیو پانی گہن بلوکی بِدھی سُر منج مُنی آنند بھریں
سُکھ مُول دُولہہ دیکھی دمپتی پُلک تن ہلسیو ہیو
کری لوک بید بدھان کنیا دان نرپ بھوشن کیو

دولہا اور دلہن دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر دونوں کُل کے گرو اپنے اپنے راجہ کے کل کا شاکھو چار (شجرہ نسب) شروع کرنے لگے۔ دولہا کے ہاتھ میں دلہن کا ہاتھ لئے ہوئے دیکھ کر برہما آدی دیوتا منش اور مُنی آنند سے بھرپور ہو گئے سُکھ کے مُول دولہا کو دیکھ کر راجہ جنک اور اُن کی پٹ رانی سُنینا کے شریر پُلکت ہو گئے اور ہردے میں آنند ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ راجہ شرومنی شری جنک جی نے لوک اور وید بِدھی انوسار کنیا دان کیا۔

ہم ونت جہیں گریجا ہیس ہی کی ہی شری ساگر دی
تمیں جنک رام ہی سیا سم رپی بسوکل کیرتی سئی
کیوں کرے بنئے بد ہہو کیو بد ہیو ورتی سانوریا
کری ہوم بدھی ت گانٹھی جوری ہون لاگیں بھانوری

جیسے ہماچل نے شوجی کو پاربتی اور کھشیر ساگر نے شری وشنو جی کو لکشمی جی دی تھیں۔ ویسے ہی راجہ جنک جی نے شری رام جی کو سیتا ارپن کر دی۔ جس کی سنسار میں نت سندر کیرتی ہو رہی ہے۔ بدیہہ (جنک جی) بنتی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بھگوان شری رام چندر جی کی سانوری مورتی ہے تو ان کی دیہہ میں سدھ بدھ ہی بھلا دی تھی۔ اس لئے وہ بنتی تو نہ کر سکے پر تو ودھی پورک ہوم کر کے گانٹھ جوڑ دی۔ اور ویدی کی پردچھنا بھانوریں ہونے لگیں۔

دوہا

جے دھنی بندی بید دھنی منگل گان نسان
سُنی ہرہیں برہیں بیدھ سُرترو سمن سجان

"جے ہو جے ہو" کی دھن۔ بھاٹوں کا کل کی کیرتی بکھان کا گان کرنے کی دھن۔ وید منتروں کی دھن۔ منگل گیت گانے کی دھن اور نقاروں کے بجنے کی دھن سُن کر بدھی مان دیوتا گن پرسن ہو کر کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

چوپائی

کنور کنوری کل بھانوری دیہیں۔ نین لابھو سب سادر لیہیں
جائی نہ برنی منوہر جوری۔ جو اپما کچھ کہوں سو تھوری

... اور کنیا دیوی کی سندر بھانوریں دے رہے ہیں سب آدر پورک نیتروں کا لابھ اٹھا رہے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کی اس منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ انکے سمان سنسار میں کونسی وستو ہے جس کی کہ ان کو اپما دی جا سکے۔ ارتھات جو کچھ اپما کہوں۔ وہ کافی نہ ہوگی۔

رام سیا سندر پرچھاہیں۔ جگمگات منی کھمبھن ماہیں
منہوں مدن رتی دھر بہو روپا۔ دیکھت رام بیاہ انوپا

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کی سندر پرچھائیں (عکس) منیوں کے کھمبھوں میں جگمگاتی ہوئی ایسی شوبھا دے رہی ہیں۔ مانو کام دیو اور ان کی استری رتی بہت سے شریر دھارن کئے شری رام جی کے وواہ کے انوپم (بے مثال) اُتسو کو دیکھتے ہوں۔

درس لالسا سکچ نہ تھوری۔ پرگٹت دُرت بہوری بہوری
بھئے مگن سب دیکھنہارے۔ جنک سمان اپان بسارے

ان کام دیو اور رتی کو درشنوں کی لالسا بھی بہت ہے اور اپنی سندرتا کا گھمنڈ چور ہوا دیکھ کر لجاتے بھی بہت ہیں۔ اس لئے بار بار پرگٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور چھپ بھی جاتے ہیں۔ دیکھنے والے سب لوگ ایسی سندر انوپم شوبھا کو دیکھ کر آنندت ہو گئے اور راجہ جنک کی طرح اپنے آپ کا سدھ کھو بیٹھے۔

پرمدت مُنہ بھانوریں پھیریں۔ نیگ سہت سب ریتی نبیریں
رام سیا سر سیندور دیہیں۔ سوبھا کہی نہ جاتی بدھی کیہیں

اس پرکار آنند پورک منیشوروں نے بھانوریں کروائیں اور نیگ سمیت سب ریتیوں کو پورا کیا۔ شری رام جی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں۔ اس شوبھا کا کسی پرکار ورنن بھی نہیں ہو سکتا۔

ارن پراگ جلج بھری نیکیں۔ سسی ہی بھوش اہی لوبھا می کیں
بہوری بسشٹ دینہ انوساسن۔ برو دلہنی بیٹھے ایک آسن

(شری رام جی کا سندر ہاتھ تو کمل ہے لال سندور اس کمل کا پراگ ہے۔ ان کی سانولی بھجا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا مکھ چندرما ہے جب شری رام چندر جی اپنی سانولی بھجا کو اٹھا کر اپنے ہاتھ کمل سے چندر مکھی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں تو وہ ایسی شوبھا دے رہا ہے)۔ مانو کمل کو لال پراگ سے بھلی پرکار بھر کر امرت کے لوبھ سے سانپ چندرما کو بھوشت (شرنگار)

کر رہا ہے پھر وسشٹ جی نے آگیا دی۔ تب دولھا اور دلہن ایک آسن پر بیٹھے۔

چھند

بیٹھے بر آسن رامو جانکی مدت من دسرتھو بھئے
تنو پلک پنی پنی دیکھی اپنیں سُکرت سُرترو پھل نئے
بھری بھون رہا اچھا ہو رام بیاہ سبھا سبھیں کہا
کیہی بھانتی برنی سرات رسنا ایک یہو منگلو مہا

شری رام اور جانکی جی سندر آسن پر بیٹھے۔ اُن کو دیکھ کر مہاراج دسرتھ پرسن ہوئے۔ اپنے پُن کرم رُوپی کلپ برکش میں نئے پھل آئے دیکھ کر اُن کا شریر پلکت ہو رہا ہے۔ سب لوگ اُتساہ سے بھر گئے۔ سب نے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا۔ یہ منگل کتنا مہان ہے۔ پرنتو مکھ میں جیبھہ ایک ہے اس لئے اس کا ورنن بھلی پرکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

تب جنک پائی بسشٹ آئسو بیاہ ساج سنواری کے
مانڈوی شرت کیرتی اُرملا کنوری لین ہنکاری کے
کُسکیتو کنیا پرتھم جو گُن سیل سُکھ سوبھا مئی
سب ریتی پریتی سمیت کری سو بیاہی نرپ بھرت ہی دئی

وسشٹ جی کی آگیا پا کر اور وواہ کا سارا ساج سجا کر راجہ جنک نے مانڈوی شرت کیرتی اور اُرملا ان تینوں راج کماریوں کو بُلا لیا اور کُش دھوج نامی اپنے بھائی کی بڑی بیٹی مانڈوی جی جو کہ گُن شیل سُکھ اور شوبھا کی کھان تھی پریم پُورو‌ک راجہ جنک نے ودھی انوسار سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی۔

جانکی لگھو بھگنی سکل سُندری سرومنی جانی کے
سو تنہہ بیاہی لکھن ہی سکل بدھی سنمانی کے
جیہی نامو شرت کیرتی سلوچنی سُمکھی سب گُن آگری
سو دئی رپو سودن ہی بھوپتی روپ سیل اُجاگری

سیتا جی کی چھوٹی بہن اُرملا جی جو کہ سب سندریوں میں شری منی تھی۔ راجہ جنک نے سب ودھی انوسار سنمان کر کے لکشمن جی کو بیاہ دی۔ اور شرت کیرتی نام والی۔ سندر نیتروں والی سب گنوں کی کھان۔ رُوپ اور شیل میں اُجاگر (مشہور) چندر مکھی کو راجہ جنک نے شترگھن جی سے بیاہ دیا۔

انورُوپ بر دُلہنی پرسپر لکھی سکچ ہیاں ہر شہیں
سب مُدت سُندرتا سراہیں سُمن سُرگن برشہیں
سُندریں سُندر برنہ سہ سب ایک منڈپ راجہیں
جنو جیو اُر چار اوستھا بھُپن سہت براجہیں

چاروں دولھا اور چاروں دلہنیں اپنے اپنے انورُوپ (مطابق) جوڑی کو دیکھ کر لجاتے ہوئے من میں بڑے ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر اُن کے سُندر سرُوپ کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔ دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ سندر دلہنیں اپنے سندر وروں سمیت سب ایک ہی منڈپ میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو جیو کے انتہ کرن میں چاروں اوستھائیں (جاگرت۔ سوپن یعنی عالم خواب۔ سشپتی یعنی گہری نیند۔ تریا یعنی برہم آنند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوامیوں (وشو۔ تیجس۔ پراگیہ اور برہم) سمیت براج رہی ہیں۔ (جاگرت ابھیمانی جیو کو وشو کہتے ہیں۔ اور اُسے ہی سوپن میں کریڑا کرنے کے کارن اتھوا اُس کے ہی تیج سے سوپن کا سنسار پرگٹ ہونے کے کارن اُسے تیجس کہتے ہیں۔ اور جب وہ جاگرت اور سوپن سے رہت گہری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور جاگ کر نیند کے سُکھ کا ورنن کرتا ہے کہ میں بڑے سُکھ سے سویا اربھات اُسے سوشپتی اوستھا کے سُکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے سوشپتی اوستھا کے سمبندھ سے اُس جیو کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں اوستھاؤں کا ابھیمان چھوڑ کر اپنے شُدھ سرُوپ کے بھرم کو تیاگ کر برہم میں لین ہو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو تُریا کہتے ہیں۔

دوہا

مُدت اودھ پتی سکل سُت بدھنہ سمیت نہاری
جنو پائے مہی پال منی کرنہ سہت پھل چاری

اودھ نریش راجہ دسرتھ اپنے چاروں پتروں کو بہوؤں سمیت دیکھ کر ایسے پرسن ہیں۔ مانو وہ راجاؤں کے شرومنی کریاؤں سمیت دھرم ارتھ کام موکھش چاروں پھل پا گئے ہوں۔

چوپائی

جیسی رگھوبیر بیاہ بدھی برنی۔ سکل کنور بیاہے تیہی کرنی
کہی نہ جائی کچھو داج بھوری۔ رہا کنک منی منڈپ پوری

شری رام جی کے وواہ کی جیسی ودھی ورنن کی گئی ہے ویسی ہی ریتی سے سارے راجکماروں کے وواہ کئے گئے جہیز کی بڑائی تو کچھ کہی نہیں جا سکتی۔ سارا منڈپ سونے اور منیوں سے بھر گیا۔

کمبل بسن بچتر پٹور رے۔ بھانتی بھانتی بہو مول نہ تھورے
گج رتھ ترگ داس ار داسی۔ دھینو النکرت کام دہا سی
بستو انیک کرئیے کمیں لیکھا۔ کہی نہ جائی جانہیں جنہہ دیکھا
لوکپال اولوکی سہانے۔ لینہہ اودھ پتی سب سکھ مانے

بہت سے کمبل (ہستر) بھانت بھانت کے ریشمی کپڑے جو کہ بہت ہی مولیہ وان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی گھوڑے داس۔ داسیاں (نوکر اور لونڈیاں) اور گہنوں سے سجی ہوئیں۔ کام دھینو کی سی گائیں آدی انیک پدارتھ ہیں۔ جن کی گنتی کرتے نہیں بنتی۔ جنہوں نے دیکھا ہے وہی جانتے ہیں۔ اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھ کر لوک پال بھی سہا گئے (للچا گئے یا شرم سے رک گئے) راجہ دسرتھ جی نے سب کچھ سُکھ اور بڑی پرسنتا پوروک گرہن کیا۔

دینہہ جاچکنہی جو جیہی بھاوا۔ اُبرا سو جنواسے ہیں آوا
تب کر جوری جنک مردو بانی۔ بولے سب برات سنمانی

جہیز کی وستوؤں پر جس یاچک کی جس وستو پر رچی دیکھی وہ اُسے دے دی۔ جو کچھ بچ رہا وہ جنواسے میں بھجوا دیا گیا۔ تب جنک جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کومل بانی سے ساری برات کا سنمان کرتے ہوئے بولے۔

چھند

سنمانی سکل برات آدر دان بنے بڑائی کے
پرمدت مہامنی بر نبے پوجی پریم لڑائی کے
سر نائی دیو منائی سب سن کہت کر سمپت کیں
سر سادھو چاہت بھاؤ سندھ کی توش جل انجلی دیئیں

آدر۔ دان۔ نمرتا اور بڑائی سے ساری برات کا سنمان کر راجہ جنک جی نے پرسنتا کے ساتھ پریم پوروک منی سماج کی پوجا اور بندنا کی۔ پھر سر نوا کر سب دیوتاؤں کو پرسن کر کے راجہ جنک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ دیوتا اور سادھو تو آدر بھاؤ کے ہی بھوکے ہیں۔ ان کو کچھ دے کر پرسن نہیں کیا جا سکتا۔ کیا چلو بھر پانی دینے سے کہیں سمندر سنتشٹ ہو سکتا ہے۔

کر جوری جنک بہوری بندھو سمیت کوسل رائے سوں
بولے منوہر بین سانی سنیہہ سیل سبھائے سوں
سمبندھ راجن راورے ہم بڑے اب سب بدھی بھئے
ایہی راج ساج سمیت سیوک جانبے بنو گتھ لیئے

پھر راجہ جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ کر منوہر شیل اور سندر پریم سے بھری پوترن بانی سے راجہ دسرتھ کو کہنے لگے۔ کہ ہے راجن! آپکے ساتھ سمبندھ ہونے سے ہم اب سب پرکار بڑے ہو گئے ہیں۔ ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا بے دام سیوک جانیئے۔

اے داریکا پریچارکا کری پالبیں کرونا نئی
اپرادھ چھمی بولوی پٹھئے بہت ہوں ڈھیٹیو کئی
پنی بھانو کل بھوشن سکل سنمان ندھی سمدھی کئے
کہی جاتی نہیں بنتی پرسپر پریم پری پورن ہئے

یہ ہماری کنیائیں ہیں۔ ان کو اپنی داسی جان کر نت نئی دیا درشٹی سے ان کا پالن کرنا جو ہم نے آپکو یہاں بلانے کی ڈھٹائی کرنے کا اپرادھ کیا ہے۔ اُسے کشما کرنا پھر سوریہ کل شرومنی

دشرتھ جی نے راجہ جنک کا اتنا سنمان کیا۔ کہ اُن کو سنمان کا ندھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونو گلے ملے ہوئے پریم سے بھری ہوئی ہیں۔ ان کی آپس میں ایک دوسرے کی نمرتا بھاو کو کہا نہیں جا سکتا۔

برندارکا گن سمن برسہیں راؤ جنواسے ہی چلے
دُندبھی جے دھنی بید دھنی نبھ نگر کوتوہل بھلے
تب سکھیں منگل گان کرت منیس آیسو پائی کے
دُولہا دُلہنہ سہت سُندری چلیں کوہبر لیائی کے

دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں۔ راجہ جنواسے کو چلے۔ نقاروں کی دھن، جے جے کی دھن اور وید دھن ہو رہی ہے۔ آکاش اور نگر میں دھوم دھام مچی ہوئی ہے۔ تب منیشوروں کی آگیا پا کر

سندر سکھیاں دولھاؤں سمیت دلہنوں کو لے کر منگل گیت گاتی ہوئیں کوہبر کو چلیں۔

دوھا

پُنی پُنی رامہی چتو سیا سکچتی منو سکچیں نہ
ہرت منوہر مین چھبی پریم پیاسے نین

سیتا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور لجا جاتی ہیں۔ پر اُن کا من دیکھنے سے نہیں لجاتا (اگھاتا) اُن کا من بھگوان کے درشن میں لولین ہے۔ پریم کے پیاسے اُن کے نیتر چنچل مچھلی کی شوبھا کو بھی ہرتے ہیں۔

ماس پارائن گیارھواں وشرام (بال کانڈ)

چوپائی

سیام سریر سُبھائن سُہاون۔ سوبھا کوٹی منوج لجاون
جاوک جُت پد کمل سُہائے۔ مُنی من مدھپ رہت جنہہ چھائے

شری رام چندر جی کا شیام (سانولا) شریر سبھاو سے ہی سُندر ہے۔ جس کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کام دیو لجاتے ہیں۔ مہاور سے یکت اُن کے چرن کمل بہت ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ جن پر منی جنوں کے من روپی بھنورے سدا ہی چھائے رہتے ہیں۔

پیت پُنیت منوہر دھوتی۔ ہرتی بال رَبی دامنی جوتی
کل کنکن کٹی سُوتر منوہر۔ باہو بسال بھوشن سُندر

پیلی پوتر اور منوہر دھوتی پراتہ کال کے سورج اور بجلی کی چمک کو ہرے لیتی ہے۔ کمر میں سُندر کنکنی اور کٹی سوتر ہیں اور اُن کی لمبی بھجاؤں میں جن میں سندر گہنے پہنے ہوئے ہیں۔

پیت جنیو مہا چھبی دیئی۔ کر مُدرکا چوری چتو لیئی
سوہت بیاہ ساج سب ساجے۔ اُر آیت اُربھوشن راجے

پیلا جنیو مہا شوبھا دے رہا ہے۔ ہاتھ کی انگوٹھی چت کو چُرا لیتی ہے۔ بیاہ کے سب ساج سجے ہوئے وہ بہت شوبھا پا رہے ہیں چوڑی چھاتی پر سندر گہنے شوبھا پا رہے ہیں۔

پیئر اُپرنا کاکھا سوتی۔ دُہوں آنچرنہی لگے منی موتی
نین کمل کل کنڈل کانا۔ بدن سکل سوندرج ندھانا

پیلا دوپٹہ پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگتا ہے۔ جس کے دونو آنچلوں پر منی اور موتی لگے ہوئے ہیں۔ کمل کے سمان نیتر ہیں۔ کانوں میں سندر کنڈل ہیں۔ اُن کا مکھ تو ساری سُندرتا کا خزانہ ہی ہے۔

چوپائی

سندر بھبر گئی منوہر ناسا۔ بھال تلک ورچی رتنا نواسا
سوہت مور و منوہر ماتھے ۔ منگل مئے مکتا منی گاتھے

اتی انت سندر ناسکی بھری ہیں۔ منوہر ناک ہے مستک پر لگا ہوا تلک تو سندرتا کا گھر ہی ہے۔ منگل مئے منی اور موتی جڑت سندر منوہر مور مکٹ ماتھے پر شوبھا پا رہا ہے۔

گاتھے مہا منی مور منجل انگ سب چت چورہیں
پُرناری سُر سندریں سبھی ملوکی سب تن تورہیں
منی بسن بھوشن واری آرتی کرہیں منگل گاوہیں
سُر سُمن برسہیں سُوت ماگدھ بندی سُجس سناوہیں

سندر مور بہت ہی زیبہ دار (قیمتی) منیوں سے جڑا ہوا ہے سندر انگ چت کو چرائے لیتے ہیں۔ جنک پر کی استریاں اور دیو سندریاں دولہے کو دیکھکر تنکا توڑ رہی ہیں تاکہ اُن کو کسی کی بُری نظر نہ لگ جائے۔) اور منی لبتر و گہنے نچھاور کرکے اُن کی آرتی اُتار رہی ہیں۔ اور منگل گا رہی ہیں۔ دیوتا پھول برسا رہے ہیں۔ سوت۔ ماگدھ۔ بھاٹ سیش (کُل کی بڑائی) سناتے ہیں۔

کوہبر ہیں آنے کنور کنوری سُہاسنہہ سکھ پائی کے
اتی پریتی لوکک ریتی لاگیں کرن منگل گائی کے
لہکوری گوری سکھا و رام ہی سیا سن سارو کہیں
رنیواس ہاس بلاس رس بس جنم کو پھلو سب لہیں

سہاگن استریاں سُکھ مان کر دولہا اور دلہنوں کو کوہبر (کل دیوتا کے ستھان) میں لائیں منگل گان کرکے اتی انت پریم سے وہ لوکک ریتی کرنے لگیں۔ شری رام چندر جی کو شری گوری جی لہکور (دولہا دلہن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دینا) سکھاتی ہیں۔ اور سرسوتی جی سیتا جی کو سکھاتی ہیں سب رنواس اس ہاس بلاس کے آنند میں مگن ہے۔ سبھی اپنے اپنے جنم کا پھل پراپت کر رہے ہیں۔

نج پانی منی مہوں دیکھی اتی مورتی سروپ ندھان کی
چالتی نہ بھج بلی بلوکی برہ بھئے بس جانکی
کوتک بنود پرمود و پریمو نہ جائی کہی جانہیں الیں
بر کنوری سُندر سکل سکھیں لوائی جنواسے ہی چلیں

سندر روپ ندھان شری رام چندر جی کی پرچھائیں جانکی جی اپنے ہاتھ کی منیوں میں دیکھ رہی ہیں۔ اس دیکھنے کے کارن کہ کہیں رام جی کے درشن میں ویوگ نہ ہو جائے سیتا جی اپنی بھج بلی کو ہلاتی نہیں۔ اور اپنی درشٹی (نظر) کو بھی اُس پرچھائیں پر برابر جمائے رکھا ہے۔ اس سمے کے ہنسی تماشے اور منگل کا آنند اور اتھاہ پریم ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُسے سکھیاں ہی جانتی ہیں۔ ور اور کنیاؤں کو سب سندر سکھیاں پھر جنواسے کو ساتھ لے چلیں۔

تہی سمے سُنئے اسیس جہاں تہاں نگر نبھ آنند وہا
چرو جئے ہوں جوری چار مُدت سارد من سبھیں کہا
جوگیندر سدھ منیش دیو بلوکی پربھو دندبھی ہنی
چلے ہرشی برشی پرسون نج نج لوک جے جے بھنی

اُس سے جہاں تہاں نگر اور آگاش میں آشیرواد کی دھونی ہی کانوں میں سُنائی دے رہی ہے۔ اور مہا آنند چھایا ہوا ہے سب نے پرسن ہو کر کہا کہ سندر چاروں جوڑیاں چرنجیوی ہوں۔ یوگی۔ راج سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو دیکھکر دندبھی بجاتے اور پرسن ہو کر پھول برساتے جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے۔

دوہا

سہت بدھو ٹہنہ کنور سب تب آئے پتو پاس
سوبھا منگل مود بھری اُمگیو جنو جنواس

چاروں راجکمار اپنی دلہنوں سمیت پتا جی کے پاس آئے تب تو شوبھا۔ منگل اور آنند سے بھر کر مانو سب جنواسا اُمڈ ہی پڑا۔

چوپائی

پُنی جیونار بھئی بہو بھانتی۔ پٹھئے جنک بُلائی براتی
پرت پانوڑے بسن انوپا۔ سُتنہ سمیت گون کیو بھوپا

پھر بھانت بھانت کی رسوئی بنائی گئی جنک جی نے براتوں کو بلا بھیجا۔ انویم بستروں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں جب کہ دسرتھ جی پتروں سمیت چلے۔

سادر سب کے پائے پکھارے۔ جتھا جوگو پیڑھ ہے بیٹھارے
دھوئے جنک اودھ پتی چرنا۔ سیل سبھاو جائی نہیں برنا

آدر کے ساتھ سب کے پاؤں دھوئے گئے اور جتھا جوگ پیڑھوں پر سب براتی بٹھائے گئے تب جنک جی نے اودھ نریش دسرتھ جی کے چرن دھوئے۔ ان کا شیل اور سبھاو پریم بھاؤ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

بہوری رام پد پنکج دھوئے۔ جے ہر ہردے کمل مہں گوئے
تینو بھائی رام سم جانی۔ دھوئے چرن جنک نج پانی

پرشوتم شری رام چندر جی کے جو چرن کمل شری شیو جی کے ہردے کمل میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کو مہاراجہ جنک نے دھویا۔ اور پھر تینوں بھائیوں کو رام جی کے سمان جان کر ان کے چرن راجہ جنک نے اپنے ہاتھوں سے دھوئے۔

آسن اچت سبہی نرپ دینہے۔ بولی سوپ کاری سب لینہے
سادر لگے پرن پنواڑے۔ کنک کیل منی پان سنوارے

راجہ جنک جی نے سب کو اچت آسن دیئے۔ پھر رسوئی پروسنے والوں کو بلایا۔ آدر کے ساتھ پتلیں پڑنے لگیں۔ جو چندر مہاتے نیوں کے پتوں سے سونے کی کیل لگا کر بنائی گئی تھیں۔

دوہا

سوپودن سرگی سرس سندر سواد پنیت
چھن مہوں سب کیں پرسی گے چتر سوآ بنیت

چتر اور نمرتا سے بولنے والے رسوئیے سندر سواد شٹ (ذائقہ دار) اور پتر دال بھات اور گوئے کا گھی کشن بھر میں سب کے سامنے پروس گئے

چوپائی

پنچ کول کری جیون لاگے۔ گاری گان سنی اتی انورا گے
بھانتی انیک پرے پکوانے۔ سدھا سرس نہیں جاہیں بکھانے

سب لوگ پانچ گراس کر کے (پرانا یے سواہا، اپانا یے سواہا، دیانا یے سواہا، ادانا یے سواہا، سمانا یے سواہا۔ ان منتروں کا اچارن کرتے ہوئے پہلے پانچ پرانوں کو گراس دینا یہ پانچ گراس کرم کہلاتے ہیں۔) اکرے بھوجن کرنے لگے۔ گالی بھرے گیت (پنجابی سٹھنیاں) سن کر سب اتی انت پریم مگن ہو گئے انیک پرکار کے امرت جیسے پکوان پروسے گئے۔ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پرو سن لگے سوآر سجانا۔ بجن بدھ نام کو جا سانا
چار بھانتی بھوجن بدھی گائی۔ ایک ایک بدھی برنی نہ جائی

چتر رسوئیے بھانت بھانت کے ویجن دکھانے والے پیارے نو مٹھائیاں آدی پروسنے لگے۔ ان کا نام کون جانتا ہے چبا کر کھانے والے۔ چوس کر کھانے والے اور پی کر کھانے یوگیہ بھوجن اس پرکار چار پرکار کے بھوجنوں کی بدھی کہی گئی ہے۔ ان میں سے ایک ایک پرکار کے اتنے پدارتھ بنے تھے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھرس رچر بنجن بہو جانی۔ ایک ایک رس اگنت بھانتی
جیونت دیہیں مدھر دھنی گاری۔ لے لے نام پرش اور ناری

چھ رس (میٹھا، کھٹا، کڑوا، نمکین، کسیلا، چرپرا) والے بہت طرح کے سواد شٹ ویجن ہیں۔ ایک ایک رس کے اگنت پرکار کے بنے ہوئے ہیں۔ برات کے بھوجن کرتے سمے استریاں سبھی سریلی دھن سے پرشوں اور استریوں کے نام لے لیکر گالی بھرے گیت گا رہی ہیں۔

سمے سہاونی گاری برا جا۔ ہنست راؤ سنی سہت سماجا
ایہی بدھی سبہیں بھوجن کینہا۔ آدر سہت آچمنو دینہا

سمے کی سہاونی گالی بھی شوبھا پاتی ہے اسے سن کر سماج سہت راجہ بھی رسیلے دھ آنند سے ہنس رہے ہیں۔ اس پرکار سب نے بھوجن کیا۔ اور تب سب کو آنند سمیت ہاتھ منہ دھونے کے لیے جل دیا گیا

دوہا

دیتی پان پوجے جنک دسرتھ سہت سماج
جنواسے ہی گونے مدت سکل بھوپ سرتاج

پھر پان دے کر جنک جی نے دسرتھ جی کے سہت انکی ساری سماج کو پوجن کیا۔ سب راجاؤں کے سرتاج دسرتھ جی پرسن ہو کر جنواسے کو چلے۔

چوپائی

نت نوتن منگل پر ماہیں۔ نمش سرس دن جامنی جاہیں
بڑے بھور بھوپتی سنی جاگے۔ جاچک گن گن گاون لاگے

جنک پور میں نت نئے منگل ہو رہے ہیں۔ آنکھ کی جھلک کے سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ پرات کال راجاؤں کے مکٹ منی دسرتھ جی جاگے۔ یاچک (بھکاری) لوگ اُن کے گنوں کا گان کرنے لگے۔

دیکھی کنور بر بدھنہ سمیتا۔ کمی کہی جات مود من جیتا
پرت کریا کری گے گرو پاہیں۔ مہا پرمود پریم من ماہیں

چاروں راجکماروں کو ان بہوئیں سہت دیکھ کر ان کے من میں جو آنند ہے۔ وہ کہا نہیں جا سکتا۔ پرات کال کی ساری کریا کر کے وہ اپنے گرو وششٹ جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں مہا آنند اور پریم بھرا ہے۔

کری پرنامو پوجا کر جوری۔ بولے گرا امیں جنو بوری
تمہری کرپا سن ہو منی راجا۔ بھئیوں آج میں پورن کاجا

پرنام کر کے اور ان کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بھری پورن بانی سے راجہ دسرتھ جی نے کہا۔ ہے منی راج! آپ کی کرپا سے میں آج پورن کام ہو گیا ہوں۔

اب سب بپر بولائی گو سائیں۔ [illegible] سنی [illegible] بنائیں
سنی گر کری نی پال بڑائی۔ پنی پٹھئے منی بیرند بولائی

... گوسائیں! اب سب برہمنوں کو بلا کر سب بھانت سے

سجا کر گائیں دیجیے۔ یہ سن کر وششٹ جی نے راجہ کی بڑی بڑائی کی۔ اور پھر منی منڈلی کو بلوا بھیجا۔

دوہا

بام دیو اور دیو رشی بالمیک جا بالی
آئے منی ور نکر تب کوسک آدی تپ سالی

تب بام دیو۔ دیو رشی نارد، والمیک جابالی اور وشوامتر آدی تپسوی شریشٹھ منیوں کی منڈلیاں وہاں آئیں۔

چوپائی

ڈنڈ پرنام سب ہی نرپ کینہے۔ پوجی سپریم براسن دینہے
چاری لچھ بر دھینو منگائیں۔ کام سرہی سم سیل سہائیں

راجہ نے سب کو ڈنڈوت کر کے پرنام کیا۔ پریم سے اُن کی پوجا کر کے انہیں اتم آسن دیئے۔ چار لاکھ اتم گائیں منگوائیں جو شیل اور سندرتا میں کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکل النکرت کینہی۔ مدت مہیپ مہی دیو نہ دینہی
کرت بنتے بہو بدھی نرپ ناہو۔ لہیوں آج جگ جیون لاہو

اُن کو سب کار کے گہنے کپڑوں سے سجا کر پرسن ہو کر برہمنوں کو راجہ دسرتھ جی نے دیا۔ راجہ بہت طرح سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ آج ہی جگت میں جینے کا لابھ میں نے اٹھایا ہے۔

پائی اسیس مہیسو آنند ا۔ لئے بولی پنی جاچک بر ندا
کنک بسن منی ہے گئے سب دینہ۔ پوجھی رچی ریں رچی نرپ نند ن

برہمنوں کا آشیرواد پا کر راجہ کو بڑا آنند ہوا پھر یاچکوں کی منڈلیوں کو بلوایا۔ رگھوکل کو آنند کرنے والے دسرتھ جی نے ان کو اُن کی پسند پوچھ کر سونا، بستر، منی، گھوڑے، ہاتھی وغیرہ دیئے۔

چلے پڑھت گاتھا گن گاتھا۔ جے جے جے دن کر کل ناتھا
[illegible] بیاہ اچھا ہو۔ سکی تہرش سہس مکھ جا ہو

وہ سب کبت پڑھتے اور رگھو کل کے تلک مہاراجہ دسرتھ کی جے جے ...

سے اور وسشٹھ جی ۔ بشٹھ جی ہو کے چلے ۔ اس پرکار سری رام چندر جی کے وواہ کا آنند ہوا جس کا ہزاروں شیش ناگ بھی بیان ورنن کر سکتے ۔

دوھا

بار بار کوسک چرن سیس نائی کہہ راؤ
یہ سب سکھ منی راج تو کرپا کٹاچھ پساؤ

تب بار بار وشوامتر جی کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے مہاراجہ دشرتھ نے کہا کہ ہے منی راج ! یہ سب سکھ آپ کی کرپا درشٹی کی ہی کرپا ہے ۔

چوپائی

جنک سنیہہ سیل کرتوتی ۔ نرپ سب بھانتی سراہ بھوتی
دن اٹھ بدا اودھ پتی مانگا ۔ راکھیں جنک سہت انوراگا

راجہ دشرتھ جی نے جنک کے پریم شیل ۔ کرنی اور ایشوریہ کی سب پرکار پرشنسا کی ہر روز سویرے اٹھتے ہی اودھ نریش دشرتھ جی جنک سے وداع ہونے کی آگیا مانگتے ہیں ۔ پرنتو راجہ جنک پریم سے انہیں رکھ لیتے ہیں ۔

نت نوتن آدر ادھکائی ۔ دن پرتی سہس بھانتی پہونائی
نت نو نگر آنند اچھاہو ۔ دشرتھ گون سوہائی نہ کاہو

نت نیا آدر بڑھتا ہی جاتا ہے ۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے مہمانی ہوتی ہے ۔ نگر میں نت نیا آنند اور اتساہ رہتا ہے ۔ دشرتھ جی کا وداع ہونا کسی کو نہیں سہاتا ۔

بہت دوس بیتے ایہی بھانتی ۔ جنو سنیہہ رجو بندھے براتی
کوسک ستانند تب جائی ۔ کہا بدیہہ نرپ ہی سمجھائی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے ۔ مانو پریم کی رسی سے براتی لوگ باندھے ہوئے ہیں ۔ تب وشوامتر جی اور ستانند جی نے راجہ جنک کو سمجھا کر کہا ۔

اب دسرتھ کہں آئسو دیہو ۔ جدپی چھاڑی نہ سکہو سنیہو

بھلیہیں ناتھ کہی سچ بولائے ۔ کہی جے جیو سیس تنہہ نائے

کہ اب آپ دشرتھ جی کو وداع ہونے کی آگیا دیجئے ۔ یدپی پریم کے مارے آپ انہیں چھوڑنا نہیں چاہتے ۔ بہت اچھا سوامی ! ایسا کہہ کر جنک جی نے منتریوں کو بلا لیا ۔ اور جے جیو کہہ کر انہوں نے (منتریوں نے) راجہ جنک جی کو مستک نوایا ۔

دوھا

اودھ ناتھ چاہت چلن بھیتر کرہو جناؤ
بھئے پریم بس سچو سنی بپر سبھاسد راؤ

جنک جی نے ان منتریوں سے کہا ۔ کہ اودھ نریش دشرتھ جی وداع ہونا چاہتے ہیں ۔ اس لئے آپ رنواس میں خبر کر دو ۔ سن کر منتری برہمن درباری اور سوئم راجہ جنک جی پریم کے وش ہو گئے ۔

چوپائی

پرباسی سنی چلی ہی براتا ۔ بوجھت بکل پرسپر باتا
ستیہ گون سنی سب بلکھانے ۔ منہوں سانجھ سرسج سکچانے

جنک پر کے لوگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کانوں کان سنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے ۔ یہ سچ ہو جانے پر کہ برات سچ مچ ہی جانے والی ہے ۔ وہ بہت ہی اداس ہو گئے ۔ مانو شام کے وقت کمل کا پھول کمھلا گیا ہو ۔

جہاں جہاں آوت بسے براتی ۔ تہاں تہاں سدھ چلا بہو بھانتی
بیدھ بھانتی میوا پکوانا ۔ بھوجن ساج نہ جائی بکھانا

بھری بھری بسہن اپار کہارا ۔ پٹھئیں جنک انیک سسارا
ترگ لاکھ رتھ سہس پچیسا ۔ سکل سنوارے نکھ ارو سیسا

مت سہس دس سندھر ساجے ۔ جنہیں دیکھی دس کنجر لاجے
کنک بسن منی بھری بھری جانا ۔ مہشیں دھینو بستو بدھی نانا

اودھیا سے جنک پر آتے سمے جہاں جہاں براتی ٹھہرے تھا

وہاں نہاں بہت پرکار رسوئی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار کے میوے۔ پکوان اور بھوجن کی سامگری جن کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ اگنت بیلوں اور کہاروں کے دوارہ بھر بھر کر بھیجے گئے ساتھ ہی جنک جی نے سندر پلنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچیس ہزار رتھ اوپر سے نیچے تک سجائے ہوئے۔ دس ہزار سجے ہوئے متوالے ہاتھی جنہیں دیکھ کر دشاؤں کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ گاڑیوں میں بھر بھر کر سونا۔ بستر اور جواہرات اور گائیں، اس کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کی وستوئیں دیں۔

دوہا

دائج اُمِت نہ سکئے کہی دینہہ بدیہہ بہوری
جاو لوکت لوکپتی لوک سمپدا تھوری

جنک جی نے بہت سے داج دیا۔ جو کہا نہیں جا سکتا۔ جس کے آگے لوک پالوں کے لوک کی دولت بھی تھوڑی معلوم ہوتی تھی۔

چوپائی

سبُو سماجُو اہی بہانتی بنائی۔ جنک اودھ پُر دینہہ پٹھائی
چلی ہی برات سُنت سب رانیں۔ بکل مین گن جنُو لگھو پانیں

اس پرکار سب سامان سجا کر راجہ جنک نے ایودھیا جی کو بھیج دیا۔ برات کے جانے کی خبر سُن کر رانیاں ایسے بیاکل ہو گئیں۔ مانو تھوڑے پانی میں مچھلیاں بیاکل ہو گئیں ہوں۔

پُنی پُنی سیا گود کری لیہیں۔ دئی آسیس سکھاون دیہیں
ہوتیہو سنتت پیاہی پیاری۔ چِر اہی بات آسیس ہماری

وہ سب بار بار سیتا جی کو گود میں لے لیتی ہیں اُنہیں آشیرواد دے کر شکشا دیتی ہیں۔ کہ تم سدا اپنے پتی کی پیاری ہو۔ تمہارا سُہاگ اٹل ہو۔ ہمارا یہی آشیرواد ہے

ساس سسُر گُرو سیوا کریہو۔ پتی رُکھ لکھی آیسو انوسریہو
اتی سنیہہ بس سکھیں سیانی۔ ناری دھرم سکھوہیں مردبانی

ساس سسُر اور گُرو کی سیوا کرنا۔ پتی کی رُچی دیکھ کر اُن کی آگیا

انُوسار چلنا۔ چتر سکھیاں اتی پریم وش ہو کر سیتا جی کو کومل بانی سے استری دھرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل کنوری سمجھائیں۔ رانیہہ بار بار اُر لائیں
بہوری بہوری بھینٹہیں مہتاریں۔ کہہیں برنچی رچیں کت ناریں

اس پرکار رانیوں نے سب کاریوں کو استری دھرم کی شکشا دیکر بار بار انہیں چھاتی سے لگایا۔ مائیں بار بار اُن سے ملتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

تیہی اوسر بھائینہہ سہت رامُو بھانو کُل کیتو
چلے جنک مندر مُدت بدا کراون ہیتو

اسی سمے سوریہ ونش کے بھانو شری رام چندر جی بھائیوں سمیت پرسن ہو کر وداع کرانے کے لیے راج محل کو چلے

چوپائی

چارئیو بھائی سبھائیں سُہائے۔ نگر ناری نر دیکھن دھائے
کوؤ کہہ چلن چہت ہہیں آجو۔ کینہہ بدیہہ بدا کر ساجو

ٹھیک ویسے ہی سندر چاروں راجکماروں کو دیکھنے کے لئے جنک پُر کے استری پُرش دوڑے۔ کوئی کہتا ہے کہ آج جانا چاہتے ہیں۔ راجہ جنک نے وداع کرنے کا سامان پربندھ کر لیا۔

لیہو نین بھری روپ نہاری۔ پریہ پاہُنے بھوپ سُت چاری
کو جانے کیہیں سکرت سیانی۔ نین اتتھی کینہے بدھی آنی

ان پیارے مہمانوں چاروں راجکماروں کے روپ کو نیتر بھر کر دیکھ لو بے چتر پتہ نہیں۔ بدھاتا نے ہمارے کون سے پُنیہ کرموں کے پھل سُروپ ان راجکماروں کو یہاں لا کر ہماری آنکھوں کا مہمان کیا ہے۔

مرن سیلو جمی پاد پیُوکھا۔ سُرترو لہے جنم کر بھوکھا
پاؤ ناری ہری پد جیسیں۔ انہہ کر درسنُو ہم کہیں تیسیں

جیسے کسی مرنے والے کو امرت مل جائے اور جنم کے اندھے کو کلپ برکش کی پراپتی ہو جائے نرک ادھیکاری کو جیسے موکش کی پراپتی ہو جائے ویسے ہی ہمارے لئے ان کا درشن درلبھ ہے۔

شری رام سو بھاؤ دھیر ہو۔ رنچ من جیتی مورتی منی گہو
ایہی پدھی سب نیتی پھلو دیتا۔ گئے کنور سب راج نکیتا

شری رام چندر جی کی شوبھا کو دیکھ کر دھیرج نہیں دھر لو۔ اپنے من کو سانپ اور ان کی منوہر مورتی کو منی بنا لو۔ اس پرکار سب کو نیتروں کا پھل دیتے ہوئے سب راجکمار راج محل میں جا گئے۔

دوہا

روپ سندھو سب بندھو لکھی ہرشی اٹھا رنواس
کرہیں نچھاور آرتی مہا مدت من ساس

روپ کے سمندر سب راجکماروں کو دیکھ کر رنواس پرسن ہو اٹھا ساسوئیں پرسن من ہو کر نچھاور اور آرتی کرتی ہیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی اتی انوراگیں۔ پریم بیبس پنی پنی پد لاگیں
رہی نہ لاج پریتی اُر چھائی۔ سہج سنیہو برنی کمی جائی

شری رام جی کی سندر شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور پریم کے وش میں ہو کر بار بار ان کے چرنوں میں لگیں ہردے میں بہت ہی پریتی چھا گئی جس سے لجا بھی چھوٹ گئی انکے سہج سبھاؤ کے پریم کا درشن کس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

بھائنہ سہت اُبٹی انھوائے۔ چھرس اسن اتی ہیتو جیتوائے
بولے رام سو اوسر جانی۔ سیل سنیہہ سکچے بانی

انھوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو اُبٹن لگا کر اسنان کرایا اور بڑے پریم سے چھ رس والا بھوجن کھلایا۔ سندر سمان شری رام جی نے شیل پریم اور لجا بھری بانی سے کہا۔

راؤ اودھ پور چہت سدھائے۔ بدا ہون ہم اہاں پٹھائے
مانو مدت من آئسو دیہو۔ بالک جانی کرب نت نیہو

مہاراج اجودھیا پوری کو جانا چاہتے ہیں ہمیں وداع لینے کے لئے انھوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے ماتا پرسن من سے ہمیں آگیا دیجئے۔ اور اپنے بالک سمجھ کر سدا پریم رکھئے۔

سنت بچن بلکھو رنواسو۔ بولی نہ سکہیں پریم بیبس ساسو
ہردیاں لگائی کنوری سب لینہی۔ پتنہہ سونپ بنتی اتی کینہی

ان بچنوں کو سنتے ہی سارا رنواس اُداس ہو گیا ساسوئیں پریم وش بول نہیں سکتیں سب کماریوں کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور انکے پتیوں کو سونپ کر بہت پرارتھنا کی۔

چھند

کری بنے سیا رامہی سمرپی جوری کر پنی پنی کہے
بلی جاؤں تات سجان تمہ کہوں ودت گتی سب کی اہے
پریوار پرجن موہی راجہی پران پریہ سیا جانی بی
تلسیس سیل سنیہہ لکھی نج کنکری کری مانی بی

پرارتھنا کر کے انہوں نے سیتا جی کو شری رام جی کو سونپ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بار بار کہا۔ ہے تات! ہے چتر! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم سب کے دلوں کے بھید جانتے ہو پریوار پرجا داسیوں اور راجہ کو سیتا پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ ایسا جان کر ہے تلسی کے سوامی! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی سویکار کرنا۔

سورٹھا

تمہ پر پورن کام جان سرومنی بھاؤ پریہ
جن گن گاہک رام دوش دلن کرونا ئیتن

تم پورن کام ہو چتر شرومنی ہو۔ تمہیں پریم بھاؤ سے پریم ہے بھگتوں کے گنوں کو گرہن کرنے والے اور ان کے دوشوں کا ناش کرنے والے آپ دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی رہی پد گہی رانی۔ پریم پنک جنو گرا سمانی
سنی سنیہہ سانی بر بانی۔ بہو بدھی رام ساسو سنمانی

ایسا کہہ کر رانی چرنوں کو پکڑ کر رہ گئی۔ اُن کی بانی تو مانو پریم کے کیچڑ میں ہی رسما گئی ہو۔ پریم سے پری پورن سندر وچنوں کو سن کر شری رام چندر جی نے ساس کا بہت پرکار سے سنمان کیا۔

رام بدا مانگت کر جوری۔ کینہہ پرنام بہوری بہوری
پائی اسیس بہوری سر نائی۔ بھائینہ سہت چلے رگھو رائی

شری رام جی نے ہاتھ جوڑ کر وداع مانگی اور بار بار پرنام کیا۔ آشیرواد لے کر اور پھر ڈنڈوت کر کے بھائیوں سمیت شری رگھوناتھ جی چلے۔

منجو مدھر مورتی اُر آنی۔ بھئیں سنیہہ ستھل سب رانی
پُنی دھیرج دھر کنور ہنکاریں۔ بار بار بھینٹ ہیں مہتاریں

سندر مورتی کو من میں دھارن کر کے رانیاں پریم وش سکنے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیرج پکڑ کر کماریوں کو بُلا کر مائیں بار بار اُنہیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پہنچاوہیں پھری ملہیں بہوری۔ بڑھی پرسپر پریتی نہ تھوری
پُنی پُنی ملت سکھنہ بلگائی۔ بال بچھ جمی دھینو لوائی

کماریوں کو پہنچاتی ہیں۔ اور پلٹ کر پھر ملنے لگتی ہیں۔ اس سے آپس میں پریتی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی ماؤں کو سکھیوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی بیائی ہوئی گائے کو اس کے بچھڑے سے الگ کر دیں۔

دوھا

پریم وبس نر ناری سب سکھنہ سہت رنواس
مانہوں کینہہ بدیہہ پر کرونا برہن نواس

اس سمے نگر کے نر ناری اور سکھیوں سمیت سارا رنواس پریم کے وش تھا ایسا بیاکل ہے اُو جنک پُر میں کرونا اور برہ (غم جدائی) نے ڈیرہ ڈال رکھا ہو۔

چوپائی

سُک سارِکا جانکی جیائے۔ کنک پنجرنہی راکھی پڑھائے
بیاکل کہہیں کہاں بیدیہی۔ سُنی دھیرج پرہرئی نہ کیہی

جن طوطا اور مینا کو سیتا جی نے پالا تھا۔ اور سونے کے پنجرے میں رکھ کر پڑھایا تھا۔ وہ بیاکل ہو کر کہہ رہے ہیں جانکی جی کہاں ہیں۔ اُن کے ایسے ہمدردانہ وچنوں کو سن کر کسی کا دھیرج جاتا رہا۔

بھئے بکل کھگ مرگ ایہی بھانتی۔ منج دسا کیسیں کہی جہاتی
بندھو سمیت جنک تب آئے۔ پریم اُمگی لوچن جل چھائے

جہاں پکشی اور پشو ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشوں کی دشا کا تو پھر کہنا ہی کیا۔ تب راجہ جنک اپنے بھائی سمیت وہاں آئے پریم سے اُمڈ کر اُن کے نیتروں میں پریم جل بھر آیا۔

سیا بلوکی دھیرتا بھاگی۔ رہے کہاوت پرم براگی
لینہی رائے اُر لائی جانکی۔ مٹی مہا مرجاد گیان کی

بدیہی جو وہ پرم ویراگ پرش کہلاتے تھے۔ تو بھی سیتا جی کو دیکھ کر اُن کا دھیرج جاتا رہا۔ انہوں نے جانکی جی کو چھاتی سے لگایا۔ اس سمے اُن کے سب گیان کا بندھن ٹوٹ گیا (یہاں کوی نے گیا ہی رسیمت سے بھاو پرگٹ کیا ہے۔ سیتا جی بھگوان کی مایا شکتی ہیں اگیان وش میں نہ تو اس مایا شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھنے کی شکتی رہنے دیتا ہے اور نہ اس کے سوامی شری رام چندر جی ساکشات برہم کی پراپتی ہونے دیتا ہے جب ہم اشدھ مٹی سے لتھڑے ہاتھوں کو شدھ مٹی سے دھو ڈالنے کے سمان گیان سے اگیان کی نورتی کر دیتے ہیں اور شدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کر کے سویم بھی نورت ہو جاتا ہے۔ تب ہم بھگوان کی مایا شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھ کر اس کا بندھن پا کر بھگوان کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں کوی نے یہی بھاو دکھلایا ہے۔ کہ سیتا جی کو چھاتی سے لگاتے ہی جنک جی کے گیان کا بندھن ٹوٹ گیا)

سمجھاوت سب سچو سیانے۔ کینہہ بچار نہ اوسر جانے
بارہیں بار سُتا اُر لائیں۔ سجی سندر پالکیں منگائیں

سیت سیا نے شری انہیں کہا تھا تب تب راجہ نے
[illegible] کیا۔ بار بار کماریوں کو چھاتی سے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

چوپائی

بہو بدھی کوتک پُنتا سبھا ہیں۔ اڑی دھرم کل ریتی بکھانیں
داسیں داس دیئے بہو تیرے۔ سچی سیوک جے پریہ سیا کیرے

راجہ نے کنیاؤں کو بہت پیار سے سمجھایا۔ استری دھرم اور کل ریتی کی شکشا دی۔ جو داس داسیاں سیتا جی کے پریہ اور سیوک تھے۔ ایسے بہت سے داس داسیاں راجہ جنک نے دیئے۔

سیا چلت بیاکل پُرباسی۔ ہوہیں سگن شبھ منگل راسی
بھو سُر سچو سمیت سماجا۔ سنگ چلے پہچاون راجا

سیتا جی کے چلتے سمے جنک پُرواسی بہت بیاکل ہوئے۔ منگل کی راشی شبھ شگن ہونے لگے۔ برہمنوں اور منتریوں سمیت راجہ جنک پہنچانے کو ساتھ ہو لیئے۔

سمے بلوکی باجنے باجے۔ رتھ گج باجی برات سب ساجے
دسرتھ بپر بولی سب لینہے۔ دان مان پریپورن کینہے

سماں دیکھ کر باجے بجنے لگے۔ رتھ ہاتھی اور گھوڑے براتیوں نے سجائے۔ پھر دسرتھ جی نے برہمنوں کو بلا لیا اور انہیں دان اور مان سے بھرپور کر دیا۔

چرن سروج دھوری دھری سیسا۔ مدت مہی پتی پائی اسیسا
سمری گجانن کینہہ پیانا۔ منگل مول شگن بھئے نانا

ان کے چرن کملوں کی دھول کو مستک پر دھر کر انکا آشیرواد پاکر راجہ دسرتھ بہت ہی پرسن ہوئے اور شری گنیش جی کا سمرن کرکے وہاں سے کوچ کیا۔ منگل مول نانا پرکار کے شگن ہونے لگے۔

دوہا

سُر پرسُون برسہیں ہرشی کرہیں اپچھرا گان
چلے اودھ پتی اودھ پُر مُدِت بجائی نسان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسا رہے ہیں۔ اور اپسرائیں گیت گا رہی ہیں۔ پرسن ہو کر نقارے بجا کر اودھ پتی مہاراجہ دسرتھ ایودھیا جی کو چلے۔

چوپائی

نرپ کری بنے مہاجن پھیرے۔ سادر سکل مانگنے ٹیرے
بھوشن بسن باجی گج دینہے۔ پریم پوشی ٹھاڑھیں سب کینہے

راجہ دسرتھ نے بنتی کر کے بڑے بڑے آدمیوں کو واپس لوٹایا۔ اور آدر کے ساتھ سب بھکاریوں کو بلایا اور انہیں گہنے کپڑے گھوڑے ہاتھی دیئے۔ اور پریم سے سب کو پشٹ کر کے سب بل بخشا۔

بار بار برداولی بھاشی۔ پھرے سکل رامہی اُر راکھی
بہوری بہوری کوسل پتی کہہیں۔ جنک پریم بس پھرے نہ چہہیں

وہ بار بار رگھوکل کے یش گان گاتے اور شری رام جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کرکے لوٹے۔ کوسل پتی دسرتھ جی راجہ جنک کو بار بار واپس لوٹ جانے کو کہتے ہیں۔ پرنتو وہ پریم وش لوٹنے کا نام نہیں لیتے۔

پُنی کہہ بھوپتی بچن سُہائے۔ پھرے مہیس دوری بڑی آئے
رائ بہوری آتری بھئے ٹھاڑھے۔ پریم پرواہ بلوچن باڑھے

تب پھر راجہ دسرتھ جی نے سہانے بچن کہے۔ ہے راجن! بہت دور آ گئے اب لوٹ جائیے۔ جب وہ پھر بھی نہ لوٹے تو راجہ دسرتھ رتھ سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے پریم آنسوؤں کی

تب بدیہہ بولے کری جوری۔ بچن سنیہہ سدھال جنو بوری
کروں کون بدھی پٹے بنائی۔ مہاراج موہی دینہہ بڑائی

تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر اور بہت سے پریم پورن بچن کہے۔ میں کس طرح سے بنتی کروں۔ ہے مہاراج! آپ نے تو مجھ کو سب طرح سے بڑا کر دیا ہے۔

دوھا

کوسل پتی سمدھی سجن سنمانے سب بھانتی
ملنی پرسپر بنئے اتی پریتی نہ ہردیاں سماتی

کوسل پتی شری دشرتھ جی نے اپنے سجن سمدھی کا سب پرکار سے سنمان کیا۔ پھر دونو راجاؤں کے ملاپ کئے ہیں ایک دوسرے سے ایسا بنتی بھاؤ اور اتی پریتی تھی۔ کہ ہردے میں نہ سماتی تھی۔

چوپائی

منی منڈلی ہی جنک سر نادا۔ آسیرواد سب ہی سن پاوا
سادر پنی بھینٹے جب ناتا۔ روپ سیل گن ندھی سب بھراتا

پھر جنک جی منی منڈلی کو ڈنڈوت کیا۔ ان سبھی سے آشیرواد پایا۔ پھر وہ روپ شیل اور گنوں کے بھنڈار دیار دش راجکمار اپنے داماروں کو ملے۔

جوری پنکرو پانی سہائے۔ بولے بچن پریم جنو جائے
رام کروں کیہی بھانتی پرسنسا۔ منی مہیس من مانس ہنسا

اور سندر ہاتھ کملوں کو جوڑ کر پریم سے پریپورن بچن بولے! ہے رام! میں کس پرکار آپ کی استتی کروں! آپ منیوں اور شیو جی کے من روپی مانسروور کے ہنس ہیں۔

کرہیں جوگ جوگی جیہی لاگی۔ کوہو موہو ممتا مد تیاگی
بیاپکو برہمو الکھوا ناسی۔ چدانند نرگن گن راسی
من سمیت جیہی جان نہ بانی۔ ترکی نہ سکہیں سکل انومانی
مہما نگمو نیتی ہی کہئی۔ جو تہوں کال ایک رس رہئی

جن کے لئے یوگی لوگ کرودھ، موہ، ممتا اور مد کو تیاگ کر یوگ ابھیاس کرتے ہیں۔ جو سرو ویاپک، برہم، اویکت، اوناشی، چدانند، نرگن اور گنوں کی راشی ہیں۔ جنہیں من سمیت بانی نہیں جانتی۔ اور سب کچھ انومان کرنے والے (سمجھنے والے) بھی ترک (دلیل) سے جس کا انت نہیں پا سکتے۔ جن کی مہما کو وید نیتی (یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر ورنن کرتے ہیں۔ جو تینوں کال میں ایک رس یعنی نروکار ہے۔

دوھا

نین لیسنیے مو کہوں کھیئو سو مست سکھ مول
سبھی لابھو جگ جیو کہن بھئیں ایسو انکول

سو وہ ہی آپ سب سکھوں کے مول میری آنکھوں کے لینے ہوئے آپ جیسے سوامی کے انکول ہونے پر جگت میں سب پرانی جیو کو سبھ ہی میں پل ملتے ہیں۔

چوپائی

سب ہی بھانتی موہی دینہی بڑائی۔ نج جن جانی لینہہ اپنائی
ہوہیں سہس دس سارد سیکھا۔ کرہیں کلپ کوٹک بھری لیکھا

آپ نے مجھے سبھی پرکار بڑائی دی ہے۔ اور اپنا سیوک جان کر مجھے اپنا لیا ہے۔ یدی دس ہزار سرسوتی اور شیش ہوں۔ اور کروڑوں کلپوں تک گنتی لکھا حساب لگر کریں۔

مور بھاگیہ راؤر گن گاتھا۔ کہی نہ سراہیں سنہو رگھو ناتھا
میں کچھ کہوں ایک بل موریں۔ تمہہ ریجھہو سنیہہ سوٹھی تھوریں

تو بھی ہے رگھو ناتھ جی۔ میرے سوبھاگیہ اور آپ کے گنوں کی کتھا کو کہہ کر نہیں ختم کر سکتے ہیں۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ بھی اس ایک ہی بھروسے پر کہہ رہا ہوں۔ کہ آپ بہت ہی تھوڑے پریم سے پرسن ہو جاتے ہیں۔

بار بار مانگوں کر جوریں۔ من پریہرے چرن جنی بھوریں
سنی بر بچن پریم جنو پوشے۔ پورن کام رام پری توشے

میں بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من آپ کے چرنوں کو کبھی بھول کر بھی نہ چھوڑے۔ جنک جی کے پریم سے بھری پورن شرلیشٹھ بچن سن کر پورن کام بھگوان شری رام چندر جی بہت پرسن ہوئے۔

کری بہو بنتے سسُر سنمانے۔ پتو کوشک بششٹ سم جانے
بنتی بہوری بھرت سن کینھی۔ ملی سپریم پُنی آسش دینھی

بھگوان شری رام چندر جی نے سسر کی بنتی کر کے اپنے پتا وشوامتر اور وششٹ کے سمان پوجنیہ جان کر سسر جنک جی کا سنمان کیا۔ پھر جنک جی نے بھرت جی کی بہت بنتی کری اور پریم کے ساتھ مل کر پھر انہیں آشیرواد دیا۔

دوہا

ملے لکھن رپو سودنہی دینھہ اسیس مہیس
بھئے پرسپر پریم بس پھری پھری ناوہی سیس

پھر راجہ نے شترگھن اور لکشمن جی کو مل کر آشیرواد دیا۔ وہ ایک دوسرے کے پریم کے وش ہو کر بار بار جنک جی کو ڈنڈوت کرنے لگے۔

(چوپائی)

بار بار کری بنئے بڑائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی
جنک گہے کوسک پد جائی۔ چرن رینو سر نینھہ لائی

بار بار راجہ جنک کی بنتی اور بڑائی کر کے شری رگھوناتھ جی بھائیوں سمیت چلے۔ تب جنک جی نے وشوامتر جی کے چرن جا پکڑے اور ان کے چرنوں کی رج کو سر اور نیتروں پر لگایا۔

سُنو منیس بر درسن تورے۔ اگم نہ کچھ پرتیتی من مورے
جو سکھو سُجسو لوک پتی چہہیں۔ کرت منورتھ سکچت اہہیں

انہوں نے کہا۔ ہے منیشور! مجھے پورن وشواس ہے کہ آپ کے درشن ماتر سے سب کچھ سلبھ ہے۔ لوک پال جو سکھ اور بڑائی چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری نہ سمجھ کر جس کا منورتھ کرتے ہوئے من میں ڈرتے ہیں۔

سو سکھو سُجسو سُلبھ موہی سوامی۔ سب سدھی تو درسن انوگامی
کینھہ بنئے پُنی پُنی سر ناتی۔ پھرے مہیسو آسشا پائی

ہے سوامی! وہی سکھ اور بڑائی مجھے سہج ہی پراپت ہو گئی۔ ساری سدھیاں (کامیابیاں) آپ کے درشن کے پیچھے چلتی ہیں۔ اس پرکار بار بار بنتی کر کے اور ڈنڈوت کر کے آشیرواد پا کر راجہ جنک واپس لوٹے۔

چلی برات نسان بجائی۔ مدت چھوٹ بڑے سب سمودائی
رامہی نرکھی گرام نر ناری۔ پائی نین پھل ہوہی سکھاری

نقارہ بجا کر برات چلی۔ چھوٹے بڑے سب سمودائے (گروہ منڈلیاں) پرسن ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پرش رام جی کو دیکھ کر اپنے نیتروں کو سپھل پا کر سکھ مان رہے ہیں۔

دوہا

بیچ بیچ بر باس کری مگ لوگنہ سکھ دیت
اودھ سمیپ پُنیت دن پہنچی آئی جنیت

راستے کے بیچ پڑاؤ کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے لوگوں کو سکھ دیتی ہوئی وہ برات شبھ دن شبھ مہورت میں اجودھیا پوری کے نزدیک آ پہنچی۔

چوپائی

ہنے نسان پنو بر باجے۔ بھیری سنکھ دھنی ہئے گئے گاجے
جھانجھی بروڈ ڈنڈمیں سہائی۔ سرس راگ باجہی سہنائی

نقارے اور ڈھول بجنے لگے بھیری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ ہاتھی اور گھوڑے گرج رہے ہیں۔ جھانجھیں، سہاونی ڈھلیاں اور رسیلے سُر سے شہنائی بج رہی ہے۔

پُر جن آوت اکنی براتا۔ مدت سکل پُلکاولی گاتا
نج نج سُندر سدن سنوارے۔ ہاٹ ہاٹ چوہٹ پُر دوارے

نگر واسی برات کو آتی ہوئی سن کر پرسن ہو گئے اور سارے

خوشی کے شر بوے سدھے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اپنے سندر شریف ہاٹ (بازاروں) گلی کوچوں اور چوراہوں اور نگر کے دروازوں کو سجایا۔

گلیں سکل ارگجاں سنچائی۔ جہاں تہاں چونکے چارو پُرائی
بنا بجاروں نہ جائی بکھانا۔ تورن کیتو تیاگ بتانا

ساری گلیاں چندن سے چھڑک دی گئیں۔ جہاں تہاں چوک پُرائے گئے۔ بازار کی سجاوٹ کا تو کہنا ہی کیا۔ توروں (دھوجا پتاکاؤں (جھنڈے آدک) اور منڈپوں سے بہت ہی سندر سجایا گیا۔

سپھل پوگ پھل کدلی رسالا۔ روپے بکل کدمب تمالا
لگے سُبھگ ترو پرست دھرنی۔ منی مئے آل بال کل کرنی

پھل بہت سہارے۔ کیلا۔ آم مولسری۔ کدمب اور تمال کے درخت لگائے گئے۔ وہ لگے ہوئے سندر برکش دھرتی کو چھو رہے ہیں۔ ان کے پتوں اور پھلوں کے بوجھ سے زمین پر جھک گئے۔ ان کے تھالے کیا ہی سندر کاریگری سے بنائے گئے ہیں۔

دوھا

بِبدھ بھانتی منگل کلس گرہ گرہ رچے سنواری
سُر برہمادی سہاہیں سب گھو بر پُری نہاری

گھر گھر بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر بنائے گئے۔ برہما آدی دیوتا بھی شری رگھوناتھ جی کی شری ایودھیا پوری کو دیکھ کر سہاتے ہیں۔ (اس کے مقابلے میں اپنی کاریگری سے رچی ہوئی دنیا انہیں کچھ جان نہیں پڑتی ہے۔)

چوپائی

بھوپ بھون تیہی اوسر سوہا۔ رچنا دیکھی مدن منو موہا
منگل سگن منوہرتائی۔ ردھی سدھی سکھ سمپدا سہائی

اس وقت راج محل ایسا شوبھائمان ہو رہا ہے کہ جس کی رچنا کو دیکھ کر کام دیو کا بھی من موہت ہو جاتا ہے۔ منگل سگن (شگون) منوہرتا (دلکشی) ردھی سدھی (جاہ و حشمت) سکھ و سمپدا سہانی بھی

جنو اُچھاہ سب سہج سہائے۔ تنو دھر دھر دسرتھ گرہ چھائے
دیکھن ہیتو رام بیدیہی۔ کہہو لالسا ہوہی نہ کیہی

اور سب اُتساہ مانو سہج سبھاؤ سے ہی سندر شریر دھارن کر کے دسرتھ جی کے گھر میں چھا گئے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے کہو تو بھلا کسے لالسا نہ ہوگی۔

جوتھ جوتھ ملی چلیں سوآسنی۔ نج چھبی نندرہیں مدن بلاسنی
سکل سمنگل سجیں آرتی۔ گاوہیں جنو بہو بیش بھارتی

سہاگن استریوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں مل کر راج محل کو چلیں۔ وہ اپنے سوندریہ (خوبصورتی) سے کام دیو کی استری رتی کا بھی تِرسکار کر رہی ہیں۔ سبھی سندر منگل آرتی سجائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسے گیت گا رہی ہیں مانو سب سرسوتی جی کا ہی اوتار ہوں۔

بھوپتی بھون کولاہلو ہوئی۔ جائی نہ برنی جانو سکھو سوئی
کوسلیا آدی رام مہتاریں۔ پریم بیبس تن دسا بساریں

راج محل میں بے حد دھوم دھام ہے۔ اس سمے کے سکھ اور آنند کا کیا ٹھکانا۔ وہ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کوشلیا آدی رام چندر جی کی ماتائیں پریم کے وش ہو کر تن بدن کی سدھ بدھ بھول گئیں۔

دوھا

دیئے دان بپرنہ بپل پوجی گنیس پرارکی
پرمدت پرم درد جنو پائی پدارتھ چاری

گنیش جی اور شری مہادیو کی پوجا کر کے انہوں نے برہمنوں کو انیک پرکار کا دان دیا۔ وہ ایسی پرسنن ہیں مانو کسی کنگال کو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کی پراپتی ہو گئی۔

چوپائی

مود پرمود بلبس سب ماتا۔ چلیں نہ چرن سِتھل بھئے گاتا
رام درس ہت اتی انورا گیں۔ پرچھن ساج سجن سب لاگیں

چلے نشان بجائی سرت رنگ پر سکھ پائی
کہت پرسپر رام جش پریم نہ ہردیاں سمائی

نقارے بجاتے ہوئے اور پریم سکھ کو پراپت کر کے اپنے اپنے لوک کو گئے۔ وہ آپس میں شری رام جی کے یش کا ورنن کرتے جاتے ہیں۔ اور پریم کے مارے من میں پھولے نہیں سماتے۔

سب بدھی سب ہی سمدی نرناہو۔ رہا ہردیاں بھری پوری اچھاہو
جہاں رنیواسو تہاں پگو دھارے۔ سہت بہوٹہہ کنور تہارے

سب پرکار سے سب کو بھلی بھانت آدر ستکار کر لینے پر راجہ دشرتھ جی کا ہردہ اتساہ سے پری پورن ہو گیا۔ پھر وہ رنواس میں گئے اور اپنے پتروں کو بہوئیں سہت دیکھا۔

لئے گود کری موو سمیتا۔ کو کہی سکئی بھیو سکھو جیتا
بدھو سپریم گود بیٹھاریں۔ بار بار ہیاں ہرشی دلاریں

پھر راجہ نے بڑے آنند کے ساتھ راجکماروں کو گود میں لے لیا۔ اس سے راجہ کو جو سکھ ہوا اس کا پار کون پا سکتا ہے۔ پھر بہوؤں کو پریم سے اپنی گودی میں بٹھایا۔ اور بار بار من میں پرسن ہو کر ان کا لاڈ چاؤ کیا۔

دیکھی سماج مدت رنیواسو۔ سب کیں اُر آنند کیو باسو
کہیو بھوپ جمی بھیو بیاہو۔ سنی سنی ہرشہو ہوت سب کاہو

یہ سماج دیکھ کر یعنی راجہ کو اپنے پتروں اور بہوؤں کا لاڈ چاؤ کرتے دیکھ کر رانیاں بڑی پرسن ہوئیں سب کے ہردے میں آنند نے گھر کر لیا۔ پھر راجہ نے ویواہ کا سارا سماچار کہہ سنایا جسے سن کر سبھی پرسن ہوئے۔

جنک راج گن شیلو بڑائی۔ پریتی ریتی سمپدا سہائی
بہو بدھی بھوپ بھاٹ جمی برنی۔ رانی سب پرمدت سنی کرنی

بھاٹ کی طرح راجہ دشرتھ نے راجہ جنک کے گن شیل بھاؤ پریم اور ان کی سندر سہائی سمپدا کا ورنن بہت پرکار سے کیا جس کو سن کر سبھی رانیاں پرسن ہوئیں۔

ستنہہ سمیت نہائی نرپ بولی بپر گر گیاتی
بھوجن کینہہ انیک بدھی گھری پنچ گئی راتی

پتروں سمیت اشنان کر کے راجہ نے برہمنوں گرو اور کٹمبیوں کو بلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے۔ یہ سب کرتے کرتے پانچ گھڑی رات بیت گئی

منگل گان کرہیں بر بھامنی۔ بھئے سکھ مول منوہر جامنی
انچئی پان سب کاہوں پائے۔ سرگ سگندھ بھوشت چھبی چھائے

سندر استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ اس سے یہ منوہر رات سکھ کی مول ہو رہی ہے۔ ہاتھ منہ دھو کر پھر سب نے پان کھائے اور پھولوں کی مالا و سگندھت دروں سے سج سج کر سب شوبھا سے چھا گئے۔

رامہی دیکھی رجایسو پائی۔ نج نج بھون چلے سر نائی
پریم پرمود بنود بڑائی۔ سمیئو سماج منوہرتائی
کہی نہ سکہیں ست سارد سیسو۔ بید بیرنچی مہیس گنیسو
سو میں کہوں کون بدھی برنی۔ بھومی ناگو سر دھرنی کہ دھرنی

شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور راجہ کی آگیا پا کر سب سر نوا کر اپنے اپنے گھر چلے۔ وہاں کے پریم و آنند اور موج بہار اور بڑائی۔ سماں۔ سماج۔ اور منوہرتا کو سینکڑوں سرسوتی اور شیش۔ برہما۔ مہادیو اور گنیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر بھلا میں اسے کس پرکار سے ورنن کروں کہیں پرتھوی پر رہنے والے سانپ بھی پرتھوی کو اٹھا سکتے ہیں۔

نرپ سب بھانتی سبہی سنمانی۔ کہی مرد وچن بولائیں رانی
بدھو لرکنیں پر گھر آئیں۔ راکھیہو نین پلک کی نائیں

سب کا سب پرکار سے آدر کر کے راجہ نے کومل وچن کہہ کر رانیوں کو بلا لیا۔ اور کہا بہوئیں ابھی بچہ ہی عمر کی کنیائیں ہیں۔ پرائے

ہے تات! تمہارا چندر مکھ دیکھ کر آج ہمارا سنسار میں جنم لینا سپھل ہوا۔ جتنے دن ہم نے تمہارے درشنوں بغیر گذارے ہیں برہما انہیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گنے۔

رام پرتوشیں ماتو سب کہی بنیت بر بین
شمری شمبھو گرو پد کئے نیند بس نین

اتی کومل سندر بچن کہکر رام چندر جی نے ماتاؤں کو پرسن کیا پھر شوجی۔ گرو اور برہمنوں کے چرنوں کا سمرن کر کے سو گئے۔

نندؤں ابدن سوہ سنٹھی لونا۔ منہوں سانجھ سرسیرہ سونا
گھر گھر کرہیں جاگرن ناریں۔ دیہیں پرسپر منگل گاریں

یعنی بھی شری رام چندر جی کا سندر نازک مکھڑا ایسا شوبھا پا رہا تھا مانو شام کے وقت کالال کمل شوبھا پا رہا ہو۔ ایودھیا پوری میں گھر گھر استریاں جاگ رہی ہیں۔ اور آپس میں خوشی کے مارے ایک دوسری کو منگل منی گالیاں دے رہی ہیں۔

پُری براجتی راجتی رجنی۔ رانیں کہہیں بلوکہو سجنی
سندر بدھنہہ سیا سوئے سوئیں بھینی کنہہ جنو سرمنی اُرگوئیں

رانیاں کہتی ہیں ہے سجنی! دیکھو کیسی سہاونی رات ہے جس سے ایودھیا پوری کتنی وشیش (مہان۔ بڑی) شوبھا پا رہی ہے سندر بہوؤں کو ساسوئیں لے کر سو گئیں مانو سرپوں نے اپنے مستک کی منیوں کو اپنے ہردے میں چھپا لیا ہو۔

پرات پنیت کال پربھو جاگے۔ ارن چوڑ بر بولن لاگے
بندی ماگدھنہی گن گن گائے۔ پرجن دوار جوہارن آئے

پراتہ کال پوتر سمے جبکہ سندر مرغے بولنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی جاگ پڑے۔ ماگدھوں اور بھاٹوں نے گنوں کے سموہ کا گان کیا۔ اور نگر کے لوگ پربھو کے درشن کرنے کے لئے راج دوار پر آ گئے۔

بندی بیپر سُر گرو پتو ماتا۔ پائی اسیس مدت سب بھراتا
جننہہ سادر بدن نہارے۔ بھوپتی سنگ دوار پگو دھارے

برہمنوں۔ دیوتاؤں۔ گرو اور ماتا پتا کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر سب بھائی پرسن ہوئے۔ ماتاؤں نے آدر کے ساتھ انکے مکھوں کو دیکھا۔ پھر وہ راجہ کے ساتھ دروازے پر آئے۔

کینہہ سوچ سب سہج سُچی سرت پنیت نہائی
پرات کریا کری تات پہیں آئے چاریو بھائی

سبھاؤ سے ہی پوتر بھائیوں نے شوچ آدی سے فارغ ہو کر پوتر سرجو ندی میں اشنان کیا۔ اور پراتہ کال کی سب کریا یعنی سندھیا آدی کر کے وہ پتا کے پاس آ گئے۔

نواہن پارائن تیسرا وشرام

بھوپ بلوکی لئے اُر لائی۔ بیٹھے ہرشی رجایسو پائی
دیکھی رام سب سبھا جڑانی۔ لوچن لابھ اودھی انومانی

راجہ نے دیکھکر انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ تب وہ پتا کی آگیا پا کر پرسن ہو کر بیٹھ گئے۔ شری رام چندر جی کو دیکھکر ساری سبھا کے ہردے شیتل ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا کہ پربھو شری رام چندر جی کے درشن کرنا نیتروں کے لابھ کی انتم سیما ہے (یعنی نیتروں سے دیکھ کر جو لابھ ہو سکتا ہے بھگوان کے درشن اس لابھ کی حد ہے۔)

پُنی بششٹ منی کوسک آئے۔ سبھگ آسنہہ منی بیٹھائے
سُتنہہ سمیت پوجی پد لاگے۔ نرکھی رام دوؤ گرو انوراگے

پھر وششٹ جی اور منی وشوامتر جی آئے۔ راجہ نے انہیں سندر آسنوں

پر بٹھایا۔ پتروں سمیت راجہ نے اُن کی پوجا کر کے چرن بند نا کی
شری رام چندر جی کو دیکھکر دونو گرو پریم میں مگن ہو گئے۔

کہہں بسشٹ دہرم اتہاسا۔ سُنہیں مہیشُ سہت رنیواسا
مُنی من اگم گادھی سُت کرنی۔ مُدِت بسشٹ بپُل بدھی برنی

وسشٹ جی نے دہرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں۔ اور راجہ رنواس سمیت سُن رہے ہیں۔ وسشٹ جی نے مُنی وشوامتر جی کی کرنی کا جو کہ مُنیوں کا بھی اگم (جس کا پار مُنی بھی نہیں پا سکتے۔) ہے۔ پرسن ہو کر انیک پرکار سے ورنن کیا۔

بولے بامدیو سب سانچی۔ کیرتی کلت لوک تہوں ماچی
سُنی آنند بھئو سب کاہو۔ رام لکھن اُر ادھک اُچھا ہو

بامدیو جی بولے۔ کہ یہ سب سچی باتیں ہیں۔ وشوامتر جی کی سُندر کیرتی تینوں لوک میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو ہی سُن کر آنند ہُوا۔ اور شری رام اور لکشمن کے من میں تو بڑا ہی اُتساہ تھا۔

دوہا۔ منگل مُود اُچھاہ نِت جاہیں دوس ایہی بھانتی
اُمگی اودھ انند بھری ادھک ادھک ادھکاتی

منگل آنند اور اُتسو نت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آنند میں سماں گذرتا جا رہا ہے۔ آنند سے بھرپور ہو کر اجودھیا اُمڈ رہی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ آنند بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

سُودن سودھی کل کنکن چھورے۔ منگل مود بنود نہ تھورے
نت نو سکھ سُر دیکھی سہاہیں۔ اودھ جنم جاچہیں بدھی پاہیں

شبھ دن شودھ کر سُندر کنگن کھولے گئے۔ بہت ہی منگل آنند اور بہار ہوئی اس پرکار نت نئے سکھ کو دیکھکر دیوتا سولاتے ہیں اور اجودھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

بسوامتر چلن نت چہہیں۔ رام سپریم بنئے بس رہہیں
دن دن سئے گن بھوپتی بھاؤ۔ دیکھی سراہ مہا مُنی راو

ہر روز وشوامتر جی واپس آشرم لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرنتو شری رام جی کے سُندر پریم اور نمرتا بھاو کے وش ہو کر رُک جاتے ہیں۔ دن پرتی دن راجہ کا سو گُنا پریم دیکھکر مہامُنی وشوامتر جی اُن کی بڑی ہی پرشنسا کرتے ہیں۔

مانگت بدا راؤ انوراگے۔ سُتنہ سمیت ٹھاڑھ بھے آگے
ناتھ سکل سمپدا تمہاری۔ میں سیوکُ سمیت سُت ناری

ندان (آخرکار) جب وشوامتر جی نے وداع مانگی تب راجہ پریم سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتروں سمیت اُن کے آگے کھڑے ہو کر بولے ہے ناتھ! یہ ساری سمپدا آپ کی ہے۔ میں اپنے پتروں اور رانیوں سمیت آپکا سیوک ہوں۔

کرب سدا لرکن پر چھوہو۔ درسُو دیت رہت مُنی موہو
اس کہی راؤ سہت سُت رانی۔ پریو چرن مُکھ آو نہ بانی

ہے مُنی! میرے ان پتروں پر سدا پریم کرتے رہنا اور مجھے بھی درشن دیتے رہنا۔ ایسا کہہ کر پتروں اور رانیوں سمیت راجہ وشوامتر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور پریم وش مکھ سے کچھ بچن نہ نکلتا تھا۔

دینہی اسیس بپر بہو بھانتی۔ چلے نہ پریتی ریتی کہی جاتی
رامُو سپریم سنگ سب بھائی۔ آئیسو پائی پھرے پہنچائی

وشوامتر جی نے بہت پرکار سے آشیرواد دیئے۔ اور پھر وہ چل پڑے۔ پریم کی ریت کہی نہیں جاتی ہے۔ پریم کے ساتھ شری رامچندر جی سمیت باقی بھائیوں کے اُنہیں کچھ دُور تک پہنچا کر اُنکی آگیا پا کر واپس لوٹے۔

دوہا۔ رام رُوپ بھوپتی بھگتی بیاہ اُچھاہ انندو
جات سراہت من ہی من مُدِت گادھی کُل چندو

شری رام چندر جی کے سندر رُوپ۔ راجہ دشرتھ کا بھگتی بھاو بیاہ اُتسو اور ان کا آنند ان سب کی من ہی من سراہنا کرتے ہوئے پرسن من ہو کر گادھی کُل کے چندرما شری وشوامتر جی جا رہے ہیں۔

بادیو اور رگھو کُل گرُو گیانی ۔ بھوری گادھی سُت کتھا بکھانی
سُنی مُنی سُجس من ہی من راؤ ۔ برنت آپن پُنیہ پربھاؤ

بادیو اور رگھو کُل کے گرُو گیانی وسشٹ جی نے پھر وشوامتر جی کی کتھا کا ورنن کیا۔ منی جی کے یش کی مہاتم کر راجہ دشرتھ من ہی من میں اپنے پُن کرموں کے پربھاؤ کا ورنن کرتے ہیں۔

بہولے لوگ رہا یسو بھییؤ ۔ سُتنہ سمیت نرپتی گرہہ گییؤ
جہاں تہاں رام بیاہُو سبُو گاوا ۔ سُجسُو پُنیت لوک تہوں چھاوا

پھر راجہ کی آگیا پاکر سب لوگ اپنے گھروں کو گئے۔ راجہ دشرتھ بھی پُتروں سمیت محل میں گئے۔ جہاں تہاں شری رام جی کے بیاہ کا یش گایا جا رہا ہے۔ اور یہ پرم پوتر یش تینوں لوکوں میں چھا گیا۔

آئے بیاہی رامُو گھر جب تیں ۔ بسئی آنند اودھ سب تب تیں
پربھو بیاہ جس بھیؤ اُچھاہو ۔ سکہیں نہ برنی گرا اہی ناہو

جب سے شری رام جی بیاہ کر گھر آئے۔ تب سے ایودھیا میں سب آنند آکر بسنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی کے وواہ میں جیسا آنند اور اُتساہ ہوا ہے۔ اُسے شری سرسوتی جی اور ناگ راج شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔

کبی کُل جیونُو پاون جانی ۔ رام سیا جسُو منگل کھانی
تیہی تے میں کچھُ کہا بکھانی ۔ کرن پُنیت ہیتُو نج بانی

کوی کُل (شاعروں کے خاندان) کے جیون کو پوتر کرنے والا اور منگلوں کی کھان شری رام چندر جی کے یش کو جان کر ہی میں نے اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے اس کا کچھ تھوڑا سا ورنن کیا ہے۔

نج گرا پاونی کرن کارن رام جسُو تُلسیں کہیؤ
رگھوبیر چرت اپار بارِدھی پارُ کبی کونیں لہیؤ
اُپبیت بیاہ اُچھاہ منگل سُنی جے سادر گاوہیں
بیدیہی رام پرسادتے جن سرید اسُکھو پاوہیں

تلسی داس جی کہتے ہیں کہ اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے ہی میں نے شری رام جی کے یش کا ورنن کیا ہے۔ نہیں تو شری رگھوناتھ جی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے اس کا پار کس کوی نے پایا ہے۔ جو لوگ اُنکے یگیوپویت (جنیو دھارن کرنے کی رسم) اور وواہ کے منگل اُتسو کا آدر کے ساتھ سُن کر گان کرینگے۔ وہ لوگ شری سیتا جی اور رام جی کی کرپا سے سدا سُکھ پاویں گے۔

سیا رگھوبیر بیاہُو جے سپریم گاوہیں سُنہیں
تنہہ کو سدا اُچھاہُو منگلایتن رام جسُو

شری سیتا جی اور رام جی کے وواہ کو جو لوگ پریم کے ساتھ گاویں اور سُنیں گے اُن کے لئے سدا ہی آنند اور منگل ہے۔ کیونکہ شری رگھوناتھ جی کا یش تو منگل کا ہی گھر ہے۔
(کلیگ کے پاپوں کا ناش کرنے والا شری رام چرت مانس کا یہ پہلا سوپان سماپت ہوا۔)

(بال کانڈ سماپت)

دوسرا سوپان ۔ ایودھیا کانڈ

شلوک :۔

یسیہ آنکے چا وبھاتی بھودھرستا دیوا پگا مستکے
بھالے بال بدھر گلے چاگرلم یسیورسی ویال راٹ
سوایم بھوتی بھوشنہ سروره سرواد ھی یا سرودا
شروہ سرگتہ شوہ رششی نبھہ شری شنکره پاتو مام

جن کی گود میں پربت راج کماری شری پاربتی جی و مستک پر شری گنگا جی و ماتھے پر بال چندرما و گلے میں ہلاہل وِش اور ہردے پر بھجنگ راج شیش ناگ جی براجتے ہیں۔ وہ بھوتی سے سجے ہوئے دیوتاؤں میں شریشٹھ سب کے سوامی پرلے سروپ بیروپ یک سکھ سروپ چندرورن شری شنکر جی سدا میری رکشا کریں۔

پرسنّتام یا نہ گتا بھشیکتس تتھا نہ ملے بنباس دکھ تہ
مکھا مبج شری رگھونندنسیہ مے سدا استو سا منجل منگل پردا

جو راج تلک کی بات سن کر نہ پرسنتا (خوشی) کو پراپت ہوا اور نہ بن باس کے دکھ سے مرجھایا رگھونندن شری رام چندر جی کے ایسی مکھ کمل کی شوبھا سدا میرے لئے سندر منگلوں کی دینے والی ہو۔

نیل امبج شیامل کومل انگم سیتا سمارو پت بام بھاگم
پانو مہاسایک چارو چاپم نمامی رامم رگھوونش ناتھم

نیل کمل جیسے شیام کومل جن کے انگ ہیں۔ اور شری سیتا جی جن کے بائیں طرف براجتی ہیں ہاتھوں میں جن کے اموگھ بان اور سندر دھنش ہے۔ ان رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

- - - - - ❖ - - - - -

شری گرو چرن سروج رج نج منو مکرو سدھاری
برنؤں رگھوبر بمل جسو جو دایک پھل چاری

شری گرو کے چرن کملوں کی دھول سے اپنے من روپی شیشے کو اجّل کر کے میں شری رگھوناتھ جی کے نرمل یش کا ورنن کرتا ہوں جو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کو دینے والا ہے۔

جب تیں رام بیاہی گھر آئے ۔ نت نو منگل مود بدھائے
بھون چاری دس بھودھر بھاری ۔ سکرت میگھ برشہیں سکھ باری

جب سے رامچندر جی بیاہ کر کے گھر آئے، تب سے ایودھیا جی میں نت نئے منگل آنند کے بدھاوے ہو رہے ہیں۔ چودہ لوک روپی بھاری پہاڑوں پر پن روپی میگھ سکھ روپی جل کی بارش کر رہے ہیں۔

رِدھی سِدھی سمپتی ندیں سہائی ۔ امگی اودھ امبودھی کہوں آئی
منی گن پر نر ناری سجاتی ۔ سچی امول سندر سب بھانتی

رِدھی سِدھی سمپتی روپی ندی ان پہاڑوں سے امڈ امڈ کر ایودھیا روپی سمندر میں آملی۔ ایودھیا کے استری پرش اس سمندر میں امولیہ رتن ہیں۔ جو سب پرکار سے سندر اور اتم جاتی کے ہیں۔

کہی نہ جائی کچھو نگر بھبھوتی ۔ جنو اتنیہ برنچی کرتوتی
سب بدھی سب پور لوک سکھاری ۔ رام چند مکھ چند نہاری

نگر کی سمپدا (خوشحالی۔ دھن ایشوریہ) تو کچھ کہی ہی نہیں جاتی ہے۔ مانو برہما جی کی کاریگری بس یہاں پر ہی سب سماپت ہو گئی ہے۔ نگر کے لوگ سب پرکار سکھی ہیں۔ اور شری رامچندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ کر سدا آنند مگن رہتے ہیں۔

مدت ماتو سب سکھیں سہیلی ۔ پھلت بلوکی منورتھ بیلی
رام روپ گن سیل سبھاؤ ۔ پرمدت ہوئی دیکھی سنی راؤ

کوشلیا آدی سب ماتائیں سکھی سہیلیوں سمیت اپنے منورتھوں کی بیل کو پھلی پھولی دیکھکر سدا پرسن رہتی ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے سندر روپ۔ گن۔ شیل اور سبھاؤ کو دیکھکر اور دو سُن کر راجہ دشرتھ بڑے پرسن رہتے ہیں۔

دوہا

سب کیں اُر ابھیلاش اس کہہیں منائی مہیشو
آپ اچھت یوراج پد راہی دیؤ ترلیشو

سب کے من میں یہ بڑی ابھیلاشا ہے۔ اور سب شِو جی مہاراج کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ راجہ اپنے جیتے جی شری رام چندر جی کو یوراج پد (ولیعہدی) دیدیں۔

چوپائی

ایک سمے سب سہت سماجا۔ راج سبھاں رگھوراجو براجا
سکل سکرت مورتی نرناہو۔ رام سُجس سُنی اتی ہی اُچھاہو

ایک سمے راج سبھا میں اپنی ساری سماج (منتری سینا پتی۔ آدک) سمیت رگھوکل کے راجہ دشرتھ جی براج رہے تھے۔ مہاراج سمست پنیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری رام چندر جی کا یش سُنکر بڑا ہی آنند ہو رہا ہے۔

نرپ سب رہیں کرپا ابھیلاشیں۔ لوکپ کرہیں پریتی رُکھ راکھیں
تریبھون تین کال جگ ماہیں۔ بھوری بھاگ دسرتھ سم ناہیں

سب راجہ اُنکی کرپا کی ابھیلاشا رکھتے ہیں۔ لوکپال گن (اندر۔ ورن۔ کبیر۔ یمراج آدک) اُن کے انوکول ہو کر اُن سے پریتی کرتے ہیں۔ تینوں لوکوں (سورگ۔ پرتھوی۔ پاتال) اور تینوں کالوں (بھوت بھوشیہ اور ورتمان) میں دشرتھ کے سمان سوبھاگیہ شالی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

منگل مول رام سُت جاسو۔ جو کچھ کہیے تھور سب تاسو
رائے سُبھائیں مکر کر لینہا۔ بدن بلوکی مکٹ سم کینہا

تلئے جو کچھ کہیے سب تھوڑا ہی ہے (ارتھات اُن کے آنند اور سُکھ کا کیا ٹھکانہ) سبھا میں مہاراج دشرتھ جی نے سہج سبھاؤ ہی شیشہ ہاتھ میں لے لیا۔ اور اُس میں اپنا مُنہ دیکھکر مکٹ کو سیدھا کیا۔

شرون سمیپ بھئے سِت کیسا۔ منہوں جرٹھ پن اس اپدیسا
نرپ یوراج رام کہوں دیہو۔ جیون جنم لاہو کن لیہو!!

مکٹ سیدھا کرتے ہوئے۔ کانوں کے پاس سفید بال دیکھے مانو بڑھاپا راجہ کو یہ اپدیش دے رہا ہو۔ کہ ہے راجن! شری رام جی کو یوراج بنا کر اپنے جنم اور جیون کا لابھ کیوں نہیں لیتے۔

دوہا۔ یہ بچار اُر آنی نرپ سُدن سواد سُبھ پائی
پریم پُلکی تن مُدت من گُرہی سنائیو جائی

من میں رام جی کو یوراج پد دینے کا درڑھ نشچے کر کے راجہ دشرتھ جی نے شبھ دن اور شبھ سماں پاکر پریم سے پُلکت شریر اور پرسن من ہو کر گُرو وسشٹ جی کو ساری بات کہہ سُنائی۔

کہی بھوال سُنئے مُنی نائک۔ بھئے رام سب بدھی سب لائق
سیوک سچو سکل پُر باسی۔ جے ہمارے اری متر اُداسی

سبھی رام ہوں پریہ جیہی بدھی موہی۔ پربھو اسیس جنو تنو دھر سوہی
بپر سہت پریوار گوسائیں۔ کریہن چھوہو سب رہی ناہیں

راجہ نے کہا ہے منیشور سُنئے! شری رام چندر جی سب طرح سے یوگیہ ہو گئے ہیں۔ سیوک۔ منتری۔ سب نگر واسی۔ ہمارے شتر اور دشمن یا اُداسین (نرپکش) جو ہیں سبھی کو شری رام چندر جی ویسے ہی پریہ لگتے ہیں۔ جیسے کہ مجھے لگتے ہیں۔ مانو آپ کا آشیرواد ہی رام کا روپ دھارن کر کے براج رہا ہو۔ ہے سوامی! سارے براہمن پریوار سمیت آپ کے سمان ہی اُن سے پریتی رکھتے ہیں۔

جے گُر چرن رینو سر دھرہیں۔ تے جنو سکل بھبھو بس کرہیں
موہی سم یہو انبھیو نہ دوجیں۔ سب پائیو رج پاونی پوجیں

جو کوئی گرو کی چرن رج کو اپنے مستک پر رکھتا ہے۔ وہ مانو

سدب دھن والیشوریہ کو اپنے وش میں کر لیتا ہے میرے سمان ایسا انوبھو (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ آپ کے چرنن کی پوتر رج کو پاکر میں نے سب کچھ پراپت کر لیا ہے۔

اَب ابھیلاشو ایک من موریں۔ پوجہیں ناتھ انو گرہ توریں
مُنی پرسن لکھی سہج سنیہو۔ کہیُو نریس رجا یسُو دیہوُ

اب میرے من میں ایک ابھیلاشا ہے سو وہ بھی آپکی کرپا سے پوری ہوگی۔ راجہ کا سہج پریم دیکھکر وسشٹ جی بڑے پرسن ہوئے اور کہا۔ ہے نریش! کہیئے کیا ابھیلاشا ہے۔

راجن راؤر نامو جسُو سب ابھیمت داتار
دوھا: پھل انوگامی مہیپ مُنی من ابھیلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور یش ہی سب منو کامناؤں کے دینے والا ہے۔ ہے راجاؤں کے مُکٹ منی آپ کے من کی ابھیلاشا پھل کا انوسرن کرتی ہے۔ (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اور ابھیا پھل کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔)

سب بدھی گُرو پرسن جیاں جانی۔ بولیُو راؤ رہسی مردو بانی
ناتھ رامو کریئے یُوراجو۔ کہیئے کرپا کری کریئے سماجو

سب پرکار سے گُرو کو پرسن چت جان کر راجہ پرسن ہوکر کومل بچن بولے ہے سوامی! شری رام جی کو یوراج کیجئے۔ کرپا کر کے آگیا دیجئے۔ تو تیاری کیجائے۔

موہی جت یہو ہوئی اُچھاہو۔ لہہیں لوگ سب لوچن لاہوُ
پربھو پرشاد شو سبئی نباہیں۔ یہ لالسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ اُتسو بھی سمپورن ہو جائے۔ تو سب لوگ اپنے نیتروں کا لابھ اُٹھائیں۔ ہے پربھو آپ کی کرپا سے شو جی نے بھلی پرکار میرا سب کچھ نباہ کر دیا ہے۔ بس یہی ایک لالسا من میں رہ گئی ہے۔

پنی نہ سوچ تنو رہو کی جاؤ۔ جیہیں نہ ہوئی پاچھیں پچھتاؤ
سُنی مُنی دسرتھ بچن شہائے۔ منگل مود مُول من بھائے

ایسا ہو جانے پر پھر مجھے کوئی چنتا نہ رہے گی۔ یہ شریر رہے یا نہ رہے جس سے مجھے پیچھے سے پچھتاوا نہ ہو۔ راجہ دشرتھ کے سہاونے منگل اور آنند کے بچنوں کو سُن کر وسشٹ جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔

سُنو نرپ جاسو بمکھ پچھتاہیں۔ جاسو بھجن بنو جرنی نہ جاہی
بھیُو تمہار تنہہ سوئی سوامی۔ رامو پنیت پریم انوگامی

وسشٹ جی نے کہا کہ ہے راجن سُنئے۔ جن کے بمکھ ہو کر لوگ پچھتاتے ہیں۔ اور جن کا بھجن کئے بنا ہردے کا سنتاپ نہیں مٹتا۔ وہی ایشور شری رام چندر جی آپ کے پُتر ہوئے ہیں۔ وہ پرم پوتر ہیں اور اپنے پریمیوں کے سیوک ہیں۔

بیگی بلمبو نہ کریئے نرپ ساجیئے سبوئی سماجو
دوہا: سُدن سمنگلو تب ہی جب رام ہوہیں جُب راجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کرو۔ دیر نہ کرو جب شری رام چندر جی یوراج ہو جائیں۔ وہ دن شُبھ اور سمان منگل ہی ہے۔

مُدِت مہی پتی مندر آئے۔ سیوک سچو سُمنترو بولائے
کہی جے جیو سیس تنہہ نائے۔ بھوپ سُمنگل بچن سُنائے

مہاراجہ دشرتھ پرسن ہو کر راج محل میں آئے۔ اور اپنے مکھیہ سیوکوں اور سومنتر وزیر کو بُلایا وہ سب آئے۔ اور مہاراج کو جے جیو کہکر سر نوایا۔ پھر راجہ نے اُن کو سب منگل سماچار سُنائے۔

پرمُدِت موہی کہیو گُرو آجو۔ رامہی راج دیو جُب راجو
جوں پانچہی مت لاگے نیکا۔ کرہو ہرشی ہیاں رام ہی ٹیکا

آج مجھ سے پرسن ہو کر گرو دیو نے کہا ہے کہ ہے راجن! اب تم رام چندر جی کو راج دے دو۔ یدی یہ مت (صلاح) تم سب پنچوں کو اچھا لگے تو پرسن چت سے شری رام کو راج تلک کیجئے۔

منتری مُدِت سُنت پریہ بانی۔ ابھیمت بروں پرےُو جنو پانی
بنتی سچو کرہیں کر جوری۔ جیئے ہو جگت پتی برس کروری

راجہ کے یہ بچن سُن کر منتری بڑے پرسن ہوئے۔ مانو اُن کے منوکامنا

روپی پودے پر جل پڑ گیا ہو وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے جگت کے سوامی! آپ کروڑوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کاجو بچارا۔ بیگئیے ناتھ نہ لائیے بارا
نرپ ہی ہو دو سنی سچو سبھاشا۔ پربھت کو نتر جنو لہی شسا کھا

آپ نے سنسار بھر کی بھلائی کرنے والا بڑا اچھا کام سوچا ہے۔ ہے ناتھ۔ جلدی کیجئے۔ دیر نہ کیجئے۔ منتریوں کے سندر بچنوں کو سن کر راجہ ایسا پرسن اور آنند مگن ہوا۔ مانو بڑھتی ہوئی بیل کو برکش کی سندر شاخ کا آسرا مل گیا ہو۔

دوہا: کہیو بھوپ منی راج کر جوئی جوئی آیسو ہوئی
رام راج ابھیشیک ہت بیگی کرہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج تلک دینے کے نمت ادھ منی راج وسشٹ جی جو جو آگیا دیں۔ آپ لوگ ترنت اُن کی آگیا کا پالن کریں۔

ہرکھی منیس کہیو مردو بانی۔ آنہو سکل ستیرتھ پانی
اوشدھ مول پھول پھل پانا۔ کہے نام گنی منگل نانا

وسشٹ جی نے پرسن ہو کر کومل بانی سے کہا۔ کہ سب اُتم تیرتھوں کا جل منگواؤ۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی مول۔ پھول۔ پھل۔ اور پتر آدی انیک منگل مئے پدارتھوں کے نام گن کر بتائے۔

چامر چرم بسن بہو بھانتی۔ روم پاٹ پٹ اگنت جاتی
منی گن منگل بستو انیکا۔ جو جگ جوگو بھوپ ابھیشیکا

چنور۔ مرگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شمار قسموں کے اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آدک بہت سی منگل بستوئیں منگوانے کے لئے انہوں نے آگیا دی۔ جو راج تلک کے یوگیہ ہوتی ہیں۔

بید بدت کہی سکل بدھانا۔ کہیو رچہو پر بیدھ بتانا
سپھل رسال پوگ پھل کیرا۔ روپہو بیتھنہ پر چہو پھیرا

وسشٹ جی نے ساری وید ودھی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے منڈپ رچاؤ۔ پھلوں سہت آم۔ سپاری اور کیلے کے برکش چاروں طرف شہر کے گلیوں میں لگا دو۔

رچہو منجو منی چوکیں چارو۔ کہہو بناون بیگی بجارو
پوجہو گن پتی گرو کل دیوا۔ سب بدھی کرہو بھومی سُر سیوا

سندر منی جڑت چوکیں پروائے جائیں۔ اور بازار شہر کے ترنت سجائے جائیں۔ شری گنیش جی گرو۔ اور کل دیوتا کی پوجا کرو۔ اور سب پرکار برہمنوں کی سیوا کرو۔

دوہا: دھوج پتاک تورن کلس سجہو ترگ رتھ ناگ
سر دھری منی بر بچن سبھو نج نج کاجہیں لاگ

دھوجا۔ پتاکا۔ تورن۔ کلش۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب کو سجاؤ۔ سریشٹھ منی وسشٹ جی کے بچنوں کو سر ماتھے پر رکھ کر سب اپنے اپنے کام میں لگے۔

جو منیس جیہی آیسو دینہا۔ سو تیہیں کاج پرتھم جنو کینہا
بپر سادھو سُر پوجت راجا۔ کرت رام ہت منگل کاجا

منیشور وسشٹ جی نے جس کسی کو جو آگیا دی۔ اس کا اُس نے اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی آگیا دینے سے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ راجہ برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے ہت ارتھ سب منگل کارج کرتے ہیں۔

سُنت رام ابھیشیک سُہاوا۔ باج گہا گہہ اودھ بدھاوا
رام سیا تن سگن جنائے۔ پھرکہیں منگل انگ سُہائے

شری رام چندر جی کے راج تلک کی سہاونی خبر سنتے ہی اودھ پوری میں بڑی دھوم دھام سے بدھاوے بجنے لگے سیتا جی اور شری رام چندر جی کے شریر میں بھی شبھ شگن پرتیت ہونے لگے اور اُن کے سندر منگل انگ پھڑکنے لگے۔

پلکی سپریم پرسپر کہہیں۔ بھرت آگمن سوچک اہہیں

بھئے بہت دن اتی اوسیری ۔ سگن پرتیتی بھینٹ پریہ کیری

پریم سے پلکت ہوکر وہ دونو آپس میں کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ سب شبھ شگن۔ سندر منگل انگوں کا پھڑکنا بھرت جی کے آنے کی خبر کی سوچنا دے رہے ہیں۔ اُن کو ننہال گئے بہت دن بیت گئے ہیں۔ ان کے ملنے کے لئے من میں بڑی ہی چاہ ہے۔ ان شگونوں سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ اُن سے ملاپ ہونیوالا ہے۔

بھرت سرس پریہ کو جگ ماہیں ۔ ایہی سگن پھلو دوسر ناہیں
رامہی بندھو سوچ دن راتی ۔ انڈنہی کمٹھ ہردے جیہی بھانتی

بھرت کے سمان سنسار میں اور کون پیارا ہے۔ شگن کا یہی پھل ہے۔ دوسرا نہیں۔ شری رام چندر جی کو اپنے بھائی بھرت کی دن رات سوچ رہتی ہے۔ جیسے کچھوے کا من انڈوں میں رہتا ہے۔

دوھا: ایہی اوسر منگل پرم سُنی رہنسیو رنیواس
سوبھت لکھی بدھو بڑھت جنو باردھی بیچی بلاس

اسی سمے پرم منگل سماچار سُن کر سارا رنواس آنندت ہو اُٹھا جیسے چندرما کو بڑھتا دیکھ کر سمندر کی لہروں کی موج شوبھا پاتی ہے۔

پرتھم جائی جنہہ بچن سُنائے ۔ بھوشن بسن بھوری تنہہ پائے
پریم پلکی تن من انورا گیں ۔ منگل کلس سجن سب لاگیں

سب سے پہلے جنہوں نے یہ سندر منگل سماچار جا کر رانیوں کو سُنایا۔ انہوں نے بہت سے گہنے اور کپڑے پائے۔ رانیوں کا شریر پریم سے پلکت ہو اُٹھا۔ اور پریتی اور سنیہہ بہت بڑھ گیا۔ سب منگل کلش سجانے لگیں۔

چوکیں چارو سُمترا پوری ۔ منی مئے بدھ بھانتی اتی روری
آنند مگن رام مہتاری ۔ دیئے دان بہو بپر ہنکاری

سُمترا جی نے رتنوں کے بہت پرکار کے سُندر اور منوہر چوک پورے۔ شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی نے برہمنوں کو بُلا کر بہت سا دان دیا۔

پوجیں گرام دیوی سُر ناگا ۔ کہیو بہوری دین بلی بھاگا
جیہی بدھی ہوئی رام کلیانو ۔ دیہو دیا کری سو بردانو

انہوں نے گرام دیوں۔ دیوتاؤں اور ناگوں کی پوجا کی اور انکو بلی بھینٹ دینے کی منوتی مانی اور بنیتی کی کہ دیا کر کے وہ وردان دیجیے کہ جس سے شری رام جی کا کلیان ہو۔

بار بار گنپتی ہی نہورا ۔ جیسے ستپھل منورتھ مورا
گاوہیں منگل کوکل بینی ۔ بدھو بدنی مرگ ساوک نینی

بار بار گنیش جی کی بنیتی کی۔ کہ میرے منورتھ کو سپھل کیجیے کوئل کے سے میٹھے سُر والی، چندر مکھی، مرگ بال نینی (مرگ کے بچے کے سے نیتروں والی) استریاں منگل گان کرنے لگیں۔

دوھا: رام راج ابھشیکھ سُنی ہیاں ہرشے نر ناری
لگے سُمنگل سجن سب بدھی انوکول بچاری

شری رام چندر جی کے راج تلک کی خبر سُن کر نگر نواسی استری پُرش من میں بڑے پرسن ہوئے۔ بدھاتا کو اپنے انوکول پا کر سب سندر منگل سامان سجانے لگے۔

تب نرناہ بسشٹ بلائے ۔ رام دھام سکھ دین پٹھائے
گرو آگمنو سُنت رگھوناتھا ۔ دوار آئی پد نایئو ماتھا

تب راجہ نے وسشٹ جی کو بُلایا اور اُنہیں شری رام چندر جی کے محل میں اُپدیش دینے کے لئے بھیجا۔ گرو کا آنا سُن کر شری رام چندر جی دروازے پر آئے۔ اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔

سادر ارگھ دیئی گھر آنے ۔ سورہ بھانتی پوجی سنمانے
گہے چرن سیا سہت بہوری ۔ بولے رامو کمل کر جوری

آدر کے ساتھ ارگھ دے کر شری رام جی انہیں محل کے بھیتر لے گئے اور سولہ پرکار سے اُن کی پوجا کر کے اُن کا بڑا آدر سنکار کیا۔ پھر سیتا جی سمیت اُن کے چرن پکڑے اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر شری رام جی بولے۔

سیوک سدا سوامی آگمنو۔ منگل مول امنگل دمنو
تبپی اچت جنو بولی سپریتی۔ پٹھئے کاج ناتھ اسی نیتی

سوامی کا سیوک کے گھر پدھارنا اگرچہ منگلوں کا مول اور امنگلوں کے ناش کرنے والا ہوتا ہے۔ تو بھی اے سوامی! یہی مناسب تھا۔ کہ آپ پریم پوروک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا۔ بلا بھیجتے۔ ایسی ہی نیتی ہے

پربھتا تجی پربھو کینہہ سنیہو۔ بھیو پنیت آجو یہو گیہو
الیسو ہوئی سوکروں گوسائیں۔ سیو کو لہئی سہاجی سیوکائیں

پربھو! آپ نے پربھتا (سوامی پن) کو چھوڑ کر جو پریم کیا۔ اس سے یہ گھر آج پوتر ہو گیا۔ جو آپ آگیا کریں۔ وہ میں کرونگا۔ سوامی کی سیوا کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

دوہا
سنی سنیہہ سانے بچن منی رگھوبرہی پرسنس
رام کس نہ تمہہ کہہو اس ہنس بنس اوتنس

پریم سے بھرپور بچن سن کر گرو وسشٹ جی نے شری رگھوناتھ جی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ سب ونشوں کے ہنس سوریہ ونش کے بھوشن جو ہو۔

برنی رام گن سیلو سبھاؤ۔ بولے پریم پلکی منی راؤ
بھوپ سجیو ابھیشیک سماجو۔ چاہت دین تمہہ جب راجو

شری رام جی کے گن شیل اور سبھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے آنند مگن ہوئے منی راج بولے۔ ہے رام! راجہ نے راج تلک کرنے کا سماج سجایا ہے۔ وہ آپ کو یوراج بنایا چاہتے ہیں۔

رام کرہو سب سنجم آجو۔ جوں بدھی کسل نباہے کاجو
گرو سکھ دیئی رائے پہیں گیئو۔ رام ہردیاں اس بسمے بھیو
جنمے ایک سنگ سب بھائی۔ بھوجن سین کیلی لرکائی
کرن بیدھ اپبیت بیاہا۔ سنگ سنگ سب بھئے اچھاہا

اس لئے۔ ہے رام جی! آج آپ سنیم (برت ہون آدی) کیجئے تاکہ بدھاتا اس کام کو سپھل کر دیں۔ گورو جی یہ سکشا دے کر دسرتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رام جی کے من میں یہ سماچار سن کر اس بات کا بڑا کھید (افسوس) ہوا۔ کہ سب بھائی ایک ہی ساتھ پیدا ہوئے۔ اور ایک ہی ساتھ کھانا، سونا۔ بال کریڑا، کرن چھیدن، جنیو دھارن کرنا۔ اور وواہ آدی اتسو ہوئے۔

بمل بنس یہو انوچت ایکو۔ بندھو بہائی بڑے ہی ابھیشیکو
پربھو سپریم پچھتانی سہائی۔ ہرو بھگتن من کے کٹی لائی

اس نرمل ونش میں یہی ایک انوچت ریتی (نامناسب رواج) ہے۔ کہ چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ کر بڑے کو ہی راج تلک ہوتا ہے۔ پربھو شری رامچندر جی کا یہ سندر پریم بھرا پچھتاوا بھگتوں کے ہردے کی کٹلتا کو دور کرنے والا ہے۔

دوہا
تیہی اوسر آئے لکھن مگن پریم آنند
سنمانے پریہ بچن کہی رگھوکل کیرو چند

پریم آنند میں مگن ہوئے لکشمن جی اسی سمے وہاں آئے تو شری رام چندر جی نے جو رگھوکل روپی کمدنی کے کھلانے والے چندرما ہیں۔ پریم بھرے بچن کہہ کر ان کا آدر ستکار کیا۔

باجہیں باجنے بیبدھ بدھانا۔ پر پرمود نہیں جائی بکھانا
بھرت آگمنو سکل مناوہیں۔ آوہوں بیگی نین پھل پاوہیں

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ نگر بھر میں جو پریم آنند چھایا ہوا ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھرت جی کے آنے کی سب نگر واسی لوگ باٹ جوہ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ جلدی آویں۔ اور راج تلک اتسو کو دیکھ کر نیتروں کا پھل پاویں۔

ہاٹ باٹ گھر گلیں اتھائیں۔ کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں
کالی لگن بھلی کیتک بارا۔ پوجہیں بدھی ابھیلا شو ہمارا

بازاروں، راستوں میں گھر گلی اور چبوتروں پر جہاں تہاں استری اور پرش آپس میں یہی کہتے ہیں۔ کہ کل وہ شبھ مہورت نہ جانے کس سمے ہوگا۔ جب بدھاتا ہمارے منورتھ پورے کرے گا۔

کنک سنگھاسن سیا سمیتا۔ بیٹھیں رام ہوئی چت چیتا
سکل کہہیں کب ہوئہی کالی۔ بگھن مناوہیں دیو کچالی

جب سورن سنگھاسن پر شری رام چندر جی سیتا سمیت براجیں گے۔

شری رام چندر جی کو سہج سبھاؤ سے ہی کوشلیا کے سمان سب
ماتائیں پیاری ہیں۔ اور مجھ پر تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے
اُن کے پریم کی پریکشا کر کے دیکھ لی۔

جَوں بِدھی جنم دیئی کری چھوہو۔ ہوہوں رام سیا پوت پتوہو
پران تیں ادھک رامُ موپریہ موریں۔ تنہ کیں تلک چھوبھو کس توریں

میں تو پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ یدی بدھاتا دوبارہ مجھے جنم دیں
تو شری رام جی میرے پتر اور سیتا بہو ہو۔ شری رام مجھے پرانوں سے
بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اُن کے راج تلک کے اُتسو پر تیرے من
کو سنتاپ کیوں نہ ہوا۔

بھرت سپتھ توہی ستیہ کہو پرہری کپٹ دُراؤ
ہرش سمیہ بسمو کرسی کارن موہی سناؤ

تجھے بھرت کی سوگندھ لگے۔ سچ سچ کہو۔ چھل کپٹ کو چھوڑ
دو تو اس آنند کے سمے میں بھی شوک کر رہی ہے۔ اس کا کیا کارن
ہے۔ سچ سچ سناؤ۔

ایکہیں بار آس سب پوجی۔ اب کچھو کہب جیبھ کری دوجی
پھوریں جوگو کپارُ ابھاگا۔ بھلیو کہت دُکھ راؤرہی لاگا

منتھرا بولی۔ میری تو ساری آشائیں ایک ہی بار پوری ہو گئیں
اب تو دوسری جیبھ لگا کر ہی کچھ کہوں گی۔ میرا ابھاگا کپال تو پھوٹنے
ہی کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ بھلا کہنے پر بھی آپ نے بُرا مان کر دکھ پایا۔

کہہیں جھوٹی پھری بات بنائی۔ تے پریہ تمہہ ہی کروی میں مائی
ہمہوں کہب اب ٹھکر سہاتی۔ نا ہیں تے موَن رہب دن راتی

ہے مائی! تمہیں تو وہ ہی پیارے لگتے ہیں۔ جو جھوٹی سچی
باتیں بنا بنا کر کہتے ہیں۔ میں تو تمہیں کڑوی لگتی ہوں۔ اب میں بھی
منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی۔ نہیں تو دن رات چپ رہا کروں گی۔

کری کُروپ بدھی پربس کینہا۔ بوا سو لنیئے لہیئے جو دینہا
کوؤ نرپ ہوؤ ہمہی کا ہانی۔ چیری چھاڑی اب ہوب کہ رانی

پرماتما نے کُروپ بنا کر مجھے پرُوش کر دیا۔ جو بویا سو کاٹا۔ جو دیا
سو لیا۔ کوئی راجہ بنے ہماری کیا ہانی ہے؟ داسی چھوڑ کر رانی بننے
سے تو رہی۔

جارئے جوگ سبھاؤ ہمارا۔ ان بھل دیکھی نہ جائی تمہارا
تاتیں کچھک بات انوساری۔ چھمیئے دیبی بڑی چوک ہماری

ہمارا سبھاؤ تو جلانے کے ہی یوگیہ ہے۔ کیونکہ تمہارا اہت
مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے کچھ بات منہ سے نکل گئی۔ بڑی غلطی
ہوئی۔ ہے دیوی! کشما کیجئے۔

گوڑھ کپٹ پریہ بچن سُنی تیا ادھر بدھی رانی
سُر مایا بس بیرنی ہی سہرد جانی پتی آنی

استری جاتی سبھاؤ سے ہی چنچل ہونے کے کارن اور دیوتاؤں
کی مایا سے موہت رانی کیکئی نے گوڑھ کپٹ بھرے پریہ بچنوں کو سن کر
ویرن منتھرا کو اپنی ہت کرنے والی جان کر اُس کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔

سادر پُنی پُنی پوچھتی اوہی۔ سبری گان مرگی جنو موہی
تسی متی پھری اہی جسی بھاوی۔ رہسی چیری گھات جنو پھاوی

بڑے آدر سے بار بار رانی کیکئی منتھرا کو پوچھ رہی تھی۔ مانو بھیلنی
کے گانے سے ہرنی موہت ہو گئی ہو۔ جیسی ہونہار ہے۔ ویسی ہی اُس
کی بدھی بھی پھر گئی۔ اپنے گھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منتھرا
بڑی پرسن ہوئی۔

تمہہ پوچھہو میں کہت ڈیراؤں۔ دھرہو مور گھرپھوری ناؤں
سجی پرتیتی بہو بدھی گڑھی چھولی۔ اودھ سادھ ساتی تب بولی

تم پوچھتی ہو۔ پر کہتے ڈرتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی
گھر پھوڑی رکھ دیا ہے۔ بہت طرح سے گھر پھوڑ کر ادر کات اُلٹی
سیدھی باتیں بنا کر۔ رانی کو پورا بھروسہ دلا دیو دھیا کو دکھ دینے
والی سنیچر کی ساڑھ ستی دشا کے سمان منتھرا یہ بچن بولی۔

پریہ سیا رام کہا تمہہ رانی۔ رامہی تمہہ پریہ سو پھری بانی
رہا پرتھم اب تے دن بیتے۔ سمو پھرے رپو ہوہیں پرینتے

ہے رانی! تم جو کہتی ہو۔ کہ سیتا اور رام چندر تمہیں پیارے
ہیں اور تم اُنکو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے پرنتو جو دن پہلے تھے سو دن
بیت گئے۔ سماں پلٹنے پر پریتی کرنے والے بھی دشمن ہوجاتے ہیں۔

بھانو کمل کُل پوشن ہارا۔ بنو جل جاری کری سوئی چھارا
جری تمہاری چہہ سَوتی اُکھاری۔ رُوندھہو کری اُپاؤ برباری

سُوریہ کملوں کے کُل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جل کے بغیر
وُہی سورج ان کملوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ سوت کوشلیا
تمہاری جڑ اُکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لئے اُپائے کے جل بند لگا کر
اُسے سورکھشت (بحفاظت) کر دو۔

تمہہ ہی نہ سوچ سوہاگ بل نج بس جانہو راؤ
من ملین مُنہ میٹھ نرپ راؤر سرل سبھاؤ

تمہیں تو اپنے سُہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے
راجہ کو اپنے وش میں کرنا جانتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں لیکن من
کے میلے ہیں۔ تم سرل سبھاؤ (سیدھی سادی) ہو۔ اس لئے راجہ کے
چھل کپٹ کو نہیں جانتی۔

چتر گمبھیر رام مہتاری۔ بیچو پائی نج بات سنواری
پٹھئے بھرتو بھوپ ننی اوریں۔ رام ماتو مت جانب رَوریں

رام کی ماتا کوشلیا بڑی چتر اور گمبھیر ہے۔ جس نے سماں
پاکر اپنا کاریہ سدھ کر لیا۔ بھرت کو ننانا کے گھر بھیج دیا ہے۔
اس میں آپ کوسلیا کی ہی صلاح سمجھئے۔

سیوہیں سکل سوتی موہی نیکیں۔ گربت بھرت ماتو بل پی کیں
سالو تمہار کوسلہی مائی۔ کپٹ چتر نہیں ہوئی جنائی

کوشلیا نے من میں یہ وچار کیا ہے کہ سب ستر ادتی میری
اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماتا ہی پتی کے
بل پر گھمنڈ میں رہتی ہے۔ اسی لئے ہے مائی! تم کوشلیا کو کانٹے
کی طرح کھٹک رہی ہو۔ وہ کپٹ میں چتر ہے۔ اس کے من کے بھاو
کو کوئی نہیں جان سکتا۔

راجہی تمہہ پر پریم وسیشی۔ سوتی سبھاؤ سکئی نہیں دیکھی
رچی پرپنچ بھوپ ہی اپنائی۔ رام تلک ہت لگن دھرائی

راجہ تم سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس کو کوشلیا سوت سبھاؤ
سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اس نے کپٹ جال رچ کر راجہ کو وش
میں کر کے رام چندر کے راج تلک کے لئے لگن ٹھہرائی ہے۔

یہ کُل اُچت رام کہوں ٹیکا۔ سبھی سوہائی موہی سُٹھی نیکا
آگلی بات سمجھو ڈرو موہی۔ دیو دیو پھری سو پھلو اوہی

رام کو راج تلک دینا تو رگھو کُل کی ریتی کے انوسار اُچت
ہی ہے۔ یہ بات سبھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی لگتی ہے۔
پرنتو مجھے تو آگے کی بات وچار کر ڈر لگتا ہے۔ بھگوان اُلٹے کر اس
کا پھل اُسی کو دے۔

رچی پچی کوٹک کُٹل پن کینہسی کپٹ پربودھو
کہی سی کتھا سُت سوتی کے جیہی بدھی باڑہ برودھو

اس طرح کروڑوں کُٹل پن رچ رچ کر منتھرا نے کیکئی کو اُلٹا سیدھا
سمجھایا اور سینکڑوں سوتوں کی کہانیاں سُنائیں۔ کہ جس سے آپس میں
وِرودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس پرتیتی اُر آئی۔ پوچھ رانی پنی سپتھ دِوائی
کا پوچھہو تمہیں اب ہوں نہ جانا۔ نج ہت ان ہت پسو پہچانا

ہونہار وش کیکئی کے من میں وشواش ہو گیا۔ رانی اُسے سوگند
(قسم) دلا کر پوچھنے لگی۔ منتھرا بولی۔ کیا پوچھتی ہو! کیا اب بھی نہیں سمجھی
اپنی لابھ ہانی اور مِتر دشمن کو تو پشو بھی پہچانتے ہیں۔

بھئیو پاکھو دن سجت سماجو۔ تمہہ پائی سُدھی موہی سن آجو
کھائیے پہریے راج تمہارے۔ ستیہ کہیں نہیں دوش ہمارے

راج تلک کی سامگری سجاتے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم نے آج
مجھ سے خبر پائی ہے۔ میں تمہارے راج میں کھاتی پہنتی ہوں۔ اس لئے
سچ کہنے میں مجھے کوئی دوش نہیں ہے۔

جس نے تمہارا انشٹ (برائی) کرنے کا نشچے کیا ہے۔ وہی اس کا یکا پھل پاوے گا۔ ہے سوامی! جب سے میں نے اس بُری صلاح کو سنا ہے۔ تب سے مجھے نہ تو دن میں کچھ بھوک لگتی ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔

پوچھیوں گنہہ ریکھہ تنہہ کھانچی۔ بھرت بھوآل ہوہیں یہ سانچی
بھامنی کرہو تو کہوں اُپاؤ۔ ہے تمہاریں سیوا بس راؤ

میں نے جیوتشیوں سے پوچھا۔ انہوں نے حساب لگا کر بتایا کہ بھرت راجہ ہوں گے۔ بالکل سچی بات ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ اُپائے ہونا چاہیئے۔ ہے بھامنی! بدی تم کر سکو تو میں تمہیں اُپائے بتلاتی ہوں۔ راجہ تو تمہاری سیوا کے آدھین ہی ہے۔

پرؤں کوپ تو کہت پر سکیوں پوت پتی تیاگی
کہسی موہ دکھ دیکھی ابرگس نہ کرب ہست لاگی

کیکئی بولی۔ میں تمہارے کہنے پر کوئیں میں کود سکتی ہوں۔ اور اپنے پتر اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں۔ جب تم میرے بڑے بھاری سنتاپ کو شانت کرنے کے نمت کچھ کہو گی تو بھلا میں وہ اُپائے کیوں نہ کروں گی جس میں کہ میری بھلائی ہو۔

کُبریں کری کبلی کیکئی۔ کپٹ چھری اُر پاہن ٹیئی
لکھئی نہ رانی نکٹ دکھ کیسیں۔ چرئی ہرت تن بلی پسو جیسیں

کبڑی منتھرا نے کیکئی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشو بنا دیا۔ اور کپٹ کی چھری کو اپنے ہردے روپی پتھر پر تیز کیا۔ اسکے پرینام سروپ جلدی ہی کیا مہا دُکھ ہونے والا ہے۔ اسے کیکئی بالکل نہیں دیکھتی جیسے بلیدان کا پشو بلیدان ہونے سے کچھ کال ہی پہلے ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی تلوار سے بلیدان کرکے اس کے جیون کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکئی کی ہے۔

سنت بات مرُدو انت کٹھوری۔ دیتی منہوں مدھو ماہر گھوری
کہہ اچیری سُدھی ہای کہ ناہیں۔ سوامنی کہی ہو کتھا موہیں پاہیں

منتھرا کی بات سُننے میں تو کومل ہے پرنتو پرینام میں وہ بڑی بھیانک ہے مانو وہ شہد میں زہر گھول کر کیکئی کو پلا رہی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ کہ ہے سوامنی! تمہیں وہ کتھا یاد ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے سُنائی تھی۔

دوئی بردان بھوپ سن تھاتی۔ مانگھو آج جڑاوہو چھاتی
سُت ہی راج رامہی بن باسو۔ دیہو لیہو سب سوتی ہلاسو

کہ راجہ کے پاس میرے دو وردان دھروہر (امانت) کے روپ میں ہیں۔ آج اُن دونوں وردانوں کو راجہ سے مانگ کر اپنے ہردے کو شانت کرو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باس دو۔ اس طرح اپنی سوت کے سکھ اور آرام کو ہر لو۔

بھوپتی رام سپتھ جب کرائی۔ تب مانگیہو جیہی بچن نہ ٹرائی
ہوئی اکاج آجو نسی بیتیں۔ بچن مور پریہ مانیہو جی تیں

جب راجہ رام کی سوگندھ کھا لیں۔ تو وردان مانگنا۔ تاکہ کہیں وہ مکر نہ جائیں۔ اگر آج کی رات بیت گئی تو پھر سارا کام بگڑ جائیگا۔ میرے ان بچنوں کو جان سے بھی پیارے سمجھنا۔

بڑ کگھاتو کری پاپنی کہسی کوپ گرہ جاہو
کاج سنوارہو سجگ سب سہسا جنی پتیاہو

اس مہاپاپن نے بڑی بُری گھات لگا کر کیکئی سے کہا۔ کہ تم کوپ بھون میں جاؤ۔ اور بڑی چترتا سے اس کام کو نبانا۔ راجہ یا کسی اور کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آجانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اپنے ہٹ پر ڈٹی رہنا۔

کُبری ہی رانی پران پریہ جانی۔ بار بار بڑی بدھی بکھانی
تو ہی سم ہت نہ مور سنسارا۔ بہے جات کئی بھئی سی ادھارا

رانی نے منتھرا کو پرانوں سے بھی پیاری جان کر بار بار اس کی چترتا کی پرشنسا کی۔ اور کہا کہ ہے منتھرا! تیرے سمان میری بھلائی چاہنے والا سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو نے مجھ ڈوبتی ہوئی کو سہارا دیکر سنبھال لیا ہے۔

جوں بدھی پرب منورتھ کالی۔ کروں تو ہی چکھ پوتری آلی
بہو بدھی چیری ہی آدر دیئی۔ کوپ بھون گونی کیکئی

ویدی کل بدھاتا میری منو کامنا پوری کردیں تو ہے سکھی! میں تجھے آنکھوں کی پتلی بنالوں۔ اس پرکار بہت طرح سے منتھرا کا آدر کرکے کیکئی کوپ بھون میں چلی گئیں۔

بپتی بیجو برشا رِتو چیری۔ بھئیں بھئی کمتی کیکئی کیری
پائی کپٹ جلو انکر جاما۔ پھروؤ دل دکھ پھل پریناما

بپتا (مصیبت) بیج ہے۔ منتھرا برسات کی رِتو (موسم برسات) ہے۔ کیکئی کی کھوٹی بدھی بیج بونے کے لئے پرتھوی ہے۔ جس میں کپٹ روپی جل پاکر انکر پھوٹ نکلا۔ دونو وردان اس انکر کے پتے ہیں اور پرینام سروپ جس کے (اس کے نتیجے کے طور پر) دکھ روپی پھل لگے گا۔

کوپ سماجو ساجی سبُو سوئی۔ راجو کرت نج کمتی بگوئی
راؤر نگر کولاہلو ہوئی۔ یہ کچالی کچھو جان نہ کوئی

کوپ (غصہ۔ ناراضگی) کا سب ساج سجا کر کیکئی کوپ بھون میں جاکر لیٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی دُشٹ بدھی سے نشٹ ہوگئی۔ راج محل میں اور نگر بھر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پرنتو پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال (بُری سازش) کو کوئی کچھ نہیں جانتا۔

پرمُدِت پر نر ناری سب سجہیں سُمنگل چار
ایک پربسہیں ایک نِرگمہیں بھیر بھوپ دربار

نگر کے سب استری پُرش پرسن ہو کر شبھ منگلا چار کے ساج سجا رہے ہیں۔ راج دوار میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی بھیڑ ہو رہی ہے۔

بال سکھا سُنی ہیاں ہرشاہیں۔ ملی دس پانچ رام پہیں جاہیں
پربھو آدرہیں پریمو پہچانی۔ پوچھہیں کُشل کھیم مردو بانی

پربھو شری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سن سنکر بڑے پرسن ہو گئے۔ وہ دس دس پانچ پانچ مل مل کر رام جی کے پاس جاتے ہیں۔ پربھو پریم پہچان کر اُن کا آدر کرتے ہیں۔ اور ان سے کومل بانی سے ان کی کشل کشیم (راضی خوشی۔ خیر و خیریت) پوچھتے ہیں۔

پھرہیں بھون پریہ آیسُو پائی۔ کرت پرسپر رام بڑائی
کو رگھوبیر سرس سنسارا۔ سیل سنیہو نباہن ہارا

اپنے پیارے سکھا شری رام چندر جی کی آگیا پا کر وہ واپس گھر کو لوٹتے ہیں۔ اور آپس میں اُن کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھوبیر کے سمان سنسار میں دوسرا اور کون ہے۔ جو اُنکی طرح شیل پریم کے نباہنے والا ہو۔

جیہیں جیہیں جونی کرم بس بھرہیں۔ تہاں تہاں ایسُو دیو یہ ہمہیں
سیوک ہم سوامی سیا ناہو۔ ہوؤ نات یہ اور نباہو

ہم بھگوان سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کرم وش آواگون کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس یونی میں جائیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیوک ہوں۔ اور سیتا پتی شری رام چندر جی ہمارے سوامی ہوں۔ ہمارا رشتہ سدا ہی بنا رہے۔

اس ابھیلاشُو نگر سب کاہو۔ کیکیسُتا ہردیاں اتی داہو
کو نہ کُسنگتی پائی نسائی۔ رہ ای نہ نیچ متیں چترائی

نگر نواسی سب کی ایسی ہی ابھیلاشا ہے۔ ایک کیکئی کے ہردے میں ہی بھاری جلن ہو رہی ہے۔ بُرا سنگ پاکر کون نہیں نشٹ ہو جاتا۔ نیچ سبھاؤ والوں کے پیچھے چل کر چترائی نہیں رہ سکتی۔

سانجھ سمے سانند نرپو گیو کیکئی گیہس
گونُو نِٹھُرتا انکٹ کیئے جنُو دھری دیہہ سنیہس

شام کے وقت راجہ آنند کے ساتھ کیکئی کے محل میں گئے مانو پریم ہی شریر دھارن کر کے نشٹھرتا (سنگدلی) کے پاس گیا ہو۔

کوپ بھون سُنی سکچیو راؤ۔ بھئے بس اگھر پرئی نہ پاؤ
سُرپتی بسئی باہن بل جاکیں۔ نرپتی سکل رہہیں رکھ تاکیں
سُنی نپار بس گیو سُکھائی۔ دیکھہو کام پرتاپ بڑائی
سُول کلیس اسی انگو ہنارے۔ تے رتی ناتھ سُمن سر مارے

کوپ بھون کا نام سُن کر راجہ سہم گیا۔ ڈر کے مارے پاؤں

آگے نہیں اُٹھتا جن کی بھجاؤں کے بل کے پرتاپ سے راجہ اِندر اپنا جیون وتیت کرتے ہیں۔ اور سارے راجہ جن کا دُکھ دیکھتے رہتے ہیں۔ اور نہات اُن کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دسرتھ آج ستری کو روٹھی ہوئی سن کر سُوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاپ اور مہما ہے۔ کہ جو تیر سُول۔ بجر اور تلوار کے گھاؤ ہنسی خوشی اپنے انگوں پر سہن کر لیتے ہیں۔ وہی رتی کے پتی کامدیو کے پھولوں کے بان سے مارے گئے

سبھے نرپسو پریا پہیں گیئو ۔ دیکھی دسا دُکھ داروں بھیئو
بھُومی سیئن پٹو موٹ پُرانا ۔ دیئے ڈاری تن بھوشن نانا

ڈرتے ڈرتے راجہ کیکئی کے پاس گئے۔ اُس کی دشا کو دیکھکر اُنہیں بڑا بھاری دُکھ ہُوا۔ وہ زمین پر لیٹی پڑی ہے۔ اور بدن پر پرانا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے شریر کے نانا گہنوں کو اِدھر اُدھر اُتار کر پھینک دیا ہے۔

کُمتی ہی کسی کُبیشتا بھاپی ۔ ان اہیوات سُوچ جنو بھاپی
جاپی نکٹ نرپ گو کہہ مرِدو بانی ۔ پران پریا کیہی ہیتو رسانی

اس بدھی کیکئی کو وہ امنگل بھیس کیسا پھبتا ہے۔ مانو ہونہار اُس کے بدھوا ہو جانے کی سُوچنا دے رہی ہو۔ (ارتھات اُس کا بُرا بھیس بدسواپن کا پیش خیمہ دکھائی دے رہا تھا) اس کے پاس جا کر راجہ نے کومل بانی سے کہا۔ ہے پران پیاری! کس لئے روٹھ گئی ہو۔

چھند

کیہی ہیتو رانی رسانی پرست پانی پتی ہی نیوارئی
مانہوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی نہارئی
دوئیو باسنا رسنا دسن بر مرم ٹھاہر دیکھئی
تُلسی نرپتی بھوتبیتا بس کام کوتک لیکھئی

ہے رانی! کس لئے روٹھ گئی ہو! یہ کہہ کر راجہ اُسے ہاتھ سے سپرش کرتے ہیں۔ تو وہ اُن کے ہاتھ کو جھنجھوڑ کر پرے ہٹا دیتی ہے۔ وہ ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو غصّے سے لال آنکھیں کئے ناگن کرور درشٹی سے دیکھ رہی ہو۔ دو وان کی دونوں واسنائیں اُس ناگ کی دو زبانیں

ہیں۔ اور دو وردان اس کے مانو دانت ہیں۔ وہ ناگن کاٹ کھانے کے لیئے مرم ستھان کو دیکھ رہی ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ راجہ ہونہار کے وش ہو کر اس پرکار اُس کے ہاتھ جھنجھوڑنے اور ناگنی کی طرح غصّے سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کامدیو کا ہی ایک چوچلا (اکبر تڑا کھیل) سمجھ رہے ہیں۔ (ارتھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ناز و نخرے کر رہی ہے)

بار بار کہہ راؤ سُمکھی سُلوچنی پک بچنی
کارن موہی سناؤ گج گامنی سج کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں۔ ہے سُندر مکھی! ہے سُندر نیتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بولنے والی! ہے ہاتھی کی سی مست چال چلنے والی! مجھے اپنے کرودھ کا کارن تو سُناؤ

انہت تو پریا کیس کینہا ۔ کیہی دوئی سر کیہی جمو چہ لینہا
کہو کیہی رنک کروں نرپیسو ۔ کہو کیہی نرپ ہی نکاسوں دیسو

ہے پریہ! کس نے تیرا انشٹ (بُرا) کیا ہے۔ کس کے دو سر ہیں۔ یمراج کس کو اپنے لوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کس راجہ کو کنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو دیش سے نکال دوں۔

سکیوں تور اری امر ماری ۔ کاہ کیٹ بپرے نر ناری
جانسی مور سبھاؤ برورو ۔ منو تو آنن چند چکورو

تمہارا ویری اگر کوئی دیوتا بھی ہو تو بھی اُسے مار سکتا ہوں پھر بھلا کیڑے مکوڑوں کے سمان ان استری پُرشوں کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ہے سندر جانگھ والی! تو میرے سبھاؤ کو تو جانتی ہی ہے۔ کہ میرا من تیرے چندر مکھ پر مگدھ ہوا چکور ہے۔

پریا پران سُت سرب سو مورین ۔ پرجن پرجا سکل بس تورین
جوں کچھو کہوں کپٹو کری توہی ۔ بھامنی رام سپتھ ست موہی

ہے پریہ! میرے پران۔ پُتر، کُٹمبی دھن اور مال اور پرجا سب تیرے ہی ادھین ہے۔ یدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہتا ہوں۔ تو ہے بھامنی! مجھے سو بار رام جی کی سوگند ہے۔

بیتا کی درڑھ نیو (بُنیاد) ڈال دی۔

دوہا

کونے اوسر کا بھیئو گیہوں ناری بسواس
جوگ سدھی پھل سمے جمی جتی ہی اودیا ناسن

کیا ہونا تھا پر تو کیا ہو گیا۔ جیسے یوگ سدھی سمے اگیان یوگی کا ناش کر دیتا ہے۔ ویسے ہی استری پر وشواس نے میرا ناش کر دیا ہے۔

ابہی بدھی راؤ من ہیں من جانا۔ دیکھی کبھا نتی کمتی من ماکھا
بھرت کی راو پوت نہ ہوہی۔ آنیہو مول بیسا ہی کہ موہی

اس پرکار راجہ نے من ہی من میں اپنے آپ کو دھتکار۔ راجہ کی ایسی بُری دشا دیکھکر دُربدھی کیکئی کے من میں بڑا کرودھ ہُوا۔ اور وہ کہنے لگی۔ کہ ہے راجہ! کیا بھرت تمہارے پُتر نہیں۔ کیا آپ مجھے مول خرید لائے تھے۔

کیا آپ نے میرے ساتھ بیاہ نہیں کیا۔!

جو سُنی سر و اس لاگ تمہاریں۔ کا ہے نہ بولہو بچنو سنبھاریں
دیہو اُتر و انو کرہو کی ناہیں۔ ستیہ سندھ تمہہ رگھو کل ماہیں

جو میرے بچن سُنتے ہی آپ کے بان سا لگا۔ آپ پہلے ہی وچار کر کیوں نہ بولے تھے۔ جواب دیجئے۔ یا تو ہاں کیجئے یا نہ کیجئے۔ آپ تو رگھو کل میں سچی پرتگیا والے مشہور ہیں۔

دین کہیہو اب جنی بر دیہو۔ تجہو ستیہ جگ اپ جسو لیہو
ستیہ سراہی کہیہو بر دینا۔ جانیہو لیہی ماگی چبینا

آپ ہی نے تو وردان دیئے تھے۔ اب بھلے ہی اُن کو پورا نہ کرو۔ سچائی کو چھوڑ دیجئے۔ اور سنسار میں اپنی نندا کروائیے۔ آپ نے تو بڑی ہی سچائی کی تعریف کر کے وردان پورے کرنے کو کہا تھا۔ کیا اُس وقت یہ سمجھا تھا کہ میں کچھ چبینا (کھانے پینے کی وستو) مانگ لوں گی۔

سیبی و دھیچی بلی جو کچھو بھاکھا۔ تنو دھنو تجیو بچن پنو راکھا
اتی کٹو بچن کہتی کیکئی۔ مانہوں لون جرے پر دیئی

راجہ شیبی دھیچی اور بلی نے جو کچھ کہا۔ اپنے تن من دھن کو تیاگ کر بھی انہوں نے اپنے پرن کا پالن کیا۔ کیکئی نے ایسے بہت ہی جلے بھنے بچن کہے۔ مانو جلے ہوئے پر نمک چھڑک رہی ہو۔

دوہا

دھرم دُھر ندھر دھیر دھری نین اُگھارے رائیں
سر دُھنی لینہی سانس اسی مارے سی موہی گھائیں

دھرم دھر ندھر راجہ دسرتھ نے دھیرج دھر کر۔ اپنے نیتر کھولے اور سر دُھن دُھن کر لمبی سانس لینے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اس مہا دشٹ نے مجھے بُری طرح مارا۔

چوپائی

آگیں دیکھی جرت رس بھاری۔ منہوں روش تروار اُگھاری
مُوٹھی کبدھی دھار نٹھرائی۔ دھری کبری سان بنائی

آنکھیں کھولتے ہی راجہ نے کیا دیکھا۔ کہ پرچنڈ کرودھ سے دہکتی ہوئی کیکئی سامنے ہے۔ مانو کرودھ روپی تلوار ننگی کھڑی ہو۔ کیکئی کی دُربدھی اس تلوار کی مُوٹھ ہے۔ اور وردان لینے کا ہٹھ اُس کی دھار ہے جو منتھرا روپی سان پر رگڑ کر تیز کی ہوئی ہے۔

لکھی مہیپ کرال کٹھورا۔ ستیہ کی جیونو لیہی مورا
بولے راؤ کٹھن کری چھاتی۔ بانی سبنے تا سو سہاتی

راجہ نے اُس بھیانک اور کٹھور تلوار کو دیکھا۔ اور سوچا کہ کیا یہ سچ مچ میرے جیون کا انت کرے گی! تو بھی راجہ نے جگر کو تھام کر بڑی دھیرج دھر کر نمرتا کے ساتھ کیکئی کو سہاونے بچن کہے۔

پریا بچن کس کہسی کبھانتی۔ بھیر پرتیتی پریتی کری ہانتی
مورین بھرت رام دوئی آنکھی۔ ستیہ کہوں کری سنکر ساکھی

ہے پیاری! پریم اور وشواس کو نشٹ کر کے تُو ایسے بُرے بچن کیسے کہہ رہی ہو۔ بھرت اور رام تو میری دونوں آنکھیں ہیں۔ یہ میں شوجی کو ساکشی کر کے کہتا ہوں۔

اوسی دُوت پین ٹھپ براتا ہیہیں لگی سُنت دوُ بھراتا
سدُن ہیوڈھی سُیو ساجُو سجائی ۔ دیہوں بھرت کہوں راجُو بجائی

براہ کال ہوتے ہی میں دُوت بھیجدوں گا۔ بھرت اور شترو گھن دونو سنتے ہی ترنت آجاویں گے۔ شبھ دن مہورت وچار کر سب ساج سجا کر میں ڈنکا بجا کر بھرت کو راج گدی دیدوں گا۔

دوھا

لوبھُو نہ راہی راجو کر بہت بھرت پر پریتی
میں بڑ چھوٹ بچاری جیاں کرت ہوں نرپ نیتی

رام کو راج کا لالچ نہیں ہے۔ اور بھرت سے تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا وچار کر کے راج نیتی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج تلک دینے کا نشچے کیا تھا۔

چوپائی

رام سپتھ ست کہوں سبھاو۔ رام ماتو کچھو کہوں نہ کاوُ
میں سبُو کینہہ تو ہی بنُو پوچھیں ۔ تیہی تیں پریو منورتھو چھوچھیں

رام چند۔ کی سو بار سوگند کھاکر میں سبھاو سے ہی کہتا ہوں کہ رام کی ماتا کوشلیا نے مجھے کبھی بھی راج تلک کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا۔ اس لئے میرا منورتھ برتھا ہو گیا۔

رِس پریہرو اب منگل ساجُو ۔ کچھُو دن گئیں بھرت یوراجُو
ایکہی بات موہی دُکھُو لاگا ۔ برُ دوسرا اسمنجس ماگا

کرودھ چھوڑ دو۔ اور منگل ساج سجو۔ کچھ دن بعد بھرت کو راج تلک ہو جاوے گا۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگا ہے کہ تو نے دوسرا ور دان بڑی اڑچن کا مانگا۔

اجہوں ہر دیہو جرت تیہی آنچا ۔ رِس پریہاس کی سانچہوں ساچا
کہُو تج روشُو رام اپرادھو ۔ سب کوہ کہہ رامُو سُٹھی سادھو

دوسرا ور دان جو تو نے بے میل اور کٹھن مانگا۔ اس کی آنچ سے میرا ہردہ اب بھی جل رہا ہے۔ سو یہ کرودھ ہے یا دل لگی ہے۔ یا سچ مچ ہی واستو میں ایسا ور دان مانگتی ہو؟ ذرا غصے کو چھوڑ کر رام کا قصور تو بتا۔ (جسکے کارن کہ انہیں بن میں بھیجنا چاہتی ہو) سب کوئی یہی کہتے ہیں کہ رام بڑے ہی نیک ہیں۔

تہوں سراہسی کرسی سنیہُو ۔ اب سُنی موہی بھیو سندیہُو
جاسُو سبھاو اری ہی انُو کوُلا ۔ سوکمی کریہی ماتُو پرتیکوُلا

تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی۔ اور اُن سے بڑا پریم کرتی تھی۔ آج تیرے ایسے بچن سُن کر مجھے بڑا سندیہہ ہو گیا ہے۔ جن کا سبھاو دشمنوں پر بھی دیا درشٹی کرنا ہے۔ وہ رام بھلا اپنی ماتا کا کبھی کسی پرکار کا ورودھ کیسے کر سکیں گے۔

دوھا

پریا ہاس رس پری ہر ہی مانگو بچاری بِبیکُو
جیہیں دیکھوں اب نین بھری بھرت راج ابھیشیکُو

اے پیاری! یدی یہ دل لگی ہے۔ تو بھی چھوڑ دو۔ اور یدی کسی کرودھ وش ایسا کہہ رہی ہو۔ تو اس کرودھ کو بھی چھوڑ دو۔ خوب سوچ وچار کر اُچیت ور دان مانگو تاکہ میں بھی جی بھر نینوں سے بھرت کا راج تلک دیکھ سکوں۔

چوپائی

جیئے مین برُ باری بِہینا ۔ منی بِنُو پھنیکُو جیئے دُکھ دینا
کہوں سبھاو نہ چھلُو من ماہیں ۔ جیونُو مور رام بِنُو ناہیں

بھلے ہی مچھلی پانی کے بغیر زندہ رہے۔ اور سانپ بھی دین دُکھی ہوا بھلے ہی منی کے بغیر جیتا رہے۔ پرنتو میرا جیون رام کے بنا نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب چھل چھوڑ کر میں سبھاو سے ہی کہتا ہوں۔

سمجھی دیکھو جیاں پریا پربینا ۔ جیونُو رام درس آدھینا
سُنی مرد بچن کُمتی اتی جرای ۔ منہوں انل آہوتی گھرت پرای

ہے چتر پریہ! تو اپنے من میں اچھی طرح سے سمجھ کر دیکھ کر میرا جیون

راجہ بیاکل ہو گئے۔ سارا شریر شتھل ہو گیا۔ مانو کاپُشپ ورکش کو ہاتھی نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ اُن کا گلا سوکھ گیا مُنہ سے بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے تڑپ رہے ہیں۔ جیسے پھینا ناکت مچھلی پانی کے بنا تڑپتی ہے۔

پُنی کہہ کُٹھ کٹھور کیکئی۔ منہوں گھائے مہوں ماہُر دیئی
جوں ما توُں اس کر توُ بیٹیا۔ ماگو ماگُ تُمہہ کیہی بل کہوّلیا

کیکئی پھر کڑوے اور کٹھور وچن کہنے لگی۔ ما تو تم بڑے نیہر بھرپری ہو۔ پھری آخر کیا آپ نے یہی کرتوت کرنی تھی۔ "تو" "ور مانگو ور مانگو" ایسا کس بل بوتے پر کہتے تھے۔

دوئی کہ ہوئی ایک سمے بھو آلا۔ ہنسب ٹھٹھائی کھلا شُب گالا
داتی کہاؤب اُرو کرپنائی ۔ ہوئی کہ کھیم کشل رو تائی

ہے راجہ! دونوں باتیں ایک سمے کیسے ہو سکتی ہیں۔ ٹھٹھا مار کر ہنسنا بھی چاہتے ہو پرنتو دان دینے میں کنجوسی کرتے ہو۔ دان ویر راجپوت بھی کہلانا چاہتے ہو۔ پرنتو یدھ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے ہو۔ کیا دیوتاؤں میں کشل کشیم بھی رہ سکتی ہے۔

چھاڑہو بچیو کہ دھیر جو دھرہو۔ جنی ابلا جمی کرونا کرہو
تنو تیا تے دھامو دھنو دھرنی۔ ستیہ سندھ کہوں ترن سم برنی

یا تو بچنوں کو چھوڑ دیجئے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلاؤں کی طرح رونے پیٹنے نہیں۔ ستیہ برت دھاری کے لئے اپنا شریر۔ استری۔ پتر۔ گھر۔ دھن اور پرتھوی سب تنکے کے سمان کہے گئے ہیں۔

دوہا

مرم بچن سُنی راؤ کہہ کہو کچھو دوش نہ تور
لاگیو توہی پساچ جمی کال کہاوت مور

کیکئی کے ایسے مرم بچن دکھی سے بھرے ہونے اگوڑھ بچنا کن کر راجہ نے کہا۔ جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے۔ کہہ اس میں تیرا کچھ دوش نہیں ہے۔ میرا کال ہی بھوت ہی تجھے چمٹ گیا ہے۔ اور وہی تمہارا منہ چڑھ کر بول رہا ہے۔

چہست نہ بھرت بھُوپ تہی بھوریں۔ بدھی بس کُمتی بسی جئے توریں
سو سبھو مور پاپ پرینا مو۔ بھیؤ کُٹھار جہیں بدھی بامو

بھرت تو بھول کر بھی راجہ بننا نہیں چاہتے۔ ہونہار وش تمہارے ہردے میں ایسے بُرے وچار بس گئے ہیں۔ سو یہ میرے ہی پاپوں کا بُرا پھل ہے۔ جس کے کارن بے موقعہ پری بادھا تجھ سے وپریت ہو گئی۔ (یعنی راج تلک کے سمے بھاتا کی دیا چاہئے تھی۔ اُلٹا انہوں نے میرے گھر اجاڑنے کا نشچے کر لیا۔ اسلئے یہ وپریت ہونے کا کیسا سماں انہوں نے ڈھونڈ نکالا۔

سُبس بسی ہی پھری اودھ سُہائی۔ سب گُن دھام رام پربھتائی
کریہیں بھائی سکل سیوکائی۔ ہوہی تہوں پُر رام بڑائی

یہ کلیش سہہ کر بھی اجودھیا پھر بھلی بھانت بسیگی۔ اور سب گنوں کے دہام شری رام چندرجی کا ہی راج ہوگا۔ سارے بھائی اُنکی سیوا کریں گے۔ اور تینوں لوکوں میں شری رام جی کی بڑائی ہوگی۔

تور کلنکو مور پچھتاؤ۔ مٹیہوں نہ جائیہی کاؤ
اب توہی نیک لاگ کرو سوئی۔ لوچن اوٹ بیٹھ مو ہو گوئی

پرنتو تیرا کلنک اور میرا پچھتاوا مرنے پر بھی نہیں مٹے گا۔ یہ کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ اب تجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہی کر منہ چھپا کر میری آنکھوں کی اوٹ ہو کر جا بیٹھ۔ ارتھات تو میرے سامنے سے ہٹ جا۔ اور مجھے اپنا منحوس چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جیوں کہوں کر جوری۔ تب لگی جنی کچھ کہسی بہوری
پھری پچھتیہسی انت ابھاگی۔ مارسی گائی نہارو لاگی

میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں تب تک تم مجھ سے بالکل نہ بولنا۔ اری بدنصیب! انت میں تو پچھتائے گی۔ جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دوہا

پرییو راؤ کہی کوٹ بدھی کاہے کرسی زندا نجو
کپٹ سیانی نہ کہتی کچھو جاگتی منہوں مسانجو

رانی کو کروڑوں پرکار سمجھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کل کا۔
سوناش کر رہی ہے۔ راجہ پرتھوی پر گر پڑے۔ کپٹ کرنے میں چتر کیکئی
نے کچھ اُتر نہ دیا۔ مانو وہ موَن دھارن کر کے جگا رہی ہو۔

چوپائی

رام رام رٹ بِکل بھُوآلُو۔ جنُو بنُو پنکھ بہنگ بیہالُو
ہرِدیاں مناو بھورُو جنُو ہوئیُ۔ راہی جائی کہے جنی کوئیُ

راجہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے کوئی
پنچھی پروں کے بغیر ویاکل ہو۔ وُہ اپنے ہردے میں بھگوان سے آرت
پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ صبح نہ ہو۔ اور رام چندر کو جاکر کوئی یہ سماچار سُنا دے

اُدو کرہُو جنی روِی رگھُوکُل گُرُ۔ اودھ بِلوکی سُول ہوئیہی اُرُ
بھُوپ پریتی کیکئی کٹھنائیُ۔ اُبھے اودھی بدھی رچی بنائیُ

رگھُوکُل کے آدی گرُو سُوریہ بھگوان! آپ اُدے نہ ہوں۔ ایودھیا
کو دیکھ کر آپ کے ہردے میں بڑی جلن ہو گی۔ راجہ کی پریتی اور کیکئی کے
ہٹھ کو برہما جی نے حد تک رچ کر بنایا ہے۔ (ارتھات راجہ کے پریم
کی کوئی حد نہیں اور کیکئی کے کٹھور ہِردے کی کوئی حد نہیں)

بِلپت نرپہی بھئیو بھِنُوسارا۔ بینا بینُو سنکھ دُھنی دوارا
پڑھہیں بھاٹ گُن گاوہیں گاینک۔ سُنت نرپہی جنُو لاگہیں سایک

اس طرح راجہ کو وِلاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر بین،
بانسری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ رگھُوکُل کا یش کہہ رہے ہیں
اور گویّے گُنوں کا گان کر رہے ہیں۔ سننے پر راجہ کو یہ سب گانا بجانا بان کے
سمان لگا۔

منگل سکل سوہاہیں نہ کیسیں۔ سہگامنی ہی بھُوشن جیسیں
تیہی نسی نیند پری نہیں کاہو۔ رام درس لالسا اُچھا ہوُ

یہ سب منگل ساج راجہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے پتی کے ساتھ
ستی ہونے والی استری کو گہنے اور شرنگار اچھے نہیں لگتے۔ شری رام
چندر جی کے درشن کی لالسا اور اتساہ (چاؤ چوصلہ) کے کارن اس
رات کسی کو بھی نیند نہیں آئی۔

دوہا

دوار بھیر سیوک سچو کہہیں اُدت روِی دیکھی
جاگیُو اجہُوں نہ اودھ پتی کارنُو کوُنُو بسیکھی

راج دوار پر سیوک منتریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ سورج نکلا دیکھ کر
وہ سب کہہ رہے ہیں۔ کہ ابھی تک اودھ پتی دشرتھ جی نہیں جاگے۔ اس
کا کیا خاص کارن ہے۔

چوپائی

پچھلے پہر بھُوپ نت جاگا۔ آجُو ہمہی بڑ اچرجُو لاگا
جاہُو سُمنتر جگاوہُو جائیُ۔ کیجئے کاجُو رجا یسُو پائیُ

ہر روز راجہ رات کو پچھلے پہر جاگ پڑتے ہیں۔ آج ایسے ضروری کام
میں بھی نہ جاگے۔ یہ دھیان کر ہمیں بڑا آشچریہ ہو رہا ہے۔ ہے سُمنتر! جاؤ جاکر
راجہ کو جگاؤ۔ تاکہ اُن کی آگیا پاکر ہم سب کام کریں۔

گئے سُمنتر تب راؤر ماہیں۔ دیکھی بھیاون جات ڈراہیں
دھائی کھائی جنُو جائی نہ ہیرا۔ مانہُوں بیپتی بشاد بسیرا

تب سُمنتر راج محل میں گئے۔ پر محل کی بھیانک ستھتی کو دیکھ کر وہ
جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل بھون ایسا اشگن روپ ہو گیا ہے۔ کہ
سب اور سے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھا ہی نہیں
جاتا۔ مانو ساری بپتاؤں اور وشاد (دُکھ تکلیف رنج و غم) نے
وہاں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

پُوچھیں کوُو نہ اُترُو دیئی۔ گئے جیہیں بھون بھُوپ کیکئی
کہی جے جیو بیٹھ سِر نائیُ۔ دیکھی بھُوپ گتی گئیُو سُکھائیُ

پوچھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ تب تو وہ اُس گھر میں گئے۔ جہاں
کہ راجہ اور کیکئی تھے۔ اُنہوں نے جے جیو کہی۔ اور بندنا کر کے بیٹھ گئے۔
راجہ کی دشا دیکھ کر سُمنتر کا چہرہ فق ہو گیا۔

سوچ بِکل بِبرن مہی پریو۔ مانہُوں کمل مُول پری ہریو
سچُو سبھیت سکئی نہیں پُوچھی۔ بولی اشُبھ بھری سُبھ چھُوچھی

راجہ چنتا سے بیاکل ہیں چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہے۔ اور زمین پر جڑ سے اُکھڑ کر مُرجھائے ہوئے کمل کی بھانت پڑے ہوئے ہیں۔ منتری ڈر کے مارے اُن کا کارن نہ پوچھ سکے۔ تب منگل سے خالی اور منگل سے پوری پوچھن کیکئی نے کہا۔

دوہا

پری نرپ راتھی نیند نسہی ہیتو جان جگدیسو
رامو رامو رٹی بھور کیئے کہی نہ مرمو مہیسو

ہے سُمنتر! راجہ کو رات بھر نیند نہیں آئی۔ اس کا کیا کارن ہے۔ یہ تو بھگوان ہی جانتے ہیں۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے سویرا کر دیا۔ راجہ نے اس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

آنہو رامہی بیگی بولائی۔ سماچار تب پوچھیہو آئی
چلیو سمنتر رائے رُکھ جانی۔ لکھی کچالی کینہی کچھو رانی

تم جلدی جا کر رام کو بُلا لاؤ۔ تب آ کر سارا سماچار پوچھ لینا۔ راجہ کا دُکھ (مرضی) جان کر سُمنتر وہاں سے چلے۔ انہوں نے جان لیا کہ رانی نے کوئی بُرا کھیل کھیلا ہے۔

سوچ بیکل مگ پری نہ پاؤ۔ رامہی بولی کہی کا راؤ
اُر دھری دھیرج گیئو دوارے۔ پوچھہیں سکل دیکھی منہ مارے

سُمنتر چنتا سے بیاکل ہو گئے۔ راستے پر آگے کو پاؤں نہیں اُٹھتا۔ من میں یہ سوچ کر رہے ہیں۔ کہ رام جی کو بُلا کر راجہ کیا کہیں گے بہت دھیرج من میں دھر کر وہ دوار پر گئے۔ سب لوگ اُن کو اداس دیکھ کر پوچھنے لگے۔

سمادھان کری سو سب ہی کا۔ گیئو جہاں دن کر کُل ٹیکا
رام سُمنتر ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیکھا

سب لوگوں کو دھیرج دے کر سُمنتر وہاں گئے جہاں رگھوکُل کے تلک شری رام چندر جی تھے۔ شری رام چندر جی نے سُمنتر کو آتے دیکھا۔ اور پتا سمان جان کر اُن کا آدر ستکار کیا۔

نرکھی بدن کہی بھوپ رجائی۔ رگھوکُل دیپ ہی چلیو لیوائی

رامو کُبھانتی سچو سنگ جاہیں۔ دیکھی لوگ جہاں تہاں بلکھاہیں

شری رامچندر کے تلک کی طرف دیکھ کر اور راجہ کی آگیا سُنا کر سُمنتر رگھوکُل کے دیپک شری رام چندر جی کو اپنے ساتھ لے چلے۔ اس طرح اداسی کی سی حالت میں سُمنتر کے ساتھ رام کو جاتے دیکھ کر اِدھر اُدھر نگر کے سبھی لوگ بیاکل ہو کر تڑپنے لگے۔

دوہا

جائی دیکھ رگھو بنس منی نرپتی نپٹ کُساجو
سہمی پریئو لکھی سنگھنی ہی منہوں برھ گج راجو

رگھو ونش منی شری رام چندر جی نے جا کر دیکھا۔ کہ راجہ بہت ہی بُری حالت میں پڑے ہیں۔ مانو شیرنی کو دیکھ کر کوئی بوڑھا گجراج سہم کر گر پڑا ہو۔

سوکھہیں ادھر جرئی سب انگو۔ منہوں دین منی ہین بھوانگو
سرُوش سمیپ دیکھی کیکئی۔ مانہوں میچو گھڑیاں گنی لیئی

راجہ کے ہونٹ سُوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شریر جل رہا ہے۔ مانو ناگ راج منی کے چھن جانے پر دین دُکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری ہوئی کیکئی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ مانو موت ہی جیون کی انتم گھڑیاں گن رہی ہو۔

کرونا مئے مرود رام سبھاؤ۔ پرتھم دیکھ دُکھو سُنا نہ کاؤ
تدپی دھیر دھری سمئو بچاری۔ پوچھی مدھر بچن مہتاری

شری رام جی کا سبھاؤ کرونا مئے (دین دکھیوں پر دیا کرنے والا) اور کومل ہے۔ انہوں نے پہلی بار ہی یہ دُکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے سماں وچار کر دھیرج دھر کر میٹھی بانی سے ماتا کیکئی سے پوچھا۔

موہی کہو ماتو تات دکھ کارن۔ کریئے جتن جیہیں ہوئی نوارن
سنہو رام سب کارن ایہو۔ راجہی تم پر بہت سنیہو

ہے ماتا! پتا جی کے دُکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہیے تاکہ جس طرح بھی ہو ان کا دکھ دور ہو جائے ایسا اُپائے کیا جائے۔ کیکئی نے اُتر دیا ہے رام! سنو۔ سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

دین کینہی موہی دوئی بردانا ۔ ماگیئوں جو کچھو موہی سوہاتا
سُنی بھیو کھوپ اُر سوچو ۔ چھاڑی نہ سکہیں تمہار سنکوچو

رام نے مجھے دو وردان دینے کو کہا تھا۔ جو کچھ مجھے اچھا لگا۔ وہ میں نے مانگ لیا۔ آسے سن کر راو کے من میں بڑی سوچ ہو رہی ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھ اُن کی پریتی ہونے کے کارن انہیں تمہارے یگ کا ڈر ہے۔

دوھا

سُت سنیہو اِت سچُو اُت سنکت پریو نریسو
سکہو تو آیسو دھرہو میٹہو کٹھن کلیسو

ادھر تو پتر کا پریم ہے۔ اور اُدھر ستیہ وچن کا پالن کرنا ہے۔ بس اسی سنکٹ میں پڑے راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اگر تم کر سکو تو اُن کی آگیا کو ماتھے پر دھر کر اُن کے اس دارون دکھ کو مٹاؤ۔

چوپائی

نِدھڑک بیٹھی کہئی کٹو بانی ۔ سُنت کٹھنتا اتی اکلانی
جیبھ کمان بچن سر نانا ۔ منہو مہیپ مِردو لچھ سمانا

بے دھڑک بیٹھی ہوئی کیکئی ایسے کڑوے بچن کہہ رہی ہے۔ کہ جسے سن کر خود کٹھورتا بھی اتی انت بیاکل ہو جاتی ہے۔ اُس کی جیبھ مانو دھنش ہے۔ اور اُس سے نکلے ہوئے بچن مانو تیروں کے سمو‌ہ ہیں۔ اور اُن دھنش اور بان کا کومل نشانہ راجہ ہے۔

جنو کٹھورپنو دھریں سریرو ۔ سِکھئی دھنش بدیا بر بیرو
سب پربھو رگھوپتی ہی کسنائی ۔ بیٹھی منہو تنو دھری نٹھرائی

مانو کٹھورپن ایک شریشٹھ ویر کا شریر دھارن کر کے دھنش ودیا سیکھ رہا ہو۔ شری رگھوناتھ کو سارا حال سنا کر کیکئی ایسے بیٹھی ہے۔ مانو نشٹھرتا (سنگدلی) ہی شریر دھارن کئے ہوئے ہو۔

من مسکائی بھانو کل بھانو ۔ رامو سہج آنند ندھانو
بولے بچن بگت سب دوشن ۔ مِردو منجل جنو باگ بھوشن

شری رام چندر جی جو اپنے سہج سبھاؤ سے ہی آنند ندھان اور سُوریہ ہیں۔ مسکراتے ہوئے سب دوشوں سے رہت۔ کومل سندر بچن بولے جو مانو بانی کے بھوشن ہی تھے۔

سُنو جننی سوئی سُت بڑبھاگی ۔ جو پتو ماتو بچن انُراگی
تنیہ ماتو پتو توش نہارا ۔ دُرلبھ جننی سکل سنسارا

ہے ماتا! سنئے۔ وہ پتر بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جو پتا ماتا کی آگیا کا پالن کرنے والا ہے۔ ماتا پتا کو آنند دینے والا پتر تو ہے ماتا! سارے سنسار میں درلبھ ہے۔

دوھا

مُنی گن ملنو بسیشی بن سب ہی بھانتی ہت مور
تیہی مہن پتو آیسو بہوری سمت جننی تور!!

بن میں مجھے بہت ہی منی جنوں کا ست سنگ پراپت ہوگا۔ جس میں میرا سبھی پرکار سے کلیان ہے اس پر بھی پھر پتا جی کی آگیا ہے اور ہے ماتا! آپ کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔

چوپائی

بھرت پران پریہ پاوہیں راجو ۔ بدھی سب بدھی موہی سنمکھ آجو
جوں نہ جاؤں بن ایسیہو کاجا ۔ پرتھم گنئے موہی موڑھ سماجا

اور پران پیارے بھراتا بھرت راج پائیں گے۔ سب پرکار سے آج بدھاتا میرے انوکول ہی ہے۔ اگر ایسے اتم کام کے لئے بھی میں بن نہ جاؤں۔ تو مورکھوں کے سماج میں سب سے پہلے میری ہی گنتی ہوگی۔

سیوہیں ارنڈ کلپترو تیاگی ۔ پریہری امرت لیہیں بشو ماگی
تیو نہ پائی اس سمئو چکاہیں ۔ دیکھو بچاری ماتو من ماہیں

جو کلپ برکش کو چھوڑ کر ارنڈ کو گرہن کرتے ہیں۔ اور امرت چھوڑ کر وِش مانگ لیتے ہیں۔ ہے ماتا! تم من میں وچار کر دیکھو وہ موڑھ بھی ایسا سماں پا کر کبھی نہ چوکیں گے۔

انب ایک دکھو موہی بسیشی ۔ نپٹ بکل نرنایکو دیکھی

تھوریہیں بات پت ہی دُکھ بھاری۔ ہوت پرتیتی نہ موہی مہتاری

ہے ماتا! پتاجی کو بہت ہی بیاکل دیکھکر مجھے یہ ایک بڑا بھاری کلیش ہو رہا ہے۔ اس تھوڑی سی بات کے لئے ہی پتاجی کو اتنا بھاری دُکھ ہو رہا ہے! مجھے آپکی اس بات پر وشواش نہیں ہوتا۔

راؤ دھیر گُن اُودھی اگادھو۔ بھا موہی تیں کچھو بڑا اپرادھو
جانیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سپتھ توہی کہو ستی بھاؤ

مہاراج تو دھیر اور گُنوں کے اتھاہ سمندر ہیں۔ مجھ سے ضرور ہی کوئی بڑا بھاری قصور ہو گیا ہے۔ جس کے کارن مہاراج میرے ساتھ بولتے نہیں ہے ماتا! تمہیں میری سوگندھ ہے تم سچ سچ کہو۔

سہج سرل رگھوبر بچن کُمتی کُٹل کرجی جان
چلئی جونک جل بکر گتی جدیپی سلِلو سمان

شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ سے ہی سیدھے سادھے شبدوں کو بھی دُربدھی کیکئی نے ٹیڑھے ہی جانا۔ جیسے اگرچہ پانی سمان ہی ہوتا ہے۔ ارتھات سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرنتو جونک اس میں بھی ٹیڑھی چال سے ہی چلتی ہے۔

رہسی رانی رام رُکھ پائی۔ بولی کپٹ سنیہو جنائی
سپتھ تمہار بھرت کے آنا۔ ہیتو نہ دوسر میں کچھو جانا

کیکئی رام چندرجی کو اپنے انوکُول پاکر بڑی پرسن ہوئی اور کپٹ بھرا سنیہہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام! مجھے تمہاری اور بھرت کی سوگندھ ہے۔ کہ راجہ کے دُکھ کے کسی دوسرے کارن کا مجھے کچھ بھی پتہ نہیں۔

تمہہ اپرادھ جوگو نہیں تاتا۔ جننی جنک بندھو سُکھداتا
رام ستیہ سبُو جو کچھو کہہو۔ تمہہ پتو ماتو بچن رت اہہو

ہے تات! تم کبھی بھی اپرادھ کے یوگیہ نہیں ہو۔ تم تو ماتا پتا اور بھائیوں کو سُکھ دینے والے ہو۔ ہے رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔ سب سچ ہے۔ تم سدا ہی ماتا پتا کے کہنے پر چلتے ہو۔

بہت ہی مجھائی کہہو پلی سوئی۔ چوتھیں پن جہیں اجسو نہ ہوئی
تمہہ سم سُوان سُکرت جہیں دینھے۔ اُچت نہ تاسو نرادرو کینھے

میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ پتا کو سمجھا کر وہی بات کہو جس سے کہ بڑھاپے میں اُنکی بدنامی نہ ہو۔ جن پُن کرموں کے پھل سوروپ بدھاتا نے انہیں تمہارے جیسے پتر دیئے ہیں۔ اُن پُن کرموں کا نرادر کرنا اُچت نہیں ہے۔

لاگہیں کُمکھ بچن سُبھ کیسے۔ مگہن گیاد ک تیرتھ جیسے
رام ہی ماتو بچن سب بھائے۔ جمی سُرسری گت سلِل سہائے

کیکئی کے بُرے مکھ میں یہ شُبھ بچن کیسے لگتے ہیں۔ جیسے مگدھ دیش میں گیا آدک تیرتھ۔ شری رام چندرجی کو ماتا کے سب بچن ایسے اچھے لگے۔ جیسے گنگاجی میں جا کر ملنے سے اشدھ جل بھی شدھ اور سُندر ہو جاتا ہے۔

گئی مُورچھا رام ہی سُمری نرپ پھری کروٹ لینھ
سچو رام آگمن کہی بنئے سمے سم کینھ!!

اتنے میں راجہ کی مُورچھا کھل گئی۔ انہوں نے رام رام کہہ کر پھر کر کروٹ لی منتری نے شری رام کا آنا کہہ کر سمے کے مطابق اُن سے بنتی کی۔

اودھ نرپ اکنی رامو پگو دھارے۔ دھری دھیر جو تب نین اُگھارے
سچوں سنبھاری راؤ بیٹھارے۔ چرن پرت نرپ رامو نہارے

جب راجہ نے سُنا کہ رام چندرجی پدھارے ہیں تب انہوں نے دھیرج دھر کر آنکھیں کھولیں۔ منتری نے سہارا دے کر راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ اس سمے راجہ نے شری رام چندرجی کو اپنے پاؤں پڑتے دیکھا۔

لئے سنیہہ بیکل اُر لائی۔ گے منی منہوں پھنک پھری پائی
رامہی چتیئی رہیو نرناہو۔ چلا بلوچن باری پربا ہو

پریم سے بیاکُل ہو کر راجہ نے رام کو ہردے سے لگا لیا۔ مانو سانپ نے اپنی منی کھوئی ہوئی پھر سے پا لی ہو۔ راجہ شری رام کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ ان کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔

سوک مگن کچھو کہے نہ پارا۔ ہردئیں لگاوت بار ہیں بارا
پدھی بی مناورا ؤ من ماہیں۔ جیہیں رگھوناتھ نہ کانن جاہیں

شوک کے وش ہونے کے کارن راجہ کے مُکھ سے کوئی شبد نہ نکلا۔ وہ بار بار رام جی کو چھاتی سے لگاتے ہیں۔ اور بار بار بدھاتا سے من میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ جس سے شری رگھوناتھ جی بن کو نہ جائیں۔

شمری مہیس ہی کہی نہوری۔ بنتی سُنہو سدا سیو موری
آسُوتوش تمہہ اوڈھر دانی۔ آرتی ہرہُو دین جنُو جانی

پھر مہادیو جی کا سمرن کرتے ہوئے ان سے بنیتی کرتے ہیں۔ کہ ہے شیو شنکر! آپ میری بنیتی سُنیئے۔ آپ تو جلدی ہی پرسن ہونے والے اور مُنہ مانگی وستُو دینے والے ہیں۔ مجھے بھی اپنا دین سیوک جان کر میرے دُکھوں کو نوارن کیجئے۔

تمہہ پریرک سب کے ہردین سوتی راہی دیہو
بچنُو مور تج رہہیں گھر پرہری ہری سیلُو سنیہو

آپ سب کے ہردوں کے پریرک ہیں۔ آپ رام جی کو بھی ایسی بُدھی دیجئے۔ کہ جس سے میرے بچنوں کو تیاگ کر اور شیل اور پریم کو چھوڑ کر وہ گھر ہی میں رہ جائیں۔ اور بن کو نہ جائیں۔

اجسُو ہوؤ جگ سُجسُو نساؤ۔ نرک پروں برُو سُرپرو جاؤ
سب دُکھ دُسہہ سہاوہُو موہی۔ لوچن اوٹ رامُو جنی ہو ہی

سنسار میں بھلے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ جائے۔ چاہے میں نرک میں جا کر پڑوں۔ اور سورگ مجھ سے چھن جائے یہ سب ناگمن کرنے یوگیہ دُکھ بدھاتا آپ مجھ سے سہن کرا لیں۔ پرنتو شری رام میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہوں۔

اَس من گُنئی راؤ نہیں بولا۔ پیپر پات سرس منُو ڈولا
رگھوپتی پتہ ہی پریم بس جانی۔ پنی کچھو کہیہی ماتُو اتُو ماتی

راجہ من ہی من اس پرکار وچار کر رہے ہیں۔ مُنہ سے کچھ نہیں کہتے پیپل کے پتے کے سمان اُن کا من ڈول رہا ہے۔ شری رگھوناتھ جی نے

پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے۔ کہ ماتا پھر کچھ کہے گی۔

دیس کال اوسر انُوساری۔ بولے بچن بنیت بچاری
تات کہوں کچھو کروں ڈھٹھائی۔ انوچِت چھمب جانی لرکائی

دیش، کال، اور سمے کے انوکُول وچار کر بڑے نمرتا بھاو سے بولے۔ ہے تات میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے پوچھے بنا کہتا ہوں۔ لڑکپن سمجھ کر آپ میرے اس انوچت کام پر مجھے کشما کریں۔

اتی لگھو بات لاگی دُکھ پاوا۔ کاہُوں نہ موہی کہی پرتھم جناوا
دیکھی گوسائیں ہی پچھوں ماتا۔ سُنی پرسنگو بھئے سیتل گاتا

اس بالکل ہی تُچھ بات کے لیئے آپ نے اتنا کشٹ پایا۔ کسی نے بھی پہلے مجھے یہ بات نہیں جتلائی ہے سوامی! آپ کی اس دشا کو دیکھ کر جب ماتا جی سے میں نے پوچھا تو اُن سے سارا حال سُن کر میرا شریر شیتل ہو گیا۔

منگل سمے سنیہہ بس سوچ پریہرئے تات
آیسُو دیئے ہرشی ہیاں کہی پُلکے پربھُو گات

ہے تات! آپ اس منگل سمے موہ کے وش ہو کر سوچ کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور مجھے پرسن چت ہو کر آگیا دیجئے۔ یہ کہہ کر شری رام جی کے سب انگ پُلکت ہو گئے۔

دھنیہ جنمُو جگتیتل تاسُو۔ پتہ ہی پرمودُو چرت سُنی جاسُو
چاری پدارتھ کرتل تاکیں۔ پریہ پتُو ماتُو پران سم جاکیں

اس پرتھوی تل پر اس کا جنم دھنیہ ہے۔ جس کے چرتر کو سُن کر پتا کو آنند ہو۔ جس پُتر کو اپنے ماتا پتا پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔

آیسُو پالی جنم پھلُو پائی۔ ایہوں بیگی ہیں ہوؤ رجائی
بداماتُو سن آوؤں ماگی۔ چلیہوں بن ہی بہوری پگ لاگی

آپ کی آگیا کو پورا کر کے اور جیون کا پھل پا کر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا۔ کرپا کر کے آپ آگیا دیجئے۔ پہلے ماتا سے ودا مانگ آتا ہوں پھر آپ کے

چرن چھو کر بن کو چلوں گا۔

اَس کہی رام گوُ نوُ تب کینہا ۔ بھُوپ سوک بس اُترو نہ دینہا
نگر بیاپی گئی بات سُتیچھی ۔ چھُوآت چڑھی جنُو سب بیچھی

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی وہاں سے چلے۔ راجہ نے دُکھ کے مارے کوئی اُتر نہ دیا۔ یہ تیکھی (جگر کو چیرنے والی) بات سارے نگر بھر میں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے بچھو کے چھوتے ہی اُس کی زہر فوراً سارے شریر میں چڑھ جاتی ہے۔

سُنی بھئے بِکل سکل نر ناری ۔ بیلی بٹپ جمی دیکھی دواری
جو جہنٗ سُنئی دھُنئی سِر سوئی ۔ بڑ بشادُو نہیں دھیر جو ہوئی

اس بات کو سُنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے بیاکل ہو گئے۔ جیسے بن میں آگ لگی ہوئی دیکھ کر بیلیں اور برکش مارے دُکھ کے جلنے لگتے ہیں۔ جس نے جہاں سُنا وہ وہیں سر پیٹ کر رہ گیا مہا کلیش کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی۔

مُکھ سُکھا ہِیں لوچن سُروہیں سوکو نہ ہردیاں سمائی
منہوُں کرُون رس کٹ کئی اُتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فق ہو گئے۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اور شوک ہردے سے پھوٹ کر بہہ نکلا۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے مانو دُکھ اور شوک کی سینا ڈنکا بجا کر اودھ پر چڑھ دوڑی ہو۔

ملیہی ماجھ بدھی بات بیگاری ۔ جہاں تہاں دیہیں کیکئی گاری
ایہی پاپنی ہی بُوجھی کا پرئیوٗ ۔ چھائی بھون پر پاوکُو دھریئو

دیکھو بدھاتا نے سب بھانت بات بنا کر بگاڑ دی ادھر اُدھر لوگ کیکئی کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس مہا پاپن کیکئی کو کیا سوجھی جو چھائے ہوئے گھر پر آگ رکھ دی۔

نج کر نین کاڈھی چہہ دیکھا ۔ ڈاری سُدھا بِشو ہیت جیکھا
کُٹل کٹھور کُبدھی ابھاگی ۔ بھئی رگھُوبنس بینُو بن آگی

لینے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو پھوڑ کر دیکھنا چاہتی ہے امرت کو تیاگ کر وِش پان کرنا چاہتی ہے۔ یہ کُٹل کٹھور اور مہا موڑھ ابھاگنی کیکئی رگھُو ونش روُپی بن کے بھسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہے۔

پالو بیٹھی پیڑ ایہیں کاٹا ۔ سُکھ مہوُں سوک ٹھاٹو دھری ٹھاٹا
سدا رامُو ایہی پران سماناں ۔ کارن کون کُٹلپن ٹھانا

اس نے پتے پر بیٹھ کر برکش کو کاٹ ڈالا سُکھ میں دُکھ کا ٹھاٹھ لگا دیا ہے۔ اس کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے تھے۔ یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اس نے ایسا کُٹل پن (بُری ترکیبیا) ٹھانا ہے۔

ستیہ کہہیں کوی ناری سبھاؤ ۔ سب بدھی اگہوا گادھ دُراؤ
نج پرتی بمبُو بُرہ گہی جائی ۔ جانی نہ جائی ناری گتی بھائی

کوی سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ استری کا سبھاؤ سب پرکار سے اگم (جو پکڑنے میں نہ آسکے) اتھاہ اور رہسیہ مئے (پُر اسرار) ہوتا ہے۔ اپنا پرتی بمب (عکس) بھلے ہی پکڑا جائے پرنتو ہے بھائی! استری کی گتی تو کسی پرکار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاوکو جاری سک کاہ نہ سمُدر سمائی
کا نہ کرے ابلا پربل کیہی جگ کالُو نہ کھائی

ایسی کونسی وستو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے۔ اور جسے سمندر نہ سما سکے۔ یہ ابلا (جس میں بل نہ ہو) کہلانے والی پربل استری ایسا کونسا کرم ہے۔ جو نہ کر سکے۔ اور ایسی کونسی سنسار میں وستو ہے جسے کال نہ ڈکار سکے۔

کا سُنائی بدھی کاہ سُناوا ۔ کا دکھائی چہہ کاہ دکھاوا
ایک کہہیں بھل بھُوپ نہ کینہا ۔ بروُ بچاری نہیں کُمتی ہی دینہا

بدھاتا نے کیسی منگل مئے خبر سُنا کر اب یہ دُکھ بھری خبر سُنا دی۔ کیسا اُتسو دکھا کر یہ کیسا بھیانک درِش دکھایا۔ کوئی ایک کہتے ہیں۔ کہ راجہ نے اچھا نہیں کیا۔ جو سوچے کیکئی کو بچار کر وردان نہیں دیا۔

جو ہٹھی بھئیو سکل دُکھ بھاجنُو ۔ ابلا بیس گیانُو گنُو گا جنُو
ایک دھرم پرم اتی پہچانے ۔ نرپیہ ہی دوسُو نہیں دیہیں سیانے

اور اس دُشٹ کیکئی کے وردان کو پورا کرنے کا ہٹھ کر کے سوئم دُکھ کا پاتر ہو گئے۔ مانو استری کے وش میں ہو کر اُن کا سارا گیان ہو رگن جاتا رہا۔ کوئی ایک سیانے پُرش جو دھرم کی ریتی کو جانتے ہیں۔ وہ راجہ کو دوش نہیں دیتے۔

شِبی ددھیچی ہری چند کہانی۔ ایک ایک سن کہہیں بکھانی
ایک بھرت کر سمت کہہیں۔ ایک اُداس بھاین سُنی رہہیں

وہ راجہ شوی، ددھیچی اور ہریش چندر کی کتھائیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے ہیں۔ کوئی ایک سُن کر اُداسین بھاو سے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کہتے۔

کان مُودی کر رَد گہی جیبھا۔ ایک کہہیں یہ بات الیہا
سُکرت جاہیں اس کہت تمہارے۔ رامو بھرت کہوں پران پیارے

کوئی کانوں پر ہاتھ دھر کر اور جیبھ کو دانتوں تلے دبا کر کہتے ہیں کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ بھرت پر ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کرم نشٹ ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

چندُ چوے برو انل کن سُدھا ہوئی بش تول
سپنہوں کبہوں نہ کریں کچھو بھرت رام پرتیکول

چندرماں چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لگے۔ اور امرت چاہے وش کے سمان ہو جائے (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو بھرت تو سپنے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا ورودھ نہیں کریں گے۔

ایک بدھاتا ہی دوشنو دیہیں۔ سُدھا دکھائی دینہہ بشو جیہیں
کھر بھر و نگر سوچ سب کاہو۔ دسہہ داہو اُر مٹا اُچھاہو

کوئی ایک بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے امرت دکھا کر وش دے دیا۔ نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ اور سبھی سوچ مگن ہیں۔ آنند اُتساہ جاتا رہا۔ اور سب ہی کے ہردے میں دسہہ (نہ سہن کی جانے والی) جلن ہو رہی ہے۔

بپر بدھو کل مانیہ جٹھیری۔ جے پریہ پرم کیکئی کیری
لگیں دین سکھ سیو سراہیں۔ بچن بان سم لاگہیں تاہی

برہمنوں کی استریاں اور کل پوجیہ بڑی بوڑھی استریاں جو کیکئی کی پریم پریہ تھیں۔ وہ سب کیکئی کے شیل کی پرشنسا کر کے اُسے اُپدیش کرنے لگیں۔ پر اُن کے بچن کیکئی کو بانوں کے سمان لگتے ہیں۔

بھرت نہ موہی پریہ رام سمانا۔ سدا کہہو یہو سب جگ جانا
کرہو رام پر سہج سنیہو۔ کیہیں اپرادھ آجو بنو دیہو

وہ سب سیانی استریاں کیکئی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کیکئی تم تو سدا یہی کہتی تھی۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بات کو ساری دُنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا سبھاوک ہی پریم تھا۔ پھر کس اپرادھ کے کارن آج اُنہیں بن باس دے رہی ہو۔

کبہوں نہ کئیہو سوتی آریسو۔ پریتی پرتیتی جان سبو دیسو
کوسلیاں اب کاہ بگارا۔ تمہہ جیہی لاگی بجر پرُ پارا

تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور وشواش کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اب کوشلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے۔ جس کے کارن تم نے سارے نگر پہ بجر گرا دیا ہے۔

سیا کہ پیا سنگو پری ہری ہی لکھنو کہ رہہیں دھام
راجو کہ بھُنجب بھرت پر نرپو کہ جئے ہی بنو رام

کیا سیتا اپنے پتی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا اُنکے بنا لکشمن گھر رہ سکیں گے؟ کیا رام کے بنا بھرت راج بھوگ سکیں گے؟ کیا راجہ رام کے بنا زندہ رہ سکیں گے۔!

اس بچاری اُر چھاڑ ہو کر ہو۔ سوک کلنک کوٹھی جنی ہو ہو
بھرت ہی اودسی دیہو جُب راجو۔ کانن کاہ رام کر کاجو

ہردے میں ایسا وچار کر کے کرودھ چھوڑ دو۔ شوک اور کلنک کا گھر نہ بنو۔ بھرت کو ضرور راج تلک کرا دو۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں کیا کام ہے۔

ناہن رامو راج کے بھوکے۔ دھرم دُھرین بشے رس رُوکھے
گرگرہ بسہوں رامو تجی گیہو۔ نرپ سن اس برو دوسر لیہو

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوگے نہیں ہیں۔ وہ دھرم دھرندھر اور وشے آسکتی سے رہت ہیں۔ تم راجہ سے دوسرا وردان یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گروُ کے گھر جا کر رہیں (کیونکہ اس سے بھرت کے راج میں کوئی وگھن نہ ڈال سکیں گے۔ اگر تمہیں یہ تسند کا ہے۔ تو دوسرا ور دان ایسا مانگ لو۔)

جوں نہیں لگی ہٹو کہیں ہمارے۔ نہیں لاگہی کچھو ہاتھ تمہارے
جوں پریہا س کینہی کچھو ہوئی۔ توکہی پرگٹ جناو ہُو سوئی

تو یدی ہمارا کہنا نہ مانے گی۔ تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یدی تم نے کچھ دل لگی کی ہو تو اُسے پرگٹ کر کے جتلادو۔

رام سرس سُت کانن جوگو۔ کاہ کہیہی سُنی تمہہ کہوں لوگو
اُٹھہو بیگی سوئی کرہو اُپائی۔ جیہی بدھی سو کُو کلنکو نسائی

رام چندر جیسے پُتر کیا بن کے جوگیہ ہیں؟ یہ سن کر لوگ تمہیں کیا کہیں گے۔ جلدی اُٹھکر وہی اُپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پرکار یہ شوک اور کلنک دُور ہو۔

چھند

جیہی بھانتی سوکُو کلنک جائی اُپائے کری کُل پال ہی
ہٹھی پھیر راہی جات بن جنی بات دوسری چال ہی
جمی بھانو بِنُو دِن پران بِنُو تنو چند بِنُو جمی جامنی
تمی اودھ تُلسیداس پربھو بِنُو سمجھی دھوں جیاں بھامنی

جس اُپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اُپائے کر کے اپنے کُل کا پالن کرو۔ اور ہٹھ کر کے شری رام کو بن جانے سے روک لو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تلسیداس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے سورج بنا دن شوبھا ہین ہوتا ہے۔ پران بنا شریر مُردہ بے جان ہوتا ہے۔ اور چندرما بنا رات ڈراونی اندھیری اور سنسان ہوتی ہے۔ ایسے ہی پربھو شری رام چندر جی کے بنا ایودھیا۔ شوبھا ہین۔ سنسان اور رس ہین ہو جائے گی۔ ہے کیکئی تو من میں اس بات کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر تو دیکھ۔

سورٹھا

سکھینہہ سکھاو تُو دینہہ سُنت مدھر پرینام ہت
تیئی کچھُو کان نہ کینہہ کُٹِل پربودھی کُبری

اس پرکار سکھیوں نے کیکئی کو سمجھایا۔ اُن کے میٹھے اور انت میں بھلا کرنے والے بچن سُن کر کیکئی نے ذرا بھی کان نہیں دیئے۔ کیونکہ وہ تو کُٹل منتھرا کی اچھی طرح سے سکھائی پڑھائی ہوئی تھی۔

اُترو نہ دیہی دُسہہ رس رُوکھی۔ مرگنہہ چتو جنو باگھنی بھوکھی
بیادھی اسادھی جانی تنہہ تیاگی۔ چلیں کہت متی مند ابھاگی

سکھیوں کو وہ کوئی اُتر نہیں دیتی۔ اور دُسہہ کرودھ کے کارن روکھی (بے لحاظ) ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے مانو باگھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہو۔ سب سکھیوں نے اس روگ کو لاعلاج جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُسے مند بدھی۔ برے نصیب والی کہتی ہوئی چلی گئیں۔

راجو کرت یہ دیو بگوئی۔ کینہیسی اس جس کرئی نہ کوئی
ایہی بدھی بلپہیں پُر نر ناری۔ دیہیں کچالی ہی کوٹک گاریں

راج کرتے کرتے کیکئی کو بدھاتا نے کیسے نشٹ کر دیا۔ اس نے جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پرکار نگر کے استری پُرش ولاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کچالنی کیکئی کو کروڑوں گالیاں دے رہے ہیں۔

جرہیں بشم جر لیہیں اُساسا۔ کونی رام بِنُو جیون آسا
بپُل بیوگ پرجا اکُلانی۔ جنُو جل چر گن سوکھت پانی

نگر واسی لوگ اس بھیانک دُکھ کی جوالا میں جل رہے ہیں۔ اور سرد آہیں بھرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رام بنا جینے کی کیا آشا ہے۔ شری رام جی کے بچھوڑے سے پرجا ایسی گھبرائی ہوئی ہے۔ جیسے جل میں رہنے والے جیو جل کے سوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی بشاد بس لوگ لوگائیں۔ گئے ماتو پہیں رامُو گوسائیں
مُکھ پرسن چت چوگُن چاوٗ۔ مِٹا سوچ جنی راکھے راوٗ

ایودھیا پوری کے پُرش اور استریاں بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں اسی

سمے شری رام اپنی ماتا کوشلیا کے پاس گئے۔ اُن کا مُکھ پرسن ہے۔ اور اُن کے من میں چوگنا چاؤ ہے۔ اُنہیں جو یہ سوچ لگی ہوئی تھی۔ کہ پتا جی کہیں مُجھے بن جانے سے روک نہ دیں۔ وہ سوچ مٹ گئی۔ کیونکہ اب انہیں پورا وشواش تھا کہ پتا جی اور ماتا کیکئی کی آگیا ہے۔ وہ بن میں جاکر رشی منیوں کے درشن سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور اس طرح بن میں جاکر پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے۔ وہ پتا جی کی اس طرح سیوا کر کے کرت کرتیہ ہوں گے۔)

دوہا

نوگیئند ورگھوبیر منوُ راجوُ الان سمان
چھوٹ جانی بن گونو سُنی ار آنند رُو ادھیکان

شری رام چندر جی کا من جوان ہاتھی کے سمان ہے۔ اور راج تلک اس ہاتھی کو باندھنے والی لوہے کی زنجیر کے سمان ہے بن میں جانے پر اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپکو چھوٹا ہوا جان کر اُن کے ہردے میں بہت ہی آنند ہُوا۔

رگھوکُل تلک جوری دوؤ ہاتھا۔ مُدت ماتُو پد نایو ماتھا
دِنہی اسیس لائی اُر لینہے۔ بھوُشن بسن نچھاوری دینہے

رگھوکُل تلک شری رام چندر جی نے دونو ہاتھ جوڑ کر پرسن ہو کر ماتا کے چرنوں میں سر نوایا۔ ماتا نے آشیرواد دیا۔ اور اُنہیں چھاتی سے لگایا اور گہنے اور کپڑے اُن پر نچھاور کئے۔

بار بار مُکھ چُمبتی ماتا۔ نین نیہہ جلوُ پُلکت گاتا
گود راکھی پُنی ہردیاں لگائے۔ سروت پریم رس پئید سہائے

ماتا بار بار شری رام چندر جی کا مُکھ چومتی ہے نیتروں میں پریم کے آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور سب انگ پُلکت ہیں۔ گود میں لیکر ماتا نے انہیں چھاتی سے لگالیا۔ اور سُندر چھاتی سے پریم رس (دودھ) بہنے لگا۔

پریم پرمودُو نہ کچھو کہی جائے۔ رنک دھند پدوی جنو پائے
سادر سُندر بدنُو نہاری۔ بولی مدھر بچن مہتاری

کوشلیا جی کے پریم اور آنند کا تو کہنا ہی کیا۔ مانو کنگال نے کبیر کا پد پراپت کر لیا ہو۔ بڑے آدر سے شری رام چندر جی کا سُندر مُکھ دیکھ کر ماتا کومل اور میٹھے بچن بولی۔

کہہو تات جننی بلہاری۔ کب ہیں لگن مُد منگل کاری
سُکرت سیل سُکھ سیوں سہائی۔ جنم لابھ کئی اودھی اگھائی

ہے تات! بلہاری جاتی ہے۔ کہئے وہ آنند منگل کاری لگن راج تلک ہونے کا کب سمے ہے۔ جو پُن شیل اور سُکھ کی سُندر سیما (حد) ہے۔ اور جنم لابھ کی پرم سیما (سب سے بڑے کی حد) ہے۔

دوہا: جیہی چاہت نرناری سب اَتی آرت ایہی بھانتی
جمی چاتک چاتکی ترشت برشٹی سرد رتُو سواتی

جس لگن کو میری طرح نگر بھر کے سب استری پُرش بہت ہی بیاکلتا سے اس پرکار چاہتے ہیں جیسے پپیہا اور پپیہی پیاس سے بیاکل ہو کر سرد رتو کے سواتی نچھتر کی برشا کو چاہتے ہیں۔

تات جاوُں بلی بیگی نہاہو۔ جو من بھاو مدھر کچھو کھاہو
پتو سمیپ تب جائیہو بھیا۔ بھئی بڑی بار جائی بلی میا

ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم جلدی اشنان کرلو۔ اور جو کچھ اچھا لگے۔ وہ میٹھا بھوجن کھالو۔ تب ہے بھیا۔ پھر پتا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہوگئی ہے۔ ماتا بلہاری جاتی ہے۔

ماتُو بچن سُنی اتی انُو کُولا۔ جنہو سنیہہ سُرترو کے پھولا
سُکھ مکرند بھرے شریہ مُولا۔ نرکھی رام منو بھنورو نہ بھولا

ماتا کے یہ انوکول بچن ایسے تھے۔ جیسے پریم روپی کلپ برکش کے پھول ہوں۔ جو سُکھ روپی پھولوں کے رس سے بھرے ہوئے اور کلیان کے مُول تھے۔ ایسے بچن روپی پھولوں کو دیکھکر شری رام جی کا من روپی بھنورا اُن پر بالکل موہت نہیں ہُوا۔

دھرم دُھرین دھرم گتی جانی۔ کہیو ماتُو سن اتی مردو بانی
پتا دینہہ موہی کانن راجوُ۔ جہاں سب بھانتی مور بڑ کا جوُ

دھرم دھرندر شری رام چندر جی نے دھرم کی گتی جان کر ماتا سے بہت

ہی کومل بانی سے کہا۔ ہے ماتا! سُنئے پتاجی نے مجھے بن کا راج دیا ہے۔ جہاں سب طرح سے میرا بڑا ہی کلیان ہوگا۔

آئیسُو دیہی مُدِت من ماتا۔ جیہیں مُد منگل کانن جاتا
جنی سنیہہ بس ڈرپسی بھورِیں۔ آنند اب انو گرہ توریں

ہے ماتا! پرسن من سے تو مجھے آگیا دے جس سے بنباس میں بھی مجھے آنند اور منگل کی پراپتی ہو۔ میرے پریم وش ہو کر بھول کر بھی نہیں ڈرنا۔ تمہاری کرپا سے مجھے بن میں بھی آنند ہوگا۔

دوہا

برش چاری دس بپن بسی کری پتُو بچن پرمان
آئی پائے پُنی دیکھہوں منو جنی کرسی ملان

چودہ برس بن میں رہ کر پتاجی کے بچنوں کو پورا کر کے پھر تمہارے چرنوں کے آکر درشن کروں گا۔ تم من میں کسی پرکار کی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھوبر کے۔ سر سم لگے ماتو اُر کرکے
سہمی سُوکھی سُنی سیتلی بانی۔ جمی جواس پڑیں پاوس پانی

شری رام جی کے بہت ہی نمر اور میٹھے بچن ماتا کی چھاتی میں تیر کے سمان لگے۔ اور کھٹکے۔ وہ اس شیتل بانی کو سن کر سہم کر سُوکھ گئی جیسے برسات کے پانی سے جواسا سُوکھ جاتا ہے۔

کہی نہ جائی کچھو ہردے بشادو۔ منہوں مرگی سُنی کیہری نادو
نین سجل تن تھر تھر کانپی۔ ماجہی کھائی مین جنو مانجی

ماتا کے ہردے میں جو سنتاپ بڑھا۔ وہ کہا نہیں جا سکتا ہے۔ مانو شیر کی گرج سُن کر ہرنی سہم گئی ہو۔ نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ اور شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ مانو مچھلی برکھا کے نئے پانی کا میلا پھین کھا کر بیہوش ہو گئی ہو۔

دھری دھیر سُت بدن نہاری۔ گدگد بچن کہتی مہتاری
تات پتا ہی تمہہ پران پیاری۔ دیکھی مُدِت نت چرت تمہاری

دھیرج دھر کر پتر کا مکھ دیکھ کر ماتا گدگد بچن بولی۔ بیٹا تات پتا کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ اور تمہارے چرتروں کو دیکھ کر راجہ سدا

پرسن رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں سُبھ دن سادھا۔ کہیو جان بن کیہیں اپرادھا
تات سُناوہو موہی ندانو۔ کو دن کر کل بھبنو کرسانو

تمہیں راج تلک دینے کے لئے راجہ نے شودھ دھار کر آج کا دن مقرر کیا۔ پھر اب کس قصور کے کارن تمہیں بن جانے کی آگیا دی ہے۔ ہے تات! مجھے اس کا کارن سُنائیے۔ کہ سُورج ونش کے جلانے کے لئے اگنی روپ کس نے دھارن کیا۔

دوہا

نرکھی رام رُکھ سچو سُت کارنو کہیو بجھائی
سُنی پرسنگو رہی مُوک جمی سا برنی نہیں جائی

تب شری رام چندر جی کی اچھیا جان کر منتری کے پتر نے سب کارن سمجھا کر ماتا کو کہے۔ اس پرسنگ کو سُن کر ماتا گونگی سی رہ گئیں۔ اُنکی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

راکھی نہ سکئی نہ کہی سک جاہو۔ دُہوں بھانتی اُر دارون داہو
لکھت سُدھا کر گا لکھی راہو۔ بدھی گتی بام سدا سب کاہو

ماتا نہ تو شری رام جی کو بن جانے سے روک سکتی ہے اور نہ تاوش ہو کر انہیں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ بن کو چلے جاؤ۔ دونوں ہی طرح اُن کے ہردے میں بھاری سنتاپ ہو رہا ہے۔ بدھاتا کی گتی سب کے لئے سدا ٹیڑھی ہی ہوتی ہے۔ لکھنے تو لگے تھے چندرما اور لکھا گیا راہو۔

دھرم سنیہہ اُبھئیں مَتی گھیری۔ بھئی گتی سانپ چھچھوندری کیری
راکھیہہ اسُت ہی کراؤں پھر ودھو۔ دھرم جائی اُرو بندھو برودھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پتر کی ممتا۔ دونوں نے کوشلیا جی کی بدھی کو بھرم میں ڈال دیا ہے۔ اُن کی دشا سانپ اور چھچھوندر کی سی ہو گئی۔ یدی وہ ہٹھ کر کے پتر کو بن جانے سے روک لیتی ہے۔ تو پتی برت دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور بھائیوں بھائیوں میں ویر بھاؤ بڑھتا ہے۔

کہوں جان بن تو بڑی ہانی۔ سنکٹ سوچ بیبس بھئی رانی
بہوری سمجھی تیا دھرم سیانی۔ رام بھرت دوؤ سُت سم جانی

اور یدی رام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے۔ تو بڑی ہانی ہوتی ہے
اس پرکار سنکٹ میں پڑ کر سوچ کے مارے ماتا بیاکل ہو گئی۔ پھر تو چتر کوشلیا
نے پتی برت دھرم کو سمجھکر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان
جان کر۔

سرل سبھاؤ رام مہتاری۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری
تات جاؤں بلی کینہے نیکا۔ پتو آیسو سب دھرم کا ٹیکا

سرل سبھاؤ کوشلیا جی بڑی دھیرج دھر کر کہنے لگی۔ ہے تات! میں
تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا۔ پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا
ہی سب سے بڑا دھرم ہے۔

دوھا

راجو دین کہی دینہہ بن موہی نہ سو دکھ لیسو
تمہ بنو بھرت ہی بھوپہی پرجہی پرچنڈ کلیسو

راج دینے کو کہکر بن باس دے دیا۔ اس کا تو مجھے ذرا بھی
دکھ نہیں۔ پرنتو ایک ماتر یہی چنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے بنا بھرت کو۔
راجہ کو اور پرجا کو بڑا بھاری کلیش ہوگا۔

جوں کیول پتو آیسو تاتا۔ تو جنی جاہو جانی بڑی ماتا
جوں پتو ماتو کہیو بن جانا۔ تو کانن ست اودھ سماتا

ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماتا کو پتا
جی سے بڑی جان کر بن کو مت جاؤ (منو بھگوان نے لکھا ہے کہ ماتا کا درجہ
پتا سے سینکڑوں گنا بڑا ہے۔) لیکن اگر ماتا پتا دونوں نے ہی بن جانے
کی آگیا دی ہو تو تمہارے لئے بن سو اجودھیا کے سمان ہے۔

پتو بن دیو ماتو بن دیوی۔ کھگ مرگ چرن سروج سیوی
انتہوں اچیت نرپہی بن باسو۔ بے بلوکی ہیاں ہوئی ہراسو

بن کے دیوتا تمہارے پتا ہوں گے۔ اور بن دیویاں تمہاری ماتا ہوں گی
وہاں کے پشو پنچھی تمہارے چرن کملوں کے سیوک ہوں گے۔ آخری
اوستھا میں تو راجاؤں کے لئے بن میں جانا اچیت ہی ہے۔ پرنتو تمہاری
اوستھا دیکھکر ہردے میں دکھ ہوتا ہے۔

بڑ بھاگی بن اودھ ابھاگی۔ جو رگھوونس تلک تمہ تیاگی
جوں ست کہوں سنگ موہی لیہو۔ تمہرے ہردیاں ہوئی سندیہو

ہے رگھوکل تلک! بن کا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ اور اجودھیا کا بڑا
ہی دربھاگیہ ہے۔ جسے تم چھوڑ رہے ہو۔ ہے پتر! یدی میں تمہیں
یہ کہوں کہ مجھے بھی بن میں ساتھ لے چلو تو تمہارے ہردے میں یہ سندیہ
ہوگا۔ کہ ماتا اس طرح پریم کے وش ہو کر مجھے بن جانے سے روکنا چاہتی ہے۔

پوت پرم پریہ تمہ سب ہی کے۔ پران پران کے جیون جی کے
تے تمہ کہہو ماتو بن جاؤں۔ میں سنی بچن بیٹھی پچھتاؤں

ہے پتر! تم سب ہی کے پرم پیارے ہو۔ پرانوں کے پران اور
ہردے کے جیون ہو۔ وہی تم میرے پرانوں کے بھی پران کہتے ہو کہ ماتا!
میں بن کو جاؤں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بیٹھی پچھتاتی ہوں۔
اکو شلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پران اور جیون ہو اور تم بن جانے کو کہہ
رہے ہو۔ جیسے پران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ویسے تمہارے جانے
کی خبر سن کر بھی میں زندہ بیٹھی ہوں۔ اس لئے مانو میرا تم میں سچا پریم نہیں ہے۔

یہ بچاری نہیں کروں ہٹھ جھوٹھ سنیہو بڑھائی
مانی ماتو کر نات بلی سرتی بسری جنی جائی

یہ وچار کر جھوٹا پریم بڑھا کر میں ہٹھ نہیں کرتی۔ بیٹا میں تمہارے
بلہاری جاتی ہوں۔ ماتا کا ناطہ مان کر تم میری سدھ بھول نہ جانا۔

دیو پتر سب تمہ ہی گوسائیں۔ راکھہوں پلک نین کی نائیں
اودھی انبو پریہ پرجن مینا۔ تمہ کرونا کر دھر دھرینا

ہے گوسائیں! جیسے پلکیں آنکھوں کی رکھشا کرتی ہیں۔ ویسے ہی سب
دیو اور پتر تمہاری رکشا کریں۔ تمہارے بن باس کی چودہ سالہ میعاد جل ہے
اور سب پریوار اور متر پیارے مچھلیاں ہیں۔ تم دیا کے بھنڈار اور دھرم
دھر بنے رہو۔

اس بچاری سوئی کرہو اپائی۔ سب ہی جیت جہیں بھینٹ ہوا آئی
جاہو سکھین بن ہی بلی جاؤں۔ کری اناتھ جن پرجن گاؤں

ایسا وچار کر تم وہی اپائے کرنا جس سے سب کے جیتے جی تم سب کو آملو۔

میں تمہارے ساتھ جاتی ہوں۔ کہ اپنے پریوار والوں کو اور نگر نواسیوں کو اناتھ (یتیم) کر کے تم سُکھ پوروک بن کو جاؤ۔

سب کر آسو سُکرت پھل بیتا۔ بھیئو کرال کال ویپریتا
بہو بدھی بلپی چرن لپٹانی۔ پرم ابھاگنی آپو ہی جانی

آج سب کے پن کرموں کا پھل ختم ہو گیا۔ اور وکرال کال ہم سب کے اُلٹ ہو گیا۔ اس پرکار بہت پرکار وِلاپ کر کے ماتا کوشلیا شری رام جی کے چرنوں سے لپٹ گئی۔ اور اپنے آپ کو بڑی ابھاگنی جانا۔

دارُون دُسہہ داہُو اربیایا۔ برنی نہ جاہیں بلاپ کلاپا
رام اُٹھائی ماتُو اُر لائی۔ کہی مردو بچن بہوری سمجھائی

ہردے میں دُکھ کے کارن بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔ اس سمے کے وِلاپوں کے سموہ کا کچھ بھی ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ رام چندر جی نے ماتا کو اُٹھا کر اپنے ہردے سے لگا لیا۔ اور کومل بچن کہہ کہہ کر ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

سماچار تیہی سمے سُنی سیا اُٹھی اکلائی
جائی ساسُو پد کمل جُگ بندی بیٹھی سر نائی

اس سمے سارا سماچار سُن کر سیتا جی بھی گھبرا گئیں۔ اور ساس کوشلیا کے چرن کملوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بندنا کر کے سر جھکا کر بیٹھ گئیں۔

دینہی اسیس ساسُو مردُو بانی۔ اتی سُکماری دیکھی اکلانی
بیٹھی نمت مُکھ سوچتی سیتا۔ رُوپ راسی پتی پریم پنیتا

کوشلیا جی نے کومل بانی سے سیتا جی کو آشیرواد دی۔ اور اُن کی چھوٹی اوستھا کو دیکھ کر ویاکُل ہو گئیں۔ رُوپ کی راشی اور پوِتر پتی پریم والی سیتا جی مُنہ جھکائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن چہت بن جیون ناتھو۔ کیہی سُکرتی سن ہوئیہی ساتھو
کی تنُو پران کہ کیول پرانا۔ بدھی کرتب کچھو جائی نہ جانا

پران ناتھ بن کو جانا چاہتے ہیں۔ ایسا میرا کونسا پُن کرم ہے جس کے پھل سروپ مجھے اُن کا ساتھ پراپت ہو گا۔ کیا شریر اور پران دونوں اُن کے ساتھ جائیں گے۔ یا صرف پران ہی جائیں گے۔ بدھاتا کی کرنی کچھ جانی نہیں جاتی۔

چارُو چرن نکھ لیکھتی دھرنی۔ نُوپُر مُکھر مدھر کبی برنی
منہوں پریم بس بنتی کرہیں۔ ہم ہی سیا پد جنی پریہریں

سیتا جی اپنے سُندر چرنوں کے ناخنوں سے زمین کُرید رہی ہیں ایسا کرتے سمے نُوپُر (گھونگھرو۔ گھنگھروں کے اوپر جو جھنکار کرتے ہیں) کی میٹھی آواز کا کوی لوگ اس طرح ورنن کرتے ہیں۔ کہ مانو پریم بس ہو کر نُوپُر سیتا جی کے چرنوں سے بنتی کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جائیے ارتھات اپنے ساتھ ہی لے چلیئے۔

منجُو بلوچن موچتی باری۔ بولی دیکھی رام مہتاری
تات سُنہو سیا اتی سُکماری۔ ساس سُسر پرجن ہی پیاری

سیتا جی کی سُندر آنکھوں سے جل بہہ رہا ہے۔ ایسی اُن کی وِستا دیکھ کر کوشلیا جی شری رام چندر جی سے کہنے لگیں! ہے تات سُنو سیتا بہت ہی نازک بدن ہے۔ اور ساس سُسر اور کُٹمبیوں سبھی کو پیاری ہے۔

پتا جنک بھوپال منی سسُر بھانُو کُل بھانُو
پتی رَبی کُل کیرو بپن بدھُو گُن رُوپ ندھانُو

راجاؤں کے سرومنی راجہ جنک تو اُن کے پتا ہیں۔ اور سوریہ ونش کے سورج (شری مہاراج دسرتھ) اُن کے سُسر ہیں۔ اور سارے گُن اور رُوپ کے بھنڈار سوریہ ونش رُوپی کمدن کو کھلانے والے چندرما اُن کے پتی ہیں۔

میں پُنی پتر بدھو پریہ پائی۔ رُوپ راسی گُن سیل سُہائی
نین پُتری کری پریتی بڑھائی۔ راکھیوں پران جانکی ہیں لائی

پھر میں نے رُوپ کی راشی۔ سُندر گُن اور شیل والی پیاری بہو پائی ہے میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پتلی بنا کر اُن سے پریتی بڑھائی ہے۔ اور ان میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ بیلی جمی بہو بدھی لالی۔ سینچی سنیہہ سلل پرتی پالی
پھولت پھلت بھئیو بدھی باما۔ جانی نہ جائی کاہ پرینا ما

کلپ بیل کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاؤ کر کے پریم رُوپی جل
سے سینچ کر اُن کو پالا ہے۔ جب اس بیل کے پھلنے پھولنے کا سماں
آیا تو بدھاتا ہمارے اُلٹ ہو گئے اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

پلنگ پیٹھ تجی گود ہنڈورا۔ سیئن نہ دینہہ پگو اوُنی کٹھورا
جیئن مُوری جمی جوگ نت رہیوں۔ دیپ باتی نہیں ٹارن کہیوں

پلنگ۔ گود اور ہنڈولے کو چھوڑ کر سیتاجی نے کبھی بھی کٹھور
پرتھوی پر پاؤں نہیں رکھا ہے۔ سنجیونی بوٹی کے سمان میں سدا انہیں
دیکھتی ہی رہی ہوں) اور میں نے کبھی انہیں دیپک کی بتی ہٹانے
کو بھی نہیں کہا۔

سوئی سیا چلن چہتی بن ساتھا۔ آئیسو کاہ ہوئی رگھو ناتھا
چند کرن رس رسک چکوری۔ رَبی رُکھ نین سکئی کمی جوری

وہ ہی نازک بدن سیتا اب تمہارے ساتھ بن کو جانا چاہتی ہے
ہے رگھوناتھ! اُسے آپ کیا آگیا دیتے ہیں؟ چندرما کی رس پان
کرنے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف آنکھ ملا سکتی ہے
(مطلب اتنی نازک بدن سیتا بن میں کیسے رہ سکے گی۔!)

دوہا

کری کیہری نسیچر چرہیں دُشٹ جنتو بن بھوری
بش باٹکاں کہ سوہ سُت سُبھگ سنجیونی موری

جس بن میں ہاتھی شیر راکشس وغیرہ انیک دشٹ جیو
رہتے ہیں۔ ہے پُتر! اس وِش باٹکا میں سندر سنجیونی بوٹی کیا شوبھا
پا سکتی ہے۔

بن ہت کول کرات کسوری۔ رچیں برنچی لشے سکھ بھوری
پاہن کرمی جمی کٹھن سُبھاؤ۔ تنہہ ہی کلیسو نہ کانن کاؤ

بن میں نواس کرنے کے لئے بدھاتا نے کول اور بھیلوں کی
لڑکیوں کو پیدا کیا ہے۔ جو کہ وشے سکھ میں بھولی ہوئی ہیں۔ پتھر
میں رہنے والے کیڑوں کے سمان جن کا کٹھور سبھاو ہے۔
اُن کو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔

کے تاپس تیا کانن جو گو۔ جنہہ تپ ہیتو تجا سب بھوگو
سیا بن بسیہی تات کیہی بھانتی۔ چتر لکھت کپی دیکھی ڈرانی

یا تپسیوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے کہ
تپ کے لئے سب وشے بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے تات!
سیتا بن میں کس طرح رہے گی۔ وہ بندر کی تصویر دیکھ کر ہی ڈر جاتی ہے

سُرسر سُبھگ بنج بن چاری۔ ڈابر جوگ کہ ہنس کماری
اس بچاری جس آئیسو ہوئی۔ میں سکھ دیئوں جانکی ہی سوئی

دیو سروور کے سندر کمل بن میں بہار کرنے والی ہنسنی کیا
گڑھوں میں رہنے کے یوگیہ ہوسکتی ہے۔! ایسا وچار کر جیسی آگیا
ہووے۔ میں جانکی جی کو وہی اپدیش کروں۔

جوں سیا بھون رہے کہہ انبا۔ موہی کہن ہوئی بہت اولمبا
سُنی رگھو بیر ماتو پریہ بانی۔ سیل سینہہ سُدھا جنو سانی

ماتا کہتی ہے کہ اگر سیتا گھر رہے تو مجھے بہت ہی آسرہ
ہو جائے۔ شری رگھوناتھ جی نے ماتا کے پریہ بچنوں کو
سن کر جو مانو شیل اور پریم روپی امرت سے پری پورن
تھے۔

دوہا

کہی پریہ بچن ببیک مئے کینہی ماتو پرتیوش
لگے پربودھن جانکی ہی پرگٹ بپن گن دوش

وچار پورک پریہ بچن کہہ کر ماتا کو سنتشٹ کیا۔
پھر جانکی جی کو بن کے سارے گن اور دوش بتلا کر
سمجھا دیئے۔

(۱۴)

ماس پارائن ـ چودھواں وشرام (ایودھیا کانڈ)

ماتو سمیپ کہت سکچاہیں ۔ بولے سمئو سمجھی من ماہیں
راجکماری سکھاون سنہو ۔ آن بھانتی جیاں جنی کچھو گن ہو

ماتا جی کے سامنے سیتا جی کو کچھ کہنے سے شری رام جی لجاتے ہیں پرمن میں وچار کرکے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے ۔ وہ بولے ! ہے راجکماری ! میرے اپدیش کو سنو ۔ من میں کچھ اور کسی قسم کا خیال نہ کر لینا ۔

آپن مور نیک جوں چہہو ۔ بچن ہماری مانو گرہ رہیو
آئیسو مور ساسو سیوکائی ۔ سب بدھی بھامنی بھون بھلائی

اگر تم اپنی اور میری بھلائی چاہتی ہو ۔ تو میرا کہنا مان کر گھر میں ہی رہو ۔ ہے پیاری ! اس پرکار میری آگیا کا پالن بھی ہوگا ۔ اور ساس کی سیوا بھی ہو سکے گی ۔ سب پرکار سے گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے ۔

ایہی تے ادھک دھرم نہیں دوجا ۔ سادر ساسو سسر پد پوجا
جب جب ماتو کریہی سدھی موری ۔ ہوئہی پریم بکل متی بھوری
تب تب تمہہ کہی کتھا پرانی ۔ سندری سمجھایہو مردو بانی
کہئوں سبھائیں سپتھ سب موہی ۔ سمکھی ماتو ہت راکھئوں توہی

آدر کے ساتھ ساس سسر کے چرنوں کی پوجا کرنے سے بڑھ کر اور کوئی دھرم نہیں ہے ۔ جب جب ماتا میری یاد کیا کریگی ۔ اور میرے پریم کے وش ہو کر بیاکل ہوئے ۔ شدھ بدھ کھو بیٹھے گی ۔ اس سمے تم انہیں پرانی کتھائیں سنا کر میٹھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا ۔ ہے سندری میں سو سو سوگندھ کھا کر سہج سبھاؤ سے ہی تمہیں کہتا ہوں ۔ کہ صرف ماتا جی کے لئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں ۔

گر شرتی سمت دھرم پھل پائیے بن ہی کلیس
ہٹھ بس سب سنکٹ سہے گالو نہش نریس

اس طرح میری آگیا کا پالن کرنے سے گرو جنوں اور ویدوں کی مت پر چلنے سے جو دھرم ہوتا ہے ۔ اس کا پھل تمہیں بنا کسی کلیش کے ہی مل جائے گا ۔ پرنتو ہٹھ کرنے سے تو گالو منی اور راجہ نہش آدی سب نے جو سنکٹ سہے ہیں ۔ ویسے ہی تمہیں بھی سہن کرنے ہونگے ۔

میں پن کری پروان پتہ بانی ۔ بیگی پھرب سنو سمکھی سیانی
دوس جات نہیں لاگہی بارا ۔ سندری سکھو سنہو ہمارا

ہے سندر مکھی ! ہے چتر ! سنو میں پتا کے بچنوں کا پالن کر کے جلد ہی لوٹ آؤں گا ۔ دن جاتے دیر نہیں لگتی ۔ ہے سندری ! میری شکشا کو سنو ۔

جوں ہٹھ کرہو پریم بس باما ۔ تو تمہ دکھو پاؤب پری ناما
کانن کٹھن بھینکر بھاری ۔ گھور گھام ہم باری بیاری

ہے پیاری ! یدی پریم وش تم جانے کا ہٹھ کرو گی ۔ تو پھل سروپ (نیچے کے طور پر) بہت دکھ پاؤ گی ۔ بن بڑا کٹھن اور بھینک ہے ۔ وہاں کی دھوپ ۔ جاڑا ۔ بارش ۔ اور ہوا سب ہی بھیانک ہیں ۔

کس کنٹک مگ کانکر نانا ۔ چلب پیادے ہی بنو پد ترانا
چرن کمل مردو منجو تمہارے ۔ مارگ اگم بھومی دھر بھارے

راستے میں کش ۔ کانٹے اور بہت سے کنکر ہیں ۔ جن پر بغیر جوتے کے چلنا پڑے گا ۔ تمہارے چرن کمل بڑے سندر اور کومل ہیں ۔ اور راستے میں بڑے بڑے درگم (دشوار گزار) پہاڑ ہیں ۔

کندر کھوہ ندیں ند نارے ۔ اگم اگادھ نہ جاہیں نہارے
بھالو باگھ برک کیہری ناگا ۔ کرہیں ناد سنی دھیر جو بھاگا

پہاڑوں کی گپھائیں ۔ غار ، ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور اگم (دشوار گزار) ہیں کہ انکی طرف دیکھا تک نہیں جاتا ۔ ریچھ ۔ باگھ ۔ بھیڑیے

دشیر، ہاتھی۔ ایسی بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ کہ جسے سن کر سب حوصلہ چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سین بل کل بسن اسنو کند پھل مول
تے کہ سدا سب دن مل ہیں سبہی سمے انوکول

زمین پر سونا پڑے گا۔ درختوں کی چھال کے بستر پہننے ہونگے اور کند، مول، پھل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ وستوئیں بھی سدا سب دن نہیں ملیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سمے کے انوسار ہی مل سکے گا۔

نر آہار رجنی چر چرہیں۔ کپٹ بیش بدھی کوٹک کرہیں
لاگئی اتی پہار کر پانی۔ بپن بپتی نہیں جائی بکھانی

آدم خور راکشس بن میں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کروڑوں پرکار کے کپٹ روپ بنا کر گھومتے ہیں۔ پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت لگتا ہے (اربعات راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں) اس پرکار بن میں انیک پرکار کی بپتائیں ہیں۔ جو سب کہی نہیں جا سکتیں۔

بیال کرال بہگ بن گھورا۔ نسی چر نکر ناری نر چورا
ڈرپہیں دھیر گہن سدھی آئیں۔ مرگ لوچنی تمہہ بھیرو سبھائیں

بن میں بڑے بڑے بھینکر سانپ اور پکشی رہتے ہیں استری پرشوں کو اٹھا کر لے جانے والے راکششوں کے جھنڈ کے جھنڈ بن میں رہتے ہیں۔ بن کی اس ڈراؤنی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے حوصلہ والوں کے حوصلے چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر ہے مرگ نینی! تم تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہو۔

ہنس گونی تمہہ نہیں بن جوگو۔ سنی اپجسو موہی دیہی لوگو
مانس سلل سدھاں پرتی پالی۔ جئے کہ لون پیودھی مرالی

ہے ہنس کی چال چلنے والی! تم بن کے یوگیہ نہیں ہو تم کو بن جاتے سن کر لوگ مجھے برا کہیں گے۔ جو ہنسنی مانسروور کے امرت جل سے پالی ہوئی ہے۔ وہ بھلا نمک کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے۔

نو رسال بن بہرن سیلا۔ سوہ کہ کوکل بپن کریلا
رہہو بھون اس ہریاں بچاری۔ چندبدنی دکھو کانن بھاری

نئے رسیلے آم کے بن میں بہار کرنے والی کوئل کیا کریل کے بن میں شوبھا پائے گی! ہے چندرمکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس لئے ہر وقت میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا وچار کر کے تم گھر پر ہی رہو۔

سہج سوہرد گر سوامی سکھ جو نہ کرئی ہسر مانی
سو پچھتائی اگھائی اُر اوسی ہوئی ہت ہانی

سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی چاہنے والے گرو اور سوامی کی شکشا کو جو سر ماتھے پر نہیں دھرتا۔ وہ انت میں پیٹ بھر پچھتاتا ہے۔ اور اس کے ہت کی ضرور ہانی ہوتی ہے۔

سنی مردو بچن منوہر پیا کے۔ لوچن لالت بھرے جل سیا کے
سیتل سکھ بھئی کیسیں۔ چکئی ہی سرد چند نسی جیسیں

سوامی کے ایسے کومل اور منوہر بچن سن کر سیتا جی کی سندر آنکھوں میں جل بھر آیا۔ ان کی شیتل شکشا سیتا جی کو کیسی جلانے والی ہوئی جیسے چکوی کو موسم سرما کی چاندنی رات۔

اُتر و نہ آو بکل بیدیہی۔ تجن چہت سچی سوامی سنیہی
برلس روکی بلوچن باری۔ دھری دھیر جو اُر اونی کماری

لاگی سا سو پگ کہہ کر جوری۔ چھمبی دیبی بڑی ابنیہ موری
دینہہ پران تپی موہی سکھ سوئی۔ جیہی بدھی مور پرم ہت ہوئی

میں پنی سمجھی دیکھی من ماہیں۔ پیا بیوگ سم دکھ جگ ناہیں

یہ جان کر کہ میرے پوتر اور پریمی سوامی مجھے گھر پر چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ سیتا جی بہت ہی بیاکل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔ آنکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور من میں دھیرج دھر کر پرتھوی کی کنیا ہاتھ جوڑ کر ساس کے پاؤں پڑ کر کہنے لگی۔ کہ ہے دیوی! میری اس بڑی بھاری ڈھٹائی کو کشما کرنا۔ پران ناتھ نے مجھے وہی اپدیش کیا ہے جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرنتو میں نے من میں اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر یہ نشچے کیا ہے۔ کہ پتی کے بیوگ کے برابر اس سنسار میں اور کوئی دکھ نہیں ہے۔

پران ناتھ کرونا ئتن سندر سکھد سجان

تمہہ بنو رگھو کل کمد بدھو سہر ترنرک سمان

ہے پران ناتھ! ہے دیا ندھان! ہے سندر! ہے سکھ داتا ہے انتریامی! ہے رگھوکل روپی کمد کے کھلانے والے چندرما! آپ کے بنا مجھے سورگ بھی نرک کے سمان ہے۔

ماتو پتا بھگنی پریہ بھائی۔ پریہ پریوار سہرد سمدائی
ساسو سسر گر سجن سہائی۔ ست سندر سسیل سکھ دائی
جہاں لگی ناتھ نیہہ اور ناتے۔ پیہ بنو تیاہی ترنی ہو تے تاتے
تنو دھنو دھامو دھرنی پر راجو۔ پتی بہین سبو سوک سماجو

ماتا پتا۔ بہن۔ پیارے بھائی۔ پیارا پریوار۔ متر دوست۔ ساس۔ سسر۔ گرو۔ بندھو جن۔ سہائک (مددگار) اور سندر سوشیل سکھ دینے والے پتر۔ یہ سب ہے سوامی یہاں تک کے پریم اور ناطے ہیں۔ پتی کے بنا استری کو سورج سے بھی بڑھ کر تپانے والے جان پڑتے ہیں۔ شریر دھن اور مال۔ گھر۔ زمین۔ نگر اور راج پتی کے بنا استری کے لئے سب دکھ کی سامگری ہے۔

بھوگ روگ سم بھوشن بھارو۔ جم جاتنا سرس سنسارو
پران ناتھ تمہہ بنو جگ ماہیں۔ موکہوں سکھد کتہوں کچھو ناہیں

بھوگ ولاس روگ کے سمان ہیں۔ زیور سب بوجھ ہو جاتے ہیں۔ اور سنسار نرک کی سزا جزا کے سمان ہے۔ ہے سوامی! آپ کے بنا سنسار میں مجھے کہیں کچھ بھی سکھ دائک نہیں ہے۔

جیا بنو دیہہ ندی بنو باری۔ تیسئے ناتھ پرش بنو ناری
ناتھ سکل سکھ ساتھ تمہاریں۔ سرد بمل بدھو بدنو نہاریں

جیسے پران کے بنا شریر اور پانی کے بنا استری ہوتی ہے۔ ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا نرمل چندر مکھ دیکھ کر مجھے سارے سکھ پراپت ہوں گے۔

کھگ مرگ پریجن نگرو بنو بل کل بمل دکول
ناتھ ساتھ سر سدن سم پرن سال سکھ مول

ہے ناتھ آپ کے ساتھ پشو اور پنچھی ہی میرے کٹمبی ہوں گے

بن ہی نگر ہوگا۔ پتوں گھاس پھوس کی جھونپڑی ہی میرے لئے دیو بھون کے سمان سب سکھوں کی مول ہوگی۔

بن دیبی بن دیو ادارا۔ کرہہیں ساسو سسر سم سارا
کس کس لیے ساتھری سہائی۔ پربھو سنگ منجو منوج ترائی

ادار دل بن دیوی اور بن دیوتا ساس اور سسر کے سمان میری رکھشا کریں گے۔ کشا اور پتوں کا سندر بچھونا ہی ہے سوامی! آپ کے ساتھ کام دیو کی سندر توشک کے سمان ہوگا۔

کند مول پھل امئے اہارو۔ اودھ سود سٹ سرس پہارو
چھنو چھنو پربھو پد کمل بلوکی۔ رہہوں مدت دوس جمی کوکی

کند مول اور پھلوں کا بھوجن میرے لئے امرت کے سمان ہوگا۔ اور بن کے پہاڑ ایودھیا کے سینکڑوں راج مندروں کے سمان ہوں گے۔ پل پل پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ کر میں ایسی پرسن رہا کروں گی۔ جیسے کہ دن میں چکوی رہتی ہے۔

بن دکھ ناتھ کہے بہو تیرے۔ بھے بشاد پریتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لولیس سمانا۔ سب ملی ہوہیں نہ کرپا ندھانا

ہے ناتھ! آپ نے بن کے بہت سے دکھ بھے کلیش اور سنتاپ کہے۔ پرنتو ہے کرپا ندھان! یہ سب دکھ مل کر بھی آپ کے ویوگ کے دکھ کا انش ماتر بھی نہیں۔

اس جیاں جانی سجان سرومنی۔ لیئے سنگ موہی چھاڑیئے جنی
بنتی بہت کروں کا سوامی۔ کرونا مئے ار انتر جامی

ہے چتر شرومنی! ایسا من میں وچار کر مجھے یہاں نہ چھوڑ جائیے کنتو اپنے ساتھ لے چلئے۔ ہے سوامی! اور میں زیادہ بنتی کیا کروں۔ آپ دیا کے دھام ہیں۔ اور سب کے ہردوں کے بھید کی جاننے والے ہیں۔

دوہا

راکھیئے اودھ جو اودھی لگی رہت نہ جنیئے ہی پران
دین بندھو سندر سکھد سیل سنیہہ ندھان

ہے دین بندھو (غریب نواز)! ہے سندر! ہے سکھ داتا!

سہے شیل اور پریم کے بھنڈار! یدی آپ بنباس کے خاتمہ تک مجھ اودھ میں چھوڑ جائیں گے. تو یقین جانئے کہ تب تک میرے پران نہیں رہیں گے.

موہی مگ چلت نہ ہوئہی ہاری۔ چھنو چھنو چرن سروج نہاری
سب ہی بھانتی پریہ سیوا کر ہوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہر ہوں

پل پل آپ کے چرن کملوں کو دیکھتے ہوئے مجھے راستے میں چلنے میں تھکاوٹ نہ ہوگی۔ ہے پران ناتھ! میں سب پرکار آپکی سیوا کروں گی۔ اور آپ کی سیوا کے پرتاپ سے راستے میں ہونے والی تھکاوٹ کو دور کر لیا کروں گی۔

پائے پکھاری بیٹھی تروچھاہیں۔ کر ہوں باؤ مدت من ماہیں
شرم کن سہت سیام تنو دیکھیں۔ کہن دکھ سمئو پران پتی پیکھیں

آپ کے چرن دھوکر درختوں کی چھایا تلے بیٹھ کر من میں پرسن ہوکر میں آپکو پنکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے سانولے شریر کو پسینے کے قطروں سمیت دیکھکر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دکھ کو آنے کے لئے سمان ہی کہاں ملے گا۔

سم مہی ترن تروپلو ڈاسی۔ پائے پلوٹی ہی سب نسی داسی
بار بار مردو مورتی جوہی۔ لاگہی تات بیاری نہ موہی

ہموار زمین پر درختوں کے پتے اور گھاس بچھوں بچھا کر یہ داسی رات بھر آپ کے چرن دباتی رہے گی۔ بار بار آپ کی کومل مورتی کو دیکھکر مجھکو ذرا بھر بھی آنچ نہ لگے گی۔

کو پربھو سنگ موہی چتو نہارا۔ سنگھ بدھوہی جمی سسک سیارا
میں سکماری ناتھ بن جوگو۔ تمہہ اچیت تپ موکہوں بھوگو

پربھو جب ساتھ ہوں گے تو میری طرف کون بری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیر کی شیرنی کو خرگوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے ہے ناتھ مجھے تو آپ نازک بدن کہتے ہیں۔ اور بن کے یوگیہ نہیں مانتے کیا آپ بن کے یوگیہ ہیں؟ جب آپ کے لئے بن میں جاکر تپسیا کا جیون بسر کرنا اچت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے سکھ بھوگ کیسے اچت ہو سکتے ہیں۔

ایسیئو بچن کٹھور سنی جوں نہ ہردو بلگان
تو پربھو بشم بیوگ دکھ سہہیں پانور پران

ایسے کٹھور بچن سن کر بھی جو میرا ہردہ نہیں پھٹتا. تو ہے پربھو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ پامر پران آپ کے ویوگ کا بھاری دکھ سہن کریں گے۔

اس کہی سیا بکل بھئی بھاری۔ بچن بیوگو نہ سکی سنبھاری
دیکھی دسا رگھوپتی جیاں جانا۔ ہٹھی راکھیں نہیں راکھہیں پرانا

ایسا کہہ کر سیتا جی بہت ہی بیاکل ہوگئیں۔ وہ کہنے ماتر کا ویوگ بھی نہ سہہ سکی۔ شری رگھوناتھ جی نے اس کی ایسی دشا دیکھکر اپنے من میں یہ وچار کیا کہ یدی ہٹھ کر کے انہیں گھر پر چھوڑا گیا۔ تو سیتا جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔

کہیو کرپال بھانو کل ناتھا۔ پرہری سوچ چلہو بن ساتھا
نہیں بشاد کر اوسر آجو۔ بیگی کر ہو بن گون سماجو

تب کرپالو سوریہ بنس کے بھگوان شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ کہ سوچ کو چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دکھی ہونے کا سماں نہیں ہے جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی پریہ بچن پریا سمجھائی۔ لگے ماتو پد آسش پائی
بیگی پرجا دکھ میٹب آئی۔ جننی نٹھر بسری جنی جائی

شری رام چندر جی نے پریہ بچن کہہ کر سیتا جی کو سمجھایا پھر ماتا کے پاؤں پڑ کر آشیرواد پراپت کیا۔ ماتا نے کہا۔ ہے پتر! جلدی آ کر پرجا کے دکھ کو مٹانا۔ اور اپنی پتھر دل ماتا کو بھول نہ جانا۔

پھری ہی دسا بدھی آہوری کہ موری۔ دیکھہوں نین منوہر جوری
سدن سگھری تات لسبہ ہوئی ہی۔ جننی جیت بدن بدھو جوہی

ہے بدھاتا! کیا میری قسمت پھر پلٹے گی؟ کیا میں اپنے نیتروں سے اس منوہر جوڑی کے درشن پھر کر سکوں گی. وہ شبھ دن اور شبھ گھڑی

کونسی ہوگی۔ جبکہ تمہاری ماتا بیٹے جی تمہارا آنند سا گھر دیکھیگی

ہوری بچھی لالو کہی رگھو پتی رگھو ویر بات
کنہیں ہو لائی لگائی ہیاں ہرشی نرکھیوں گات

ہے تات! میں تمہیں کب پکڑ پال کہہ کر رگھو پتی کہہ کر کب
ہردے سے لگاؤں گی۔ اور پرسن ہو کر تمہارے مکھ کو دیکھوں گی۔

لکھی سنیہہ کاتر کی بھاری — کچھو بھو تو آکل بھئی بھاری
رام پر بند کھو کینہہ بدھی ماتا — سنتو سنیہ بچھو سبب بچھوگی ماتا

پتر کی ادھکتا کے مارے ماتا گھبرائی ہوئی دیکھ کر کے جو بھی ہو رہی
دیاکلتا کے کارن جن کے منہ سے شبد تک نہیں نکلتا۔ شری رام چندر
جی نے بہت پرکار سے انہیں سمجھایا۔ اس سمے کے پریم کا ورنن
نہیں کیا جا سکتا۔

تب جانکی سا سو پدلاگی — سنئے مات میں پرم ابھاگی
سیوا سمے دیو بن دینہا — مور منورتھ سپھل نہ کینہا

تب سیتا جی کوشلیا جی کے چرنوں پر پڑیں۔ اور کہا کہ ہے
ماتا! سنئے میرا بڑا ہی دربھاگیہ ہے کہ آپ کی سیوا کرنے کے سمے
بدھاتا نے مجھے بن باس دیدیا۔ اور میرا منورتھ سپھل نہ کیا۔

تجب چھوبھ موہی جنی چھاڑیئے چھوہ۔ کرم کٹھن کچھو دوش نہ موہ
سنی سیا بچن ساسو اکلانی — دسا کونی بدھی کہوں بکھانی

تو بھی ہے ماتا! دیاکلتا کو چھوڑ دیجئے۔ کرپا نہ چھوڑئیے کسی کا
دوش نہیں ہے کرم گتی بڑی کٹھن ہے سیتا جی کے بچن سن کر ماتا کوشلیا
بہت ویاکل ہوئی ان کی دشا کا ورنن میں کس پرکار کروں۔

بارہیں بار لائی ار لینہی — دھری دھیرج سکھ آسش دینہی

اچل ہوئی اہی وات تمہارا — جب لگی گنگ جمن جل دھارا

انہوں نے سیتا جی کو بار بار چھاتی سے لگا اور دھیرج دھر کر
شکشا دی اور آشیرواد دیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمنا جی میں
پانی کی دھارا ہے۔ تب تک تمہارا سوہاگ اٹل رہے۔

سیت ہی سا سو اسیس سکھ دینہی انیک پرکار
چلی نائی پد پدم سر اتی ہت بارہیں بار

اس پرکار سیتا جی کو آشیرباد اور انیک پرکار کی شکشا
کوشلیا جی نے دی۔ تب ان کے چرن کملوں میں پریم بار بار سر نوا
کر سیتا جی چلیں۔

سماچار جب لچھمن پائے — بیاکل بلکھ بدن اٹھی دھائے
کمپ پلک تن نین سنیرا — گہے چرن اتی پریم ادھیرا

جب لکشمن جی نے سب سماچار سنا۔ تو وہ دیاکل ہو کر اداس
منہ اٹھ دوڑے۔ شریر کانپ رہا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں
اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی بے
ہو کر شری رام چندر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کچھو چتوت ٹھاڑے — مینوں بن جنو جل تیں کاڑھے
سوچ ہردیاں بدھی کا ہو نہارا — سب سکھ سکرت سران ہمارا

لکشمن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی
وہ ایسے دکھی ہیں۔ مانو پانی سے نکالی ہوئی مچھلی دین اور دکھی ہو
وہ من میں سوچ رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے کیا ہونے والا ہے
کیا ہمارا سب سکھ اور پن سماپت ہو گیا۔

مو کہوں کاہ کہب رگھو ناتھا۔ رکھیہیں بھون کہ لیہیں ساتھا
رام بلوکی بندھو کر جوریں۔ دیہہ گیہہ سب سن ترن توریں

مجھے شری رگھوناتھ جی کیا کیا کہیں گے۔ کیا گھر میں چھوڑ جائیں
گے۔ شری رام چندر جی نے بھائی لکشمن جی کو ہاتھ جوڑے اور شریر
اور گھر سے ناطہ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے بچن رام نئے ناگر۔ سیل سنیہہ سرل سکھ ساگر
تات پریم بس جنی کدراہو۔ سمجھی ہردیاں پرنام اچھاہو

شری رام چندر جی جو شیل۔ پریم۔ سرلتا سکھ کے سمندر اور
نیتی نپن دماہر ہیں لکشمن جی سے کہنے لگے کہ ہے تات! پریم کے بس ہو کر

دیاکل نہ ہو وو۔ تمہیں گھر رہنے پر اُس کے پریام سُروپ جو تمہیں سُکھ اور آنند ملیگا۔ اس کا بھی من میں وچار کرو۔

ماتو پتا گرو سوامی سکھ سر دھری کرہیں سبھاینؔ
لہیو لابھو تنہہ جنم کر نتر وجنمو جگ جاینؔ

ماتا پتا۔ گرو۔ اور سوامی کی شکشا کو جو لوگ سر ماتھے پر رکھ کر سبھاوک ہی اس کا پالن کرتے ہیں۔ وہ اپنے جنم لینے کا لابھ پراپت کر لیتے ہیں۔ نہیں تو جنم نشپھل ہی جاتا ہے۔

اس جیاں جانی سنہو سکھ بھائی۔ کرہو ماتو پتہ پد سیوکائی
بھون بھرت رپو سُودن ناہیں۔ راؤ بردھ مم دکھ من ماہیں

ہے بھائی! من میں ایسا وچار کر تم میری شکشا کو سنو۔ ماتا پتا کے چرنوں کی سیوا کرو۔ بھرت۔ شترو گھن بھی گھر پر نہیں ہیں۔ راجہ بوڑھے ہیں۔ اور میرے بن جانے کے دکھ سے من میں بہت دکھی ہیں۔

میں بن جاؤں تمہہ ہی لیئی ساتھا۔ ہوئی سب ہی بدھی اودھ اناتھا
گرو پتو مات پرجا پریوارو۔ سب کہوں پری دسہ دکھ بھارو

اس حالت میں اگر میں تمہیں بن کو ساتھ لے چلوں۔ تو سب پرکار سے اجودھیا اناتھ ہو جائیگی۔ گرو۔ پتا۔ ماتا۔ پرجا اور پریوار سب پر دسہ دکھ کا بوجھ پڑیگا۔

رہہو کرہو سب کر پری توشو۔ نتر و تات ہوئیہی بڑ دوشو
جاسو راج پریہ پرجا دکھاری۔ سو نرپ اوسی نرک ادھیکاری

گھر پر رہ کر تم سب کی دھیرج بندھاتے رہنا۔ نہیں تو ہے تات! بڑا بھاری دوش ہوگا جس کے راج میں پیاری پرجا دکھی رہتی ہے۔ وہ راجہ ضرور ہی نرک کا ادھیکاری ہوتا ہے

رہہو تات اسی نیتی بچاری۔ سنت لکھنو بھئے بیاکل بھاری
سیریں بچن سُوکھی گئے کیسیں۔ پرست تہن تام رگھو جیسیں!

اس لئے ہے تات! ایسی نیتی وچار کر تم گھر ہی رہو پر بھو کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بہت ویاکل ہوتے ان شیتل بچنوں سے لکشمن جی ویسے ہی سوکھ گئے۔ جیسے کہ جاڑے کے سپرش سے کمل سوکھ جاتا ہے۔

اُتر و نہ آوت پریم بس گہے چرن اکلائی
ناتھ داس میں سوامی تمہہ تجہو تو کاہ بسائی

پریم کے مارے لکشمن جی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ ویاکل ہو کر انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے سوامی! میں آپ کا داس ہوں۔ آپ میرے سوامی ہیں۔ اگر آپ مجھے ساتھ نہ لے جاویں تو میرا کیا وش ہے۔

دینہی موہی سکھ نیکی گوسائی۔ لاگی اگم اپنی کدرائیں
نر بر دھیر دھرم دھر دھاری۔ نگم نیتی کہوں تے ادھیکاری

ہے گوسائیں! آپ نے مجھے بھلی شکشا دی ہے پرنتو اپنی بے ہمتی سے مجھ کو یہ بہت ہی کٹھن لگتی ہے۔ اس کا پالن کرنا میری پہنچ سے باہر ہے۔ جو اتم پرش دھیر بدھی اور دھرم دھرندھر ہوں۔ وہی شاستر اور نیتی کے ادھیکاری ہیں۔

میں سسو پربھو سنیہہ پرتی پالا۔ مندر میرو کہ لیہیں مرالا
گرو پتو ماتو نہ جانوں کاہو۔ کہوں سبھاؤ ناتھ پتیا آہو

ہے پربھو! میں تو آپ کے پریم میں پلا ہوا بالک ہوں میں بھلا شاستر اور نیتی کیا جانوں۔ کیا ہنس بھی کہیں مندراچل پربت کو اٹھا سکتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔ آپ یقین کیجئے کہ میں آپ کے سوا گرو۔ پتا۔ ماتا کسی کو بھی نہیں جانتا ہوں (یا میں آپ کو ہی گرو۔ پتا۔ ماتا مانتا ہوں دوسرے کو نہیں)

جہں لگی جگت سنیہہ سگائی۔ پریتی پرتیتی نگم نج گائی
موریں سبھی ایک تمہہ سوامی۔ دین بندھو اُر انترجامی

خود ویدوں نے سنسار کے جتنے رشتے ناطے پریم اور وشواش کا ورنن کیا ہے۔ سو وہ سب میرے تو ایک ماتر آپ ہی ہیں۔ ہے سوامی! ہے دین بندھو! آپ تو سب کے ہردے کی جاننے والے ہی ہیں۔

دہرم نیتی اُپدیشے تاہی ۔ کیرتی بھوتی سگتی پریہ جاہی
من کرم بچن چرن رت ہوئی ۔ کرپا سندھو پری ہریئے کر سوئی

دہرم اور نیتی کا اپدیش تو اُس پرش کو کرنا چاہئے جو دھن کان دھن اور شکتی ۔ سورگ کو سُکھ وغیرہ کے پریم کرتا ہو۔ پرنتو جو من بچن کرم سے آپ کے چرنوں کا ہی پریمی ہو ہے کرپا ندھان اُسے کیا اُسے چھوڑ دینا چاہئے۔

کرونا سندھو سبندھو کے سُنی مردو بچن بنیت
سمجھائے اُرلائی پربھو جانی سنیہیں سبیت

دیا کے سمندر شری رام چندر جی نے لکشمن کے کومل اور مدھر بچنوں کو سن کر اور پریم کے کارن ڈرا ہوا جان کر کہ بھگوان لے کہیں گھر نہ چھوڑ جائیں۔ چھاتی سے لگا لیا۔ اور سمجھا کر کہنے لگے

ماگہو بدا ماتو سن جائی ۔ آوہو بیگی چلہو بن بھائی
مدت بھئے سنی رگھوبر بانی ۔ بھئیو لابھ بڑ گئی بڑی ہانی

ہے بھائی! ماتا سے وداع مانگ آؤ اور جب لدی بن کو چلو شری رگھوناتھ جی کے اِن بچنوں کو سن کر لکشمن جی ایسے پرسن ہوئے مانو بہت بڑے لابھ کی پراپتی ہوئی ہو۔ اور بڑی ہانی نیا ہو گئی

ہرشت ہردیہ ماتو پہیں آئے ۔ منہوں اندھ پھری لوچن پائے
جائی جننی پگ نایو ماتھا ۔ منو رگھونندن جانکی ساتھا

لکشمن جی پرسن ہو کر ماتا کے پاس آئے۔ مانو اندھے کو دوبارہ آنکھیں مل گئی ہوں۔ انہوں نے ماتا کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا پرنتو ان کا من رگھونندن شری رام چندر جی اور سیتا جی کے ساتھ تھا

پوچھیں ماتو ملن من دیکھی ۔ لکھن کہی سب کتھا اشیشی
گئی سہمی سُنی بچن کٹھورا ۔ مرگی دیکھی دو جنو چہو اورا

ماتا نے اداس من دیکھ کر لکشمن جی سے اس کا کارن پوچھا انہوں نے ساری کتھا کہہ سنائی اِن کٹھور بچنوں کو سن کر ماتا سہم گئی۔

مانو بن میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی دیکھ کر ہرنی سہم گئی ہو۔

لکھن لکھیو بھا انرتھ آجو ۔ ایہیں سنیہہ بس کرب اکا جو
ماگت بدا سبھے سکچا ہیں ۔ جائی سنگ بدھی کہی ہی کہ ناہیں

لکشمن جی نے دیکھا۔ کہ آج بڑا انرتھ ہی ہوا۔ ماتا مارے محبت کے کام بگاڑ دے گی ۔ یعنی بن کو جانے نہ دیگی۔ اس لئے وداع مانگتے ہوئے لکشمن جی ڈرتے ہیں۔ اور من میں سوچتے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے ماتا ساتھ جانے کی آگیا دے یا نہ دے۔

سمجھی سمترا رام سیا رُوپ سُسیلو سبھاؤ
نرپ سنیہو لکھی دھنیو سر پاپنی دینہی کداؤ

سمترا شری رام اور سیتا جی کے روپ شیل اور سبھاؤ پر وچار کر کے اور اُن کے پرتی راجہ کی پریتی کو دیکھ کر سر پیٹنے لگیں کہ مہا پاپن کیکئی نے بُری طرح گھات لگایا۔

دھیرج دھریو کو اوسر جانی ۔ سہج سوہرد بولی مردو بانی
تات تمہاری ماتو ویدیہی ۔ پتا رام سب بھانتی سنیہی

بُرا سماں جان کر سمترا جی نے دھیرج کیا۔ اور سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی دینے والی کومل بانی بولیں۔ ہے تات! سیتا جی تمہاری ماتا ہے۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے شری رام چندر جی تمہارے پتا ہیں۔

اودھ تہاں جہاں رام نواسو ۔ تہاں ایں دِوسو جہاں بھانو پرکاسو
جو پے سیا رام بن جاہیں ۔ اودھ تمہار کاج کچھو ناہیں

جہاں شری رام چندر جی کا نواس ہو وہی استھان تمہارے لئے اجودھیا ہے کیونکہ دن تو وہاں ہی ہوگا۔ جہاں کہ سورج کا پرکاش ہے۔ جب نشچے ہی سیتا جی اور رام چندر جی بن کو جاتے ہیں تو اجودھیا میں رہنے کا تمہارا کچھ بھی کام نہیں ہے۔

گرو پتو ماتا بندھو سُر سائیں ۔ سیئیہیں سکل پران کی نائیں
رام پران پریہ جیون جی کے ۔ سوارتھ رہت سکھا سب ہی کے

سے اس طرح جلد چلے جیسے کوئی ہرن سو بھاگیہ وش کسی کٹھن پھندے کو توڑ کر بھاگ چلا ہو۔

گئے لکھنو جہاں جب انکی ناتھو - سبھی من مورت پائی پر یہ ساتھو
بندی رام سب چرن سہاتے - چلے سنگ نرپ مندر آتے

لکشمن جی وہاں گئے جہاں شری رام چندر جی تھے۔ ۵۵
پیارے پربھو کا ساتھ پا کر من ہی من بہت ہی پرسن ہوئے۔ شری رام چندر جی اور شری سیتا جی گرو اور بزرگوں کے چرنوں کی بندنا کر کے وہ ان کے ساتھ ہو لئے اور راج محل میں آ گئے۔

کہیں پرسپر پر نر ناری - بھلی بنائی بدھ بات بگاڑی
تن کرس من دکھ بدن ملینے - بکل منہو مکھی مدھو چھینے

ایودھیا پوری کے استری پرش آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا نے سب بات بنا کر بگاڑ دی۔ ان کے شریر دبلے ہو گئے اور من سب کے دکھی ہیں۔ منہ پر اداسیاں اڑ رہی ہیں۔ اور ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے شہد چھین لئے جانے پر شہد کی مکھیاں ویاکل ہوں۔

کر مجیہیں سر دھنی پچھتاہیں - جنو بن پنکھ بہگ اکلاہیں
بھئی بڑی بھیر بھوپ دربارا - برنی نہ جائی بشاد اپارا

وہ ہاتھ ملتے ہیں سر پیٹتے ہیں۔ اور پچھتاتے ہیں۔ مانو بنا پروں کے پنچھی ویاکل ہو رہا ہو۔ راج دوار پر بڑی بھیڑ ہو رہی ہے اس سمے کے اتھاہ دکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سچوں اٹھائی راؤ بیٹھائے - کہی پریہ بچن رام گو دھائے
سیا سمیت دو تنیہ تمہاری - بیاکل بھیش بھومی پتی بھاری

منتری نے پیارے بچن کہہ کر "رام آ رہے ہیں" راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ دونوں راج کمار اور سیتا جی بہت بن کے لئے تیار دیکھ کر راجہ بہت ہی ویاکل ہوتے۔

سیا سمیت سٹ سنگ سو دیکھی دیکھی اکلائی
بار ہی بار سنیہ بس راؤ لیئی اُر لائی

سیتا جی سمیت دونوں سندر راجکماروں کو دیکھ کر راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اور پریم وش بار بار انہیں چھاتی سے لگا لیتے ہیں

سکئی نہ بولی بکل نرناہو - سوک جنت اُر داروں داہو
ناتی سیس پد اُنی انور اگا - اٹھی رگھو ببر بداتب مانگا

دیاکنا کے مارے راجہ کچھ بول نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے دل میں بھیانک سنتاپ ہے۔ تب شری رام چندر جی نے بڑے پریم سے ان کے چرنوں میں سیس نوا اور اٹھ کر وداع مانگی۔

پتا اسیس آئیسو موہی دیجئے - ہرش سمے بسمو کت کیجئے
تات کہیں پریہ پریم پرمادو - جسو جگ جائی ہوئی اپبادو

پتا جی! مجھے بن جانے کی آگیا اور آشیرواد دیجئے۔ اس سکھ کے سمے دکھ نہ مانیئے۔ ہے تات! پیارے کے پریم وش ہو کر اپنے کرتویہ کا پالن کرنے کی پرواہ (لاپرواہی) کرنے سے سنسار میں نامی بدنامی ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

سُنی سنیہ بس نرناہا - بیٹھارے رگھوپتی گہی باہاں
سنہو تات تمہ کہوں منی کہیں - رامو براچر نایک اہیں

یہ سن کر پریم کے وش ہو کر راجہ دسرتھ جی اٹھ کر شری رگھوناتھ جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھا لیا۔ اور کہا کہ ہے تات! سنو منی لوگ کہتے ہیں کہ تم ہی اچر اچر جگت کے سوامی ہو۔

سبھ اُرو اسبھ کرم انوہاری - ایسو دیئی پھلو ہر ینال بچاری
کرئی جو کرم پاؤ پھل سوئی - نگم نیتی اسی کہہ سبو کوئی

اچھے اور برے کرم کے مطابق ایشور ہردے میں وچار کر پھل دیتا ہے۔ جو جیسا کرم کرتا ہے وہ ویسا ہی پھل پاتا ہے ویدوں کی ایسی ہی نیتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

اور وکرے اپرادھ کوؤ اور پاؤ پھل بھوگو
اتی بچتر بھگونت گتی کو جگ جانے جوگو

اپرادھ کوئی اور کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو بھگتنا پڑے - یہ تو ایشور کی وچتر لیلا ہے۔ اس کے جاننے کی سامرتھ

سہت برہمنوں۔ گرو کے چرنوں کی بندنا کر کے پچھے شری رام چندر جی سب کو اُچیت کر کے چلے۔

جسی بسشٹ دوار بھیڑ ٹھاڑھے۔ دیکھے لوگ برہ دو داڈھے
کہی پریہ بچن سکل سمجھاتے۔ بنیہ پدناد لگھو کے لئے

گھر سے چل کر شری رام چندر جی بششٹ جی کے دروازے پر جا کھڑے ہوتے۔ وہاں سب کو ابھوگ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا۔ پر بھو نے سب کو پیار سے ہی کہہ کر سمجھایا۔ پھر سب کو بلایا۔

گر شش کہی بر نا سر دینہے۔ آدر دان بہت بس کینہے
جاچک دان مان سنتوشے۔ میت پنیت پریم پچھو نشے

گرو جی سے کہہ کر سب برہمنوں کو سال بھر کا بھوجن سامگری دیا۔ اور آدر۔ دان اور نمرتا سے ان برہمنوں کے دل کو جیت لیا۔ بھکاریوں کو دان اور مان دے کر سنتشٹ کیا۔ متر سکھاؤں کو اپنے پوتر پریم سے پرسن کر دیا۔

داسیں داس بولائی بہوری۔ سونپے سب بولے کر جوری
سب کے سار سنبھار گوسائیں۔ کربی جنک جننی کی نائیں

پھر داس اور داسیوں کو بلا کر گرو کو سونپ کر ہاتھ جوڑ کر کہا ہے گوسائیں! پتا اور ماتا کی طرح آپ ان کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بار ہیں بار جوری جگ پانی۔ کہت رامو سب سن مردو بانی
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری۔ جیہہ تیں رہے بھوآل سکھاری

بار بار دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام چندر جی کومل بانی سے سب کو کہنے لگے کہ میں آپکو ہی اپنی بھلائی چاہنے والا سمجھوں گا۔ جو اپنی چیشٹا سے مہاراج کو سکھی رکھے۔

ماتو سکل مورے برہن۔ جہیں نہ ہوئیں دکھ دین
سوئی اُپاؤ تم کریہو سب پر جن پرم پربین

ہے پرم چتر نگر واسی سجنو! آپ سب ہی اپائے کرنا جس سے میری سب ماتائیں بیرہ کے دکھ سے دکھی نہ ہوں۔

ایہی بدھی رام سب ہی سمجھاوا۔ گرو پد پدم ہرشی سر ناوا
گن پتی گوری گریس منائی۔ چلے اسیس پائی رگھو رائی

اس پرکار شری رام چندر جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پھر پرسن ہو کر گرو بسشٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ گنیش جی۔ پاربتی جی۔ اور کیلاش کے سوامی شنکر جی کو منا کر شری رگھوناتھ جی آشیرواد پا کر۔

رام چلت اتی بھیو بشادو۔ سنی نہ جائی پر آرت نادو
کشگن لنک اودھ اتی سوکو۔ ہرش بشاد بیبس سر لوکو

شری رام چندر جی کے چلتے ہی ایودھیا میں بھاری شوک چھا گیا۔ نگر میں ایسا کہرام مچا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لنکا میں بُرے شگن ہونے لگے۔ ایودھیا میں بہت ہی مایوسی چھا گئی۔ دیو لوک میں سب دیوتا خوشی اور غمی کے بس میں ہو گئے۔ خوشی اس بات کی۔ کہ راکشس مارے جائیں گے۔ اور غمی اس بات کی کہ ایودھیا کے لوگوں کی چیخ پکار سنی نہیں جاتی۔

گئی مورچھا تب بھوپتی جاگے۔ بولی سمنتر کہن اس لاگے
رام چلے بن پران نہ جاہیں۔ کیہی سکھ لاگی رہت تن ماہیں

راجہ کی مورچھا کھلی تب راجہ جاگے۔ اور سمنتر کو بلا کر کہنے لگے۔ کہ شری رام تو بن کو چلے گئے۔ پھر بھی میرے پران نہیں نکلے۔ نہ جانے اس شریر میں کونسے سکھ کی پراپتی کیلئے پران ابھی تک اٹکے ہوئے ہیں۔

ایہی تے کون بیتھا بلوانا۔ جو دکھو پائی تجہیں تنو پرانا
پنی دھری دھیر کہی نرناہو۔ لے رتھ سنگ سکھا تم جاہو

شری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے بڑھ کر اور کیا دکھ ہوگا۔ جس کو پا کر میرے پران اس شریر کو چھوڑ دیں گے۔ پھر دھیرج پکڑ راجہ نے سمنتر کو کہا۔ ہے سکھا! تم رتھ لے کر ان کے ساتھ جاؤ۔

سکھی سکمار کمار دوؤ جنک ستا سکماری
رتھ چڑھائی دکھرائی بن پھر آیہو گئیں دن چاری

راجہ کا ر دونوں نازک بدن ہیں۔ اور جانکی جی بھی نازک بدن ہے
تم ان کو رتھ میں چڑھا کر بن میں گھما کر چار دن کے بعد واپس لوٹا لانا۔

جوں نہیں پھر ہیں دھیر دو بھائی۔ ستیہ سندھ درڑھ ورت رگھورائی
تو تم بنے کر بہو کر جوری۔ پھیریے پربھو متھلیس کشوری

اگر دھیرج وان (مستقل مزاج) دونوں بھائی نہ لوٹیں کیونکہ شری رگھوناتھ جی تو ستیہ برت کا درڑھتا سے پالن کرنے والے ہیں۔ تو تم ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنا کہ اے پربھو! جانکی جی کو تو واپس بھیج دو۔

جب سیا کانن دیکھی ڈرائی۔ کہیہو موری سکھ اوسر پائی
ساسو سسر اس کہیو سندیسو۔ پتری پھرئیے بن بہت کلیسو

جب سیتا بن کو دیکھ کر ڈر جائیں۔ تو ایسے موقع پا کر میری سیکھ ان سے کہنا۔ کہ تمہارے ساس اور سسر نے تمہیں یہ سندیش کہلا بھیجا ہے کہ بیٹی! تم گھر واپس لوٹ آؤ۔ بن میں بہت طرح کے کلیش ہیں

پتو گرہ کبہوں کبہوں سسرارسی۔ رہیہو جہاں رچی ہوئی تمہارا
ایہی بدھی کریہو اپائے کدمبا۔ پھرئی تو ہوئی پران ادھارا

کبھی پتا کے گھر اور کبھی سسرال میں جہاں تمہاری اچھا ہو رہنا
اس پرکار تم بہت سے جتن کرنا اگر سیتا جی بھی واپس چلی آئیں تو میرے پرانوں کو سہارا ہو جائے گا۔

ناہیں تو مور مرن پرینامہ۔ کچھ نہ بسائی بھئیں بدھی باما
اس کہی مورچھی پرا مہی راؤ۔ رام لکھن سیا آنی دکھاؤ

نہیں تو پھر میرا مرنا تو ہوگا ہی جب بدھاتا ویپریت ہوا تو کچھ بس نہیں چلتا۔ ایسا کہہ کر کہ "رام لچھمن سیتا کو لا کر مجھے دکھاؤ"۔ راجہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

پائی رجائسو نائی سر رتھ ابھی تری بیگ بنائی
گئیو جہاں باہر نگر سیتا سہت دوؤ بھائی

راجہ کی آگیا پا کر اور سر نوا کر جلدی سے تیار کر کے سمنتر نگر کے باہر جہاں لے گئے کہ شری رام چندر جی سمیت سیتا اور لچھمن کے [illegible]

تب سمنتر نرپ بچن سنائے۔ کری بنتی رتھ رام چڑھائے
چڑھی رتھ سیا سہت دوؤ بھائی۔ چلے ہردیہی اودھ ہی سر نائی

تب سمنت جی نے وہاں پہنچ کر راجہ کے بچن شری رام چندر جی کو سنائے۔ اور بنتی کر کے انہیں رتھ پر چڑھایا ہوئے ہیں ایودھیا جی کو سر نوا کر دونوں بھائی سیتا جی سمیت رتھ پر سوار ہو کر چلے۔

چلت رام لکھی اودھ اناتھا۔ بکل لوگ سب لاگے ساتھا
کرپا سندھو بہو بدھی سمجھاوہیں۔ پھرہیں پریم بس پنی پھری آوہیں

شری رام چندر جی کے چلتے ہی ایودھیا کو اناتھ دیکھ کر سب لوگ ویاکل ہو کر ساتھ ہو لئے۔ کرپا ساگر شری رام چندر جی انہیں بہت طرح سمجھاتے ہیں۔ تو وہ پلٹ جاتے ہیں پر پھر پریم وش پھر لوٹ آتے ہیں

لاگتی اودھ بھیاونی بھاری۔ مانہوں کال راتی اندھیاری
گھور جنتو سم پر نر ناری۔ ڈرپہیں ایکہی ایک نہاری

انہیں ایودھیا پوری بھیانک کالی راتری کے سمان ڈراونی لگتی ہے۔ نگر کے استری پرش بھیانک جیووں کے سمان ایک دوسرے کو دیکھ کر ڈر رہے ہیں۔

گھر مسان پرجن جنو بھوتا۔ ست ہت میت منہو جم دوتا
باگنہ بٹپ بیلی کمہلاہیں۔ سرت سروور دیکھی نہ جاہیں

گھر تو مسان کے سمان جان پڑتے ہیں۔ اور اپنے کٹمبی بھوتوں کے سمان لگتے ہیں۔ اور پتر بندھو متر مانو یم دوت ہی جان پڑتے ہیں۔ باغیچوں میں درخت اور بیلیں کمہلا گئیں ندی اور تالاب کی طرف دیکھا بھی نہیں جاتا۔ مانو کاٹ کھانے کو آ رہے ہیں۔

ہئے گئے کوٹن کیلی مرگ پرپشو چاتک مور
پک رتھانگ سک ساریکا سارس ہنس چکور

کروڑوں گھوڑے ہاتھی اور کھیلنے کے لئے پالے ہوئے [illegible] آدمی سب [illegible]۔ مور کوئل چکوے طوطے مینا سارس ہنس اور چکور۔

رام بیوگ بکل سب ٹھاڑے۔ جہاں تہاں منہو چتر لکھی کاڑھے
نگرو سپھل بنو گہبر بھاری۔ کھگ مرگ بپل سکل نرناری

شری رام جی کے ویوگ میں سب ویاکل کھڑے ہیں۔ ماں وہ جاندار نہیں بے جان تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ ایودھیا پُری مانو پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اُس کے نواسی استری پرش مانو اُس بن میں وچرنے والے پشو پنچھی ہوں۔

بدھی کیکئی کرا تنی کینہی۔ جیہیں دوؤ سہہ داہوں دسی دیتہی
سہی نہ سکے رگھوبر برہا گی۔ چلے لوگ سب بیاکل بھاگی

کیکئی کو بدھاتا نے مانو بھیلنی بنایا جس نے اس ایودھیا رُپی پھلوں سے بھرپور بن میں دسوں دشاؤں سے بھیانک آگ لگا دی شری رگھوناتھ جی کی اس ویوگ رُوپی اگنی کی تپش کو نگرواسی لوگ سہہ نہ سکے۔ اس لئے ویاکل ہو کر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔

سبھیں بچار و کینہہ من ماہیں۔ رام لکھن سیا بنو سکھو ناہیں
جہاں رامو تہاں سبھی سماجو۔ بنو رگھوبیر اودھ نہیں کاجو

سب نے من میں یہ وچار کر کہ رام لکشمن اور سیتا کے بغیر سکھ نہیں ہے جہاں رام رہیں گے وہاں ساری سماج رہے گی۔ شری رگھوناتھ جی کے بغیر ایودھیا پُری سے ہمیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اس منتر دڑھائی۔ سُر دُرلبھ سُکھ سدن بہائی
رام چرن پنکج پریہ جنہہ ہی۔ بشے بھوگ بس کرہیں کہ تہہ ہی

ایسا دڑھ نشچے کر کے دیو دُرلبھ سکھوں سے پُورن گھروں کا تیاگ کر کے سب۔ ساتھ ہو لئے جن کی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں پریتی ہے۔ انہیں وشے بھوگ وش میں نہیں کر سکتے۔

بالک برده بہائی گرہن لگے لوگ سب ساتھ
تمسا تیر نواس کیو پرتھم دوس رگھوناتھ

[illegible]

پہلے دن شری رگھوناتھ جی نے تمسا ندی کے کنارے نواس کیا۔

رگھوپتی پرجا پریم بس دیکھی۔ سدے ہردیاں دُکھو بیشی
کرنا مے رگھوناتھ گوسائیں۔ بیگی پایئے ہیں پیر پرائی

پرجا کو پریم کے وش دیکھ کر شری رگھوناتھ جی کے دیاوان ہردے میں بہت ہی دُکھ ہوا۔ پربھو شری رام چندر جی دیا کے بھنڈار ہیں۔ یہ دوسروں کی پیڑا کو دیکھ کر وہ فوراً ہی دُکھی ہو جاتے ہیں۔

کہی سپریم مردو بچن سہائے۔ بہو بدھی رام لوگ سمجھائے
کئے دھرم اپدیش گھنیرے۔ لوگ پریم بس پھریں نہ پھیرے

پریم بھرے سُندر کومل بچن کہہ کر شری رام چندر جی نے لوگوں کو بہت طرح سمجھایا۔ انہیں بہت طرح کے ادھرم اپدیش کئے۔ لیکن پریم کے مارے لوگ لوٹانے لوٹتے نہیں۔

سیلو سنیہو چھاڑی نہیں جائی۔ اسمنجس بس بھے رگھورائی
لوگ سوگ شرم بس گئے سوئی۔ کچھیک دیو مایاں مت موئی

پربھو شری رام چندر جی سے پرجا کا سنیہہ اور شیل چھوڑا نہیں جاتا۔ وہ بڑی پس وپیش میں پڑ گئے۔ لوگ شوک اور تھکاوٹ کے مارے سو گئے۔ اور کچھ دیو مایا نے اُن کی بدھی کو موہت کر دیا۔

جب ہیں جام جگ جامنی بیتی۔ رام سچو سن کہیو سپریتی
کھوج ماری رتھ ہانکہو تاتا۔ آن اپایاں بنی ہی نہیں باتا

جب دو پہر رات بیت گئی۔ تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم پُورک کہا۔ کہ رتھ کے کھوج مار کر (ادھر اُدھر سب طرف سے پہیوں کے نشان کو چھپا دو) تاکہ لوگوں کو جاگ پڑنے پر یہ پتہ نہ چلے کہ رتھ کدھر کو گیا) رتھ کو ہانکو۔ اور کسی اُپائے سے یہ بات نہیں بنے گی۔

رام لکھن سیا جان چڑھی سمبھو چرن سر نائی
سچو چلایو ترت رتھ اِت اُت کھوج دُرائی

شو جی کے چرنوں کو سیس نوا کر شری رام لکشمن اور سیتا جی رتھ پر چڑھ گئے منتری نے فوراً ہی ادھر اُدھر کھوج چھپا کر رتھ کو ہانک دیا۔

جاگے سکل لوگ بھئیں بھورُو۔ گے رگھوناتھ بھیُو اتی سورُو
رتھ کر کھوج کتہوُں نہیں پادیں۔ رام رام کہی چہوُں دسی دھاویں

سویرا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے۔ تو رام چلے گئے۔ رام چلے گئے۔ ایسا شور مچ گیا۔ رتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وُہ "رام رام" پکارتے چاروں دِشاؤں میں دوڑ رہے ہیں۔

منہوُں باری بدھی بوُڑ جہاجوُ۔ بھیوُ بِکل بڑ بنک سماجوُ
ایکہی ایک دیہیں اُپدیسوُ۔ تجے رام ہم جانی کلیسوُ

مانو سمندر میں جہاز ڈوب گیا ہو۔ جس سے بیوپاریوں کا سماج بڑا ہی بیاکُل ہو گیا ہو۔ وُہ سب ایک دوسرے کو اپدیش دیتے ہیں کہ شری رام چندر جی نے یہ جان کر کہ پرجا کو بن میں دُکھ ہوگا ہمیں چھوڑ دیا۔

نندہیں آپو سراہیں مینا۔ دھگ جیونُو رگھوُبیر بہینا
جوں پے پریہ بیوگو بدھی کینہا۔ تو کس مرنُو نہ مانگیں دینہا

وُہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں۔ اور مچھلیوں کی سراہنا کرتے ہیں (مچھلی کی سراہنا اس لئے کہ وہ اپنے پریتم جل کے بِنا زندہ نہیں رہتی۔ ارتھات جل سے اُس کا پریم سچا ہے۔ اور اپنی نندا اس لئے کہ رام کے بِنا وُہ سب زندہ ہیں۔ اُن کا پریم سچا نہیں) شری رامچندر جی کے بغیر ہمارے زندہ رہنے کو دھکار ہے اگر بِدھاتا نے پریتم کا ویوگ ہی رچا تھا تو پھر وہ مانگنے پر مرتیو کیوں نہیں دیتے۔

ایہی بدھی کرت پرلاپ کلاپا۔ آئے اودھ بھرے پریتاپا
بِشم بیوگو نہ جائی بکھانا۔ اودھی آس سب راکھہیں پرانا

اس پرکار بہت طرح کے ولاپ کرتے ہوئے مہا دُکھی ہوئے وہ ایودھیا جی میں آئے۔ شری رامچندر جی کے دُسہ بِیوگ سے ان کی جو بُری دُکھ بھری دشا ہو رہی ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وُہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے درشن ہوں گے۔ اس دُھیان پر اپنے پرانوں کو رکھ رہے ہیں۔

دوھا

رام درسی بہت نیم برت لگے کرن نر ناری

منہوُں کوک کوکی کمل دین بہین تماری

شری رام جی کے درشن کے لئے نگر کے استری پرش نیم اور برت کرنے لگے۔ مانو چکوا چکوی اور کمل کا پھول سورج کے بِنا دین ہو گئے ہوں۔

سیتا سچو سہت دوؤ بھائی۔ سرنگبیر پر پہنچے جائی
اُترے رام دیو سری دیکھی۔ کینہہ دنڈوت ہرشو بِشیشی

سیتا جی اور منتری سہت دونوں بھائی شرنگ ویر پر جا پہنچے۔ شری رام جی نے رتھ سے اُتر کر دیو ندی گنگا جی کو دیکھا۔ اور بہت ہی پرسن ہو کر انہیں ڈنڈوت کیا۔

لکھن سچوِ سیاں کئے پرناما۔ سب ہی سہت سُکھو پایو راما
گنگ سکل مُد منگل مُولا۔ سب سُکھ کرنی ہرنی سب سوُلا

لکشمن جی سمنتر اور سیتا جی نے بھی گنگا جی کو پرنام کیا سب کے سہت شری رام چندر جی نے سُکھ پایا۔ گنگا جی سمپورن آنندوں اور منگلوں کی مول ہے۔ اور سب سُکھوں کے دینے والی اور سب دُکھوں کے ہرنے والی ہے۔

کہی کہی کوٹک کتھا پرسنگا۔ رام بلوکہیں گنگ ترنگا
سچوہی انج ہی پریہی سنائی۔ بِبُدھ ندی مہما ادھیکائی

انیک پرکار کی کتھاؤں کے پرسنگ کہہ کہہ کر شری رام جی گنگا جی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے شری لکشمن جی کو اور سیتا جی کو دیو ندی گنگا کی بہت پرکار سے مہما سنائی۔

مجنُو کینہہ پنتھ شرم گیئُو۔ شچی جلو پیت مُدت من بھیئُو
سُمرت جاہی مٹئی شرم بھارُو۔ تیہی شرم یہ لوکک بیوہارُو

سب نے گنگا جی میں اشنان کیا جس سے راستے کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پوتر جل کو پی کر من پرسن ہوا۔ جن کے نام کا سمرن کر کے جنم مرن کی بھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔ اُن بھگوان کو تھکاوٹ کیسی یہ تو انکی بھلا دے کے لئے نر لیلا ہے۔

سُدھ سچدانند مئے کرنیشا توکُل کیتو
چرت کرت نرانُہرت سنسرتی ساگر سیتو

شُدھ سچدانند آنند کند سوریہ کُل کے دھوجا سرُوپ بھگوان
شری رام چندرجی منشوں کے سمان ہی لیلا کرتے ہیں، جو سنسار
ساگر کے پار کرنے کے لئے پُل ہے۔

یہ سُدھی گُہ نشاد جب پائی۔ مُدت لئے پریہ بندھو بولائی
لئے پھل مُول بھینٹ بھری بھارا۔ ملن چلیو ہیاں ہرشو اپارا

جب شری رام چندرجی کے آنے کی خبر نشادراج گُہ نے
سُنی تب پرسن ہوکر اس نے اپنے پریوار والوں اور جاتی بندھوؤں
کو بلا لیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے پھل پھول لیکر من میں بہت
ہی پرسن ہوکر پربھو شری رام چندرجی سے ملنے کے لئے چلا۔

کری ڈنڈوت بھینٹ دھری آگیں۔ پربھو ہی بلوکت اتی انوراگیں
سہج سنیہہ بیبس رگھو رائی۔ پُوچھی کُسل نکٹ بیٹھائی

ڈنڈوت کر کے بھینٹ آگے دھر دی۔ اور بڑے ہی پریم سے
شری رام چندرجی کو دیکھنے لگا۔ شری رگھوناتھ جی نے سبھاوک پریم کے
وش ہوکر اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور انکی کُسل (خیریت) پوچھی۔

ناتھ کُسل پد پنکج دیکھیں۔ بھیئوں بھاگ بھاجن جن لیکھیں
دیو دھرنی دھن دھام تمہارا۔ میں جن نیچ سہت پریوارا

ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کے درشن کرنے سے ہی کُشل ہے۔ آپ
کے سیوکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگیہ کا پاتر ہوگیا ہوں۔ یہ زمین۔ دھن
اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پریوار سمیت آپ کا ایک ادنےٰ
سیوک ہوں۔

کرپا کریئے پُر دھاریئے پاؤ۔ تھاپئے جن سبو لوگو سہاؤ
کہہو سنیہہ سیو سکھا سُجانا۔ موہی دینہہ پتو آیسو آنا

آپ کرپا کر کے شرنگ ویرپور میں چلئے اور سیوک کی پرتشٹھا
(عزت۔ بڑھائی) بڑھایئے جس سے سب لوگوں میں میری بڑائی ہو جائے۔

شری رام چندرجی نے کہا۔ ہے چتر سکھا! تم نے جو کچھ کہا۔ وہ سب
سچ ہے۔ پرنتو پتاجی نے مجھ کو اور ہی آگیا دی ہے۔

برش چاری دس باسو بن منی برت بیشو اہارو
گرام باسو نہیں اُچت سُنی گُہ ہی بھییو دُکھو بھارو

اُن کی آگیا انوسار مجھے چودہ برس کے لئے مُنی بھیس دھارن کر کے
اور منیوں کا سا تپ جیون اور آہار گرہن کرتے ہوئے بن میں رہنا ہے۔
گاؤں کے بھیتر رہنا میرے لئے اُچت نہیں۔ یہ سن کر نشادراج گُہ کو بڑا
ہی دُکھ ہوا۔

رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ کہہیں سپریم گرام نر ناری
تے پتو ماتو کہہو سکھی کیسے۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے

رام۔ لکشمن اور سیتاجی کے سُندر رُوپ کو دیکھ کر گاؤں کے
استری پُرش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا
پتا کیسے کٹھور دل ہیں۔ جنہوں نے ایسے سُندر بالکوں کو بن میں بھیج
دیا ہے۔

ایک کہہیں بھل بھوپتی کینہا۔ لوچن لاہو ہم ہی بدھی دینہا
تب نشادپتی اُر انو مانا۔ ترو سنسپا منوہر جانا

کوئی ایک کہتی ہے۔ کہ راجہ نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے ہمیں
بھی نیتروں کا لابھ دیا۔ تب نشادراج نے من میں وچار کیا۔
تو اشوک کے ایک پیڑ کو اُن کے ٹھہرنے کے لئے منوہر سمجھا۔

لے رگھوناتھ ہی ٹھاؤں دکھاوا۔ کہیو رام سب بھانتی سہاوا
پُرجن کری جوہارو گھر آئے۔ رگھوبر سندھیا کرن سدھائے

نشادراج گُہ نے وہ استھان شری رام جی کو لے جا کر دکھایا شری رام
جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پرکار سُندر ہے۔ شرنگ ویرپور کے لوگ
بندنا کر کے اپنے اپنے گھر لوٹے اور شری رگھوناتھ جی سندھیا کرنے گئے۔

گُہ سنواری ساتھری ڈسائی۔ کُس کسلئے مئے مردل سہائی
سُچی پھل مُول مدھر مرد جانی۔ دونا بھری بھری راکھیسی پانی

گُہ نے کُشا اور کومل پتوں کی کومل اور سُندر ساتھری سجا کر بچھا دی
اور پوتر میٹھے اور سُندر کومل پھل پھولوں کو دیکھ کر ان کو دونوں میں
اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

سیا سُمنتر بھراتا سہت کند مُول پھل کھائی
سیئن بینہہ رگھوبنس منی پائے پلوٹت بھائی

سیتا جی سُمنتر جی اور بھائی لکشمن جی سمیت کند مول پھل کھا کر رگھوکل منی شری رام چندر جی لیٹ گئے۔ بھائی لکشمن جی اُن کے چرن دبانے لگے۔

اُٹھے لکھن پربھو سووت جانی ۔ کہی سچیو ہی سوون مردو بانی
کچھک دُور سجی بان سراسن ۔ جاگن لگے بیٹھی بیراسن

پربھو شری رام چندر جی کو سوتے جان کر لکشمن جی اُٹھے اور کومل بانی سے سمنتر جی کو بھی سونے کے لئے کہا۔ وہاں سے کچھ دور ہی پر دھنش بان سجا کر ویر آسن بیٹھ کر جاگنے لگے۔

گوہن بولائی پاہرو پرتیتی ۔ ٹھاوں ٹھاوں راکھے اتی پریتی
آپو لکھن پہیں بیٹھیو جائی ۔ کٹی بھاتھی سر چاپ چڑھائی

راج گوہ نے معتبر پہریداروں کو بلایا اور انہیں بڑے پریم سے جہاں تہاں بٹھا دیا۔ آپ کمر میں ترکش باندھ کر اور دھنش پر تیر چڑھا کر لکشمن جی کے پاس جا بیٹھے۔

سووت پربھو ہی نہاری نشادو ۔ بھئیو پریم بس ہردیاں بشادو
تنو پلکت جلو لوچن بہئی ۔ بچن سپریم لکھن سن کہئی

پربھو کو زمین پر سوتے دیکھ کر پریم کے مارے نشاد راج کے من میں بڑا کلیش ہوا۔ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم سہت لکشمن جی سے یہ بچن کہنے لگے۔

بھوپتی بھون سبھائے سُہاوا ۔ سُرپتی سدن نہ پٹ تر پاوا
منی مے رچت چارو چوبارے ۔ جنو رتی پتی نج ہاتھ سنوارے

مہاراج دشرتھ جی کا راج محل تو سبھاؤ سے ہی سُندر ہے جس کے سمان دیو اندر کا محل بھی نہیں۔ اس میں منی جڑت سندر چوبارے ہیں۔ مانو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی تیار کئے ہوں۔

سُچی سُبچتر سُبھوگ مے سُمن سُگندھ سُباس
پلنگ منجو منی دیپ جہاں سب بدھی سکل سُپاس

بہت ہی انوکھا اور پوتر۔ سندر بھوگ پداتھوں سے بھرا ہوا اور پھولوں کی سُگندھ سے مہکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور منیوں کے دیپک ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے۔

بِبِدھ بسن اُپدھان تُرائیں ۔ چھیر پھین مردو بسد سُہائیں
تہاں سیا رامُو سیئن نسی کرہیں ۔ نج چھبی رتی منوج مدو ہرہیں

جہاں انیکوں بستر تکیے اور گدے ہیں۔ جو دودھ کے جھاگ کے سمان اُجل کومل اور سندر ہیں۔ وہاں شری سیتا جی اور شری رام چندر جی رات کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شوبھا سے کام دیو اور رتی کے گھمنڈ کو چور چور کیا کرتے تھے۔

تے سیا رام ساتھری سوئے ۔ شرمت بسن بنو جاہیں نہ جوئے
ماتو پتا پریجن پُر باسی ۔ سکھا سُسیل داس اُرو داسی

وہی سیتا جی اور رام چندر جی آج تھکے ہوئے بغیر بستروں کے گھاس پھوس کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے دیکھے نہیں جاتے۔ ماتا۔ پتا۔ کٹمبھی۔ پرجا۔ متر اچھے نیک سبھاؤ داس۔ اور داسیاں۔

جوگوہیں جنہہ ہی پران کی ناہیں ۔ مہی سووت تیئی رام گوسائیں
پتا جنک جگ بدت پربھاؤ ۔ سسر سُریس سکھا رگھوراؤ

سب جنکی اپنے پرانوں کے سمان دیکھ بھال رکھتے تھے۔ وہی پربھو شری رام چندر جی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جنکے جگت میں پرسدھ پربھاوشالی پتا جنک جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دشرتھ جی جن کے سسر ہیں۔

رام چندر پتی سو بیدیہی ۔ سووت مہی بدھی بام نہ کیہی
سیا رگھوبیر کی کانن جوگو ۔ کرم پردھان ستیہ کہہ لوگو

اور شری رام چندر جی جن کے پتی ہیں۔ وہی سیتا جی آج زمین پر سوئی پڑی ہے۔ برھما کس کے ویریت نہیں ہوتے! کیا سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی بن کے یوگیہ ہیں؟ لوگ سچ کہتے ہیں کہ کرم ہی پردھان ہے۔

کیکے نندنی مند متی کٹھن کٹل پنو کینہہ
جیہیں رگھونندن جانکی ہی سُکھ اوسر دُکھ دینہہ

موڑھ متی کیکئی نے بڑا ہی کٹل پن کیا ہے جس نے شری رگھوناتھ جی اور جانکی جی کو سُکھ کے سمے دُکھ دیا۔

بھئی ذِن کر کُل بِٹپ کُٹھاری۔ کُمتی کینہہ سب بِسوُ کھاری
بھبیٹو لِشاد وِلشاد ہی کھاری۔ رام سیا ہی سیین نِہاری

وہ سورج وَنش رُوپی بِرکش کیلئے کلہاڑی ہو گئی۔ اس کیدھی نے سارے سنسار کو دُکھی کر دیا۔ شری رام چندر کو زمین پر لیٹے دیکھ نشاد راج گوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا۔

بولے لکھن مدُھر مِردُو بانی۔ گیان براگ بھگتی رس سانی
کاہو نہ کوُ سُکھ دُکھ کر داتا۔ نج کرت کرم بھوگ سب بھراتا

تب لکشمن گیان ویراگ اور بھگتی سے بھری پُوران میٹھی کومل بانی بولے۔ ہے بھراتا! کوئی کسی کو سُکھ دُکھ دینے والا نہیں ہے۔ سب اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھلوں کو بھوگتے ہیں۔

جوگ بیوگ بھوگ بھل مندا۔ ہت انہت مدھیم بھرم پھندا
جنمُ مرنُ جہاں لگی جگ جالوُ۔ سمپتی بپتی کرمو اور کالوُ
دھرنی دھامُو دھنُو پُر پریوارُو۔ سرگُو نرکُو جہاں لگی بیوہارُو
دیکھئے سُنئے گُنئے من ماہیں۔ موہ مُول پرمارتھو ناہیں

ملاپ۔ بچھوڑا۔ بھلے بُرے بھوگ۔ دوست۔ دشمن۔ اُداسین یہ سبھی بھرم جال ہے۔ جنم مرن۔ خوشحالی۔ بدحالی کرم اور کال جہاں تک کہ سنسار کا جال ہے۔ دھرتی۔ گھر۔ دھن۔ نگر۔ پریوار۔ سورگ اور نرک یہاں تک کہ بیوہار ہیں اور جو کچھ دیکھنے سُننے اور سوچنے میں آتا ہے۔ وہ سب اگیان جنیہ ہیں۔ اس لئے متھیا ہیں بستیہ نہیں۔

سپنے ہوئی بھکھاری نرپ رنکو ناک پتی ہوئی
جاگیں لابھو نہ ہانی کچھو تمی پرپنچ جیاں جوئی

جیسے سوپن میں کوئی راجہ کنگال ہو جائے اور کنگال سورگ کا راجہ ہو جائے۔ تو جیسے جاگنے پر راجہ کو کوئی ہانی نہیں اور کنگال کو کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی اس درشیہ جگت کو ہردے سے دیکھنا چاہئے۔

اُس بچاری نہیں کیجئے روسُو۔ کاہو ہی بادی نہ دیجئے دوسُو
موہ نساں سبُو سوون ہارا۔ دیکھئے سپن اینک پرکارا

ایسا وچار کر من میں کرودھ نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ کسی کو برتھا دوش ہی دینا چاہئے۔ سب لوگ اگیان رُوپی راتری میں سونے والے ہیں۔ اور اینک پرکار کے سپنے دیکھتے ہیں۔

ایہیں جگت جامنی جاگہیں جوگی۔ پرمارتھی پرپنچ بیوگی
جانئے تبہیں جیو جگ جاگا۔ جب سب وِشے بلاس براگا

اسی سنسار رُوپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں۔ جو پرمارتھ مارگ پر چلنے والے ہیں اور درشیہ جگت کے موہ سے رہت ہیں۔ اس جیو کو سنسار میں تب ہی جاگا ہوا جانئے جب یہ سب بھوگ ولاس سے ویرکت ہو گیا ہو۔ نہیں تو اُس کا جاگنا بھی واستو میں گور نیندہی ہے۔

ہوئی بِبیکو موہ بھرم بھاگا۔ تب رگھوناتھ چرن انُوراگا
سکھا پرم پرمارتھو ایہوُ۔ من کرم بچن رام پد نیہوُ

وویک (وچار) ہونے پر موہ بھرم بھاگ جاتا ہے تب گیان کا پرکاش ہونے سے شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے۔ ہے سکھا! سب سے اُتم پرمارتھ یہی ہے کہ من بچن کرم سے شری رام جی کے چرنوں میں پریم رہو۔

رام برہم پرمارتھ رُوپا۔ ابگت الکھ انادی انُوپا
سکل بکار رہت گت بھیدا۔ کہی نت نیتی نروپہیں بیدا

شری رام جی پرمارتھ سرُوپ ہیں پربرہم ہیں وہ جاننے میں نہ آنے والے اور اِندریوں کا وشیہ نہیں۔ ان کا کوئی کارن نہیں وہ سوئم اپنا آپ کارن ہیں، وہ ادوتیہ ہیں اور اُنکے بنا سارا جگت متھیا ہے۔

(جمنا۔ مرنا۔ گھٹنا بڑھنا آدی چھ وکار شریر کے دھرم ہیں۔ آتما نِروکار ہے برہم میں بھید بھاؤ سے متھیا مایا کی اُپادی سے پرتیت ہوتا ہے۔ اور اُپادھی کے ودش سے سینہ وستو دوشت نہیں ہو جاتی۔ اسلئے برہم بھید بھاؤ سے رہت اکھنڈ سرُوپ ہے) برہم مایا سے رہت اس لئے وید یہ بھی نہیں۔ ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں۔

بھگت بھومی بھوسُر سُربھی سُر ہِت لاگی کرپال
کرت چرت دھری منُج تنُو سُنت مٹہیں جگ جال

وہی کرپالو شری رام چندر جی بھگت۔ پرتھوی۔ برہمن۔ گائے اور

دیوتاؤں کے کلیان کے تمت مُکش شریر دھارن کر کے بیلائیں کرتے ہیں۔ اُن کی کتھائیں سنکر سنسار کے سارے جنجال ہٹ جاتے ہیں۔

ماس پارائن ۔ پندھرواں شرام

سکھا سمجھی اُس پرہی ہری موہُو۔ سیار گھوبیر چرن رت ہو ہُو
کہت رام گن بھا بھنو سارا ۔ جاگے جاگ منگل سُکھدارا

ہے سکھا! ایسا سمجھکر موہ کو تیاگ کر شری سیتارام جی کے چرنوں میں پریم کرو۔ اس پرکار رام جی کے گُن گان کرتے سویرا ہو گیا۔ تب سنسار کا کلیان کرنے والے اور اُسے سُکھ دینے والے بھگوان شری رام جی جاگے۔

سکل شوچ کری رام نہاوا ۔ سُچی سُجان بٹ چھیر منگاوا
انج سہت سر جٹا بنائے ۔ دیکھی سمنتر نین جل چھائے

شوچ آدک کریا کر کے شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ پھر پریم پوتر پربھو نے بڑ کا دودھ منگوایا۔ اس دودھ سے بھائی لکشمن سہت شری رام چندر جی نے سر پر جٹا بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمنتر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

ہردیاں داہو اتی بدن ملینا ۔ کہہ کر جوری بچن اتی دینا
ناتھ کہیو اس کوسل ناتھا ۔ لئے رتھو جاہو رام کیں ساتھا

اُن کا ہردہ اتی انت جلنے لگا۔ چہرہ مُرجھا گیا۔ ہاتھ جوڑ کر انہوں نے بہت ہی دین بچن کہے۔ ہے ناتھ! مجھے کوشلیاپتی دسرتھ جی نے کہا تھا کہ رتھ لے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاؤ۔

بنو دیکھائی سُرسری انہوائی ۔ آنیہو پھیری بیگی دوؤ بھائی
لکھنو رامُو سیا آنیہو پھیری ۔ سنسیہ سکل سنکوچ نبیری

اور بن دکھا کر گنگا جی میں اشنان کروا کر دونو بھائیوں کو جلدی واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک و شبہات) اور سنکوچ کو دور کر کے لکشمن سیتا اور رام کو پھرا لانا۔

نرپ اَس کہیو گوسائیں جس کہی کروں بلی سوئی
کرہی بنتی پانیہہ پریئو دینہہ بال جمی روئی

مہاراج نے تو مجھے ایسا ہی کہا تھا۔ اب ہے سوامی! جیسا آپ کہیں میں وہی کروں۔ میں آپ پر بلہاری جاتا ہوں۔ ایسی بنتی کر کے سمنتر جی پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئے اور بالک کی طرح رونے لگے۔

تات کرپا کری کیجیے سوئی ۔ جاتیں اودھ اناتھ نہ ہوئی
منتریہی رام اٹھائی پربودھا ۔ تات دھرم متو تمہہ سبُو سودھا

ہے تات! کرپا کر کے وہی کچھ کیجیے جس سے کہ ایودھیا اناتھ (لاوارث۔ یتیم) نہ ہو۔ یہ سنکر شری رام جی نے سمنتر کو اُٹھایا اور سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات! دھرم کے سدھانتوں کی آپ نے اچھی طرح چھان بین کی ہوئی ہے۔

سبی ددھیچی ہرچند نرلیسا ۔ سہے دھرم ہت کوٹی کلیسا
رنتی دیو بلی بھوپ سجانا ۔ دھرمُو دھرےؤ سہی سنکٹ نانا

شبی۔ ددھیچی اور راجہ ہریشچندر نے دھرم کے لئے کروڑوں دُکھ اُٹھائے۔ رنتی دیو اور چتر راجہ بلی نے بہت طرح کے سنکٹ سہن کر کے دھرم کو دھارن کئے رکھا۔

دھرمُو نہ دوسر ستیہ سمانا ۔ آگم نگم پُران بکھانا
میں سوئی دھرمُو سُلبھ کری پاوا ۔ تجیں تہوں پُرا پچسو چھاوا

ستیہ کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ یہ بات وید شاستر اور پرانوں میں پرسدھ ہے۔ میں نے اسی دھرم کو بڑی آسانی سے پالیا ہے۔ اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوکوں میں بدنامی ہوگی۔

سمبھاوت کہوں اپجس لاہو ۔ مرن کوٹی سم دارون داہو
تمہہ سن تات بہت کا کہوں ۔ دیئیں اُترو پھری پاتکو لہوں

سنمانیہ پُرش (عزت دار آدمی) کے لئے بدنامی بہایت کنا کروڑوں دفعہ مرنے کے سمان بہت دُکھ دینے والی ہے ہے تات! میں آپ سے زیادہ کیا کہوں۔ تمہیں جواب دیتے بھی مجھ کو بڑا پاپ ہوتا ہے۔

تمہہ پُنی بتُو سم اُتی ہت موریں۔ بِنتی کرُوں تات کر جوریں
سب بدھی سوئی کرتو یہ تُمہاریں۔ دُکھ نہ پاؤ بتُو سوچ ہماریں

آپ بھی پتاجی کے سمان میرے بڑے ہتکاری ہیں۔ اس لئے ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتا ہوں۔ کہ آپ کو بھی سب پرکار سے وہی کچھ کرنا چاہئیے۔ جس سے پتاجی ہم لوگوں کی یاد میں دُکھ نہ پاویں۔

سُنی رگھوناتھ سچو سمبادُو۔ بھیؤ سپر جن بکل نشادُو
پُنی کچھو لکھن کہی کٹو بانی۔ پربھو برجے بڑ انوچت جانی

شری رگھوناتھ جی اور سمنتر کی آپس میں اس بات چیت کو سُنکر نشادراج سمیت اپنے پریوار کے بڑا ہی دیاکل ہوا۔ پھر لکشمن جی نے مہاراجہ دشرتھ کو کچھ کٹھور شبد کہے۔ پربھو نے بڑا انوچت (نامناسب) سمجھ کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

سکچی رام نج سپتھ دیوائی۔ لکھن سندیسو کہئے جنی جائی
کہہ سمنتر پُنی بھوپ سندیسو۔ سہی نہ سکیہی سیا بپن کلیسو

شری رام چندر جی نے سکچا کر (لجا کے مارے) سمنتر کو اپنی سوگند دلا کر کہا کہ آپ لکشمن جی کے اس سندیش کو پتاجی کو نہ کہنا سمنتر نے پھر راجہ کا سندیش سنایا۔ کہ سیتاجی بن کے کلیش نہ سہہ سکیں گی

جیہی بدھی اودھ آؤ پھری سیا۔ سوئی رگھوبر ہی تمہہ ہی کرنیا
نتر نپٹ اولمب بہینا۔ میں نہ جیب جمی جل بنو مینا

اور جس طرح سیتا ایودھیا کو واپس لوٹ آویں تم کو (سمنتر کو) اور شری رام چندر جی کو وہی اُپائے کرنا چاہئے نہیں تو میں (راجہ دسرتھ) بالکل ہی نراشرہ ہو کر جل بن مین کے سمان زندہ نہ رہ سکوں گا۔

میکیں سسُر سکل سُکھ جبہیں جہاں منُو مان
تہہاں تب رہیہی سکھین سیا جب لگی بپتی بہان

سیتاجی کے لئے میکے میں اور سسرال میں سب پرکار کا سُکھ ہے جب تک یہ وِپتا ختم نہیں ہو جاتی تب تک اس کا جہاں جی چاہے سُکھ پورک رہے۔

بنتی بھوپ کینہہ جیہی بھانتی۔ آرتی پریتی نہ سو کہی جاتی
پتُو سندیسو سُنی کرپا ندھانا۔ سیاہی دنہہ سکھ کوٹی بدھانا

جس ادھینتا اور پریم سے راجہ نے بنتی کی ہے وہ مجھ سے کسی پرکار بھی کہی نہیں جاتی ہے۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے پتاجی کے سندیش کو سُنکر سیتاجی کو کروڑوں پرکار سے سمجھا کر کہا۔

ساسُو سسُر گرُو پریہ پریوارُو۔ پھرہُو تو سب کر مٹے کھبھارُو
سُنی پتی بچن کہتی بیدیہی۔ سنہو پران پتی پرم سنیہی

اگر تم گھر لوٹ جاؤ تو ساس سسُر گرو اور پریوار سب کا دُکھ ہٹ جائے۔ پتی کے ان بچنوں کو سیتاجی کہنے لگیں ہے پران ناتھ۔ ہے پرم پیارے! سُنئے۔

پربھو کرُونا مئے پرم بمبیکی۔ تنو تجی رہت چھانہ کمی چھیکی
پربھا جائی کہن بھانو بہائی۔ کہن چندر کا چندرو تجی جائی

ہے پربھو! آپ دیا کے بھنڈار اور پرم گیان وان ہیں۔ ذرا وچار تو کیجئے کہ شریر کو چھوڑ کر اس کی چھایا کیسے الگ کرکے رکھی جاسکتی ہے۔ ازنقاست جہاں شریر ہوگا وہاں ہی چھایا ساتھ رہیگی۔ سوریہ کو چھوڑ کر اس کا پرکاش کہاں جاسکتا ہے؟ چندرما کی چاندنی چندرما کو چھوڑ کر کہاں جاسکتی ہے۔

پتی ہی پریم مئے بنئے سُنائی۔ کہتی سچو سن گرا سُہائی
تمہہ پتُو سسُر سہرس ہتکاری۔ اُتر دیئوں پھری انوچت بھاری

پتی کو اس پرکار پریم سے پری پورن بنتی سُنا کر سیتاجی سمنتر سے سُندر بچن کہنے لگیں۔ کہ آپ میرے پتا اور سسُر کے سمان میری بھلائی چاہنے والے ہیں۔ آپ کو میں پلٹ کر اُتر دیتی ہوں یہ بہت انوچت ہے۔

آرتی بس سنمکھ بھئیوں بلگو نہ مانب تات
آرج سُت پد کمل بن بادی جہاں لگی نات

پرنتو پھر بھی یہ بات ! میں بیتا کی ! ایکیا آپکے سامنے ہونے
پرورش ہوئی. تب پرانہ مانتا سوامی کے چرن کمل کے بنا سنسار
میں جہاں تک رشتے ناطے ہیں . وہ سب میرے لئے دیرتھ ہیں .

پتو بیچھو بلاس میں ڈیٹھا . نرپ ہی مکٹ ملت پد پیٹھیا
سکھ ندھان اس پتو گرہ موریں . بیا ہیں من بھاو نہ بھوریں

میں نے اپنے پتا کے ٹھاٹھ باٹھ کو ولاس (جاہ و حشمت) اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے . جن کے چرنوں کی چوکی سے سب شرومنی اپنا
مکٹ ملاتے ہیں . الغرض جن کے چرنوں میں سب شرومنی راجہ ہر جگہ
کرپرنام کرتے ہیں . میرے ماتا پتا جی کا گھر سب پرکار سے سکھ کا بھنڈار
ہے پرنتو پتی کے بنا وہ بھول کر مجھے اچھا نہیں لگتا .

سسر چکوئی کوسل راؤ . کھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
اگیں ہوئی جیہی سرتی لیٹی . اردھ سنگھاسن آسنو دیٹی

میرے سسر کوشل راج چکرورتی مہاراجہ ادھیراج ہیں . چودہ
لوکوں میں جنکا پربھاؤ پرگٹ ہے جنکا سواگت راجہ اندر بھی آگے
بڑھکر کرتے ہیں . اور اپنا آدھا سنگھاسن انہیں بیٹھنے کے لئے دیتے ہیں .

سسر وایتا درس اودھ یواسو . پریہ پریوار دماتو سم سو اسو
بنو رگھو پتی پد پدم پراگا . موہی کیو سپنے ہون کھدہ لاگا

ایسے چکرورتی سسر اور ایودھیا نیری میں نواس کرنا . پیارا
پریوار اور ماتا کے سمان پیاری ساسوئیں . یہ سبھی بیدارتھ شری رگھو
ناتھ جی کے چرن کملوں کی رج کے بغیر مجھے سپنے میں بھی سکھدائی
پرتیت نہیں ہوتے .

اگم پنتھ بن بھومی پہارا . کری کیہری سر سرت اپارا
کول کرات کرنگ بہنگا . موہی سب سکھد پران پتی سنگا

دُرگم راستے (دشوار گذار راستے) جنگلی زمین . پہاڑ . ہاتھی شیر بہرور
اور اتھاہ ندیاں . کول (جاتی کا نام) کھبیل . ہرن اور پنچھی یہ سب
پران ناتھ کے ساتھ رہنے سے میرے لئے سکھدائی ہوں گے .

ساسو سسر سن موری ہنتی بنے کرپی پرکیا پایں

مور سوچ جنی کریئے پتھو میں آئن کی ہی بیکداین

میری طرف سے آپ ساس اور سسر کے پاؤں پکڑ بنتی کرنا
کہ میری بالکل چنتا نہ کریں . میں بن میں سبھاؤ سے ہی سکھی ہوں .

پران ناتھ پریہ دیور ساتھا . بیر دُھرین دھریں دھنو بھاتھا
نہیں مگ شر مو بھرم دُکھ من ریں . موہی لگی سوچ کریئے جنی بھوریں

ویروں میں شرومنی پران ناتھ اور پریہ دیور دھنش اور تیروں سے
بھرے ترکش دھارن کئے میرے ساتھ ہیں . انکے ساتھ نہ مجھے راستے
کی تھکاوٹ ہے . نہ کسی بات کا سندیہہ ہے . اور نہ ہی میرے من میں
کسی پرکار کی کوئی چنتا ہے . آپ بھول کر بھی میری چنتا نہ کریں .

سُنی سمنتر و سیا سیتلی بانی . بھیو بکل جنو پھنی منی ہانی
نین سوجھ نہیں سُنی نہ کانا . کہی نہ سکئی کچھ اتی اکلانا

سمنتر سیتا جی کی شیتل بانی کو سنکر ایسے ویاکل ہو گئے مانو سانپ
منی چھن جانے پر ویاکل ہو گیا ہو . آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا .
اور نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے . وہ ایسے ویاکل ہو گئے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے .

رام پربودھ کینھ بہو بھانتی . تدپی ہوتی نہیں سیتل چھاتی
جتن انیک ساتھ ہت کینھے . اچت اتر رگھو نندن دیتے

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے سمنتر جی کو سمجھایا تو بھی منتری
کی چھاتی ٹھنڈی نہ ہوئی . انکو ساتھ لیجانے کے لئے منتری نے انیک
جتن کئے . پرنتو شری رگھوناتھ جی انکا یتھارتھ اُتر دیتے تھے .

میٹی جائی نہیں رام رجائی . کٹھن کرم گتی کچھ نہ بسائی
رام لکھن سیا پد سر نائی . پھر یو بنک جمی مور گنوائی

شری رام جی کی آگیا اٹل ہے . وہ مٹائی نہیں جا سکتی . کرم گتی
بڑی کٹھن ہے . اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا . رام لکشمن
اور سیتا جی کے چرنوں میں سر نوا کر اس پرکار سمنتر لوٹ چلے جیسے کوئی
بیوپاری اپنی پونجی لٹا کر .

رتھو ہانکیو ہے لام تن ہیری ہیری ہنہنا ہیں
دیکھی نشاد بشاد بس دُھنہیں سیس پچھتا ہیں

سمنتر نے رتھ ہانکا۔ گھوڑے رام جی کی طرف دیکھ کر ہنہنانے لگے۔ یہ دیکھ کر نشاد راج بڑے دکھی ہوئے اور سر پیٹ پیٹ کر پچھتانے لگے۔

جاسو بیوگ بکل پسو ایسیں۔ پرجا اتو بیتو جئے ہیں کیسیں
پریس رام سمنتر و پٹھائے۔ سرسری تیر آپ تب آئے

جن کے وئیوگ میں پشو ایسے ویاکل ہو رہے ہیں۔ اُن کے وئیوگ میں پرجا ماتا اور پتا کیسے زندہ رہیں گے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو زبردستی واپس کیا۔ اور آپ گنگا جی کے کنارے پر آ گئے

مانگی ناؤ نہ کیوٹ آنا۔ کہئی تمہار مرمو میں جانا
چرن کمل رج کہوں سب کوئی۔ مانش کرنی موری کچھو اہئی

شری رام جی نے ملاح سے ناؤ مانگی پر ملاح ناؤ نہیں لاتا وہ کہنے لگا میں نے تمہارا سارا بھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے چرن کملوں کی دھول پتھر تک کو بھی منش بنا دینے والی کوئی جڑی بوٹی ہے۔

چھوت سلا بھئی ناری سہائی۔ پاہن تیں نہ کاٹھ کٹھائی
ترنیو منی گھرنی ہوئی جائی۔ باٹ پرئی موری ناو اڑائی

جس کے چھوتے ہی پتھر کی شلا بھی سندر استری ہو گئی۔ یہ ناؤ تو کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے۔ کہیں یہ میری ناؤ بھی آپ کے چرن کملوں کی دھول کا سپرش پا کر اڑ جائے اور منی کی استری ہو جائے۔ تو مجھ غریب کی روزی بو ماری گئی۔ میں تو لٹ گیا۔ اس لئے میں ناؤ لانے سے ڈرتا ہوں۔

ایہیں پرتی پالیوں سب پریوارو۔ نہیں جانوں کچھ اور کبارو
جوں پربھو پار اوسی گا چہ ہو۔ موہی پد پدم پکھارن کہہ ہو

اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا ہوں۔ دوسرا کوئی کاروبار مجھے کرنا نہیں آتا۔ اگر تم ضرور ہی گنگا پار کرنا چاہتے ہو تو پہلے آپ مجھے اپنے چرن کمل دھو لینے کی آگیا دیجئے

پد کمل دھوئی چڑھائی ناو نہ ناتھ اترائی چہوں
موہی رام راوری آن سرتھ سپتھ سب ساچی کہوں
برو تیر مارہوں لکھنو پئے جب لگی نہ پائے پکھارہوں
تب لگی نہ تلسی داس ناتھ کرپال پارو اتار ہوں

ہے ناتھ! آپ کے چرن کمل دھو کر میں آپ کو ناؤ پر چڑھا لوں گا۔ اور بدلے میں اترائی کچھ نہ لوں گا۔ ہے رام! مجھے آپ کی اور مہاراج دشرتھ کی سوگند ہے کہ میں سب سچی سچی بات کہتا ہوں۔ لکشمن جی بھلے ہی مجھے تیر مار دیں۔ پر جب تک میں آپ کے پاؤں نہ دھو لوں تب تک ہے۔ تلسی داس کے سوامی! ہے کرپالو پربھو! میں آپ کو پار نہیں اتاروں گا

سنی کیوٹ کے بین پریم لپیٹے اٹ پٹے
بہسے کرونا ایُن چتئی جانکی لکھن تن

ملاح کے ایسے پریم بھرے اٹ پٹے بچن سنکر دیا ندھان شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کی طرف دیکھ کر ہنسے۔

کرپا سندھ بولے مسکائی۔ سوئی کرو جیہیں تو ناؤ نہ جائی
بیگی آنو جل پائے پکھارو۔ ہوت بلمب اتار ہی پارو

کرپا ساگر بھگوان مسکرا کر بولے ہے بھائی تو وہی کر جس سے کہ تیری ناؤ نہ اڑ جائے۔ جلدی پانی لا کر پاؤں دھو لے دیر ہو رہی ہے۔ ہمیں جلدی پار لگا۔

جاسو نام سمرت ایک بارا۔ اتر ہیں نر بھو سندھ اپارا
سوئی کرپالو کیوٹ ہی نہورا۔ جیہیں جگ کئے تہوں پگہو تھورا

جن کے نام کا ایک بار سمرن کرنے سے یہ منش اس اتھاہ بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان جنہوں نے اپنے تین قدموں سے بھی جگت کو چھوٹا کر دیا تھا۔ اوتار وامن اوتار میں دو ہی قدموں میں ترلوکی کو ناپ لیا تھا۔ وہی اب گنگا جی سے پار اترنے کیلئے ملاح سے بنتی کر رہے ہیں۔ بھگوان کی کیسی اوبھت لیلا ہے۔

پد نکھ نرکھی دیو سری ہرشی۔ سنی پربھو بچن موہن متی کرشی
کیوٹ رام رجایسو پاوا۔ پانی کٹھوتا بھری لئی آوا

پربھوجی کے ان بچنوں کو سن کر گنگاجی کی بدھی بھرم میں پڑ گئی۔ ملاح سے اس طرح پار اتارنے کی بنیتی کرتے دیکھ گنگاجی کو سروشکتیمان پربھو کی شکتی پر سندیہہ ہوگیا۔ پرنتو جب اس نے پربھو کے پاؤں کے ناخنوں کو دیکھا تو اپنے اُتپتی ستھان کو پہچان کر گنگاجی یہ وچار کرکے کہ کیول نر لیلا ہے۔ بہت پرسن ہوئیں۔ ملاح شری رام چندرجی کی آگیا پاکر کٹھوتے میں جل بھر کر لے آیا۔

اتی آنند اُمگی انوراگا۔ چرن سروج پکھارن لاگا
برشی سمن سُر سکل سہاہیں۔ ایہی سم پُنیہ پُنج کوؤ ناہیں

اتی انت پریم اور آنند کی اُمنگ سے شری رام چندرجی کے چرن کملوں کو ملاح دھونے لگے۔ سب دیوتا پھول برسا کر اس پر رشک کرنے لگے۔ کہ اس کے سمان پُنیہ کی راشی دوسرا کوئی نہیں ہے جیسے کہ پربھو کے چرن کملوں کو دھونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

پد پکھاری جل پان کری آپو سہت پریوار
پتر پار وکری پربھو پُنی مُدت گیئو لیئی پار

ملاح نے پربھو کے پاؤں دھوکر اپنے پریوار سمیت وہ چرنامرت پیا۔ اس پرکار پہلے اپنے پتروں کو سنسار ساگر سے پار کرکے وہ پرسن ہوکر پربھو شری رام چندرجی کو گنگاجی کے پار لے گیا۔

اُتری ٹھاڑھ بھئے سُر سری ریتا۔ سیا رامُو گہہ لکھن سمیتا
کیوٹ اُتری دنڈوت کینہا۔ پربھو ہی سکچ ایہی نہیں کچھ دینہا

شری سیتاجی اور شری رام چندرجی لکشمن اور نشادھ راج گوہ کے سمیت اُتر کر گنگاجی کی ریت میں کھڑے ہو گئے۔ تب ملاح نے اُتر کر ڈنڈوت کی۔ اس کو ڈنڈوت کرتے دیکھ پربھو شری رام چندرجی لجت گئے کہ اسے اسکی اُترائی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا ہیا کی سیا جانن ہاری۔ منی مُدری من مُدت اُتاری
کہیو کرپال لیہی اُترائی۔ کیوٹ چرن گہے اکلائی

پتی کے ہردے کی جاننے والی سیتاجی نے منی جڑت انگوٹھی پرسن من سے اپنی انگلی سے اتاری کرپالو بھگوان شری رام چندرجی نے ملاح سے کہا کہ اپنی اُترائی لے لیجئے۔ ملاح نے بیاکل ہوکر پربھو کے چرن پکڑ لئے۔

ناتھ آجو میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش دُکھ دارد داوا
بہت کال میں کینہی مجوری۔ آجو دینہی بِدھی بِتی بھلی بھوری

ملاح نے کہا۔ ہے ناتھ! ایسا کونسا پدارتھ ہے جو میں نے آج نہ پایا ہو۔ میرے دوش۔ دُکھ اور کنگالی کی جلن آج مٹ گئی ہے۔ میں نے بہت سمے تک مزدوری کی آج بدھاتا نے مجھے بھرپور مزدوری دی ہے۔

اب کچھ ناتھ نہ چاہیے مورے۔ دین دیال انوگرہ تورے
پھرتی بار موہی جو دیوا۔ سو پرساد میں سر دھری لیوا

ہے ناتھ! ہے دین دیال! آپ کی کرپا سے اب مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔ واپس لوٹتے سمے آپ مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرشاد سر ماتھے پر دھر لوں گا۔

بہت کینہہ پربھو لکھن سیا نہیں کچھ کیوٹ لیئی
بدا کینہہ کرونا تن بھگتی بمل بر دیئی

پربھو شری رام چندرجی و لکشمن اور سیتاجی نے بہت زور لگایا۔ پرنتو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھنڈار بھگوان شری رام چندرجی نے اپنی نرمل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وداع کیا۔

پتی دیور سنگ کُشل بہوری۔ آئی کروں جیہیں پوجا توری
سُنی سیا بنے پریم رس سانی۔ بھئی تب بمل باری بر بانی

وہ یہ کہیں پتی اور دیور کے ساتھ کُشل پوروک لوٹ کر تمہاری پوجا کروں۔ سیتاجی کی یہ نمرتا پریم رس سے بھری ہوئی پرارتھنا سُن کر گنگاجی کے بیچ میں سے یہ سُندر بانی ہوئی۔

سُنو رگھوبیر پریا بیدیہی۔ تو پربھاؤ جگ بدت نہ کیہی
لوکپ ہوہیں بلوکت تورے۔ تو ہی سیوہیں سب سدھی کر جورے

ہے شری رگھوناتھ جی کی پیاری جانکی! سُنو۔ تمہارے پربھاؤ کو سنسار میں کون نہیں جانتا۔ جن پر تم کرپا درشٹی ڈالتی ہو۔ وہ لوکپال ہو جاتے ہیں۔

سب سیدھیاں ہاتھ جوڑ کر تمہاری سیوا کرتی ہیں۔

تمہہ جو ہم ہی بڑی بنے سُنائی ۔ کرپا کینہی موہی دینہی بڑائی
تدپی دیبی میں دیبی اسیسا ۔ سپھل ہون ہت بنج باگیسا

آپ نے مجھ کو بڑی بڑائی سُنائی۔ وہ آپ نے مجھ پر کرپا کرکے بڑائی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی! میں اپنی بانی سپھل کرنے کے نمت آپ کو آشیرواد دیتی ہوں۔

پران ناتھ دیور سہت کُسل کوسلا آئی
پُوجہی سبہ من کامنا سُجسو رہی جگ چھائی

تم اپنے پران ناتھ اور دیور سمیت کُشل پوروک ایودھیا لوٹو گی۔ تمہاری سب کامنائیں پُوری ہوں گی۔ اور سنسار میں پھر تمہاری سُندر ریش وکیرتی پھیل جائے گی۔

گنگ بچن سُنی منگل مُولا ۔ مدت سیا سُرسری انوکُولا
تب پربھُو گوہ ہی کہیو گھر جاہو ۔ سُنت سُوکھ مکُھو بھا اُر داہو

گنگا جی کے منگل مول بچن سُن کر اور دیوی کو اپنے انوکُول جان کر سیتا جی بہت پرسن ہوئیں۔ تب پربھو نے نِشادراج گوہ کو گھر لوٹ جانے کے لئے کہا۔ پربھو کے یہ بچن سُن کر نشادراج کا مُنہ سوکھ گیا اور کلیجہ جلنے لگا۔

دین بچن گوہ کہہ کر جوری ۔ بنے سنیہو رگھو کُل منی موری
ناتھ ساتھ رہی پنتھو دیکھائی ۔ کری دن چاری چرن سیو کائی

نشادراج ہاتھ جوڑ کر دین بچن بولے۔ ہے رگھو کُل شرومنی آپ میری پرارتھنا سُنئے۔ میں چاہتا ہُوں کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو راستہ دکھاتا جاؤں اور کچھ دن آپ کے چرنوں کی سیوا کروں۔

جیہیں بن جائی رہب رگھو رائی ۔ پرن کُٹی میں کربی سُہائی
تب موہی کہن جیسی دیو رجائی ۔ سوئی کر ہیوں رگھو بیر دوہائی

ہے رگھو ناتھ جی! جس بن میں جا کر آپ رہیں گے وہاں میں سُندر پتوں کی جھونپڑی آپ کے رہنے کے لئے بنا دوں گا۔ تب

مجھے آپ جیسی آگیا دیں گے۔ ہے رگھو بیر آپ کی دوہائی ہے میں ویسا ہی کروں گا۔

سہج سنیہہ رام لکھی تاسو ۔ سنگ لینہہ گوہ ہردیاں ہُلاسو
پُنی گوہن گیاتی بولی سب لینہے ۔ کری پری توشو بدا تب کینہے

نشادراج کا سبھاوک پریم دیکھ شری رام چندر جی نے اُن کو ساتھ لے لیا۔ نشادراج اس سے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے پھر گوہ نے اپنی جاتی کے لوگوں کو بلا لیا۔ اور سنتشٹ کر کے وداع کیا۔

تب گن پتی سِو سُمری پربھو نائی سُرسری ہی ماتھ
سکھا انج سیا سہت بن گونو کینہہ رگھو ناتھ

تب گنیش جی اور شو جی کا سمرن کر کے اور گنگا جی کو مستک نوا کر پربھو شری رام چندر جی نشادراج لکشمن اور سیتا سمیت بن کو چلے۔

تیہی دن بھیو بٹپ تر باسُو ۔ لکھن سکھاں سب کینہہ سُپاسُو
پرات پرات کرت کری رگھو رائی ۔ تیرتھ راج دیکھ پربھو جائی

اس دن تو کسی ایک برکش کے نیچے نواس ہوا۔ لکشمن جی اور نشادراج نے سب آرام کا سامان لا کر دیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر اور سب پراتہ کرم (شوچ سندھیا ہون آدی) کر کے شری رگھو ناتھ جی نے تیرتھ راج پریاگ جا کر درشن کئے۔

سچو ستیہ شردھا پریہ ناری ۔ مادھو سرس میتو ہتکاری
چاری پدارتھ بھرا بھنڈارو ۔ پُنیہ پردیس دیس اتی چارُو

اُس تیرتھ راج پریاگ کا منتری ستیہ (سچائی) ہے۔ شردھا پریہ استری ہے۔ اور شری بینو مادھو جی جیسے ہتکاری متر ہیں۔ دھرم ارتھ کام موکش ان چاروں پدارتھوں سے بھنڈار بھرا ہے۔ اور وہ پوتر ویبھو اُس راج کا سُندر دیش ہے۔

چھیتر اگم گڑھ گاڑھ سُہاوا ۔ سپنے ہوں نہیں پرتی پچھنہہ پاوا
سین سکل تیرتھ بر بیرا ۔ کلش انیک دلن رن دھیرا

اس تیرتھ کا کشیتر دکھیت ہی دُرگم ہے مضبوط اور سُندر قلعہ ہے

جس کو پینے میں بھی پاپ رُوپی گام کرودھ آدک نہیں جیت سکتے۔ ساہے تیرتھ اس راجا کی شریشٹھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی سینا کو کچل ڈالنے والے رن دھیر یودھا ہیں۔

سنگمُو سنگھاسنُو سُتھی سوہا۔ چھتر واکھے بٹُو مُنی منو موہا
چنور جمُن اُرُو گنگ ترنگا۔ دیکھی ہوہیں دُکھ دارِد بھنگا

گنگا جمنا اور سرسوتی کا سنگم اس کا بہت ہی سندر سنگھاسن ہے۔ اکشے بٹ اس تیرتھ راج کا چھتر ہے جو مُنیوں کے من کو بھی موہت کرتا ہے۔ جمنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اُس کے چنور ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہی دُکھ اور کنگالی نشٹ ہو جاتی ہے۔

سیوہیں سکرتی سادھو شُچی پاوہی سب من کام
بندی بید پران گن کہہ ہیں بمل گُن گرام

پُنیہ آتما اور پوتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منورتھ پاتے ہیں۔ وید اور پران اس تیرتھ کے بھاٹ ہیں۔ جو اس کے نرمل گن سمُوہ کا ورنن کرتے ہیں۔

کو کہی سکئی پریاگ پربھاؤ۔ کلش پنج کُنجر مرگ راؤ
اس تیرتھ پتی دیکھی سُہاوا۔ سُکھ ساگر رگھوبر سکھ پاوا

اس تیرتھ راج پریاگ کے پربھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ جو کہ پاپ سمُوہ رُوپی ہاتھی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سندر تیرتھ راج کو دیکھ کر سُکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی کو بھی سُکھ ہوا۔

کہی سیا لکھن ہی سکھی سنائی۔ شری مُکھ تیرتھ راج بڑائی
کری پرنامُ دیکھت بن باگا۔ کہت مہاتم اتی انوراگا

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشاد راج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی پھر شری رام چندر جی نے اپنے شری مُکھ سے کہہ کر سنائی۔ اسکے بعد پرنام کر کے باغ اور بن دیکھے اور بڑے پریم سے اُن کا مہاتم کہا۔

ایہی بدھی آئی بلوکی بینی۔ سمرت سکل سمنگل دینی
مُدت نہائی کینہی سوسیوا۔ پوجی جتھا بدھی تیرتھ دیوا

اس پرکار شری رام چندر جی نے آکر تری بینی کا درشن کیا۔ جو سمرن کرنے سے ہی سب سندر منگلوں کو دینے والی ہے پرسن ہو کر اشنان کیا اور شو جی کی پوجا کی۔ اور ودھی انوسار تیرتھ دیوتاؤں کا پوجن کیا۔

تب پربھو بھرودواج پہیں آئے۔ کرت دنڈوت مُنی اُر لائے
مُنی من مود نہ کچھو کہی جائی۔ برہمانند راسی جنو پائی

تب پھر پربھو شری رام چندر جی بھردواج جی کے پاس آئے انہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ بھردواج جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ بھردواج جی کے من میں جتنا آنند ہوا۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو انہیں برہم آنند کی راشی ہاتھ آ گئی ہو۔

دینہی اسیس مُنیس اُر اتی آنند و اس جانی
لوچن گوچر سکرت پھل منہوں کیئے بدھی آنی

مُنیشور بھردواج جی نے انکو آشیرواد دیا۔ ہردے میں بہت ہی آنند ہوا۔ کہ آج بدھاتا نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے روپ میں مانو ان کے سمپُورن پُنیہ کرموں کے پھل کو پرتیکش روپ میں لا کر ان کی آنکھوں کے سامنے لا کر پرگٹ کر دیا ہے۔

کُسل پرسن کری آسن دینہے۔ پوجی پریم پری پورن کینہے
کند مُول پھل انکر نیکے۔ دیئے آنی مُنی منہوں امی کے

کشل پوچھ کر مُنی نے ان کو آسن دیا۔ اور پریم سمیت اُنکی پوجا کر کے انہیں پرسن کیا۔ پھر ایسے سندر کند مول پھل انکُر لا دیئے جو کہ مانو امرت ہی تھے۔

سیا لکھن جن سہت سُہائے۔ اتی رُچی رام مُول پھل کھائے
بگت سرم رام سُکھارے۔ بھردواج مردو بچن اچارے

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشاد راج سمیت شری رام چندر جی نے اُن سُندر کند مول پھل کو بڑے شوق سے کھایا۔ تھکاوٹ دُور ہو جانے پر شری رام چندر جی بہت سکھی ہوئے تب بھردواج جی نے پربھو سے کومل بچن کہے۔

آجو سپھل تپو تیرتھ تیاگو۔ آجو سپھل جپ جوگ براگو

سپھل سکل سُبھ سادھن ساجو۔ رام تمہہِں اولوکت آجو

ہے رام! آج میرا تپ، تیرتھ، تیاگ سب سپھل ہوا۔ آپ کے درشن کر کے۔ جپ۔ یوگ اور ویراگ بھی سپھل ہوا ہے رام! آپ کو دیکھ کر آج میرے سارے شُبھ سادھن بھی سپھل ہوئے۔

لابھ اودھی سُکھ اودھی نہ دوجی۔ تمہرے درس آس سب پوجی
اب کری کرپا دیہو بر ایہو۔ نج پد سرسج سہج سنیہو

اس لوک اور پرلوک میں جتنے لابھ اور سُکھ ہیں۔ آپ کے درشن بغیر ان کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کرپا کر کے مجھے یہی وردان دیجئے کہ آپ کے چرن کملوں میں میری سبھاوک پریتی ہو۔

کرم بچن من چھاڑی چھل جب لگی جن نہ تمہار
تب لگی سُکھ سپنیہوں نہیں کیئیں کوٹی اپچار

کیوں کہ جب تک جیو من بچن کرم سے سب چھل کپٹ چھوڑ کر آپ کے چرنوں سے شُدھ پریم نہیں کرتا۔ تب تک کروڑوں جتن کرنے سے بھی اُسے سپنے میں بھی سُکھ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

سُنی مُنی بچن رامُو سکچانے۔ بھاؤ بھگتی آنند اگھانے
تب رگھوبر مُنی سُجسُو سہاوا۔ کوٹی بھانتی کہی سب ہی سُناوا

بھردواج مُنی کے شُدھ بھگتی بھاؤ کے کارن آنند سے ترپت ہونے والے بھگوان شری رام چندر جی اُن کے بچن سُن کر بیوہارک درشٹی سے لجا گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی راج کے سُندر یش کو کروڑوں پرکار کہہ کر سب کو سُنایا۔

سو بڑ سو سب گُن گن گیہو۔ جیہی مُنیس تمہ آدر دیہو
مُنی رگھوبیر پرسپر نوہیں۔ بچن اگوچر سُکھ انوبھوہیں

شری رام جی بولے۔ ہے مُنی راج! وہی بڑا ہے اور وہی سب گُن گنوں کا بھنڈار ہے جس کو آپ آدر دیں۔ اس پرکار مُنی راج بھردواج اور شری رگھوناتھ جی دونوں آپس میں ایک دوسرے کو ڈنڈوت کرتے ہیں۔ اور ایسے اکتھ سُکھ کا انوبھو کرتے ہیں۔ کہ جو کہنے میں نہیں آسکتا۔ یعنی جس کا پار بانی نہیں پا سکتی۔

یہ سُدھی پائی پریاگ نواسی۔ بٹو تاپس مُنی سدھ اُداسی
بھردواج آشرم سب آئے۔ دیکھن دسرتھ سُوَن سہائے

یہ خبر سُن کر کہ شری رام لکشمن اور سیتا یہاں آئے ہیں۔ برہمچاری تپسوی، مُنی، سدھ اور اُداسی سب دسرتھ جی کے سُندر پُتروں کو دیکھنے کے لئے بھردواج آشرم میں آئے۔

رام پرنام کینہہ سب کاہو۔ مُدِت بھئے لہی لوین لاہو
دیہیں اسیس پرم سُکھ پائی۔ پھرے سراہت سُندرتائی

شری رام چندر جی نے سب کو پرنام کیا۔ اُن کے درشن کر کے نیتروں کا لابھ اُٹھا کر سب پرسن ہوئے اور پرم آنند پا کر آشیرواد دیا۔ پھر شری رام جی کے سُندر روپ کی پرشنسا (تعریف) کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

رام کینہہ بشرام نسی پرات پریاگ نہائی
چلے سہت سیا لکھن جن مُدِت مُنی ہی سرنائی

رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اُٹھ کر پریاگ راج میں اشنان کیا اور پرسن ہو کر مُنی جنوں کو ڈنڈوت پرنام کر کے سیتا لکشمن اور سیوک گُہ کے سہت آگے چلے۔

رام سپریم کہیو مُنی پاہیں۔ ناتھ کہئے ہم کیہی مگ جاہیں
مُنی من بہسی رام سن کہہیں۔ سُگم سکل مگ تمہ کہوں آہیں

چلتے سمے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھردواج مُنی سے کہا۔ ہے ناتھ! کہئے ہم کس مارگ سے جائیں۔ مُنی من میں ہنسے اور رام جی سے کہنے لگے۔ کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سُگم ہیں۔

ساتھ لاگی مُنی سِشیہ بولائے۔ سُنی من مُدِت پچاسک آئے
سبنہہ رام پر پریم اپارا۔ سکل کہہیں مگو دیکھ ہمارا

مارگ دکھلانے کے لئے اُن کے ساتھ بھیجنے کو بھردواج نے اپنے شاگردوں کو بُلایا۔ بھگوان کے ساتھ جانے کی خبر سُن کر کوئی پچاس

شاگرد وہاں آ گئے۔ سبھی کو شری سیتا رام جی سے ادھک پریم ہے۔ سب یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے مارگ اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے۔

مُنی بٹُو چار سنگ تب دینہے۔ جنہہ بہو جنم سُکرت سب کینہے
کری پرنام رشی آیسُو پائی۔ پریم سہت ہرِیاں چلے رگھو رائی

اُن میں سے چار برہمچاریوں کو بھردواج جی نے رام کے ساتھ کر دیا۔ جنہوں نے ان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔ جنہوں نے جنم جنمانتر میں شبھ کرم کئے تھے پھر شری رگھو ناتھ جی نے رِشی کو پرنام کیا۔ اور اُنکی آگیا پاکر پریم من سے وہ چل دیئے۔

گرام نکٹ جب نکسہیں جائی۔ دیکھہیں درس ناری نر دھائی
ہوہیں سناتھ جنم پھل پائی۔ پھریں دُکھیت منو سنگ پٹھائی

جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ اُن کے درشن کرنے کے لئے استری پُرش دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ ناتھ دیتیم۔ بے آسرا استری پُرش پربھو کے درشن پاکر سناتھ (خاوند والے) ہوکر اپنے جنم سپھل پاتے ہیں۔ اُنکے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ اور شریر وہیں رہ جاتے ہیں۔ جس سے وہ دُکھی ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔

بدا کئے بٹو بنئے کری پھرے پائی من کام
اُتری نہائے جمُن جل جو سریر سم سیام

جب جمنا کے کنارے پر پربھو پہنچے تو انہوں نے چاروں برہمچاریوں سے بنتی کر کے انہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من چاہی وستو پاکر لوٹے۔ جمنا کے پار اُتر کر پربھو شری رام چندر جی نے سمیت لچھمن سیتا اور گوہ کے جمنا جی میں اشنان کیا۔ جس کا پانی اُنکے سانولے شریر کے سمان سانولے رنگ کا تھا۔

سُنت تیر باسی نر ناری۔ دھائے نج نج کاج بساری
لکھن رام سیا سُندر تائی۔ دیکھ کرہیں نج بھاگیہ بڑائی

جمنا جی کے کنارے رہنے والے استری پُرش یہ سنکر کہ شری رام لکھن سیتا اور گوہ سمیت یہاں آئے ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے لئے اپنے کام دھندے چھوڑ کر دوڑ آئے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر

رُوپ کو دیکھکر وہ اپنے سوبھاگیہ (خوش قسمتی) کی بڑی بڑائی کرتے ہیں۔

اتی لالسا بسہیں من ماہیں۔ ناؤں گاؤں بوجھت سکچا ہیں
جے تنہہ مہوں بیئے بردھ سیانے۔ تنہہ کری جگتی رام پہچانے

اُن کے من میں اتی انت لالسا ہے کہ اُنکے نام اور گاؤں کا پتہ پوچھیں۔ پرنتو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے جگتی سے شری رام چندر جی کو پہچان لیا

سکل کتھا تنہہ سبہی سُنائی۔ بنہی چلے پتو آیسُو پائی
سُنی سب بشاد سکل پچھتا ہیں۔ رانی رائے کینہہ بھل ناہیں

اُن بوڑھے اور چتر پرشوں نے باقی سب استری پرشوں کو ساری کتھا کہہ سنائی کہ پتا کی آگیا پاکر یہ بن کو جا رہے ہیں۔ یہ سُنکر سب کو کلیش ہوا اور وہ پچھتانے لگے۔ کہ راجا اور رانی نے ان کو ایسی آگیا دے کر اچھا نہیں کیا۔

تیہی اوسر ایک تاپسُو آوا۔ تیج پنج لگھو بیس سُہاوا
کبی الکھت گتی بیشو براگی۔ من کرم بچن رام انوراگی

اتنے میں وہاں ایک تپسوی آیا۔ جو تیج کا پنج (خزانہ) تھا۔ عمر جس کی چھوٹی تھی۔ اور رُوپ جس کا سُندر تھا۔ وہ کوئی گمنام کوی تھا۔ جو اپنا نام اور پتہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُس نے ویرکت پرشوں کا سا بھیس دھارن کیا ہوا تھا۔ اور وہ من بچن کرم سے بھگوان کا پریمی تھا۔

سجل نین تن پُلکی نج اشٹ دیو پہچانی
پریو دنڈ جمی دھرنی تل دسا جائی نہ بکھانی

اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر اُس کے نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے دارے پریم کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ ڈنڈے کے سمان پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کی اس پریم دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام سپریم پُلکی اُر لاوا۔ پرم رنک جنو پارسُو پاوا
منہوں پریم پرمارتھ دوؤ۔ ملت دھرے تن کہہ سب کوؤ

شری رام چندر جی نے پریم سے پلکت ہو کر اُسے چھاتی سے لگا لیا

کسے اتنا آنند ہوا۔ مانو جیسا کنگال کو پارس مل گئی ہو۔ سب کوئی کہنے لگے کہ پریم اور سوندریہ دونوں شریر دھارن کرکے آپس میں مل رہے ہیں۔

پھوری لکھن پانیہہ سوئی لاگا۔ لینہہ اٹھائی امگی انوراگا
پنی سیا چرن دھوری دھری سیسا۔ جننی جانی سسو دینی اسیسا

پھر اس نے لکشمن جی کے چرن پکڑ لئے۔ انہوں نے پریم بھری امنگوں سے اسے اٹھا لیا۔ پھر اس نے سیتاجی کے چرنوں کی دھول اٹھا کر سر پر رکھی۔ سیتاجی نے اسے اپنا بچہ جان کر آشیرواد دیا۔

کینہہ نشاد دنڈوت تیہی۔ ملیئو مدت لکھی رام سنیہی
پنیت نین پٹ روپ پیوش شا۔ مدت سیتو پائی جمی بھوکھا

نشاد راج نے اس تپسوی کو ونڈوت پرنام کیا۔ وہ رام جی کا پریمی جان کر نشاد راج سے بڑا پرسن ہو کر ملا۔ وہ تپسوی اپنے نیتر روپی دونوں میں شری رام کے سندر روپ روپی امرت کو پی کر اتنا آنندت ہوا۔ مانو بھوکے کو کوئی ذائقہ دار لذیذ بھوجن مل گیا ہو۔

تے پتو ماتو کہہو سکھی کیسے۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے
رام لکھن سیا روپ نہاری۔ ہوہیں سنیہہ بیکل نر ناری

ادھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں۔ ایک دوسری سے کہنے لگی۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کتنے پتھر دل ہونگے جنہوں نے ان نازک بالکوں کو بن میں بھیج دیا۔ رام لکشمن اور سیتاجی کے روپ کو دیکھ کر سب استری پرش پریم وش ویاکل ہو گئے۔

تب رگھوبیر انیک بدھی سکھی سکھا دلو دینہہ
رام رجائیسو سیس دھری بھون گونو تیس کینہہ

تب رگھوناتھ جی نے بہت طرح سے نشاد راج کو سمجھایا۔ اس نے بھگوان کی آگیا کو سر ماتھے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کوچ کیا۔

پنی سیا رام لکھن کر جوری۔ جمن ہی کینہہ پرنامو بہوری
چلے سسی سیا مدت دوؤ بھائی۔ رپی تنو جا کئی کرت بڑائی

تب سیتاجی۔ شری رام چندر جی اور لکشمن جی تینوں نے ہاتھ جوڑ کر جمنا جی کو پھر پرنام کیا۔ اور سورج کنیا جمنا جی کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے پرسن ہو کر سیتاجی سمیت دونوں بھائی آگے چلے۔

پتھک انیک ملہیں مگ جاتا۔ کہہیں سپریم دیکھی دوؤ بھراتا
راج لکھن سب انگ تمہارے۔ دیکھی سوچ اتی ہردیہ ہمارے

راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پریم پوروک کہتے ہیں۔ کہ تمہارے انگ انگ سے راج لکشن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں۔

مارگ چلہو پیادیہی پائیں۔ جیوتش جھوٹھ ہمارے بھائیں
اگمو پنتھ گری کانن بھاری۔ تیہی مہن ساتھ ناری سکماری

تم لوگ راج کمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پیدل جا رہے ہو۔ اس سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ جوتش شاستر سب جھوٹا ہی ہے بڑے بڑے پہاڑی اور گم (دشوار گذار) راستے ہیں۔ کیسا بھیانک بن ہے۔ تس پر تمہارے ساتھ نازک بدن استری بھی ہے۔

کری کیہری بن جائی نہ جوئی۔ ہم سنگ چلہیں جو آئیسو ہوئی
جاب جہاں لگی تہاں پہنچائی۔ پھر ب بہوری تمہہ ہی سر نائی

ہاتھی اور شیروں سے بھرا ہوا یہ بن اتنا بھیانک ہے کہ دیکھا تک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ آپ جہاں تک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پرنام کرکے لوٹ آئیں گے۔

ایہی بدھی پوچھہیں پریم بس پلک گات جلو نین
کرپا سندھو پھیرہیں تنہہ ہی کہی بنیت مردو بین!!

اس پرکار پریم وش ہو کر مسافر پلکت شریر ہو کر اور نیتروں میں پریم آنسو بھر کر ان سے پوچھتے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان پریم بھرے کومل نمر پوروک بچن کہہ کر انہیں لوٹا دیتے ہیں۔

جے پر گانو بسہیں مگ ماہیں۔ تنہہ ہی ناگ سر نگر سہاہیں
کیہیں سکرتیں کیہی گھری بسائیں۔ دھنیہ پنیہ مئے پرم سہاہیں

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس راہ میں جو گاؤں اور قصبے بسے ہوئے ہیں۔ اُن کے سوبھاگیہ کو دیکھ کر ناگ اور دیوتاؤں کے گاؤں اور شہر اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کس پنیہ آتما نے کس شبھ گھڑی میں ان گاؤں اور قصبوں کو بسایا تھا۔ جو آج اتنے سوبھاگیہ شالی۔ پنیہ مئے اور پریم مُگدھ ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں رام چرن چلی جاہیں۔ تنہہ سمان امراوتی ناہیں
پُنیہ پُنج مگ نِکٹ نواسی۔ تنہہ ہی سراہہیں سُر پُر باسی

جہاں جہاں پربھو شری رام چندر جی کے چرن پڑتے ہیں اُنکے سمان اِندر پُری بھی نہیں ہے۔ رستے کے پاس رہنے والے استری پُرش بھی پُنیہ کی راشی ہیں۔ جن کے بھاگ کی سراہنا دیولوک کے رہنے والے دیوتا بھی کرتے ہیں۔

جے بھری نین بلوکہیں رام ہی۔ سیتا لکھن سہت گھن سیام ہی
جے سر سرِت رام اوگاہیں۔ تنہہ ہی دیو سر سرِت سراہہیں

جو نیتر بھر کر سیتا لکشمن سہت گھن شیام شری رام چندر جی کے درشن کرتے ہیں۔ جن سروروں (تالابوں) ندیوں میں شری رام چندر جی اشنان کرتے اور پار کرکے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے تالاب اور ندیاں بھی اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔

جیہی ترو تر پربھو بیٹھہیں جائی۔ کرہیں کلپترو تاسو بڑائی
پرسی رام پد پدم پراگا۔ مانتی بھومی بھوری نج بھاگا

جس برکش کے تلے پربھو شری رام چندر جی بیٹھ کر آرام کرتے ہیں کلپ برکش بھی اس برکش کی پرشنسا کرتے ہیں۔ بھگوان کے چرن کملوں کی رج کا سپرش کرکے دھرتی بھی اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتی ہے۔

چھانہہ کرہیں گھن بِبُدھ گن برسہیں سمن سِہاہیں
دیکھت گری بن بہگ مرگ رامو چلے مگ جاہیں

راستے میں بادل چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں

اور رشک کر رہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندر جی پہاڑ۔ جن۔ پنچھی پشوؤں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

سیتا لکھن سہت رگھو رائی۔ گاؤں نکٹ جب نکسہیں جائی
سُنی سب بال برِدھ نر ناری۔ چلہیں ترت گرہ کاج بِساری

سیتا لکشمن کے سہت شری رگھوناتھ جی جس گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ تب اُن کے آنے کی خبر سنکر بالک بوڑھے استری پُرش اپنے گھر کے کام دھندے چھوڑ کر اُن کے درشن کے لیے چل پڑتے ہیں۔

رام لکھن سیا روپ نہاری۔ پائی نین پھلو ہوہیں سُکھاری
سجل بلوچن پُلک سریرا۔ سب بھئے مگن دیکھی دوؤ بیرا

رام لکشمن اور سیتا جی کے سندر روپ کو دیکھ کر وہ نیتروں کا پھل پاکر سُکھی ہوتے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ شریر پُلکت ہو گیا۔ دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم مگن ہو گئے۔

برنی نہ جائی دسا تنہہ کیری۔ لہی جنو رنکنہہ سُرمنی ڈھیری
ایکنہہ ایک بولی سکھ دیہیں۔ لوچن لاہو لیہو چھن ایہیں

اُنکی دشا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ مانو کنگال کو چنتا منی کی ڈھیر ہاتھ آ گئی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر شکشا دیتے ہیں کہ اسی چھن نیتروں کا لابھ اُٹھالو۔

رامہی دیکھی ایک انورا گے۔ چتوت چلے جاہیں سنگ لاگے
ایک نین مگ چھبی اُر آنی۔ ہوہیں سِتھل تن من بر بانی

کوئی تو رام جی کے سُندر روپ پر مست ہوا۔ انہیں دیکھتا ہوا اُن کے ساتھ چلا جا رہا ہے۔ تو کوئی نیتر مارگ سے اُنکی شوبھا کو ہردے میں لے جاکر شریر من اور بانی سے سکتے کی سی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک دیکھی بٹ چھانہہ بھلی ڈاسی مردل ترن پات
کہہیں گنوائیے چھنکُ شرمُ گونب ہیں کہ پرات

کوئی ایک سُندر بڑ کا سایہ دیکھ کر سُندر کومل گھاس اور پتے بچھا کر کہتا ہے کہ تھکاوٹ چلی بھرِ یہاں بیٹھ کر دُور کیجئے۔ پھر چاہے تو ابھی

جانا یا پھر سویرے اُٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس کلپ(؟) آتہیں پانی۔ اپنچھے ناتھ کہیں مردو بانی
سُنی پریم بچن پرتی اتی دیکھی۔ رام کرپال سوسیل بسیکھی

کوئی پانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کومل بانی سے کہتا ہے۔ ہے ناتھ! آچمن کر لیجیے۔ اُن کے پریم بچن سُنکر اور اُن کی بہت ہی پریتی دیکھکر کرپالو اور پرم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمت سیا من ماہیں۔ گھرک بلمبو کینہہ بٹ چھاہیں
مُدت ناری نر دیکھہیں سوبھا۔ رُوپ انُوپ نین منتو لوبھا

من میں سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے برگد کے سایہ کے تلے آرام کیا۔ استری پُرش پرسن ہو کر ان کی شوبھا دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے انوپم (لاثانی) روپ کو دیکھکر سب کے من مگن ہو گئے۔

ایک ٹک سب سوہہیں چہوں اورا۔ رام چندر مُکھ چند چکورا
ترُن تمال برن تنو سوہا۔ دیکھت کوٹی مدن منو موہا

سب لوگ ٹکٹکی لگائے چاروں طرف سے شوبھا پاتے ہوئے چکور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر مُکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جوان تمال برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سانولا شریر اتنی شوبھا پا رہا ہے۔ جسے دیکھ کر کروڑوں کام دیو کے من موہت ہو جاتے ہیں۔

دامنی برن لکھن سُٹھی نیکے۔ نکھ سکھ سُبھگ بھاوتے جی کے
مُنی پٹ کٹنہہ کسیں تُونیرا۔ سوہہیں کر کملنی دھنو تیرا

بجلی کے سے تیج میئے رنگ کے لکشمن بہت ہی سُندر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سُندر ہیں اور من کو موہنے والے ہیں۔ دونو بھائی مُنیوں کے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور کمر میں ترکش کسے ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پاتے ہیں۔

جٹا مکٹ سیسنی سُبھگ اُر بھج نین بسال
سرد پرب بدھو بدن بر لست سوید کن جال

اُن کے سروں پر سُندر جٹاؤں کے مکٹ ہیں۔ چھاتی، بھجائیں اور نہایت خوشنما ہیں۔ سرد پونماشی کے چندرماں کے سمان سندر مُکھوں پر پسینے کے بوندوں کے سموہ شوبھا پا رہے ہیں۔

برنی نہ جائی منوہر جوری۔ سوبھا بہت تھوری متی موری
رام لکھن سیا سُندر تائی۔ سب چیتو ہیں چیت من متی لائی

ایسے سُندر دونو بھائیوں کی منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کی شوبھا اپار اور میری بُدھی بہت ہی تھوڑی ہے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو سب لوگ من بدھی اور چیت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

تھکے ناری نر پریم پیاسے۔ منہوں مرگی مرگ دیکھی دیا سے
سیا سمیپ گرام تیا جاہیں۔ پوچھت اتی سنیہاں سکچا ہیں

گاؤں کی استریاں سیتا جی کے پاس جاتی ہیں۔ پرنتو اُنکے پرتی اتی انت پریم کے کارن ان سے کچھ پوچھنے میں لجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگہیں پائیں۔ کہہیں بچن مردو سرل سُبھائیں
راجکماری بنئے ہم کرہیں۔ تیا سبھائیں کچھ پوچھت ڈرہیں

بار بار سب اُنکے پاؤں پڑتی ہیں اور سبھاؤ سے ہی سیدھے سادے کومل بچن کہتی ہیں۔ پرنتو استری سبھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے ڈرتی بھی ہیں۔

سوامنی اوِنئے چھمبی ہماری۔ بلگو نہ مانب جانی گنواری
راج کنور دوؤ سہج سلونے۔ انہہ تیں لہی دُتی مرکت سونے

ہے سوامنی! ہماری گستاخی معاف۔ ہمیں گاؤں کی گنواری استریاں جان کر غصہ نہ کرنا۔ یہ دونو راجکمار سبھاؤ سے ہی پرم سندر ہیں۔ اور نیلم منی اور سونے نے ان دونوں سے ہی سندرتا اور چمک لے کر شوبھا پائی ہے۔

سیامل گور کسور بر سُندر سُشما این

سرد سر بباری ناتھ ملکھو سرد سروُرہ نین
ایک کا سانولا اور دُوسرے کا گورا رنگ ہے۔

چڑھتی ہوئی جوانی کی اوستھا ہے۔ دونوں ہی پرم شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ سرد اندو کے پورن چندرما کے سمان سندر اُنکے چہرے ہیں۔ اور سرد رِتُو کے کمل کے سمان سُندر اُن کی آنکھیں ہیں۔

ماس پارائن سولھواں وشرام

نواہن پارائن چوتھا وشرام

کوٹی منوج لجاوَنہارے۔ سُمُکھی کہہُو کو آہی تُمھارے
سُنی سنیہہ مئے منجُل بانی۔ سکچی سیا من مہُوں مُسکانی

یہ دونو کروڑوں کام دیوتاؤں کو بھی اپنے سُندر رُوپ سے لجانے والے ہیں۔ تب سُندر مُکھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے۔ اُنکی ایسی پریم بھری سندر بانی کو سُنکر سیتا جی لجا گیئں اور من ہیں من مسکرائیں۔

تنہہ ہی بلوکی بلوکتی دھرنی۔ دُہُوں سکوچ سکچتی بربرنی
سکُچی سپریم بال مرگ نینی۔ بولی مدُھر بچن پکبینی

اُن استریوں کو دیکھکر سیتا جی زمین کی طرف آنکھیں نیچی کرکے دیکھنے لگیں۔ دونو طرف ہی سنکوچ ہے۔ یدی وہ اُن کو اُتر دیتی ہیں تو اُنھیں رشتہ بتانے میں استری سبھاو کے کارن لجا آتی ہے۔ اور یدی وہ اُن کی بات کا اُتر نہ دے تو گاؤں کی شدھ سبھاو استریاں نراش ہو جائیں گی۔ اسلئے سیتا جی بس وپیش میں پڑ گیئں۔ آخر بال مرگ نینی اور کوئل کے سمان مدھر بانی والی سیتا جی پریم سہت لجاتی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔

سہج سبھائے سبھگ تن گورے۔ نامُو لکھن لگھُو دیور مورے
بہُوری بدنُو بدھُو آنچل ڈھانکی۔ پیا تن چتئی بھونہہ کری بانکی
کھنجن منجُو ترتیچھے نینہی۔ نج پتی کہہُو تنہہ ہی سیا سینی

بھئیں مُدت سب گرام بدھوٹیں۔ رنکنہہ رائے راسی جنُو لُوٹیں

یہ جو سہج سبھاؤ سے ہی سندر اور گورے شریر کے ہیں اُنکا نام لکشمن ہے۔ یہ میرے چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چندر مکھ کو آنچل سے ڈھاک کر شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر بھوئیں ترچھی کرکے کھنجن پنچھی کے سے سُندر نیتروں کو ترچھے کرکے سیتا جی نے شری رام جی کی اور اشارہ کرکے انہیں کہا کہ یہ میرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرسن ہو گیئں۔ مانو کنگالوں نے دھن کے ڈھیر لُوٹ لئے ہوں۔

اتی سپریم سیا پاین پری بہُو بدھی دیہیں اسیس
سدا سوہاگنی ہوہُو تم جب لگی مہی اہی سیس

وہ اتی انت پریم سے سیتا جی کے پاؤں پکڑ کر بہت پرکار سے اُنہیں آشیش (دُعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرتھوی شیش ناگ جی کے سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم پتی پریہ ہوہُو۔ دیبی نہ ہم پر چھاڑب چھوہُو
پُنی پُنی بنئے کرئیے کر جوری۔ جوں ایہی مارگ پھرئیے بہوری
درسنُو دیب جانی نج داسی۔ لکھیں سیاں سب پریم پیاسی
مدُھر بچن کہی کہی پرتیوشیں۔ جنُو کمدنیں کومُدیں پوشیں

پاربتی کے سمان تُم اپنے پتی کی سدا پیاری بنی رہو۔ ہم پر سدا ہی کرپا

درشٹی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہیں۔ کہ اگر آپ واپسی کے سمے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی داسی جان کر درشن دیتی جانا۔ سیتاجی نے سب کو پریم کی پیاسی دیکھکر میٹھے بچن کہہ کہہ کر انہیں سنتشٹ کیا۔ مانو چاندنی نے کمدنیوں کو کھلا کر اُن کا پالن کیا ہو۔

تب ہیں لکھن رگھوبر رُکھ جانی۔ پوچھیو مگو لوگنہی مردو بانی
سنت ناری نر بھئے دُکھاری۔ پُلکت گات بلوچن باری

تب شری رام چندرجی کی اچھا دیکھ کر لکشمن جی نے لوگوں سے کومل بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پُرش دُکھی ہو گئے۔ اُن کے شریر پُلکت ہو گئے۔ اور آنکھوں میں ویوگ کے مارے پریم آنسو بھر آئے

مٹا مودو من بھئے ملینے۔ بدھی ندھی دینہہ لیت جنو چھینے
سمجھی کرم گتی دھیرج کینہا۔ سودھی سُگم مگو تنہہ کہی دینہا

ان کا آنند مٹ گیا۔ من اُداس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ دیکر چھین لیا ہو۔ کرم گتی سمجھکر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح نشچے کر کے آسان راستہ اُنہیں بتلا دیا۔

لکھن جانکی سہت تب گوَنُو کینہہ رگھوناتھ
پھیرے سب پریہ بچن کہی لئے لائی من ساتھ

تب شری رام چندرجی نے لکشمن اور سیتا سہت وہاں سے کوچ کیا۔ اور سب لوگوں کو پیارے بچن کہہ کر واپس لوٹایا۔ پرنتو اُن کے من بھگوان کے ساتھ ہی چلے گئے۔

پھرت ناری نر اَتی پچھتا ہیں۔ دیوہی دوشو دیہہ تیا من ماہیں
سہت بشاد پرسپر کہہیں۔ بدھی کرتب اُلٹے سب اہہیں

واپس لوٹتے ہوئے وہ استری پُرش بڑا ہی پچھتاتے ہیں۔ اور من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی دُکھ کے ساتھ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل اُلٹے ہیں۔

نپٹ نرنکش نٹھر نسنکو۔ جیہیں سسی کینہہ سرج سکلنکو
رُوکھ کلپتر ساگر کھارا۔ تیہیں پٹھئے بن راج کمارا

بدھاتا بالکل سے نتر کُش نردئی اور نڈر ہے۔ جس نے چندرما کو روگی اور کلنکت کر دیا ہے (روگی اس لئے کہ وہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور کلنکت اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے) سب کاماناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنا دیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اسی نے ہی ان سندر راج کماروں کو بن میں بھیجا ہے۔

جوں پے انہہ ہی دینہہ بنباسو۔ کینہہ بادی بدھی بھوگ بلاسو
اے بچرہیں مگ بنو پد ترانا۔ رچے بادی بدھی باہن نانا

جب بدھاتا نے ایسے سندر راجکماروں کو بنباس دے دیا۔ تو اُس نے بھوگ ولاس کس کے لئے بنائے! ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔ جب ایسے سندر نازک بدن راجکمار بن میں ننگے پاؤں چل رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پرکار کی سواریاں کس مطلب کے لئے بنائیں۔ ارتھات اُنکی رچنا ویرتھ ہی ہے۔

اے مہی پرہیں ڈاسی کُش پاتا۔ سُبھگ سیج کت سرجت بدھاتا
نروپ باس انہہ کہ بدھی دینہا۔ دھول دھام رچی رچی شرمو کینہا

جب یہ سندر راج کمار گھاس اور پتّوں کا بچھونا کر کے زمین پر سوتے ہیں۔ تو سندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے! جب بدھاتا نے اُن کو برکشوں کے سایہ تلے نواس دیا ہے تو بڑے بڑے سندر محلوں کی رچنا کر کے مُفت میں اتنی محنت کس لئے کی۔!

جوں اے مُنی پٹ دھر جٹل سُندر سُٹھی سُکمار
بِبِدھ بھانتی بھوشن بسن بادی کئے کرتار

جب یہ سُندر اور بالکل ہی نازک بدن ہو کر بھی مُنیوں کے بستر پہنتے اور سر پر جٹا دھارن کرتے ہیں تو بھانت بھانت کے گہنے کپڑے بدھاتا نے کس مطلب کے لئے بنائے۔! ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔

جوں اے کند مُول پھل کھاہیں۔ بادی سُدھا دی اسن جگ ماہیں
ایک کہہ ہیں اے سہج سُہائے۔ آپو پرگٹ بھئے بدھی نہ بنائے

جب یہ کند مُول پھل کھاتے ہیں۔ تو سنسار بھر میں امرت آدی بھوجن ویرتھ بنائے گئے ہیں۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ اے ضیائی! یہ تو

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پرگٹ ہوئے بدھاتا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی بید کہی بدھی کرنی۔ شرون نین من گوچر برنی
دیکھو کھوجی بھُون دس چاری۔ کہاں اس پُرش کہاں اسی ناری

سننے۔ دیکھنے اور سوچنے میں آنے والی بدھاتا کی جو کرنی ویدوں نے کہی ہے۔ وہاں تک چودہ لوکوں میں ڈھونڈ کر دیکھیے۔ کہیں بھی ان راجکماروں جیسے پُرش اور سیتا جیسی استری نہیں ہے۔ اس لئے یہ تینوں الوکک ہیں۔

انہہ دیکھی بدھی منو انو راگا۔ پٹتر جوگ بنائے لاگا
کینہہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تیہہ ایرشا بن آنی دُرائے

انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مُگدھ ہو گیا۔ تب وہ بھی اُن کے مقابلے کے دوسرے استری پُرش بنانے لگا۔ اس نے بہت زور لگایا۔ پرنتو اُن کے مقابلے کا ایک بھی پُرش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اُس نے اُن کو بن میں لا کر چھپا دیا۔

ایک کہہیں ہم بہت نہ جانہیں۔ آپہو پرم دھنیہ کری مانہیں
تے پُنی پُنیہ پنج ہم لیکھے۔ جے دیکھہیں دیکھیہہیں جنہہ دیکھے

کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی سوبھاگیہ سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں اُن کے درشن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں اور جو آئندہ دیکھیں گے وہ سب بڑے ہی پُنیہ آتما ہیں۔

ایہی بدھی کہی کہی بچن پریہ لیہیں نین بھری نیر
کمی چلیہیں مارگ اگم سُٹھی سُکمار سریر

اس پرکار سب لوگ پیارے بچن کہہ کہہ کر نیتروں میں آنسو بھر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سُندر کومل بدن کیسے کٹھن راستے پر چلیں گے۔

ناری سنیہہ بکل بس ہوہیں۔ چکیں سانجھ سمے جنو سوہیں
مرد پد کمل کٹھن مگو جانی۔ گہبری ہردیاں کہہیں بربانی

استریاں تو پریم کے مارے ویاکل ہو رہی ہیں۔ مانو شام کے وقت چکوی ویوگ کی پیڑا سے دُکھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کٹھن اور شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرن کملوں کو کومل جان کر ویاکل ہردے سے کومل بانی سے کہتی ہیں۔

پرست مرُدل چرن ارونارے۔ سکچتی مہی جمی ہردے ہمارے
جوں جگدیش انہہ بن تو دینہا۔ کس نہ سُمن مے مارگ کینہا

اُن کے کومل اور لال لال چرنوں کو چھوتے ہی پرتھوی اپنے سخت سبھاؤ کے کارن ان کو ان کومل چرنوں کی سپرش کے ایوگیہ سمجھ کر ویسے ہی لجاتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے ہردے اپنے آپ کو انکے الوکک درشنوں کے ایوگیہ سمجھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ اگر جگدیشور نے انہیں بنباس ہی دینا تھا تو اُن کے لئے کٹھن راستوں میں پھول کیوں نہ بچھا دیئے۔

جوں ماگا پایئے بدھی ماہیں۔ اے رکھیہیں سکھی آکھنہہ ماہیں
جے نر ناری نہ اوسر آئے۔ تنہہ سیا رامو نہ دیکھین پائے

اے سکھی! اگر بدھاتا ہمیں اپنی منہ مانگی مراد دے دیں تو ہم اُن سے مانگ کر ان تینوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں۔ جو استری پُرش کسی کارن وش موقع پر حاضر نہ تھے اور انہوں نے سیتا اور رام جی کو نہیں دیکھا۔

سُنی سُروپ بوجھہیں اکلائی۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی
سمرتھ دھائی بلوکہیں جائی۔ پرمدت پھیرہیں جنم پھل پائی

وہ اُن کے سُندر سروپ کو کانوں سے سُن کر ہی ویاکل ہوئے پوچھتے ہیں۔ کہو بھائی! اب تک وہ کتنی دُور تک نکل گئے ہوں گے! سامرتھ ہوئے تو دوڑ کر اُن کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرسن ہوتے واپس لوٹ آتے ہیں۔

ابلا بالک برددھ جن کر میجہیں پچھتا ہیں
ہوہیں پریم بس لوگ اہی رامو جہاں جہاں جاہیں

جن میں دوڑنے کی شکتی نہیں وہ ابلا استریاں۔ بالک اور بوڑھے

ہاتھ مل مل کر چھپاتے ہیں۔ اس پرکار جہاں جہاں سے بھی پربھو گذر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے وش میں جاتے ہیں۔

گاؤں گاؤں اس ہوئی آنندو۔ دیکھی بھانو کل کیرو چندو ॥
جے کچھو سماچار سنی پاوہیں۔ تے نرپ رانی ہی دوش لگاوہیں ॥

سوریہ ونش روپی کمدنی کے کھلانے اور پوشن کرنے والے چندرما سروپ شری رام چندر جی کو دیکھ کر گاؤں گاؤں میں ایسا ہی آنند ہو رہا ہے۔ جو کوئی ان کے بن جانے کی ساری کتھا کو سن پاتے ہیں۔ وہ راجہ دشرتھ اور رانی کیکئی کو دوش لگاتے ہیں۔

کہہں ایک اتی بھل نرناہو۔ دینہہ ہم ہی جوئی لوچن لاہو ॥
کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں۔ باتیں سرل سنیہہ سہائیں ॥

کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے ہمیں نیتروں کا لابھ دیا۔ استری پرش آپس میں سیدھی سادی پریم بھری سندر باتیں کر رہے ہیں۔

تے پتو ماتو دھنیہ جنہہ جائے۔ دھنیہ سو نگرو جہاں تے آئے ॥
دھنیہ سو دیش سیل بن گاؤں۔ جہاں جہاں جاہیں دھنیہ سوئی ٹھاؤ ॥

وہ ماتا پتا دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھنیہ ہے۔ جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پربت بن اور گاؤں دھنیہ ہے اور وہ ستھان بھی دھنیہ ہے جہاں جہاں یہ جاویں گے۔

سکھو پایو برنچی رچی تیہی۔ اے جیہی کے سب بھانتی سنیہی ॥
رام لکھن پتھی کتھا سہائی۔ رہی سکل مگ کانن چھائی ॥

برہما جی نے بھی اس پرش کو رچ کر سکھ پایا ہے۔ جس کے سب پرکار سے شری رام چندر جی ہتکاری ہیں۔ شری رام اور لکشمن نامی یاتریوں کی یہ سندر سہاونی کتھا سارے بن اور راستوں میں چھا گئی ہے۔

ایہی بدھی رگھو کل کمل ربی مگ لوگنہہ سکھ دیت
جاہیں چلے دیکھت بپن سیا سومتر سمیت

اس پرکار رگھو کل روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی راستے کے لوگوں کو سکھ دیتے ہوئے اور بن کو دیکھتے ہوئے سیتا لکشمن سمیت جا رہے ہیں۔

آگیں رام لکھن بنے پاچھیں۔ تاپس بیش براجت کاچھیں ॥
اُبھئے بیچ سیا سوہتی کیسیں۔ برہم جیو بیچ مایا جیسیں ॥

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ پیچھے لکشمن جی شوبھا پا رہے ہیں۔ دونو تپسیوں کا بھیس دھارن کئے بڑی ہی شوبھا پا رہے ہیں۔ ان کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پا رہی ہو۔

بہوری کہوں چھبی جسی من بسئی۔ جنو مدھو مدن مدھیہ رتی لسئی ॥
اپما بہوری کہوں جیاں جوہی۔ جنو بدھ بدھو ودھو روہنی سوہی ॥

پھر جیسی شوبھا میرے من میں بس رہی ہے۔ اُسی کو کہتا ہوں۔ مانو بسنت رتو اور کام دیو کے بیچ میں رتی شوبھا پا رہی ہو۔ پھر اپنے ہردے کو کھوج کر اُپما کہتا ہوں مانو بدھ اور چندرما کے بیچ روہنی شوبھا پا رہی ہو۔

پربھو پد ریکھ بیچ بیچ سیتا۔ دھرتی چرن مگ چلتی سبھیتا ॥
سیا رام پد انک براہیں۔ لکھن چلہیں مگو داہن لاہیں ॥

پربھو شری رام چندر جی کے زمین پر لگتے ہوئے پاؤں کے نشانوں کو بچا بچا کر ڈر کے مارے کہ کہیں ان کے اوپر پاؤں دھرنے سے وہ مٹ نہ جائیں۔ سیتا جی ان کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں اور لکشمن جی دونوں کے پاؤں کی ریکھ (نشان) کو بچا بچا کر اپنا پاؤں سے ان کے پاؤں کی ریکھا کو داہنی طرف رکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔

رام لکھن سیا پریتی سہائی۔ بچن اگوچر کیمی کہی جائی ॥
کھگ مرگ مگن دیکھی چھبی ہوہیں۔ لئے چوری چت رام بٹوہیں ॥

رام لکشمن اور سیتا جی کی سندر پریتی کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جا سکتی۔ پشو اور پنچھی ان کی شوبھا کو دیکھ کر مگن ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے ان کے من کو چرا لیا ہے۔

جنہہ جنہہ دیکھے پتھک پریہ سیا سمیت دوؤ بھائی
بھو لگو آگموا آنند تیئی بنو شرم رہے سرائی

جن جن آتما پرشوں نے سیتا سمیت دونو بھائی ان تینوں پیارے مسافروں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بنا کسی جپ تپ آدی محنت کے اس وکٹ سنسار مارگ کو آنند پورو ک کر لیا۔ ارتھات وہ جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے مکت ہو گئے۔

اجہوں جاسو اُر سپنے ہوں کاؤ۔ بسہوں لکھن سیا رام بٹاؤ
رام دھام پتھ پائہی سوئی۔ جو پتھ پاو کبہوں منی کوئی

اُس سمے کی تو بات ہی کیا ہے۔ اگر اس گھور کلجگ میں بھی کسی جیو آتما کے ہردے میں سپنے میں بھی سیتا۔ رام اور لکشمن نامی مسافر آبسیں۔ تو وہ شری رام جی کے اُس پرم دھام کو پراپت ہو جائے۔ جس کی پراپتی کسی ورلے منی کو ہی ہوتی ہے۔

تب رگھوبیر شرمت سیا جانی۔ دیکھی نکٹ بٹ سیتل پانی
تہاں بسی کند مول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رائی

تب شری رام چندر جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس ہی ایک برگد کا درخت اور ٹھنڈا پانی دیکھ کر اُس دن وہاں ہی پڑاؤ کیا۔ کند مول پھل کھا کر وہاں رات بسر کی اور پراتہ کال اشنان کر کے شری رگھوناتھ جی سمیت سیتا اور لکشمن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سر سیل سہائے۔ بالمیک آشرم پربھو آئے
رام دیکھی منی باس سہاون۔ سندر گری کانن جل پاون

سندر بن، سروور اور پربت دیکھتے ہوئے پربھو شری رام چندر جی والمیک آشرم میں آئے۔ شری رام چندر جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی سہاونا ہے۔ جہاں سندر پہاڑ۔ بن اور پوتر جل ہے۔

سرنی سروج بٹپ بن پھولے۔ گونجت منجو مدھپ رس بھولے
کھگ مرگ بپل کولاہل کرہیں۔ بِرہت بیر مدت من چرہیں

سروروں میں کمل اور بن میں درخت پھول رہے ہیں۔ پھولوں کے رس میں مست بھونرے سندر گنجار کر رہے ہیں۔ بہت سے پشو اور پنچھی شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور آپس کے ویر بھاؤ کو چھوڑ کر پرسن ہوئے وچر رہے ہیں۔

شچی سندر آشرم مونرکھی ہرشے راجو نین
سُنی رگھوبر آگمنو منی آگیں آیہو لین

کمل نین شری رام چندر جی سندر پوتر آشرم کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ والمیک منی اُن کے آنے کی خبر سن کر اُن کا سواگت کرنے کے لئے آگے آئے۔

منی کہوں رام دنڈوت کینہا۔ آشربادو بپر ور دینہا
دیکھی رام چھبی نین جڑانے۔ کری سنمانو آشرم ہی آنے

شری رام چندر جی نے والمیک منی کو دنڈوت پرنام کیا۔ برہمنوں میں اتم والمیک جی نے انہیں آشیرواد دیا۔ شری رام جی کی سندر شوبھا کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ اُن کا آدر ستکار کر کے منی انہیں آشرم میں لے آئے۔

منی پران پریہ پاہنے آئے۔ کند مول پھل مدھر منگائے
سیا سومتری رام پھل کھائے۔ تب منی آشرم دیئے سہائے

پرانوں کے سمان پیارے مہمانوں کو پا کر منی شریشٹھ والمیک جی نے میٹھے کند مول پھل منگوائے۔ سیتا جی۔ لکشمن جی اور شری رام چندر جی نے پھل کھائے۔ تب منی نے آرام کرنے کے لئے انہیں سندر آشرم دیا۔

والمیکی من آنند بھاری۔ منگل مورتی نین نہاری
تب کر کمل جوری رگھو رائی۔ بولے بچن شرون سکھدائی

شری رام چندر جی کی منگل مورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر والمیک جی کے من میں بڑا بھاری آنند ہوا۔ تب ہاتھ جوڑ کر شری رگھو ناتھ جی کانوں کو سکھ دینے والے سندر بچن بولے۔

تمہہ ترکال درشی منی ناتھا۔ بسو بدر جیمی تمہرے ہاتھا
اس کہہ پربھو سب کتھا بکھانی۔ جیہی جیہی بھانتی دینہ بن رانی

ہے بیشور! آپ ترکال درشی ہیں (حال. ماضی اور مستقبل تینوں کال کا حال جاننے والے) آپ کے لئے یہ سارا سنسار ہاتھ پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے۔ ارتھات آپ سارے سنسار کا حال اپنی یوگ شکتی سے جانتے ہو۔ ایسا کہہ کر پربھو شری رام چندر جی نے وہ ساری کتھا کہہ سنائی جس طرح سے کہ کیکئی نے اُن کو بنباس دیا۔

تات بچن پنی ماتو ہت بھائی بھرت اَس راؤ
موکہوں درس تمہار پربھو سبُو مم پُنیہ پربھاؤ

ہے پربھو! میرے بن آنے سے پتاجی کے بچنوں کا ستیہ پالن ہُوا۔ ماتا جی کی بھلائی ہوئی بھرت جیسے پرم پریہ بھراتا کو راج ملا اور مجھے آپ جیسے پربھو کے درشن ہوئے۔ ان سب منگلوں کی پراپتی میرے پُنیہ کرموں کا ہی پربھاو ہے۔

دیکھی پائے مُنی رائے تمہارے۔ بھئے سُکرت سب سپھل ہمارے
اب جہاں راؤر آیسو ہوئی۔ مُنی اُدبیگ نہ پاوئے کوئی

ہے مُنی راج! آپ کے چرنوں کو دیکھکر مجھے اپنے سارے پُنیہ کرموں کا پھل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی مُنی ہماری وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

مُنی تاپس جنہہ تے دُکھ لہہیں۔ تے نرلیس بنُو پاوک دہہیں
منگل مُول بپر پری توشُو۔ دہئی کوٹی کُل بھوسُر روشُو

تپسوی اور مُنی جن راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ راجہ اپنے اس پاپ کرم سے بغیر اگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ ویدوان برہمنوں کا سنتشٹ ہو جانا سارے کلیان کا مُول ہے اور ان کا کرودھ کروڑوں کلوں کو بھسم کرتا ہے۔

اَس جیاں جانی کہئے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سُومتری سہت جہاں جاؤں
تہاں رُچی رُچر پرن ترن سالا۔ باسُو کروں کچھُو کال کرپالا

ہے کرپالو! ہردے میں ایسا وچار کر کے آپ مجھے ایسی جگہ بتلایئے جہاں میں سیتا جی اور لکشمن سمیت جاؤں اور وہاں سندر پتوں اور گھاس پھوس کا گھر بنا کر کچھ کال نواس کروں۔

سہج سرل سُنی رگھوبر بانی۔ سادھو سادھو بولے مُنی گیانی
کس نہ کہہو اس رگھو کل کیتو۔ تُمہ پالک سنتت شرتی سیتو

شری رام چندر جی کی سبھاوک سرل بانی کو سُنکر گیانی مُنی والمیک جی بولے۔ ہے رگھو کل کیتو! دھنیہ ہو آپ دھنیہ ہو۔ آپ ایسا کیوں نہ کہیں؟ ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سُہاتا ہے۔ کیونکہ آپ سدا ہی ویدکی مریاد کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرُتی سیتو پالک رام تُمہ جگدیس مایا جانکی
جو سرجتی جگو پالتی ہرتی رُکھ پائی کرپاندھان کی
جو سہس سیس اہیسو مہی دھر لکھنو سچراچر دھنی
سُر کاج دھری نرراج تنو چلے دلن کھل نسچرانی

ہے رام! آپ وید مریادا کا پالن کرنے والے جگت کے سوامی ہیں۔ اور سیتا جی آپ کی من موہنی مایا ہے۔ جو آپ کرپاندھان کی پریرنا سے جگت کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ جو ہزار سر والے شیش ناگ جی پرتھوی کو اپنے سر پر دھارن کرنے والے ہیں۔ وہ چراچر جگت کے سوامی شری لکشمن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راجہ کا شریر دھارن کئے راکشسوں کی سینا کا ناش کرنے جا رہے ہیں۔

رام سرُوپ تمہار بچن اگوچر بُدھی پر
ابگت اکتھ اپار نیتی نیتی نت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سرُوپ بانی کے اگوچر (یعنی جس کی تھاہ بانی نہیں پا سکتی۔ ارتھات جس کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے) اور بُدھی سے پرے ہے۔ جو جاننے میں نہیں آتا۔ اکتھنیہ اور اپار ہے۔ اس لئے وید "یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر اُسکا ورنن کرتے ہیں۔

جگُو پیکھن تُمہ دیکھنہارے۔ بدھی ہری سمبھو نچاونہارے
تیئو نہ جانہیں مرمو تمہارا۔ اور تمہہ ہی کو جاننہارا

ہے رام! جگت درشیہ ہے (یعنی دکھائی دینے والا) اور آپ اس کے دیکھنے والے (درشٹا) ہیں۔ آپ برہما۔ وشنو اور شو جی کو اپنی

اچھیا پر چلانے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانئی جیہی دیہو جنائی۔ جانت تمہہ ہی تمہی ہوئی جائی
تمہری ہی کرپا تمہہ رگھونندن۔ جانہیں بھگت بھگت اُر چندن

ہے رگھوا وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی پردان کریں۔ آپکو جان کر جیو آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوہا - کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت تت دیکھو لال
لالی دیکھن میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رگھونندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے چندرما آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چدانند مئے دیہہ تمہاری۔ بگت بکار جان ادھیکاری
نرتنو دھر ہیو سنت سُر کاجا۔ کہہو کرہو جیس پراکرت راجا

آپ کا یہ شریر تینں گنوں ست رج تم کا کاریہ نہیں ہے۔ کنتو چیتن اور آنند سروپ ہے۔ جو پرکرتی کے چھ وکاروں گھٹنا۔ بڑھنا جمنا وناآدی سے رہت ہے۔ اس بھید کو کہ آپکے شریر اور سادھارن جن سمودائے کے شریروں میں کیا انتر ہے۔ ادھیکاری پُرش (اُتم دم آدی سادھنوں سے یکت) ہی جانتے ہیں۔ سادھو پُرشوں کے ہت ارتھ آپ نے اپنی دِویہ درشٹی سے (اچھے اور بُرے کرموں کے پرنام سُروپ نہیں) نرشریر دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیلا کرتے ہیں۔

رام دیکھی سُنی چرت تمہارے۔ جڑ موہہیں بدھ ہوہیں سکھارے
تمہہ جو کہہو کرہو سبو سانچا۔ جس کاچھئے تس چاہیئے ناچا

ہے رام جی! آپ کی دِویہ لیلا کو دیکھکر اور سُنکر مُوڑھ پُرش توبھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ (ارتھات یہ ترک وترک کرنے لگتے ہیں کہ اجنما برہم کیسے جنم دھارن کر سکتا ہے۔ پراکرت پُرشوں کی طرح وہ روتا ہے دوڑتا اور کھاتا پیتا کیوں ہے۔) اور گیانی جن سُکھی ہوتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب ستیہ ہے۔ کیونکہ جیسا سوانگ بنا رکھا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہیئے۔ (جیسے تھیٹر میں جو وکیتی راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہوا ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ پہلا وکیتی کسی دیش کا راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے وکیتی گت سروپ میں وہی کے وہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیلا کرنے ماتر سے بھگوان کے اجنما۔ نروکار۔ اوناشی اور سچدانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک رس نروکار اور ستیہ برہم سدا اپنے واستوک سروپ میں اچل رہتے ہیں) ارتھات آپ کا اس سمے سرو گیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کہ کس ستھان میں جاکر نواس کروں۔ نرلیلا کی درشٹی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھیہو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں
جہاں نہ ہوہو تہاں دیہو کہی تمہہ ہی دکھاؤوں ٹھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں نواس کروں۔ پرنتو آپ سے پوچھتے ہوئے میں ہچکچاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بتلا دیجئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان بتلا دوں گا۔ ارتھات آپ سروویاپک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے واسی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں ایسی جگہ کہاں بتاؤں۔ جہاں آپ کا پہلا نواس نہ ہو۔ اور اب جاکر جہاں آپ نواس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی مُنی بچن پریم رس سانے۔ سکچی رام من مہوں مسکانے
بالمیکی ہنسی کہہیں بہوری۔ بانی مدھر امئے رس بوری

مُنی والمیک جی کے پریم رس سے بھرپور بچن سُنکر شری رام چندر جی لجایکت ہو کر من میں مسکرائے۔ پھر والمیک جی نے ہنس کر میٹھی امرت رس سے پری پورن بانی سے کہا۔

سُنہو رام اب کہوں نکیتا۔ جہاں بسہو سیا لکھن سمیت
جنہہ کے شرون سمدر سمانا۔ کتھا تمہاری سُبھگ سری نانا
بھرہیں نرنتر ہوہیں نہ پورے۔ تنہہ کے ہیا تمہہ کہوں گرہ رُوے
لوچن چاتک جنہہ کری راکھے۔ رہہیں درس جل دھر ابھلاشے

ہرو پیہ پن ماورہ یا بھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ
اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سب کے پریہ سب کے ہتکاری۔ دُکھ سُکھ سرس پرشنسا گاری

کہہیں ستیہ پریہ بچن بچاری۔ جاگت سووت سرن تمھاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔
دُکھ سُکھ مان اپمان میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ جو سوچ کر سچے اور میٹھے
بچن بولتے ہیں۔ اور جاگتے سوتے آپ کی ہی شرن میں رہتے ہیں۔

تمھہی چھاڑ گتی دوسری ناہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں

جننی سم جانہیں پر ناری۔ دھن پرایا وِش تیں وِش بھاری

آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا آسرہ نہیں تکتے ہے رام!
آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔ جو پرائی استری کو اپنی ماتا کے
سمان جانتے ہیں۔ اور پرائے دھن کو زہر سے بھی بڑھ کر [illegible]
سمجھتے ہیں۔

جے ہرکھیں پر سمپتی دیکھی۔ دُکھت ہوہیں پر بپتی بسیکھی

جنہہ ہی رام تم پران پیارے۔ تنہہ کے من شبھ سدن تمہارے

جو دوسرے کی سمپتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں
اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام!
جو آپ سے پرانوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے پربھو! اُن کے
من آپ کے نواس کرنے کے لئے سُندر گھر ہیں۔

سوامی سکھا پتو ماتو گرو جنہہ کے سب تمہہ تات

من مندر تنہہ کے بسہو سیا سہت دوؤ بھرات!!

ہے تات! سوامی، مِتر، پتا، ماتا، گرو جن کے سب کچھ
آپ ہی ہیں۔ اُن کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت
دونوں بھائی نواس کریں۔

اوگن تجی سب کے گن گہہیں۔ بپر دھینو ہت سنکٹ سہہیں

نیتی نپُن جنہہ کی جگ لیکا۔ گھر تمہار تنہہ کر منو نیکا

جو دوسروں کے دوشوں کو چھوڑ کر سب کے گن گرہن کرتے
ہیں۔ برہمن اور گائے کی بھلائی کے لئے جو کشٹ سہتے ہیں۔
ستیہ نیتی کرنے میں نپُن ہیں اور جن کے آچرن کو ساری دنیا پرمان
مانتے ہیں۔ ہے رام جی! اُن کا شُدھ من آپ کا گھر ہے۔

گن تمہار سمجھہی نج دوسا۔ جیہی سب بھانتی تمہار بھروسا

رام بھگت پریہ لاگہیں جیہی۔ تیہی اُر بسہو سہت بیدیہی

جو اپنے گنوں کے سمبندھ میں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب گن
پربھو کے (آپ کے) ہیں اور جو اوگن ہیں اُن کو وہ اپنی
کمزوری سمجھتے ہیں۔ جن کو سب پرکار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھروسہ
ہے۔ جنہیں رام بھگت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ہے رام جی!
آپ جانکی جی سمیت اُن کے ہردے میں نواس کریں۔

جاتی پانتی دھن دھرم بڑائی۔ پریہ پریوار سدن سکھدائی

سب تجی تمہہ رہئی اُر لائی۔ تیہی کے ہردیاں رہہو رگھورائی

جاتی پات دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پریوار اور سُکھ دینے والا
گھر سب کا خیال چھوڑ کر جو ہردے میں آپ کا دھیان کئے رہتا
ہے۔ ہے رگھوناتھ جی۔ آپ اُس کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سرگ نرک اپبرگ سمانا۔ جہاں تہاں دیکھ دھرے دھنو بانا

کرم بچن من راؤر چیرا۔ رام کرہو تیہی کے اُر ڈیرا

سورگ نرک اور موکش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ
سب اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ کے سروپ کو دیکھتا
ہے۔ اور جات سروپ آپکے دھنش دھاری روپ کو دیکھنے کے
علاوہ وہ کسی دوسری وستو پر درشٹی ڈالتا ہی نہیں۔ اور من بچن
کرم سے آپکا داس ہے ہے رام جی! اس کے ہردے میں آپ ڈیرہ
ڈالئے۔

جاہی نہ چاہئے کبہوں کچھو تمہہ سن سہج سنیہو

بسہو نرنتر تاسو من سو راؤر نج گیہو

جس کا آپ سے سُبھاوک پریم ہے۔ اور آپ کے پریم کے

بغیر کچھ اور چاہتا ہی نہیں۔ ہے رام! آپ اُس کے من میں سدا نواس کیجئے۔ وہ آپ کا نجی گھر ہے۔

اس پرکار منی ورو دوشٹ بتائے۔ پریم رام گن بھلے کہہ منی سنہو بھانو کُل نایک۔ اشرم کہوں سمیے سکھ دایک

اس پرکار منی راج والمیک جی نے رام چندر جی کو نواس ستھان دکھائے۔ اُن کے پریم بھرے بچن رام جی کے من کو بہت ہی بھلے لگے۔ پھر منی نے کہا۔ سورج کُل کے سوامی سنیئے۔ اب میں اس سمے کیلئے سکھدائیک نواس ستھان کا پتہ بتلاتا ہوں۔

چتر کوٹ گری کرہو نواسو۔ تہاں تمہار سب بھانتی سپاسو
سیلو سہاون کانن چارو۔ کری کیہری مرگ بہگ بہارو

آپ چتر کوٹ پربت پر نواس کیجئے۔ وہاں تمہارے لئے سب پرکار کا آرام ہے۔ سہاونا پربت اور سندر بن ہے ہاتھی سنگھ ہرن اور پنچھیوں کے بہار کرنے کا ستھان ہے۔

ندی پنیت پُران بکھانی۔ اتری پریا نج تپ بل آنی
سُرسری دھار نام مندا کنی۔ جو سب پاتک پوتک ڈاکنی

وہاں پوتر ندی ہے۔ جس کا پُرانوں نے وستار سے ورنن کیا ہے اتری رشی کی دھرم پتنی انسویا اپنے بل تپ سے اس ندی کو لائی تھیں۔ وہ ندی گنگا جی کی دھارا ہے۔ نام اس کا مندا کنی ہے۔ اور وہ سب پاپ روپی بچوں کا گراس کر لینے والی ڈائن روپ ہے۔

اتری آدی منی بر بہو بسہیں۔ کرہیں جوگ جپ تپ تن کسہیں
چلہو سپھل شرم سب کر کر ہو۔ رام دیہو گورو گری بر ہو

اتری آدی بہت سے سریشٹھ منی وہاں نواس کرتے ہیں۔ جو یوگ جپ اور تپ کرتے ہوئے شریروں کو کشٹ دیتے ہیں اور تپ اشرم نرود ھ کرتے ہیں۔ ہے رام! وہاں جا کر سب کی محنتوں کو سپھل کیجئے اور بہت شریشٹھ چتر کوٹ کو بھی وہاں نواس کرکے بڑائی دیجئے۔

چتر کوٹ مہما امت کہی مہا منی گائی
آئی نہائے سرت بر سیا سمیت دو بھائی

مہا منی والمیک جی نے چتر کوٹ کی اپار مہما وستار سے کہہ کر سُنائی۔ تب سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے آکر اُتم ندی مندا کنی میں اشنان کیا۔

رگھوبر کہیو لکھن بھل گھاٹو۔ کرہو کتہوں اب ٹھاہر ٹھاٹو
لکھن دیکھ پئے اُتر کرارا۔ چہوں دس پھر یو دھنش جمی نارا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے لکشمن! یہ گھاٹ تو بہت سُندر ہے۔ اب یہاں کہیں ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ تب لکشمن جی نے اُس پوتر ندی کے اُتر کے اونچے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے چاروں طرف دھنش کی شکل میں ایک نالہ پھیرا ہوا ہے۔

ندی پنچ سر سم دم داتا۔ سکل کلش کلی سا اُج نانا
چتر کوٹ جنو اچل اہیری۔ چکہی نہ گھات مار مُٹھ بھیری

ندی مندا کنی مانو اس دھنش کی ڈوری ہے۔ شم دم دان بان ہیں۔ کلجگ کے سارے پاپ مانو شیر چیتے آدک درندے ہیں۔ چتر کوٹ مانو اچل شکاری ہے۔ جس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ اور وہ سامنے سے مارتا ہے۔

اس کہی لکھن ٹھاؤں دکھراوا۔ تھل بلوکی رگھوبر سکھ پاوا
رمیو رام منو دیونہ جانا۔ چلے سہت سُر تھپتی پردھانا

ایسا کہہ کر لکشمن جی نے ستھان دکھلایا۔ ستھان کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے سُکھ پایا۔ چتر کوٹ میں شری رام جی کے من کو رما ہوا جان کر دیوتا لوگ شلپ کار وشوکرما کے سہت چتر کوٹ چلے گئے۔

کول کرات بیش سب آئے۔ رچے پرن ترن سدن سہائے
برنی نہ جاہیں منجو دوئی سالا۔ ایک للت لگھو ایک بسالا

سب دیوتا کول اور بھیلوں کے بھیس میں آگئے۔ انہوں نے گھاس پھوس کے سندر گھر بنا دیئے۔ وہ ایسی سندر کٹیاں بنائیں کہ جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ان میں سے ایک بڑی سندر چھوٹی سی تھی اور دوسری بڑی تھی۔

لکھن جانکی سہت پربھو راجت اُر ج نکیت
سوہ مدنو مُنی بیش جنو رتی رتو راج سمیت

لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پربھو شری رام چندر جی

سُندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہے ہیں۔ مانو کام دیو منی کا بھیس دھارن کئے اپنی استری رانی رتی اور بسنت رِتو کے ساتھ شوبھا پا رہا ہو۔

ماس پارائن ستر ھواں وِشرام

امر ناگ کِنتر دِسی پالا ۔ چِترکُوٹ آئے تیہی کالا
رام پرنام کینہہ سب کاہو ۔ مدِت دیوی لوچن لاہو

دیوتا ۔ ناگ ۔ کِنتر اور دِگ پال اسی سمے چِترکوٹ میں آئے شری رام جی نے سب کو پرنام کیا۔ نیتروں کا لابھ پاکر دیوتا بڑے پرسن ہوئے۔

بَرشی سُمن کہہ دیو سماجو ۔ ناتھ سناتھ بھئے ہم آجو
کری بِنتی دُکھ دُسہہ سنائے ۔ ہرشت نج نج سدن سدھائے

پھول برسا کر دیو منڈلی کہنے لگی کہ ہے ناتھ! آج ہم سناتھ (وارث والے) ہو گئے ہیں۔ پھر بنتی کر کے انہوں نے اپنے دُسہہ دُکھ (ناقابل برداشت دُکھ) سنائے اور پربھو دوارا دھارس بندھا کر پرسن ہو کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔

چِترکُوٹ رگھونند نو چھائے ۔ سماچار سُنی سُنی مُنی آئے
آوت دیکھی مُدت مُنی برندا ۔ کینہہ دنڈوت رگھوکُل چندا

چترکوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ سماچار سُن کر بہت سے مُنی آئے۔ پرسن ہوتے ہوئے مُنی منڈلی کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے دنڈوت پرنام کیا۔

مُنی رگھوبرہی لائی اُر لیہیں ۔ سپھل ہون ہت آسش دیہیں
سیا سومتری رام چھبی دیکھہیں ۔ سادھن سکل سپھل کری لیکھہیں

مُنی لوگوں نے شری رگھوناتھ جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور سپھل ہونے کے لئے آشیرواد دیا۔ وہ شری رام چندر جی۔ سیتا جی اور

لکشمن جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو سپھل مانتے ہیں۔

جتھا جوگ سنمانی پربھو بدا کئے مُنی برندا
کرہیں جوگ جپ جاگ تپ نج آشرم نہی سُچھندا

پربھو شری رام چندر جی نے یتھا یوگیہ سب کا آدر ستکار کر کے مُنی منڈلی کو وداع کیا۔ تب وہ اپنے اپنے آشرموں میں جا کر یوگ۔ جپ یگیہ اور تپ بے کھٹکے ہو کر کرنے لگے۔

یہ سُدھی کول کراتنہہ پائی ۔ ہرشے جنو نو ندھی گھر آئی
کند مول پھل بھری بھری دونا ۔ چلے رنک جنو لوٹن سونا

جب شری رام جی کے آنے کی خبر کول اور بھیلوں نے سُنی۔ وہ بڑے پرسن ہوئے۔ مانو نو ندھیاں اُن کے گھر میں آ گئی ہوں۔ کند مول پھل دونوں میں بھر بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے مانو کنگال سونا دھن لوٹنے چلا ہو۔

تنہہ مہوں جنہہ دیکھے دوؤ بھراتا ۔ اپر تنہہ ہی پوچھہیں مگو جاتا
کہت سُنت رگھوبیر نکائی ۔ آئی سبنہہ دیکھے رگھو رائی

ان میں سے جو دونوں بھائیوں کو دیکھ چکے تھے۔ درشن کرنے کے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ ان سے پوچھ رہے ہیں۔ اس پرکار رام چندر جی کی بڑائی کرتے سنتے سبھی نے آ کر اُنکے درشن کئے۔

کرہیں جوہار بھینٹ دھری آگے ۔ پربھوہی بلوکہیں اتی انوراگے

چتر لکھے جنو جہاں تہاں ٹھاڑھے۔ پلک سریر نین جل باڑھے

بھینٹ آگے دھر دھر کر وہ لوگ جوہار (بندنا) کرتے ہیں اور بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ گڑے ہوئے مورتیوں کی بھانت کھڑے ہیں۔ اُن کا شریر پلکت ہے۔ اور نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔

رام سنیہہ مگن سب جانے۔ کہی پریہ بچن سکل سنمانے

پربھو جوہاری بہوری بہوری۔ بچن بنیت کہہیں کر جوری

شری رام جی نے اُن سب کو پریم میں مگن جانا۔ اور پیارے بچن کہہ کر سب کا سنمان کیا۔ وہ بار بار پربھو شری رام چندر جی کو جوہار کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہنے لگے۔

اب ہم ناتھ سناتھ سب بھئے دیکھی پربھو پائے

بھاگ ہمارے آگمنو راؤر کوسل رائے

ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کے درشن پا کر ہم سب سناتھ ہو گئے۔ ہے کوسل راج! ہمارے ہی بھاگیہ سے آپکا یہاں مُبارک آنا ہوا۔

دھنیہ بھومی بن پنتھ پہارا۔ جہاں جہاں ناتھ پاؤ تُمہہ دھارا

دھنیہ بہگ مرگ کانن چاری۔ سپھل جنم بھئے تمہہ ہی نہاری

ہے ناتھ! وہ بھومی دھنیہ ہے۔ وہ بن دھنیہ ہے۔ وہ مارگ اور پہاڑ دھنیہ ہیں۔ جہاں جہاں کہ آپ نے پاؤں رکھے۔ وہ بن میں وچرنے والے سندر پنچھی اور پشو دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے آپکے درشن پا کر اپنا جنم سپھل کیا۔

ہم سب دھنیہ سہت پریوارا۔ دیکھ درس بھری نین تمہارا

کینہہ باس بھل ٹھاؤں بچاری۔ ایہاں سکل رتو رہب سکھاری

ہم سب بھی اپنے پریوار سمیت دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے نیتر بھر کے آپ کے درشن کئے۔ آپ نے وچار کر بڑی اچھی جگہ نواس کیا ہے۔ یہاں سارے موسموں میں آپ سُکھی رہیں گے۔

ہم سب بھانت کرب سیوکائی۔ کری کیہری اہی باگھ برائی

بن بہڑ گری کندر کھوہا۔ سب ہمار پربھو پگ پگ جوہا

ہم سب پرکار ہاتھی شیر سانپ اور بھگوں سے بچا کر آپ کی سیوا کریں گے۔ بھیڑ بن۔ پہاڑ گپھائیں اور غار ہے پربھو! سب ہمارا چپہ چپہ دیکھا ہوا ہے۔

تہاں تہاں تمہہ ہی آہیر کھیلائب۔ سر نرجھر جل ٹھاؤں دیکھائب

ہم سیوک پریوار سمیتا۔ ناتھ نہ سکچب آئیسو دیتا

وہاں وہاں ہم آپ کو شکار کھلا دیں گے۔ اور تالاب جھرنا اور انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے۔ ہے سوامی! ہم پریوار سمیت آپ کے سیوک ہیں۔ اس لئے ہمیں آگیا دیتے ہمے کسی پرکار کی پس و پیش نہ کرنا۔

بید بچن مُنی من اگم تے پربھو کرونا این
بچن کرا تنہہ کے سُنت جمی پتو بالک بین

جو وید کے بچن اور منیشوری کے من سے بھی اگم (جس کا پار نہ پایا جا سکے) ہیں وہ کرپا دھان پربھو بھیلوں کے بچنوں کو اس پرکار سُن رہے ہیں۔ جیسے پتا بالک کے بچن سنتا ہے۔

رامہی کیول پریمو پیارا۔ جانی لیؤ جو جاننہارا

رام سکل بن چر تب توشے۔ کہی مردُ بچن پریم پریپوشے

شری رام چندر جی کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے۔ جو جاننے والا ہو وہ جان لے۔ تب شری رام چندر جی نے پریم پُورن کومل بچن کہہ کر بن میں رہنے والے اُن سب لوگوں کو سنتشٹ کیا۔

بدا کئے سر نائی۔ بہورھا ئے۔ پربھو گُن کہت سُنت گھر آئے

ایہی بدھی سیا سمیت دوؤ بھائی۔ بسہیں بپن سر منی سکھدائی

پربھو شری رام چندر جی نے انہیں ودا کیا۔ وہ سر نوا کر چلے۔ اور پربھو کی مہما کے گن کہتے سنتے گھر آئے۔ اسی پرکار سیتا جی سمیت دونو بھائی جو دیوتاؤں اور منیوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ بن میں رہنے لگے۔

جب تیں آئی رہے رگھو نائک۔ تب تیں بھیو بن منگل دائک

پھولہیں پھلہیں بٹپ بدھی نانا۔ منجو بلت بر بیلی بتانا

جب سے شری رگھو ناتھ جی بن میں آئے۔ تب سے وہ بن منگل دائک ہو گیا۔

بھانت بھانت کے برکش پھلنے پھولنے لگے جن کے اوپر لپٹی
ہوئی سندر بیلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔

سُر تَرُو سرس سُبھائیں سُہائے۔ منہوں بِبُدھ بن پریہر آئے
گُنج منجوتر مدھُو کر شرینی۔ تری بارہ بیاری بہی سُکھ دینی

وہ برکش کلپ برکش کی طرح سبھاؤ سے ہی سندر ہیں۔ مانو
وہ دیوبن کو چھوڑ کر آئے ہوں۔ بھونروں کی قطاریں بہت ہی
سندر گونجار کر رہی ہیں۔ شیتل مند سوگندھت تین پرکار کی سُکھ دینے
والی وایو چلتی رہتی ہے۔

نیل کنٹھ کل کنٹھ سُک چاتک چکّ چکور
بھانتی بھانتی بولہیں بہگ شروَن سُکھد چت چور

نیل کنٹھ۔ کوئل۔ طوطے۔ پپیہے۔ چکوے اور چکور آدی پنچھی
سُننے میں سُکھدائک اور چت کو چُرانے والی بھانت بھانت کی
بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیہری کپی کول کُرنگا۔ بِگت بیر بچرہیں سب سنگا
پھرت اہیر رام چھبی دیکھی۔ ہوہیں مُدت مرگ برند بسیکھی

ہاتھی۔ شیر۔ بندر۔ سؤر اور ہرن اپنے بیر بھاؤ (باہمی) ویربھاؤ
کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہو کر گھومتے ہیں۔ شکار کھیلتے ہوئے شری رام
چندر کی شوبھا کو دیکھ کر مرگوں کے جھنڈ بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔

بِبُدھ بپن جہاں لگی جگ ماہیں۔ دیکھی رام بن سکل سہاہیں
سُر سری سرسی دن کر کنیا۔ میکل سُتا گوداوری دھنیہ
سب سر سندھ ندیں ند نانا۔ مندا کنی کر کرہیں بکھانا
اُدے استھ گری اور کیلاشو۔ مندر میر سکل سُر باسُو
سیل ہماچل آدک جیتے۔ چترکوٹ جس گاوہیں تیتے
بِندھی مُدت من سکھ نہ سمائی۔ شرم بنو بپل بڑائی پائی

سنسار بھر میں جتنے بن ہیں۔ رام بن کو دیکھ کر وہ سبھی بن رشک
کرتے ہیں۔ گنگا سرسوتی۔ سورج کی کنیا جمنا۔ نربدا۔ گوداوری آدی
پوتر اور سوبھاگیہ شالی ندیاں۔ سارے تالاب۔ سمندر اور سب ندی نالے
مندا کنی کے گن گاتے ہیں۔ اُدے چل۔ استاچل۔ کیلاش۔ مندراچل اور

سُمیرو آدی سب پربت جو دیوتاؤں کے نواس استھان ہیں۔ اور ہمالیہ آدی
بھی جتنے پہاڑ ہیں۔ وہ سب چترکوٹ کا یش گاتے ہیں۔ بندھیاچل پربت
تو اتنا پرسن ہے۔ کہ من میں پھولا نہیں سماتا۔ کیونکہ اس نے بغیر کسی
کشٹ کے بہت بڑی بڑائی پائی ہے۔ (کیونکہ چترکوٹ میں بھگوان کا نواس
ہے اور وہ بندھیاچل کی ہی ایک چوٹی ہے)

چترکوٹ کے بہگ مرگ بیلی بٹپ ترن جاتی
پُنیہ پُنج سب دھنیہ اس کہہیں دیو دن راتی

دیوتا لوگ دن رات ایسا کہہ رہے ہیں۔ کہ چترکوٹ کے
پشو پنچھی۔ بیلیں۔ درخت اور گھاس پھوس وغیرہ سب جاتیاں
پُنیہ کی راشی ہیں۔ اور دھنیہ کہا گیا ہیں۔

سو بن سیل سبھائیں سُہاون۔ منگل مئے اتی پاون پاون
مہما کہئے کون بدھی تاسُو۔ سُکھ ساگر جہاں کینہہ نواسُو

وہ بن اور پربت سبھاؤ سے سندر منگل مئے اور اتی انت پوتر
کو بھی پوتر کرنے والا ہے۔ اس کی مہما کا کس پرکار ورنن کیا جائے۔
جہاں پر کہ سُکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی نواس کرتے ہیں۔

پے پیودھی تجی اودھ بہائی۔ جہاں سیا لکھن رام رہے آئی
کہی نہ سکہیں سُکھما جسی کانن۔ جوں سَت سہس ہوہیں سہسانن

کھشیر ساگر کا تیاگ کر کے اور اودھ کو چھوڑ کر جہاں سیتا جی
اور شری رام چندر جی آ کر رہے۔ اس بن کی مہما کا ورنن تو ہزار مکھ
والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سو میں برنی کہوں بدھی کیہیں۔ ڈابر کمٹھ کہ مندر لیہیں
سیوہیں لکھن کرم من بانی۔ جائی نہ سیل سنیہہ بکھانی

اُس کا ورنن بھلا میں کس پرکار کروں۔ کیا تالاب کے کچھوے
بھی بھلا مندراچل اُٹھا سکتے ہیں۔ لکشمن جی من بچن کرم سے شری
رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جن کے شیل اور پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھن چھن لکھی سیا رام پد جانی آپ پر نیہو
کرت نہ سپنے ہُوں لکھن چت بندھو ماتو پتو نیہو

پل پل شری رام چندر جی اور سیتا جی کے چرنوں کو دیکھکر اور اپنے ادب اُن کا پریم جان کر لکشمن جی کبھا ئیوں۔ ماتا پتا اور گھر کا خیال سپنے میں بھی نہیں کرتے۔

رام سنگ سیا رہتی سُکھاری۔ پُر پرجن گرہ سُرتی بسیاری
چھِن چھِن سیا پد ھوید نو نہاری۔ پر مُدت منہُوں چکور کُماری

شری رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی آنند پُوروک رہتی ہیں انہوں نے نگر پریوار گھر سب کی یاد بھلا دی ہے۔ پل پل پتی کے چندر مُکھ کو دیکھتی ہوئی وہ بال چکور کے سمان بہت ہی پرسن رہتی ہیں۔

نا نیہہ ہُو نِت بڑھت بلوکی۔ ہرشت رہت دوس جنہی کوکی
سیا منُو رام چرن انُو راگا۔ اودھ سہس سم بنُو پریہ لاگا

جیسے دن میں چکوی پرسن رہتی ہے۔ ویسے ہی اپنے پتی شری رام چندر جی کے نت بڑھتے ہوئے پریم کو دیکھکر سیتا جی پرسن رہتی ہیں۔ سیتا جی کا من شری رام جی کے چرنوں میں پریم کے مارے ایسا مگن ہو گیا ہے۔ کہ اُسے ہزاروں ایودھیا کے سمان بن پیارا لگتا ہے۔

پرن کُٹی پریہ پریتم سنگا۔ پریہ پریوار کُرنگ بہنگا
ساسُو سسُر سم مُنی تیا مُنی بر۔ اسنُو امیہ سم کند مُول پھر

پریتم شری رام چندر جی کے ساتھ رہنے سے پتوں کی جھونپڑی بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ بن کے مرگ۔ اور پنچھی پریوار کے سمان پیارے لگتے ہیں۔ بن کے کند مول پھلوں سے یکت بھوجن امرت کے سمان لذیذ لگتا ہے۔

ناتھ ساتھ سانتھری سُہائی۔ میّن سئین سے سم سُکھدائی
لوکپ ہوہیں بلوکت جاسُو۔ تیہی کہ موہی سک بشے بلاسُو

سوامی کے ساتھ پتوں کی سُندر سیج کامدیو کی سیج کے سمان سُکھ دینے والی ہے جن کی کرپا درشٹی سے جو دِکپال ہو جاتے ہیں۔ اُن سیتا جی کو بھلا یہ تُچھ بھوگ ولاس کیسے موہ سکتے ہیں۔

سُمرت راہی تجہیں جن ترن سم لیشے بلاسُو
رام پریا جگ جننی سیا کچھو نہ آچرج جیہہ تاسُو

جو جیو شری رام جی کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ بھگت جی تنکے کے سمان تُچھ سمجھ کر وشئے بھوگوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ پھر سیتا جی تو جگت کی ماتا اور شری رام جی کی پریتمی ہے۔ یدی اُن کے پاس بھوگ ولاس پھٹکتے نہیں تو اسمیں تو آشچریہ ہی کیا ہے؟

سیا لکھن جیہی بدھی سُکھ لہہیں۔ سوئی رگھو ناتھ کرہیں سوئی کہہیں
کہہیں پُراتن کتھا کہانی۔ سُنہیں لکھن سیا اتی سُکھ مانی

بھگوان شری رام چندر بھی وہی کچھ کہتے اور کرتے ہیں۔ جس سے کہ سیتا جی اور لکشمن جی کو سُکھ ملے۔ وہ پراچین کتھا بارتا کہتے ہیں۔ اور لکشمن اور سیتا جی بہت آنند پوروک اُن کتھاؤں کو سنتے ہیں۔

جب جب رام اودھ سُدھ کرہیں۔ تب تب باری بلوچن بھرہیں
سُمری ماتُو پِتُو پرجن بھائی۔ بھرت سنیہہ سیل سیوکائی

جب شری رام چندر جی کو کبھی ایودھیا کی یاد آ جاتی ہے۔ تو اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ ماتا۔ پتا۔ پریوار اور بھائیوں، خاص کر بھرت کے پریم شیل اور سیوا کو یاد کر کے۔

کرپا سندھو پربھو ہوہیں دُکھاری۔ دھیر دھرہیں کسُمو بچاری
لکھی سیا لکھن بکل ہوئی جاہیں۔ جیمی پُرش ہی انُوسر پرچھائیں

کرپا کے سمندر پربھو شری رام چندر جی دُکھی ہو جاتے ہیں۔ پھر سمے کو دھونے کا سمادر پاکر من میں وچار کر کے دھیرج دھارن کرتے ہیں۔ جس طرح پرش کا سایہ اپنے آدھار سروپ پُرش کی طرح ہی چیشٹا (نقل و حرکت) کرتا ہے۔ ویسے ہی سیتا جی اور لکشمن جی اپنے سوامی شری رام چندر جی کو دُکھی ہوا جان کر ویاکل ہو جاتے ہیں۔

پریا بندھو گتی لکھی رگھو نندنو۔ دھیر کرپال بھگت اُر چندنو
لگے کہن کچھو کتھا پنیتا۔ سُنی سُکھ لہہیں لکھن اُر سیتا

اپنی پیاری پتنی سیتا جی اور بھائی لکشمن جی کی ویاکل دشا کو دیکھ کر دھیر کرپالو بھگتوں کے ہردے کو شانت کرنے والے چندر سروپ رگھو نندن شری رامچندر جی کچھ پوتر کتھا کہنے لگتے ہیں جس کو سُنکر لکشمن جی

اور سیتا جی للسلہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

رائے وکھن سیتا سہت سوہت پرن نکیت
جمی باسو بس امرپُر سچی جینت سمیت

شری رام چندر جی لکشمن اور سیتا کے سمیت اس پتوں کی کٹیا میں ایسے براج رہے ہیں۔ جیسے امراوتی میں دیو اندر اپنی پتنی سچی اور پتر جینت کے سمیت بستا ہے۔

جوگوئیں پربھو سیا لکھن کیسیں۔ پلک بولچن گولک جیسیں
سیو ہیں لکھنو سیا رگھو بیرہی۔ جمی ابیبکی پُرش سریر ہی

پربھو شری رام جی سیتا جی اور لکشمن جی کی ایسے دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ جیسے پلکیں آنکھوں کی پتلیوں کی۔ لکشمن جی سیتا جی اور رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جیسے اگیانی پُرش اپنے شریر کی کرتے ہیں۔

ایہی بدھی پربھو بن بسہیں سکھاری۔ کھگ مرگ سُر تاپس ہتکاری
کہیوں رام بن گون سہاوا۔ سنہو سمنتر اودھ جیمی آوا

اس پرکار پربھو سکھ پورک بن میں رہ رہے ہیں۔ وہ پشو پنچھی دیوتا اور تپسویوں کے ہتکاری ہیں (بھی خواہ ہیں) تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جہاں تک میں نے پربھو کے بن جانے کی سُندر کتھا کہی اب وہ ورتانت بھی سنیئے۔ کہ جس طرح سمنتر واپس لوٹ کر ایودھیا آیا۔

پھر یو نشادو پربھو پہنچائی۔ سچو سہت رتھ دیکھیسی آئی
منتری بکل بلوکی نشادو۔ کہی نہ جائی جس بھیو بشادو

پربھو شری رام چندر جی کو پہنچا کر نشاد راج گوہ جب واپس پلٹا تب اُس نے رتھ سمیت سمنتر کو دیکھا۔ منتری بہت ویاکل تھا۔ جس کی ویاکلتا کو دیکھ کر نشاد راج کو اتنا دُکھ ہوا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام رام سیا لکھن پکاری۔ پریو دھرنی تل بیاکل بھاری
دیکھی دکھن دسی ہئے ہنہناہیں۔ جنو بنو پنکھ بہنگ اکلاہیں

جب سمنتر نے نشاد راج کو اکیلے آتے ہوئے دیکھا۔ تو ہا رام! ہا رام! ہا سیتا! ہا لکشمن پکارتے ہوئے سمنتر بیاکل ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جدھر کو شری رام چندر جی گئے تھے۔ اس دشا کی اور دیکھ دیکھ کر رتھ کے گھوڑے ہنہناتے ہیں۔ مانو پروں کے بنا پنچھی تڑپ رہے ہوں۔

نہیں ترن چرہیں نہ پیئے ہیں جلو موچہیں لوچن باری
بیاکل بھئے نشاد سب رگھوبر باجی نہاری

گھوڑے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کے گھوڑوں کو اس ویاکل دشا میں دیکھ کر سب نشاد ویاکل ہو گئے۔

دھری دھیر تب کہئی نشادو۔ اب سُمنتر پریہرہو بشادو
تمہہ پنڈت پرمارتھ گیاتا۔ دھرہو دھیر بلکھی بمکھ بدھاتا

دھیرج دھر کر تب نشاد راج نے کہا۔ ہے سمنتر! اب رونے دھونے کو چھوڑ دیجیے۔ آپ ودوان اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے ہیں۔ بدھاتا کو اپنے پرتیکول جان کر دھیرج دھارن کیجیے۔

بببدھی کتھا کہی کہی مردو بانی۔ رتھ بیٹھاریو برلبس آنی
سوک سِتھل رتھو سکئی نہ ہانکی۔ رگھوبر برہ پیر اُر بانکی

کومل بانی سے انیک پرکار کی کتھائیں کہہ کہہ کر سمنتر کو زبردستی لاکر رتھ پر بیٹھایا۔ پرنتو شوک کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو گیا تھا۔ وہ رتھ کو ہانک نہ سکے۔ اُن کے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی پرچنڈ جوالا جل رہی ہے۔ جس سے اُن کا ہردہ جلا جا رہا ہے۔

چرپھراہیں مگ چلہیں نہ گھوڑے۔ بن مرگ منہوں آنی رتھ جوڑے
اڈھکی پرہیں پھری ہیرہیں پیچھے۔ رام بیوگ بکل دکھ تیچھے

گھوڑے تڑپھڑاتے ہیں۔ اور ٹھیک راستے پر نہیں چلتے مانو جنگلی گھوڑوں (ناسدھائے ہوئے) کو رتھ میں جوڑ دیا گیا ہو۔ وہ کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں۔ کبھی مڑ کر پیچھے کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ شری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے ویاکل ہیں۔

جو کہہ رام لکھن بیدیہی۔ ہنکری ہنکری ہت ہیرہیں تیہی
باجی برہ گتی کہی کیمی جاتی۔ بنو منی پھنک بکل جیہی بھانتی

جو کوئی رام لکشمن سیتا کا نام لیتا ہے گھوڑے ہنہنا ہنہنا کر اس

کی اوڑ پیار سے دیکھنے لگتے ہیں۔ گھوڑوں کی اس ویوگ دِشا کا
ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ ایسے ویاکل ہیں۔ مانو منی چھن جانے
پر سانپ ویاکل ہو گیا ہو۔

کھبیئو نشادُو بشاد لیس دیکھت سچو تُرنگ
بولی سُسیوک چاری تب دیئے سارتھی سنگ

منتری اور گھوڑوں کی اس ویاکل دِشا کو دیکھ کر نشادراج کو
بہت ہی دُکھ ہوا۔ تب اپنے چار معتبر سیوکوں کو بلا کر سارتھی سُمنتر
کے ساتھ کر دیئے۔

گوُہ سارتھی ہی پھیر پٹھو پہنچائی ۔ برہ ہو بشادُو برنی نہیں جائی
چلے اودھ لیئی رتھی نشادا۔ ہوہیں چھنہیں چھن مگن بشادا

نشادراج گوُہ سارتھی سُمنتر کو کچھ دور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی
کے ویوگ سے اُسے جو بہا دُکھ ہو رہا تھا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا
جا سکتا۔ نشادراج کے بھیجے ہوئے چاروں سیوک رتھ کو ہانک کر
اودھ کی طرف چلے سُمنتر اور گھوڑوں کی ویاکل دِشا کو دیکھ کر پل پل
وہ دُکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سُوچ سُمنتر بیکل دُکھ دینا۔ دِھگ جیون رگھو بیر بہینا
رہیہی نہ انتہوں ادھم سریرُو۔ جسُو نہ لہیو بچھُورت رگھو بیرُو

سُمنتر بہت ہی ویاکل اور دین دُکھی ہیں۔ من ہی من میں سوچ رہے
ہیں۔ کہ شری رگھو ویر کے بنا جیون کو دھکار ہے۔ آخر اس ادھم (ناپاک)
شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر رگھو ویر کے ویوگ میں اس
شریر نے اپنا تیاگ کر کے یش پراپت کیوں نہ کیا۔

بھئے اجس اگھ بھاجن پرانا۔ کون ہیتو نہیں کرت پیانا
اہہ مت مندُ او سر چوکا ۔ اجہوں نہ ہردے ہوت دُو ٹوکا

یہ پران آج بدنامی اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ ا... کس کارن
وتس شریر سے نہیں نکلتے؟ ہے موڑھ من! تو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔
اب بھی تو پھٹ کر ہردے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

نیچی ہاتھ سر دُھنی پچھتائی ۔ منہو کرپن دھن راسی گنوائی
بِرد باندھی بر بیرو کہائی ۔ چلیو سمر جنو سُبھٹ پرائی

وہ ہاتھ مل مل کر سر پیٹ کر پچھتاتے تھے۔ مانو کوئی کنجوس دھن
کا خزانہ کھو بیٹھا ہو۔ وہ اس پرکار پچھتاتے ہوئے چلے۔ مانو ویر کا
بانا دھارن کئے شُور بیر کہلا کر یدھ بھُومی سے بھاگ چلا ہو۔

بپر بیکی بید بدسمّت سادھو سُجاتی
جیمی دھوکیں مدپان کر سچو سوچ تیہی بھانتی

جیسے کوئی وچاروان۔ وید جاننے والا۔ سترونانیہ شدھ آچار
بیوہار والا اور اُتم کُل کا کوئی برہمن دھوکے سے شراب پی لے
اور پھر ہاتھ مل مل کر پچھتائے۔ ویسی ہی دِشا سُمنتر کی ہے۔

جیمی کُلین تیا سادھو سیانی۔ پتی دیوتا کرم من بانی
رہے کرم بس پرپیہری ناہوُ۔ سچو ہر یاں تہی دارون داہُو

جیسے کسی اُتم گھرانے کی استری۔ نیک سبھاؤ والی۔ چتر اور
من بچن کرم سے پتی کو دیوتا ماننے والی دُربھاگیہ وش کبھی پتی سے الگ
رہنے پر مجبور ہو جائے۔ اُس سمے اس کے ہردے میں جیسی جلن
تڑپ اور مہا دُکھ ہوتا ہے۔ ٹھیک ویسی دِشا سُمنتر کی ہے۔

لوچن سجل ڈیٹھی بھئی تھوری۔ سُنئی نہ شرون بیکل متی بھوری
سُوکھہیں ادھر لاگی مُہں لاٹی۔ جیو نہ جائی اُر اودھی کپاٹی

آنکھوں میں جل بھرا ہے۔ نظر گھٹ گئی ہے۔ کانوں سے
سنائی نہیں دیتا۔ بدھی ویاکل ہوئی۔ یتھارتھ سوچنے میں سمرتھ نہیں
ہونٹ سوکھ رہے ہیں۔ مُکھ میں لاسا سا لگ گیا ہے۔ کنٹھ گت پران کے
سب لکشن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے کیونکہ ہردے میں میعاد کے
کواڑ لگے ہیں۔ وہ پرانوں کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ ابقات چودہ برس
بعد بھگوان لوٹیں گے۔ پرانوں کو یہ جھانکی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ
اس آشا میں اٹکے ہوئے ہیں۔

بِبرن بھیئو نہ جائی نہاری۔ ماریسی منہوں پتا مہتاری
ہانی گلانی بپُل من بیاپی۔ جم پُر پنتھ سوچ جمی پاپی

مُنہ کا رنگ فق ہو گیا ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ مانو اُنہوں نے

ماتا پتا کو مار ڈالنے کا مہا اپرادھ کیا ہو. شری رام جی کے ویوگ کی ہانی سے اُنکے سارے شریر میں پیڑا ابھار ہی ہے. اُن کو ایسی سوچ لگی ہوئی ہے. مانو نرک کو جاتا ہوا پاپی راہ میں سوچ کرتا ہوا جا رہا ہوں

بچنو نہ آو ہردیاں پچھتائی ۔ اودھ کاہ میں دیکھب جائی
رام رہت رتھ دیکھیہی جوئی ۔ سکچہی موہی بلوکت سوئی

مُکھ سے کوئی شبد نہیں نکلتا. من ہی من میں پچھتاتے ہیں کہ میں اودھیا میں جا کر کیا دیکھوں گا. جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا. وہ میرا مُنہ دیکھنے میں سنکوچ کرے گا. اور ہتات پھٹکار ڈالے گا. کہ رام کے بنا تم نرلج جیتے کیسے چلے آئے۔

دھائی پوچھہیں موہی جب بکل نگر نر ناری
اُتر دیب میں سب ہی تب ہردیاں بجر بیٹھاری

نگر کے ویاکل استری پُرش جب دوڑ کر مجھ سے پوچھیں گے کہ کہو رام لکشمن سیتا کو کہاں چھوڑ آئے. تو مجھے چھاتی پر پتھر رکھ کر اُتر دینا ہو گا۔

پوچھہیں دین دُکھت سب ماتا. کہب کاہ میں تنہہ ہی بار ھاتا
پوچھیہی جب بیاکل مہتاری ۔ کہیوں کون سندیس سکھاری

جب دین دُکھی ماتائیں مجھ سے پوچھیں گی تو میں اُنہیں کیا اُتر دونگا!
جب سمترا ماتا مجھ سے پوچھیں گی تو اُسے میں کونسا سُکھ بھرا پیغام دونگا۔

رام جننی جب آیہی دھائی ۔ سُمری بچھ جمی دھینو لوائی
پوچھت اُتر دیب میں تیہی ۔ گئے بنوں رام لکھنو بیدیہی

بچھڑے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی بیائی ہوئی گائے کی بھانت جب رام کی ماتا اِس پرکار دوڑی آکر مجھ سے پوچھے گی۔ تو میں اُنہیں یہ اُتر دوں گا. کہ سیتا. رام. اور لکشمن بن کو چلے گئے۔

جوئی پوچھیہی تیہی اُترو دیبا. جائی اودھ اب یہو سکھو لیبا
پوچھیہی جبہیں راؤ دُکھ دینا. جو تو جاسو رگھوناتھ ادھینا
دیہوں اُتر کو نو مُہو لائی ۔ آئیوں کُسل کنور پہنچائی
سُنت لکھن سیا رام سندیسو. ترن جمی تنو پریہری ہی نریسو

جو بھی پوچھے گا اُسے یہی اُتر دینا پڑے گا. ہائے! اودھیا میں جا کر اب مجھے یہی سُکھ لینا ہو گا. جب دین دُکھی راجہ جن کا جیون ہی رام جی کے ادھین ہے. مجھ سے پوچھیں گے. تو میں کونسا مُنہ لے کر اُنہیں اُتر دوں گا. کہ میں راجکماروں کو کُشل پوروک (صحیح وسلامت) بن میں پہنچا آیا ہوں. لکشمن سیتا. رام چندر جی کے سندیش کو سُنکر مہاراج تنکے کی طرح شریر کو تیاگ دیں گے۔

ہردو نہ بدریو پنک جیمی بچھرت پریتم نیرو
جانت ہوں موہی دینہہ بدھی یہو جاتنا سریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کیچڑ پھٹ جاتا ہے. ویسے پریتم (شری رام چندر جی) کے الگ ہو جانے پر میرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں گیا! اِس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے. کہ بدھاتا نے مجھے یہ یاتنا شریر (جو شریر پاپی جیووں کو نرک بھوگنے کے لئے ملتا ہے) ہی دیا ہے۔

ایہی بدھی کرت پنتھ پچھتاوا ۔ تمسا تیر ترت رتھو آوا
بدا کئے کری بنئے نشادا ۔ پھرے پاین پری بکل بشادا

راستے میں رتھ میں بیٹھے اِس پرکار پچھتاوا کرتے کرتے رتھ فوراً تمسا ندی کے تٹ پر آ پہنچا. سُمنتر نے تب بنتی کر کے چاروں نشادوں کو وداع کیا. وہ دُکھ سے مہا ویاکل ہوئے سُمنتر کے پاؤں پڑ کر چلے۔

پیٹھت نگر سچو سکچائی ۔ جنو مارسی گرو براہمن گائی
بیٹھی بٹپ تر دوس گنواوا ۔ سانجھ سمے تب اوسرو پاوا

نگر میں پرویش کرتے ہوئے سُمنتر ایسے ڈرتے ہیں. مانو گرو براہمن یا گائے کو مار کر آئے ہوں. اُنہوں نے دن کا سماں ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ کر گذارا. جب سندھیا کا سماں آیا. تب انہیں نگر کے بھیتر جانے کا موقع ملا۔

اودھ پربیسو کینہہ اندھیارے. پیٹھ بھون رتھو راکھی دوارے
جنہہ جنہہ سماچار سُنی پائے ۔ بھوپ دوار رتھو دیکھن آئے

اندھیرا ہو جانے پر سُمنتر نے اودھیا میں پرویش کیا. رتھ کو دروازے پر کھڑا کر کے وہ محل میں گئے. جن جن لوگوں نے سُمنتر کے

آنے کی خبر سُنی۔ وہ سبھی رتھ دیکھنے کو راج دوار پر آئے۔

رتھو پہچانی بکل لکھی گھورے۔ گرہیں گات جمی آتپ اورے
نگر ناری نر بیاکُل کیسیں۔ نگھٹت نیر مین گن جیسیں۔

رتھ کو پہچان کر اور گھوڑوں کو ویاکل دیکھکر اُن کے شریر مارے غم کے ایسے گھلنے لگے۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے ہیں۔ نگر بھر کے استری پُرش ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے جل کے سُوکھ جانے پر مچھلیاں ویاکل ہوتی ہیں۔

سچو آگمنو سُنت سبُو بکل۔ بھیئو رنیواس
بھئو بھیانک لاگ تیہی مانہوں پریت نواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سارا رنواس ویاکل ہو گیا۔ راج محل انتا بھیانک جان پڑتا ہے۔ مانو پریتوں کا نواس استھان شمشان بھومی ہو۔ جو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔

اتی آرتی سب پوچھہیں رانی۔ اُترو نہ آو بکل بھئی بانی
سُنئی نہ شروَن نین نہیں سُوجھا۔ کہہ سچو کہاں نرپو تیہی پوچھا

اتی انت دُکھی ہو کر رانیاں پوچھتی ہیں۔ پر سمنتر کو کچھ جواب نہیں آتا ہے۔ اُن کی بانی رُک گئی۔ نہ کانوں سے سُنائی دیتا ہے۔ اور آنکھوں سے بھی کچھ نہیں سُوجھتا۔ وہ جہاں تہاں سب سے پوچھتے ہیں کہ کہو راجہ کہاں ہیں۔

داسنہہ دیکھ سچو بکلائی۔ کوسلیا گرہیں گئیں لوائی
جائی سُمنتر دیکھ کس راجا۔ امئے رہت جنو چندو براجا

سُمنتر کو ویاکل دیکھکر داسیاں اُنہیں اپنے ساتھ کوشلیا جی کے محل میں لے گئیں۔ سمنتر نے جا کر راجا کو کیسی حالت میں دیکھا مانو امرت کے بنا چندر رہا ہو۔

آسن سین بھوشن ہینا۔ پریئو بھومی تل نپٹ ملینا
لیئی اُساس سوچ ایہی بھانتی۔ سُرپُر تیں جنو کھسیئو ججاتی

آسن سیج گہنوں سے رہت راجہ بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں۔

وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس کا پرکار سوچ رہے ہیں مانو ییاتی سورگ سے گر کر سوچ رہا ہو۔

لیت سوچ بھری چھِن چھِن چھاتی۔ جنو جری پنکھ پریئو سمپاتی
رام رام کہہ رام سنیہی۔ پُنی کہہ رام لکھن بیدیہی

پل پل بعد راجہ سوچ سے چھاتی بھر لیتے ہیں۔ انکی دشا ایسی ویاکل ہے۔ مانو گیدھ راج جٹایو کا بھائی سمپاتی سُورج دوارا اپنے پر جھلس جانے پر ویاکل ہو کر گرا تڑپ رہا ہو۔ "رام" "رام" "ہے پیارے رام" راجہ بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ پھر کبھی "ہا رام لکشمن جانکی" ایسا بھی کہنے لگتے ہیں۔

دیکھی سچو جے جیو کہی کینہیو دنڈ پرنامو
سُنت اُٹھیئو بیاکُل نرپتی کہو سُمنتر کہاں رامو

راجہ کو دیکھکر سُمنتر نے جے جیو کہہ کر ڈنڈوت پرنام کیا۔ سُنتے ہی راجہ ویاکل ہو کر اُٹھ بیٹھے۔ اور بولے سُمنتر! کہو رام کہاں ہیں۔

بھوپ سُمنتر لینہہ اُر لائی۔ بوڑت کچھو ادھار جنو پائی
سہت سنیہہ نکٹ بیٹھاری۔ پوچھت راؤ نین بھری باری

راجہ نے سُمنتر کو چھاتی سے لگا لیا۔ ڈوبتے ہوئے پُرش کو مانو تنکے کا سہارا مل گیا ہو۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راجہ نیتروں میں جل بھر کر بولے۔

رام کُسل کہو سکھا سنیہی۔ کہاں رگھو ناتھ لکھنو بیدیہی
آنے پھیری کہ بن ہی سدھائے۔ سُنت سچو لوچن جل چھائے

ہے پیارے سکھا! شری رام جی کی کُشل کہو۔ سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں؟ انہیں واپس لوٹا لائے ہو یا بن کو چلے گئے۔ یہ سُنتے ہی سُمنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

سوک بکل پُنی پوچھ نرلیسو۔ کہو سیا رام لکھن سندیسو
رام رُوپ گُن سیل سبھاؤ۔ سُمری سُمری اُر سوچت راؤ

شوک سے ویاکُل راجہ پھر پوچھتے ہیں۔ سیتا رام اور لکشمن کا

کچھ سندیش تو کہو. شری رام چندر جی کے روپ گن شیل اور سبھاؤ کو یاد کر کرکے راجہ من میں سوچ کرتے ہیں.

راؤ سنائی دینہہ بنباسو. سُنی من بھیئو نہ ہرشو ہر انسو
سو سُت بچھرت گئے نہ پرانا. کو پاپی بڑ موہی سمانا

میں نے راج تلک کی بات سنا کر بنباس دیدیا. یہ سن کر بھی جس رام کو نہ ہرش ہوا نہ شوک. ایسے پُتر کے ویوگ سے بھی پران نہیں نکلے. تو میرے سمان اور بڑا پاپی کون ہوگا. !

سکھا رام سیا لکھن جہاں تہاں موہی پہنچاؤ
ناہیں تو چاہت چلن اب پران کہوں ستی بھاؤ

ہے سکھا! جہاں رام سیتا اور لکشمن ہیں وہاں مجھے پہنچا دو. نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں. کہ میرے پران نکلا ہی چاہتے ہیں.

پُنی پُنی پوچھت منتری ہی راؤ. پریتم سُتین سندیس سناؤ
کرہی سکھا سوئی بیگی اُپاؤ. رامو لکھنو سیا نین دیکھاؤ

راجہ بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پرم پیارے پُتروں کا سندیسہ سناؤ. ہے سکھا! جلدی کوئی ایسا اُپائے کیجیے جس سے میں اپنی آنکھوں سے سیتا اور لکشمن کو دیکھ لوں.

سچو دھیر دھر و کہہ مرُدو بانی. مہاراج تمہ پنڈت گیانی
بیر سُدھیر دھُر ندھر دیوا. سادھو سماجو سدا تمہ سیوا

دھیرج دھر کر سُمنتر نے کومل بانی سے کہا. مہاراج! آپ ودوان ہیں بنور ویر اور شریشٹھ پُرشوں میں آپ شریشٹھ ہیں. ہے دیو آپ نے سدا ہی مہاتما پُرشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے.

جنم مرن سب دُکھ سُکھ بھوگا. ہانی لابھو پریہ ملن بیوگا
کال کرم بس ہوہیں گوسائیں. برس راتی دِوس کی ناہیں

جنم مرن سب سُکھ دُکھ کے بھوگ ہانی لابھ. پیاروں کا سنجوگ ویوگ یہ سب ہے سوامی! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے آدھین زبردستی ہوتے رہتے ہیں.

سُکھ ہرشہیں جڑ دُکھ بلکھائیں. دوؤ سم دھیر دھرہیں من ماہیں
دھیرج دھرہو بببکو بچاری. چھاڑیے سوچ سکل ہتکاری

سُکھ میں خوش ہونا اور دُکھ میں چیخنا چلانا یہ مورکھ لوگوں کا کام ہے. دھیر پُرش تو اپنے من میں سُکھ دُکھ دونوں کو سمان ہی جانتے ہیں. اس لیے گیان وچار کر کے آپ من میں دھیرج دھریئے. اور ہے سب کی بھلائی چاہنے والے سوامی! شوک کا تیاگ کر دیجیے.

پرتھم باسُو تمسا بھیئو دُوسر سُرسری تیر
نہائی رہے جل پانو کری سیا سمیت دوؤ بیر

شری رام جی کا پہلا مقام تمسا ندی کے کنارے ہوا. دوسرا گنگا کے گھاٹ پر ہوا. جہاں سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اشنان کر کے اس دن صرف جل پان ہی کیا.

کیوٹ کینہی بہت سیوکائی. سو جامنی سنگ ورگنوائی
ہوت پرات بٹ چھیر منگاوا. جٹا مُکٹ نج سیس بناوا

وہاں کیوٹ نشاد راج نے بہت سیوا کی. وہ رات انہوں نے شرنگ ویرپور میں گذاری. صبح ہوتے ہی بڑھ کا دودھ منگوایا اور اس سے دونوں راجکماروں نے اپنے سروں پر جٹوں کے مکٹ بنائے.

رام سکھاں تب ناؤ منگائی. پریا چڑائی چڑھے رگھو رائی
لکھن بان دھنو دھرے بنائی. آپو چڑھے پربھو آیسو پائی

تب رام جی کے مِتر نشاد راج نے ناؤ منگوائی سیتا جی کو اس پر چڑھا کر پھر رگھوناتھ جی آپ چڑھے. لکشمن جی نے دھنش بان سجا کر رکھے اور وہ بھی پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پا کر ناؤ پر چڑھے.

بِکل بلوکی موہی رگھو بیرا. بولے مدھر بچن دھری دھیرا
تات پرنامو تات سن کیہیو. بار بار پد پنکج گہیو

مجھ کو ویاکل دیکھ کر شری رام چندر جی نے دھیرج دھر کر یہ میٹھے بچن کہے. کہ ہے تات! مہاراج سے جا کر میرا پرنام کہنا اور میری طرف سے بار بار اُن کے چرن کملوں کی بندنا کرنا.

کربی پاپاں پری بنئے بہوری ۔ تات کریئے جنی چنتا موری
بن مگ منگل کسُل ہماریں ۔ کرپا انوگرہ پنیہ تمہاری

پھر میری طرف سے اُن کے پاؤں پکڑ کر بنتی کرنا۔ کہ ہے تات! میری چنتا نہ کرنا۔ آپ کی کرپا، پرتاپ، اور پنیہ سے بن اور راستے میں ہمارے لیئے سب کشل منگل ہی ہے۔

تمہریں انوگرہ تات کانن جات سب سکھو پا یہوُن
پرتی پالی آئیسُو کسُل دیکھیں پائے پُنی پھری آ یہوُں
جننی سکل پریتوشی پری پری پایاں کری بنتی گھنی
تُلسی کریہو سوئی جتنو جیہیں کُسلی رہیں کوسل دھنی

ہے تات! آپ کی کرپا سے بن میں جاتے ہوئے سب پرکار کا سکھ پاؤں گا۔ آپکی آگیا کا پالن کر کے آپکے چرنوں کا درشن کرنے کے لیئے کشل پورک پھر واپس لوٹ آونگا۔ میری طرف سے ماتاؤں کے چرن پکڑ پکڑ کر اُن کی دھیرج بندھا کر یہ خبر بنتی کرنا کہ وہ وہی اُپائے کریں جس سے کہ کوشل راج پتاجی کشل رہیں۔

گرُن کہب سندیسُو بار بار پد پدم گہی
کرب سوئی اُپدیسُو جیہیں نہ سوچ موہی اودھ پتی

شری رام جی نے یہ بھی سندیش دیا کہ میری طرف سے بار بار گرو جی کے چرن کمل کو پکڑ کر میرا یہ سندیش کہنا کہ وہ ایسا اُپدیش کریں۔ جس سے اودھ پتی پتاجی کو میری چنتا نہ رہے۔

پُرجن پرجن سکل نہوری ۔ تات سنائیہو بنتی موری
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری ۔ جاتیں رہ ترناہو سُکھاری

ہے تات! نگر نواسیوں اور پریوار والوں سے میری طرف سے بنتی کر کے کہنا۔ کہ وہی پرُش میرا سب پرکار سے ہتکاری ہوگا۔ جس کی چیشٹا سے مہاراج سکھی رہیں۔

کہب سندیسُو بھرت کے آئیں نیتی نہ تجئیے راج پد پائیں
پالیسُہو پرجہی کرم من بانی سیئے ہو ماتو سکل سم جانی

بھرت جب آئیں تو اُن سے میرا یہ سندیسہ کہنا۔ کہ راج تلک پاکر نیتی کو نہ چھوڑ دیویں۔ من بچن کرم سے پرجا کا پالن کرنا اور سب ماتاؤں کو سم درشٹی سے دیکھنا۔ اور سمان بھاو سے اُن کی سیوا کرنا۔

اور نِباہیہو بھایپ بھائی کری پتُو ماتو سُجن سیوکائی
تات بھانتی تیہی راکھب راؤ سوچ موریہیں کیہے نہ کاؤ

اور ہے بھائی! پتا ماتا اور اپنے پیارے ہتکاری سجنوں کی سیوا کر کے بھرانری بھاو کو آخری دم تک نباہنا۔ ہے تات! مہاراج کو آدر ستکار کر کے اس پرکار رکھنا کہ انہیں کبھی بھی میری یاد نہ آئے۔

لکھن کہے کچھو بچن کٹھورا برجی رام پُنی موہی نہورا
بار بار نج سپتھ دیوائی کہبی نہ تات لکھن لرکائی

لکشمن جی نے کچھ کٹھور بچن کہے۔ رام چندر جی نے اُنہیں ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور پھر مجھ سے بنتی کر کے کہا اور بار بار اپنی سوگند دلائی۔ کہ ہے تات! لکشمن کی یہ بالکپن کی بات مہاراج سے نہ کہنا۔

کہی پرنام کچھو کہن لئے سیا بھئی شتھل سنیہہ
تھکت بچن لوچن سجل پُلک پلوّت دیہہ

پرنام کر کے سیتا جی بھی کچھ کہنا چاہتی تھیں پرنتو پریم وش شتھل ہو گئیں۔ اُن کی بانی رُک گئی نیتروں میں آنسو بھر آئے اور شریر میں رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تیہی اوسر رگھو بر رکھ پائی کیوٹ پارہی ناو چلائی
رگھو کُل تلک چلے اہی بھانتی دیکھیو ٹھاڑھ کُلس دھر چھاتی

اُس سمے شری رام چندر جی کا رُخ پاکر ملاح نے پار جانے کے لئے ناؤ چلا دی۔ اس پرکار رگھو کُل تلک شری رام چندر جی تو چل دیئے اور میں ابھاگا چھاتی پر پتھر رکھے وہیں کھڑا مُنہ دیکھتا رہ گیا۔

میں آپن کیہی کہوں کلیسُو جیئت پھریوں لیئی رام سندیسُو
اس کہی سچو بچن رہی گیئو ہانی گلانی سوچ بس بھیئو

میں اپنے کلیش کو کیسے کہوں۔ جو میں شری رام چندر جی کا سندیسہ لے کر زندہ لوٹ آیا۔ اتنا کہہ کر سُمنتر سے آگے بولا نہیں جاتا۔ زبان رُک گئی۔

پربھو کے وِیوگ کی پیڑا سے شریر ویاکل ہوگیا اور وہ گہری سوچ میں پڑ گئے۔

سُنت بچن سُنت ہیں نرناہو۔ پریئو دھرنی اُردارن داہو
تلپھت وِشم موہ من ماپا۔ ماجا منہوں مِیں کھوں بیاپا

منتری کے بچن سُنتے ہی راجہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلنے لگی۔ اُن کا من مہا کٹھن موہ سے تڑپنے لگا۔ مانو مچھلیوں کو برسات کا پہلا پانی لگ گیا ہو۔

کری بلاپ سب رووہیں رانی مہا بپتی کیمی جانی بکھ نی
سُنی بلاپ دُکھہو دُکھ لاگا دھیر جہو کر دھیر جو بھاگا

سب رانیاں ولاپ کرکے رو رہی ہیں۔ اس سمے کی مہان بپتا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ اُنکے ولاپ کو سُن کر دکھ بھی دُکھی ہوگیا اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

بھیئو کولاہلو اودھ اتی سُنی نرپ رائر سورو
بپُل بہگ بن پریئو نسی مانہوں کلس کٹھورو

راج محل میں رونے پیٹنے کا شور سُن کر ساری ایودھیا میں بڑا بھاری کہرام مچ گیا۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ مانو پنچھیوں کے وشال بن پر رات کے وقت بھیانک بجلی گر گئی ہو۔

پران کنٹھ گت بھیئو بھوآلو منی بہین جنو بیاکلو بیالو
اندریں سکل بکل بھیئیں بھاری جنو سر سرسج بنو بنواری

راجہ کے پران گلے میں آگئے۔ مانو منی کھوئی جانے سے سانپ دُکھ کے مارے مرا جارہا ہو۔ ساری اندریاں دُکھ کے مارے تڑپ رہی ہیں۔ مانو کملوں کا بن تالاب میں بغیر پانی کے مرجھا گیا ہو۔

کوسلیاں نرپ دیکھ ملانا رببی کل ربی انھیئوں جیاں جانا
اُردھری دھیر رام مہتاری۔ بولی بچن سمے انوساری

راجہ کی اس دُکھ بھری نازک حالت کو دیکھکر کوشلیا جی نے اپنے من میں جان لیا۔ کہ سوریہ ونش کا سورج غروب ہو چلا۔

تب شری کوشلیا جی نے من میں دھیرج دھر کر وقت کے مطابق یہ بچن کہے

ناتھ سمجھی من کریئے بچارو۔ رام بیوگ پیودھی اپارو
کرن دھار تمہا اودھ جہابو۔ چڑھیو سکل پریہ تپھاک سماجو

ہے ناتھ! آپ من میں سمجھ کر وچار کیجیے۔ رام کے وِیوگ روپی جہاز پڑا ہے سارا پریوار اور پرجا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں! اور آپ اس جہاز کے ملاح ہو۔

دھیر جو دھریئے تو پارو۔ ناہیں تو بوڑھی سب پریوارو
جوں جیاں دھریئے بنئے پریہ ری۔ رام لکھن سیا ملہیں بہوری

اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جائیں گے نہیں تو سارا پریوار ڈوب جائے گا۔ اگر آپ میری بنتی کو ہردے میں دھارن کریں تو ہے سوامی! رام لکشمن اور سیتا پھر آملیں گے۔

پریا بچن ہر دو سُنت نر پو چتیئو آنکھی اُگھاری
ہاہا تلپھت مین ملین جنو سینچت سیتل باری!

اپنی پیاری پتنی کوشلیا جی کے کومل بچن سُن کر راجہ نے نینتر کھولے مانو تڑپتی ہوئی ملین مچھلی پر کوئی شیتل جل چھڑک رہا ہو۔

دھری دھیر جوا اُٹھی بیٹھ بھوآلو۔ کہو سُمنتری کہاں رام کرپالو!
کہاں لکھنو کہاں رامو سنیہی کہاں پریہ پُتر بدھو بیدیہی!!

دھیرج دھر کر راجہ اُٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہے سُمنتر! کہو کرپالو رام کہاں ہیں۔ لکشمن کہاں ہیں۔ پیارے رام کہاں ہیں! اور میری پُتر بدھو (بہو) پیاری جانکی جی کہاں ہے۔!

بلاکت راؤ بکل بہو بھانتی بھئی جاگ سرس بیراتی نہ راتی
تاپس اندھ ساپ سُدھی آئی کوشلیا ہی سب کتھا سُنائی

راجہ ویاکل ہوئے اس پرکار بہت طرح سے ولاپ کرتے ہیں! رات یگ کے سمان ہوگئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راجہ کو شرون کمار کے پتا اندھے تپسوی کے شاپ (بد دُعا) کی یاد آگئی اور اُنھوں نے کوشلیا کو سب کتھا کہہ سُنائی۔

کھبیئو بکل برنت اتہاسا۔ رام رہت دھگ جیون آسا
سو تنو راکھی کرب میں کاہا۔ جیہیں نہ پریم نیم مور نبا ہا

یہ اتہاس کہتے ہوئے راجہ ویاکل ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ رام جی کے بنا جینے کی آشا رکھنے پر دھکار ہے۔ ایسے شریر کو رکھکر میں کیا کروں گا جس نے میرے پریم کے پرن کو نہیں نباہا۔

ہا رگھونندن پران پریتے۔ تمہہ بنو جیئت بہت دن بیتے
ہا جانکی لکھن ہا رگھوبر ہا۔ ہا پتو ہت چت چاتک جل دھر

ہائے رگھونندن ہائے پران پیارے رام! تمہارے بنا جیتے ہوئے مجھے بہت دن بیت گئے۔ ہا جانکی لکشمن! ہا رگھوبیر! ہا میرے چت روپی پپیہے کے ہت کرنے والے میگھ۔

دوہا
رام رام کہی رام کہی رام رام کہی رام
تنو پریہری رگھوبر برہن راؤ گیئو سر دھام

رام رام کہہ کر پھر رام رام کہہ پھر رام رام کہہ کر اور پھر رام رام کہہ کر راجہ شری رام جی کے ویوگ میں شریر کو چھوڑ کر دیولوک کو سدھار گئے

جیئن مرن پھلو دسرتھ پاوا۔ انڈ انیک امل جسو چھاوا
جیئت رام بدھو بدنو نہارا۔ رام برہ کری مرنو سنوارا

جینے اور مرنے کا پھل تو دسرتھ جی نے ہی پایا۔ انیک برہمانڈوں میں اُن کا نرمل یش چھا گیا۔ جینے جی تو انہوں نے شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھا۔ اور رام جی کے ویوگ کے نمتت اپنا شریر تیاگ کر مرنا سدھار لیا۔

سوک بکل تب رودہیں رانی۔ روپو سیلو بلو تیجو بکھانی
کرہیں بلاپ انیک پرکارا۔ پرہیں بھومی تل بارہیں بارا

شوک کے مارے بیاکل ہو کر رانیاں رونے لگیں اور راجہ کے روپ بشیل بل اور تیج کو یاد کر کر کے انیکوں پرکار کے بلاپ کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زمین پر گرنے لگیں۔

بلپہیں بکل داس اُرو داسی۔ گھر گھر رودنو کرہیں پُر باسی
اتھئیو آجو بھانو کُل بھانو۔ دھرم اودھی گُن روپ ندھانو

داس اور داسیاں بیاکل ہوئی اور لاپ کر رہی ہیں نگر نواسی گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سورج کُل کا سورج غروب ہو گیا۔ جو دھرم کی آخری حد اور گُن اور روپ کے بھنڈار تھے۔

گاریں سکل کیکئی دیہیں۔ نین بہین کینہہ جگ جیہیں
ایہی بدھی بلپت رین بہانی۔ آئے سکل مہا منی گیانی

سب کیکئی کو گالیاں دیتے ہیں۔ جس نے سنسار کو آنکھوں سے رہت کر دیا۔ اس پرکار ولاپ کرتے رات گذر گئی۔ اور صبح ہوتے ہی سارے بڑے بڑے منی اور گیانی لوگ اکٹھے ہوئے۔

تب بسشٹ منی سمے سم کہی انیک اتہاس
سوک نیوار یئو سب ہی کر نج بگیان پرکاس

تب منی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سے اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکاش سے سب کا شوک نوارن کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تنو راکھا۔ دوت بولائی بہوری اس بھاکھا
دھاوہو بیگی بھرت پہیں جاہو۔ نرپ سدھی کتہوں کہہو جنی کاہو

تیل سے ناؤ بھر کر راجہ کا شریر اُس میں رکھوا دیا گیا۔ پھر دوتوں کو بلوا کر وسشٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے پاس دوڑے جاؤ۔ راجہ کے پرلوک گمن کی خبر کسی سے بھی نہ کہنا۔

اتنیئی کہیہو بھرت سن جائی۔ گرو بولائی پٹھئیو دوو بھائی
سن منی آیسو دھاون دھائے۔ چلے بیگ برباجی لجائے

بھرت سے جا کر صرف یہی بات کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گرو جی نے بلایا ہے۔ منی کی آگیا پا کر وہ دوت دوڑے اور اپنی تیز چال سے گھوڑوں کو بھی لجاتے ہوئے چلے۔

انرتھو اودھ ارمبھیو جب تیں۔ کسگن ہوہیں بھرت کہوں تب تیں

دیکھہیں راتی بھیانک سپنا ۔ جاگی کرہیں کٹو کوٹی کلپنا

جب سے ایودھیا میں انرتھ شروع ہوا تھا تب سے ہی بھرت کو بُرے بُرے شگن ہو رہے تھے۔ رات کو وہ ڈراؤنے سپنے دیکھا کرتے اور جاگ کر ان سپنوں کے سمبندھ میں طرح طرح کی امنگل کلپنائیں کیا کرتے تھے۔

بپر جیوائیں دیہیں دن دانا۔ سو ابھیشیک کرہیں بدھی نانا
ماگہیں ہردیاں مہیس مناۓ۔ کُسل ماتو پتو پرجن بھائی

وہ امنگل کے بھے سے برہمنوں کو بھوجن کرا کر پرتی دن دان دیتے ہیں۔ اور رودر دیوتا کی نانا پرکار سے پوجا کرتے ہیں۔ شوجی کو ہردے میں منا کر ماتا پتا بھائی اور کٹمبیوں کے کشل کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

ایہی بدھی سوچت بھرت من دھاون پہنچے آئی
گروانوساسن شرون سُنی چلے گنیسو منائی

بھرت جی اس پرکار من میں سوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں دوت آ پہنچے۔ گرو کی آگیا کو کانوں سے سن کر وہ گنیش جی کو منا کر چلے۔

چلے سمیر بیگ ہئے ہانکے ۔ ناگھت سرت سیل بن بانکے
ہردیاں سوچ بڑ کچھو نہ سوہائی ۔ اس جانہیں جہاں جاؤں اڑائی

ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ بانکے بن پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے۔ ہردے میں بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کچھ نہیں سوجھتا جی ایسا چاہتا ہے کہ ایودھیا میں اڑ کر پہنچ جاویں۔

ایک نمیش برش سم جائی۔ ایہی بدھی بھرت نگر نیارائی
اسگن ہوہیں نگر بیٹھارا ۔ رٹہیں کبھانی گکھیت کرارا

ایک ایک پل برس کے سمان گذر رہا ہے۔ اس پرکار بھرت ایودھیا پُری کے نزدیک پہنچے۔ نگر میں داخل ہوتے ہی بُرے بُرے شگن ہونے لگے۔ بُری جگہ پر بیٹھے کوّے بُری طرح سے کاں کاں کی رٹ لگا رہے ہیں۔

کھر سیار بولہیں پرتیکولا ۔ سُنی سُنی ہوئی بھرت من سُولا
شری ہت سر سرِتا بن باگا ۔ نگر بسیسی بھیاونو لاگا

گدھے اور گیدڑ برخلاف بول رہے ہیں۔ یہ سب سُن کر بھرت جی کے کلیجے میں ہوک اُٹھتی ہے۔ تالاب ندی بن اور باغ شوبھا رہت ہو گئے ہیں۔ نگر تو مانو کاٹ کھانے کو ہی آتا ہے۔

کھگ مرگ ہیئے گئے جاہیں نہ جوئے۔ رام بیوگ کروگ بگوئے
نگر ناری نر نپٹ دُکھاری۔ منہوں سبنہ سب سمپتی ہاری

شری رام چندر جی کے وِیوگ روپی بھیانک روگ سے پشو پنچھی گھوڑے ہاتھی دُکھ کے مارے ایسے تڑپ رہے ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے نگر کے استری پُرش بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں۔ مانو سب کا سرب دھن و مال لٹ گیا ہو۔

پُرجن ملہیں نہ کہہیں کچھو گوہیں جوہارہیں جاہیں
بھرت کُسل پوچھی نہ سکہیں بھے بشاد من ماہیں

راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وہ چُپ چاپ بھرت جی کو بندنا کر کے گذر جاتے ہیں منھ سے کوئی کچھ نہیں بولتا۔ بھرت جی کے من میں ڈر اور چنتا چھا رہی ہے اس لئے وہ بھی کسی سے کُشل پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے۔

ہاٹ باٹ نہیں جائی نہوری۔ جنو پُر دہن دسی لاگی دواری
آوت سُت سُنی کیکئے نندنی۔ ہرشی روی کل جل رُہ چندنی

بازار اور راستوں کی درد شا دیکھی نہیں جاتی۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیانک آگ لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے آنے کی خبر سن کر کیکئی بڑا ہی پرسن ہوئی۔ جو سورج ونش کے کمل کا ناش کرنے والی چاندنی کے سمان ہے۔

سجی آرتی مُدت اٹھی دھائی۔ دوارہیں بھینٹی بھون لیئی آئی
بھرت دُکھت پرِوار نہارا۔ مانہوں تہن بن بیچ جنو مارا

وہ پرسن ہو کر آرتی سجائے اُٹھ دوڑی۔ دروازے پر ہی بھرت جی کو مل کر محل کے بھیتر لے آئی۔ بھرت جی نے سارے پریوار کو دُکھی

دیکھا ہو کہ کملول کے بن پر کہر پڑ گئی ہو۔

کیکئی ہرشت اسہی بھاتی۔ منہوں مدت ملاتی کراتی

سُت ہی سنوچ کچھ منہوں ہیں۔ پوچھی نیہر کسل ہماریں

صرف ایک کیکئی ہی خوش نظر آتی ہے۔ مانو بھیلنی جنگل کو آگ لگا کر خوشی کے مارے پھولا نہ سماتی ہو۔ پتر کو سوچ کے مارا ہوا اور من لیے اداس جا کر کیکئی نے پوچھا کہو تمہارے ننہال میں سب کشل تو ہیں!

سکل کشل کہی بھرت سنائی۔ پوچھی نج کل کشل بھلائی

کہو کہاں تات کہاں سب ماتا۔ کہاں سیا رام لکھن پریہ بھراتا

بھرت جی نے ساری کشل کہہ سنائی۔ پھر اپنے کل کی کشل چھیم (خیر و خیریت) پوچھی۔ اور کہا کہو پتا جی کہاں ہیں؟ میری دوسری دونو ماتائیں کہاں ہیں؟ سیتا جی اور پیارے بھرا تا رام اور لکشمن کہاں ہیں!

سُنی سُت بچن سنیہہ مے کپٹ نیر بھری نین

بھرت شرون من سول سم پاپنی بولی بین

پتر کے پریم بھرے بچن سنکر آنکھوں میں کپٹ کے آنسو بھر کر کیکئی بھرت جی کے من میں شول کے سمان چبھنے والے بچن بولی۔

تات بات میں سکل سنواری۔ بھے منتھرا سہائے بچاری

کچھک کاج بدھی بیچ بگاریو۔ بھوپتی سرپتی پر پگو دھاریو۔

ہے تات! میں نے سب بات بنالی تھی بھلا ہو منتھرا کا جو موقع پر میری سہایک (مددگار) ہوئی پر بدھاتا نے تھوڑا سا کام بگاڑ دیا ہے، وہ یہ کہ راجہ دیولوک کو سدھار گئے۔

سُنت بھرت بھئے بیبس بشلوا۔ جنو سہمیو کری کیہری ناداد

تات تات ہا تات پکاری۔ پرے بھومی تل بیاکل بھاری

بھرت یہ خبر سن کر دکھ کے مارے ویاکل ہو گئے مانو شیر کی گرج سن کر ہاتھی سہم گیا ہو۔ وہ ہائے پتا ہائے پتا ہائے تات ایسا بول کر ہوش نے ویاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھن پایؤں توہی۔ تات نہ رامہی سونپیہو موہی

بہوری دھیر دھری اٹھے سنبھاری۔ کہو پتو مرن ہیتو مہتاری

بھرت جی ولاپ کر رہے ہیں ہے تات! میں آپ کے انتم درشن بھی نہ کر سکا۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چندر جی کو کیوں نہ سونپ گئے۔ پھر دھیرج دھر کر سنبھل کر اٹھ بیٹھے۔ اور ماتا سے پوچھنے لگے کہ ہے ماتا! پتا جی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سُنی سُت بچن کہتی کیکئی۔ مرمو پانچھی جنو ماہر دیئی

آدیہو تیں سب آپنی کرنی۔ کٹل کٹھور مدت من برنی

پتر کے بچن سن کر کیکئی کہنے لگی۔ مانو گھاؤ کے ستھان کو چیر کر نشتر لگا کر اس میں زہر بھر رہی ہو۔ شروع سے لے کر آخر تک اپنی ساری کرتوت کٹل اور کٹھور دل کیکئی نے بڑے پرسن من سے سنا دی۔

بھرت ہی بسریو پتو مرن سنت رام بن گونو

ہیتو اپنپو جانی جیاں تھکت رہے دھری مونو

شری رام چندر جی کے بن جانے کی خبر سن کر بھرت جی کو پتا جی کا مرن بھول گیا۔ بدھ میں اس سارے کلیش کا مول کارن (ذمہ دار) اپنے آپ کو جان کر بھرت جی پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔

بکل بلوکی ست ہی سمجھاوتی۔ منہوں جرے پر لون لگاوتی

تات راؤ نہیں سوچے جوگو۔ بڑھئی سکرت جس کینہیو بھوگو

پتر کو ویاکل دیکھ کر کیکئی سمجھانے لگی۔ مانو جلے پر نمک لگا رہی ہو۔ ہے تات! راجہ کا شوک نہیں کرنا چاہیئے انہوں نے پنیہ اور یش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوگ بھوگے۔

جیوت سکل جنم پھل پائے۔ انت امر پتی بھون سدھائے

اس انومانی سوچ پریہر ہو۔ سہت سماج راج پر کر ہو

جیتے جی تو انہوں نے جنم کے سمپورن پھل پائے اور مرنے پر وہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایسا وچار کر کے شوک کرنا چھوڑ دو اور سماج سہت آنند سے اجودھیا کا راج کرو۔

سُنی سُٹھی سہمیُو لا جکما رُو۔ پاکین چھت جنُو لاگ انگارُو
دھیرج دھری بھری بیھی ساسا۔ پاپنی سب ہی بھانتی کُل ناسا

کیکئی کے یہ بچن سُنکر راجکمار بھرت بہت ہی سہم گئے۔ مانو پکے ہوئے پھوڑے پر انگارا رکھ دیا گیا ہو۔ اُنہوں نے دھیرج دھر کر لمبی سانس لی۔ اور کہا۔ اری پاپنی! تو نے سب پرکار کُل کا ناش کر دیا ہے۔

جوں پَے کرچی رہی اتی توہی۔ جنمت کاہے نہ مارے موہی
پیڑ کاٹی تَیں پالیو سینچا۔ مین جیون ہتی باری اُلیچا

ہائے! اگر تیری ایسی ہی دُشٹ چیشٹا تھی تو تو نے جنمتے سے ہی میرا گلا کیوں نہ گھونٹ دیا۔ برکش کو کاٹ کر تو نے پتے کو سینچا ہے۔ اور مچھلی کے جینے کے لئے پانی کو اُلیچ ڈالا۔ ارتھات جو میرے پرانوں کے پران تھے۔ اُن کو مجھ سے الگ کر کے تو اب مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے میری بھلائی کرتے ہوئے تو نے اُلٹا میرا ناش کر دیا ہے۔

ہنس بنسُ دسرتھ جن کو رام لکھن سے بھائی
جننی توں جننی بھئی بدھی سن کچھو نہ بسائی

سُوریہ ونش جیسے اُتم کل میں تو میرا جنم ہوا ہو۔ دسرتھ جیسے دھرم دھرندھر پتا ہوں۔ رام لکشمن جیسے سداچاری جیسے بھرا تا ہوں۔ وہاں ہے پاپنی! مجھے جنم دینے والی ماتا تو ہے۔ سچ کہتے ہیں بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا۔

جب تَیں کُمتی کُمت جیاں ٹھیئو۔ کھنڈ کھنڈ ہوئی ہردیو نہ گیو
برمانگت من بھئی نہیں پیرا۔ گری نہ جیہہ مُنہ پرئیو کیرا

اری کُمتی! جب تو نے ایسا وچار ہردے میں ٹھانا اس سمے تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا! ایسے وردان مانگتے سمے تیری چھاتی میں ذرا بھی جلن نہ ہوئی! تیری زبان کیوں نہ گل گئی تیرے مُنہ میں کیڑے کیوں نہ پڑ گئے۔!

بھوپن پرتیتی تُوری کیمی کینہی۔ مرن کال بدھی متی ہری لینہی
بدھی ہوں نہ ناری ہردے گتی جانی۔ سکل کپٹ اگھ اوگن کھانی

استری کی بدھی ہری لی تھی۔ ! استریوں کے ہردے کی گتی کو بدھاتا بھی نہیں جان سکے۔ کہ وہ سب کپٹ۔ پاپ اور اوگنوں کی کھان ہوتی ہیں۔ انچرج تو یہ ہے کہ راجہ نے تجھے تیرا وشواش کیسے کر لیا؟ کیا مرتے سمے بدھاتا نے اُنکی بدھی ہر لی تھی۔

سرل سوسیل دھرم رت راؤ۔ سو کمی جانے تیا سبھاؤ
اس کو جیو جنتو جگ ماہیں۔ جیہی رگھوناتھ پران پریہ ناہیں

راجہ سرل سبھاؤ سوشیل اور دھرماتما تھے۔ وہ استری سبھاو کو بھلا کیا جانیں۔ جگت میں ایسا کونسا جیو جنتو ہے۔ جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے نہیں ہیں۔

بھے اتی ابہت رام تیو توہی۔ کو تو اہسی ستیہ کہو موہی
جو ہسی سو ہسی مُنہ مسی لائی۔ آنکھی اوٹ اُٹھی بیٹھی جائی

سب جگت کے پران پیارے شری رام چندر جی بھی تجھے دشمن جان پڑے! سچ سچ کہہ تو کون ہے! جو تو ہے۔ سو ہے! اب مُنہ میں کالکھ لگا کر میری آنکھوں سے دُور ہو جا اور مجھے اپنا مُنہ نہ دکھا۔

رام برودھی ہردے تیں پرگٹ کینہہ بدھی موہی
مو سمان کو پاتکی بادی کہوں کچھو توہی

بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے ورودھ کرنیوالے تیرے ہردے (کوکھ) سے پیدا کیا۔ تجھے تو کچھ کہنا بھی ویرتھ ہے میرے سمان بڑا پاپی دوسرا اور کون ہے۔

سُنی شترگھن ماتو کٹلائی۔ جری گات رس کچھو نہ بسائی
تیہی اوسر کُبری تہاں آئی۔ بسن بھوشن بیبدھ بنائی

ماتا کی کُٹلتا کو سُن کر شترگھن جی کے سارے شریر کے انگ مارے کرودھ کے جلنے لگے۔ اُسی سمے کُبری منتھرا بستر اور انیک پرکار کے گہنوں سے سج دھج کر وہاں آ نکلی۔

لکھی رس بھریو لکھن لگھو بھائی۔ برت انل گھرت آہوتی پائی
ہمگی لات تکی کُوبر مارا۔ پرمُنہ بھری کرت پکارا

اُسے قیمتی کپڑوں سے سجی دیکھ کر لکشمن جی کے چھوٹے

بھائی شترگھن جی کرودھ سے جل بھن گئے کرودھ روپی اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے۔ منتھرا کے آنے پر تو مانو اس جلتی ہوئی آگ کو گھی کی آہوتی مل گئی ہو۔ انہوں نے زور سے تاک کر کبڑی کے ایک لات ماری۔ وہ چلاتی ہوئی اوندھے مُنھ زمین پر گر پڑی۔

کبر ٹوٹیو پھوٹ کپارو۔ دلت دسن مکھ رُدھر پرچارو
آہ دییّ میں کاہ نساوا ۔ کرت نیک پھل اَن اِس پاوا

اُس کا کُبڑ ٹوٹ گیا۔ کپال پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے اور مُنھ سے خون بہنے لگا۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی بولی۔ آہ دیو! میں نے کیا بگاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے یہ بُرا پھل ملا۔

سُنی رِپوہن لکھی نکھ سکھ کھوٹی۔ لگے گھسیٹن دھری دھری جھوٹی
بھرت دیانِدھی دیّنہی چھڑائی۔ کوسلیا پہں گئے دوؤ بھائی

اُس کی یہ بات سُنکر شترگھن جی اُسے ایڑی سے چوٹی تک دُشٹ دیکھکر اُسے جھونٹے (سر کے بل) سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگے۔ تب دیا کے بھنڈار بھرت جی نے اُسے چھڑایا۔ پھر دونوں بھائی کوشلیا کے پاس گئے۔

ملن بسن بِبرن بِکل کرس سریر دُکھ بھار
(دوہا) کنک کلپ بر بیلی بن مانہوں ہنی تُسار

کوشلیا جی میلے بستر پہنے ہوئے ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا ہے۔ ویاکل ہو رہی ہے دُکھ کے بوجھ سے دُبلی ہو گئی ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سُندر کلپ بیل کو کہر اور جاڑے نے سُکھا دیا ہو۔

بھرت ہی دیکھی ماتو اُٹھی دھائی۔ مُرچھِت اوَنی پری جھاں آئی
دیکھت بھرتو بِکل بھئے بھاری۔ پرے چرن تن دسا بسا ری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اُٹھ دوڑی۔ پر چکر کھا زمین پر اچیت ہو کر گر پڑی۔ یہ دیکھکر بھرت جی بہت دیاکل ہوئے۔ اور شریر کی سُدھ بُدھ بھول کر اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔

ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیا رام لکھن دوؤ بھائی
کیکئی کت جنمی جگ ماجھا۔ جوں جنمی تو بھئی کاہے نہ بانجھا

بھرت جی بولے۔ ہے ماتا! پتا جی کہاں ہیں۔ انھیں دکھائیے! سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں! کیکئی سنسار میں کیوں پیدا ہوئی! پیدا ہو کر پھر بانجھ کیوں نہ رہی!

کُل کلنکو جیہیں جنمیو موہی۔ اپجس بھاجن پریہ جن دروہی
کو تیہوں مہوی سرس ابھاگی۔ گتی اسی توری ماتو جیہی لاگی

جس نے مجھ جیسے کُل کلنکی۔ نِندا کے پاتر۔ پریوار اور پرجا کے دروہی (غدار) پُتر کو جنم دیا میرے سمان تینوں لوکوں میں ابھاگا۔ پرانی بھلا دوسرا اور کون ہوگا! جس کے کارن ہے ماتا! آپکی یہ دُردشا ہوئی ہے۔

پتو سُرپُر بن رگھوبر کیتو۔ میں کیول سب انرتھ ہیتو
دھگ موہی بھئیوں بینو بن آگی۔ دُسہہ داہ دُکھ دوشن بھاگی

پتا جی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری رام چندر جی بن کو چلے گئے۔ میں ہی اب سب انرتھوں کا مُول کارن ہُوں۔ مجھے دھکار ہے۔ میں رگھو کُل روپی بانس کے بن میں اگنی روپ پیدا ہُوا۔ اور کٹھن داہ۔ دُکھ اور دوشوں کا بھاگی بنا۔

ماتو بھرت کے بچن مردو سُنی پُنی اُٹھی سمبھارِ
لیئے اُٹھائی لگائی اُر لوچن موچتی باری

بھرت جی کے کومل بچن سُنکر کوشلیا جی اپنے آپکو سمبھال کر اُٹھ بیٹھیں۔ اُنھوں نے بھرت کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سرل سُبھائے مائیں ہیاں لائے۔ اتی ہت منہو رام پھری آئے
بھینٹیو بہوری لکھن لگھو بھائی۔ سوکو سنیہو نہ ہردیاں سمائی

سرل سبھاو ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو شری رام جی ہی بن سے لوٹ آئے ہوں۔ پھر

بھانتی انیک بھرت سمجھائے ۔ کہی بیویک لئے پُچی سُنائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی ویاکل ہو کر ولاپ کرنے لگے۔ تب کوشلیا جی نے اُن کو ہردے سے لگا لیا۔ انیک پرکار سے بھرت جی کو کوشلیا جی نے سمجھایا۔ اور بہت سی گیان وچار کی باتیں کہہ کر سنائیں۔

بھرت ہوں ماتو سکل سمجھائیں۔ کہی پُران شُرتی کتھا سُہائیں
چھل بہین سُچی سرل سبانی ۔ بولے بھرت جوری جگ پانی

بھرت جی نے بھی ماتاؤں کو پُرانوں اور ویدوں کی کتھائیں کہہ کر سمجھایا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر بھرت جی نشکپٹ چھل رہت سرل اور پوتر بانی بولے۔

جے اگھ ماتو پتا سُت مارین ۔ گائی گوٹھ مہی سُر پُر جارین
جے اگھ تیا بالک بدھ کینہیں ۔ میت مہی پتی ماہر دینہیں

جو پاپ ماتا پتا اور پُتر کو مارنے سے ہوتا ہے اور بیلوں کے نگر جلانے سے اور گوشالا جلانے سے جو پاپ ہوتا ہے۔ استری اور بالک کی ہتیا کرنے سے ہوتے ہیں۔ اور جو متر اور راجہ کو زہر دینے سے ہوتے ہیں۔

جے پاتک اُپ پاتک اہہیں ۔ کرم بچن من بھو کبی کہہیں
تے پاتک موہی ہوہُوں بدھاتا ۔ جوں یہہ ہوئی موہی سمت ماتا

اور کوی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ من بچن اور کرم سے ہونے والے کہے ہیں۔ اگر اس کام میں میری ذرا بھر بھی صلاح ہو تو ہے ماتا! یہ سارے پاپ مجھے لگ جائیں۔

جے پری ہری ہری ہر چرن ۔ بھجہیں بھوت گن گھور
تیہی کئی گتی موہی دیئو بدھی ۔ جوں جننی مت مور

جو لوگ وشنو بھگوان اور شو بھگوان کے چرنوں کو چھوڑ کر ڈراؤنے بھوت اور پریتوں کی پوجا کرتے ہیں ہے ماتا! یدی اس کام میں میری صلاح ہو تو بدھاتا میری اُن بھوت پریتوں کے پجاریوں جیسی دُردشا کریں۔

بیچہیں بید دھرم دُوہی لیہیں ۔ پسُن پرائے پاپ کہی دیہیں
کپٹی کُٹل کلہہ پریہ کرودھی ۔ بید بدُوشک بِسو بِرودھی

جو لوگ یوگیہ ایوگیہ (ادھیکاری آن ادھیکاری) کا خیال کئے بغیر کیول چند ٹکوں پر برہم ودیا کو پڑھاتے سُناتے ہیں۔ اور اپنے آپ ہی اپنے منہ اپنے آپ کو دھرماتما ظاہر کرتے ہیں۔ چغلخور ہیں۔ دوسرے کے پاپوں کو کہکر آپ پاپ بھاگی ہوتے ہیں۔ جو کپٹی کُٹل۔ لڑا کے اور کرودھی ہیں۔ اور جو ویدوں کی نندا کرنے والے اور وشو بھر کے ورودھی (مخالف ہیں)

لوبھی لمپٹ لولپ چارا ۔ جے تاکہیں پر دھن پر دارا
پاؤں میں تینہہ کے گتی گھورا ۔ جوں جننی یہُو سمت مورا

جو لوبھی۔ کامی اور لالچیوں کا آچرن کرنیوالے ہیں۔ جو دوسرے کے دھن اور استری پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اگر میری اس میں کچھ صلاح ہو تو ہے ماتا میری ان جیسی بھیانک گتی ہو۔

جے نہیں سادھو سنگ انوراگے ۔ پرمارتھ پتھ بمکھ ابھاگے
جے نہ بھجہیں ہری نر تنو پائی ۔ جنہہ ہی نہ ہری ہر سُجس سُہائی
تجی شُرتی پنتھو بام پتھ چلہیں ۔ بنچک برچی بیش جگو چھلہیں
تینہہ کے گتی موہی سنکر دیئو ۔ جننی جوں یہُو جانو چھیئو

جنہیں سنت سنگ سے پریم نہیں۔ جو ابھاگے کلیان مارگ سے بمکھ ہیں۔ جو منش شریر پا کر بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے۔ جنکو وشنو بھگوان اور شو جی کی مہما کا گُن گان اچھا نہیں لگتا۔ جو وید مارگ کو چھوڑ کر وپریت مارگ پر چلتے ہیں۔ جو ٹھگ سادھو بھیس بنا کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ ہے ماتا! اگر مجھے اس بھید کا ذرا سا بھی پتہ ہو تو شو جی مہاراج مجھے اُن لوگوں کی گتی دیں۔

مانو بھرت کے بچن سُنی سانچے سرل سبھا ین
کہتی رام پریہ تات لتھہ سدا بچن من کاین

کوشلیا جی بھرت کے بھاؤ سے ہی سچے اور سیدھے سادھے بچنوں کو سُنکر کہنے لگی۔ ہے تات تم تو تن من اور بچن سے سدا شری رام چندر جی کے پیارے ہے۔

چوپائی

رام پرانہو تیں پران تمہارے
تمہہ رگھوپتی ہی پرانہو تیں پیارے
بدھو بش چوے سرو ئی ناہو آگی
ہوئی باری چر باری براگی
بھئے گیانُو بڑو مٹے نہ موہو
تُمہہ راہی پرتیکول نہ ہوہو
مت تمہار یہو جو جگ کہہیں
سو سپنے ہوں سُکھ سُگتی نہ لہہیں

تمہیں رام پرانوں سے بھی بڑھکر پیارے ہیں۔ اور تم شری رگھوناتھ جی کو پرانوں سے بڑھکر پیارے ہو۔ چندرما بھلے ہی زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھلے ہی آگ برسانے لگے۔ جل چر جیو بھلے ہی جل کا تیاگ کردیں (ارتھات ناممکن ممکن ہوجائے) گیان ہو جانے پر بھلے ہی بھرم نہ مٹے یہ سب کچھ ناممکن بھی اگر ممکن مان لیا جائے۔ پرنتو تم کبھی بھی شری رام چندر جی کے پرتیکول نہیں ہوسکتے۔ جو لوگ تم پر یہ الزام لگاتے ہیں اُنھیں سپنے میں بھی سُکھ اور شبھ گتی نہیں ملے گی۔

اس کہی ماتو بھرتو ہیاں لائے۔ تھن پے سروہیں نین جل چھائے
کرت بلاپ بہت یہی بھانتی۔ بیٹھہیں بیتی گئی سب راتی

ایسا کہہ کر ماتا نے بھرت کو چھاتی سے لگا لیا۔ پستانوں سے دودھ بہنے لگا۔ اور نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے۔ اس پرکار بہت ولاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گذر گئی۔

بام دیو بسشٹ تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بلائے
منی بہو بھانتی بھرت اُپدیسیو۔ کہی پرمارتھ بچن سدیسیو

تب رشی بام دیو اور وشِشٹ مُنی آئے۔ انہوں نے سب منتریوں اور پرتشٹھت پرشوں کو بلا لیا۔ پھر مُنی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت پرکار سے بھرت جی کو گیان اُپدیش دیا۔

تات ہردیاں دھیرجُو دھر ہو کرہو جو اوسر آجو
اُٹھے بھرت گُر بچن سُنی کرن کہیو سبھو ساجو

وشِشٹ جی نے کہا۔ ہے تات! من میں دھیرج دھر کر آج جس کام کے کرنے کا موقع ہے اُسے کرو۔ گرو جی کے بچن سُنکر بھرت جی اُٹھے اور انھوں نے سب تیاری کرنے کے لئے کہا۔

نرپ تنو بید بدت انہوادا۔ پرم بچتر بمانُو بنادا
گہی پد بھرت ماتو سب راکھی۔ رہیں رانی درسن ابھلاشی

ویدودھی انوسار راجہ کے شریر کو نہلایا گیا۔ اور پرم بچتر (عجیب و غریب) بمان بنایا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پکڑ کر سب ماتاؤں کو ستی ہونے سے روک لیا۔ وہ شری رام چندر جی کے درشن کرنیکی ابھلاشا سے رُک گئیں۔

چندن اگر بھار بہو آئے۔ امت انیک سُگندھ سُہائے
سر جُو تیر رچی چتا بنائی۔ جنو سُر پُر سوپان سُہائی

چندن اگر کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کے اپار سُگندھت دروّیوں (خوشبودار چیزوں) کے بہت سے بوجھ کے بوجھ (گٹھر کے گٹھر) آئے۔ سرجو ندی کے تٹ پر سندر چتا بنائی گئی مانو وہ چتا سورگ کی سندر سیڑھی ہو۔

ایہی بدھی داہ کریا سب کینہی۔ بدھی وت نہائی تِلانجلی دینہی
سودھی سمرتی سب بید پُرانا۔ کینہ بھرت دس گات بدھانا

اس پرکار سب داہ کرم سنسکار کیا گیا۔ سب نے ودھی پورک اشنان کرکے تلانجلی دی۔ پھر وید پُران اور سمرتی ان سب کا مت

نشچت کر کے بھرت جی نے راجہ کا دش گاتر بدھان کیا۔

جہاں جس مُنی بتا کیسُو دینہا۔ تہاں تس سہس بھانتی سو کینہا
بھئے بسُدھ دیئے سب دانا۔ دھینُو باجی گج باہن نانا

جہاں جس پرکار مُنی وششٹ جی نے آگیا دی۔ وہاں ویسا ہی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا شُدھ ہو جانے پر سب دان دیئے۔ گائے گھوڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں دان میں دیں۔

سنگھاسن بھُوشن بسن انّ دھرنی دھن دھام
دیئے بھرت لہی بھُومی سُر بھے پری پُورن کام

سنگھاسن گہنے۔ بستر ان دھرتی دھن اور مکان بھرت جی نے برہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پاکر برہمن لوگ۔ پُورن کام ہو گئے۔

پِتُو ہِت بھرت کینہی جسی کرنی۔ سو مُکھ لاکھ جائی نہیں برنی
سُدن سُودھی مُنی بر تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بلائے

پِتا کے نمت بھرت جی نے کریا کرم آدک جیس شُبھ اور سُندر ریتی سے کئے اُس کا ورنن تو سینکڑوں زبانوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ شُبھ دن وچار کر شریشٹھ مُنی وششٹ جی آئے۔ اُنہوں نے سب منتریوں اور مہاجنوں کو بُلایا۔

بیٹھے راج سبھاں سب جائی۔ پٹھئے بولی بھرت دوؤ بھائی
بھرت وششٹ نکٹ بیٹھارے۔ نیتی دھرم مئے بچن اُچارے

سب لوگ راج سبھا میں جا کر بیٹھ گئے۔ تب مُنی نے بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کو بُلا بھیجا۔ وششٹ جی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور راج نیتی۔ اور دھرم سے بھرے ہوئے بچن کہے۔

پرتھم کتھا سب مُنی بربرنی۔ کیکئی کُٹل کینہی جسی کرنی
بھُوپ دھرم برت ستیہ سراہا۔ جیہیں تنو پرہری پریم نباہا

کُٹل کیکئی نے جیسی کرتوت کی تھی۔ پہلے تو مُنی شریشٹھ وششٹ جی نے وہی کتھا کہی۔ پھر راجہ کے ستیہ اور دھرم برت کی بڑی تعریف کی۔

جس نے شریر تیاگ کر کے پریم کا پالن کیا۔

کہت رام گُن سیل سبھاؤ۔ سجل نین پُلکیو مُنی راؤ
بہوری لکھن سیا پریتی بکھانی۔ سوک سنیہ مگن مُنی گیانی

شری رام جی کے گنوں اور شیل سبھاو کو کہتے کہتے مُنی راج وششٹ جی کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ پھر لکشمن جی اور سیتا جی کے پریم کا ورنن کیا۔ ایسا کرتے ہوئے گیانی مُنی شوک اور پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنہو بھرت بھاوی پربل بلکھی کہیو مُنی ناتھ
ہانی لابھ جیون مرن جس اپجس بدھی ہاتھ

پھر مُنی نے دُکھی ہو کر کہا۔ ہے بھرت سُنئے! ہونہار بڑی بلوان ہے۔ ہانی لابھ جنم مرن نیک نامی اور بدنامی یہ سب بدھاتا کے ہاتھ ہے۔

اس بچاری کیہی دیئے دوسُو۔ بِرتھا کاہی پر کیجئے روسُو
تات بچار کرہو من مائیں۔ سوچ جوگ دسرتھ نرپ نائیں

ایسا وچار کر کیسے دوش دیا جائے؟ ویرتھ ہی کسی پر کیوں کرودھ کیا جائے! ہے تات! من میں ایسا وچار کرو مہاراجہ دسرتھ شوک کرنے کے یوگیہ نہیں ہیں۔

سوچئے بپر جو بید بہینا۔ تجی نج دھرم بِشے لے لینا
سوچئے نرپتی جو نیتی نہ جانا۔ جیہی نہ پرجا پریہ پران سمانا

ایسا برہمن سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو وید ودیا نہیں جانتا اور اپنا برہم دھرم چھوڑ وشے بھوگ میں لولین ہے۔ وہ کشتری راجہ سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو راج نیتی نہیں جانتا۔ اور جس کو اپنی پرجا پرانوں کے سمان پیاری نہیں ہے۔

سوچئے بیسُو کرپن دھن وانُو۔ جو نہ اتتھی سو بھگتی سُجانُو!
سوچئے سُودر بپر اپمانی۔ مُکھر مان پریہ گیان گمانی

اس ویش کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو امیر ہو کر بھی کنجوس ہے۔

جو اتیتھی کی سیوا اور شوجی کی بھگتی کرنے میں چتر پروین جیں ہے اُس شودر کا بھی سوچ کرنا چاہئے تو برہمنوں کا اپمان کرنے والا۔ بکواسی مان سمان کا لوبھ کا اور گیان کا گھمنڈ رکھنے والا ہے۔

سوچئے پُنی پتی ہنچک ناری۔ کُٹل کلہہ پریہ اِچھا چاری
سوچئے بٹو نج برت پریہری۔ جو نہیں گُرو آیسو اُنوسری

پھر اُس ناری کا سوچ کرنا چاہئے تو پتی کو ٹھگنے والی۔ کُٹل لڑاکی اور من مانا آچرن کرنے والی ہے۔ اس برہمچاری کا سوچ کرنا چاہئے جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔

سوچئے گرہی جو موہ بس کرئی کرم پتھ تیاگ
سوچئے جتی پرپنچ رت بگت بیبیک براگ

اس گرہستی کا بھی سوچ کرنا چاہئے جو موہ وش کرم مارگ کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اس سنیاسی کا بھی سوچ کرنا چاہئے۔ جو ویراگ سے رہت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہے۔

بیکھانس سوئی سوچئے جو گو۔ تپ بہائی جیہی بھاوی بھوگو
سوچئے پِسن اکارن کرودھی۔ جننی جنک گرو بندھو برودھی

دہ بان پرستی بھی سوچ کرنے یوگیہ ہے۔ جو تپ کو چھوڑ کر بھوگ ولاس میں رمن کرے چغل خور کا سوچ کرنا چاہئے جو بغیر کسی کارن کے ہی کرودھ کرنے والا ہو وہ پرش بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔ اور جو ماتا پتا گرو اور بھائی بندھوؤں کے ساتھ ویر ورودھ کرنے والا ہو وہ بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔

سب بدھی سوچئے پر اپکاری۔ نج تنو پوشک نردے بھاری
سوچنیہ سبہیں بدھی سوئی۔ جو نہ چھاڑی چھل ہری جن ہوئی

سب پرکار سے اُس کا سوچ کرنا چاہئے جو دوسروں کی بُرائی کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہی پیٹ کے پالنے والا اور بڑا بھاری نردئی (ظالم) ہو اُس پُرش کا بھی سب پرکار سے سوچ کرنا چاہئے۔ جو چھل کپٹ چھوڑ کر بھگوان کا بھگت نہیں ہوتا۔

سوچنیہ نہیں کوسل راؤ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
بھیو نہ اہئی نہ اب ہونہارا۔ بھوپ بھرت جس پتا تمہارا

کوشل پتی مہاراجہ دسرتھ جی سوچ کرنے یوگیہ نہیں ہیں۔ جن کا پربھاؤ چودہ لوک میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت! اُن جیسا راجہ نہ کوئی ہوا ہے نہ اب ہے اور نہ آیندہ کوئی ہوگا ہی۔

بدھی ہری ہر سُرپتی دِسی ناتھا۔ برنہیں سب دسرتھ گن گاتھا

برہما۔ وشنو۔ شو اندر اور دشاؤں کے سوامی سبھی دسرتھ جی کے گنوں کی کتھاؤں کا ورنن کیا کرتے ہیں۔

کہہو تات کیہی بھانتی کوؤ کرہی بڑائی تاسو
رام لکھن تمہہ شترگہن سرس سُئین سُچی جاسو

ہے تات کہو اُنکی بڑائی بھلائی کوئی کس پرکار کر سکتا ہے۔ جن کے شُچی رام اور لکشمن تم اور شترگھن جیسے پتر ہیں۔

سب پرکار بھوپتی بڑ بھاگی۔ بادی بِشادو کریئے تیہی لاگی
یہ سُنی سمجھی سوچ پریہرہو۔ سر دھری راج رجایسو کرہو

راجہ سب پرکار سے بڑبھاگی تھے۔ اُن کے لئے شوک کرنا ویرتھ ہے۔ یہ سن کر اور سمجھ کر سوچ تیاگ دو۔ اُنکی آگیا کو سر پر دھر کر اُنکی آگیا کا پالن کرو۔

رائیں راج پد تمہہ کہوں دیہا۔ پتا بچن پھر چاہئے کینہا
تجے رام جیہیں بچن ہی لاگی۔ تنو پریہریو رام برہاگی

راجہ نے راج پد تم کو دیا ہے۔ پتا کے بچنوں کا تمہیں ستیہ پالن کرنا چاہئے جنہوں نے اپنے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے شری رام چندر جی کا تیاگ کر دیا اور اُنکے وِیوگ کی پیڑا سے اپنا شریر تیاگ دیا۔

نرپ ہی بچن پریہ نہیں پریہ پرانا۔ کرہو تات پتو بچن۔ پروانا
کرہو سیس دھری بھوپ رجائی۔ ہی تمہہ کہاں سب بھانتی بھلائی

راجہ کو بچن پیارے تھے۔ پران پیارے نہیں تھے۔ اس لئے

ہے تات ! اپنے پتا کے بچنوں کو پرمان کرو - راجہ کی آگیا کا پالن سر چڑھا کر کرو - اسی میں ہی تمہاری سب پرکار سے بھلائی ہے!

پر سو رام پتو آگیا راکھی ۔۔۔ ماری تو لوک سب ساکھی
تنہ چھاتی ہی جو بنو دیتو ۔۔۔ پتو آگیان اگھ اجبو نہ بھیؤ

پر شو رام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی ماتا کو مار ڈالا - سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں راجہ ییاتی کے پُتر نے اپنے پتا کو اپنی جوانی دیدی - پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے انہیں نہ تو کوئی پاپ لگا اور نہ بدنامی ہی ہوئی -

انوچت اچت بچار و تجی جے پالہیں پتو بین
تے بھاجن سکھ سجس کے بسہیں امر پتی این

جو انوچت اور اچت (مناسب اور نامناسب) کا وچار چھوڑ کر پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک نامی کے پاتر ہو کر انت میں دیولوک میں بستے ہیں -

اوسی نریس بچن پھر کر ہو ۔۔۔ پالہو پرجا سوک پریہر ہو
سر پر نرپو پاہی پر تیو شو ۔۔۔ تمہہ کہوں سکر تو نہیں دو

راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو - پرجا کا پالن کرو اور شوک کرنا چھوڑ دو - ایسا نہ کرنے سے دیولوک میں راجہ سکھ اور سنتوش پائیں گے تمہیں یش اور نیک نامی ملے گی اور کوئی پاپ نہیں لگے گا

بید بدت سمت سب ہی کا ، جیہی پتو دیئی سو پاوئی ٹیکا
کر ہو راج پرہر ہو گلانی ، مانہو مور بچن ہت جانی

وید بھی یہی کہتے ہیں اور سب لوگوں کی بھی ایسی ہی صلاح ہے کہ جس کو پتا دے وہی راج تلک پاتا ہے اس لئے تم شوک اور دوبدھا بانی کی چنتا کرنا چھوڑ دو - میرے بچنوں کو اپنی بھلائی میں ہی سمجھ

سنی سکھو لہب رام بیدیہی ۔۔۔ انوچت کہب نہ پنڈت کیہی
کوسلیا آدمی سکل مہتاری ۔۔۔ تیتو پرجا سکھ ہوہیں سکھاری

اس بات کو سن کر شری رام ستیا جی سکھ پا دیں گے کوئی بھی بدھیمان اسے انوچت نہیں کہے گا کوشلیا آدمی تمہاری سب ماتائیں پرجا کے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی -

پرم تمہار رام کر جانہی ، سو سب بدھی تمہ سن بھل مانہی
سونپے ہو راجہ رام کے آئیں ، سیوا کریہو سینہ سہائیں

تمہارے اور شری رام چندر جی کے آپس کے پریم کو سبھی جانتے ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانیں گے رام چندر جی کے آنے پر انہیں راج سونپ دینا اور پریم پوروک ان کی سیوا کرنا -

کیجے گر آئیسو اوسی کہیں سچو کر جوری
رگھوپتی آئیں اچت جس تس تب کرب بہوری

یہ سن کر سب منتری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرو جی کی آگیا کا پالن ضرور کیجئے - شری رگھوناتھ جی کے واپس لوٹ آنے پر جیسا بھی مناسب سمجھو ویسا ہی کر لینا -

کوسلیا دھری دھیر جو کہی ، پوت پتھیہ گر آئیسو اہیی
سو آدریئے کریئے ہت مانی ، تجیئے بشاد وکال گتی جانی

کوشلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہا ہے پُتر گرو جی کی آگیا کو ٹھیک سمجھ کر گرہن کرنا چاہیئے اس میں ہی اپنی بھلائی مان کر اس کا ادرپوروک پالن کرنا چاہیئے کال کی گتی کو اپنے الٹ جان کر شوک کا تیاگ کر دینا چاہیئے -

بن رگھوپتی سرپتی نرناہو ۔۔۔ تمہہ ایہی بھانتی تات کدراہو
پرجن پرجا سچو سب انبا ۔۔۔ تمہہ ہی ست سب کہن اولمبا

شری رگھوناتھ جی تو بن میں ہیں راجہ دیولوک کا راج کرنے چلے گئے - اور تم اس پرکار شوک سے کاتر ہو رہے ہو ہے پُترا پریوار - پرجا - منتری اور سب ماتاؤں کے ایک ماترا اب تم ہی سہارا ہو -

لکھی بدھی بام کال کٹھنائی ۔۔۔ دھیر جو دھیر ہو ماتو بلی جائی
سر دھر گر آئیسو انوسر ہو ۔۔۔ پرجا پالی پرجن دکھ ہر ہو

بدھاتا کو اپنے الٹے اور کال گتی کو کٹھن جان کر دھیرج دھرو ماتا تمہاری بلہاری جاتی ہے گرو کی آگیا کو سر ملتھے پر دھر کر اس کے انوسار کر تو یہ کا پالن کرو پرجا کا پالن کر کے اپنے پریوار والوں کے دکھ نوارن کرد

گرکے بچن سچوا بھیند لو　　بھرت ہیئے ہت جنو چیند نو
سنی بہوری ماتو مرد بانی　　سیل ستیہہ سرل رس سانی

بھرت جی نے گرو کے بچن اور منتریوں کی سراہنا سن کر بھرت بھرت جی کے ہردے کو ستیں کاری چندن کے سمان لگی اور ماتا کوشلیا کی کومل بانی جو شیل پریم۔ اور سرلتا کے رس سے پرپیورن تھی سنی۔

(چھند)

سانی سرل رس ماتو بانی بھرت بیاکل بھئے
لوچن سروروہ سردت سیچت برہ ارانکر بھئے
سو دسا دیکھت سمے تیہی لسبری سب ہی سدھی دیہہ کی
تلسی سراہت سکل سادر سیواں سہج سینہہ کی

ماتا کوشلیا کی سرل رس سے بھرپور بانی کو سن کر بھرت جی دیاکل ہو گئے۔ ان کے نیتر کملوں سے آنسو بہنے لگے آنسوؤں کی اس دھارا سے ان کے ہردے کا دیوگ روپی نیا پودا سینچا جانے لگا۔ ارتھات ان کا برہ دکھ بڑھ گیا ان کی اس دشا کو دیکھ کر سب لوگ اپنے شریروں کی سدھ بدھ بھول گئے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ سبھاوک پریم کی سیما (حد) شری بھرت جی کی سب لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرشنسا کرنے لگے

سورٹھا

بھرت کمل کرجوری دھیر دھرندھیر دھری
بچن امئیں جنو بوری دیت اچت اتر سب ہی

دھیر دُھرندھر بھرت جی دھیرج دھر کر اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر امرت رس سے بھرپور بچنوں سے سبکو اچت اتر دینے لگے۔

ماس پارائن اٹھارھواں وشرام

موہی اپدیسو دینہہ گرو نیکا　　پرجا سچو سمت سب ہی کا
ماتو اچت دھری ایسو دینہا　　اوسی سیس دھری چاہو کینہا

گرو جی نے مجھے بہت ہی سندر اپدیش دیا پرجا اور منتری بھی ایسا ہی چاہتے ہیں ماتا جی نے بھی مناسب سمجھ کر یہی آگیا دی ہے اور میں تو دبھی اس کو سر چڑھا کر دیا ہی کرنا چاہتا ہوں

گرو پتا ماتو سوامی ہت بانی　　سنی من مدت کیئے بھلی جانی
اچت کہ انوچت کیں بچار و　　دھرم جائی سر پاتک بھارو

گرو پتا ماتا سوامی اور ہتیشی کی بانی سن کر اسے کلیان مئے جان کر پرسن من سے اس کے انوسار برتنا چاہیئے اچت انوچت کا وچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری چڑھتا ہے۔

تمہہ تو دیہو سرل سکھ ہوئی　　جا اچرت مور بھلی ہوئی
جدپی یہ سمجھت ہٹو نیکیں　　تدپی ہوت پرتیو شو نہ جی کیں

آپ تو مجھے وہی سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسار برتنے سے میرا بھلا ہوگا اگرچہ اس اپدیش کو میں بھلی بھانت سمجھتا ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔

اب تمہہ بنے موری سن لیہو۔ موہی انو سر سکھا ونو دیہو۔
اترو دیو چھمب اپرادھو　　دکھت دوش گن گنہی ساد ھو

اب تم میری بنتی سن لیجئے - اور میری ستمتی کے انکول مجھے شکشا دیجئے - آپ جیسے پوجیہ بزرگوں کو اتر دینے کا جو اپرادھ میں کرتا ہوں، دو کشما کیجئے ساد ھو پرش دکھی پرش کے گن اور دوش کو خاطر میں نہیں لاتے

چتو سر پر سیارامو بن کرن کہو موہی راجو
اہی تیں جانہو مور ہت کے آپن بڑ کاجو

پتاجی تو پرلوک میں سیتا اور شری رامچندر جی بن میں ہیں اور مجھے آپ راج کرنے کی آگیا دے رہے ہیں ایسا کرنے میں آپ میرا کلیان سمجھتے ہیں یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سدھ کرنا چاہتے ہیں

چوپائی

ہت ہمارسیا پتی سیوکائی - سو ہری لینہہ ماتو کٹلائی
میں انومانی دیکھیہ من ماہیں آن اپایاں مور ہت ناہیں

یدی آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کلیان تو سیتا پتی شری رامچندر جی کی سیوا کرنے میں ہے سو اسے ماتا کی کٹلتا نے مجھ سے چھین لیا ہے میں نے اپنے من میں اچھی طرح وچار کر کسی پرکار سے میرا کلیان نہیں ہے -

سوک سما جو راج کیہی لکھن لکھن رام سیا بنو پد دیکھیں
بادی بسن بنو بھوشن بھارو بادی برتی بنو برہم بچارو

شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرنوں کے درشن بغیر یہ شوک کا سماج دھن کا بوجھ، ایودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں ہے جیسے بستروں کے بغیر گہنوں کا بوجھ اٹھانا ویرتھ ہی ہے

جاو رام بن میں آئیسو دیہو ایک ہی آنک مور ہت ایہو
موہی نرپ کری بھل آپن چہو سو دیکھہ جڑتا بس کہو -

اس لئے اب آپ مجھے شری رامچندر جی کے پاس جانے کی آگیا دیجئے بس ایک ماتر اسی ایک بات میں ہی میری بھلائی ہے جو آپ مجھے راجہ بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو سو وہ بھی آپ موہ کے وش ہو کر ایسا کہہ رہے ہو -

کیکئی سٹے کٹل متی رام بمکھ گت لاج !-
تمہہ چاہت سکھ موہ بس موہی سے ادھم کے راج

کیکئی کا کوکھ سے جنمے ہوتے مجھ کٹل بدھی رام بمکھ اور نرلج کے راج میں آپ موہ وش ہو کر سکھ چاہتے ہیں دار تمات مجھ جیسے ادھم رام بمکھ کے راجہ بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا ایسی آشا رکھنا ہی بھول کی بات ہے - کیہوں سانچ سب سنی پتی آہو چاہیئے دھرم سیل نرنا ہو موہی راجو سہٹی دیہو جینہیں

رسا رسائل جائیہی تب ہیں

میں سچ کہتا ہوں سب میری بات پر یقین کریں کہ راجہ دھرم شیل ہی ہونا چاہیئے آپ مجھے ہٹ پوروک جوں ہی راج دیں گے توں ہی پرتھوی پاتال میں دھنس جائے گی

چوپائی

موہی سماں کا پاپ نواسو جیہی لگی سیا رام بن باسو
رائن رام کہوں کا نوونہا بچھرت گمنو امر پر لینہا

میرے سماں پاپوں کا گھرا اور کون ہو گا جس کے کارن سیتا جی اور رام چندر جی کو بن جانے ہی دلوگ کے مارے شر تیاگ کر خود راجہ دیولوک میں چلے گئے

چوپائی

میں سٹھو سب انرتھ کر ہیتو - بیٹھ بات سب سنہیں سچیتو
بنو رگھو بیر بلو کی اباشو رہے پران سہی جگ اپہاسو

میں دشٹ سب انرتھوں کا کارن سچیت بیٹھا یہ سب باتیں سن رہا ہوں شری رگھوناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور جگت کی ہنسی سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں

چوپائی

رام پنیت بشئے رس روکھے لولپ بھومی بھوگ کے بھوکے
کہاں لگی کہوں ہردے کٹھنائی نندری کلیو جس ہی بڑائی

بس اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام ردیلی پوتر اس سے وہ بکہ ہیں اور لالچی بھومی اور بھوگوں کے بھوکے ہیں میں اپنے ہردے کی کٹھورتا دنگ دلی، کہاں تک کہوں؟ جس نے کٹھورتا میں بجر کو بھی لجاکر بڑائی پراپت کی ہے دار تھات میرا دل بجر کو بھی کٹھورتا میں مات کر گیا۔ ہے،

دوھا

کارن تین کارج کٹھن ہوئی دوسو نہیں مور
کلس استھی تیں اپل لوکرال کٹھور

کارن سے کاریہ کٹھن ہوتا ہی ہے اس میں میرا کیا دوش ہے ہڈی سے بجر اور پتھر سے لوہا بھیانک اور کٹھور ہوتا ہے۔

چوپائی

کیکئی بھو تنو انوراگے پانور پران اگھائی ابھاگے
جوں پریہ برہن پریہ لاگے دیکھب سنب بہت اب آگے

میرے یہ پامر اور سب پر کار ابھاگے پران کیکئی سے پیدا ہوئے اس شریر سے پریم کرنے والے ہیں جب پریتم کے دیوگ میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں تب تو ابھی نا معلوم مجھے کتنے بھاری دکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے۔

چوپائی

لکھن رام سیا کہوں بنو دینہا پٹھی امر پرتی ہت کینہا
لینہہ بدھو پن اپجو آپو دینہو پرجہی سوکو سنتاپو

لکشمن رام اور سیتا جی کو تو بن باس دیا اور دیو لوک میں بھیج کر پتی کا بھلا کیا آپ رنڈاپا اور بدنامی لی پرجا کو شوک اور سنتاپ دیا۔

چوپائی

موہی دینہہ سکھو سجو سراجو کینہہ کیکئیں سب کر کاجو
اہہی تیں مور کاہ اب نیکا تیہی پر دین کہہو تمہہ ٹیکا

اور مجھے سکھ نیک نامی اور اتم راج دیا کیکئی نے سب کے کام بنا دیئے اس سے بڑھ کر اور میرا بھلا کیا ہوگا؟ اس پر بھی آپ لوگ مجھے تلک دینے کو کہتے ہیں۔

چوپائی

کیگئی جٹھر جنمی جگ ناہیں یہ موہی کہں کچھ انوچت ناہیں
موری بات سب بدھی ہیں بنا کی، پر جا پانچ کت کرہو سہائی

سو کیگئی کے پیٹ سے جنم لے کر یہ راج تلک بھی میرے لئے انوچت نہیں ہے، میرے سب کام بدھاتا نے ہی بنا دیئے ہیں پھر آپ سب پرجا اور سبھا کے لوگ کیوں میری سہائتا کرنے کا کشٹ اٹھا رہے ہو؟

دوہا

گرہ گرہیت پنی بات بس تیہی پنی بچھی مار
تیہی پیائیے بارنی کہہو کاہ انپچار

جس کو گرہ نے گھیر لیا ہو اور سنیات کے روگ سے دکھی پھر اوپر سے اسے بچھو نے کاٹ کھایا ہو ایسے پرش کو اگر شراب پلائی جائے تو کہئے یہ کونسا علاج ہے۔

چوپائی

کیکئی سیں جو کچھ جگ جوئی چیتر برنچی دینہہ موہی سوئی
دسرتھ تنئیہ رام لگھو بھائی دینہی موہی بدھی بادی بڑائی

کیکئی کے پتر کے لئے سنسار میں جو کچھ یوگیہ تھا بدھیمان بدھاتا نے وہی مجھے دیدیا ہے پرو شرتھ جی کا پتر اور شری رام چندر کے چھوٹے بھائی ہونے کی بڑائی بدھاتا نے مجھے ویرتھ ہی دی

چوپائی

تمہہ سب کہہو کڈھاون ٹیکا راتے جانیو سب کہن نیکا
اترو دیئوں کیہی بدھی کیہی کہو سکھیں جتھا رچی جیہی

آپ سب لوگ مجھے راج تلک دینے کو کہہ رہے ہو راجہ کی آگیا سب کے لئے ہی کلیان کاری ہے میں کس کس کو کس

بس پرکا اثر دوبل؟ جس کی جیسی پسند ہو جسکو پوزوک ہے زوک
ڈک کہنا جائیے ۔

چوپائی

موہی کما تو سمیت بہائی ۔ مہو کہہی کے کینہہ بھلائی

مو ہو کو سچرا چرما ہیں ۔ جیہی سیارا مو پران پریہ نا ہیں

میری کما تا کیکئی سمیت مجھے چھوڑ کر کہیئے اور کون کہیگا
کہ بڑے بھائی کو بن بھجوا کر آپ راجہ بن کر بھرت نے اچھا کام
کیا ۔ چراچیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے جس کو
شری سیتا رام جی پرانوں کے سمان پیارے نہ ہوں ۔

چوپائی

پرم ہانی سب کہن بڑلاہو ۔ ادنو مور نہیں انردش کاہو

سنہیہ نسیل پریم بس اہہو ۔ جلئی اچت سب جو کچھ کہہو

میری جو سب سے بڑی ہانی ہے اسے آپ بڑا لابھ کہہ
رہے ہیں ۔ اپکو کیا دوش ہے یہ میرا ہی دربھاگیہ ہے ۔ آپ سب
جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے ۔ کیوں کہ آپ لوگ
سنشئے شیل اور پریم کے دش ہو ۔

دوہا

رام ماتو ستھی سرل چت مو پر پریمو بسیشی

کہی سبھائے سنیہہ بس موری دنیتا دیکھی

شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل سبھاو اور مجھ
سے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی دیکھکر
انہوں نے بھی سبھاوک پریم وش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے ۔

چوپائی

گر بیک ساگر جگو جانا ۔ جنہہ ہی بسو کر بدر سمانا

مو کہن تلک ساج سج سوئی ۔ بھئیں بدھی بکھ بمکھ سبو کوئی

گرو جی تو گیان کے سمندر ہیں ۔ جنہیں سارا سنسار جانتا ہے
جن کے لئے سارا وشو ہتھیلی پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے ۔

وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج سجا رہے ہیں ۔ سچ کہتے ہیں
کہ تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں ۔

چوپائی

پری ہری رامو سیا جگ ماہیں ۔ کو نہ کہہی مور مت ناہیں

سو میں سنب سہب سکھو ہائی ۔ انت ہوں سچ یہاں جاہاں پانی

سنسار میں سیتا جی اور رام چندر جی کے بغیر کوئی اس بات
کو نہیں مانے گا کہ اس انرتھ میں میری صلاح نہیں ہے ۔ میں
اسے سکھ مان کر سنوں گا اور سہن کروں گا ۔ کیوں کہ جہاں پانی ہوتا
ہے وہاں انت میں کیچڑ ہوتا ہی ہے ۔

چوپائی

ڈرو نہ موہی جگ کہہی کہ پوچو ۔ پرلوک ہو کر ناہن سوچو

ایکئی از بس دسہہ دواری ۔ موہی لگی بھے سیا رامو دکھاری

مجھے اس بات کا بالکل ڈر نہیں کہ سنسار مجھے برا کہے گا ۔ نہ
مجھے پرلوک کا ہی کچھ سوچ ہے ۔ میرے ہردے میں بس یہ ایک
ہی دسہہ (ناقابل برداشت) اگنی دہک رہی ہے

چوپائی

جیون لاہو لکھن بھل پادا ۔ سبو تجی رام چرن منو لادا

مور جنم رگھوبر بن لاگی ۔ جھوٹھ کاہ پچھتاؤں ابھاگی

جیون کا سب سے بڑھ کر لابھ تو لکشمن جی نے پایا ۔ جنہوں
نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی کے چرنوں میں من لگایا ۔ مجھ
ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے
لئے ہی ہوا تھا ۔ پھر اب اس پر میرا پچھتانا جھوٹا ہی ہے ۔

دوہا

آپنی دارن دینتا کہہوں ہوں سبھی سرونائی

دیکھیں بنو رگھوناتھ پد جیے کے جرنی نہ جائی

سب کو سر نوا کر میں دارن دینتا (بے بسی ۔ بے چارگی)
سے کہتا ہوں ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کے دیکھے بنا میرے

دوہا

ادسی چلیئے بن رامو جہاں بھرت منتر و بھل کینہہ
سوک سندھو نورت سب ہی تہہ ابلمبنوٗ دینہہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلیئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے شوک سمندر میں ڈوبتے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھا سب کے من مود نہ تھورا جنو گھن دھنی سنی چاتک مورا
چلت پرات لکھی نرنیؤ نیکے بھرتو پران پریہ بھے سبھی کے

بھرت جی کے بچن سنتے ہی سب کے من میں ایسا بڑا آنند ہوا جیسا بادلوں کے گرجنے کی آواز سن کر پپیہے اور مور خوش ہوتے ہیں۔ پرات کال شری رام چندر جی کے پاس چلیں گے یہ نرنے دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیارے ہو گئے۔

منی ہی بندی بھرت ہی سرنائی چلے سکل گھر بدا کرائی!
دھنیہ بھرت جیون جگ مائیں، سیل سنیہہ سراہت جائیں

منی وششٹ جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو سر نوا کر سب لوگ وداع مانگ کر گھر کو چلے۔ بھرت کا جینا جگت میں دھنیہ ہے۔ اس پرکار کہتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سراہنا کرتے جاتے ہیں۔

کہہیں پرسپر بھا بڑ کاجو سکل چلے کر ساجہیں ساجو
جیہی راکھہیں رہو گھر رکھواری سو جانئی جنو گردنی ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا سبھی چلنے کی تیاری کرنے لگے جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھوالی کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر چھری چلی گئی

کو کہہ رہن کہئے نہیں کاہو کو نہ چہئی جگ جیون لاہو

کوئی کوئی کہنے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ کہو جگت میں جیون کا لاہہ کون نہیں چاہتا ہے۔

دوہا

جرو سو سمپتی سدن سکھ سہرو ماتو پتو بھائی
سنمکھ ہوت جو رام کرے نہ سہس سہائی

وہ سمپتی گھر سکھ متر ماتا پتا اور بھائی جل جائیں جو شری رام جی کے چرنوں کے سنمکھ ہونے سے پرسن من سے سہاتا نہ کریں

گھر گھر ساجہیں باہن نانا ہرشو ہر دیال پربھات پیانا
بھرت جائی گھر کینہہ بچارو نگر باجی گج بھنڈ ادرو۔

گھر گھر لوگ انیک پرکار کی سواریاں سجا رہے ہیں من میں یہ خوشی ہے کہ کل پراتہ کال چلنا ہے بھرت جی نے گھر جا کر وچار کیا کہ نگر گھوڑے ہاتھی محل خزانہ وغیرہ

سمپتی سب رگھوپتی کے آہی جوں بنو جتن چلوں تجی تاہی
تو پر نام نہ موری بھلائی پاپ سرومنی سائیں دوہائی

سب سمپتی شری رگھوناتھ جی کی ہے یدی اس کا انتظام کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤں تو انت میں میری بھلائی نہ ہوگی کیوں کہ سوامی کو ہانی پہنچانا سب پاپوں میں سے بڑھ کر پاپ ہے

ارتھات مہا پاپ ہے

کری سوامی ہت سیوکو سوئی دوشن کوٹی دیئی کن کوئی
اس بچاری سچی سیوک بولے جے سپنیہوں نج دھرم نہ ڈولے

سیوک وہی ہے جو سوامی کا ہت کرے چاہے کوئی کروڑوں دوش کیوں نہ دے بھرت جی نے ایسا وچار کر معتبر سیوکوں کو بلایا جو کبھی سپنے میں بھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے

کہی سبو مرمو دھرمو بھل بھاشا، جو جیہی لایک ستیہیں راکھا
کری سبو جتنو راکھی رکھوارے، رام ماتو پہیں بھرتو سدھارے

بھرت جی نے ان کو سب بھید اور سب دھرم کہہ کر سنایا جو جس یوگیہ تھا اسے اسی کام پر لگایا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

کو بھرت جی کوشلیا جی کے پاس گئے

دوہا

آرت جننی جانی سب بھرت سنیہہ سجان
کہیو بناون پالکیں سجن سکھاسن جان

پریم کرنے میں چتر بھرت جی نے ماتاؤں کو دکھی جان کر ان کے لئے پالکیاں اور سکھ آسن دیکھ بھال، سجانے کیلئے کہا

چک چکی جیمی پُرنارِی   چہت پرات ار آرت بھاری
جاگت سب نسی بھیو بہانا   بھرت بولائے سچو سجانا

نگر کے مرد ناری چکوی کے بھانت پرانہ کال کا انتظار نہایت بے تابی سے کر رہے ہیں ساری رات جاگتے جاگتے سویرا ہوگیا تب بھرت جی نے چتر منتریوں کو بلایا۔

کہیو لیہو سب تلک سماجو   بن ہیں دیب منی رامہی راجو
بیگی چلہو سنی سچو جوہارے   ترت ترت تھانگ سنوارے

اور کہا راج تلک دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن میں ہی منی وششٹ جی رام چندر جی کو راج دیں گے جلدی چلو یہ سن کر منتریوں نے بندنا کی اور ترنت گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجا دیئے گئے۔

ارندھتی اُرو آگنی سماؤ   رتھ چڑھی چلے پرتھم منی راؤ
بیپر برند چڑھی باہن نانا   چلے سکل تپ تیج ندھانا

سب سے پہلے منی راج وششٹ جی اپنی استری ارندھتی سمیت اگنی ہوتر کی سب سامگری ساتھ لے رتھ پر سوار ہوکر چلے پھر برہمن منڈلی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھنڈار تھے ان کو سواریوں پر چڑھ کر چلے

نگر لوگ سب سجی سجی جانا   چترکوٹ کہنہ کنیہہ پیانا۔
سبی کا سبھگ نہ جاہیں بکھانی   چڑھی چڑھی چلت بھئیں سب رانی

نگر کے سب لوگ چترکوٹ کو چل پڑے۔ جن سندر۔ پالکیوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پالکیوں کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا

دوہا

سونپی نگر سچی سیوکنی سادر سکل چلائی
سمری رام سیا چرن تب چلے بھرت دو بھائی

نگر کو معتبر سیوکوں کے حوالے کر کے اور سب کو آدر پورک روانہ کر کے شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کر کے بھرت اور شترگھن دونوں بھائی چلے۔

رام درس بس سب نرناری۔ جنو کری کرن چلے تکی باری
بن سیا رامو سمجھی من ماہیں   سانج بھرت پیادیہی جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیاسے استری پرش ایسے تیزی سے چلے جاتے ہیں جیسے پیاس سے دیاکل ہاتھی اور ہتھنی پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں سیتا رام اور لکشمن بن میں سب سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ دچار کر کے بھرت اور شترگھن پیدل ہی چلے جا رہے ہیں

دیکھی سنیہو لوگ انوراگے   اتری چلے ہئے گئے رتھ تیاگے
جائی سمیپ راکھی نج ڈولی   رام ماتو مہر دو بانی بولی

بھرت اور شترگھن دونو بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ پریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ کو چھوڑ کر ان سے اتر کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس اپنی پالکی رکھوا کر کوشلیا جی ان سے کومل بانی سے بولیں۔

تات چڑھہو رتھ بلی مہتاری۔ ہوئہی پریہ پریوار دکھاری
تمہریں چلت چلیہی سب لوگو۔ سکل سوک کرس نہیں مگ جوگو

ہے تات! میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار ہو جاؤ۔ نہیں تو سارا پریوار دکھی ہو جائیگا۔ تمہارے پیدل چلنے سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے دکھ کے مارے نربل ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلنے میں سمرتھ نہیں۔

سر دھری بچن چرن سر و ناٸی ۔ رتھ چڑھی چلت بھئے دوؤ بھاٸی
تمسا پر کنھم دوس کری باسو ۔ دوسر گومتی تیر نواسو

ماتا کے بچنوں کو سر ماتھے پر دھر کر اور اُن کے چرنوں میں سر نوا کر دونوں بھاٸی رتھ پر سوار ہو کر چلنے لگے۔ پہلے دن تمسا ندی کے کنارے اور دوسرے دن گومتی کے کنارے مقام کیا۔

دوھا

بِنے آہار پھل اسن ایک نسی بھوجن ایک لوگ
کرت رام ہت نیم برت پر ہری بھوشن بھوگ

کوٸی تو صرف دودھ ہی پیتا ہے۔ کوٸی پھل کھا کر ہی رہ جاتا ہے۔ کوٸی رات کو ہی صرف ایک بار بھوجن کرتا ہے۔ اس پرکار سب نگر واسی لوگ، شری رام چندر جی کے لٸے بھوگ اور اس کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں۔

سٸی تیر بسی چلے پربھاتے ۔ سرنگ بیر پر سب نیارا لئے
سماچار سب سُنے نشادا ۔ ہردے وچار کرٸی سبشادا

رات بھر سٸی ندی کے کنارے رہ کر سویرے وہاں سے چل دیٸے۔ اور شرنگ ویرپر کے نزدیک جا پہنچے نشادراج نے سب سماچار سُنے۔ تو وہ دُکھی ہو کر من میں سوچنے لگا۔

کارن کون بھرت بن جاہیں ۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من ماہیں
جوں پے جیاں نہ ہوتی کٹلاٸی ۔ توں کت لینہ سنگ کٹکاٸی

بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے؟ ان کے من میں کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے۔ اگر اُن کے من میں کپٹ نہ ہوتا۔ تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں۔

جانہیں ساتج راہی ماری ۔ کرہوں اکنٹک راج سکھاری
بھرت نہ راج نیتی اُر آنی ۔ تب کلنک اب جیون ہانی

بھرت یہ جانتے ہیں۔ کہ چھوٹے بھاٸی لکشمن سمیت شری رام جی کو مار کر بے کھٹکے ہو کر سُکھ سے راج کروں گا۔ بھرت نے راج نیتی من میں نہیں وچاری۔ شری رام کو بن باس دِلا کر پہلے تو بدنام ہی ہوٸے تھے۔ اب تو جیون سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

سکل سُر اسُر جُریں جُجھادا ۔ رامہی سمر نہ جیتن ہارا
کا اچرج بھرت اس کرہیں ۔ نہیں بِش بیلی امیٹ پھل پھرہیں

سارے دیوتا اور راکشش ویر بھی اکٹھے ہو کر یُدھ کیلٸے جُٹ جاٸیں۔ تو بھی یُدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوٸی نہیں ہے بھرت کے ایسا کرنے میں آشچریہ ہی کیا ہے کیونکہ زہریلی بیل کو امرت پھل کبھی نہیں لگتے۔ (ارتھات جیسا ماتا نے کیا ویسا اگر یہ بھی کریں، تو اس میں آشچریہ کیا ہے۔ کیونکہ جیسی بُری ماتا ویسے ہی اس کا بیٹا)

اس بچار گوہ گیاتی سن کہیو سجگ سب ہوہو
ہتھوانہو بورہو ترنی کیجیئے گھاٹا روہو

نشادراج نے ایسا وچار کر اپنے جاتی والوں سے کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ ساری ناؤوں کو اپنے قابو کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو۔ اور سبھی گھاٹ روک لو۔ کوٸی پار نہ اُترنے پاٸے۔

ہوہو سنجویل روک ہو گھاٹا ۔ ٹھاٹ ہو سکل مرے کے ٹھاٹا
سنمکھ لوہ بھرت سن لیٶں ۔ جیت نہ سُرسری اُترن دیٶں

مُسلح ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔ سب لوگ مرنے کے ساج سجا لو ارتھات بھرت سے یُدھ لڑ کر مرمٹنے کے لٸے تیار ہو جاؤ۔ میں خود بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہا لوں گا۔ اور جیتے جی انہیں گنگا پار کو تو لنے نہ دوں گا۔

سمر مرن پُنی سُرسری تیرا ۔ رام کاج چھن بھنگو سریرا
بھرت بھاٸی نرپ میں جن نیچو ۔ بڑیں بھاگ اسی پاٸیے میچو

یُدھ بھومی میں مرنا اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے۔ اور وہ بھی رام چندر جی کے نمت اس ناش وان شریر کو پا کر۔ ادھر میں ایک ام

جنی کا اد نے سیوک اُدھر اُن کے بھائی راجہ بھرت۔ اگر میں اُن کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ تو ایسی موت دُرلبھ ہے۔

سوامی کاج کر بہوں رن راری۔ جس دھولہیوں بھون دس چاری
تجیوں پران رگھوناتھ نہورییا۔ دُہوں ہاتھ مدمودک موریں

میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے رن میں لڑائی کروں گا اور چودہ لوک میں اُجّل لیش پاؤں گا۔ یدی جیت گیا تو سوامی کا کاریہ سدھ ہوگا۔ اور یدی اُن کے نمت پران تیاگ دوں گا۔ تو اُن کی اس پرکار سیوا کر کے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں ہاتھوں میں ہی آنند کے لڈو ہیں۔

سادھو سماج نہ جا کر لیکھا۔ رام بھگت مہوں جاسو نہ ریکھا
جائیں جئیت جگ سو مہی بھارو۔ جلنی جوبن بٹپ کٹھارو

نیک پرشوں کی سماج میں جس پرش کی گنتی نہیں اور رام جی کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون ویرتھ ہے۔ وہ تو پرتھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماتا کے جوبن روپی برکش کو کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

بگت بشاد نشاد پتی سب ہی بڑائی اُچھا ہو
شمری رام مانگیو ترت ترکس دھنش سنہا ہو

اس پرکار نشچے کر کے نشاد راج نے پرسن ہو کر سب جاتی بھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمرن کر کے ترکش دھنش اور کوچ (زرہ بکتر) مانگا۔

بیگہو بھائیہو سجہو سنجوؤ۔ سنی رجائی کدرائی نہ کوؤ
بھلیہیں ناتھ سب کہیں سہرشا۔ ایکہیں ایک بڑھاوئی کرشا

نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو سن کر کوئی ڈرنے نہ پائے۔ سب نے آنند پوروک کہا۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔ اور سب آپس میں ایک دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چلے نشاد جو ہاری جو ہاری۔ سور سکل رن روچی راری

شمری رام پد پنکج پن ہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھا ہنی دھنہیں

سب نشاد اپنے سوامی گوہ کو بندنا کر کے چلے۔ وہ بھی شورویر ہیں۔ اور رن میں لڑنا انہیں بہت بھاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا سمرن کر کے وہ سب اپنے اپنے ترکشوں کو باندھ کر دھنش کو چڑھانے لگے۔

انگری پہری کونڑی سر دھر ہیں۔ پھر سا بالنس سیل سم کر ہیں
ایک کسل اتی اوڑن کھانڑے۔ کود ہیں گگن منہوں چھتی چھانڑے

کوچ پہن کر سر پر لوہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور پھرسے۔ بھالے اور برچھیوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ارتھات سنوار رہے ہیں کوئی تلوار کا وار روکنے میں بہت ماہر ہیں۔ وہ تو مانو خوشی کے مارے زمین کو چھوڑ کر آکاش میں کود رہے ہیں۔

نج نج ساجو سماجو بنائی۔ گوہ راؤت ہی جوہارے جائی
دیکھی سبھٹ سب لایک جانے۔ لئے لئے نام سکل سنمانے

اس پرکار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی کر کے انہوں نے جا کر نشاد راج گوہ کو نمسکار کیا۔ نشاد راج نے سب یودھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے لے کر سب کا آدر کیا۔

بھائیہو لاوہو دھوکھ۔ جنی آجو کاجو بڑ موہی
سنی سروش بولے سبھٹ بیر ادھیر نہ ہوہی

نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! دھوکا نہ دینا۔ آج میرا بڑا بھاری کام ہے۔ یہ سن کر سب یودھا جوش میں آ کر بول اُٹھے۔ ہے ویر! ادھیر نہ ہو (ارتھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام پرتاپ ناتھ بل تورے۔ کرہیں کٹکو بنو بھٹ بنو گھورے
جیوت پاؤ نہ پاچھیں دھر ہیں۔ رنڈ منڈ مئے میدنی کر ہیں

ہے ناتھ! شری رام جی کی کرپا سے اور آپ کے بل سے ہم سب سینا کو بنا ویروں کے اور گھوڑوں کے کر دیں گے۔ ارتھات

سب ویر اور گھوڑوں کا صفایا کر دیں گے۔ جیتے جی پاؤں پیچھے نہیں رکھیں گے۔ اور رُنڈ مُنڈوں سے دھرتی بھر دیں گے۔

دیکھ نِشاد ناتھ بھل ٹوٹو۔ کہیو بجاؤ جُجھاؤ ڈھولو

اِتنا کہت چھینک بھئی باٸیں۔ کہیو سگُنیہ کھیت سہائیں

نشاد راج نے ویروں کی بڑھیا سینا دیکھ کر کہا۔ کہ لڑائی کا ڈھول بجاؤ۔ اِتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگن وچار نے والوں نے کہا۔ کہ یہ چھینک اچھے ستھان پر ہوئی ہے۔

بُوڑھا ایکو کہہ شگن بچاری۔ بھرت ہی ملیئے نہ ہوئی راری

رامہی بھرت مناون جاہیں۔ سگن کہئی اس بگرہو ناہیں

ایک بزرگ نے شگن وچار کر کہا۔ کہ بھرت سے مل لیجیے لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جا رہے ہیں۔ شگن ایسا کہہ رہا ہے کہ اُن کے من میں ویر بھاو نہیں ہے۔

سُنی گوہ کہئی نیک کہہ بُوڑھا۔ سہسا کری پچھتاہیں بموڑھا

بھرت سُبھاؤ سیلو بنو بُوجھیں۔ بڑی ہت ہانی جانی بنو جُوجھیں

یہ سُن کر نشاد راج گوہ نے کہا۔ بزرگ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جلد بازی کر کے مُوڑھ لوگ پچھتاتے ہیں۔ بھرت جی کے شیل اور سبھاو کو جانے بغیر اور بنا وچارے ہی لڑائی کرنے میں بجائے لابھ کے ہانی ہے۔

گہہو گھاٹ بھٹ سمٹی سب لیئوں مرم ملی جائی

بُوجھی متر اری مدھیہ گتی تس تب کرہیوں آئی

اِس لیئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔ مَیں بھرت جی سے مل کر بھید نکالتا ہوں۔ وہ رام جی کے متر ہیں یا دشمن یا اُداسین۔ اُن کا سب بھاو جان کر جیسا بھی پھر مناسب ہوگا۔ میں پربندھ کروں گا۔

لکھب سنیہو سُبھایں سہائیں۔ بیرو پریتی نہیں دُریں دُرائیں

اس کہی بھینٹ سنجوون لاگے۔ کند مُول پھل کھگ مرگ مانگے

اُن کے سُندر سبھاؤ کو دیکھ کر اُن کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔ ویر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کند مُول پھل کھانے کے لیئے اور کھانے کے لیئے ہرن اور پکشی منگوائے گئے۔

مِین پِین پاٹھین پُرانے۔ بھری بھری بھار کہارنہ آنے

مِلن ساجُو سجی ملن سدھائے۔ منگل مُول سگن شبھ پائے

کہار لوگ پرانی اور موٹی مچھلیوں کے بھار بھر بھر کر لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب ملنے کے لیئے چلے تو منگل مُول شبھ شگن ہونے لگے۔

دیکھی دُوری تیں کہی نج نامُو۔ کینہہ مُنی سہی ڈنڈ پرنامُو

جانی رام پریہ دینہی اسیسا۔ بھرت ہی کہیو بجھائی مُنیسا

مُنی وششٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اُچارن کر کے نشاد راج نے ڈنڈوت پرنام کیا۔ رام کا پیارا سمجھ کر منیشور وششٹ جی نے اُسے آشیرواد دیا اور بھرت جی سے بھی اُن کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سُنی سندنُو تیاگا۔ چلے اُتری اُمگت انُوراگا

گاؤں جاتی گوہ ناؤں سُنائی۔ کینہہ جوہار ماتھ مہی لائی

"یہ سری رام جی کا متر ہے" یہ سُن کر بھرت جی رتھ کو چھوڑ کر اس سے نیچے اُتر کر پریم اُمنگ سے بھرے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ نے اپنا گاؤں ذاتی اور نام بتلا کر دھرتی پر ماتھا ٹیک کر بھرت جی کی بندنا کی۔

کرت دنڈوت دیکھی تیہی بھرت لینہہ اُر لائی

منہوں لکھن سن بھینٹ بھئی پریمُو نہ ہردے سمائی

نشاد راج کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے اُس کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو خود لکشمن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔ بھرت جی کے ہردے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

بھینٹت بھرت تاہی اتی پریتی۔ لوگ سہاہیں پریم کے ریتی

دھنیہ دھنیہ دھنی منگل مُولا۔ سُر سراہی تیہی بر ہیں پھُولا

بھرت جی نشادراج کو بڑی پریتی سے گلے لگا رہے ہیں۔ پریم کی ریتی کو دیکھکر سب لوگ رشک کرنے لگے۔ منگل کی مول "دھنیہ ہو دھنیہ ہو" کی دھن کرکے دیوتا اُنکی پرشنسا کرتے ہیں۔ اور پھول برسا رہے ہیں۔

لوک بید سب بھانتی ہی نیچا۔ جاسو چھانہ چھوئی لیئے سینچا
تیہی بھری انک رام لگھو بھراتا۔ ملت پُلک پریپورت گاتا

جو لوک اور وید دونو میں سب پرکار سے نیچ مانا جاتا ہے۔ جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی اشنان کرنا پڑتا ہے۔ اسی نشادراج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگا کر رام جی کے چھوٹے بھائی بھرت پُلکت شریر سے آنند پورو ک مل رہے ہیں۔

رام رام کہی جے جمہو ہاہیں۔ تنہہی نہ پاپ پنج سموہا ہیں
یہ تو رام لائی اُر لینہا۔ کُل سمیت جگو پاون کینہا

جمبائی لیتے وقت بھی جن کے مُنہ سے رام رام کا شبد نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پاپوں کے سمُوہ نہیں آ سکتے۔ پھر نشادراج کا تو کہنا ہی کیا۔ جیسے خود شری رام چندر جی نے اپنی چھاتی سے لگا کر کُل سمیت سنسار کو پوتر کرنے والے بنا دیا۔

کرم ناس جلُو سُرسری پرئی۔ تیہی کو کہہو سیس نہیں دھرئی
اُلٹا نام جپت جگو جانا۔ بالمیکی بھئے برہم سمانا

کرم ناشا ندی کا جل جب گنگا جی میں مل جاتا ہے۔ تب کہئے اُسے کون سر پر نہیں دھرتا؟ سارا سنسار جانتا ہے۔ کہ رام کا اُلٹا نام مرا مرا جپتے جپتے بالمیک جی برہم رُوپ ہو گئے۔

سوپچ سبر کھس جمن جڑ پانور کول کرات
رامُو کہت پاون پرم ہوت بھون بکھیات

مُورکھ اور پامر چنڈال شبر کھس (پہاڑ پر رہنے والی نیچ جاتیاں) یون۔ کول اور بھیل بھی رام نام کا سمرن کرکے پرم پوتر اور تینوں لوکوں میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

نہیں آچرج جُگ جُگ چلی آئی۔ کیہی نہ دینہی رگھوبیر بڑائی
رام نام مہما سُر کہہیں۔ سُنی سُنی اودھ لوگ سکھ لہہیں

اس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ یُگ یُگانتر یہی ریتی چلی آئی ہے۔ شری رگھوناتھ جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پرکار دیوگن رام نام کی مہما کہہ رہے ہیں۔ اور جسے سُن کر اودھ کے لوگ سُکھی ہو رہے ہیں۔

رام سکھہی ملی بھرت سپریما۔ پوچھی کُسل سُمنگل کھیما
دیکھی بھرت کر سیل سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

نشادراج کو مل کر بھرت جی نے اُس سے کُشل منگل کھشیم (خیر و خیریت) پوچھی۔ بھرت جی کے شیل اور پریم کو دیکھ کر نشادراج کو ایسا آنند ہوا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سُدھ بُدھ بھول گیا۔

سکچ سنیہو مودو من باڈھا۔ بھرت ہی چتوت ایک ٹک ٹھاڈھا
دھر دھیر جُو پد بندی بہوری۔ بنئے سپریم کرت کر جوری

نشادراج کے من میں سنکوچ (اس بات کی شرمندگی کہ انجان پن میں اُن پر دوش لگاتا رہا۔) پریم اور آنند اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ ٹکٹکی لگا کر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھیرج دھر کر بھرت جی کی چرن بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنے لگا۔

کُسل مُول پد پنکج پیکھی۔ میں تہوں کال کُسل نج لیکھی
اب پربھو پرم انوگرہ تورے۔ سہت کوٹی کُل منگل مورے

ہے پربھو! آپ کے کُشل کے مُول چرن کملوں کو دیکھ کر میں تینوں کال میں اپنی کُشل جانتا ہوں۔ اب آپ کی پرم کرپا سے کروڑوں پُشتوں سمیت میرا کلیان ہو گیا۔

سمجھی موری کرتوتی کُلو پربھو مہما جیاں جوئی
جو نہ بھجئی رگھوبیر پد جگ بدھی بنچت سوئی

میرے نیچ کرم اور نیچ جاتی کو اور پربھو شری رام جی کی مہما کو من میں وچار کر بھی جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا۔

وہ جگت میں دَیو (قسمت) دوارا ٹھگا گیا ہے۔ ارتھات کہاں تو میں نیچ کرم کرنے والا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں بھگوان شری رام چندر جی اننت کوٹی برہمانڈوں کے سوامی۔ پرنتو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پاتر سمجھ کر گلے لگایا۔ سو آج مجھے اُن کے بھائی۔ آپ جیسے اُتم کُل اُتپن سادھو سبھاؤ والے سے بغلگیر ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ اتنی بڑائی مان پرتشٹھا مجھ نیچ پرانی کو صرف پربھو کی کرپا سے پراپت ہوئی۔ یہ سب کچھ جان کر بھی جو بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اُس کی تو مانو تقدیر ہی الٹی ہے۔

کپٹی کاتر کُمتی کُجاتی۔ لوک بید باہیر سب بھانتی
رام کینہ آپن جبہیں تیں۔ بھئیوں بھون بھوشن تبہی تیں

میں کپٹی کاتر بے عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک اور وید دونو سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چندر جی نے مجھے اپنایا ہے تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سُنی بِنئے سُہائی۔ ملیئو بہوری بھرت لگھو بھائی
کہی نشاد نج نام سُبانی۔ سادر سکل جوہاریں رانی

نشاد راج کے پریم کو دیکھ کر اور اُنکی سُندر بِنتی کو سُن کر پھر شتروگھن جی اس سے ملے۔ اس کے بعد نشاد راج نے سُندر بانی سے اپنا نام لے لے کر آدر کے ساتھ ساری رانیوں کو نمسکار کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسیسا۔ جیئے ہو سُکھی سے لاکھ برلیسا
نِرکھی نشادُ نگر نر ناری۔ بھئے سُکھی جنو لکھنُ نہاری

اس کو لکشمن جی کے سمان جان کر رانیاں اُنہیں آشیرواد دیتی ہیں کہ تم سو لاکھ برس تک آنند پوروک جیو۔ نگر کے استری پُرش نشاد راج کو دیکھ کر ایسے پرسن ہوئے۔ مانو لکشمن جی کو دیکھ رہے ہوں۔

کہہیں لہیو ایہیں جیون لاہو۔ بھینٹیو رام بھدر بھری باہو
سُنی نشادُ نج بھاگ بڑائی۔ پرمدت من لئی چلیئو لیوائی

سب کہہ رہے ہیں۔ کہ جیون کا لابھ تو اسی نے پایا ہے جس کو رام چندر جی نے بغل میں لے کر چھاتی سے لگایا ہے۔ نشاد راج اپنے بھاگ کی بڑائی سُن کر پرسن من سے سب کو اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیوک سکل چلے سوامی رُکھ پائی
گھر ترُو تر سر باگ بن باس بنائیں جائی

سب سیوکوں کو نشاد راج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور اُنہوں نے ایودھیا واسیوں کے لئے گھروں میں۔ درختوں کے نیچے۔ تالابوں پر اور باغیچوں اور جنگلوں میں ٹھہرنے کے لئے جگہ بنا دی۔

سرنگ بیرپُر بھرت دیکھ جب۔ بھے سنیہیں سب انگ ستھل تب
سوہت دیئیں نشاد ہی لاگو۔ جنو تنو دھریں بِنئے انُوراگو

بھرت جی نے جب شرنگ ویر پُر کو دیکھا تب اُن کے سارے انگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ بھرت جی نشاد راج کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ایسی شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو بِنتی اور پریم شریر دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ایہی بادھی بھرت سینو سبُو سنگا۔ دیکھی جائی جگ پاونی گنگا
رام گھاٹ کہں کینہہ پرنامو۔ بھا مَنو مگنو ملے جنو رامو

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے۔ جس گھاٹ پر شری رام چندر جی نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے پرنام کیا۔ اُن کا من ایسا پرسنا ہو گیا۔ مانو خود شری رام چندر جی مل گئے ہوں۔

کرہیں پرنام نگر نر ناری۔ مُدت برہم مئے باری نہاری
کری مجنو مانگہیں کر جوری۔ رام چندر پد پریتی نہ تھوری

نگر کے استری پُرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے پریم مئے جل کو دیکھ کر سبھی پرسن ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب

یہی وردان مانگتے ہیں کہ شری رام چندر جی کے چرنوں میں ہمارا پریم نت بڑھتا ہی رہے۔

بھرت کہیؤ سُرسری تو ریتوُ۔ سکل سُکھد سیوک سُر دھینتوُ
جوری پانی بر ماگیئوں ایہُو۔ سیارام پد سہج سنیہوُ

بھرت جی نے کہا۔ ہے گنگا! آپ کی رج سب کو سُکھ دینے والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں۔ کہ سیتا رام جی کے چرنوں میں میرا سبھاوک ہی پریم ہو۔

ایہی پدھی مجّنُو بھر تو کری گروُ انو ساسن پائی
ماتوُ نہانیں جانی سب ڈیرا چلے لوائی

اس پرکار اشنان کر کے بھرت جی گرو کی آگیا پا کر اور یہ جان کر کہ سب مائیں نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اُٹھائے چلے۔

جہاں تہاں لوگنہہ ڈیرا کینہا۔ بھرت سوُدھو سب ہی کر لینہا
سُر سیوا کری آیسو پائی۔ رام ماتوُ پہیں گئے دوُ بھائی

لوگوں نے جہاں تہاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی خبر گیری کی۔ پھر دیو پوجا کر کے۔ آگیا پا کر دونو بھائی بھرت اور شترگھن شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے پاس گئے۔

چرن چاپی کہی کہی مرِدوُ بانی۔ جننیں سکل بھرت سنمانی
بھائہی سونپی ماتوُ سیوکائی۔ آپُو نشادہی لینہہ بولائی

چرن دبا کر اور کومل باتیں کہہ کر بھرت جی نے ساری ماتاؤں کا آدر ستکار کیا۔ پھر ماتاؤں کی سیوا کا کام شترگھن کو سونپ کر بھرت جی نے نشادراج کو بُلا لیا۔

چلے سکھا کر سوں کر جوریں۔ سِتھل سریرُ سنیہہ نہ تھوریں
پوچھت سکھہی سو ٹھاؤں دیکھاؤ۔ نیکو نین من جرنی جُڑاؤُ

سکھا نشادراج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بھرت جی چلے۔ بہت ادھک پریم کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو رہا ہے۔ بھرت جی نشادراج سے پوچھتے ہیں۔ کہ مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں اور من کی جلن کو شیتل کرو۔

جہاں سیا رامُو لکھنُو نسی سوئے۔ کہت بھرے جل لوچن کوئے
بھرت بچن سُنی بھیئو بشادوُ۔ تُرت تہاں لئی گیئو نشادوُ

جہاں سیتا رام اور لکشمن جی رات کو سوئے تھے۔ ایسا کہتے ہی اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ بھرت جی کے بچن سُن کر نشادراج کو بڑا دُکھ ہوا۔ وہ ترنت ہی اُنہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سنسپا پُنیت تر رگھُو بر کئے بشرامُو
اتی سنیہہ سیا در بھرت کینہیو دنڈ پرنامُو

جہاں پوتر اشوک کے برکش کے نیچے شری رگھوناتھ جی نے رات کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی نے بڑے پریم اور آدر کے ساتھ ڈنڈوت پرنام کیا۔

کُس سانتھری نہاری سُہائی۔ کینہہ پرنامُو پردچھن جائی
چرن ریکھ رج آنکھنہہ لائی۔ بنئی نہ کہت پریتی ادھیکائی

کُشا کی سُندر سیج دیکھ کر اُس کی پرکرما کر کے بھرت جی نے پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں کی ریکھا کی مٹی کو بھرت جی نے آنکھوں میں لگایا۔ اس سمے کی بڑی پریتی کہی نہیں جا سکتی۔

کنک بندُو دوئی چارک دیکھے۔ راکھے سیس سیا سم لیکھے
سجل بلوچن ہردے گلانی۔ کہت سکھا سن بچن سُبانی

شری سیتا جی کے کپڑوں کے دو چار سونے کے ستارے گرے ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے اُن کو سیتا جی کے سمان سمجھ کر سر پر رکھ لئے۔ اُن کے نیتر آنسوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہردے میں پیڑا ہو رہی ہے۔ وہ نشادراج سے سُندر بانی سے کہنے لگے۔

شری ہت سیا برہن دُتی ہینا۔ جتھا اودھ نر ناری بلینا
پتا جنک دیؤں پٹتر کیہی۔ کرتل بھوگ جوگ جگ جیہی

وہ سورن کے سنارے سیتا جی کے ویوگ میں شوبھا رہت اور چمک رہت ہو گئے۔ جیسے کہ اودھ کے استری پرش شری رام جی کے ویوگ میں شوک کے کارن گھلے جا رہے ہیں۔ جن کے پتا شری جنک جی ہیں۔ سنساری بھوگ اور یوگ جن کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔

سُسر بھانُو کُل بھانُو بھُو آلُو۔ جیہی سہات امراوتی پالُو
پران ناتھُو رگھُو ناتھ گوسائیں۔ جو بڑ ہوت سو رام بڑائیں

سوریہ ونش کے سورج راجہ دشرتھ جن کے سُسر ہیں۔ جن کے دھن اور اشیور کو دیکھ کر دیو ادھار بھی اُن سے رشک کرتے ہیں۔ جن کے پتی پربھو شری رگھو ناتھ جی ہیں۔ جن کی بڑائی سے ہی دنیا میں سب لوگ بڑائی پاتے ہیں۔

پتی دیوتا سُتی مُنی سیا سانتھری دیکھی
بہرت ہردیو نہ ہہری ہری تیں کٹھن بسیکھی

سہرشٹھ پتی برتا استریوں میں شرومنی (سرتاج) سیتا جی کی گشتا سیج کو دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ہردہ پتھر سے بھی ادھک کٹھور ہے۔

لالن جوگو لکھن لگھُو لونے۔ بھے نہ بھائی اس اہہیں نہ ہونے
پُرجن پریہ پتُو ماتو دُلارے۔ سیا رگھُو بیرہی پران پیارے

لاڈ پیار کرنے کے یوگیہ میرے بھائی لکشمن جی بہت ہی سلونے ہیں۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے۔ نہ ہیں اور نہ آئیندہ ہوں گے ہی۔ وہ لکشمن ایودھیا پُری کے لوگوں کے پیارے اور ماتا کے دُلارے ہیں۔ اور سیتا جی اور رگھُو ناتھ جی کے تو پران پیارے ہیں۔

مردُو مورتی سُکمار سبھاؤ۔ تات باؤ تن لاگ نہ کاؤ
تے بن سہہیں بپتی سب بھانتی۔ نہرے کوٹی کُلس اہہیں چھاتی

اور جو لکشمن جی کومل مورتی اور نازک سبھاؤ ہیں۔ جن کے شریر کو کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ لکشمن بن میں سب پرکار کی تکلیفیں سہن کر رہے ہیں۔ ہائے یہ سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹتی اس نے اپنی کٹھورتا سے تو کروڑوں بجروں کو بھی مات کر دیا ہے

رام جنمی جگُو کینہہ اُجاگر۔ رُوپ سیل سُکھ سب گُن ساگر
پُرجن پریجن گرُ پتُو ماتا۔ رام سبھاؤ سبھی سُکھداتا

شری رام جی نے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکاشمان کر دیا ہے وہ رُوپ شیل سُکھ اور سارے گنوں کے سمندر ہیں نگر نواسی کٹمبھی گرو پتا اور ماتا سبھی کو شری رام جی سبھاوک سُکھ دینے والے ہیں۔

بیر ہیو رام بڑائی کرہیں۔ بولنی ملنی بنیئے من ہرہیں
سارد کوٹی کوٹی ست سیشا۔ کری نہ سکہیں پربھو گن لیکھا

شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں۔ جو اپنی بول چال۔ میل۔ ملاپ اور نمرتا سے من کو ہر لیتے ہیں۔ کروڑوں سرسوتی اور سو کروڑ سیش جی بھی پربھو شری رام چندر جی کے اننت گُنوں کی گنتی نہیں کر سکتے۔

سُکھ سو رُوپ رگھُو بنس مُنی منگل مود ندھان
تے سووت کُس ڈاسی مہی بِدھی گتی اتی بلوان

جو سُکھ سوروپ رگھُو کُل شرومنی منگل اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی ہیں۔ وہ دھرتی پر گُشا کا بچھونا کر کے سوتے ہیں اوہو بدھاتا کی گتی کتنی بلوان ہے۔

رام سُنا دُکھو کان نہ کاؤ۔ جیون ترو جیمی جوگئی راؤ
پاپک نین پتی مُنی جیہی بھانتی۔ جوگو ہیں جننی سکل دن راتی

شری رام جی نے تو کبھی کانوں سے دُکھ کا نام تک نہیں سُنا۔ راجہ جیون کے بوٹے کے سمان اُن کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ جیسے پلکیں نیتروں کی اور سانپ منی کی رکھشا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ساری ماتائیں دن رات رام جی کی سار سنبھال رکھتی تھیں۔

تے اب پھرت بپن پد چاری۔ کند مول پھل پھول اہاری
دھگ کیکئی امنگل مولا۔ بھئی پران پریتم پرتی کولا

وہی شری رام چندر جی بن میں پیدل گھومتے ہیں اور کند مول پھل پھول کھاتے ہیں ۔ منگل کی جڑ کیکئی کو لعنت ہے۔ جو اپنے پران پیارے پتی (راجہ دسرتھ) کے بھی برخلاف ہوگئی۔

یں دھگ دھگ اگھ اودھی الھاگی ۔ سبُو اُتپات بھئیو جیہی لاگی
کُل کلنکو کری سرجیو یادھاتاں ۔ سائیں دوہ موہی کینہہ کُماتاں

مجھ پاپن کے سمندر اور ابھاگے کو لعنت ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب اُپدرو ہوئے۔ مجھے بدھاتا نے کل کا کلنک بنا کر ہی پیدا کیا۔ اور دُشٹ ماتا نے مجھے سوامی کا شترو بنا دیا۔

سُنی سپریم بھرت بچن سُہاوت تاسو ۔ ناتھ کریئے کت یادی بشادو
رام تمہہ ہی پریہ تمہہ پریہ راہی ۔ یہ نرجو سُو دوسُو بدھی باہی

بھرت جی کی آرت بانی سُن کر نشاد راج سمجھانے لگا ہے ناتھ ! آپ ویرتھ ورلاپ کس لئے کرتے ہو؟ شری رام جی کو آپ پیارے ہیں ۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں۔ ہونہار بلوان ہے ۔ یہ دوش بدھاتا کے پرتی کول ہو جانے کا ہے۔ یہ نسندیہہ سچ ہے ۔ (آپ کا یا آپ کی ماتا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بدھی بام کی کرنی کٹھن جیہیں ماتو کینہی باوری
تیہی راتی پُنی پُنی کرہیں پربھو سادر سرہنا راورکی
تُلسی نہ تمہ سو رام پریتم کہتو ہوں سوہیں کیئیں
پرنیام منگل جانی اپنے آنئے دھیرج ہیہیں

پرتی کول بدھاتا کی کرنی بڑی کٹھن ہے جس نے ماتا کیکئی کو باؤلی بنا دیا۔ اُس رات کو پربھو شری رام جی بار بار آدر کے ساتھ آپکی بڑی سراہنا کرتے رہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں (نشاد راج بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پرم پیارا اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ میں سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ پرنیام میں منگل ہوگا۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں۔

انتر جامی رامو سکچ سپریم کرپا ییتن
چلئے کریئے بشرامو یہ بچاری دڑھ آنی من

شری رام چندر جی انتر یامی ۔ سنکوچ (شرمیلا سبھاؤ) پریم اور دیا کے بھنڈار ہیں ۔ من میں یہ دڑھ وشواس کرکے آپ اب چلئے اور ۔۔ آرام کیجئے۔

سکھا بچن سُنی اُر دھری دھیرا ۔ باس چلے سُمرت رگھو بیرا
یہ سُدھی پائی نگر نر ناری ۔ چلے بلوکن آرت بھاری

نشاد راج کے بچن سُن کر اور ہردے میں دھیرج دھر کر شری رگھو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی ڈیرے کو چلے ۔ نگر کے سارے استری پُرش یہ سماچار سُن کر بڑے بھاری دُکھ کے ساتھ اس استھان کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پربھو شری رام چندر جی نے رات کو سیتا سمیت آرام کیا تھا۔

پردکھنا کری کرہیں پرناما ۔ دیہیں کیکئی ہی کھوری نکاما
بھری بھری باری بلوچن لیہیں ۔ بام بدھاتہی دوشن دیہیں

وہ اس ستھان کی پرکرما کر کے پرنام کرتے ہیں ۔ اور کیکئی کو بہت دوش دیتے ہیں۔ آنکھوں میں جل بھر لیتے ہیں ۔ اور پرتی کول بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔

ایک سراہہیں بھرت سنیہو ۔ کوؤ کہہ نرپتی نباہیو نیہو
نندہیں آپو سراہی نشادہی ۔ کو کہی سکئی بموہ بشادہی

کوئی بھرت جی کے پریم کی سراہنا کرتے ہیں ۔ کوئی کہتے ہیں ۔ کہ راجہ نے اپنا پریم خوب نباہا ۔ سب اپنی نندا کر کے نشاد راج کی سراہنا کرتے ہیں ۔ اس سمے کے پریم اور دُکھ کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

ایہی بدھی راتی لوگو سبو جاگا ۔ بھا پھُنو سار گدارا لاگا
گُرہی سناؤن چڑھائی سُہائیں ۔ نئی ناؤ سب ماتو چڑھائیں

اس پرکار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے ۔ صبح ہوتے ہی ناؤ پانی میں ڈال دی گئیں ۔ پہلے سُندر سہاونی ناؤ پر وششٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا

دنڈ چاری جہن بھا سبُو پارا ۔ اُتری بھرت تب سبھی سمبھارا

چار گھڑی میں سب گنگا پار اُتر گئے۔ تب بھرت جی نے سب کو سنبھال لیا۔

پرات کریا کری ماتو پد بندی گرو ہی سر و نائی
آگیں کئے نشاد گن دینہو کٹکو چلائی

پراتہ کال کی سب کریا کر کے ماتا کے چرنوں کی بندنا کر کے اور گرو کو سر نوا کر نشاد راج کو آگے کر کے ساری سینا سمیت بھرت جی نے کوچ کیا۔

کیئو نشاد ناتھو اگوائیں۔ ماتو پالکیں سکل چلائیں
ساتھ بولائی بھائی لگھو دینہا۔ بپرنہہ سہت گونو گرو کینہا

نشاد راج کو آگے کر کے اُس کے پیچھے ماتاؤں کی سب پالکیاں چلائیں۔ چھوٹے بھائی شترگھن جی کو اُن کے ساتھ کر دیا۔ پھر برہمنوں سمیت گرو جی نے روانگی کی

آپو سرسری ہی کینہہ پرنامو۔ سُمرے لکھن سہت سیا رامو
گونے بھرت پیادیہیں پائے۔ کوتل سنگ جاہیں ڈوری آئے

اسکے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پرنام کیا۔ اور لکشمن سہت سیتارام جی کو سمرن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے اُن کے ساتھ ہی چلے جا رہے ہیں۔

کہہیں سو سیوک بارہیں بارا۔ ہوئیے ناتھ اسو اسوارا
رامو پیادیہی پائیں سدھائے۔ ہم کہن رتھ گج باجی بنائے

اچھے سیوک لوگ بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہے ناتھ! اب گھوڑے پر چڑھ چلیئے۔ بھرت جی کہنے لگے شری رامچندر جی بھی تو پیدل ہی گئے۔ اور ہمارے لئے رتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سر بھر جاؤں اُچت اس مورا۔ سب تیں سیوک دھرمو کٹھورا
دیکھی بھرت گتی سُنی مردو بانی۔ سب سیوک گن گرہیں گلانی

میرے لئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چل کر جاؤں۔ سیوک کا دھرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی دشا دیکھ کر اور اُن کی کومل بانی کو سُن کر سب سیوک لوگ دُکھ کے مارے گُھلے جا رہے ہیں۔

بھرت تیسرے پہر کہں کینہہ پربیسُو پریاگ
کہت رام سیا رام سیا اُمگی اُمگی انوراگ

اس پرکار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پہر پریاگ راج میں جا پہنچے۔ سیتارام سیتارام کہہ رہے ہیں۔ اور من پریم کی امنگوں سے اُچھل رہا ہے۔

جھلکا جھلکت پائینہہ کیسیں۔ پنکج کوس اوس کن جیسیں
بھرت پیادیہیں آئے آجو۔ بھیئو دُکھت سُنی سکل سماجو

بھرت کے چرنوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں جیسے کمل کی کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب لوگ دُکھی ہو گئے۔

خبر لینہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پرنامو تربینی ہیں آئے
بدھی سِتاسِت نیر نہانے۔ دیئے دان مہی سُر سنمانے

یہ خبر پا کر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر آ کر پرنام کیا۔ پھر ودھی پوروک گنگا اور جمنا کے سفید جل میں اشنان کیا۔ اور برہمنوں کو دان دے کر اُنکا سنمان کیا۔

دیکھت سیامل دھول ہلورے۔ پُلکی سریر بھرت کر جورے
سکل کام پرد تیرتھ راؤ۔ بید بدت جگ پرگٹ پربھاؤ

سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ ساری کامناؤں کو پوری کرنے والے ہیں۔ آپ کا پربھاؤ ویدوں میں اور جگت میں پرسدّھ ہے۔

مانگیوں بھیکھ تیاگی نج دھرمو۔ آرت کاہ نہ کرئی ککرمو
اس جیاں جانی سُجان سُدانی۔ سپھل کریں جگ جاچک بانی

یدپی میں کھشتری ہوں۔ اور مانگنا میرا دھرم نہیں۔ تھاپی اپنا دھرم چھوڑ کر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔ کیوں کہ دُکھی لوگ کُنی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دُکھ کے مارے کر لیتے ہیں۔ ایسا ہردہ میں وچار کر جو چتر اُتم داتا لوگ ہیں۔ وہ مانگنے والوں کی بانی کو سپھل کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رُچی گتی۔ نہ چہیؤں نربان
جنم جنم رتی رام پد یہ بردانو نہ آن

میں دھرم ارتھ کام اور موکھش کچھ نہیں چاہتا۔ میں آپ سے کیوں ایک ہی بردان مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر میرا شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہو رامو کٹل کری موہی۔ لوگ کہیو گرُ ساہب دروہی
سیتا رام چرن رتی موریں۔ انو دن بڑھیو انوگرہ توریں

خواہ شری رام چندر جی مجھے دُشٹ سمجھیں اور لوگ مجھے گرو دروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی کہیں۔ پر شری سیتا رام جی کے چرنوں میں میری پریتی دن بدن آپ کی کرپا سے بڑھتی ہی رہے۔

جلدُ جنم بھری سُرتی بسارئیو۔ جاچت جلُو پبی پاہن ڈاریو
چاتکو رٹنی گھٹیں گھٹی جائی۔ بڑھیں پریمُو سب بھانتی بھلائی

بادل خواہ جنم بھر پپیہے کی سُدھ بھلا دے اُس کے جل مانگنے پر تُو خواہ وہ بجتر اور اولے برسائے۔ لیکن پپیہے کی رٹ گھٹنے سے تو بادل کی مہما گھٹ جاتی ہے۔ اُس کی تو پریم بڑھانے میں ہی بھلائی ہے

کنک ہیں بان چڑھی جیمی دائیں۔ تمی پریتم پد نیم نباہیں
بھرت بچن سُنی ماجھ تری بینی۔ بھئی مرُدو بانی سُمنگل دینی

جیسے آگ میں تپانے سے سونے کی چمک بڑھ جاتی ہے۔ ویسے ہی پریتم کے چرنوں میں پریم نباہ کر سیوک کا تیج بڑھ جاتا ہے۔ بھرت جی کے بچن سن کر تریبنی کے بیچ سے منگل دینے والی کومل بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہہ سب بدھی سادھو۔ رام چرن انو راگ اگادھو
بادی گلانی کرہُو من ماہیں۔ تمہہ سم رامہی کوؤ پریہ ناہیں

ہے تات بھرت! آپ سب پرکار سادھو پُرش ہیں۔ رام جی کے چرنوں میں آپکا اگادھ پریم ہے۔ آپ ویرتھ ہی من میں دُکھی ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان کوئی پیارا نہیں ہے۔

تنو پُلکیو ہیاں ہرشو سُنی بینی بچن انوکول
بھرت دھنیہ کہی دھنیہ سُر ہرشت برشہیں پھول

تروینی جی کے ایسے کرپا کے بچن سُن کر بھرت جی کے ہردے میں آنند ہوا۔ اور خوشی کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آکاش سے دیوتا لوگ بھرت "تُو دھنیہ ہے تُو دھنیہ ہے" کہہ کر پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرمُدت تیرتھ راج نواسی۔ بیکھانس بٹو گرہی اُداسی
کہہیں پرسپر ملی دس پانچا۔ بھرت سنیہہ سیلو سچی سانچا

تیرتھ راج پریاگ میں نواس کرنے والے بان پرستی، برہمچاری، گرہستی اور سنیاسی پرسن ہو کر دس دس پانچ پانچ مل کر آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اور شیل سچا اور پوتر ہے۔

سُنت رام گن گرام سُہائے۔ بھردواج مُنی برہیں آئے
دنڈ پرنامو کرت مُنی دیکھے۔ مورتی منت بھاگیہ نج لیکھے

شری رام چندر جی کے سُندر اننت گنوں کو سُنتے ہوئے بھرت جی مُنی سرشیٹھ بھردواج جی کے پاس آئے۔ بھردواج جی نے بھرت کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھا۔ اور انہیں اپنا مورتی مان (مجسم) سو بھاگیہ سمجھا۔

دھائی اُٹھائی لائی اُر لیتھے۔ دینہے اسیس کرتارتھ کینہے
آسنو دینہہ نائی سر و بیٹھے۔ چہت سکچ گرہاں جنو بھجی بیٹھے

انہوں نے دوڑ کر بھرت جی کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ اور

اور آشیرواد دے کر کرتارتھ کیا منی بھردواج جی نے انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ بھرت جی سر نوا کر اس طرح بیٹھے مانو بھاگ کر سنکوچ کے گھر لے جاکے گھس جانا چاہتے ہوں۔

منی پوچھب کچھو یہ بڑ سوچو۔ بولے رشی لکھی سیلو سنکوچو
سنہو بھرت ہم سب سدھی پائی۔ بدھی کرتب پر کچھو نہ بسائی

بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ منی کچھ پوچھیں گے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔ بھردواج جی بھرت کے سیل اور ہچکچاہٹ کو دیکھ کر بولے۔ بھرت! سنو ہم سب خبر پا چکے ہیں بدھاتا کی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تمہہ گلانی جیاں جنی کرہو سمجھی ماتو کرتوتی
تات کیکئی ہی دوسو نہیں گئی گرا متی دھوتی

اپنی ماتا کی کرتوت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو۔ ہے تات! کیکئی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سرسوتی جی نے اس کی بدھی کو پھیر دیا تھا۔

سیہو کہت بھل کہہی نہ کوؤ۔ لوک بید بدھ سمت دوؤ
تات تمہار امل جسو گائی۔ پائیہی لوکو بید بڑائی

ایسا کہنے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیوں کہ لوک اور وید دونو کے مت کو ہی پنڈت لوگ مانتے ہیں۔ کنتو ہے تات! تمہارا نرمل یش گاکر لوگ اور وید دونوں بڑائی پائیں گے۔

لوک بید سمت سبو کہئی۔ جیہی پتو دیہی راجو سو لہئی
راؤ ستیہ برت تمہہ ہی بولائی۔ دیت راجو سکھو دھرم بڑائی

کیوں کہ اس بات پر تو بید اور لوک دونو متفق ہیں۔ کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے راجہ ستیہ برتی ہے تم کو بلا کر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بڑائی کی پراپتی ہوتی۔

رام گونو بن انرتھ مولا۔ جو سنی سکل بسو بھئی سولا
سو بھاوی بس رانی ایانی۔ کری کچالی انتہوں پچھتانی

رام جی کا بن باس میں جانا ہی سارے انرتھ کا مول ہے۔ جس کو سن کر سارے سنسار کو دکھ ہوا۔ بن باس بھی بھونہار وش ہوا۔ انجان رانی تو بھاوی کے وش ہو کر یہ کچال کر کے بعد میں پچھتائی ہے۔

تہنہو تمہار الپ اپرادھو۔ کہے سو ادھم ایان اسادھو
کرتیہو راجو تو تمہہ ہی نہ دوشو۔ راہی ہوت منت سنتوشو

اس بات میں تمہیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو وہ نیچ ہے۔ مورکھ اور دشٹ ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تمہیں کوئی دوش نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سن کر سنتوش ہی ہوتا۔

اب اتی کینہیو بھرت بھل تمہہ ہی اچت مت ایہو
سکل سمنگل مول جگ رگھوبر چرن سنیہو

ہے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا کیا۔ تم کو ایسا کرنا ہی اچت تھا۔ شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریم کا ہونا ہی سنسار میں سارے سندر منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تمہار دھنو جیونو پرانا۔ بھوری بھاگ کو تمہہ ہی سمانا
یہ تمہار آچرج جو نہ تاتا۔ دسرتھ سون رام پریہ بھراتا

سو رام پریم ہی تمہارا جیون دھن اور پران ہے۔ تمہارے سمان سو بھاگیہ شالی (خوش قسمت) دوسرا بھلا اور کون ہے۔ ہے تات! تمہارا یہ پریم کچھ آچرج کی بات نہیں کیوں کہ تم دسرتھ جی کے پتر اور شری رام چندر جی کے پیارے بھائی ہو۔

سنہو بھرت رگھوبر من ماہیں۔ پریم پاترو تمہہ سم کوؤ ناہیں
لکھن رام سیتہی اتی پریتی۔ نسی سب تمہہ ہی سراہت بیتی

ہے بھرت سنو! شری رگھوناتھ جی کے من میں تمہارے سمان پریم کا پاتر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ شری رام لچھمن اور سیتا جی کو وہ رات بڑی پریت سے تمہاری سراہنا کرتے ہوئے گذری۔

جانا مرمو نہات پریاگا۔ مگن ہوہیں تمہریں انوراگا
تمہہ پر اس سنیہو رگھوبر کے۔ سکھ جیون جگ جس جڑ نر کے

پریاگ میں اُن کے نہاتے سمے مجھ پر یہ بھید کھُلا۔ کہ وہ تینوں تمہارے پریم میں مگن ہو رہے تھے۔ تمہارے ساتھ شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی اگیانی پُرشوں کو سنسار میں عیش و عشرت بھرے جیون سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھک رگھُوبیر بڑائی۔ پرنت کُٹمبھ پال رگھُو رائی
تمہہ تو بھرت موہ مت ایہو۔ دھریں دیہہ جنُو رام سنیہو

یہ شری رگھوناتھ جی کی بہت بڑائی نہیں ہے۔ کیوں کہ شری رگھوناتھ جی تو شرناگتوں کے پریوار بھر کو پالنے والے ہیں۔ میری سمجھ میں تو ہے بھرت! اتم شری رام چندر جی کی پریم مورتی ہو۔

تمہہ کہں بھرت کلنک یہ ہم سب کہں اُپدیشُو
رام بھگتی رس سدھی ہت بھا یہ سمیُو گنیشُو

ہے بھرت! تمہاری سمجھ میں تو یہ کلنک ہے لیکن ہم سب کے لئے تو یہ اُپدیش ہے شری رام جی کی بھگتی رس کے نمت یہ سماں بڑا ہی شبھ ہوا ہے۔

نو بدھُو بمل تات جسُو تورا۔ رگھُو بر کنکر کُمد چکورا
اُدت سدا انتھیئہی کبہوں نا۔ گھٹیہی نہ جگ نبھ دن دن دُونا

ہے بھرت جی! تمہارا نرمل یش تو ایک اوبھت (نرالا) چندرما ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو کُمد اور چکور ہیں آکاش پر کے اور آپ کے نرمل یش رُوپی چندرما میں یہ انتر ہے کہ آپکا نرمل یش روپی چندرما کبھی آکاش پر کے چندرما کی بھانت نہ است ہوگا۔ اور نہ گھٹے گا ہی۔ بلکہ سنسار بھر میں دن پرتی دن دُوگنا ہوتا جائے گا جس سے رام جی کے سیوک گنُ روپی کُمد اور چکور کو سدا ہی آنند رہے گا۔

کوک تلوک پریتی اتی کریہی۔ پربھُو پرتاپ روی چھبیہی نہ ہریہی
نشی دن سُکھد سدا سب کاہُو۔ گرسیہی نہ کیکئی کرتبُو راہُو

تینوں لوک رُوپی چکور اس آپ کے یش رُوپی چندرما پر اتی پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سورج کی بھانت پربھو شری رام جی کا پرتاپ رُوپی سُوریہ آپ کے یش رُوپی چندرما کی شوبھا کو ہرن نہیں کرے گا۔ یہ چندرما رات دن سب کے لئے سُکھد ایک ہوگا کیکئی کا کرتوت رُوپی راہو اس آپکے یش رُوپی چندرما کا گراس نہیں کرے گا۔

پُورن رام سپریم پیُوشا۔ گُر اپمان دوش نہیں دوشا
رام بھگت اب امیئیں اگھاہُوں۔ کینہہُو سُلبھ سُدھا بسُدھاہُوں

آپ کا یہ نرمل یش رُوپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت سے پری پورن ہے۔ گرو کے اپمان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ سکتا۔ اس لئے اب پرتھوی پر بسنے والے جیوں (خاکی بندوں) کے لئے بھی رام بھگت رس رُوپی امرت کے اتھاہ سمندر کو سلبھ کر دیا ہے۔

بھُوپ بھاگیرتھ سُرسری آنی۔ سمرت سکل سُمنگل کھانی
دسرتھ گُن گن برنی نہ جاہیں۔ ادھکو کہا جیہی سم جگ ناہیں

راجہ بھاگیرتھ گنگا جی کو لائے۔ جس گنگا جی کا سمرن سارے سُندر منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گنوں کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُن سے بڑھ کر تو کوئی کیا ہوگا۔ اُن کے سمان بھی سنسار بھر میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جاسُو سنیہہ سکوچ بس رام پرگٹ بھئے آئی
جے ہر ہئیے نینی کبہوں نرکھے نہیں اگھائی

جن کے پریم اور شیل سبھاؤ کے وش میں ہو کر بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہردے کے نیتروں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی تھکتے ہی نہیں۔ اُن کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر بنی رہتی ہے۔ وہی رام دسرتھ جی کے گھر پتر رُوپ میں پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی برابری دُوسرا کون کر سکتا ہے؟

کیرتی بدھُو تمہہ کینہہ انُوپا۔ جہں بس رام پریم مرگ رُوپا
تات گلانی کرہُو جیاں جائیں۔ ڈرہُو دریدرہ پارس پاہیں

تم نے کیرتی رُوپی الّوپم (لاثانی) چندرما کو پیدا کیا ہے جس
میں رام پریم ہرن کا رُوپ کیئے بستا ہے۔ ہے تات! من میں کسی
پرکار کی سوچ نہ کرو۔ پارس پاکر کنگالی کا ڈر کیسا؟

سُنہو بھرت ہم جھوٹھ نہ کہہیں اداسین تاپس بن رہہیں
سب سادھن کر سُپھل سہاوا۔ لکھن رام سیا درشنو پاوا

ہے بھرت! ہم اداسین تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔
اس لئے نرپکش ہوکر ہم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ سیتارام اور لکشمن کا
درشن پاکر ہم نے مانو سب سادھنوں کا اُتم پھل پا لیا ہے۔

تیہی پھل کر پھلو درس تمہارا۔ سہت پیاگ سُبھاگ ہمارا
بھرت دھنیہ تم جسو جگو جیتو۔ کہی اس پریم مگن مُنی بھیئو

اس پھل کا بھی پریم پھل تمہارا درشن ہے۔ پریاگ راج سمیت
ہمارا سوبھاگیہ ہے۔ جو تمہارے درشن پائے۔ ہے بھرت! تم دھنیہ ہو۔
تم نے اپنے یش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہہ کر مُنی بھردواج
پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنی مُنی بچن سبھاسد ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
دھنیہ دھنیہ دھُنی گگن پیاگا۔ سُنی سُنی بھرتو مگن انوراگا

بھردواج مُنی کے بچن سُنکر سبھاسد سب پرسن ہوئے "سینہ ہے"!
ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوگن پھول برسانے لگے۔ آکاش اور پریاگ راج
دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دُھن سُن کر بھرت جی پریم میں مگن ہو گئے۔

پُلک گات ہیاں رام سیا سجل سُروہ نین
کری پرنام مُنی منڈلی ہی بولے گد گد بین

پریم کے مارے بھرت جی کا شریر پُلکت ہے۔ ہردے میں
سیتارام ہیں اور کمل کے سمان سُندر نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔
وہ مُنیوں کی منڈلی کو پرنام کر کے گد گد بچن بولے۔

مُنی سماج اور تیرتھ راجو۔ سانچہوں سپتھ اگھائی اکاجو
اہیں تھل جوں کچھو کہیئے بنائی۔ ایہی سم ادھک نہ اگھ ادھمائی

مُنیوں کا سماج ہے۔ اور پریاگ راج تیرتھ ہے۔ یہاں سچی سوگندھ کھانے
سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اس تیرتھ استھان میں اگر کچھ جھوٹ موٹ بات بنا کر
کہی جائے تو اس سے بڑھ کر پاپ اور نیچ کرم اور کوئی نہیں ہے۔

تمہہ سرس گیہ کہیوں ستی بھاؤ۔ اُر انتر جامی رگھوراؤ
موہی نہ ماتو کرتب کر سوچو۔ نہیں دُکھو جیاں جگو جانیہی پوچو

میں سچے بھاو سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سروگیہ ہیں۔ اور شری
رگھوناتھ جی کے ہردے کی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ مجھے اپنی
ماتا کی بُری کرتوت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے من میں اس
بات کا دُکھ ہے۔ کہ دُنیا مجھے بُرا کہے گی۔

ناہن ڈرو بگریہی پرلوکو۔ پتہو مرن کر موہی نہ سوکو
سُکرت سجس بھری بھوین سہائے۔ لچھمن رام سرس ست پائے

نہ ہی مجھے پرلوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتا جی کے مرنے کا بھی
مجھے شوک نہیں۔ کیونکہ اُن کے سُندر اُتیہ کرم اور اُتم یش
سنسار بھر میں شوبھا پا رہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام اور لکشمن جیسے
پُتر پائے۔

رام برہن تجی تنو چھن بھنگو۔ بھوپ سوچ کر کون پرسنگو
رام لکھن سیا بنو پاگ پن ہیں۔ کری مُنی بیش بھرہیں بن بن ہیں

اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے دیوگ میں اپنے کھشن
بھنگر شریر کو تیاگ دیا۔ ایسے راجہ کی مرتیو پر شوک کرنے کا کیا کارن
ہے؟ مجھے سوچ تو کیول اسی ایک بات کا ہے کہ سیتارام اور
لکشمن ننگے پاؤں مُنیوں کے بھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

اجن بسن پھل اسن مہی سیئن ڈاسی کُس پات
بسی ترو تر نت سہت ہم آتپ برشا بات

وہ مرگ چھالا اوڑھتے ہیں۔ پھلوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ گھاس
کے اور پتوں کے بچھونے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے نواس
کر کے ہر روز سردی۔ گرمی۔ بارش اور آندھیوں کو سہن کرتے ہیں۔

ایہی دُکھ داہن دہیہی دن چھاتی۔ بھوکھ نہ باسر نیند نہ راتی
ایہی کروگ کر اوشدھ ناہیں۔ سودھیوں سکل بسو من ماہیں

میری چھاتی لگاتار اسی دُکھ کی جلن سے جلتی رہتی ہے۔
نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو نیند آتی ہے۔ میں

نے اپنے من میں سارے سنسار کو وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس
مہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

ماتو کمت بڑھئی الکھ مولا۔ تیہیں ہمار ہت کینہہ بنسولا
کلی کر کاٹھ کر کینہہ کبنجتر و۔ گاڑی اودھی پڑھی کٹھن کمنتر و

ماتا جی کی بُری چیشٹا پاپوں کی جڑ بڑھئی ہے جیسے ہمارے
بہت ارتھ راج تلک روپی بسولا بنایا۔ اس بسولے سے
کلیش روپی منحوس لکڑی کا شری رام بن باس روپی بڑا جنتر
بنایا۔ اور چودہ برس کی میعاد روپی بڑا منتر پڑھ کر اس بڑے
جنتر کو گاڑ دیا۔

موہی لاگی یہو کٹھا تو تہیں ٹھاٹا۔ گھالیسی سب جگو بارہ باٹا
مٹئی کجو گو رام پھری آئیں۔ بسئی اودھ نہیں آن اپائیں

میرے نمت اُس لئے یہ سارا ٹھاٹھ باٹ سجایا جس نے
سارے سنسار کو تتر بتر کر کے گھائل کر دیا۔ یہ بُرا ساج تبھی مٹ
سکتا ہے جب شری رام چندر جی لوٹ آویں۔ اس کے بغیر اودھ
کے بسنے کا اور کوئی دوسرا اپائے نہیں ہے۔

بھرت بچن سُنی مُنی اسکھو پائی۔ سبہیں کینہی بہو بھانتی بڑائی
تات کرہو جنی سوچ بسیکھی۔ سب دُکھ میٹھہی رام پگ پیکھی

بھرت جی کے بچن سُنکر مُنی بھردواج جی نے سُکھ پایا۔ سب نے
ہی بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات! زیادہ
سوچ نہ کرو۔ شری رامچندر جی کے چرنوں کے درشن کر کے تمہارا
سارا کلیش مٹ جائیگا۔

کرمی پربودھ مُنی بر کہیؤ اتتھی پریم پریہ ہوہو
کند مول پھل پھول ہم دیتہیں لیہی کری چھوہو

اس پرکار بھرت جی کو سمجھا کر مُنی سرشیٹھ کہنے لگے۔ کہ ہے بھرت!
اب آپ سب ہمارے پریم پیارے مہمان بنئے۔ اور کند مول پھل
پھول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کر کے سویکار کریئے۔

سُنی مُنی بچن بھرت ہیاں سوچو۔ بھیئو کواوسر کٹھن سنکوچو
چانی گروئی گر گرا بہوری۔ چرن بندی بولے کر جوری

مُنی بھردواج کے بچن سُنکر بھرت جی کے من میں یہ بڑا سوچ
ہُوا۔ کہ بے موقع ہی یہ کٹھن سنکوچ (پس وپیش، ہچکچاہٹ)
آپڑا۔ پھر گرو بھردواج کی بانی کو پوجنیہ جان کر اُن کی چرن بندنا
کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سر دھری آیسو کریئے تمہارا۔ پرم دھرم یہو ناتھ ہمارا
بھرت بچن مُنی بر من بھائے۔ سُچی سیوک سش نکٹ بولائے

ہے ناتھ! آپ کی آگیا سر ماتھے پر دھارن کرنا ہی ہمارا پرم
کرتویہ ہے۔ بھرت جی کے بچن مُنی سرشیٹھ بھردواج جی کے من کو
بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے
پاس بُلایا۔

چاہیے کینہی بھرت پہونائی۔ کند مول پھل آنہو جائی
بھلیہی ناتھ کہی تنہہ سر نائے۔ پرمدت نج نج کاج سدھائے

اور انہوں نے کہا۔ کہ بھرت جی کی مہمان نوازی کرنی چاہیئے
تم سب جا کر کند مول اور پھل لے آؤ۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔
ایسا کہہ کر سب نے سر نوایا۔ اور پرسن ہو کر اپنے اپنے کام کو چلے۔

مُنی ہی سوچ پاہُن بڑ نیوتا۔ تسی پوجا چاہیئے جس دیوتا
سُنی ردھی سدھی انیماد آئیں۔ آیسو ہوئی سو کرہیں گوسائیں

مُنی بھردواج جی سوچ نے لگے کہ ہم نے بہت بڑے مہمان
کو دعوت دی ہے۔ جیسا دیوتا ہو اُس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہیئے
یہ سُن کر انیما آدی ردھی سدھیاں آگئیں اور بولیں۔ ہے سوامی! جو
آپ آگیا دیں سو ہم کریں۔

رام برہ بیاکل بھرت ساج سہت سماج
پہونائی کری ہر ہو شرم کہا مُدت مُنی راج

مُنی بھردواج پرسن ہو کر کہنے لگے۔ کہ رام جی کے ویوگ میں
بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شتروگھن اور سارے سماج سہت بیاکل

ہے۔ اُن کی مہمان نوازی کر کے اُنکی تھکاوٹ کو دُور کرو۔

ردھی سدھی سر دھری مُنی بربانی۔ بڑبھاگی آگیہی اگو مانی!
گھیں پریسپر سدھی سُو دائی۔ اُتلت اُستھی رام لگھوبھائی

ردھی سدھی نے مُنی شریشٹھ کے بچنوں کو اپنے سر پر دھر کر اپنے آپ کو بڑا ہی بڑبھاگی (خوش قسمت) سمجھا۔ سب سدھیاں آپس میں کہنے لگیں۔ کہ رام جی کے چھوٹے بھراتا بھرت ہمارے لاثانی مہمان ہیں۔

مُنی پد بندی کرئیے سوئی کاجُو۔ ہوئی سُکھی سب راج سماجُو
اس کہی رچیو رُچر گرہہ ناتا۔ جیہی بلوکی بلکھاہیں بماناً

اس لئے مُنی بھردواج جی کے چرنوں کی بندنا کر کے آج وہی کچھ کرنا چاہیئے جس سے سارا راج سماج سُکھی ہو جائے ایسا کہہ کر انھوں نے بہت سُندر گھروں کی رچنا کی جنہیں دیکھکر بمان بھی شرمندہ ہوتے تھے۔

بھوگ بھبوتی بھوری بھری راکھے۔ دیکھت جنہیہ امر ابھیلاکھے
داسیں داس ساجو سب لینہیں۔ جوگ ؤت رہہیں منہیں مَنو دینہیں

اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش و آرام کے سامان سے بھر دیا۔ جن کو دیکھکر دیوتاؤں کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔ داسی اور سیوک گن سب پرکار کا ساج سامان لیئے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں۔ کسی کو کس وقت کونسی وستو کی ضرورت ہے۔

سب سماجُو سجی سدھی پل ماہیں۔ جے سُکھ سُرپُر سپنہُوں ناہیں
پرتھم ہی باس دیئے سب کینہی۔ سُندر سُکھد جتھا رُچی جیہی

سدھیوں نے پل بھر میں ہی سب سامان سجا دیئے۔ ایسی عیش و آرام کی وستوئیں تو سپنے میں بھی سورگ میں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ پہلے تو جیسے کسی کی پسند تھی اس کو ویسا ہی سُندر اور سُکھدائیک نواس ستھان دیئے۔

بہوری سپر یجن بھرت کہُوں رشی اس آئیسو دینہہ
بدھی بسمئے دایکو بھَو مُنی برتپ بل کینہہ

بھر رشی بھردواج جی کی آگیا انوسار پریوار سہت بھرت جی کو نواس ستھان دیا۔ مُنی سریشٹھ نے اپنے تپ کی شکتی سے ایسا ٹھاٹ باٹ رچایا کہ جسے دیکھ کر برہما جی بھی حیران ہو جائیں۔

مُنی پربھاؤ جب بھرت بلوکا۔ سب لگھو لگے لوک تپی لوکا
سُکھ سماجُو نہیں جائی بکھانی۔ دیکھت برتی بسار ہیں گیانی

بھرت جی نے جب مُنی کا پربھاو دیکھا۔ تو اس کے سامنے انہیں لوکپالوں کے لوک بھی ہیچ دکھائی دینے لگے۔ سُکھ کے سمان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھکر گیانی پُرش بھی ویرکت بھاؤ کو کھو بیٹھتے ہیں۔

آسن سئین سُبسن بِتانا۔ بن باٹکا بہگ مِرگ نانا
سُربھی پھُول پھل امئے سمانا۔ بمل جلاسئے بیبدھ بدھانا

آسن پان سُچی امئے امی سے۔ دیکھی لوگ سکچات جمی سے
سُر سُربھی سُرتروُ سب ہی کیں۔ لکھی ابھیلاشو سُرپتی سچی کیں

آسن سیج۔ سُندر بستر۔ چندوے۔ بن باغیچے پشو پنچھی نانا پرکار کے سُگندھت پھُول اور امرت کے سمان پھل کوئیں۔ تالاب آدک نرمل جل استھان بہت پرکار کے اور امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے جنہیں دیکھ کر سب لوگ ویرکت وان پُرشوں کی طرح لش و پیش کر رہے ہیں۔ کام دھینو اور کلپ برکش سبھی کے گھروں میں ہیں جسکو دیکھ کر اندر اور اندرانی کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔

رتو بسنت بہہ تری بدھ بیاری۔ سب کہُوں سُلبھ پدارتھ چاری
سرک چندن بنتبا دک بھوگا۔ دیکھی ہرش بسمئے بس لوگا۔

بسنت کا موسم ہے شیتل مند سگندھ ان تین پرکار کی ہوا چل رہی ہے۔ دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھ سبھی کو سُلبھ ہیں۔ مالا چندن استری آدک بھوگوں کو دیکھکر سبھی لوگ پرسن ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں رشی آشرم میں نانا پرکار کے

بھوگ ولاس دیکھ کر حیرانی بھی ہو رہی ہے۔

سمپتی چکئی بھرت چک مُنی آئیس کھیل وار
تیہی نسی آشرم پنجراں راکھے بھا بھِنُوسار

سارا ٹھاٹھ باٹھ کا سامان مانو چکوی ہے۔ اور بھرت مانو چکوا ہیں۔ اور مُنی کی آگیا کھلاڑی ہے۔ جس نے رات کو ان دونو کو آشرم رُوپی پنجرہ میں بند کر رکھا۔ اور ایسے ہی سویرا ہو گیا۔ دار تھات جیسے چکوا چکوی رات کو ایک ہی پنجرے میں اکٹھے رہنے پر بھی ایک دوسرے کو سپرش نہیں کرتے ویسے ہی نانا پرکار بھوگ ولاس میں رہتے ہوئے بھی بھرت جی نے اُنکا سپرش تک نہ کیا۔

ماس پارائن اُنیسواں وشرام

کینہہ نجنو تیرتھ راجا۔ نائی مُنی ہی سر و سہت سماجا
رشی آیسو آسیس سر راکھی۔ کری ڈنڈوت بنئے بہو بھاکی

پھر بھرت جی نے تیرتھ راج میں اشنان کیا۔ اور سماج سہت مُنی کو سر نوا کر اور اُنکی آگیا اور آشیرواد کو سر پر دھر کر ڈنڈوت کر کے بہت بنتی کی۔

پتھ گتی کُسل ساتھ سب لینہے۔ چلے چترکُوٹ ہیں چتو دینہے
رام سکھا کر دینہیں لاگو۔ چلت دیہہ دھری جنو انوراگو

بن کے راستوں کے بھیدیوں کو ساتھ لئے بھرت جی سہت سب لوگوں کے من میں چترکوٹ کی دھارنا کئے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے۔ بھرت جی ایسے چلے جا رہے ہیں۔ مانو ساکشات پریم کی مورتی ہوں۔

نہیں پد تران سیس نہیں چھایا۔ پریم نیم برت دھرم اما یا
لکھن رام سیا پنتھ کہانی۔ پوچھت سکھہی کہت مردو بانی

بھرت جی کے پاؤں میں جوتے نہیں سر پر سایہ نہیں۔ اُن کا پریم اور نیم برت اور دھرم سب چھل کپٹ رہت (سچا) ہے۔ وہ نشاد راج سے سیتا رام اور لکشمن کی بن جاتے ہوئے جو بات بیت ہوئی وہ سب کہانی پوچھ رہے ہیں۔ اور نشاد راج کومل بانی سے کہہ رہا ہے۔

رام باس تھل بٹپ بلوکیں۔ ار انوراگ رہت نہیں روکیں
دیکھی دسا سُر برسہیں پھولا۔ بھئی مردو مہی مگو منگل مولا

شری رام چندر جی کے آرام کرنے کی جگہوں اور برکشوں کو دیکھ کر اُن کے ہردے میں پریم روکنے سے رکتا ہی نہیں ہے۔ بھرت جی کی یہ پریم دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ پرتھوی کومل ہو گئی۔ اور مارگ منگل کا مُول بن گیا۔

کئے جاہیں چھایا جلد سکھد بہئی بر بات
تس مگو بھیئو نہ رام کہہ جس بھا بھرت ہی جات

بادل سایہ کئے جا رہے ہیں۔ سُکھ دینے والی سُندر وائیو چل رہی ہے۔ ایسا سُکھ دینے والا راستہ شری رام چندر جی کو بھی ہوا تھا جیسا جاتے سمے بھرت جی کو ہوا۔

جڑ چیتن مگ جیو گھنیرے۔ جے چتئے پربھو جنہہ پربھو ہیرے
تے سب بھئے پرم پد جوگو۔ بھرت درس میٹا بھو روگو

راستے میں بے شمار جو جڑ چیتن جیو تھے جن کو شری رام چندر جی نے بن کو جاتے سمے دیکھا تھا اور انھوں نے پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا تھا بھگوان شری رام کے درشن سے وہ اس سمے پرم پد کے ادھیکاری ہی ہو چکے تھے۔ پر اب تو بھرت جی کے درشن کر کے تو اُن کا بھو ارتھات جنم مرن

رُدوپی شُول بنٹ گیا۔ اپ تھا ست! اُنہیں پریم پد کی پراپتی ہی ہوگئی۔

یہ بڑی بات بھرت کئی ناہیں۔ سُمرت جنہی رامُو من ماہیں
بارک رامو کہت جاگ جلیبُو۔ ہوت ترن تارن نر تییوُ

بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جنہیں سوگھ شری رام چندر جی اپنے من میں سمرن کرتے رہتے ہیں۔ ناگست بل جو بھی لمنتش ایک بار "رام" کہہ دیتا ہے وہ کھیتی ترنے اور تارنے والا ہو جاتا ہے۔

بھرت رام پریہ پُنی لگھُو بھراتا۔ کس نہ ہوئی مگو منگل داتا
سدھ سادھو منی براتن کہاہیں۔ بھرت ہی نرکھی ہرشو ہیاں لہہیں

پھر بھرت جی شری رام چندر جی کے پیارے اور اُنکے چھوٹے بھائی ہیں۔ تب بھلا اُن کیلئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو۔ سدھ۔ سادھو اور سریشٹھ منی جن ایسا کہتے ہیں۔ اور بھرت جی کو دیکھکر من میں بڑا پرسن ہوتے ہیں۔

دیکھی پربھاؤ سُریس ہی سوچو۔ جگُ بھل بھلیہی پوچ کہوں پوچو
گُرُ سن کہیو کریئے پربھو سوئی۔ رامہی بھرت ہی بھیٹ نہ ہوئی

بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہو گئی۔ بھلے پُرش کو سنسار بھلا اور بُرے کو بُرا بھاسنے لگتا ہے۔ اس لئے گُرو برہسپتی سے کہا۔ ہے پربھو آپ کوئی ایسا جتن کیجئے جس سے شری رام چندر جی اور بھرت جی کا مِلاپ نہ ہو۔

رامُو سنکوچی پریم بس بھرت سپریم پیودھی
بنی بات بگرن چہتی کریئے جتنو چھلو سودھی

شری رام چندر جی تو سنکوچی (شرمیلا سبھاؤ) اور پریم کے وش میں ہیں۔ اور بھرت جی پریم کے سمندر ہیں۔ بنی بنائی بات بگڑا چاہتی ہے۔ (اندر کو ڈر ہے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم بل سے رام چندر جی کو واپس نہ لوٹا لائیں۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا کاریہ پورا ہونے سے رہ جائے) اس لئے کچھ چھل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجئے۔

بچن سُنت سُر گُرو مُسکانے۔ سہس نین بنو لوچن جانے
مایاپتی سیوک سن مایا۔ کری تاں اُلٹی پری سُرَرایا

دیوتاؤں کے گُرو برہسپتی جی دیو اندر کے بچن سُنکر مُسکرائے۔ انہوں نے ہزار نیتروں والے اندر کو بغیر گیان کی آنکھوں کے جانا۔ اور کہا ہے دیوتاؤں کے سوامی! مایاپتی شری رام چندر جی کے سیوک کے ساتھ جو کوئی مایا (چھل۔ دھوکہ بازی) کرتا ہے۔ وہ اُلٹ کر اپنے ہی اوپر آ پڑتی ہے۔

تب کچھو کینہہ رام رُکھ جانی۔ اب کُچالی کری ہوہی ہانی
سُنو سُریس رگھوناتھ سبھاؤ۔ نج اپرادھ رسائیں نہ کاؤ

اس سے پہلے تو شری رام چندر جی کی مرضی پا کر کچھ کیا تھا۔ اگر اب کوئی چھل کپٹ آدی کُچالی کی گئی تو ہانی ہوگی۔ ہے دیوراج اندر شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سنو۔ جو کوئی اُن کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ اُس پر غصے نہیں ہوتے۔

جو اپرادھو بھگت کر کرئی۔ رام روش پاوک سو جرئی
لوکہُوں بید بدت اتہاسا۔ یہ مہما جانہیں دُرباسا
بھرت سرس کو رام سنیہی۔ جگُ جپ رام رامُو جپ جیہی

پر جو کوئی اُن کے بھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی کی کرودھ اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ لوک اور وید میں ایسی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ بھگوان کی اس مہما کو دُرباسا جی جانتے ہیں۔ ساری دُنیا شری رام چندر جی کو جپتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو جپتے ہیں۔ تو پھر اُن بھرت جی کے سمان شری رام چندر جی کا پریمی اور کون ہوگا۔

منہوں نہ آنئے امرپتی رگھُو بر بھگت اکاجُو
اجسُو لوک پرلوک دُکھ دن دن سوک سماجُو

ہے دیوراج! شری رگھوناتھ جی کے بھگت کو ہانی پہنچانے کا خیال بھول کر بھی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں نندا اور پرلوک میں دُکھ ہوگا اور دن پرتی دن دُکھ کی سامگری بڑھتی ہی جائیگی۔

سُنو سُریس اُپدیسُو ہمارا۔ رامہی سیوکو پرم پیارا
مانت سُکھو سیوک سیوکائیں۔ سیوک بیر بیرُ ادھکائیں

ہے دیوتاؤں کے سوامی ہمارا اُپدیس سُنئے شری رام چندر جی کو اپنا

سیوک پریم پیارا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پربھو سکھ مانتے ہیں۔ اور سیوک کے ساتھ ویر کرنے سے بڑا بھاری ویر مانتے ہیں۔

جدپی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہہیں نہ پاپ پونو گن دوشو
کرم پردھان بسو کری راکھا۔ جو جس کرئی سو تس پھل چاکھا

اگرچہ شری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ اُن میں نہ راگ ہے نہ غصہ۔ اور نہ وہ کسی کے پن پاپ اور گن دوش کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ انہوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پردھان کر رکھا ہے۔ جو جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل بھوگتا ہے۔

تدپی کرہیں سم بشم بہارا۔ بھگت ابھگت ہردے انوسارا
اگن الیپ امان ایک رس۔ رامو سگن بھئے بھگت پریم بس

تو بھی وہ بھگت اور ابھگت (جو بھگت نہیں) کے ہردے (منو بھاونا) کے انوسار سم (یکساں) اور بشم (امتیازی) بیوہار کرتے ہیں۔ جو شری رام اپنے پرمارتھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان رہت اور ایک رس ہیں۔ وہ بھگت کے پریم کے وش میں ہو کر سگن روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

رام سدا سیوک رُچی راکھی۔ بید پُران سادھو سُر ساکھی
اس جیہں جانی تجہو کٹلائی۔ کرہو بھرت پد پریتی سہائی

شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پورتی کرتے ہیں وید پُران سادھو اور دیوتا اس کے ساکشی ہیں۔ من میں ایسا وشواس کر کے کٹلتا چھوڑ دو اور بھگت جی کے چرنوں میں سچا پریم کرو۔

رام بھگت پرہت نرت پر دُکھ دُکھی دیال
بھگت سرومنی بھرت تیں جنی ڈرپہو سُرپال

ہے دیوتاؤں کے سوامی اندر! رام جی کے بھگت دوسروں کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دُکھ سے دُکھی ہوتے ہیں۔ اور نشکام بھاو سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں۔ پھر بھرت جی تو بھگتوں کے سرتاج ہیں وہ آپکی بھلا کیوں کر ہانی کریں گے؟ اس لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

ستیہ سندھ پربھو سُر ہتکاری۔ بھرت رام آیس انوساری
سوارتھ بیبس بکل تمہہ ہو ہو۔ بھرت دوشو نہیں راؤر موہو

شری رام چندر جی تو ستیہ سنکلپ والے اور دیوتاؤں کے ہتکاری ہیں۔ بھرت جی اُن کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ تم ویرتھ ہی سوارتھ کے وش ہو کر گھبرا رہے ہو۔ اس میں بھرت جی کا تو کوئی دوش نہیں اُلٹا تمہارا اپنا ہی موہ تمہاری اس ویاکلتا کا کارن ہے۔

سُنی سُر برسُر گرُ بر بانی۔ بھا پرمودُ من مٹی گلانی
برشی پرسُون ہرشی سُر راؤ۔ لگے سراہن بھرت سبھاؤ

دیو اندر اپنے گرو برہسپتی کی سریشٹھ بانی سن کر بڑے پرسنّ ہوئے اُن کی ساری سوچ مِٹ گئی تب آنندت ہو کر دیو اندر پھولوں کی برشا کر کے بھرت جی کے سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

ایہی بدھی بھرت چلے مگ جاہیں۔ دسا دیکھی مُنی سدھ سہاہیں
جبہیں رامو کہی لیہیں اُساسا۔ اُمگت پریمو منہوں چہو پاسا

اس پرکار بھرت جی مارگ میں چلے جا رہے ہیں۔ اُنکی پریم دشا کو دیکھ کر مُنی اور سدھ لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سرد آہ بھر کر "رام" کہتے ہیں۔ تبھی مانو چاروں طرف پریم اُمڈ پڑتا ہے۔

دروہیں بچن سُنی کلس پشانا۔ پُرجن پریمو نہ جائی بکھانا
بیچ باس کری جمُن ہیں آئے۔ نرکھی نیرو لوچن جل چھائے

بھرت جی کے ان دین بچنوں کو سُنکر پتھر اور پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔ ایودھیا کے نواسیوں کا پریم کہتے نہیں بنتا۔ بیچ میں مقام کرتے ہوئے جمنا جی کے جل کو دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

رگھو بر برن بلوکی بر باری سمیت سماج
ہوت مگن بارِدھی برہ چڑھے بیبک جہاج

شری رگھوناتھ جی کے شیام رنگ جیسے جمنا جی کے شیام رنگ والے جل کو دیکھ کر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے ودیک روپی جہاز پر چڑھ بیٹھے۔ (ارتھات جمنا جی کے شیام جل کو دیکھ کر سب لوگ شیام بدن شری

رام چندر جی کے ویوگ کی پیڑا سے ویاکل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر کے کہ جلدی ہی اُنکے درشن ہونے والے ہیں۔ اُنکے من شانت ہوئے۔)

جمن تیر تیہی دن کری باسُو۔ بھیئو سمے سم سب ہی سُپا ہو
راتی ہیں گھاٹ گھاٹ کی ترنی۔ آئیں اگنت جاہیں نہ برنی

اُس دن جمنا کے گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انوسار سب کیلئے کھانے پینے کی سہولیت رہی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ پر انیک ناویں آگئیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پرات پار بھئے ایکے ہی کھیواں۔ توشے رام سکھا کی سیواں
چلے نہائی ندی ہی سِر نائی۔ ساتھ نشاد ناتھ دوؤ بھائی

پراتہ کال ہوتے ہی وہ سب ہی پورے جمنا پار ہو گئے اور رام جی کے سکھا نشاد راج کی اس سیوا سے سب ہی سنتشٹ ہوئے۔ پھر جمنا جی میں اشنان کر کے اور سر نوا کر نشاد راج کے ساتھ دونوں بھائی بھرت اور شتروگھن نے کوچ کیا۔

آگیں مُنی بر باہن آچھیں۔ راج سماج جائی سبُو پاچھیں
تیہی پاچھیں دوؤ بندھو پیادیں۔ بھوشن بسن بیش سُٹھی سادیں

سب سے آگے سندر سواریوں پر شریشٹھ مُنی ہیں۔ اُنکے پیچھے سارا راج سماج جا رہا ہے۔ اُن سب کے پیچھے بھرت اور شتروگھن بدھے سادے بستر اور گہنے پہنتے ہوئے پیدل جا رہے ہیں۔

سیوک سہر دِ سچو سُت ساتھا۔ سُمِرت لکھنو سیار گھو ناتھا
جہاں جہاں رام باس بشراما۔ تہاں تہاں کرہیں سپریم پرناما

سیوک، متر اور منتریوں کے پُتر اُن کے ساتھ ہیں سب لکشمن سیتا رام کا سمرن کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھا سے پرنام کرتے ہیں۔

مگ باسی نرناری سُنی دھام کام تجی دھائی
دیکھی سروپ سنیہہ سب مُدت جنم پھلُو پائی

راہ میں رہنے والے گاؤں کے نرناری یہ سُن کر گھر کے کام کاج چھوڑ کر دوڑے آئے اور اُن کے سُندر رُوپ اور پریتی کو دیکھکر اپنے جنم کا پھل پا کر وہ سب بہت ہی پرسن ہوئے۔

کہہیں سپریم ایک ایک پاہیں۔ رامُو لکھنُو سکھی ہوہیں کہ ناہیں
بے بیو بُرن رُوپُو سوئی آلی۔ سیلُو سنیہُو سرس سم چالی

گاؤں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں ہے سکھی۔ دیکھو تو یہ رام لکشمن ہیں یا نہیں۔ ہے سکھی! انکی عمر، شریر اور رنگ رُوپ تو اُن جیسا ہے۔ شیل پریم اور چال سب اُن کے سمان ہی ہے۔

بیشُو نہ سو سکھی سیا نہ سنگا۔ آگیں انی چلی چترنگا
نہیں پرسن مُکھ مانس کھیدا۔ سکھی سندیہُو ہوئی ایہیں بھیدا

پرنتو اُن کے شریر پر اُن جیسے بستر نہیں سیتا جی اُن کے ساتھ نہیں۔ اور اُنکے آگے چترنگنی سینا چلی جا رہی ہے۔ مُکھ ان کے پرسن نہیں۔ من میں اِن کے بڑا دُکھ ہے۔ ان بھیدوں سے ہے سکھی یہ شک ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ نہیں۔

تاسُو ترک تیا گُن من مانی۔ کہہیں سکل تیہی سم نہ سیانی
تیہی سراہی بانی پھُری پوجی۔ بولی مدھر بچن تیا دُوجی

اُس سکھی کی یہ دلیل سبھی استریوں کے من میں جچ گئی۔ سب کہنے لگیں کہ اس کے سمان کوئی چتر نہیں۔ اُسکی چترتا کی سراہنا کر کے کہ "تمہارا کہنا سچ ہے۔" اس پرکار اس کا آدر کر کے دوسری استری مدھر بچن بولی۔

کہی سپریم سب کتھا پرسنگو۔ جیہی بدھی رام راج رس بھنگو
بھرت ہی بہوری سراہن لاگی۔ سیل سنیہہ سُبھاٰئے سبھاگی

شری رام چندر جی کے راج تلک کا رس (مزا) جس پرکار بھنگ ہوا تھا وہ سب کتھا کا پرسنگ اس نے پریم سہت کہا۔ پھر بھرت جی کے شیل پریم اور سوبھاگیہ کی پرشنسا (تعریف) کرنے لگی۔

چلت پیادیں کھات پھل پتا دینہہ تجی راجُو
جات مناون رگھو بیر ہی بھرت سرس کو آجُو

ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پتا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ

کرکے پیدل چلتے اور کھیں کھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منانے کے لئے جا رہے ہیں۔ اُن کے سمان دوسرا آج کون ہے۔ ؟

بھاپ بھگتی بھرت آچر نوُ۔ کہت سُنت دُکھ دوش ہر نوُ
جو کچھُو کہب تھور سکھی سوئی۔ رام بندھُو اس کاہے نہ ہوئی

بھرت جی کا بھراتری بھاؤ بھگتی اور اُن کا آچرن کہنے اور سُننے سے دُکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ ہے سکھی! جو کچھ بھی کہا جائے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو! شری رام چندر جی کے بھائی جو ٹھہرے۔

ہم سب سایچ بھرت ہی دیکھیں۔ بھیئیہہ دھینہ جُبتی جن لیکھیں
سُنی گُن دیکھی دسا پچھتاہیں۔ کیکئی جننی جوگ سُتو ناہیں

ہم سب بھرت اور اُنکے چھوٹے بھائی شترُگھن جی کو دیکھکر آج سوبھاگیہ وان استریوں کی گنتی میں آگئیں۔ اس پرکار بھرت جی کے گُنوں کو اور اُنکی دشا کو دیکھکر سب استریاں پچھتاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ یہ پُتر کیکئی جیسی ماتا کے یوگیہ نہیں ہے۔

کوؤ کہہ دوش ہرانی ہی ناہن۔ بدھی سبوُ کینہہ ہمہی جو داہن
کہاں ہم لوک بید بدھی ہینی۔ لگھُو تیا کُل کرتوتی ملینی
بسہیں کدیس کگاؤں کُبا ما۔ کہاں یہ درسُو پنیہ پرینا ما
اس آنندُ اچرجُ پرتی گراما۔ جنُو مرُو بھومی کلپتروُ جیاما

کوئی کہتی ہے کہ اس میں کیکئی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھاتا آج ہمارے انکول (مطابق) ہیں جنہوں نے یہ سنجوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ۔ وید ودھی ہین۔ جو جنگلی علاقے اور گنوار گاؤں میں بستی ہیں اور استریوں میں ادھم استریاں ہیں۔ اور کہاں نیہ کرموں کا پرنام سروپ اُنکا درشن۔ ایسا آنند اور آشچریہ گاؤں گاؤں میں ہو رہا ہے۔ مانو کلپ برکش رتیلی زمین میں اُگ گیا ہو۔

بھرت درسُو دیکھت کھُلیؤ مگ لوگنہ کر بھاگوُ
جنوُ سنگھل باسنہہ بھیؤ بدھی بس سلبھ پریاگوُ

بھرت جی کے درشن کرتے ہی راستے میں رہنے والے لوگوں کے بھاگ کھُل گئے مانو سنگھل دیپ کے رہنے والوں کو دیو یوگ سے تیرتھ راج پریاگ کی آسانی سے پراپتی ہو گئی ہو۔ (سنگھل دیپ دُور ہونے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پریاگ راج میں آکر اشنان کرنا ممکن نہیں۔)

نج گن سہت رام گُن گاتھا۔ سُنت جاہیں سمرت رگھُوناتھا
تیرتھ مُنی آشرم سُر دھاما۔ نرکھی نمجّہیں کرہیں پرناما

اس پرکار اپنے گن سمیت شری رگھُوناتھ جی کے گنوں کی کتھا سُنتے ہوئے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے بھرت جی جا رہے ہیں۔ راستے میں کے تیرتھوں میں اشنان کرتے ہوئے مُنی آشرم دیو مندروں کو دیکھ کر پرنام کرتے ہیں۔

منہیں من مانگہیں برُ ایہو۔ سیا رام پد پدم سنیہوُ
ملہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھانس بٹوُ جتی اُداسی

اور من ہی من یہ وردان مانگتے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے چرن کملوں میں میری پریتی ہو۔ راستے میں بھیل۔ کول وغیرہ بن میں رہنے والے اور بان پرستھی برہمچاری جتی اور سنیاسی ملتے ہیں۔

کری پرنامُو پوچھہیں جیہی تیہی۔ کیہی بن لکھنو رامُو بیدیہی
تے پربھُو سماچار سب کہہیں۔ بھرتاہی دیکھی جنم پھلُو لہہیں

اُن میں سے ہر ایک کو پرنام کرکے پوچھتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور لکشمن کس بن میں ہیں! وہ پربھو کے سب سماچار بھرت جی کو کہتے ہیں۔ اور اُنہیں دیکھ کر جنم کا پھل پاتے ہیں

جے جن کہہیں کُسل ہم دیکھے۔ تے پریہ رام لکھن سم لیکھے
ایہی بدھی بوجھت سبہی سُبانی۔ سنت رام بن باس کہانی

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اُن کو کُشل پوروک دیکھا ہے۔ اُن کو وہ رام لکشمن کے سمان ہی پیارے جانتے ہیں۔ اس پرکار سب سے سندر بانی سے پوچھتے اور شری رام جی کے بن جانے کی کتھا سُنتے جاتے ہیں

تیہی باسر بسی پراتہیں چلے سُمرِ رگھوناتھ
رام درس کی لالسا بھرت سرس سب ساتھ

اس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے چلے۔ ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو بھی شری رام جی کے درشن کرنے کی ابھلاشا بھرت ہی کے سمان ہے

منگل سگن ہوہیں سب کاہو۔ پھرکہیں سکھد بلوچن باہو
بھرت ہی سہت سماج اُچھاہو۔ ملہہیں رام مٹہہی دُکھ داہو

سب کو منگل شگن ہو رہے ہیں۔ سکھ دینے والے (پُرشوں کے دائیں اور استریوں کے بائیں) نیتر اور بازو پھڑک رہے ہیں۔ سارے سماج سہت بھرت جی کے من میں اُتساہ (حوصلہ) ہے کہ شری رام جی کے ملنے سے سب دُکھ درد مٹ جائے گا۔

کرت منورتھ جس جیاں جاکے۔ جاہیں سنیہہ سُراں سب چھاکے
سِتھل انگ پگ مگ ڈگی ڈولہیں۔ بِہبل بچن پیم بس بولہیں

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی منورتھ کرتا ہے۔ سب پریم کی شراب میں متوالے ہوئے جا رہے ہیں۔ سب کے انگ شتھل ہیں اور راستے میں قدم دھرتے ہوئے اُن کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ پریم کے وش ہوئے سب گد گد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تیہی سمے دکھاوا۔ سیل سرومنی سہج سُہاوا
جاسُو سمیپ سرت پئے تیرا۔ سیا سمیت بسہیں دوؤ بیرا

نشادراج گوہ نے اُسی سمے پربتوں میں سرتاج سبھاؤ سے ہی سُندر کامدگری دِکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی پیسونی ندی کے کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی نواس کرتے ہیں۔

دیکھی کرہیں سب دنڈ پرناما۔ کہی جے جانکی جیون راما
پریم مگن اس راج سماجو۔ جنو پھری اودھ چلے رگھوراجو

سب لوگ اُس پربت کو دیکھ کر دنڈوت پرنام کرنے لگے۔ اور جانکی جیون شری رامچندر جی کی جے ہو۔ ایسا جیکار کرنے لگے۔ سارا راج سماج پریم میں مگن ہے۔ مانو شری رگھوناتھ جی اجودھیا کو واپس لوٹ چلے ہوں۔

بھرت پریم تیہی سمے جیس تس کہی سکئی نہ سیسشو

کبی ہی اگم جیمی برہم سکھو اہم ملن جنیشو

اس سمے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا ورنن شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ کوی کے لئے تو اس کا ورنن کرنا ایسے ہی مہا کٹھن ہے جیسے اہنکار اور ممتا سے ملین چت والے منشوں کے لئے برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سنیہہ سِتھل رگھوبر کیں۔ گئے کوس دُئی دن کر ڈھرکیں
جل تھلو دیکھی بسے نسی بیتیں۔ کینہہ گون رگھوناتھ پریتیں

شری رگھوناتھ جی کے پریم کے مارے سِتھل ہونے کے کارن سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوس راہ چل سکے! اور اچھی جگہ اور پانی کا آرام دیکھ کر رات بسر کرنے کیلئے وہاں ہی ٹھہر گئے۔ رات کے بیت جانے پر شری رگھوناتھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اُہاں رامو رجنی اوسیشا۔ جاگے سیاں سپن اس دیکھا
سہت سماج بھرت جنو آئے۔ ناتھ بیوگ تاپ تن تائے۔

اُدھر شری رام چندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔ رات کو سیتا جی نے ایسا سپنا دیکھا مانو سماج سہت بھرت جی وہاں آئے۔ وہ پربھو کے ویوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملن من دین دُکھاری۔ دیکھیں ساسو آن انوہاری
سُنی سیا سپن بھرے جل لوچن۔ بھئے سوچ بس سوچ بموچن

سب ہی من میں اُداس اور دین دُکھی ہیں۔ ساسوں کو دوسری ہی شکل میں دین دُکھی دیکھا۔ سیتا جی کے سپنے کو سُن کر شری رام جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے سب کی چنتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چنتا میں مگن ہو گئے۔ دیکھو کیسی وچتر اُن کی لیلا ہے۔

لکھن سپن یہ نیک نہ ہوئی۔ کٹھن کُچاہ سنائیہی کوئی
اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوجی پراری سادھو سنمانے

پربھو شری لکشمن جی سے کہنے لگے۔ کہ ہے لکشمن! اس سپنے کا پرنام اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بُری خبر سنائیگا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور شو جی کی پوجا کی۔ اور سادھوؤں کا آدر ستکار کیا۔

چھند ستمانی سُرمُنی بندی بیٹھے اُتردِسی دیکھت بھئے
نبھ دھُوری کھگ مرگ بھوُری بھاگے بکل پربھو آشرم گئے
تُلسی اُٹھے اولوکی کارنُو کاہ چت سچکت رہے
سب سماچار کرات کولنہی آئی یہی اوسر کہے

دیوتاؤں کا سنمان اور مُنی جنوں کو بندنا کرکے شری رام چندر جی بیٹھ گئے اور اُتردشا (شمال کیجانب) کی طرف دیکھنے لگے. آکاش میں دھُول چھارہی ہے. بہت سے پشو پنچھی گھبرائے ہوئے پربھُو کے آشرم کی طرف بھاگے آرہے ہیں. تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ پربھُو یہ سب کچھ دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے کہ اس کا کیا کارن ہے! من میں وہ بڑے حیران تھے. اتنے میں کول اور بھیلوں نے آکر سب سماچار سُنایا.

سورٹھا
سُنت سُمنگل بین من پرمود تن پُلک بھر
سرد سرُوُرہ نین تُلسی بھرے سنیہہ جل

تُلسی داس جی کہتے ہیں. کہ سُندر منگل بچن سُن کر پربھُو شری رام چندر جی کا شریر پُلکت ہوگیا. من میں بڑا آنند ہوُا. اور موسم سرما کے کمل کے سمان سُندر نیتر پریم جل سے بھر گئے.

بہوُری سوچ بس بھے سیارونو. کارن کون بھرت آگونو
ایک آئی اس کہا بہوُری. سین سنگ چتر نگ نہ تھوری

سیتا پتی شری رام چندر جی پھر چنتا مگن ہو گئے کہ بھرت جی کے آنے کا کیا کارن ہے! پھر کسی ایک نے آکر کہا. کہ بھرت جی کیساتھ بڑی بھاری چترنگنی سینا بھی ہے.

سوُنی راہی بھاآتی سوچُو. ات پتو بچ اِت بندھو سکوچُو
بھرت سبھاؤ سمجھی من ماہیں. پربھُو چت ہت تھتی پاوت ناہیں

یہ سُنکر شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے. ادھر پتا جی کے بچنوں کا پالن اُدھر بھرت جی کا راج سنبھالنے میں سنکوچ ہونے کے کارن اُنہیں منانے کے لئے آنا. بھرت جی کے سبھاؤ کو من میں جان کر پربھو شری رام چندر جی کا من ٹھہرنے کیلئے کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا.

سمادھان تب بھا یہ جانے. بھرتُو کہے مہُوں سادھو سیانے
لکھن لکھیو پربھُو ہردے کھبھارُو. کہت سمے سم نیتی بچارُو

تب یہ جان کر انہیں سمادھان (تسلی) ہوگیا کہ بھرت سادھو سبھاؤ اور چتر ہے. اور میرے کہنے میں ہے. لکشمن جی نے پربھُو شری رام چندر جی کے من کو چنتا مگن دیکھا. تو وہ سمے کے انُسار نیتی بھرے بچن کہنے لگے.

بنو پوُچھیں کچھُو کہیوں گوسائیں. سیوکُو سمیں نہ ڈھیٹھ ڈھٹھائیں
تمہہ سروگیہ سرومنی سوامی. آپنی سمجھی کہیوں انوگامی

ہے سوامی! میں آپ سے پوچھے بغیر ہی کچھ کہنے لگا ہوُں کیونکہ سیوک کسی اُچیت کال میں ڈھٹھائی کرنے سے ڈھیٹھ نہیں سمجھا جاتا. ہے سوامی! آپ سروگیہ شرومنی ہیں. میں تو اپنی بدھی کے انُوسار کہتا ہوُں.

ناتھ سہرد سُٹھی سرل چت سیل سنیہہ ندھان
سب پر پریتی پرتیتی جیاں جانیے آپُو سمان

ہے ناتھ! آپ سب کا بھلا ہی کارن پرم ہت کرنے والے ہیں. آپ سرل سبھاو شیل اور پریم کے بھنڈار ہیں. آپ کو سبھی سے پریم اور سبھی پر وشواس ہے. آپ اپنے ہردے میں سب کو اپنے سمان جانتے ہیں.

بشئی جیو پائی پربھُوتائی. مُوڑھ موہ بس ہوہیں جنائی
بھرتُو نیتی رت سادھو سجانا. پربھُو پد پریمُو سکل جگُو جانا

لیکن وشئے بھوگ میں آسکت موڑھ جیو پربھتا (سوامی پن) پاکر موہ وش اپنے اصلی روپ میں ننگے ہوجاتے ہیں. بھرت نیتی نپُن وسادھو سبھاؤ اور چتر ہے. آپکے چرنوں میں اس کا پریم ہے. اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے.

تیؤ آجو راج پدُو پائی. چلے دھرم مرجاد مٹائی
کٹل کبندھُو کواوسرُ تاکی. جانی رام بن باس ایکاکی
کری کُمنتر ومن ساجی سماجُو. آئے کرے اکنٹک راجُو

کوئی پرکار کلپی کٹلائی ۔ آئے ذری بھوری دوؤ بھائی

وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو بلکر دھرم کی مریادا بھنگ کرکے چلے ہیں۔ کٹل کھوٹے بھائی آپ پر بپت کال کا سمے دیکھکر اور یہ جان کر کہ آپ بن میں بغیر کسی مددگار کے اکیلے ہیں من میں بڑا وچار کرکے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو بے کھٹکے کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ انیک پرکار کے کپٹ اور کُٹلتا من میں لے کر سینا اکٹھی کرکے دونوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں۔

جوں جیاں ہوتی نہ کپٹ کچالی ۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجالی

بھرت ہی دوسو دیئی کو جائیں ۔ جگ بورائی راج پد پائیں

اگر انکے من کپٹ اور کچال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور ہاتھی کیسے اچھے لگتے بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے۔ راج پد پا جانے پر سنسار میں سبھی مد میں اندھے ہو جاتے ہیں۔

سسی گرُ تیا گامی نگھشو چڑھیئو بھوُمی سُرجان

لوک بید تیں بمُکھ بھا ادھم نہ بین سمان

دیکھو! چندرما نے گرو کی استری سے بھوگ کیا۔ راجہ نہش برہمنوں کی پالکی پر چڑھا۔ راجہ بین جیسا تو کوئی نیچ اور نہیں ہوگا۔ جو لوک اور وید دونوں سے بمکھ ہو گیا۔

سہسباہو سُر ناتھو ترِیسنکو ۔ کیہی نہ راج مد دینہہ کلنکو

بھرت کینہہ یہ اُچت اُپاؤ ۔ رپُو رِن رنچ نہ راکھب کاؤ

سہسر باہو، دیوراج اندر اور ترشنکو آدی کس کو راج کے گھمنڈ نے کلنکت نہیں کیا۔ بھرت جی نے یہ اُپائے ٹھیک ہی کیا کیونکہ شترو اور قرضے کے کسی انش کو بھی باقی نہیں رہنے دینا چاہیے۔

ایک کنیہی نہیں بھرت بھلائی ۔ ندرے رامُو جانی اسہائی

سمجھی پریہی ہوؤ آجو بسیشی ۔ سمر سروش رام مکھو پیکھی

بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا۔ جو آپکو بن میں بے یار و مددگار پاکر آپکا نرادر کیا۔ جب وہ یدھ میں آپکے کرودھ سے بھرپور مکھ کو دیکھیں گے۔ تو وہ اس نیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چکھ لیں گے

اتینا کہت نیتی رس بھولا ۔ رن رس بٹپو پُلک مس پھولا

پربھو پد بندی سیس رج راکھی ۔ بولے ستیہ سہج بلُو بھاشی

اتنا کہتے ہی لکشمن جی نیتی رس تو بھول گئے۔ اور یدھ رس روپی برکش پلکاولی کے بہانے سے پھول اٹھا! ارتھات (نیتی کی باتیں) تو انہیں بھول گئیں۔ اور ویرتا نے اندر ہی اندر جوش مارا) پھر پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کی بندنا کر کے اُن کے چرنوں کی دھول سر پر رکھ کر اور اپنا سچا اور سبھاوک بل کہتے ہوئے بولے۔

انُوچت ناتھ نہ مانب مورا ۔ بھرت ہم ہی اپچار نہ تھورا

کہن لگی سہیے رہیے منُو ماریں ۔ ناتھ ساتھ دھنُو ہاتھ ہماریں

ہے ناتھ! میرا کہنا انُوچت (نامناسب) نہ مانئے۔ بھرت نے ہمارے ساتھ کچھ کم چھیڑ خانی نہیں کی ہے۔ ارتھات ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آخر کہاں تک من کو مار کر انکی زیادتی سہتے جائیں۔ دھنش ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہے ناتھ! آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چھتری جاتی رگھو کُل جنمو رام انُوگ جگو جان

لات ہوں ماریں چڑھتی سر نیچ کو دھوُری سمان

کھشتری جاتی۔ رگھو کُل میں جنم اور آپکا سیوک ہوں۔ سارا سنسار اسے جانتا ہے۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کرتا جاؤں۔ دھول کے سمان نیچ اور کون ہے۔ پر تو لات مارنے پر وہ بھی سر ہی چڑھتی ہے۔

اُٹھی کر جوری رجائیسُو ماگا ۔ منہوں بیر رس سوت جاگا

باندھی جٹا سر کسی کٹی بھاتھا ۔ ساجی سراسنُو سایکُو ہاتھا

ایسا کہہ کر کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے پربھو سے آگیا مانگی۔ مانو ویر رس نیند سے جاگ اٹھا ہو۔ سر پر جٹا باندھکر کمر میں ترکش کس کر اور دھنش کو سجا کر بان کو ہاتھ میں لے کر کہا۔

آجُو رام سیوک جسُو لیئُوں ۔ بھرت ہی سمر سکھاون دیئُوں

رام نرادر کر پھلُو پائی ۔ سوؤھوں سمر سیج دوؤ بھائی

ہے پربھو! آج میں آپ کے سیوک ہونے کا یش لوں گا۔

اور یُدھ میں بھرت کو شکست دُونگا۔ آپکے نرادر کرنے کا پھل پا کر دونو بھائی یُدھ سیج پر مین سے سوئیں گے۔

آئی بناپھل سکل سماجُو۔ پرگٹ کرہوں رس پاچھل آجُو
جیمی کری نکرد لئی مرگ راجُو۔ لیئی لپیٹی لوا جیمی باجُو
تیسیہیں بھرت ہی سین سمیتا۔ سانج نُدری نپاتنوں کھیتا
جوں سہائے کر سنکرو آئی۔ توں مارہوں رن رام دوہائی

اچھا ہُوا جو سارا سماج اکٹھے ہوکر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا ہمارا کرودھ پرگٹ کروں گا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ کو شیر کُچل سکتا ہے۔ اور باز لوا چھی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی بھرت کو ساری سینا سمیت اور شترگھن سمیت نرادر کر کے انہیں یُدھ میں پراست کردوں گا۔ اگر خود شوجی مہاراج بھی اُن کی سہائتا کو آئیں۔ تو بھی رام آپکی دوہائی" میں انہیں یُدھ میں مار دونگا کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

اتی سروش ماکھے لکھنُو لکھی سُنی سپتھ پروان
سبھے لوگ سب لوکپتی چاہت بھبھری بھگان

لکشمن جی کو کرودھ سے لال پیلا ہُوا دیکھکر اور اُنکی سچی پرتگیا کو سُن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور لوک پال ڈر کے مارے گھبرائے ہُوئے بھاگنا چاہتے ہیں۔

جگو بھے مگن گگن بھئی بانی۔ لکھن باہُو بل بپل بکھانی
تات پرتاپ پربھاؤ تمہارا۔ کو کہی سکئی کو جانن ہارا

سارا سنسار ڈر میں مگن ہوگیا۔ لکشمن جی کے اپار باہو بل (قوت بازو) کی پرشنسا کرتی ہوئی آکاش بانی ہوئی۔ کہ ہے تات! تمہارے پرتاپ کے پربھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے۔

انوچت اُچت کاجُو کچھ ہوؤ۔ سمجھی کریئے بھل کہہ سبُو کوؤ
سہسا کری پاچھیں پچھتاہیں۔ کہیں بید بُدھ تے بُدھ ناہیں

پرنتو جو کچھ بھی کرنا ہو۔ پہلے اُس کے سمبندھ میں اُچت انوچت (مناسب اور نامناسب) کا خوب اچھی طرح سے وچار کرنا چاہیئے سوچ سمجھ کر وچار پورنک جو کام کیا جائے اُسے سبھی بھلا کہتے ہیں۔ وید اور پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ جو جلد بازی کر کے بعد میں پچھتاتے ہیں وہ بدھی مان نہیں ہیں۔

سُنی سُربچن لکھن سکچانے۔ رام سیاں سادر سنمانے
کہی تات تمہہ نیتی سُہائی۔ سب تیں کٹھن راج مدُ بھائی

دیوبانی سُن کر لکشمن جی لجا گئے۔ شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن کا سنمان کیا۔ ہے تات! تم نے بڑی سُندر نیتی کہی ہے۔ راج کا مد (گھمنڈ) سب سے کٹھن ہوتا ہے۔

جو اچونت نرپ ماتہیں تیہی۔ ناہن سادھو سبھا جیہیں سیئی
سُنہو لکھن بھل بھرت سرلیسا۔ بدھی پرپنچ مہں سُنا نہ دیسا

پرنتو راج کے مد کا آچمن کر کے وہی راجہ متوالے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے سادھوں کی سبھا کا ست سنگ نہیں کیا ہے لکشمن سُنو! بھرت جی کے سمان اُتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی سرشٹی میں نہ کہیں سُنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مدُو بدھی ہری ہر پد پائی
کبہوں کہ کانجی سیکرنی چھیر سندھُو بن سائی

اجودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما وشنو اور شو جی کا پد پا کر بھی بھرت کو کبھی راج مد نہیں ہوگا۔ کیا کبھی کھٹائی کی بوندوں سے کھشیر ساگر پھٹ سکتا ہے۔

تمِسر ترُن ترنی ہی مکو گلئی۔ گگنُو مگن مکو میگھہیں ملئی
گوپد جل بُوڑہیں گھٹ جونی۔ سہج چھما برو چھاڑے چھونی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نگل جائے آکاش چاہے بادلوں میں مل کر لین ہو جائے۔ اگست منی گائے کے کھر جتنے پانی میں بھلے ہی ڈوب جائیں۔ اور پرتھوی چاہے اپنی سبھاوک شیلتا (قوت برداشت) کو چھوڑ دے۔

مسک پھونک مکو میرو اُڑائی۔ ہوئی نہ نرپ مدُو بھرت ہی بھائی
لکھن تمہار سپتھ پتو آنا۔ سُچی سبندھُو نہیں بھرت سمانا

مچھر چاہے اپنی پھونک سے سمیرو پربت کو اُڑا دے۔ یہ سب ناممکن باتیں ممکن ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہے بھائی! بھرت کو راج مد کبھی نہیں

ہو سکتا ہے لکشمن میں تمہاری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کے سمان کوئی پوتر اور اتم بھائی سنسار میں نہیں ہے۔

سگنو کھیر و اوگن جل ٹاتا۔ ملئی رچی پرپنچو بدھاتا
بھرت ہنس رَبی بنس تڑاگا۔ جنمی کینہہ گن دوش بِبھاگا

شبھ گنوں سے جگت جل ان دونوں کو ملا کر بدھاتا اس ورشیہ جگت کی رچنا کرتا ہے۔ (اتھات ساری سرشٹی گنوں اور اوگنوں سے ملی جلی ہے) بھرت جی نے تو سورج ونس روپی تالاب میں ہنس روپ سے جنم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

گہی گن پے تجی اوگن باری۔ نج جس جگت لینہی اجیاری
کہت بھرت گن سیلو سبھاؤ۔ پریم پیودھی مگن رگھوراؤ

گن روپی دودھ کو گرہن کر کے اور اوگن روپی جل کا تیاگ کر کے بھرت جی نے اپنے یش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے۔ بھرت جی کے گن شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے شری رگھوناتھ جی پریم ساگر میں مگن ہو گئے۔

سنی رگھوبر بانی بِبُدھ دیکھی بھرت پر ہیتو
سکل سراہت رام سو پربھو کو کرپا نکیتو

دیوتا لوگ شری رام چندر جی کی بانی سن کر اور بھرت کے تئیں انکی پریتی دیکھ کر سراہنا کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان کرپا ندھان پربھو اور کون ہے!

جوں نہ ہوت جگ جنم بھرت کو۔ سکل دھرم دھر دھرنی دھرت کو
کہی کل اگم بھرت گن گاتھا۔ کو جانئی تمہہ بنو رگھوناتھا

اگر سنسار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو پرتھوی پر دھرم کی دھری کو کون دھارن کرتا۔؟ کوی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی کتھا اگم ہے۔ (اتھات کوی لوگ اس کا پار نہیں پا سکتا ہے رگھوناتھ! آپکے بغیر اسے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

لکھن رام سیاں سنی سُر بانی۔ اتی سکھو لہیو نہ جائی بکھانی
اہاں بھرت سب سہت سہائے۔ مند اکنیں پُنیت نہائے

لکشمن رام اور سیتا جی نے دیوتاؤں کی بانی سن کر بہت ہی سکھ پایا۔

جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے سہت مند اکنی کے پوتر جل میں اشنان کیا۔

سرت سمیپ راکھی سب لوگا۔ مانگی ماتو گر سچو نیوگا
چلے بھرت جہاں سیا رگھورائی۔ ساتھ نشادناتھو لگو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر ماتا گرو اور منتری کی آگیا پا کر بھرت جی شترو گھن اور نشاد راج کو ساتھ لے کر وہاں کو چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی براجمان تھے۔

سمجھی ماتو کرتب سکچائیں۔ کرت کتر کُ کوٹی من ماہیں
رامو لکھنو سیا سُنی مم ناؤں۔ اٹھی جنی انت جاہیں تجی ٹھاؤں

بھرت جی اپنی ماتا کی کرتوت کو من میں یاد کر کے آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں۔ اور اپنے من میں کروڑوں کو ترک (اعتراض۔ شک شبہات) کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ میرا نام سن کر رام لکشمن اور سیتا جی ستھان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ اٹھ کر نہ چلے جائیں۔

ماتو متے مہوں مانی موہی۔ جو کچھو کرہیں سو تھور
اگھ اوگن چھمی آدر ہیں سمجھی اپنی اور

میری ماتا کی کرتوت پر وچار کر کے اور مجھے اس کا بیٹا جان کر وہ جو کچھ بھی میرے ساتھ کریں۔ سو تھوڑا ہے۔ پر وہ اپنی طرف سمجھ کر ارتھات مجھے اپنا چھوٹا بھائی اور سیوک جان کر اس سمبندھ کی درشٹی سے وہ میرے پاپوں اور دوشوں کو کشما کر کے میرا ہی آدر کریں گے

جوں پرہریں ملن منو جانی۔ جوں سنمانہیں سیوکو مانی
مورین سرن رامہی کی پنہی۔ رام سسوامی دوسو سب جن ہی

خواہ مجھ کو ملین من جان کر تیاگ دیں خواہ اپنا سیوک جان کر میرا سنمان کریں۔ میں تو انکی جوتیوں کی شرن ہوں۔ شری رام جی تو بڑے اتم سوامی ہیں۔ دوش تو سب داس کا ہی ہے۔

جگ جس بھاجن چاتک مینا۔ نیم پریم رت جیتن نہینا
اس من گُنت چلے مگ جاتا۔ سکچ سنیہیں سِتھل سب گاتا

سنسار میں یش کے پاتر تو پپیہے اور مچھلی ہیں جو اپنے نیم اور پریم کو

نت نیا بنا رکھنے میں ملہر ہیں! ایسا من میں سوچتے ہوئے بھرت جی راستے میں چلے جا رہے ہیں۔ اُن کے شریر کے سب انگ سنکوچ اور پریم کے مارے شتھل ہو رہے ہیں۔

پھیرتی منہوں ماتُو کرت کھوری۔ چلت بھگتی بل دھیرج دھوری
جب سمجھت رگھوناتھ سبھاؤ۔ تب پتھ پرت اُتائل پاؤ

ماتا کی بُری کرتُوت کو یاد کر کے اُن کے پاؤں پیچھے کو ہٹتے ہیں۔ پر دھیرج کی دُھری کو دھارن کرنے والے بھرت جی اپنے بھگتی بل سے آگے بڑھے جاتے ہیں۔ جب وہ شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سمرن کرتے ہیں۔ تب راستے میں اُن کے قدم تیزی سے اُٹھنے لگتے ہیں۔

بھرت دسا تیہی اوسر کیسی۔ جل پرواہ جل الی گتی جیسی
دیکھی بھرت کر سوچ سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

اس سمے بھرت جی کی دشا ایسی ہے۔ جیسی جل کے پرواہ میں جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چنتا کو دیکھ کر اس سمے نشاد راج اپنے شریر کی سُدھ بُدھ کھو بیٹھے۔

لگے ہون منگل سگن سُنی گُنی کہت نشادُو
مٹیہی سوچو ہوئی ہرشو پنی پرینام بشادُو

منگل شگن ہونے لگے۔ انہیں سُن کر اور اُن پر وچار کر کے نشاد راج کہنے لگا۔ کہ چنتا دُور ہو گی اور خوشی ہو گی۔ پر آخیر میں پھر دُکھ ہو گا

سیوک بچن ستیہ سب جانے۔ آشرم نکٹ جائی نیارانے
بھرت دیکھ بن سیل سماجو۔ مُدت چھُدھت جنو پائی سناجو

بھرت جی نے سیوک گوہ کے سب بچن سچ جانے۔ اتنے میں وہ آشرم کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں کے بن اور پربتوں کے سلسلوں کو دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پرسن ہوئے مانو کسی بھوکے کو لذیذ بھوجن کی پراپتی ہو گئی ہو۔

اِیتی بھیتی جنو پرجا دُکھاری۔ تری بدھ تاپ پیڑت گرہ ماری
جائی سُراج سُدیس سُکھاری۔ ہوہیں بھرت گتی تیہی انوہاری

جیسے کہ پرجا کار کی آفت کے بھے سے ڈری ہوئی دُکھی پرجا تینوں تاپوں (ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک) سے پیڑت اور بُرے بھاری گرہوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دیش اور اُتم راج میں جا کر سُکھی ہو جائے۔ بھرت جی کی ٹھیک ویسی دشا ہو رہی ہے (بہت زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ چوہوں کا بہت بڑھ جانا۔ ٹڈی دل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اجاڑ دینا۔ اور کسی دشمن کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ آفتوں کو ایتی کہتے ہیں)

رام باس بن سمپتی بھراجا۔ سُکھی پرجا جنو پائی سُراجا
سچو براگو بیبکو نریسو۔ بپن سہاون پاون دیسو

شری رام جی کے رہنے سے بن باس کی سمپتی ایسی شوبھا پا رہی ہے۔ مانو اچھے راج کو پا کر پرجا سُکھی ہو گئی۔ وہ ایک راجہ ہے۔ اور ویراگ منتری ہے۔ اور سُندر سہاونا بن پوتر دیش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل رجدھانی۔ سانتی سُمتی سُچی سُندر رانی
سکل انگ سمپن سُراؤ۔ رام چرن آشرت چت چاؤ

یم (اہنسا ستیہ۔ استے (چوری نہ کرنا)۔ برہمچریہ اور اپری گرہ (کسی وستو پر میرے پن کا ابھیمان نہ کرنا)) اور نیم (شوچ یعنی پوترتا سنتوش تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور ایشور پر شردھا) اس راجہ کے مشہور یودھا ہیں۔ پربت راج دھانی ہے۔ شانتی اور سریشٹھ بُدھی اس راجہ کی سُندر اور پوتر رانیاں ہیں۔ وہ سریشٹھ راجہ راج کے سب انگوں سے پورن ہے۔ اور راجہ رام چندر جی کے چرنوں کے آشرت رہنے سے اُس کے من میں بڑا بھاری اُلساہ ہے۔

جیتی موہ مہی پالُو دل سہت بیبک بھوپ آلُو
کرت اکنٹک راجُو پُرسُکھ سمپدا سکالُو

موہ رُوپی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ وویک رُوپی راجہ بے کھٹکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگر میں سُکھ سمپتی اور سکال (اناج کی بہتات و خوشی کا ہونا) چھایا ہوا ہے۔

بن پردیس مُنی باس گھنیرے۔ جنو پر نگر گاؤں گن گھیرے
بپُل بچتر بہگ مرگ نانا۔ پرجا سماجو نہ جائی بکھانا

ان بن اروپی پرانت میں جو منی لوگوں کے آشرم ہیں۔ وہ مانو شہر نگر گاؤں اور کھیڑوں کا سموہ ہے۔ بہت سے نرالے پشو پچھی جو انیک پرکار کے وہاں وچرتے ہیں۔ وہ مانو پرجا لوگ ہیں جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

کھگ ہا کری ہری باگھ براہا۔ نکھی بھیشی برش ساجو سراہا
بیر وبھائی چرہیں ایک سنگا۔ جہاں تہاں منہوں سین چتر نگا

گینڈا۔ ہاتھی شیر، باگھ، سؤر، بھینسے اور بیلوں کو دیکھکر راجہ کے اس ساج کی سراہنا کرتے ہی بنتی ہے۔ جو آپسیں ویربھاو چھوڑکر ایک ساتھ ہی ادھر ادھر وچرتے ہیں۔ مانو چتر نگی سینا ہو۔

جھرنا جھرہیں مت گج گاجہیں۔ منہوں نشان بیدھی بد باجہیں
چک چکور چاتک شک پک گن۔ کوجت منجو مرال مدت من

پانی کے جھرنے جھر رہے ہیں مست ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو انیک پرکار کے نقارے بج رہے ہوں۔ چیکوا، چکور، پپیہے۔ طوطا اور کوئلوں کے جھنڈ کے جھنڈ اور سندر ہنس پرسن من ہوکر کوج رہے ہیں۔

الیگن گاوت ناچت مورا۔ جنو سراج منگل چہو اورا
بیلی بٹپ ترن پھل پھولا۔ سب سماجو مد منگل مولا

بھونروں کے جھنڈ گنجار کر رہے ہیں۔ مور ناچ رہے ہیں۔ مانو اس وبک روپی راجہ کے سندر راج میں چاروں طرف منگل ہی منگل ہے۔ بیل و برکش۔ گھاس سب پھل اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ سب سماج آنند اور منگل کا مول ہے۔

رام سیل سوبھا نرکھی بھرت ہردے اتی پیمو
تاپس تپ پھلو پائی جیمی سکھی سرانیا نیمو

شری رام جی کے پربت کی شوبھا دیکھ کر بھرت جی کے ہردے میں بہت ہی پریم امڈا۔ جیسے کوئی تپسوی تپ کے نیم کے پورا ہو جانے پر تپ کا پھل پاکر سکھی ہوتا ہے۔
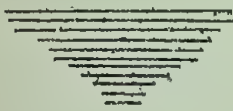
ماس پارائن بیسواں وشرام

نواہن پارائن۔ پانچواں وشرام

تب کیوٹ اونچے چڑھی دھائی۔ کہیو بھرت سن بھجا اٹھائی
ناتھ دیکھیئے بٹپ بسالا۔ پاکری جمبو رسال تمالا

تب نشادراج کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر بھرت جی سے کہنے لگا۔ ہے ناتھ یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت پاکر، جامن آم اور تمالن کے دکھائی دیتے ہیں۔

جنہہ ترو ور نہہ مدھی بٹو سوہا۔ منجو بسال دیکھی منو موہا
نیل سگھن پلو پھل لالا۔ ابرل چھاہ سکھد سب کالا

ماہنوں تمر ارونمئے راسی۔ برچی بدھی سنکیلی سشماسی
اے ترو سرت سمیپ گوسائیں۔ رگھوبر پرن کٹی جہاں چھائی

جن سندر برکشوں کے درمیان میں بڑ کا وشال اور سندر برکش شوبھا پا رہا ہے۔ جس کو دیکھ کر من موہت ہوتا ہے۔ اس بڑ کے برکش کے پتے نیلے رنگ کے اور گھنے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس کا گھنا سایہ سب موسموں میں سکھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ ایسا ہے۔ مانو برہما نے اندھکار اور لالی کی راشی اکٹھی کر کے بنائی ہی

رچ دی ہو۔ ہے سوامی! یہ بڑ بِرکش ناری کے نزدیک ہے۔

جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی کُٹیا چھائی ہوئی ہے۔

تُلسی تروبر بِبِدھ سُہائے۔ کہوں کہوں سیا کہوں لکھن لگائے

بٹ چھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا نج پانی سروج سُہائی

وہاں تُلسی جی کے بہت سے پیڑ شوبھا پا رہے ہیں جو کہیں کہیں سیتا جی اور لکشمن جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی بڑ برکش کے سایہ میں سیتا جی نے اپنے کر کملوں سے سُندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں بیٹھی مُنی گن سہت نت سیا رامُو سُجان
سُنہیں کتھا اتہاس سب آگم نگم پُران

جہاں چتر شری سیتا رام جی مُنی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر ہر روز شاستر وید اور پُران کی کتھا اتہاس سُنتے ہیں۔

سکھا بچن سُنی بٹپ نہاری۔ اُمگے بھرت بلوچن باری
کرت پرنام چلے دوؤ بھائی۔ کہت پریتی سارد سکچائی

نشادراج کے بچنوں کو سُن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی کے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ دونوں بھائی پرنام کر کے آگے چلے۔ اُنکی پریتی کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی بھی ہچکچاتی ہیں۔

ہرشہیں نرکھی رام پدا انکا۔ مانہوں پارسُو پائیو رنکا
رج سر دھری ہیاں نینہی لاوہیں۔ رگھوبر ملن سرس سُکھ پاوہیں

شری رام جی کے چرنوں کے نشانوں کو دیکھکر دونو بھائی ایسے پرسن ہوئے۔ مانو کسی کنگال کو پارس منی مل گئی ہو۔ وہاں کی مٹی کو اُٹھاکر وہ سر پر رکھ کر چھاتی اور آنکھوں پر لگاتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے وہ ایسا سُکھ پا رہے ہیں۔ مانو خود شری رام جی سے ملے ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ اتیوا۔ پریم مگن مرگ کھگ جڑ جیوا
سکھہی سنیہہ بِبس مگ بھولا۔ کہی سُپنتھ سُر برشہیں پھولا

بھرت جی کی ایسی اتیوا کتھنیہ (کہنے سے نہایت ہی باہر کی حالت) دشا کو دیکھکر پشو پکشی اور جڑ جیو بھی پریم میں مگن ہو گئے۔

نشادراج بھی پریم کے بہت ہی وش ہوکر راستہ بھول گئے۔ تب دیوتا لوگ سُندر راستہ بتلا کر پھول برسانے لگے۔

نرکھی سِدھ سادھک انوراگے۔ سہج سنیہُو سراہن لاگے
ہوت نہ بھوتل بھاؤ بھرت کو۔ اچر سچر چر اچر کرت کو

بھرت جی کی پریم دشا کو دیکھ کر سِدھ اور سادھک لوگ بھی پریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے سہج سبھاوک پریم کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پرتھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چیتن اور چیتن کو جڑ کون کرتا۔

دوہا
پریم امیئے مندر و برہُو بھرت پیودھی گمبھیر
متھی پرگٹیو سُر سادھو ہت کرپا سندھو رگھوبیر

پریم امرت ہے۔ مندراچل پربت شری رام جی کا ویوگ ہے بھرت جی گہرے سمندر ہیں۔ کرپا کے ساگر شری رگھوبیر جی نے دیوتاؤ اور سادھوؤں کی بھلائی کے لئے اس بھرت روپی گہرے سمندر کو اپنے ویوگ روپی متھانی سے منتھن کر کے اس پریم امرت کو پرگٹ کیا ہے۔

سکھا سمیت منوہر جوٹا۔ لکھیو نہ لکھن سگھن بن اوٹا
بھرت دیکھ پربھو آشرم پاون۔ سکل سُمنگل سدن سُہاون

نشادراج جی کے ساتھ بھرت اور شترُگھن کی سُندر جوڑی کو گھنے بن کی اوٹ کے کارن لکشمن جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پربھو شری رام جی کے پوتر اور سارے منگلوں کے بھنڈار سُندر آشرم کو دیکھا۔

کرت پربیس مٹے دُکھ داوا۔ جنو جوگیں پرمارتھو پاوا
دیکھے بھرت لکھن پربھو آگے۔ پوچھے بچن کہت انوراگے

آشرم میں پرویش کرتے ہی بھرت جی کی جلن اور دُکھ مٹ گیا۔ جیسے یوگی کو پرمارتھ تتو کی پراپتی ہو گئی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے ہیں۔ کہ لکشمن جی پربھو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ پربھو شری رام چندر جی اُنہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے ساتھ اُتر دے رہے ہیں۔

سیس جٹا کٹی مُنی پٹ باندھیں۔ تُون کسیں کر سر دھنو کاندھیں

بید جی پرمنی سادھو سما جو۔ بیا سہت راجت رگھو راجو

سر پر جٹا ہے کمر میں منیوں کے بستر مرگ چھالا باندھی ہوئی ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھے پر دھنش ہے۔ ویدی پر منی اور سادھوؤں کی منڈلی بیٹھی ہے۔ شری رگھوناتھ جی بھی سیتا جی سمیت وہاں ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

بلکل بسن جٹل تنو سیاما۔ جنو منی بیش کینہہ رتی کاما

کر کملنی دھنو سایکو پھیرت۔ جیئے کی جرنی ہرت ہنسی ہیرت

شری رام جی کے تن پر مرگ چھالا ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں۔ شریر سانولا ہے۔ وہ سیتا جی سمیت ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو رتی اور کام دیو منیوں کا بھیس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دھنش بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس مکھ سے جس کی اور بھی دیکھتے ہیں۔ اُس کے ہردے کی جلن مٹ کر اُسے پرم شانتی مل جاتی ہے۔

(دوہا)

لست منجو منی منڈلی مدھیہ سیا رگھو چندو

گیان سبھاں جنو تنو دھریں بھگتی سچدا نندو

اُتم منڈلی کے درمیان میں سیتا جی اور شری رگھوکل کے چندرما شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانوں گیان کی سبھا میں بھگتی اور برہم مورتی مان ہوئے شوبھا پا رہے ہوں۔

سانج سکھا سمیت مگن من۔ بسرے ہرش سوک سکھ دکھ گن

پاہی ناتھ کہی پاہی گوسائیں۔ بھوتل پرے لکٹ کی ناہیں

شتروگھن اور نشاد راج سمیت بھرت جی کا من پریم میں مگن ہوا۔ سب سکھ دکھ، خوشی غمی بھول گیا۔ ہے ناتھ! "رکشا کیجیئے۔ ہے ناتھ! رکشا کیجیئے"، ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ڈنڈ کے سمان پرتھوی پر گر پڑے۔

بچن سپریم لکھن پہچانے۔ کرت پرنامو بھرت جیاں جانے

بندھو سنیہہ سرس ایہی اورا۔ اُت ساہب سیوا بس جورا

ملی نہ جاتی نہیں گدرت بنئی۔ سُکبی لکھن من کی گتی بھنئی

رہے راکھی سیوا پر بھارو۔ چڑھی چنگ جنو کھینچ کھیلارو

پریم بھرے بچنوں سے لکشمن جی نے پہچان لیا اور من میں جان لیا کہ بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے بچھڑے ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم اُمڈ رہا ہے۔ اور دوسرے اور سوامی کی سیوا کی بہت ہی پربلتا (بہت ہی زور) ہے۔ نہ تو ملتے ہی بنتا ہے۔ اور نہ چھوڑتے ہی۔ کوئی شریشٹھ کوی ہی لکشمن جی کی اُس وقت کی بیس و پیش کی حالت کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ آخر اُنہوں نے سیوا کو ہی ترجیح دی۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ لیا ہو۔

کہت سپریم ناہی مہی ماتھا۔ بھرت پرنام کرت رگھوناتھا

اُٹھے رام سُنی پیم ادھیرا۔ کہوں پٹ کہوں نشنگ دھنو تیرا

لکشمن جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پر مستک ٹیک کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر شری رام جی پریم میں بے صبر ہو کر اُٹھے۔ اُن کا بستر کہیں گر گیا۔ کہیں ترکش دھنش اور بان گر گئے۔

برنس لئے اُٹھائی اُر لائے کرپا ندھان

بھرت رام کی ملنی لکھی بسرے سب ہی اپان

کرپا ساگر شری رام چندر جی نے زبردستی بھرت جی کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ بھرت اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب اپنی سدھ بدھ بھول گئے۔

ملنی پریتی کیمی جائی بکھانی۔ کبی کل اگم کرم من بانی

پرم پیم پورن دوؤ بھائی۔ من بدھی چت اہم اتی بسرائی

اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے ورنن کیا جا سکتا ہے! کوی منڈلی کے لئے تو وہ کرم من اور بانی سے اگوچر ہے۔ شری رام اور بھرت جی دونوں بھائی من بدھی چت اور اہنکار کو بھلا کر پریم سے پری پورن ہو رہے ہیں۔

کہہو سپیم پرگٹ کو کرئی۔ کیہی چھایا کبی متی انوسرئی

کبی ہی ارتھ آکھر بلو ساچا۔ انوہری تال گتی ہی نٹو ناچا

کہو اُتم پریم کو کون پرگٹ کرے! کوی کی بدھی کس کی چھایا کا انوسرن (پیروی) کرے۔ کوی کے پاس تو ارتھ اور اکشر کی سچی

شکتی ہے۔ نٹ تال کی گتی کے انوسار ہی ناچتا ہے۔

اگم سنیہ بھرت رگھوبر کو۔ جہاں جائی منو بدھی ہری ہر کو
سو میں کمتی کہوں کیہی بھانتی۔ باج سُراگ کہ گانڈر تانتی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم ورنن میں تجھ عقل والا بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑ کی تانت سے بھی کہیں سندر راگ بج سکتا ہے۔

ملنی بلوکی بھرت رگھوبر کی۔ سُرگن سبھے دھکدھکی دھر کی
سمجھائے سُرگرو جڑ جاگے۔ برشی پرسون پرسنن لاگے

بھرت جی اور شری رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر دیوتا بھئے بھیت (ڈر) گئے اور اُنکی چھاتی دھڑکنے لگی۔ دیو گرو برہسپتی جی نے ان کو سمجھایا تب کہیں جا کر اُنکے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور پھر تو پھول برسا کر پرسنسا کرنے لگے۔

ملی سپریم رپوسودنہی کیوٹ بھینٹیو رام
بھوری بھاین بھینٹے بھرت لچھمن کرت پرنام

پھر شری رام چندر جی بڑے پریم کے ساتھ شترگھن جی سے ملے اور اُس کے بعد نشادراج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمن جی کو پرنام کرتے دیکھ کر اُن سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینٹیو لکھن للکی لگھو بھائی۔ بہوری نشاد لینہہ اُر لائی
پنی منی گن دوہوں بھائینہہ بندے۔ ابھیمت آسش پائی آنندے

تب لکشمن جی بڑی اُمنگ کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی شترگھن جی سے ملے۔ پھر انہوں نے نشادراج کو ہردے سے لگا لیا۔ پھر بھرت اور شترگھن نے منیوں کو پرنام کیا۔ اور من چاہی آشیرواد پا کر پرسن ہوئے۔

سانج بھرت اُلگی انوراگا۔ دھری سر سیا پد پدم پراگا
پُنی پُنی کرت پرنام اُٹھائے۔ سر کر کمل پرسی بیٹھائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے سیتا جی کے چرن کملوں کی دھول سر پر دھارن کر کے بار بار پرنام کرنے لگے۔ سیتا جی نے اُن کے سروں پر پیار کا ہاتھ پھیرا۔ اور پھر دونو کو بٹھایا۔

سیاں آسیس دینی من ماہیں۔ مگن سنیہن دیہہ سُدھی ناہیں
سب بدھی سانوکول لکھی سیتا۔ بھے نسوچ اُر اپڈر بیتا

سیتا جی نے من ہی من میں آشیرواد دیا۔ کیوں کہ وہ دونو تو پریم میں ایسے مگن ہیں کہ اُنہیں اپنی دیہہ کی بھی سدھ بدھ نہیں۔ سیتا جی کو سب پرکار سے اپنے انوکول جان کر بھرت جی کا سوچ جاتا رہا۔ اور اُن کے من کا ڈر سب دور ہو گیا۔

کووکچھو کہئی نہ کوو کچھو پوچھا۔ پریم بھرا من نج گتی چھوچھا
تیہی اوسر کیوٹ دھیر دھری۔ جوری پانی بنوت پرنامو کری

اُس سمے نہ تو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من پریم سے پری پورن ہے۔ اور سنکلپ وکلپ سے رہت ہے اس سمے نشادراج نے دھیرج دھر کر اور ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور بنتی کر کے کہا۔

ناتھ ساتھ منی ناتھ کے ماتو سکل پر لوگ
سیوک سینپ سچو سب آئے بکل بیوگ

ہے ناتھ! منیشور وششٹ جی اور اُنکے ساتھ سب ماتائیں نگر کے لوگ سیوک سیناپتی اور منتری آپکے ویوگ سے ویاکل ہو کر آئے ہیں۔

سیل سندھو سُنی گرو آگونو۔ سیا سمیپ راکھے رپو دونو
چلے سبیگ رام تیہی کالا۔ دھیر دھرم دھر دین دیالا

گرو کا آنا سُن کر شترگھن جی کو سیتا جی کے پاس چھوڑ کر شیل کے سمندر۔ دھیرج وان دھرم دھرندھر اور دین دیال پربھو شری رام چندر جی بڑی تیزی کے ساتھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گرہی دیکھی سانج انوراگے۔ دنڈ پرنام کرن پربھو لاگے
منی بر دھائی لئے اُر لائی۔ پریم اُمگی بھینٹے دوؤ بھائی

گرو جی کو دیکھ کر لکشمن سمیت شری رام چندر جی پریم سے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے منی سریشٹھ وششٹ جی نے دوڑ کر انہیں

چھاتی سے لگالیا۔ اور پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں بھائیوں سے ملے۔

پریم پُلکی کیوٹ کہی نامُو۔ کینہہ دوُری تیں دنڈ پرنامُو
رام سکھا رشی برپس بھینٹا۔ جنو مہی لُٹھت سنیہہ سمیٹا

پریم سے پُلکت ہو کر کیوٹ نشاد راج نے اپنا نام لے کر دُور سے ہی وسشٹ جی کو دنڈوت پرنام کیا۔ رشی وسشٹ جی نے رام چندر جی کا متر جان کر اُنہیں زبردستی چھاتی سے لگا لیا۔ مانو زمین پر بکھرے ہوئے پریم کو سمیٹ لیا ہو۔

رگھوپتی بھگتی سُمنگل مُولا۔ نبھ سراہی سُر برسہیں پھولا
ایہی سم نپٹ نیچ کوؤ ناہیں۔ بڑ بسشٹ سم کو جگ ماہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سُندر منگلوں کی مُول ہے۔ اس پرکار کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو۔ کہ جگت میں اس کے سمان کوئی نیچ نہیں۔ اور منی وسشٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھنہو تیں ادھک ملے مُدت مُنی راؤ
سو سیتاپتی بھجن کو پرگٹ پرتاپ پربھاؤ

جس نشاد کو دیکھ کر وسشٹ جی لکشمن جی سے بھی زیادہ پرسن ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتاپتی شری رگھوناتھ جی کے بھجن کا پرگٹ پرتاپ اور پربھاؤ ہے۔

آرت لوگ رام سب جانا۔ کروناکر سجان بھگوانا
جو جیہی بھائے رہا ابھلاشی۔ تیہی تیہی کے تسی تسی رُکھ راکھی
سانج ملی پل ہیں سب کاہو۔ کینہہ دُوری دُکھ دارُن داہو
یہ بڑی بات رام کے ناہیں۔ جمی گھٹ کوٹی ایک روی چھاہیں

دیالو کے بھنڈار سروانترجامی بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دُکھی اور اپنے وِیوگ سے ویاکُل جانا تب تو جس کی جس بھاؤ سے پربھو کو ملنے کی ابھلاشا (خواہش) تھی۔ اُس اُس کا اُس اُس پرکار رُخ دیکھتے ہوئے لکشمن جی سہت پل بھر میں سب کسی کو مل کر اس کا دُکھ اور مہا جلن دُور کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ جیسے سورج کے لئے ایک ہوتے ہوئے بھی کروڑوں گھڑوں میں اپنی کروڑوں چھایاں (پرتی بمبوں) کو ایک ساتھ پرگٹ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

ملی کیوٹ ہی اُمگی انوراگا۔ پُرجن سکل سراہہیں بھاگا
دیکھیں رام دُکھت مہتاریں۔ جنو سُبیلی اولیں ہم ماریں

ایودھیا نواسی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے نشاد راج سے مل کر اُس کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتے ہیں۔ شری رام جی نے سب ماتاؤں کو دُکھی دیکھا۔ مانو سُندر بیلوں کی قطاروں کو کہر مار گیا ہو۔

پرتھم رام بھینٹی کیکئی۔ سرل سُبھائیں بھگتی مت بھیئی
پگ پری کینہہ پربودھ بہوری۔ کال کرم بدھی سر دھری کھوری

سب سے پہلے شری رام چندر جی کیکئی سے ملے۔ اور اپنے سرل سبھاو سے اور بھگتی بھاو سے اُس کی بُدھی کو تر کر دیا۔ پھر اس کے چرنوں میں گر کر کال کرم اور بدھاتا کو دوش ٹھہرا کر شری رام چندر جی نے اُسے دھیرج دیا۔

بھینٹی رگھوبر ماتو سب کری پربودھ پری توشو
انب ایس آدھین جگ کاہو نہ دیئے دوشو

پھر شری رگھوبر جی سب ماتاؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر سنتُشٹ کیا۔ کہ ہے ماتا! سارا وشو ایشور کے ادھین ہے۔ کسی کو بھی دوش نہیں دینا چاہیے۔

گُرتیا پد بندے دوؤ بھائی۔ سہت بپرتیا جے سنگ آئی
گنگ گوری سم سب سنمانی۔ دیہیں اسیس مُدت مردو بانی

پھر دونوں بھائیوں نے گرو وسشٹ جی کی پتنی اور برہمنوں کی استریاں جو ساتھ آئی تھیں اُنکے چرنوں کی بندنا کی۔ اور اُن سب کا گنگا اور گوری (پاربتی) جی کے سمان آدر ستکار کیا۔ وہ سب پرسن ہو کر کومل بانی سے آشیرواد دینے لگیں۔

گہی پد لگے سُمترا انکا۔ جنو بھینٹی سمپتی اتی رنکا

پُنی مِنی چرِنّنی دوُو بھراتا۔ پرے پریم بیاکُل سب گاتا

سُمترا جی کے چرن پکڑ کر دونو بھائی اُس کی گود میں جا بیٹھے مانو کِسی مہاکنگال کو پارس منی ہاتھ آ گئی ہو۔ پھر دونو بھائی کوشلیا جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ ویاکُل ہیں۔

اَتی انوراگ انب اُر لائے۔ نین سنیہہ سلِل انہوائے
تیہی اوسر کر ہرش بشادوُ۔ کیمی کہی کہے مُوک جیمی سوادوُ

بہت ہی پریم سے ماتا نے اُن کو چھاتی سے لگایا۔ اور اپنے نیتروں کے پریم جل سے دونوں بھائیوں کو نہلا دیا۔ اس سمے کے ہرش اور بشاد (خوشی اور غمی) کو کوئی کیسے کہے! جیسے گونگا سواد کو کیسے بتاوے؟

مِلی جننی ہی سانُج رگھوُراؤ۔ گرُسن کہیو کہ دھارِیے پاؤُ
پُرجن پائی مُنیس نیو گوُ۔ جل تھل مِلی اُتریئو لو گوُ

شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت کوشلیا جی سے مل کر گرو وشِشٹ جی سے کہا۔ کہ آپ آشرم پر پدھاریئے۔ منیشور وشِشٹ جی کی آگیا پا کر نگر واسی لوگوں نے جل اور بھی صاف سُتھری جگہ کا آرام دیکھ کر جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا۔

مہی سُر منتری ماتو گرُ گنے لوگ۔ لیے ساتھ
پاون آشرم گونو کیا بھرت لکھن رگھوُ ناتھ

برہمن۔ منتری، ماتائیں، گرو اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے بھرت جی، لکشمن جی اور رگھوناتھ جی پوِتر آشرم کو چلے۔

سیا آئی مُنی بر پگ لاگی۔ اُچِت اسیس لہی من مانگی
گرُو پتنِیہی مُنی تِیئنہہ سمیتا۔ مِلی پیمُو کہی جائی نہ جیتا

سیتا جی نے آ کر مُنی شریشٹھ وشِشٹ جی کے چرن چھوئے۔ اور من مانی اُچِت آسیش پائی۔ پھر منی جنوں کی استریوں سمیت گرو پتنی ارُندھتی جی سے ملیں۔ اس سمے کے پریم کا ورنن کیا نہیں جا سکتا۔

بندی بندی پگ سیا سب ہی کے۔ آسرباچن لہے پریہ جی کے
ساسو سکل جب سیاں نہاریں۔ مُودے نین سہمی سُکُماریں

سیتا جی نے سبھی کے چرنوں کی بندنا کر کے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ سب ساسوُوں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے سہم کر آنکھیں موند لیں۔

پریں بدھک بس منہوُں مرالی۔ کاہ کینہہ کرتار کچالی
تِنہہ سیا نِرکھی نِپٹ دُکھ پاوا۔ سو سبُو سہیئے جو دیو سہاوا

ساسوؤں کی ایسی ویاکُل دشا ہے۔ مانو راج ہنسنیاں شکاری کے وش میں پڑ گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ اے بدھاتا تونے یہ کُچال (کرتوت) کر ڈالی۔ ساسوؤں نے بھی سیتا جی کو دیکھ کر بڑا دُکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ بدھاتا کو منظور ہے وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنک سُتا تب اُر دھری دھیرا۔ نیل نلِن لوین بھری نیرا
مِلی سکل ساسُنہہ سیا جائی۔ تیہی اوسر کروُنا مہی چھائی

تب جانکی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل بھر کر سب ساسوؤں سے جا کر ملیں۔ اُس سمے پرتھوی پر کرونا (رحم۔ ترس۔ دیا) چھا گئی۔

لاگی لاگی پگ سبنی سیا بھینٹتی اتی انوُراگ
ہردے اسیس ہیں پریم بس رہیئے ہو بھری سُہاگ

سب کے چرنوں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے ساتھ مل رہی ہیں۔ اور سب ساسوئیں پریم وِش ہو کر سچے ہردے سے آشیرواد دے رہی ہیں۔ کہ تیرا سُہاگ اٹل ہے۔

بِکل سنیہہ سیا سب رانیں۔ بیٹھن سب ہی کہیو گرُ گیانیں
کہی جگ گتی مایک مُنی ناتھا۔ کہے کچھک پرمارتھ گاتھا

سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے مارے ویاکُل ہو گئیں۔ تب گیانی گرو وشِشٹ جی نے سب کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ منیشور نے جگت کی گتی کو مایک (الظاہر جگت بھیا ہے سچ نہیں۔ یہ ایک سپنا کی بھانت ہے۔ جو کیول اگیان کے کارن ہی بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستا کچھ نہیں۔ رسی میں سانپ کی بھانت یہ اَن ہوا ہی دُکھ سُکھ کا کارن بنتا ہے۔ اس لئے

بتھیا ہے۔ کہہ کر کچھ پرمارتھ کی باتیں کہیں۔

نرپ کر سُر پُر گو نُو سُنا وا۔ سُنی رگھوناتھ دُسہہ دُکھو پاوا
مرن ہیتُو نج نیہہ بچیاری۔ بھے اتی بکل دھیر دُھر دھاری

اس کے بعد منیشور وشسٹ جی نے راجہ دشرتھ کے پرلوک کو سدھارنے کا شوک سماچار سُنایا۔ جس کو سُن کر شری رگھوناتھ جی نے دُسہہ دُکھ پایا۔ اور یہ وچار کر کہ میرے پرتی جو اُن کا پریم تھا وہی اُنکی مرتیو کا کارن ہُوا۔ دھیر دُھر دھر شری رام چندر جی مہا وِیاکُل ہو گئے۔

کلس کٹھور سُنت کٹو بانی۔ بلپت لکھن سیا سب رانی
سوک بکل اتی سکل سماجُو۔ مانہوں راجُو اکاجیو آجُو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں وِلاپ کرنے لگیں۔ سارا سماج شوک سے مہا وِیاکُل ہو گیا۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مُنی بر بہوری رام سمجھائے۔ سہت سماج سُسرت نہائے
برتُو نرپ ہُو تیہی دن پربھو کینہا۔ مُنی ہُو کہیں جلُو کاہُوں نہ لینہا

پھر مُنی شریشٹھ نے رام جی کو سمجھایا۔ تب انہوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا۔ مُنی وشسٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

بھور بھئیں رگھونندن ہی جو مُنی آئیسو دینہہ
شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سبُو سادرُو کینہہ

دُوسرے دن سویرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مُنی وشسٹ جی نے جو جو آگیا دی۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن سب آگیاؤں کا پالن کیا۔

کری پِتُو کریا بید جسی برنی۔ بھے پُنیت پاتک تم ترنی
جاسُو نام پاوک اگھ تُولا۔ سُمرت سکل سُمنگل مُولا
سُدھ سو بھئیو سادھو سمت اس۔ تیرتھ آواہن سُرسری جس
سُدھ بھئیں دُئی باسر بیتے۔ بولے گُرسن رام پریتے

رید ودھی انوسار پتا جی کا کریا کرم کر کے پاپ رُوپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سورج رُوپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے۔ جن کا نام پاپ رُوپی روئی کے لئے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شبھ منگلوں کا مُول ہے۔ وہ سبھاؤ سے ہی نیتہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے۔ یہ لوک اُکتی ہے سادھوؤں کا ایسا مت ہے کہ اُن کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے۔ جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا (جیسے گنگا جی تو سبھاؤ سے ہی شُدھ ہے اُن میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے۔ اُلٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پا کر کرم پوتر ہو گئے) اس کے بعد ارتھات شُدھ ہوتے کے دو دن بعد شری رام چندر جی گرو جی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دُکھاری۔ کند مُول پھل امبُو اہاری
سانج بھرتُو رپُو سب ماتا۔ دیکھی موہی پل جیمی جُگ جاتا

ہے ناتھ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دُکھی ہیں۔ کند مُول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں۔ بھائی شترگھن اور بھرت کو منتریوں اور ماتاؤں کو دیکھ کر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یُگ کے سمان بیت رہا ہے۔

سب سمیت پُر دھاریئے پاؤُ۔ آپو اہاں امراوتی راؤُ
بہت کہیوں سب کیئوں ڈھٹھائی۔ اُچت ہوئی تس کریئے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر اجودھیا پوری کو لوٹ جایئے آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیولوک کو چلے گئے۔ اجودھیا سُونی ہے میں نے بہت کچھ کہنے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ آپ جیسا اُچت ہو ویسا کریں۔

دھرم سیتُو کرونا ئیتن کس نہ کہیو اس رام
لوگ دُکھت دن دُئی درس دیکھی لہہوں بشرام

وشسٹ جی نے کہا۔ ہے رام! تم دھرم کے سیتو (پُل) ہو۔ دیا کے بھنڈار ہو۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ ارتھات تمہارا ایسا کہنا بجا ہی ہے۔ لوگ سب دُکھی ہیں۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کر لیں۔

رام کہن سُنی سبھے سماجو۔ جنو جل ندھی مہن بکل جہاجو
سُنی کر گرا سُمنگل مُولا۔ بھیئو منہوں مارُت انوکولا

شری رام چندر جی کے بچن سُن کر سارا سماج ڈر گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سُندر منگل مے بانی سُن کر مانو اس جہاز کو انوکول دِشا (موافق سمت) کی ہوا مل گئی ہو۔

پاون پئین تیہوں کال نہاہیں۔ جو بلوکی اگھ اوگھ نساہیں
منگل مُورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھہیں ہرشی دنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سموہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر دنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سُکھ سکل سکل دُکھ ناہیں
جھرنا جھریں سُدھا سم باری۔ تری بدھ تاپ ہر تری بدھ بیاری

تب شری رام چندر جی کے کامدگری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں۔ جہاں سُکھ ہی سُکھ ہے۔ اور دُکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیاتمک (من کی ویاکلتا) ادھی دیوک (بارش دھوپ۔ بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ادھی بھوتک (پشو درندوں اور ظالم منشوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دُکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہر لیتی ہے۔

بٹپ بیلی ترن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلو بہو بھانتی
سُندر سِلا سُکھد ترُو چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے برکش بیلیں اور گھاس ہیں اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سُندر پربت ہیں۔ درختوں کا سایہ سُکھ دینے والا ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی ورنن نہیں کر سکتا۔

سرنی سرُوروہ جل بہگ کوجت گنجت بھرنگ

بیر بگت بہرت بپن مرگ بہنگ بہو رنگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں جل پرجل بھونرے کوُنج رہے ہیں۔ بھونرے گنجار رہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھل بن باسی۔ مدھو سُچی سُندر سواد سُدھا سی
بھری بھری برن پٹیں رچی رُری۔ کند مول پھل انکر جُوری
سبھی دیہیں کری بنئے پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دوہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سُند۔ پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سُندر ڈونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب کو نمرتا پوروک پرنام کر کے دیتے ہیں۔ اور اُن چیزوں کے سواد۔ بھید گن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ ایودھیا نواسی ان کو بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹاتے سمے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دوہائی ہم دام نہ لیں گے۔

کہہیں سنیہہ مگن مردو بانی۔ مانت سادھو پریم پہچانی
تمہہ سُکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسن رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں۔ کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سنمان کرتے ہیں (ارتھات ہم آپ کو یہ وستو میں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے) آپ تو بڑے پنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپکے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسُ تمہارا۔ جس مرو دھرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نشاد نیواجا۔ پری جن پرجیؤ چہیے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کو آپکا درشن درلبھ ہے۔ جیسے صحرا کی (ریتلی زمین) کے لئے گنگا جی کی دھارا درلبھ ہے۔ کرپالو بھگوان

شری رام جی نے نشادراج پر کیسی کرپا کی ہے۔ جیسا راجہ ہے ویسا ہی برتاؤ اُس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیئے۔

یہ جیاں جانی سنکوچ تجی کریئے چھوہ لکھی نیہو
ہم ہی کرتارتھ کرن لگی پھل ترن انکر لیہو

ہر دے میں ایسا وچار کر سب بس ویش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجئے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لئے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجیئے۔

تمہہ پریہ پاہنے بن جوگ دھائے سیوا جوگ نہ بھاگ ہمارے
دیب کاہ ہم تمہہ ہی گوسائیں۔ اینددھن پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے یوگیہ ہوں۔ ہے سوامی! ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوکائی لیہیں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی کٹل کچالی کمتی کجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے۔ کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں ہم لوگ موڑھ جیو ہیں۔ اور جیوؤں کے مار ڈالنے والے کٹل کچالی موڑھ بدھی اور نیچ جاتی ہیں

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنیہ دھرم بدھی کس کاؤ یہ رگھونندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرتے ہی گذرتے ہیں نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پرتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پد پدم نہارے۔ مٹے دسہہ دکھ دوش ہمارے
بچن سنت پرجن انوراگے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے تب سے ہمارے دسہہ دکھ اور پاپ سب مٹ گئے ہیں۔ اُن بھیلوں کے بچن

سن کر ایودھیا نواسی لوگ اُن کے پریم سے کھنچ گئے۔ اور اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سناوہیں
بولنی ملنی سیا رام چرن سنیہہ لکھی سکھ پاوہیں
نر ناری ندرہیں نیہہ نج سنی کول بھلنی کی گرا
تلسی کرپا رگھونس منی کی لوہ لے لوکا ترا

سب اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اُنہیں پریم بھرے بچن سنانے لگے۔ اُنکی بول چال میل ملاپ کا ڈھنگ اور سیتا رام جی کے چرنوں میں اُنکی پریتی ان سب کو دیکھ کر ایودھیا نواسی استری پُرش اپنے پریم کو دھکار دیتے ہیں۔ ارتھات یہ کہتے ہیں کہ اُنکے مقابلہ میں ہمارا پریم تچھ ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو! یہ شری رگھوونش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بہر ہیں بن چہو اور پرتی دن پرمدت لوگ سب
جل جیوں دادر مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر ناچتے کودتے ہیں۔

پرجن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیا ساسو پرتی بیش بناتی۔ سادر کرتی سرس سیوکائی

ایودھیا پُرواسی استری پُرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ اُن کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گذرتے جاتے ہیں جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اُتنے ہی روپ دھارن کر کے اُن سب کی برابر ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرم رام بنو کاہوں۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیا ساسو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سکھ سکھ آسش دینہی

شری رام جی کے سوا اس بھید کو کسی نے نہ جانا۔ سنسار کی سب

مایائیں (دیکھیں) سیتاجی کی مہامایائیں ہیں۔ سیتاجی نے ساری ساسوؤں کو سیوا سے اپنے وش میں کر لیا۔ انہوں نے سُکھ پاکر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیا سہت سرل دوؤ بھائی۔ کٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی جمہی جاچتی کیکئی۔ مہی نہ بیچو بدھی میچو نہ دیئی

سیتاجی سہت رام اور لکشمن دونو بھائیوں کو سرل سبھاو دیکھ کر کٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یاچنا کرتی (مانگتی ہے) ہے۔ لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور ودھاتا موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بید بدت کبی کہہیں۔ رام بمکھ ٹھلو نرک نہ لہہیں
یہہو سنسیو سب کے من ماہیں۔ رام گونو بدھی اودھ کہ ناہیں

لوک اور ویدیں پرسدھ ہے۔ اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں۔ کہ رام جی کے بمکھ مہاپاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شک ہے۔ کہ ہے بدھاتا! شری رام واپس ایودھیا کو اب جائیں گے۔ یا نہیں۔

کہسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن بھر تو بکل سیچی سوچ
نیچ کیچ ورچ مگن جس مین ہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے۔ وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کینہی ماتو مس کال کچالی۔ ایتی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی بدھی ہوئی رام ابھیشیکو۔ موہی اوکلت اپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کو نمت بناکر کال نے کچال (شری رام کو بن میں بھیجنے کا انیائے) کی ہے۔ جیسے دھان پک چکنے سے پہلے (حد سے زیادہ بارش۔ بالکل بے بارش ہونا۔ ٹڈی ہوں طوطوں ٹڈی دَل کا جیسے زولے اور راجہ کی فوج کا بھیے) کا ڈر ان گھیرتا ہے۔ شری [illegible] کس پرکار ہو۔ مجھے تو ایسا کوئی اپائے نظر نہیں

آتا۔

اوسی پھر ہیں گرو آیسو مانی۔ منی پنی کہب رام رجی جاتی
ماتو کیہو بہرہیں رگھو راؤ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گروجی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی ایودھیا کو لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وشسٹھ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیاجی کے کہنے پر بھی شری رگھوناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انوچر کر کو تاک یاتا۔ تیہی مہں کسمیو بام بدھاتا
جوں ہٹھ کرئیوں تو نپٹ ککرمو۔ ہر گری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بُرا کرم ہوگا۔ کیوں کہ سیوک کا دھرم تو شوجی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جگتی نہ من ٹھہرانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سر نائی۔ بیٹھت پٹھئے رشیکیس بولائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گذر گئی پراتہ کال نہاکر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کرکے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ انہیں رشی وشسٹھ جی نے بلا بھیجا۔

گرو پد کمل پرنامو کری بیٹھے آیسو پائی
بپر مہاجن سچو سب جُڑے سبھا سد آئی

گروجی کے چرن کملوں کو پرنام کرکے اُنکی آگیا پاکر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن۔ مہاجن منتری اُس سمے سب سبھاسد آکر اکٹھے ہو گئے۔

بولے منی بر سمے سمانا۔ سنہو سبھاسد بھرت سجانا
دھرم دھرین بھانو کُل بھانو۔ راجا رامو سوبس بھگوانو

منی شریشٹھ وشسٹھ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھاسدو! اور ہے چتر بھرت! سنو۔ سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی دھرم دھُر ندھر اور پرم سوتنتر (آزاد مطلق) بھگوان

ہیں۔

سیتہ سندھ پالک شری سیتو۔ رام جنمو جگت منگل ہیتو
گرہ پتو ماتو بچن انو سارکی۔ کھل دلو دلن دیو ہتکاری

وہ سچی پرتگیا والے اور وید مریادا کے رکھشک (محافظ ہیں) رام جی کا جنم ہی سنسار کے منگل کے لیئے ہوا ہے۔ گرو پتا ماتا کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ دشٹ راکشوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پریتی پرمارتھ سوارتھو۔ کوؤ نہ رام سم جان جتھارتھو
بدھی ہر ہر و سسی رنی دسی پالا۔ مایا جیو کرم کلی کالا
اہپ مہپ جہاں لگی پربھتائی۔ جوگ سدھی نگما گم گائی
کری بچار جیاں دیکھہو نیکیں۔ رام رجائی سیس سب ہی کیں

نیتی۔ پریم۔ پرمارتھ، سوارتھ کو شری رام جی کے سمان یتھارتھ کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما۔ وشنو، شو، چندرما، سورج۔ دگ پال مایا، جیو، کل کرم اور کال۔ شیش جی اور سبھی راجہ وغیرہ جہاں تک پربھتا (بڑاپن بسواحی پن) ہے۔ اور وید شاستروں میں کہی ہوئی یوگ سدھیاں جو ہیں۔ اچھی طرح سے اپنے من میں وچار کر دیکھو۔ تو اچھی طرح سے سمجھ جاؤ گے۔ کہ شری رام جی کی آگیا سب کے سر پر ہے۔

راکھیں رام رجائی رُکھ ہم سب کر ہت ہوئی
سمجھی سیانے کرہو اب سب ملی سمت سوئی

اس لیئے شری رام چندر جی کی مرضی اور اُن کا رُخ رکھنے میں ہی (ملحوظات اُنکی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے) ہم سب کی بھلائی ہے۔ اب آپ چتر لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہوں سکھد رام ابھیشیکو۔ منگل مود مول مگ ایکو
کیہی بدھی اودھ چلہیں رگھوراؤ۔ کہہو سمجھی سوئی کریئے اُپاؤ

شری رام جی کا راج تلک سب کے لیئے سکھد ایک ہے۔ کلیان اور آنند کا مول بس یہی ایک مارگ ہے۔ شری رام چندر جی کس پرکار اودھیا کو واپس لوٹیں؟ آپ سوچ سمجھ کر کوئی اُپائے بتلائیے۔ تاکہ ہم وہی اُپائے

کریں۔

سب سادر سُنی مُنی بر بانی۔ نیے پرمارتھ سوارتھ سانی
اُتر دیہ آو لوگ۔ بھئے بھولے۔ تب سر ناٗئی بھرت کر جورے

مُنی شریشٹھ کی سُندر بانی سب نے آدر سے سُنی۔ جو کہ نیتی، پرمارتھ اور سوارتھ سے ملی جلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا سب لوگ مگدھ ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر بنیتی کی۔

بھانو بنس بھئے بھوپ گھنیرے۔ ادھک ایک تیں ایک بڈیرے
جنم ہیتو سب کہن پتو ماتا۔ کرم سبھاسبھ دیئی بدھاتا

سورج ونش میں بہت سے راجہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک سے ایک بڑے تھے۔ سب کے جنم کے کارن ماتا پتا ہیں۔ اور شبھ اور اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل بدھاتا دیتے ہیں۔

دلی دُکھ سجی سکل کلیانا۔ اس اسیس راؤری جگو جانا
سو گوسائیں بدھی گتی جیہیں چھینکی۔ سکئی کو ٹاری ٹیک جو ٹیکی

یہ سارا جگت جانتا ہے۔ کہ آپکی آشیرواد ہی ایک ایسی وستو ہے۔ جو دُکھوں کا ناش کر کے کلیان کا ساج سجا دیتی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے برہما جی کے ودھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک ٹیک دی (ارتھات جو مصمم ارادہ کر لیا) پھر بھلا کون ہے جو اُسے ٹال سکے۔!!

بوجھیئے موہی اپاؤ اب سو سب مور ابھاگو
سُنی سنیہہ مئے بچن گرو ار اُمگا انو را گو

اب آپ جیسے شکتی سمپن منیشور مجھ جیسے ادھم سیوک سے اُپاؤ پوچھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا دُربھاگیہ ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے بچنوں کو سُن کر گرو وسشٹ جی کے من میں پریم اُمڈ آیا۔

تات بات پھری رام کرپا ہیں۔ رام بمکھ سدھی سپنے ہوں ناہیں
سکچیوں تات کہت ایک باتا۔ اردھ تجہیں بدھ سربس جاتا

وشسشٹ جی کہنے لگے کہ ہے تات! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔ پرنتو تجھے یہ سمرتھ صرف شری رام جی کی کرپا سے ملا ہے۔ رام جی سے بمکھ ہو کر تو سپنے میں بھی سپھلتا نہیں ہو سکتی۔ ہے تات! میں تمہیں ایک

بات کہنا چاہتا ہوں۔ پرسپی وپیش میں پڑا ہوا ہوں۔ بدھیمان لوگ جب سارا دھن کٹتا دیکھتے ہیں۔ تو آدھا بانٹ دیا کرتے ہیں۔

تمہہ کانن گونہو دوؤ بھائی۔ پھیریہیں لکھن سیا رگھورائی
سُنی سُبچن ہرشے دوؤ بھراتا۔ بھے پرمود پریپورن گاتا

اُن کے بدلے تم دونو بھائی بن کو جاؤ تو لکشمن سیتا اور شری رگھوناتھ جی کو ایودھیا لوٹا دیا جائے۔ یہ سندر بچن سن کر دونوں بھائی بھرت اور شتروگھن پرسن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ آنند سے بھرپور ہو گئے۔

من پرسن تن تیج براجا۔ جنو جیا راؤ رامو بھئے راجا
بہُت لابھ لوگنہہ لگھو ہانی۔ سم دُکھ سُکھ سب رووہیں رانی

اُن کا من پرسن ہو گیا۔ شریر میں تیج شوبھا پانے لگا۔ مانو راجہ دشرتھ زندہ ہو گئے ہوں اور شری رام چندر جی ایودھیا کے راجہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے بدلے بھرت اور شتروگھن جی کے بن میں رہنے میں زیادہ لابھ اور کم ہانی سمجھی۔ پرنتو ماتاؤں کو دُکھ سُکھ سمان ہی تھے۔ (کیونکہ اُنکے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پُتر بن میں رہیں گے۔ رام لکشمن نہ سہی۔ اِرتھات اُن کے دل کی جلن نہ مٹی) یہ جان کر وہ سب رونے لگیں۔

کہہیں بھرت مُنی کہا سو کینہے۔ پھل جگ جیونہہ ابھمت دینہے
کانن کرئیوں جنم بھری باسو۔ اِیہہ تیں ادھک نہ مور سپاسو

بھرت جی نے کہا۔ کہ ہے ناتھ! جو کچھ آپ نے کہا۔ وہ کیجئے۔ اِس سے سبھی جیوؤں کو جگت میں من چاہی وستو دینے کا پھل ہوگا۔ میں تو جنم بھر بن میں رہنے کو تیار ہوں میرے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی سُکھ نہیں ہے۔

انترجامی رامو سیا تمہہ سربگیہ سُجان
جوں پھر کہہو تو ناتھ رچ کیجیے بچنو پروان

شری رام اور سیتا جی انتریامی ہیں اور آپ سروگیہ اور چتر ہیں۔ ہے ناتھ! اگر آپ نے یہ بات سچ مچ کہی ہے۔ تو اسے

سچی کر دکھلایئے۔ (اِرتھات مجھے اور شتروگھن کو بن میں رہنے کی آگیا دیجیئے اور شری رام سیتا اور لکشمن کو ایودھیا کو لوٹایئے)

بھرت بچن سُنی دیکھی سنیہو۔ سبھا سہت مُنی بھئے بدیہو
بھرت مہا مہما جل راسی۔ مُنی متی ٹھاڈھی تیر ابلا سی

بھرت جی کے بچن سن کر اور اُنکے پریم کو دیکھ کر ساری سبھا سہت مُنی وسشٹ جی اپنی دیہہ کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھرت کی مہان مہما سمندر ہے۔ اور مُنی وششٹ جی کی بُدھی اُس کے کنارے پر نربل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گا چہہ پار جتنو ہیاں ہیرا۔ پاوتی ناو نہ بوہتو بیرا
اور کرہی کو بھرت بڑائی۔ سرسی سیپی کی سندھو سمائی

وہ بھرت جی کی مہا روپی سمندر کے پار جانا چاہتی ہے۔ ہردے میں پار جانے کے انیک اُپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پر اُسے نہ تو کوئی ناؤ ملی نہ جہاز اور نہ کوئی بیڑا ہی ملا۔ جب مُنی وششٹ جی کی بُدھی کا یہ حال اور بے بسی ہے تو اُنکی بڑائی کرنے میں کیلا اور کون کرنے میں سمرتھ ہے۔ کیا تالاب کی سیپ میں کہیں سمندر سما سکتا ہے!

بھرتو مُنی ہی من بھیتر بھائے۔ سہت سماج رام پہیں آئے
پربھو پرنامو کری دینہہ سُو آسنو۔ بیٹھے سب سُنی مُنی انوساسنو

مُنی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سماج سہت رام جی کے پاس آئے پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں پرنام کر کے بیٹھنے کے لئے سندر آسن دیا۔ مُنی وششٹ جی کی آگیا پا کر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بولے مُنی بر بچن بچاری۔ دیس کال اوسر انوہاری
سُنہو رام سربگیہ سُجانا۔ دھرم نیتی گن گیان ندھانا

مُنی شریشٹھ دیش کال اور موقع کے مطابق وچار کر کے بچن بولے۔ ہے سروگیہ! ہے انتریامی! ہے دھرم نیتی گُن اور گیان کے بھنڈار رام! سُنئے۔

سب کے اُر انتر بسہو جانہو بھاو کبھاو

پُرجن جتنی بھرت ہرت ہوئی سو کہئے اُپاؤ
آپ سب کے ہردے کے بھید لیتے ہیں۔ اور سب کے اچھے بُرے بھاو کو جانتے ہیں۔ جن میں ایودھیا نواسیوں، ماتاؤں اور بھرت کی بھلائی ہو وہی اُپائے بتلایئے۔

آرت کہہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوجھ جُیاری ہی آپن داؤ
سُنی مُنی بچن کہت رگھوراؤ۔ ناتھ تمہارے ہی ہاتھ اُپاؤ

دُکھی لوگ کبھی وِچار کر نہیں کہتے۔ جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا ہے۔ مُنی وشِشٹ جی کے بچن سُن کر شری رگھوناتھ جی کہنے لگے۔ کہ ہے ناتھ! سب اُپائے تو آپ ہی کے ہاتھ ہے۔

سب کر ہت رُکھ راؤر راکھیں۔ آئسُ کیئیں مُدِت پھر بھاشیں
پرتھم جو آئسُو مو کہوں ہوئی۔ ماتھیں مانی کروں سکھ سوئی

آپ کی مرضی اَنوسار آپ کی آگیا کو سچ کہہ کر پریم من سے پالن کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پہلے تو جو مجھے آگیا ہو۔ میں اُسی اُپدیش کو سر ماتھے پر دھر کر کروں۔

پُنی جیہی کہن جس کہب گوسائیں۔ سو سب بھانتی گھٹیہی سیوکائیں
کہہ مُنی رام ستیہ تمہہ بھاشا۔ بھرت سنیہہ بچار نہ راکھا

پھر ہے گوسائیں! آپ ہمیں کو جیسا کہیں گے وہ سب طرح سے سیوا میں لگ جائے گا۔ مُنی وششٹ جی کہنے لگے۔ ہے رام! تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچار کو رہنے ہی نہیں دیا۔

تیہی نیں کہئیوں بہوری بہوری۔ بھرت بھگتی بس بھئی متی موری
موریں جان بھرت رُچی راکھی۔ جو کیجئے سو سُبھ سِو ساکھی

اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کی بھگتی کے وش میری بُدھی ہو گئی ہے۔ میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت جی کی رُچی رکھ کر (پسند مطابق) کریں گے۔ وہ شُبھ ہی ہوگا شو جی اس کے ساکشی ہیں۔

بھرت بنئے سادر سُنئے کریئے بچار و بہوری
کرب سادھو مت لوک مت نرپ نئے نِگم نچوری

پہلے بھرت کی بنتی آدر کے ساتھ سُنئے پھر اُس پر وچار کیجئے۔ تب سادھو مت، لوک مت، راج نیتی اور ویدوں کا نچوڑ نکال کر اُسی کے انوسار کیجئے۔

گرُ انوراگو بھرت پر دیکھی۔ رام ہردئیں آنند وِسیشی
بھرتہی دھرم دُھرندر جانی۔ نج سیوک تن مانس بانی

بھرت جی پر گُرو جی کا پریم دیکھ کر شری رامچندر جی کے ہردے میں بہت ہی آنند ہوا۔ بھرت جی کو دھرم دھرندھر جان کر اور تن من بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گُور آئس انوکولا۔ بچن منجو مردو منگل مولا
ناتھ سپتھ پِتو چرن دوہائی۔ بھیئو نہ بھوئن بھرت سم بھائی

شری رام چندر جی گُرو کی آگیا انوسار سُندر کومل اور منگل کے مول بچن بولے۔ ہے ناتھ! آپ کی سوگند اور پتا جی کے چرنوں کی دُہائی ہے۔ کہ وشو بھر میں بھرت کے سمان کوئی نیک بھائی ہوا ہی نہیں۔

جے گُر پد انبج انوراگی۔ تے لوکہوں بیدیں بڑ بھاگی
رائر جا پر اس انوراگو۔ کو کہی سکئی بھرت کر بھاگو

جو لوگ گُرو جی کے چرن کملوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ وہ لوک درشٹی سے (دُنیاوی نکتہ نگاہ سے) اور ویدوں کی درشٹی سے (پرماتما کی درشٹی سے) بھی بڑ بھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں۔ جس پر آپ کا ایسا پریم ہے۔ اُس بھرت کے سوبھاگیہ کی کون سرہنا کر سکتا ہے؟!

لکھی لگھو بندھو بُدھی سکچائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی
بھرتو کہہیں سوئی کئیں بھلائی۔ اس کہی رام رہے ارگائی

چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے منہ پر اس کی بڑائی کرنے میں میری بُدھی سنکوچ (پس و پیش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں۔ وہی کچھ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی چُپ ہو رہے۔

تب مُنی بولے بھرت سن سب سنکوچو تجی تات
کرپا سندھو پریہ بندھو سن کہہو ہردے کے بات

تب مُنی وششٹ جی بھرت جی سے بولے۔ ہے تات! سب

سنکوچ چھوڑ کر کرپا ساگر اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات کہو۔

سنی منی بچن رام رُکھ پائی۔ گرو ساہب انو کول اگھائی
لکھی اپنے ہر سبکو بھرو بھارو۔ کہی نہ سکہیں کچھ کرہیں بچارو

منی کے بچن سُن کر اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرو اور سوامی کو اپنے حق میں پاکر سدا بوجھ اپنے ہی سر پر جان کر بھرت جی کچھ نہ کر سکے۔ وہ وچار کرنے لگے۔

پلکی سریر سبھاں بھئے ٹھاڑھے۔ نیرج نین نیہہ جل باڑھے
کہب مور منی ناتھ نباہا۔ ایہی تیں ادھک کہوں میں کاہا

پلکت شریر ہو کر وہ سبھا میں کھڑے ہوئے کمل جیسے سُندر نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ بولے۔ ہے ناتھ! میرا کہنا تو منی ناتھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا کہوں

میں جانیوں نج ناتھ سبھاؤ۔ اپرادھی ہو پر کوہ نہ کاؤ
مو پر کرپا سنیہو بسیشی۔ کھیلت کھُنس نہ کبہوں دیکھی

میں اپنے سوامی کا سبھاؤ جانتا ہوں۔ وہ اپرادھی پر بھی کبھی غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو اُن کی اپار کرپا اور پریم ہے۔ کھیل میں بھی کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سسُو پن تیں پریہریوں نہ سنگو۔ کبہوں نہ کینہہ مور من بھنگو
میں پربھو کرپا ریتی جیں جوہی۔ ہارہوں کھیل جتاوہیں موہی

بال اوستھا سے ہی میں نے کبھی اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور انہوں نے بھی کبھی میرے من کو توڑا نہیں۔ میں نے پربھو کی ریتی کو اپنے من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے جتاتے رہے ہیں۔

مہوں سنیہہ سکوچ بس سنمکھ کہی نہ بین
درسن ترپتی نہ آجو لگی پیم پیاسے نین

میں نے بھی پریم اور لجا کے وش اُن کے سامنے آج تک منہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیتر اُن کے درشن کرتے کرتے کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

بدھی نہ سکیو سہی مور دلار۔ نیچ بیچو جننی مس پارا
یہو کہت موہی آجو نہ سوبھا۔ اپنیں سمجھی سادھو سچی کو بھا

بدھاتا میرے اس پریم کو سہہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماتا کو نمت بنا کر میرے اور سوامی کے بیچ بہت فرق ڈال دیا ہے۔ یہ کہنا بھی آج مجھکو شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

مانو مندی میں سادھو سچالی۔ ار اس آنت کوٹی کچالی
پرئی کہ کودو بالی سسالی۔ مکتا پر سوکہ سنبک کالی

میری ماتا نیچ ہے۔ اور میں اچھے چال چلن والا نیک پرش ہوں من میں ایسا وچار کرنا ہی کروڑوں نیچ کرموں کے برابر ہے۔ کیا نیچ کودو کی بالی اُتم دھان پھل سکتی ہے۔ کیا گھونگی موتی پیدا کر سکتی ہے۔

سپنیہوں دوسک لیسو نہ کاہو۔ مور ابھاگ اُدَدھی اوگا ہو
بنو سمجھیں نج اگھ پری پاکو۔ جارہوں جائیں جننی کہی کاکو

سپنے میں بھی کسی کو دوش کا لیش مانز بھی نہیں ہے۔ میرا دُربھاگیہ (بُرا نقدیر) ہی اتھاہ سمندر ہے۔ اپنے پاپوں کے انجام کو سمجھے بغیر ہی میں نے ماتا کو کڑوے بچن کہہ کر بیتھا ہی جلایا ہے۔

ہرداں ہیری ہار ہیوں سب اور۔ ایک ہی بھانتی بھلیہی بھل مورا
گر گوسائیں ساہب سیا رامو۔ لاگت موہی نیک پرینامو

ہردے میں میں سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہوں۔ مجھے کوئی اُپائے ہاتھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے نشچے ہی (یقیناً) میرا بھلا ہوگا۔ وہ یہ کہ گرو مہاراج پرم دیالو اور سرو سامرتھ ہیں۔ اور شری سیتا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا ہی بھلا ہوگا۔

سادھو سبھاں گر پربھو نکٹ کہہوں سُتھل ستی بھاؤ
پریم پرپنچو کہ جھوٹھ پھر جانہیں منی رگھو راؤ

سادھو کی سبھا میں گرو جی اور سوامی جی کے نزدیک اس پوتر

ستھان میں بنی سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا چھل ہے۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو منی وششٹ جی اور شری رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

بھوپتی مرن پریم پن راکھی۔ جننی کمتی جگت سب ساکھی
دیکھی نہ جاہیں بکل مہتاری۔ جرہیں دسہہ جر پر نرناری

پریم پرن کو نباہ کر پتا جی کا مرن ہوا۔ اس کو اور ماتا کی بڑی عقل کو سب جگت جانتا ہے۔ مائیں اتنی بہادکھی ہیں کہ دیکھی نہیں جاتیں۔ ایودھیا پوری کے استری پرش دسہہ تاپ کے مارے جل رہے ہیں

مہیں سکل انرتھ کر مولا۔ سو سنی سمجھی سہیوں سب سولا
سنی بن گون کینہہ رگھو ناتھا۔ کری منی بیش لکھن سیا ساتھا
بنو پانہن پیادہہ پا اُن۔ شنکر ساکھی رہیوں ایہی گھائیں
بہوری نہاری نشاد سنیہو۔ کلس کٹھن ار بھیو نہ بیہو

میں ان سارے انرتھوں کی جڑ ہوں۔ یہ سن کر اور سمجھ کر میں نے سب دکھ سہن کر لیا ہے۔ یہ سن کر کہ شری رام چندر جی منی کا سا بھیس دھارن کر کے سیتا کو اور لکشمن کو ساتھ لے کر ننگے پاؤں پیدل ہی بن کو چل دیئے شو جی ساکھشی ہیں۔ کہ ایسے گھاؤ سے بھی میں زندہ رہ گیا۔ پھر نشاد راج کا پریم دیکھ کر بھی وجر سے بھی سخت ہردہ پھٹ نہیں گیا۔

اب سب آنکھن دیکھیوں آئی۔ جیت جیو جڑ سبئی سہائی
جنہہ ہی نرکھی مگ ساپنی بیچھی۔ تجہوں لشم لشو تامس تیچھی

اب یہاں آ کر سب آنکھوں سے دیکھ لیا یہ جڑ جیو (یعنی میں) جیتا رہ کر سب کچھ سہن کرے گا۔ جن کو دیکھ کر راستے کی سانپنی اور بچھو بھی اپنی تیز زہر کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے پھنکارتی ہوئی بھی اپنے غصہ کو چھوڑ دیتی ہیں۔

تیہی رگھو نندن لکھن سیا انہت لاگے جاہی
تاسو تنیہ تجی دسہہ دکھ دیو سہاوتی کاہی

ایسے شری رگھوناتھ لکشمن اور سیتا جی کو بھی جس کیکئی نے اپنے دشمن سمجھا۔ اس کیکئی کے پتر مجھ کو چھوڑ کر برھاتا دسہہ دکھ اور کس کو دے!

سنی اتی بکل بھرت برباتی۔ آرتی پریتی بنے نئے سانی
سوک مگن سب سبھاں کھبھارو۔ منہوں کمل بن پریو تسارو

بھرت جی کی سندر بانی جو دیا کتنا دکھ پریم نمرتا نیتی سے بھری ہوئی تھی کو سن کر سب لوگ شوک کے سمندر میں ڈوب گئے۔ ساری سبھا میں ایسا کلیش چھا گیا۔ مانو کمل کے بن میں کہر پڑ گئی ہو۔

کہی انیک بدھی کتھا پرانی۔ بھرت پربودھ کینہہ منی گیانی
بولے اچت بچن رگھو نندو۔ دن کر کل کیرو بن چندو

تب گیانی منی وششٹ جی نے انیک پرکار کی پرانی کتھائیں کہہ کر بھرت جی کا سمادھان کیا۔ (تسلی تشفی کی) پھر سوریہ کل روپی کمد بن کے کھلانے والے چندرما شری رگھونندن اچت بچن بولے۔

تات جائیں جیاں کرہو گلانی۔ ایس ادھین جیو گتی جانی
تینی کال تبھوون مت موریں۔ پنیہ سلوک تات تر توریں

ہے تات اپنے من میں تم ویرتھا ہی سوچ کرتے ہو جیو پرتنتر ہے۔ اس کی ساری گتی کو ایشور کے ادھین سمجھو میرے مت میں تو بھوت بھوشیہ اور ورتمان تینوں کالوں (ماضی مستقبل اور حال) اور پرتھوی سورگ پاتال تینوں لوکوں کے سب پنیہ آتما سکرمی لوگ تم سے نیچے ہیں۔

اردانت تمہہ پر کٹ لائی۔ جائی لوک پر لوک نسائی
دوس دیہیں جننی ہی جڑ تیہی۔ جنہہ گر سادھو سبھا نہیں سیئی

من میں بھی تم پر کٹل پاپ کا دوش لگانے سے یہ لوک اور پرلوک دونوں نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ماتا کیکئی کو وہی مورکھ لوگ دوشی ٹھہراتے ہیں جنہوں نے گرو اور سادھوؤں کی سبھا کا کبھی ست سنگ نہیں کیا۔

مٹہیں پاپ پرپنچ سب اکھل امنگل بھار

لوک سبحسُو پرلوک سُکھو سُمرت نامُو تمہُار

ہے بھرت تمہارے نام کا سمرن کرتے ہی سب پاپ ،
اگیان اور سب امنگلوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ)
مِٹ جائے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی اور پرلوک میں
سُکھ کی پراپتی ہوگی۔

کہیُوں سبھاؤ سِتیہ سِو ساکھی ۔ بھرت بھُومی رہ راؤری راکھی
تات کُترک کرہُو جنی جاہیں ۔ بیر پریم نہیں دُرئی دُرائیں

ہے بھرت ! شیوجی ساکشی ہیں ۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں
کہ یہ پرتھوی تمہارے ہی ستیہ دھرم اور بھگتی بھاؤ کے آسرے ٹھہری
ہوئی ہے۔ ہے تات ! تم وِیرتھ کُترک نہ کرو۔ ویر اور پریم چھپانے
سے نہیں چھپا سکتے۔

مُنی گن نِکٹ بہگ مرگ جاہیں ۔ بادھک بدھک بلوکی پراہیں
ہِت انہت پسُو پچھِیو جانا ۔ مانُش تنو گُن گیان ندھانا

پشو اور پنچھی بھی بے دھڑک مُنیوں کے پاس چلے آتے ہیں۔
پر ہنسا کرنے والے شکاریوں کو دیکھتے ہی وہ بھاگ جاتے ہیں۔ پشو
پنچھی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منش شریر کا تو کہنا ہی کیا!
وہ تو گُن اور گیان کا بھنڈار ہی ہے۔

تات تمہہ ہی میں جانئیوں نیکیں کرُوں کاہ اسمنجس جی کیں
راکھیو رائے سِتیہ موہی تیاگی ۔ تنو پریہرہُو پریم پن لاگی

ہے تات ! تمہیں میں بھلی بھانت جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔
من میں بڑا اسمنجس (پس و پیش کی حالت جب کہ دو باتوں میں سے
ایک کا بے ٹوک نشچہ نہ ہو جائے اس دشا کو اسمنجس کہتے ہیں)
ہے۔ راجہ نے مجھے تیاگ کر ستیہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم
کے پرن کو نباہتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

تاسُو بچن میٹت من سوچو ۔ تیہی تیں ادھک تمہار سنکوچو
تاپر گُر موہی آیسُو دینہا ۔ اوسی جو کہہُو چہہُوں سوئی کینہا

ان کے بچنوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ ہوتا ہے۔ پر تو
اس سے بڑھ کر مجھے تمہارا سنکوچ ہے (تمہارے پریم کا ڈر۔ الفات
تمہارے پریم میں کوئی بادھا نہ آ جائے اس بات کا ڈر ہے)
اس پر بھی گروجی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم جو کچھ کہو
وہ میں اوشیہ ہی کرنا چاہتا ہوں۔

منو پرسن کری سکیچ تجی کہہُو کروں سوئی آجُو
ستیہ سندھ رگھوبر بچن سُنی بھا سُکھی سماجُو

تم من کو پرسن کر کے اور سنکوچ کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں
آج وہی کروں گا۔ ستیہ برت دھاری شری رگھوبیر جی کے
بچن سُن کر سارا سماج سُکھی ہو گیا۔

سُر گن سہت سبھے سُرراجُو ۔ سوچہیں چاہت ہون اکاجُو
بنت اپاؤ کرت کچھُو ناہیں ۔ رام سرن سب کے من ماہیں

دیوتاؤں سہت دیوراج اندر ڈر کر سوچنے لگے کہ بس اب
بنا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ اُپائے کرتے کچھ بنتا نہیں تب
تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

بہوری بچاری پرسپر کہہیں ۔ رگھوپتی بھگت بھگتی بس اہہیں
سُدھی کری انبرکش دُرباسا ۔ بھے سُر سُرپتی نپٹ نراسا

پھر سب دیوتا گن وچار کر کے آپس میں کہنے لگے۔ کہ شری
رگھوناتھ جی تو بھگتوں کی بھگتی کے وش میں ہیں۔ امبریش اور دُرباسا
کی یاد آتے ہی دیوتا اور دیوراج اندر بالکل ہی نراش (ناامید)
ہو گئے۔

سہے سُرنہ بہُو کال بشادا ۔ نرہری کئے پرگٹ پرہلادا
لگی لگی کان کہہیں دھنی ماتھا ۔ اب سُر کاج بھرت کے ہاتھا

پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تک کلیش سہے۔ تب بھگت
شرومنی پرہلاد نے نرسنگھ بھگوان کو پرگٹ کیا تھا۔ سب دیوتا سر
دھن کر کانا پھوسی کرتے ہیں۔ کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے
ہاتھ ہے۔

آن اپاؤ نہ دیکھئے دیوا ۔ مانت رامُو سُسیوک سیوا
ہیاں سپریم سُمرہُو سب بھرت ہی ۔ نِج گُن سیل رام بس کرت ہی

ہے دیوگن! اور اُپائے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ شری رام جی اپنے اُتم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من سے تجے پریم بھاؤ سے اپنے گُن شیل سے شری رام جی کو وش میں کرنے والے بھرت جی کا سمرن کرو۔

سُنی سُر مت سُر گرُ کہیو بھل تمہار بڑ بھاگو
سکل سُمنگل مُول جگ بھرت چرن انُوراگو

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی اُن کے ایسے مت کو سُن کر کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! تمہارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ جو تم نے ایسا اچھا وچار کیا۔ بھرت جی کے چرنوں کی پریتی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کا مُول ہے۔

سیتاپتی سیوک سیوکائی۔ کام دھینو سئے سرس سُہائی
بھرت بھگتی تمہریں من آئی۔ تجہو سوچ بدھی بات بنائی

سیتاپتی شری رام جی کے سیوک بھرت جی کی سیوا سینکڑوں کام دھینوؤں کے سمان اُتم ہے۔ تمہارے من میں بھرت جی کے پرتی جو اب بھگتی بھاو پرگٹ ہو گیا ہے سو اب تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بدھاتا نے سب بات بنا دی ہے۔

دیکھو دیوپتی بھرت پربھاؤ۔ سہج سُبھاین بیبس رگھوراؤ
من تھر کرہو دیو ڈرو ناہیں۔ بھرت ہی جانی رام پرچھاہیں

ہے دیوراج اندر! بھرت جی کا پربھاؤ تو دیکھو۔ کہ جن کے سبھاوک پریم کے وش میں شری رگھوناتھ جی ہیں۔ اپنے من کو ستھر کرو ڈرو نہیں۔ بھرت جی کو شری رام چندر جی کی پرچھائیں (سایہ) جانو (جیسے سایہ منش کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اُسکی مرضی کا اُلنگھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی کی اچھا انوسار ہی چلیں گے۔ جو شری رام جی کی مرضی ہو گی بھرت جی بھی وہ ہی کچھ کریں گے اور کہیں گے۔

سُنی سُر گُر سُر سمت سوچو۔ انترجامی پربھوہی سکو چو
نج سر بھار و بھرت جیاں جانا۔ کرت کوٹی بدھی اُر انُومانا

دیوتاؤں اور دیو گرو برہسپتی جی کی آپس میں بات چیت کو سُن کر انترجامی پربھو شری رام چندر جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ جب بھرت جی نے جان لیا کہ پربھو نے ساری ذمہ داری کا بھار مجھ پر ہی ڈال دیا ہے۔ اتھوا میری اچھا کو ہی پردھان مان لیا ہے تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچار مُو من دینہی ٹھیکا۔ رام رجا ئیس آپن نیکا
نج پن تجی راکھیؤ پُن مورا۔ چھوہ سنیہو کینہ نہیں تھورا

سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں یہی فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیا میں ہی میرا کلیان ہے۔ انہوں نے اپنا پرن چھوڑ کر میرا پرن رکھا ہے۔ یہ ان کی مجھ پر اپار کرپا اور اتھاہ پریم ہے۔

کینہہ انُوگرہ امِت اتی سب بِدھی سیتا ناتھ
کری پرنامُو بولے بھرتُو جوری جلیج جگ ہاتھ

سب پرکار سیتاپتی شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر اپار کرپا کی ہے۔ یہ سب کچھ وچار کر کے بھرت جی اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پرنام کر کے بولے۔

کہوں کہاوؤں کا اب سوامی۔ کرپا انبُدھی انترجامی
گُر پرسنّ سا ہیب انُوکُولا۔ مٹی ملن من کلپت سُولا

ہے کرپا کے سمندر! ہے انترجامی! ہے سوامی! اب میں کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو مجھ پر پرسن ہیں۔ اور آپ سوامی میرے انُوکول (حق میں) ہیں۔ یہ جان کر میرے من کی کلپت ملین پیڑ مٹ گئی ہے۔

اپڈر ڈرِیوں نہ سوچ سمولیں۔ روی ہی دوس دیو دسی بھولیں
سور اکھاگو مانُو کُٹلائی۔ بدھی گتی لکھم کال کٹھنائی

پاؤں روپی سب ہی موہی گھالا۔ پرنتپال پن آپن پالا
یہ نئی ریتی نہ راؤری ہوئی۔ لوکہوں بید بدت نہیں گوئی

میں جھوٹے ڈر سے ہی ڈر گیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کارن ہی

نہ تھا! ہے دیو۔ یدی کوئی دشا بھول جائے تو اس میں سورج کا کیا دوش ہے۔ میری بُری تقدیر ماتا کی کٹھلتا ودھاتا کی گتی اور کال کی کٹھنتا ان سب نے ہل کر پاؤں پھیلا کر مجھے نشٹ کرنا چاہا تھا سو ہے پرنتپال (شرن میں آئے ہوئے کی رکشا کرنے والے) سوامی آپ نے اپنا پرن نباہ کر مجھے بچا لیا۔ یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے۔ یہ لوک اور وید میں پرسدھ ہے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

جگ انبھل بھل ایکو گوسائیں۔ کہئے ہوئی بھل کاسو بھلائیں
دیو دیو ترو سرس سبھاؤ۔ سنمکھ بمکھ نہ کاہو کا ؤ

سارا جگت تیری گن آتمک ہونے کے کارن گنوں اور دوشوں سے بنا ہوا ہے۔ اس لئے پورن روپ سے کوئی بھی نردوش نہیں ایک آپ ہی گن انیت ہونے کے کارن بھلے ہیں پھر آپ جیسے سوامی کی شرن میں آ کر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو اور کس کے دوارا بھلائی کی جانے پر میری بھلائی ہو سکتی تھی! ہے دیو! آپ کا سبھاؤ کلپ برکش کے سمان ہے۔ وہ نہ کسی کا کبھی شترو ہے۔ اور نہ متر سب کے لئے سمان ہے۔

جائی نکٹ پہچانی ترو چھاہیں سمنی سب سوچ
ماگت ابھیمت پاوجگ راؤ رنک بھل پوچ

اس کلپ برکش کو پہچان کر جو اس کے پاس جائے۔ تو اس کا سایہ ساری چنتاؤں کو ناش کر دیتا ہے۔ راجہ، کنگال و بھلے بُرے سنسار میں سبھی اس سے مانگتے ہی من چاہی وستو پاتے ہیں۔

لکھی سب بدھی گر سوامی سنیہو۔ مٹیو چھوبھ نہیں من سندیہو
اب کرونا کر کیجئے سوئی۔ جن ہت پربھو چت چھوبھ نہ ہوئی

میں گرو اور سوامی کا سب پرکار اپنے پرتی پریم دیکھ کر نشچنت ہو گیا ہوں۔ من کی ساری ویاکلتا مٹ گئی ہے۔ ہے دیا کے بھنڈار! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے سیوک کے ہت سے آپ کے چت میں اشانتی نہ ہو۔

جو سیوک صاحب ہی سنکوچی۔ نج ہت چہئی تاسو متی پوچی
سیوک ہت صاحب سیوکائی۔ کرے سکل سکھ لوبھ بہائی

جو سیوک سوامی کو سنکوچ میں (بس و پیش میں) ڈال کر اپنی بھلائی کرنی چاہتا ہے۔ اُس کی بدھی نیچ ہے سیوک کا بھلا تو سوامی کی سیوا کرنے میں ہی ہے۔ وہ سیوا سارے سکھوں اور لوبھوں کو چھوڑ کر کرنی چاہئے۔

سوارتھ ناتھ پھرے سب ہی کا۔ کئیں رجائی کوٹی بدھی نیکا
یہ سوارتھ پرمارتھ سارو۔ سکل سکرت پھل سگتی سنگارو

ہے ناتھ! آپ کے ایودھیا واپس لوٹنے میں سبھی کا سوارتھ اور پرمارتھ کا نچوڑ ہے۔ اور سارے پُن کرموں کا پھل اور سندر گتیوں کا سنگار ہے۔ (ارتھات سب سے اُتّم گتی یہی ہے۔)

دیو ایک بنتی سنی موری۔ اچت ہوئی تس کرب بہوری
تلک سماج ساجی سب آنا۔ کریئے سپھل پربھو جوں من مانا

ہے دیو! میری ایک بنتی سنئے! پھر جیسا مناسب ہو ویسا ہی کر لینا۔ راج تلک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے۔ یدی آپ کا من مانے تو سپھل کیجئے۔

سانج پٹھئی موہی بن کیجئے سب ہی سناتھ
نتر پھیریئیں بندھو دو ناتھ چلوں میں ساتھ

چھوٹے بھائی شترو گھن سمیت آپ مجھے بن بھاس دیجئے اور آپ ایودھیا لوٹ کر سب کو سناتھ (یتیمی کو دور کرنا) کیجئے نہیں تو ہے ناتھ! لکشمن اور شترو گھن دونوں بھائیوں کو لوٹا دیجئے۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

نتر جاہیں بن تینیو بھائی۔ بہوریئے سیا سہت رگھورائی
جیہی بدھی پربھو پرسن من ہوئی۔ کرونا ساگر کیجئے سوئی

تاہم تینوں بھائی بن میں جائیں اور آپ ہے رگھوناتھ جی! سیتا جی سمیت ایودھیا لوٹ جائیے۔ ہے پربھو! جس پرکار بھی آپ کا من پرسن ہو ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجئے۔

دیو دینہہ سب مو ہی ابھارو۔ مورے نیتی نہ دھرم بچارو
کہہئوں بچن سب سوارتھ ہیتو۔ رہت نہ آرت کے چت چیتو

ہے دیو! آپ نے سب ذمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔
پر مجھ میں نہ تو نیتی ہے نہ دھرم اور نہ وچار ہی ہے۔ جو بھی بچن کہہ رہا ہوں وہ سب سوارتھ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ دُکھی منش کے من میں سوچ وچار کی شکتی نہیں رہتی ہے۔

آئسُ دیہی سُنی سوامی سیوکائی۔ سو سیوکو لکھی لاج لجائی
اس ہیں اوگن اُددھی اگادھو۔ سوامی سنیہہ سراہت سادھو

سوامی کی آگیا کو سُن کر جو جواب دیتا ہے۔ ایسے سیوک کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ چونکہ میں بھی آپ کو جواب دے رہا ہوں۔ اس لئے ایسا نیچ سیوک اوگنوں کا اتھاہ سمندر میں ہی ہوں۔ ہے سوامی! آپ کا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ پھر بھی مجھے سادھو پُرش کہہ کر میری سراہنا کرتے ہیں۔

اب کرپال موہی سو مت بھاوا۔ سکچ سوامی من جائیں نہ پاوا
پربھو پد سپتھ کہیوں ستی بھاؤ۔ جگ منگل ہت ایک اُپاؤ

ہے کرپالو! اب تو مجھے وہی بات من کو بھاتی ہے جس سے آپ کے من میں کچھ سنکوچ نہ ہو۔ پربھو! آپ کے چرنوں کی سوگند ہے میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جگت کے کلیان کے لئے ایک ہی اُپائے ہے۔

پربھو پرسن من سکچ تجی جو جیہی آئسُ دیب
سو سر دھری دھری کریہی سب میٹہی انٹ اوریب

پرسن من سے سنکوچ چھوڑ کر ہے پربھو! آپ جسے جو آگیا دیں گے۔ اُسے سب لوگ آدر پوروک سر ماتھے پر دھر کر کرینگے اور سب اُپدرو اور الجھنیں مٹ جائیں گی۔

بھرت بچن سُچی سُنی سُر ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
اسمنجس بس اودھ نواسی۔ پرمدت من تاپس بنباسی

بھرت جی کے سُندر بچن سُن کر دیوتا لوگ پرسن ہوئے۔ اور "ٹھیک کہا ٹھیک" ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے پھول برسانے لگے۔ ایودھیا نواسی سخت بے چین ہو گئے کہ دیکھیں اب شری رامچند

کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہنے والے تپسوی لوگ من میں یہ آشا رکھ کر کہ بھگوان بن میں ہی رہیں گے بہت ہی پرسن چت ہو گئے۔

چُپ ہی رہے رگھوناتھ سنکوچی۔ پربھو گتی دیکھی سبھا سب سوچی
جنک دُوت تیہی اوسر آئے۔ مُنی بسشٹھ سُنی بیگی بولائے

شری رگھوناتھ جی سنکوچ کے وش ہوئے چُپ ہو رہے ہیں۔ پربھو کی یہ دشا دیکھ کر ساری سبھا سوچ کے وش ہو گئی۔ اُسی سمے وہاں جنک جی کے دُوت آئے۔ اُن کا آنا سُن کر مُنی وششٹ جی نے انہیں فوراً بُلا لیا۔

کری پرنام تنہہ رام نہارے۔ بیشو دیکھی بھئے نپٹ دُکھارے
دوتنہہ مُنی بر بوجھی باتا۔ کہہو بدیہہ بھوپ کسلاتا

وہ دُوت شری رگھوناتھ جی کو پرنام کر کے اور اُن کو مرگ شالا اوڑھے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوئے۔ مُنی شریشٹھ وششٹ جی نے دُوتوں سے پوچھا کہ کہو! راجہ جنک کُشل تو ہیں؟

سُنی سکچائی ناہی مہی ماتھا۔ بولے چر بر جوریں ہاتھا
بوجھب رائر سادر سائیں۔ کُسل ہیتو سو بھیئو گوسائیں

مُنی کے پرشن کو سُن کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی پر مستک ٹیک کر ہاتھ جوڑ کر وہ شریشٹھ دُوت بولے۔ ہے سوامی! آپکا آدر کے ساتھ کُشل پوچھنا ہی ہے گوسائیں! کُشل کا کارن ہو گیا۔

ناہیں تے کوسل ناتھ کیں ساتھ کُسل گئی ناتھ
متھلا اودھ بسیش تیں جگ سب بھیئو اناتھ

نہیں تو ہے ناتھ! کوشل پتی شری دشرتھ جی کے ساتھ ہی کُشل چلی گئی۔ اُن کے دیولوک جانے سے سب جگت ہی اناتھ ہو گیا ہے۔ پرنتو متھلا اور اودھ تو خاص کر بے آسرے ہو گئے۔

کوسل پتی گتی سُنی جنکورا۔ بھے سب لوک سوک بس بورا
جیہیں دیکھے تیہی سمے بدیہو۔ نام ستیہ اس لاگ نہ کیہو

کوشل پتی دشرتھ جی کی مرتیو کا سماچار سُن کر جنک پُر واسی

سبھی لوگ شوک کے مارے پاگل ہو گئے۔ جنہوں نے اُس سمے بدیہہ راج جنک کو دیکھا ہے۔ وہ اس شک میں پڑ گئے۔ کہ ان کا بدیہہ نام سچا ہے۔ (ار تھات بدیہہ راج جنک جی کو دیہہ ابھیمان رہت ہونے کے کارن شوک ہونا نہیں چاہئے۔ تھا لیکن دشرتھ جی کے مرنے کی خبر سن کر اُن کو اتنا شوک ہوا۔ کہ لوگوں کو یہ شک گذرا کہ یہ بدیہہ کہاں ؟ ان کا جھوٹا ہی نام بدیہہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ بدیہہ ابھیمان رہت بدیہہ کو شوک کیسا۔ ؟)

رانی کُچالی سُنت نرپالہی۔ سُوجھ نہ کچھو جس مَنی بنُو بیالہی
بھرت راج رگھوبر بنباسُو۔ بھا متھلیسہی ہردیاں ہراسُو

رانی کیکئی کی اس بُری کرتوت کو سُن کر راجہ کو کچھ نہ سُوجھا۔ جیسے سانپ کو منی کے بنا کچھ نہیں سوجھتا ہے۔ پھر بھرت کو راج تلک اور شری رامچندر جی کو بن باس سُن کر تو متھلا نریش جنک جی کے من میں بہت ہی دُکھ ہُوا۔

نرپ بُوجھے بدھ سچو سماجُو۔ کہہُو بچاری اُچت کا آجُو
سمجھی اودھا سمنجس دوئُو۔ چلئے کہ رہئے نہ کہہ کچھو کوئُو

راجہ نے تب پنڈتوں اور منتریوں سے پُوچھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ؟ ایودھیا جانا چاہیئے یا نہ جانا چاہیئے۔" من میں اس بات کا نشچہ کوئی نہ کر سکا۔ اس لئے سب ہی لیس و پیش میں پڑ گئے۔ اور اُتر نہ دے سکنے کے کارن چُپ رہے۔

نرپہیں دھیر دھری ہردیاں بچاری۔ پٹھئے اودھ چتر چر چاری
بُوجھی بھرت ستی بھاؤ کُبھاؤ۔ آئیہُو بیگی نہ ہوئی لکھاؤ

جب کسی نے کوئی بھی صلاح نہ دی۔ تو راجہ نے من میں دھیر دھر کر اور سوچ سمجھ کر ایودھیا کو چار جاسُوس بھیجے۔ اُنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ جا کر دیکھ آؤ کہ بھرت جی کی شری رامچندر جی کے پرتی کیسی بھاونا ہے۔ وہ اُن کے سمبندھ میں اچھا بھاو رکھتے ہیں یا بُرا۔ ایسا پتہ کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایودھیا میں پہچان لیوے۔

گئے اودھ چر بھرت گتی بُوجھی دیکھی کرتُوتی
چلے چتر کوُٹ ہی بھر تو چار چلے ترہُوتی

جاسُوس ایودھیا کو چلے گئے۔ اور بھرت جی کا بھاو دیکھ کر اور اُن کی اُتم کرنی کو جان کر جیسے ہی بھرت جی چتر کوٹ کو چلے وہ متھلا کو چل دیئے۔

دوتنہہ آئی بھرت کئی کرنی۔ جنک سماج جتھامتی برنی
سُنی گُر پرجن سچو مہیپتی۔ بے سب سوچ سنیہہ بکل اتی

جاسُوسوں نے جنک پور آ کر جنک سبھا میں اپنی بُدھی انوسار بھرت جی کی اُتم کرنی کا ورنن کیا۔ جس کو سُن کر گُرو کُٹمبھی منتری اور راجہ سب سوچ اور پریم کے مارے ویاکل ہو گئے۔

دھری دھیر جو کری بھرت بڑائی۔ لئے سُبھٹ ساہنی بولائی
گھر پُر دیس راکھی رکھوارے۔ ہئے گئے رتھ بہو جان سنوارے

پھر جنک جی نے دھیر دھر کر بھرت جی کی بڑی پرشنسا کی اور شریشٹھ یودھا اور سینا پتیوں کو بُلایا۔ گھر نگر اور دیش میں رکھشکوں کو رکھ کر (گھر نگر اور دیش کی حفاظت کا پربندھ کر کے) گھوڑے ہاتھی رتھ وغیرہ بہت سی سواریاں تیار کیں۔

دُگھری سادھی چلے تت کالا۔ کئے بشرامُو نہ مگ مہی پالا
بھورہیں آجُو نہائی پریاگا۔ چلے جمُنا اُترن سبُو لاگا

وہ دُگھریا مہورت سادھ کر اُسی سمے چل دیئے۔ راستے میں راجہ جنک نے کسی جگہ بھی مقام نہیں کیا۔ آج ہی سویرے پریاگ راج میں نہا کر چلے ہیں۔ جب سب راج سماج جمنا جی کے پار اُترنے لگا۔

خبری لین ہم پٹھئے ناتھا۔ تنہہ کہی اس مہی نائیو ماتھا
ساتھ کرات چھ ساتک دینہے۔ مُنی برشٹ بدا کیتھے

تب ہے ناتھ! ہمیں خبر لینے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے ایسا کہہ کر پرتھوی پر مستک ٹیکا۔ مُنی شریشٹھ وسشٹ جی نے چھ سات بھیلوں کو ساتھ دے کر دوتوں کو فوراً وداع کر دیا۔

سُنت جنک آگوُ نُو سبُو ہرشیُو اودھ سماجُو
رگھونندن ہی سکوچُو بڑ سوچ بِبس سُرراجُو

ایودھیا کے لوگ جنک جی کے آنے کی خبر سُن کر پرسن ہو گئے

شری رام جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ اور دیوراج اندر تو بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔

گرئی گلانی کٹل کیکئی۔ کاہی کہے کیہی دو شنو دیہئی
اس من آنی مدت نرناری۔ بھیئو ہوی رہیب دن چاری

کیکئی تہم کے مارے مری جاتی ہے۔ کس کو کہے۔ اور کس کو دوش دے؟ ایودھیا کے استری پُرش من میں یہ سوچ کر پرسن ہو رہے ہیں۔ کہ اب جنک جی کے آنے پر ہمیں دو چار دن اور ٹھہرنے کا موقع مل جائے۔

ایہی پرکار گت باسر سو دُ پرات نہان لاگ سبُو کو دُ
کری مجنُو پوجہیں نرناری۔ گنپ گوری تریراری تماری

اس پرکار وہ دن بھی بیت گیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر سب اشنان کرنے لگے۔ اشنان کر کے سب استری پُرش گنیش، پاربتی، شوجی اور سوریہ بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔

رما رمن پد بندی بہوری۔ بنوہیں انجل انجل جوری
راجا رامُو جانکی رانی۔ آنند اودھی اودھ رجدھانی

سُبس بسو پھری سہت سماجا۔ بھرت ہی رامُو کرہو جُبراجا
یہی سکھ سدھا سینچی سب کاہو۔ دیو دیہو جگ جیون لاہو

پھر لکشمی کے سوامی شری وشنو بھگوان کے چرنوں کی بندنا کر کے دونو ہاتھ جوڑ کر اور آنچل پسار کر بنتی کرتے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی راجہ ہوں اور جانکی جی رانی ہوں۔ اور راجدھانی اودھ آنند کی حد ہو کر سماج سہت پھر سُکھ اور شانتی سے لیے۔ شری رام چندر جی بھرت جی کو یوراج بنائیں۔ اور اس سُکھ روپی امرت سے پرکی پوری کر کے ہے دیو! ہمیں سنسار میں جیون کا لابھ دیجئے۔

گُر سماج بھائنہ سہت رام راجُو پرُہ ہو دُ
اُچھت رام راجا اودھ مریئے مانگ سبُو کو دُ

گرو سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج ایودھیا پُری میں ہو اور رام جی کے راجہ ہوتے ہی ہم لوگ ایودھیا میں مریں

سب کوئی یہی مانگتے ہیں۔

سُنی سنیہہ مئے پُرجن بانی۔ نندہیں جوگ برتی مُنی گیانی
ایہی بدھی نیتہ کرم کری پُرجن۔ راماہی کرہیں پرنام پُلکی تن

ایودھیا پُری کے لوگوں کی پریم مئے بانی کو سُن کر گیانی مُنی بھی اپنے یوگ اور ویراگ کو اُن کے پریم کے مقابلے میں تُچھ سمجھتے ہیں۔ اس پرکار اودھ نواسی نیتہ کرم کر کے پُلکت شریر ہو کر شری رام جی کو پرنام کرتے ہیں۔

اونچ نیچ مدھیم نر ناری۔ لہہیں درس نج نج انوہاری
ساودھان سب ہی سنمانہیں۔ سکل سراہت کرپا ندھانہیں

اونچ نیچ درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پُرش اپنی اپنی بھاونا کے انوسار شری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ شری رام جی ساودھانی (پورے غور کے ساتھ) کے ساتھ سب کا آدر کرتے ہیں۔ اور سبھی استری پُرش کرپا کے بھنڈار شری رام چندر جی کی سراہنا کرتے ہیں۔

لرکائی ہی تیں رگھُو بربانی۔ پالت نیتی پریتی پہچانی
سیل سکوچ سندھو رگھُو راؤ۔ سُمکھ سُلوچن سرل سبھاو

کہ شری رام چندر جی کی لڑکپن سے ہی یہ عادت ہے۔ کہ وہ پریم کو پہچان کر نیتی کا پالن کرتے ہیں۔ شری رگھوناتھ تو شیل اور سنکوچ کے سمندر ہیں۔ سُندر مکھ والے، سُندر نیتروں والے اور سرل سبھاو ہیں۔

کہت رام گُن گن انورا گے۔ سب نج بھاگ سراہن لاگے
ہم سم پُنیہ پنج جگ تھورے۔ جنہہ ہی رامُو جانت کری مورے

وہ سب رام کے گُن گان کرتے ہوئے پریم میں مگن ہو گئے اور سب اپنے اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ ہمارے سمان پُنیہ کی راشی پُرش تھوڑے ہی ہوں گے۔ جن کو شری رام چندر جی اپنا کر کے جانتے ہیں۔

پریم مگن تیہی سمے سب سُنی آوت متھلیسو۔
سہت سبھا سمبھرم اٹھیو رب کُل کمل دنیسو۔

دونو راج سماج شوک کے مارے ویاکُل ہو گئے ہیں۔ اُن میں نہ گیان رہا نہ دھیرج ہی رہی اور نہ لجّا ہی رہی۔ راجہ دشرتھ جی کے رُوپ گُن اور شیل سبھاو کی سراہنا کر کے رو رہے ہیں اور دُکھ کے سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوگاہی سوک سمندر سوچہیں ناری نر بیاکُل مہا
دئے دوش سکل سروش بولہیں بام بادھی کینہو کہا
سُر سدّھ تاپس جوگی جن مُنی دیکھی سا بدیہہ کی
تُلسی نہ سمرتھ کوؤ جو تری سکے سرت سنیہہ کی

شوک کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پُرش مہا ویاکُل ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غصّے سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں، کہ وام بدھاتا (پرتیکُول بدھاتا) نے یہ کیا کیا؟ دیوتا سدّھ تپسوی یوگی لوگ اور مُنی جنوں میں بدیہہ (راجہ جنک) کی دشا دیکھ کر کوئی بھی سمرتھ نہیں جو پریم رُوپی ندی کو پار کر سکے۔ ارتھات وہ سب پریم رُوپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے۔

کئے امت اُپدیس جہاں تہاں لوگنہہ مُنی برتہہ
دھیرج دھریئے نرپس کہیو بشسٹ بدیہہ سن

جہاں تہاں شریشٹھ مُنیوں نے لوگوں کو بہت اُپدیش کئے وشسٹ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ من میں دھیرج دھارن کیجئے۔

جاسُو گیان رُوِی بھونسی ناسا۔ بچن کرن مُنی کمل بکاسا
تیہی کہ موہ ممتا نیا راَئی۔ یہ سیا رام سنیہہ بڑائی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار رُوپی راتری کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور جن کی بچن رُوپی کرنیں مُنی رُوپی کملوں کو کھلا دیتی ہیں۔ اُن کے نزدیک بھی کیا یہ موہ اور ممتا پھٹک سکتی ہے! یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی مہما ہے۔

بشئی سادھک سدّھ سیانے۔ تری بدھ جیو جگ بید بکھانے
رام سنیہہ سرس من جاسُو۔ سادھو سبھاں بڑ آدر تاسُو

بھوگ ولاس کرنے والے مکت پُرش اور مکتی کی اِچھیا رکھنے والے جگیاسُو پُرش یہ جگت میں تین پرکار کے جیو ویدوں نے بتلائے ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چت شری رام جی کے پریم سرور میں لگا رہتا ہے۔ سادھوؤں کی سماج میں اُسی پُرش کا بڑا آدر ہوتا ہے۔

سوہ نہ رام پیم بنُو گیانُو۔ کرن دھار بنُو جیمی جل جانُو
مُنی بہودھی بدیہو سمجھائے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہائے

شری رام جی کے پریم بنا گیان شوبھا نہیں پاتا جیسے ملاح کے بنا ناؤ پار نہیں ہو سکتی ہے۔ مُنی وشِشٹ جی نے بدیہہ راج جنک جی کو بہت سمجھایا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر اشنان کیا۔

سکل سوک سنکُل نر ناری۔ سو باسرُو بتیئو بنُو باری
پسُو کھگ مرگنہہ نہ کینہہ اہارُو۔ پریہ پرجن کر کون بچارُو

سب استری پُرش شوک سے بھرپُور تھے وہ دن بنا جل پان کئے ہی بیت گیا۔ پشو، پنچھی اور ہرنوں تک نے بھی کچھ بھوجن نہ کیا بیچارے کٹمبیوں کے شوک کا تو پھر ٹھکانا ہی کیا۔

دوؤ سماج نمی راجُو رگھو راجُو نہانے پرات
بیٹھے سب بٹ بٹپ تر من ملین کرس گات

دونو سماج سمیت نمی راج جنک اور رگھو راج شری رام چندر جی نے پراتہ کال اشنان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے بیٹھ گئے سب کے شریر دُبلے اور من اُداس تھے۔

جے مہی سُر دسرتھ پُر باسی۔ جے متھلاپتی نگر نواسی
ہنس بنس گُر جنک پُرودھا۔ جنہہ جگ مگُو پرمارتھ سودھا
لگے کہن اُپدیس انیکا۔ سہت دھرم نئے برتی ببیکا
کوسک کہی کہی کتھا پُرانیں۔ سمجھائی سب سبھا سُبانی

ایودھیا پُری کے رہنے والے سریشٹھ برہمن اور جنک پُور کے رہنے والے شریشٹھ برہمن۔ سوریہ بنش کے گُرو وشِشٹ جی اور جنک جی کے پروہت شتانند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرمارتھ مارگ کی چھان بین کر ڈالی تھی وہ سب انیک پرکار کے دھرم نیتی ویراگ اور وویک کے لئے اُپدیش دینے لگے وشوامتر جی

نے سندر بانی سے پُرانی کتھائیں کہہ کر سب سبھا کو سمجھایا۔

تب رگھوناتھ کوسک ہی کہہو۔ ناتھ کالی چل بتُو سبُو رہیو
مُنی کہہ اچت کہت رگھُورائی۔ گیئو بیتی دِن پہر اڑھائی

تب رگھوناتھ جی نے وشوامتر جی سے کہا۔ ہے ناتھ! کل سب لوگ بنا جل پان کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہئے مُنی وشوامتر جی نے کہا۔ کہ ہے رگھُوناتھ جی! آپ نے ٹھیک ہی کہا۔ آج بھی اڑھائی پہر دن بیت گیا ہے۔

رشی رُکھ لکھی کہہ تیر ہُتی راجُو۔ ایہاں اُچت نہیں سن اناجُو
کہا بھوپ بھل سب ہی سوہانا۔ پائی رجا ئیسُو چلے نہانا

رشی وشوامتر جی کا رُخ دیکھ کر جنک جی نے کہا۔ کہ یہاں اَن کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سُندر بچن سبھی کے منوں کو اچھے لگے۔ سب لوگ آگیا پاکر نہانے لگے۔

تیہی اوسر پھل پھُول دل مُول انیک پرکار
لئی آئے بن چر بپل بھری بھری کانوری بھار

بن باسی کول بھیل ادھک انیک پرکار کے پھُول پھل پتے مُول آدی بہینگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اُسی سمے لے آئے

کامد بھئے گری رام پرسادا۔ اولوکت اپہرت بِشادا
سر سرتا بن بھُومی بھاگا۔ جنُو اُمگت آنند انُوراگا

شری رام چندر جی کی کرپا سے سب پربت سب کامناؤں کی پُورتی کرنے والے ہو گئے۔ وُہ صرف دیکھنے ماتر سے ہی دُکھوں کو بالکل ہر لیتے تھے۔ وہاں کے تالابوں۔ ندیوں۔ بن اور پرتھوی کے سبھی حصوں میں مانو آنند اور پریم اُمڈ رہا ہے۔

بیلی بٹپ سب سپھل سپھُولا۔ بولت کھگ مرگ الی انُوکولا
تیہی اوسر بن ادھک اُچھاہُو۔ ترِی بدھ سمیر سُکھد سب کاہُو

بیلیں اور درخت سب پھل پھُولوں سے لد گئے۔ پشو پکشی اور بھونرے انُوکُول بولنے لگے اس سمے بن میں بہت آنند چھا...

تھا شیتل مند اور سوگندھ تین پرکار کی سب کے لئے سُکھد ایک ہوا چل رہی تھی۔

جائی نہ برنی منوہرتائی۔ جنُو مہی کرتی جنک پہونائی
تب سب لوگ نہائی نہائی۔ رام جنک مُنی آئیسُو پائی
دیکھی دیکھی ترُوبر انُوراگے۔ جہاں تہاں پرجن اُترن لاگے
دل پھل مُول کند بِدھی نانا۔ پاون سُندر سُدھا سماتا

بن کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو پرتھوی راجہ جنک کی مہمان نوازی کر رہی ہو۔ تب سب لوگ اشنان کر کے رام چندر جی، جنک جی اور مُنی وشِشٹ جی کی آگیا پاکر سُندر برکشوں کو دیکھ دیکھ کر پریم میں مگن ہوئے۔ اِدھر اُدھر ڈیرہ ڈالنے لگے۔ پتے و پھل پھُول و مُول و کند انیکوں پرکار کے امرت کے سمان بیٹھے۔

سادر سب کہں رام گُر پٹھئے بھری بھری بھار
پوجی پِتر سُر اتِتھی گُر لگے کرن پھلہار

شری رام چندر جی کے گُرُو وشِشٹ جی نے سب کو بوجھ بھر بھر کر بڑے آدر کے ساتھ بھیجے۔ وہ سب پتر و گرو دیو اور اتِتھی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے۔

ایہی بِدھی باسر بیتے چاری۔ رامُو نرکھی نر ناری سُکھاری
دُہُو سماج اسی رُچی من ماہیں۔ بِنُو سیا رام پھِرب بھل ناہیں

اس پرکار چار دن گُذر گئے۔ سب استری پُرش شری رام جی کو دیکھکر سُکھی ہیں۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں ایسی اچھیا ہے۔ کہ سیتا اور رام جی کے ایودھیا جی کو واپس لوٹ جانے کے بغیر ہمارا لوٹ جانا اچھا نہیں ہے۔

سیتا رام سنگ بن باسُو۔ کوٹی امر پُر سرس سُباسُو
پرہری لکھن رامُو بیدیہی۔ جیہی گھرُو بھاو بام بِدھی تیہی

سیتا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں نواس کرنا دیولوک کے سُکھوں سے کروڑوں گُنا سُکھدایک ہے۔ لکشمن جی۔ رام چندر جی اور سیتا جی کو چھوڑ کر جس کو گھر اچھا لگے مانو بدھاتا اُس کے

الٹ ہے۔

ورن بیتھو ہوئی جب سب ہی۔ رام سمیپ بسیئے بن نب ہی

مندا کنی مجسو تیہو کالا۔ رام درشو مد منگل مالا

اٹنو رام گری بن تاپس تھل۔ اسنو امیئے سم کند مول پھل

سکھ سمیت سمیت دُئی ساتا۔ پل سم ہوہیں نہ جنیہیں جاتا

جب بدھاتا سب کے حق میں ہو (جب قسمت اچھی ہو) تب ہی شری رام جی کے پاس بن میں نواس ہو سکتا ہے۔ تینوں وقت مندا کنی ندی میں اشنان کرنا اور آنند اور منگل کا سموہ شری رام جی کا درشن کرنا۔ شری رام جی کے کامد ناتھ پربت اور بن اور تپسیوں کی آشرموں میں گھومنا اور کند مول پھل پھول جو کہ امرت کے سمان میٹھے ہیں کا بھوجن کرنے سے چودہ برس سکھ کے ساتھ پل کے سمان گذرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے۔

ایسی سکھ جوگ نہ لوگ سب کہہیں کہاں اس بھاگو
سہج سبھائیں سماج دُہو رام چرن انو راگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم اس سکھ کے یوگیہ نہیں۔ ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے کا اوسر پراپت ہو۔ دونو طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے چرنوں میں سبھاوک پریم ہے۔

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ بچن سپریم سُنت من ہرہیں
سیا ماتو تیہی سمے پٹھائیں۔ داسیں دیکھی سُواوسر آئیں

سب اس پرکار منورتھ کر رہے ہیں۔ اُن کے پریم بھرے بچن سنتے ہی من موہت ہو جاتا ہے۔ اسی سمے سیتا جی کی ماتا کی بھیجی ہوئی داسیاں رانیوں کا فرصت کا سمے دیکھ کر آئیں۔

ساوکاس سُنی سب سیا ساسو۔ آئیہو جنک راج رنیوا سُو
کوسلیاں سادر سنماتی۔ آسن دیئے سمے سم دیاتی

اُن داسیوں سے سُن کر کہ سیتا جی کی ساری ساسوئیں اس سمے فرصت میں ہیں جنک جی کا رنواس اُن سے ملنے آیا۔

کوشلیا جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں بیٹھنے کو سندر آسن دیئے۔

سیلو سنیہو سکل دُہو اورا۔ دروہیں دیکھی سُنی کلس کٹھورا
پلک سٹھل تن باری بلوچن۔ مہی نکھ لکھن لگیں سب سوچن

دونوں طرفوں کے رنواس کے شیل پریم کو دیکھ کر اور سُن کر کٹھور بجر بھی پگھل جاتے ہیں۔ شریر پُلکت اور شتھل ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے ناخنوں سے زمین کریدتی ہوئی سوچنے لگیں۔

سب سیا رام پریتی کی سی مورتی۔ جنو کرونا بہو بیش بسورتی
سیا ماتو کہہ بدھی بدھی بانکی۔ جو پئے پھینو پھوڑ پبی ٹانکی

سبھی مانو سیتا رام جی کے پریم کی مانو مورت ہی ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ خود کرونا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے بسور رہی ہو۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی کہ بدھاتا کی بدھی بڑی ٹیڑھی ہے۔ جو دودھ کے پھین جیسی دیا کو مل دستو کو بجر کی ٹانکی سے پھوڑ رہا ہے۔

سُنیئے سُدھا دیکھیہیں گرل سب کرتوتی کرال
جہاں تہاں کاک اُلوک بک مانس سکرت مرال

امرت تو کیول سُننے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی اُلٹی ہے! اور انوکھی ہے۔ کوّے اُلو بگلے تو ادھر اُدھر عام دکھائی دیتے ہیں پرنتو ہنس تو کہیں ایک مانسرور میں ہی ہے۔

سُنی سسوچ کہہ دیبی سمترا۔ بدھی گتی بڑی بپریت بچترا
جو سرجی پالئی ہرئی بہوری۔ بال کیلی سم بدھی متی بھوری

یہ سُن کر دیوی سمترا شوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا کی گتی بڑی الٹی ہے اور انوکھی ہے۔ جو پہلے تو سرشٹی کی پیدائش اور پرورش کرتا ہے۔ اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بدھی تو لڑکوں کے کھیل کے سمان بھولی بھالی ہے —

کوسلیا کہہ دوسُو نہ کاہُو۔ کرم بیبس دُکھ سکھ چھتی لاہُو

کٹھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو سُبھ اسُبھ سکل پھل داتا

کوشلیا جی نے کہا کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دُکھ سُکھ لابھ ہانی سب کرموں کے وش ہے۔ کرم کی گتی بڑی کٹھن ہے اسے تو بدھاتا ہی بچار کر جانتے ہیں۔ جو سارے شبھ اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل دینے والے ہیں۔

ایس رجائی سیس سب ہی کیں۔ اُتپتی تھتی لے بِشہو امی کے
دیبی موہ بس سوچئیے بادی۔ بدھی پرپنچ اس اچل انادی

ایشور کی آگیا سبھی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فناہ امرت اور وِش سب اُسی کے آدھین ہیں۔ ہے دیوی! اگیان وش شوک کرنا ویرتھ ہے۔ بدھاتا کی سرشٹھی ایسی ہی اچل اور انادی ہے۔

بھوپتی جیب مرب اُر آنی۔ سوچئیے سکھی لکھی نج ہت ہانی
سیاماتو کہہ ستیہ سُبانی۔ سُکرتی اودھی اودھ پتی رانی

مہاراج (دسرتھ) کے مرنے اور جینے کی بات کو من میں یاد کر کے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو ہے سکھی! ہم اپنے ہی ہت کی ہانی دیکھ کر (ارتھات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی۔ آپ نے ستیہ اور اُتم کہا۔ آپ پنیوں کی حد اودھ پتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُتم بات کیوں نہ کہو

لکھن رام سیا جاہوں بن بھل پرنام نہ پوچھو
گہہ بری ہیاں کہہ کوسلیا موہی بھرت کر سوچو

دُکھ بھرے ہردے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام لکشمن اور سیتا بن میں بھلے ہی جائیں۔ انت میں اس سے بھلائی ہی ہوگی بدھاتا کی کرنی کوئی بھی بُری نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی چنتا ہے۔

ایس پرساد اسیس تمہاری۔ ست سُت بدھو دیو سری باری
رام سپتھ میں کینہی نہ کاؤ۔ سو کری کہئیوں سکھی ستی بھاؤ

ایشور کی کرپا اور آپ کی آشیرواد سے میرے پُتر اور بہوئیں گنگا جی کے جل کے سمان نرمل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی سوگند نہیں کھائی۔ سو ہے سکھی! آج شری رام جی کی سوگند کھا کر بالکل سچے بھاؤ سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گُن بنئے بڑائی۔ بھاپ بھگتی بھروس بھلائی
کہت سارد ہو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں اُلیچے

کہ بھرت جی کے شیل گُن نمرتا بڑائی بھراتری بھاو بھگتی شردھا اور نیکی کا ورنن کرنے میں سرسوتی کی بدھی بھی ہچکچاتی ہے۔ کیا سیپ سے سمندر خالی کئے جا سکتے ہیں۔

جانیوں سدا بھرت کُل دیپا۔ بار بار موہی کہیو مہیپا
کسیں کنک منی پارکھی پاہیں۔ پُرش پرکھئیے سمیں سُبھائیں

میں بھرت کو سدا سے اپنے کُل کا دیپک مانتی ہوں۔ مہاراج نے بھی بار بار مجھے یہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کسوٹی پر کسے جانے پر ہوتی ہے اور رتن کے اصل اور نقل کی پہچان جوہری کے ملنے پر ہی ہوتی ہے۔

انوچت آجو کہب اس مورا۔ سوک سنہیں سیانپ تھورا
سُنی سُرسری سم پاونی بانی۔ بھئیں سنیہہ بکل سب رانی

کنتو آج میرا ایسا کہنا بھی انوچت ہے۔ شوک اور موہ میں وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ کوشلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے والی بانی سُن کر سب رانیاں پریم کے مارے ویاکُل ہو گئیں۔

کوسلیا کہہ دھیر دھری سنہو دیبی متھلیسی
کو بیبک ندھی بلبھہی تمہہی سکئی اُپدیسی

کوشلیا جی نے پھر دھیرج دھر کر کہا۔ ہے دیوی متھلیشوری! سنئے۔ آپ گیان کے بھنڈار شری جنک جی کی پتنی ہیں۔ بھلا آپ کو کون اُپدیش دے سکتا ہے؟

رانی رائے سن اوسر پائی۔ اپنی بھانتی کہب سمجھائی
رکھئیہیں لکھن بھرت گونہی بن۔ جوں یہ مت مانے مہیپ من

ہے رانی! موقع پاکر آپ راجہ کو اپنی طرف سے جہاں تک

ہو سکے سمجھا کر کہنا کہ لکشمن جی کو گھر رکھ لیا جائے۔ اور بھرت بن کو جائیں اگر یہ صلاح راجہ کے من میں ٹھیک بیٹھ جائے۔

تو بھی جتن کرب سبچار ہی۔ مورین سوچ بھرت کر بھاری

گوڑھ سنیہ بھرت من ماہیں۔ رہیں نیک موہی لاگت ناہیں

تو خوب وچار کر کیلی بھانت ایسا جتن کریں مجھے بھرت کی بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑھ پریم ہے۔ اُن کے گھر رہنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ایسا نہ ہو کہ پریم کے مارے وہ اپنے پرانوں کو ہی نہ تیاگ دیں)

لکھی سبھاؤ سُنی سرل سُبانی۔ سب بھئی مگن کرن رس رانی

نبھ پرسون جھری دھنیہ دھنیہ دھنی۔ سِتھل سنیہہ سدھ جوگی مُنی

کوشلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور اُنکی سرل اور سندر بانی کو سُن کر سبھی رانیاں کرونا رس میں مگن ہو گئیں۔ آکاش سے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگ گئی۔ اور دھنیہ دھنیہ کی دُھن ہونے لگی۔ سدھ، یوگی اور مُنی لوگ پریم کے مارے سِتھل ہو گئے۔

سبھو رنواسو بتھکی لکھی رہیئو۔ تب دھیر دھر سمترا کہیو

دیبی دنڈ جگ جامنی بیتی۔ رام ماتو سُنی اُٹھی سپریتی

سارا رنواس دیکھ کر سِتھل ہو گیا تب سمترا جی نے دھیرج دھر کر کہا کہ ہے دیوی! دو گھڑی رات بیت چکی ہے۔ یہ سُن کر شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی پریم پوروک اُٹھی۔

بیگی پاؤ دھاریئے تھلہی کہہ سنیہہ ستی بھائے

ہمرے توں اب ایس گتی کے متھلیس سہائے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاؤ سے بولی۔ اب جلدی ڈیرا استھان کو جائیے۔ ہمارے تو اب ایشور ہی گتی ہے (اور فقط ہمیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے) یا متھلا نریش جنک جی سہایک ہیں۔

لکھی سنیہہ سُنی بچن بنیتا۔ جنک پریا گہہ پائے پُنیتا

دیبی اُچت اسی بنیئے تمہاری۔ دسرتھ گھرنی رام مہتاری

کوشلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور اُن کے نمر بچن سُن کر جنک جی کی پیاری پتنی نے اُن کے پوتر چرن پکڑ لیئے۔ ہے دیوی! آپ دسرتھ جی کی پتنی اور شری رام جی کی ماتا ہیں۔ آپ کی ایسی نمرتا اُچت ہی ہے۔

پربھو اپنے نیچہو آدر ہیں۔ اگنی دھوم گری سر تنو دھر ہیں

سیوکو راؤ کرم من بانی۔ سدا سہائے مہیسو بھوانی

پربھو اپنے نیچ سیوکوں کا بھی آدر کرتے ہیں اگنی دھوئیں کو اور پربت گھاس پھوس کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔ ہمارے راجہ (جنک جی) تو من بچن کرم سے آپ کے سیوک ہیں۔ پرنتو سدا سہائتا کرنے والے تو ایک ماتر شری شو جی اور پاربتی جی ہیں۔

روورے انگ جوگو جگ کو ہے۔ دیپ سہائے کہ دن کر سوہے

جائی بن ہو کری سُر کاجو۔ اچل اودھ پر کریہیں راجو

آپکا سہایک (مددگار) ہونے یوگیہ سنسار بھر میں بھلا اور کون ہے؟ دیپک سورج کی سہائتا کرنے کا دعویٰ کر کے کہیں شوبھا پا سکتا ہے؟ شری رام چندر جی بن میں جا کر دیوتاؤں کا کارج کرینگے۔ اور اس کے بعد اودھ پُری میں جا کر اچل راج کریں گے۔

امر ناگ نر رام باہو بل۔ سُکھ بسیہیں اپنیں اپنیں تھل

یہ سب جاگ بلک کہی راکھا۔ دیبی نہ ہوئی مدھا مُنی بھاکھا

دیوتا، ناگ اور منش سب شری رام چندر جی کے بھج بل کے آشرت اپنے اپنے لوکوں میں سُکھ سے نواس کریں گے۔ یہ سب یگیہ ولک جی نے پہلے سے ہی کہہ رکھا ہے۔ ہے دیوی! مُنی کی بات متھیا نہیں ہو سکتی۔

اس کہی پگ پری پریم اتی سیا ہت بنئے سُنائی

سیا سمیت سیا ماتو تب چلی سُواسو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں پڑ کر سیتا جی کو اپنے ساتھ اپنے نواس میں لے جانے کے لئے بنتی کی۔ اور کوشلیا جی کی سندر آگیا پا کر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماتا اپنے نواس استھان کو چلی۔

پریہ ترچن ہی ملی بیدیہی۔ جو جیہی جو گو بھانتی تیہی تیہی
تا لیس ببیش جانکی دیکھی۔ بھا سبھو بکل پٹ دیبیشی

سیتاجی اپنے پیارے پریوار کو جیسی ہو گیہ لمتا اُس کو اُسی پرکار سے ملیں۔ سیتاجی کو تپسیوں کے بھیس میں دیکھ کر سبھی پریوار والے مہا دیاکل ہو گئے۔

جنک رام گرو آیسو پائی۔ چلے تھلہی سیا دیکھی آئی
لینہی لائی اُر جنک جانکی۔ پاہُنی پاون پریم پران کی

جنک جی رام جی کے گرو وششٹ جی کی آگیا پاکر اپنے ڈیرے کو چلے۔ اور وہاں جاکر انہوں نے سیتاجی کو دیکھا۔ جنک جی نے اپنے پوتر پریم اور پرانوں کی مہمان جانکی جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

اُر اُمگیو امبودھی انوراگو۔ بھیو بھوپ منو منہوں پیاگو
سیا سنیہہ سُبو باڑھت جوہا۔ تا پر رام پریم سیسُو سوہا

اس سمے راجہ کے ہردے میں پریم کا سمندر اُمڈ پڑا۔ راجہ کا من مانو پریاگ ہو گیا۔ اس سمندر کے اندر انہوں نے سیتاجی کے پریم روپی کلپ برکش کو بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اُس برکش پر شری رام جی کا پریم مانو بالک روپ سے شوبھا پا رہا ہے۔

چرجیوی مُنی گیان بکل جنو۔ بوڑت لہیو بال اولمبنو
موہ مگن متی نہیں بدیہہ کی۔ مہما سیا رگھوبر سنیہہ کی۔

جنک جی کا برہم گیان مانو چرنجیوی مارکنڈے مُنی ہیں۔ جو دیاکل ہو کر ڈوبتے جاتے ہوئے اُس رام پریم روپی بالک کا سہارا پکڑ کر بچ گئے۔ بدیہہ راج جنک جی کی بدھی موہ میں مگن نہیں ہے۔ یہ تو سیتاجی اور شری رگھوناتھ جی کے الوکک پریم کی مہما ہے۔

سیا پتو ماتو سنیہہ بس بکل نہ سکی سنبھاری
دھرنی سُتاں دھیر دھر سمو سُدھرم بچاری

اپنے ماتا پتا کے پریم کے کارن سیتاجی ایسی دیاکل ہو گئیں۔ کہ اپنے دیہہ کو سنبھال نہ سکیں۔ پرنتو پرتھی دھرتی کنیا سیتاجی نے سمان اور اُتم دھرم کا وچار کر کے دھیرج دھری۔

تا پس بیش جنک سیا دیکھی۔ بھیو پیمو پرتو شو بسیشی
پتری پوتر کیئے کل دوؤ۔ سجس دھول جگ کہہ سبھ کوؤ

سیتاجی کو تپسوی بھیس میں دیکھ کر جنک جی کو بڑا ہی پریم اور سنتوش ہوا۔ تب وہ کہنے لگے بیٹی! تو نے دونو کل پوتر کر دیئے تیرے اُتم یش سے سارا سنسار اُجّل ہو رہا ہے سب کوئی ایسا کہتے ہیں۔

جتنی سُرسری کیرتی سری توری۔ گو تو کینہہ بدھی انڈ کروری
گنگ اونی تھل تینی بڈیرے۔ ایہیں کیئے سادھو سماج گھنیرے

تیری کیرتی روپی ندی دیوندی گنگا جی کو جیت کر کروڑوں برہمانڈوں میں بہہ نکلی ہے۔ گنگا جی نے تو پرتھوی پر تین ہی تھانوں (ہردوار پریاگ راج اور گنگا ساگر) کو بڑائی دی ہے۔ پر اس تیری کیرتی روپی ندی نے بہت سے سنت سماج روپی تیرتھوں کو بڑا کیا ہے۔

پتو کہہ ستیہہ سنیہہ سُبانی۔ سیا سکچ جنو منہوں سمانی
پنی پتو ماتو لیہی اُر لائی۔ سکھ آسش ہت دینہی سُہائی

پتا نے تو پریم سے بھری ہوئی سچی بانی کہی پرنتو سیتاجی اپنی بڑائی سُن کر لجا گئیں۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہردے سے لگا لیا۔ اور اُنہیں سندر ہت بھری شکشا اور آشیرواد دیئے۔

کہتی نہ سیا سکچ من ماہیں۔ یہاں بسب رجنیں بھل ناہیں
لکھی رُخ رانی جنا یُو راؤ۔ ہردے سراہت سیل سبھاؤ

سیتاجی کچھ نہیں کہتی ہے۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہنے میں پس و پیش میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ رات میں یہاں رہنا اچت نہیں۔ سیتاجی کی ماتا نے اُن کا رُخ دیکھ کر راجہ کو جتلا دیا۔ تب دونو اپنے ہردے میں سیتاجی کے شیل اور سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

بار بار ملی بھینٹی سیا بدا کینہی سنمانی
کہی سمے سر بھرت گتی رانی سُبانی سیانی

راجہ رانی نے بار بار مل کر اور گلے لگا کر سیتا جی کو آدر کے ساتھ وداع کیا۔ پھر سُنیئنا رانی نے موقع پا کر راجہ کو بھرت جی کی دشا سُنائی۔

سُنی بھوپال بھرت بیوہارُو۔ سون سُگندھ سُدھا سسی سارُو
مُوندے سجل نین پُلکے تن۔ سجسُو سراہن لگے مُدِت من

سونے اور سوگندھ اور چندر سار کے سمان امرت میئے بھرت جی کے بیوہار کو سن کر راجہ جنک نے اپنے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو مُوند لیا۔ اُن کا شریر پُلکت ہو گیا وہ پرسن من ہو کر بھرت جی کے سندر یش کی سراہنا کرنے لگے۔

ساوِدھان سُنو سُمکھی سُلوچنی۔ بھرت کتھا بھو بندھ بموچنی
دھرم راج نیئے برہم بچارُو۔ ایہاں جتھا متی مور پرچارو

کہ ہے سُندر مکھی! ہے سندر نیتروں والی! ساودھان ہو کر سُنو! بھرت جی کی کتھا سنسار بندھن سے چھڑانے والی ہے۔ دھرم راج نیتی اور برہم وچار ان تینوں میں میری بدھی کی تھوڑی بہت پہنچ ہے (ادھات میں ان تینوں کو تھوڑا بہت جانتا ہوں)

سو متی موری بھرت مہما ہی۔ کہے کاہ چھلی چھُواتی نہ چھاہی
بِدھی گن پتی اہی پتی سِو سارد۔ کوی کو بِد بُدھ بُدھی بسارد
بھرت چرت کیرتی کرتُوتی۔ دھرم سیل گن بمل بِبھُوتی
سمجھت سُنت سکھد سب کاہُو۔ سچی سُرسری رُچی ندر سُدھا ہُو

سو ایسی میری بدھی بھرت جی کی مہما کا ورنن تو کیا کرے گی۔ کنتو وہ چھل کر کے بھی اُس کے سایہ تک کو بھی نہیں چھو سکتی۔ برہما گنیش شیش شو اور سرسوتی جی۔ کوی پنڈت گیانی اور بدھیمان سب کسی کو بھرت جی کے چرتر کیرتی کرنی دھرم شیل گن نرمل ایشوریہ سمجھنے سے اور سننے سے سکھ دینے والے ہیں۔ پوترتا میں گنگا جی کے سمان اور مٹھاس میں امرت کے سمان ہیں۔

نرودھی گن نر کیم پُرشو بھرت بھرت سم جانی
کہیئے سُمیر کہ سیر سم کبی کل متی سکچانی

بھرت جی کے گنوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایک لاثانی پُرش ہیں۔ اُن کے سمان اور کوئی نہیں ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ سمیرو پربت کو سیر کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں اُپما (تشبیہ) دینے میں کوی لوگوں کی بدھی بھی شرمندہ ہو گئی۔

اگم سب ہی برنت برنرنی۔ جمی جل ہین مین گمو دھرنی
بھرت امت مہما سُنو رانی۔ جانہیں رامو نہ سکہیں بکھانی

ہے اُتم ورن والی! بھرت جی کی مہما کا پار پانا سبھی کے لئے ایسے ہی اگم ہے۔ جیسے جل رہت دھرتی پر مچھلی کا چلنا۔ ہے رانی! سُنو بھرت جی کی امت (جس کا ناپ نہ کیا جا سکے) مہما کو صرف شری رام چندر ہی جانتے ہیں۔ اور اس مہما کا ورنن تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔

برنی سپریم بھرت انُوبھاؤ۔ تیا جیا کی رُچی لکھی کہہ راؤ
بہرہیں لکھنو بھرت بن جاہیں۔ سب کر بھل سب کے من ماہیں

اس پرکار پریم کے ساتھ بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کر کے اپنی رانی کے من کی رُچی جان کر راجہ جنک جی نے کہا۔ لکشمن جی گھر لوٹ جائیں اور بھرت جی بن میں جائیں۔ سب کا اس میں بھلا ہے۔ اور سب کے من میں بھی یہی ہے۔

دیوی پرنتو بھرت رگھوبر کی۔ پریتی پرتیتی جائی نہیں ترکی
بھرت اودھی سنیہہ ممتا کی۔ جدپی رامو سیم سمتا کی

ہے دیوی! بھرت جی اور رام چندر جی کا آپس میں پریم اور ایک دوسرے پر وشواش کا ورنن کرنا بدھی کی شکتی سے باہر ہے۔ بھرت جی تو پریم اور ممتا کی حد ہیں۔ اور شری رام چندر جی سمتا (سب کو سمان بھاؤ سے دیکھنا) کی حد ہیں۔

پرمارتھ سوارتھ سکھ سارے۔ بھرت نہ سپنیہوں متہوں نہارے
سادھن سِدھی رام پگ نیہو۔ موہی لکھی پرت بھرت مت ایہو

شری رام جی کے تئیں شردھا اور پریم کے بغیر بھرت جی نے پرمارتھ سوارتھ اور سکھوں کی طرف تو سپنے میں بھی بھول کر من سے

بھی نہیں تا کا ہے۔ اُن کے سادھن اور سدھی تو ایک ماتر رام جی کے چرنوں کا پریم ہی ہے۔ مجھے تو بھرت جی کا یہی مت جان پڑتا ہے۔

بھورہیوں بھرت نہ پیلیہیں منسہوں رام رجائی
کریئے نہ سوچ سنہیہ بس کہیو بھوپ بلکھائی

راجہ جنک نے پریم سے گدگد بانی سے کہا کہ بھرت جی تو بھول کر بھی رام جی کی آگیا کو من سے بھی نہیں ٹالیں گے۔ اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہیئے۔

رام بھرت گن گنت سپریتی۔ نسی دمپتی ہی پلک سم بیتی
راؤ سماج پرات جگ جاگے۔ نہائی نہائی سُر پوجن لاگے

اس پرکار رام جی اور بھرت جی کے گنوں کو پریم سے کہتے کہتے راجہ رانی کو رات پلک کے سمان بیت گئی۔ دونوں راج سماج سویرا ہولنے پر جاگے۔ اور اشنان کرکے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی گر پہیں رگھو رائی۔ بندی چرن بولے دُکھ پائی
ناتھ بھرت پرجن مہتاری۔ سوک بکل بن باس دُکھاری

شری رگھوناتھ جی اشنان کرکے گرو وشِشٹ جی کے پاس گئے۔ اُن کی چرن بندنا کرکے اُنکا رُخ پا کر بولے۔ ہے ناتھ! بھرت نگر نواسی اور ماتائیں شوک سے ویاکل اور بن میں رہنے سے دُکھی ہیں۔

سہت سماج راؤ مِتھلیشو۔ بہت دِوس بھئے سہت کلیشو
اُچت ہوئی سوئی کیجئے ناتھا۔ ہت سب ہی کر رورین ہاتھا

اپنی ساری سماج سہت متھلا نریش جنک جی کو بھی دُکھ اور کشٹ سہتے سہتے بہت دن بیت گئے۔ ہے ناتھ! جو مناسب ہو وہ کیجئے۔ سب کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کہی اتی سکچے رگھو راؤ۔ مُنی پلکے لکھی سیلو سبھاؤ
تمہہ بنو رام سکل سُکھ ساجا۔ نرک سرس دُہو راج سماجا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی سکچا (سکڑ گئے یعنی لجا گئے) گئے۔ وشِشٹ جی ان کے شیل سبھاو کو دیکھ کر آنند کے مارے پلکت ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام! دونوں طرف کی راج سماج کے لئے تمہارے بغیر سب سُکھ کا سامان نرک کے سمان دُکھدائک ہے۔

پران پران کے جیو کے جیو سُکھ کے سُکھ رام
تمہہ تجی تات سُہات گرہ جنہہیں تنہہی بدھی بام

ہے رام! سب کے پرانوں کے تم پران ہو سب کی آتماؤں کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سُکھوں کے تم سُکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ کر ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بدھاتا اس کے برخلاف ہے

سو سُکھ کرم دھرم جری جاؤ۔ جہاں نہ رام پد پنکج بھاؤ
جوگو کجوگو گیان اگیانو۔ جہاں نہیں رام پریم پردھانو

جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔ وہ سُکھ کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے۔ جس یوگ اور گیان میں شری رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کجوگ اور گیان اگیان ہی ہے۔

تمہہ بنو دُکھی سُکھی تمہہ تیہی۔ تمہہ جانہو جیا جو جیہی کیہی
رائر آئیسو سِر سب ہی کیں۔ بدت کرپال ہی گتی سب نیکیں

ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے بنا دُکھی ہے۔ یہ تمہارے ہی پاس رہنے سے سُکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ سب آپ جانتے ہی ہو۔ سب آپ کی آگیا کے آدھین ہیں۔ ہے کرپالو! آپ کو سب کی گتی اچھی طرح سے پرگٹ ہے۔

آپو آشرم ہی دھریے پاؤ۔ بھیو سنیہہ ستھل مُنی راؤ
کری پرنامو تب رامو سدھائے۔ رشی دھری دھیر جنک پہیں آئے

آپ آشرم کو پدھاریئے۔ ایسا کہہ کر منی راج وشِشٹ جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کرکے چلدیئے رشی دھیرج دھر کر جنک کے پاس آئے۔

رام بچن گرو نرپ ہی سنائے۔ سیل سنیہہ سبھائے سہائے
مہاراج اب کیجئے سوئی۔ سب کر دھرم سہت ہت ہوئی

گرو وششٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم سے بھرے ہوئے سندر بچن جنک جی کو سنائے۔ اور کہا ہے مہاراج! اب آپ وہی کیجئے جس میں سب کا دھرم سمیت بھلا ہو۔

گیان ندھان سجان شچی دھرم دھیر نرپال
تمہ بنو اسمنجس سمن کو سمرتھ ایہی کال

ہے راجن! تم گیان کے بھنڈار، چتر، پوتر اور دھرم اور دھیرج دھارن کرنیوالے ہیں ہمے آپ کے سوائے اس دبدھا دیس ویس کی سی حالت۔ جب کر نوبہ اور اکر تو بہ کا نشچے نہ ہو سکے ہے کو دور کرنے میں اور کوئی سمرتھ نہیں۔

سنی منی بچن جنک انوراگے۔ لکھی گتی گیان بیراگو بیراگے
شتھل سنیہہ گننت من ماہیں۔ آئے ایہاں کینہہ بھل ناہیں

منی وششٹ جی کے بچن سن کر جنک جی پریم میں مگن ہو گئے ان کی دشا کو دیکھ کر ان کے گیان اور ویراگ کو بھی ویراگ ہو گیا۔ وہ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ اور من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ یہاں ہمارا آنا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

راجہی رائے کہیو بن جانا۔ کینہہ آپو پریہ پریم پرمانا
ہم اب بن تیں بن ہی پٹھائی۔ پرمدت پھرب بیبیک بڑائی

راجہ دشرتھ جی نے بن جانے کے لئے آگیا دی۔ اور آپ کو ان کے پریم پر نچھاور کر دیا۔ ہم اب ان شری رام جی کو اس بن سے بھی آگے گھنے بن میں بھیج کر اور اپنے گیان وچار سے پرسن ہوتے ہوئے واپس لوٹیں۔ تو ہمارے ایسے گیان اور چتینے پر لعنت ہے۔

تاپس منی مہی سر سنی دیکھی۔ بھئے پریم بس بکل بسیشی
سمیو سمجھی دھری دھیر جو راجا۔ چلے بھرت پہیں سہت سماجا

تپسوی منی اور برہمن یہ سب کچھ سن کر اور دیکھ کر پریم کے وش ہو کر بہت ہی ویاکل ہو گئے۔ وقت وچار کر راجہ جنک نے دھیرج دھری اور وہ اپنی ساری سماج کے ساتھ بھرت جی کے پاس آئے۔

بھرت آئی آگے بھئی لینے۔ اوسر سرس سو آسن دینے
تات بھرت کہہ تیرہت رائے۔ تمہہ ہی بدت رگھو بیر سبھاؤ

بھرت جی نے آگے بڑھ کر ان کا سواگت کیا۔ اور موقع کے مطابق انہیں سندر آسن دیئے۔ تب جنک جی نے کہا۔ ہے تات! تم شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو جانتے ہو۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیلو سنیہو
سنکٹ سہت سکوچ بس کہئے جو آیسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن کرنیوالے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے ہیں۔ اس لئے سنکوچ وش سنکٹ سہہ رہے ہیں۔ اب تم جو آگیا دو وہی ان سے کہا جائے۔

سنی تن پلکی نین بھری باری۔ بولے بھرت دھیر دھری بھاری
پربھو پریہ پوجیہ پتا سم آپو۔ کل گرو سم ہت مائے نہ باپو

یہ سن کر بھرت جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ ان کے نیتروں میں آنسو امڈ آئے۔ وہ بڑی بھاری دھیر دھر کر بولے۔ ہے پربھو! آپ ہمارے پتا جی کے سمان ہیں۔ اور پوجنیہ ہو۔ اور کل گرو وششٹ جی کے سمان ہماری بھلائی کو چاہنے والا دوسرا کوئی نہیں۔ جیسے کہ ماتا پتا بھی نہیں۔

کوسک آدی منی سچو سماجو۔ گیان امبو ندھی آپنو آجو
سسو سیوکو آیسو انوگامی۔ جانی موہی سکھ دیئے سوامی

وشوامتر جی جیسے پرکھا شالی منیوں اور منتریوں کا یہ سماج ہے! اور آپ گیان کے بھنڈار بھی آج موجود ہیں۔ ہے سوامی! مجھے اپنا شاگرد سیوک اور پیرو جان کر سکشا دیجئے۔

ایہیں سماج تھل بوجھب رائر۔ مون ملن میں بولب بائرو
چھوٹے بدن کہوں بڑی باتا۔ چھمب تات لکھی بام بدھاتا

ایسے سماج اور تیرتھ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوجیہ

کیا آنسا ٹوں کا مجھ سے پوچھنا ٹھیک تھا نہیں دیتا۔ اگر میں جواب نہ دوں تو بُرا سمجھا جاؤں گا۔ اور اگر جواب دوں تو یہ پاگل پن ہے۔ تو بھی میں چھوٹے منہ بڑی بات کہتا ہوں۔ ہے تات! میرے دن گردش میں جان کر آپ مجھے کشما کریں۔

آگم نِگم پرسدھ پُرانا۔ سیوا دھرم کٹھن جگ جانا
سوامی دھرم سوارتھ ہیں ورودھو۔ بیر اندھ پریم ہی نہ پربودھو

وید شاستر اور پرانوں میں پرسدھ ہے اور عام دنیا جانتی ہے کہ سیوا دھرم کتنا کٹھن ہے۔ سوامی دھرم اور سوارتھ میں کیس میں ورودھ (دشمنی) ہے۔ ویر اندھا ہوتا ہے اور پریم میں گیان نہیں رہتا۔ اس لئے میں پریم وش کہوں یا سوارتھ وش مجھ سے دونوں صورتوں میں بھول ہو گی۔ کیونکہ اگیان ہی دونوں صورتوں میں پردھان ہے۔

راکھی رام رُخ دھرم برت پرادھین موہی جانی
سب کیں سمت سرب ہت کریئے پریم پہچانی

اس لئے آپ مجھے بے بس جان کر اور شری رام جی کے رُخ دھرم برت کا خیال رکھتے ہوئے جو سب کو منظور ہو اور جو سب میں (دراصل) جس سے سب کا کلیان ہو۔ آپ سب کا پریم پہچان کر وہی کیجئے۔

بھرت بچن سُنی دیکھی سُبھاؤ۔ سہت سماج سراہت راؤ
سُگم اگم مِردُو منجو کٹھورے۔ ارتھ امت اتی آکھر تھورے

بھرت جی کے بچن سن کر اور ان کا سُبھاؤ دیکھ کر سماج سمیت راجہ جنک ان کی سراہنا کرنے لگے۔ بھرت جی کے بچن سننے میں بہت آسان پرنتو ارتھ سمجھنے میں بہا کٹھن۔ دیکھنے میں سندر اور کومل لیکن واستو میں بڑے کٹھور ہیں۔ اگرچہ ان بچنوں میں اکھشر بالکل تھوڑے ہیں۔ پرنتو ان کے ارتھ کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں۔

جیوں مکھ مُکر مُکر نج پانی۔ گہی نہ جائی اس ادبھت بانی
بھوپ بھرت مُنی سہت سماجو۔ گے جہاں بِبُدھ کُمُد دوج راجو

جیسے چہرے کا عکس شیشے میں پڑتا ہے اور شیشہ ہاتھ میں رہتا ہے پرنتو پھر بھی وہ عکس پکڑا نہیں جاتا۔ ایسے ہی بھرت جی کی ادبھت بانی پکڑی نہیں جاتی۔ راجہ جنک، بھرت، وششٹھ جی اور ساری سماج سمیت وہاں گئے جہاں دیوتا روپی کمد کو کھلانے والے چندرما شری رام چندر جی تھے۔

سُنی سُدھی سوچ بِکل سب لوگا۔ منہوں میں گن نو میل جو گا
دیو پرتھم کُل گُرُ گتی دیکھی۔ نرکھی بدیہہ سنیہہ بسیشی

یہ سماچار پا کر سب لوگ سوچ میں ویاکل ہو گئے۔ جیسے نئے بارش کے جل سے (پہلی بارش کے جل سے) مچھلیاں ویاکل ہو جاتی ہیں۔ دیوتاؤں نے پہلے گرو وششٹھ جی کی پریم مئی دشا دیکھی پھر راجہ جنک جی کے بڑھے ہوئے پریم کو دیکھا۔

رام بھگتی مئے بھرت نہارے۔ سُر سوارتھی ہہری ہیاں ہارے
سب کوؤ رام پریم مئے پیکھا۔ بھئے الیکھ سوچ بس لیکھا

اور تب بھرت جی کو رام جی کی بھگتی سے پرپورن دیکھا۔ ان سب کو دیکھ کر خود غرض دیوتا من ہی من ہار مان گئے۔ انہوں نے سب کو ہی شری رام جی کے پریم میں ڈوبا ہوا دیکھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر دیوتا لوگ بے انت سوچ کے وش ہو گئے۔ اتنی سوچ کہ جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔

رام سنیہہ سکوچ بس کہہ سسوچ سُرراجُ
رچہو پرپنچہی پنچ ملی ناہیں تہ بھیو اکاجُ

دیوراج اندر سوچ کے وش ہو کر کہنے لگے کہ شری رام چندر جی تو بھگتوں کے پریم اور سنکوچ (ادب لحاظ) کے وش ہیں۔ اس لئے آپ سب لوگ مل کر کوئی مایا کا کھیل رچائیے نہیں تو کام تو بگڑا ہی جاہتا ہے۔

سُرن سمُجھی شاردا سراہی۔ دیبی دیو سرناگت پاہی
پھیری بھرت مَتی کری نِج مایا۔ پالُو بِبُدھ کُل کری چھل چھایا

دیوتاؤں نے سرسوتی جی کا سمرن کیا اور ان کی بڑی استتی کی۔ اور کہا ہے دیوی! ہم دیوتا آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ کرپا کر کے ہماری رکشا کیجئے۔ اپنی مایا سے پھر بھرت جی کی بدھی کو پھیر دیجئے اور

اس پر کار چھل کپٹ کرکے دیو کُل کی پالنا کیجئے۔

بِبُدھ بینے سُنی دیبی سیانی۔ بولی سُر سوارتھ جڑ جانی
مو سن کہہُ بھرت مَتی پھیرو۔ لوچن سہس نہ سوجھ سمیرو

دیوتاؤں کی پرارتھنا سُن کر اور اُن کو غرض کے اندھے جان کر چتُر سرسوتی جی بولیں یہ مجھ سے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کی بدھی میں پھیر دوں! افسوس تمہیں اپنی ہزار آنکھوں سے بھی سمیرو نظر نہیں آتا۔

بدھی ہری ہر مایا بڑی بھاری۔ سوؤ نہ بھرت مَتی سکئی نہاری
سو مَتی موہی کہت کرو بھوری۔ چندنی کر کہ چنڈ کر چوری

برہما وشنو اور مہادیو جی کی مایا بڑی بلوان ہے وہ بھی بھرت جی کی بدھی کی طرف آنکھ نہیں کر سکتی۔ آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں بھرت جی کی بدھی کو بھٹکی کر دوں۔ کیا چاندنی کبھی کرنوں والے سورج کو چرا سکتی ہے!

بھرت ہردے سیا رام نواسو۔ تہاں کہ تمر جہاں ترنی پرکاسو
اس کہی سارد گئی بدھی لوکا۔ بِبُدھ بیکل نسی مانہوں کوکا

بھرت جی کے ہردے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں سورج کا پرکاش ہے۔ وہاں کبھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے ایسا کہہ کر سرسوتی جی برہم لوک میں چلی گئی۔ دیوتا لوگ ایسے ویاکل ہو گئے۔ جیسے رات کو چکوا بیاکل ہوتا ہے۔

سُر سوارتھی ملین من کینہہ کمنتر کُٹھا ٹھو
رچی پرپنچ مایا پربل بھے بھرم آرتی اُچاٹو

ملین من والے خود غرض دیوتاؤں نے بُرا وچار کر کے بُرا ٹھاٹ رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جال رچ کر کے بھرم گھبراہٹ اور اُچاٹ یعنی اُداسی سب کے منوں میں بھر دی۔

کری کُچالی سوچت سُر راجو۔ بھرت ہاتھ سب کو کاجُ اکا جو
گئے جنک رگھوناتھ سمیپا۔ سنمانے سب رَبی کُل دیپا

ایسی کچال (بُری چال) کر کے دیوراج اندر پھر سوچنے لگے۔ کہ کام کا بگڑنا اور بننا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے ادھر راجہ جنک جی شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ سورج کُل کے دیپک شری رام چندر جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔

سمے سماج دھرم اَبِرودھا۔ بولے تب رگھو ونس پُرودھا
جنک بھرت سمباد سُنائی۔ بھرت کہاؤتی کہی سُہائی

تب رگھو کُل کے پروہت شری وششٹ جی وقت سماج اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت جی کی آپس کی بات چیت سُنائی اور بھرت جی کی کہی ہوئی سُندر بانی کہہ سُنائی۔

تات رام جس آیسُو دیہو۔ سو سبُو کرے مور مت ایہو
سُنی رگھوناتھ جوری جُگ پانی۔ بولے ستیہ سرل مرِدُ بانی

وششٹ جی پھر بولے۔ ہے تات رام! آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی سب کریں میری تو یہی صلاح ہے۔ یہ سُن کر شری رگھوناتھ جی دونو ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل اور کومل بانی بولے۔

ودیا وان آپنی متھلیسو۔ مور کہب سب بھانتی بھدیسو
رائُر رائے رجا بیسو ہوئی۔ رائُری سپتھ سہی سِر سوئی

آپ کے اور متھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں مجھے آگیا دینے کے لئے کہنا اُوچت ہی ہے۔ آپ کی اور مہاراج جنک جی کی جو آگیا ہو گی۔ میں آپ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ہم سب کے لئے بڑے آدر سے قابل قبول ہو گی۔

رام سپتھ سُنی مُنی جنکو سکُچے سبھا سمیت
سکل بلوکت بھرت مُکھو بنئی نہ اُترو دیت

رام جی کی سوگندھ سُن کر ساری سبھا سمیت مُنی وششٹ جی اور جنک جی پر سکتہ طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دیتے نہ بنا۔ سب لوگ جواب کے لئے بھرت جی کے مُنہ کی طرف دیکھنے لگے۔

سبھا سکُچ بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری دھیر جو بھاری
کُسمو دیکھی سنیہو سنبھارا۔ بڑھت بندھی جمی گھٹج نوارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھارن کر کے بے موقع دیکھ کر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تھام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے بندھیاچل اگست جی نے تھام لیا تھا۔

سوک کنک لوچن متی چھونی ۔ ہری بمل گن گن جاگ جونی
بھرت بلیک براہ بسالا ۔ انایاس ادھری تیہی کالا

شوک روپی ہرنیاکش نے سب نرمل گنوں والی جگت کے پیدا کرنے والی بدھی روپی پرتھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے دویک روپی (گیان روپی) وشال براہ اوتار نے شوک روپی ہرنیاکش کو نشٹ کر کے بنا کسی سخت محنت کے ہی اس کا ادھار کر دیا۔

کری پرنامو سب کہن کر جورے ۔ رامو راؤ گر سادھو نہورے
چھمب آجو اتی انوچت مورا ۔ کہیوں بدن مردو بچن کٹھورا

بھرت جی نے پرنام کر کے سب کے آگے ہاتھ جوڑے اور رام چندر جی، جنک جی، وششٹ جی اور سادھو لوگوں سے بنتی کی۔ اور بولے آج میں کومل مکھ سے کٹھور (کڑوے) بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کرم کے لئے مجھے شما کریں۔

ہیے سمری ساردا سہائی ۔ مانس تیں مکھ پنکج آئی
بمل بیبک دھرم نیے سالی ۔ بھرت بھارتی منجو مرالی

انہوں نے ہردے میں سندر سرسوتی جی کا سمرن کیا۔ وہ من روپی مانسرودر سے نکل کر مکھ کمل پر آگئی۔ نرمل وویک، دھرم نیتی سے بھرپور بھرت جی کی بانی سندر ہنسنی ہے۔ جو گنوں کو دوشوں سے الگ کر دینے والی ہے۔

نرکھی بلیک بلوچنہی سنتھل ستیہہ سماجو
کری پرنامو بولے بھرت سمری سیا رگھوراجو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیتروں سے سب راج سماج کو جب پریم کے مارے سٹھل دیکھا۔ تو سب کو پرنام کر کے شری رگھوناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی بولے۔

پربھو پتو ماتو سہرد گر سوامی ۔ پوجیہ پرم ہت انتر جامی
سرل سسا ہو سیل ندھانو ۔ پرنتپال سربگیہ سجانو

ہے پربھو! آپ پتا، ماتا، متر، گرو، سوامی، پوجیہ پرم ہتکاری اور انتر جامی ہیں۔ سرل سبھاؤ اتم سوامی، شیل کے بھنڈار، شرن پڑے کی رکھشا کرنے والے، سروگیہ، چتر۔

سمرتھ سرناگت ہتکاری ۔ گن گاہکو اوگن اگھ ہاری
سوامی گوسائیں ہی سرس گوسائیں ۔ موہی سمان میں سائیں دوہائیں

سمرتھ شرن میں آئے ہوئے کا بھلا چاہنے والے گنوں کے گاہک اور دوشوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گوسائیں! آپ کے سمان سوامی تو آپ ہی ہیں (اور بھگات آپ ہی) ان گنوں سے یکت ایک واحد سوامی ہیں۔ اور میرے سمان سوامی کے ساتھ دھوکہ کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پربھو پتو بچن موہ بس پیلی ۔ آئیوں یہاں سماجو سکیلی
جگ بھل پوچ اونچ اروں نیچو ۔ امیئے امرپد ماہرو میچو

رام رجائی میٹ من ماہیں ۔ دیکھا سنا کتہوں کوؤ ناہیں
سو میں سب بدھی کینہی ڈھٹھائی ۔ پربھو مانی سنیہہ سیوکائی

ہے پربھو! میں آپ کی اور پتا جی کی آگیا کو بھنگ کر کے سماج کو اکٹھی کر کے یہاں آیا ہوں۔ سنسار میں بھلے برے اونچ اور نیچ، امرت اور امرپد (دیوتاؤں کا درجہ) وشن اور موت وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو بھی من سے آپکی آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا ہے۔ اور نہ سنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پرکار آپکی آگیا کو مٹانے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ اور پربھو نے اس میری ڈھٹھائی کو بھی پریم اور سیوا ہی سمجھ لیا ہے۔

کرپا بھلائی آپنی ناتھ کینہہ بھل مور
دوشن بھے بھوشن سرس سوجھیارو چہو اور

ہے ناتھ! آپنے اپنی کرپا اور بھلائی سے میرا بھلا کیا جس سے میرے دوشن بھی گنوں کے سمان ہو گئے۔ اور چاروں طرف میرا سندر یش

پھا گیا۔

وانڈری ریتی سبانی بڑائی ۔ جگت بدت نگما گم گائی
کرُکٹل کھل کُمتی کلنکی ۔ نیچ نشیل نریس نستکی
تیئو سُنی سرن سامُوہیں آئے ۔ سکرت پرنامُو کہیں اپنائے
دیکھی دوش کبھُوں نہ اُر آنے ۔ سُنی گُن سادھو سماج بکھانے

آپکی ایسی سندر ریتی اور سندر بانی کی بڑائی سنسار میں پرگٹ ہے۔ اور وید شاستروں نے بھی اس کا گان کیا ہے۔ جو کرُور (نردیا) کُٹل، دُشٹ، موڑھ بدھی، کلنکی، نیچ و شیل رہت۔ نندرہیں۔ انہیں بھی سامنے شرن میں آئے بن کر ایک بار پرنام کرنے پر ہی آپ نے اپنا لیا۔ اُن کے دوش کو دیکھکر بھی آپ اپنے من میں نہیں لائے۔ اور اُن کے گنُوں کو سُن کر سادھو سماج میں آپ نے اُن کا ورنن کیا۔

کو ساہب سیوک ہی نیواجی۔ آپُو سماج ساج سب ساجی
نج کرتُوتی نہ سمجھیے سپنیں ۔ سیوک سکُچ سوچُو اُر اپنیں

سیوک پر ایسی کرپا کرنے والا سوامی اور کون ہے! جو آپ ہی سیوک کا سارا ساج سامان سج دے۔ اور اپنی کرنی کا تو کبھی سپنے میں بھی خیال نہ کرے۔ کنتو سیوک کے سنکوچ (شرمساری) کا سوچ سدا اپنے من میں رکھے۔

سو گوسائیں نہیں دُوسر کوپی ۔ بھُجا اُٹھائی کہیوں پن روپی
پشُو ناچت سُک پاٹھ پربینا ۔ گُن گتی نٹ پاٹھک آدھینا

ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں بھجا اُٹھا کر اور پران باندھ کر (بڑی دڑھتا سے) کہتا ہوں۔ بندر آدک پشُو ناچتے ہیں۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر پڑھنے میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ پرنتو طوطے میں پڑھنے کا جو گُن ہے۔ اور پشُو میں ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سُدھاری سنمانی جن کئے سادھو سرمور
کو کرپال بنُو پالیہے برداولی برجور

اس پرکار اپنے سیوکوں کی بگڑی بات سُدھار کر اور آدر سے آپ نے اُنہیں سادھوؤں کا سرتاج بنا دیا ہے۔ ہے کرپالو! آپکے بنا اپنی وِرداولی (کُل کا یش و کیرتی) کا اور کون زبردستی پالن کریگا الغات کون زبردستی اپنے وَش کے یش و کیرتی بڑھاوے گا۔؟

سوک سنیہہ کہ بال سبھائیں ۔ آئیوں لائی رجائیسُو بائیں
تہوں کرپال ہیری نج اورا ۔ سب ہی بھانتی بھل ماہیو مورا

میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بالک پن کے سبھاؤ کے کارن پِتا کی آگیا کو بھنگ کر کے آپکے پاس چلا آیا۔ تو بھی ہے کرپالو! آپ نے اپنی طرف دیکھکر سبھی پرکار سے میرا بھلا ہی مانا (ارتھات میرے سبھی دوشوں کو بھی گُن ہی سمجھا)

دیکھیوں پائے سُمنگل مُولا ۔ جانیوں سوامی سہج انُوکُولا
بڑیں سماج بلُو کیئوں بھاگو ۔ بڑیں چُوک صاحب انُو راگو

میں نے آپکے سُندر منگلوں کے مُول چرنوں کا درشن کیا۔ اور یہ بھی جان لیا۔ کہ سوامی مجھ پر سبھاو سے ہی پرسن ہیں۔ اس بڑے سماج میں میں نے اپنے سوبھاگیہ کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھاری غلطی ہونے پر بھی سوامی کا مجھ پر کتنا پریم اور کرپا ہے۔

کرپا انُوگرہ انگُو اگھائی ۔ کینہی کرپاندھی سب ادھیکائی
راکھا مور دُلار گوسائیں ۔ اپنے سیل سُبھائے بھلائیں

ہے کرپاندھان! آپ نے مجھ پر سر انگوں سے پورن کرپا اور دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے اپنے شیل سبھاؤ اور بھلائی سے میرا لاڈ چاؤ ہی کیا۔

ناتھ نپٹ میں کینہی ڈھٹھائی ۔ سوامی سماج سکوچ بہائی
اپنے جتنے جتھا رُچی بانی ۔ کیمی ہی دیوانی آرتی جانی

ہے ناتھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب پرکار شرم و حیا چھوڑ کر گستاخ جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے۔ ہے دیو! مجھے بہت ہی دُکھی جان کر معاف کرنا۔

سہرد سُجان سُسا ہب ہی بہت کہت بڑی کھوری
آیسُو دیہئے دیو اب سلیئی سُدھاری موری

ہتکاری بدھیمان اور اُتّم سوامی سے بہت کہنے میں بڑا دوش ہے۔ اس لیئے ہے دیو! اب آپ مجھے آگیا دیجیئے آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سُدھار دیا ہے۔

پربھو پدپدم پراگ دوہائی۔ ستیہ سُکرت سُکھ سیما سُہائی
سو کری کہوں ہیئے اپنے کی۔ رچی جاگت سووت سپنے کی

ہے پربھو! آپ کے چرن کملوں کی رج جو ستیہ پُن اور سُکھ کی سندر حد ہے کی سوگند کھا کر میں اپنے ہردے کی بات کہتا ہوں وہ یہ کہ جاگتے سوتے اور سپنے میں بھی میرے من میں یہ اچھیا بنی رہے کہ۔

سہج سنیہہ سوامی سیوکائی۔ سوارتھ چھل پھل چاری بہائی
اگیا سم نہ سُسا ہب سیوا۔ سو پرسادُ جن پاوُسے دیوا

کپٹ، خود غرضی اور دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھلوں کو چھوڑ کر سبھاوک پریم سے سوامی کی سیوا کرتا رہوں۔ سوامی کی آگیا کا پالن کرنا ہی اُتم سب سے بڑی سیوا ہے۔ سو آپ ہے دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرپا کریں۔

اس کہہ پریم بیبس بھئے بھاری۔ پُلک سریر بلوچن باری
پربھو پد کمل گہے اکلائی۔ سمو سنیہہ نہ سو کہہ جائی

ایسا کہہ کر بھرت جی بہت ہی پریم کے وش ہو گئے۔ شریر پلکت ہو گیا۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھر آئے۔ انہوں نے ویاکل ہو کر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کمل پکڑ لیئے۔ اس سمے کے پریم کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

کرپا سندھو سنمانی سُبانی۔ بیٹھائے سمیپ گہی پانی
بھرت بنے سُنی دیکھی سبھاؤ۔ سِتھل سنیہہ سبھا رگھو راؤ

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے سندر بچنوں سے بھرت جی کا آدر کر کے پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ بھرت جی کی بنتی سُن کر اور اُن کے پریم بھرے سبھاو کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھو ناتھ جی پریم سے شتھل ہو گیئے۔

رگھو راؤ شتھل سنیہہ سادھو سماج مُنی متھلا دھنی
من مہوں سراہت بھرت بھایپ بھگتی کی مہا گھنی
بھرت ہی پرسنسب بُدھ برشت سُمن مانس ملن سے
تُلسی بکل سب لوگ سُن سکچے نِسا گم نلن سے

شری رگھو ناتھ جی، سادھوؤں کی منڈلی مُنی وششٹ جی، اور متھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ وہ سب من میں بھرت جی کے بھراتری بھاو اور بھگتی کی مہما کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اُس من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ بھرت جی کے بچن سُن کر ویاکل ہو گئے۔ اور وہ ایسے سکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر کمل مُرجھا جاتے ہیں۔

دیکھی دُکھاری دین دُہو سماج نرناری سب
مگھوا مہا ملین مُئے ماری منگل چہت۔

اُسی سمے دونو راجاؤں کے سماج کے سب استری پُرشوں کو دین دُکھی دیکھ کر مہا ملین من والا اندر مرے ہوؤں کو مار کر اپنا کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ کُچالی سما سُر راجو۔ پراکاج پریہ آپن کاجو
کاک سمان پاک رپو ریتی۔ چھلی ملین کتہوں نہ پرتیتی

دیوراج اندر کپٹ اور کچال کی حد ہے اُسے تو اپنے لابھ سے ہی پیار ہے۔ دوسروں کی بھلے ہی ہانی ہو جائے۔ اندر کا سبھاو کوے جیسا ہے۔ وہ چھل کرنے والا اور میلے من کا ہے۔ وہ کسی پر بھی وشواس نہیں کرتا۔

پرتھم کُمت کر کپٹ سنکیلا۔ سو اُچاٹو سب کیں سر میلا
سُر مایا سب لوگ بموہے۔ رام پریم اتیہ نہ بچھوہے

پہلے تو دیو اندر نے بُرا وچار کر کے کپٹ کا سارا سامان سجا دیا

تھا۔ پھر وہ کپٹ سے پیدا ہوئی اُچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال دی تھی۔ اب اس نے دیو مایا سے سب لوگوں کو موہت کر دیا۔ لیکن پھر بھی شری رام چندر جی کے پریم سے اُن کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا۔ ارتھات اُن کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بنا ہی رہا۔

بھے اُچاٹ بس من تھِر ناہیں۔ چھن بن رُچی چھن سدن سوہاہیں
دُبدھا منوگتی پرجا دُکھاری۔ سرِت سندھو سنگم جنو باری

بھے اور اُچاٹ کے کارن کسی کا من ستھر نہیں ہے۔ اُنہیں چھن بھر میں تو رہنے کے لئے بن اچھا لگتا ہے اور چھن میں گھر کی یاد آکر اچھے لگتے ہیں۔ من کی اس دودھا کے کارن پرجا دُکھی ہو رہی ہے۔ (نو ندی اور سمندر کے سنگم کا جل بے قرار ہو اُٹھا ہو۔

دُچت کتہوں پرتپو شوتنہ ناہیں۔ ایک ایک سن مرمُو نہ کہہیں
لکھی ہیے ہنسی کہہ کرپا ندھانو۔ سرِس سوان مگھوان جُبانو

دو طرف چت کے بھٹکنے کے کارن اُنہیں ذرا بھی سنتوش نہیں ہوتا۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے۔ اُن کے من کی دِشا دیکھ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی من میں ہنس کر کہنے لگے۔ کہ کتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھاؤ ہے۔

بھرتُو جنکو مُنی جن سچو سادھو سچیت بہائی
لاگی دیو مایا سب ہی جیتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی، جنک جی، مُنی جن، منتری اور گیانی وان سادھو پرشوں کو چھوڑ کر دیتی سب استری پُرشوں پر اُن کے اپنے سبھاؤ آدھکتی کے انوسار۔ دیو مایا کا پربھاؤ پڑ گیا۔

کرپا سندھو لکھی لوگ دُکھارے۔ نج سنیہہ سُرپتی چھل بھارے
سبھا راؤ گُرمہی سُر منتری۔ بھرت بھگتی سب کی متی جنتری

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور دیو راج اندر کے بھاری چھل سے دُکھی پایا۔ سبھا، راجہ جنک، گرو وششٹ جی، برہمن اور منتری آدی سبھی بدھیاں بھرت جی کی بھگتی کے ہاتھ کا جنتر بن گئیں۔

را ہی اُتپوت چِتر لکھے سے۔ سکُچت بولت بچن سکھے سے
بھرت پریتی نتی بِنے بڑائی۔ سُنت سُکھد برنت کٹھنائی

سب لوگ پریم کے مارے مورت کی بھانت شری رام چندر جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ لجاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے بچن بولتے ہیں۔ بھرت جی کی پریتی، نمرتا اور ونے بھاؤ اور بڑائی سُننے میں تو سُکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کٹھن ہے۔

جاسو بلوکی بھگتی لو لیسو۔ پریم مگن مُنی گن متھلیسو
مہما تاسُو کہے کمی تُلسی۔ بھگتی سبھاؤ سُمتی ہیہ ہُلسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ کر مُنی گن اور متھلا نریش جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔ اُس بھرت جی کی مہما کو میں تُلسی داس کیسے کہوں! اُن کی بھگتی اور سندر بھاؤ سے میرے ہردے میں (کوی کے ہردے میں) اچھی بُدھی کا وکاس ہو رہا ہے

آپو چھوٹی مہما بڑی جانی۔ کبی کُل کانی مانی سکچانی
کہہ نہ سکتی گُن رُچی ادھیکائی۔ متی گتی بال بچن کی نائی

میری بُدھی چھوٹی ہے اور مہما بڑی ہے۔ ایسا جان کر میری بدھی کوی کُل کی مریادا کو مان کر سکچا گئی۔ ارتھات اُسے اس مہما کا ورنن کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بُدھی کی گنوں میں رُچی تو بڑھ چڑھ کر ہے۔ پرنتو انہیں کہنے میں یہ اسمرتھ ہے۔ بدھی کی گتی بالک کے بچنوں کی طرح ہو گئی (ارتھات جیسے بالک توتلی زبان میں کہتا ہے صاف صاف نہیں بول سکتا! ایسے ہی بدھی کی حالت ہو گئی۔ وہ مہما کا ورنن کس طرح کرے۔)

بھرت امل جسو بمل بدھو سُمتی چکور کماری
اُدت بمل جن ہردے نبھ ایک ٹک رہی نہاری

بھرت جی کا نرمل یش نرمل چندرما ہے۔ اور میری سندر بُدھی بالی چکوری ہے۔ جو بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں اُس چندرما (بھرت جی کا نرمل یش روپی چندرما) کو چڑھا ہوا دیکھ کر ٹکٹکی لگائے دیکھتی ہی رہ گئی ہے۔ پھر بھلا وہ ورنن کیسے کرے۔!

بھرت سبھاؤ نہ سگم نگموں. لگھو متی چاپلتا کبی چھموں
کہت سنت ستی بھاؤ بھرت کو. سیام رام پدہوئی نہ رت کو

بھرت جی کے سبھاؤ کا درنن کرنا تو ویدوں کے لیے بھی آسان نہیں ہے۔ اس لئے میری تچھ بدھی کی ڈھٹھائی کی کوئی لوگ کشما کریں۔ بھرت جی کے سدبھاؤ کہتے سننے کون ایسا منش ہے جو سیتا رام جی کے چرنوں میں لولین نہ ہو جائے۔

سمرت بھرت ہی پریمو رام کو۔ جیہی نہ سلبھ تیہی سرس بام کو
دیکھ دیال دسا سب ہی کی۔ رام سجان جانی جن جی کی

بھرت جی کا سمرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی سے پراپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سمان ابھاگا پرانی اور کون ہے! دیالو اور انتریامی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا دیکھکر اور بھگت بھرت جی کے ہردے کی گتی جان کر۔

دھرم دھریں دھیر نیے ناگر۔ ستیہ سنیہہ سیل سکھ ساگر
دیسو کالو لکھی سمیو سماجو۔ نیتی پریتی پالک رگھو راجو
بولے بچن بانی سر بسو سے۔ ہت پرنیام سنت سسی رسو سے
تات بھرت تمہ دھرم دھرینا۔ لوک بید بد پریم پربینا

دھرم دھرندھر، دھیر، نیتی میں ماہر، ستیہ پریم رشیل، سکھ کے سمندر نیتی اور پریم کا پالن کرنے والے شری رگھو ناتھ جی دیش کال اور موقع اور سماج کو دیکھکر ایسے بچن بولے جو مانو بانی کا سارا سرمایہ ہی تھے۔ انہوں نے کہا ہے تات بھرت! تم دھرم دھرندھر ہو۔ لوک اور وید دونو کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے میں تم سے ماہر ہو۔

کرم بچن مانس بمل تمہ سمان تمہ تات
گر سماج لگھو بندھو گن کسمے کمی کہی جات

ہے بھرت! من بچن کرم سے نرمل تم اپنی مثال آپ ہی ہو۔ گرو سماج میں اور ایسے بے وقت میں چھوٹے بھائی کے گنوں کا درنن کس پرکار کیا جائے!

جانہو تات ترنی کل ریتی۔ ستیہ سندھ پتو کیرتی پریتی
سمئو سماجو لاج گروجن کی۔ اداسین ہت انہت من کی

ہے تات! تم سورج کل کی ریتی کو ستیہ سندھ باپ پتا جی کی کیرتی اور پریم کو، سمے سماج اور گرو جنوں کی لاج اور اداسین (نرپکش) ہتر اور دشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بدت سب ہی کر کرمو۔ آپن مور پرم ہت دھرمو
موہی سب بھانت بھروس تمہارا۔ تاپی کہیوں اوسر انو سارا

تم سب کے کرتویہ کو اور اپنے اور میرے پرم ہتکاری دھرم کو جانتے ہو۔ اگرچہ مجھے سب پرکار سے تمہارا بھروسہ ہے تو بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات بنو بات ہماری۔ کیول گرو کل کرپا سنبھاری
نتر و پرجا پرجن پریوارو۔ ہم ہی سہت سبو ہوت کھوارو

ہے تات! پتا جی کے بعد ہماری بات صرف کل گرو وسشٹ جی کی کرپا نے ہی سنبھال رکھی ہے۔ نہیں تو ہمارے ساتھ ہماری پرجا کٹمب اور پریوار سب ہی خوار (ذلیل) ہوتے۔

جوں بنو اوسر اتھوا دنیسو۔ جگ کیہی کہہو نہ ہوئی کلیسو
تس اتپات تات بدھی کینہا۔ منی متھلیس راکھی سبو لینہا

اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے تو کہو جگت میں کس کو کلیش نہ ہوگا؟ ہے تات! اسی پرکار پتا جی کو بے وقت ہم سے سدا کے لئے جدا کر کے ودھاتا نے غضب ڈھایا ہے۔ لیکن منی وششٹ جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو بچا لیا ہے۔

راج کاج سب لاج پتی دھرم دھرنی دھن دھام
گر پربھاو پالیہی سب ہی بھل ہوئیہی پرنیام

راج کا کام کاج۔ لجا عزت دھرم، دھرتی دھن اور گھر ان سبھی کا اسی گرو جی کا پربھاو (روحانی بل) ہی کرے گا۔ اور انت میں ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔

سہت سماج تمہار ہمارا۔ گھر بن گر پرساد رکھوارا
ماتو پتا گر سوامی ندیسو۔ سکل دھرم دھرنی دھر سیسو

گھر میں اور بن میں سماج سمیت تمہاری اور ہماری رکھشا گرو جی کی کرپا ہی کرے گی۔ ماتا پتا گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن سارے دھرم روپی پرتھوی کا دھارن کرنے میں شیش ناگ جی کے سمان ہے۔

سو تمہہ کرہو کراوہو موہو ۔ تات ترنی کل پالک ہوہو
سادھک ایک سکل سدھی دینی ۔ کیرتی سگتی بھوتی مے بینی

ہے تات! تم ماتا پتا کی گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن کرو اور مجھ سے بھی کرواؤ۔ اور سورج ونش کے پالنے والے بنو۔ یہ آگیا پالن روپی سادھنا سادھک کے لئے سمپورن سدھیوں کی داتا ہے اور کیرتی، سدگتی اور دھن و مال ان تینوں کی یہ تروینی ہے۔

سو بچار سہہ سنکٹو بھاری ۔ کرہو پرجا پریوار و سکھاری
بانٹی بپتی سبہیں موہی بھائی ۔ تمہہ ہی اودھی بھر بڑ کٹھنائی

ایسے وچار کر بھاری کشٹ سہہ کر بھی پرجا اور پریوار کو سکھی کرو۔ ہے بھائی! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے۔ پر ان سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کٹھنائی ہے۔

جان تمہہ ہی مردو کہیوں کٹھورا ۔ کسمے تات نہ انوچت مورا
ہوہیں کٹھائے سبندھو سہائے ۔ اوڑیہیں ہاتھ اسنیہو کے گھائے

تمہیں نازک سبھاؤ جان کر بھی میں کٹھور بچن کہہ رہا ہوں۔ ہے تات! مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں ہے۔ بپتا کال میں اُتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں۔ تلوار کے مہلک وار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں۔

سیوک کر پد نین سے مکھ سو صاحب ہو ہوئی
تلسی پریتی کی ریتی سن سکبی سراہہیں سوئی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوامی مکھ کے سمان ہونا چاہیئے۔ تلسی کہتے ہیں۔ کہ سیوک سوامی کی ایسی پریتی کی ریتی کو سن کر شریشٹھ کوی اس کی سراہنا کرتے ہیں۔

سبھا سکل سن رگھو بر بانی ۔ پریم پیودھی امیں جنو سانی
سِتھل سماج سنیہہ سمادھی ۔ دیکھی دسا چپ سارد سادھی

شری رگھوناتھ جی کی بانی سن کر جو پریم ساگر سے نکلے ہوئے امرت رس سے پری پورن تھی۔ سارے سماج پر سکتہ ساطاری ہوگیا۔ سب کی پریم سمادھی لگ گئی۔ ایسی اس دشا کو دیکھ کر سرسوتی جی نے چپ سی سادھ لی۔

بھرتہی بھیو پرم سنتوشو ۔ سنمکھ سوامی بمکھ دکھ دوشو
مکھ پرسن من مٹا بشادو ۔ بھا جنو گونگے ہی گرا پرسادو

یہ سن کر بھرت جی بڑے سنتشٹ ہوئے سوامی کے سامنے ہوتے ہی ان کے سارے دکھ اور دوش منہ موڑ گئے۔ ان کے من کا کلیش مٹ گیا۔ چہرہ پرسن ہو گیا مانو کسی گونگے پر سرسوتی جی کی کرپا ہو گئی ہو۔ (ارتھات گونگے کو قوت گویائی مل گئی)

کینہہ سپریم پرنامو بہوری ۔ بولے پانی پنکرو ہ جوری
ناتھ بھیو سکھو ساتھ گئے کو ۔ لہیوں لاہو جگ جنمو بھئے کو

انہوں نے پھر بڑے پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو پرنام کیا۔ اور اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں کو جوڑ کر بولے۔ ہے ناتھ! میں نے آپکے ساتھ جانے کا سکھ پراپت کر لیا ہے۔ ارتھات بن میں آپکے ساتھ جانے سے آپکی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سکھ ملنا تھا اتنا ہی سکھ میں نے اب پراپت کر لیا ہے۔ اور میں نے سنسار میں جنم لینے کا لابھ بھی پراپت کر لیا ہے۔

اب کرپال جس آیسو ہوئی ۔ کروں سیس دھر سادر سوئی
سو اولمب دیو موہی دیئی ۔ اودھی پار و پاووں جیہی سیئی

ہے کرپالو! اب جیسی بھی آگیا ہو۔ اس کو سر ماتھے پر رکھ کر آدر کے ساتھ کروں گا۔ آپ مجھے اب کوئی ایسا سہارا [illegible] کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گذار سکوں۔

دیو دیو ابھیشیک ہت گر انوساسنو پائی
آنیئوں سب تیرتھ سلِلو تیہی کہہ کاہ رجائی

ہے دیو! آپ کے راج تلک کے لئے گرو جی کی آگیا پاکر میں سب تیرتھوں کا جل لیتا آیا ہوں۔ اس کے لئے آپ کی کیا آگیا ہے۔

ایکو منورتھ بڑ من ماہیں۔ بھئے سنکوچ جات کہہ ناہیں

کہہو تات پربھو آئیسو پائی۔ بولے بانی سنیہہ سہائی

ہے ناتھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے۔ جسے اور لجا کے کارن وہ کہی نہیں جا سکتی۔ شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پربھو کی آگیا پاکر پریم بھری سندر بانی سے کہا

چترکوٹ منی بھل تیرتھ بن۔ کھگ مرگ سر سری نرجھر گری گن

پربھو پد انکت اونی بسیشی۔ آئیسو ہوئی تو آؤں دیکھی

چترکوٹ کے پوتر ستھان، تیرتھ، بن، پکشی، پشو، تالاب بھرنے۔ اور پربتوں کے سلسلے اور خاص کر آپ کے چرنوں کے نشان والی زمین ان سب کو یدی آپ آگیا دیں۔ تو میں دیکھ آؤں

اوسی اتری آئیسو سر دھرہو۔ تات بگت بھے کانن چرہو

منی پرساد بن منگل داتا۔ پاون پرم سہاون بھراتا

شری رگھو ناتھ جی بولے۔ ضرور اتری رشی کی آگیا سر پر دھار کر۔ اور نربھے ہو کر بن میں گھومو۔ اتری منی کی کرپا سے یہ بن سب منگلوں کا دینے والا پرم پوتر اور سندر ہے۔

رشی نایک جہہ آئیسو دیہیں۔ راکھیہو تیرتھ جل تھل تیہیں

سنی پربھو بچن بھرت سکھ پاوا۔ منی پد کمل مدت سر ناوا

رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں، وہاں ہی تیرتھوں کا جل جو تم لائے ہو۔ بھر کر رکھ دینا۔ پربھو شری رام چندر جی کے بچن سنکر بھرت جی نے سکھ پایا۔ اور پرسن ہو کر منی اتری کے چرن کملوں میں سر نوایا۔

بھرت رام سمباد سن سکل سمنگل مول

سر سوارتھی سراہی کل برشت سمن سر بھول

بھرت جی اور شری رام چندر جی کے سنواد (مکالمہ۔ بات چیت) سن کر جو سارے سندر منگلوں کا مول ہے۔ خود غرض دیوتا سورج ونش

کی استتی کر کے کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

دھنیہ بھرت جے رام گوسائیں۔ کہت دیو ہرشت برپائیں

منی متھلیس سبھا سب کاہو۔ بھرت بچن سن بھیو اچھاہو

"بھرت جی دھنیہ ہیں" سوامی رام جی کی جے ہو، ایسا کہتے ہوئے دیوتا لوگ بہت ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ بھرت جی کے بچن سن کر منی وششٹ جی، متھلا نریش جنک جی اور ساری سبھا میں سب کسی کو بڑا ہی آنند ہوا۔

بھرت رام گن گرام سنیہو۔ پلک پرشنست راؤ بدیہو

سیوک سوامی سبھاؤ سہاون۔ نیم پریم اتی پاون پاون

جنک جی پلکت ہو کر بھرت جی اور شری رام چندر جی کے گنوں اور انکے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ سیوک اور سوامی دونو کا کیسا سندر سبھاؤ ہے۔ اور ان کے نیم اور آپس کا پریم پوترتا کو بھی ادھک پوتر کرنے والے ہیں۔

منی انوسار سراہن لاگے۔ سچو سبھا سد سب انوراگے

سن سن رام بھرت سمباد۔ دہو سماج ہیہ ہرش بشادو

منتری اور سبھا سد پریم میں مگن ہوئے۔ اپنی اپنی بدھی انوسار سراہنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے سنواد کو سن سن کر دونو طرف کی سماج کو خوشی بھی ہوئی اور غمی بھی ہوئی (بھرت جی کے سندر سبھاؤ اور پریم کو دیکھ کر خوشی اور یہ جان کر کہ پربھو واپس ایودھیا نہیں لوٹیں گے غمی ہوئی۔

رام ماتو دکھو سکھو سم جانی۔ کہہ گن رام پربودھی رانی

ایک کہہیں رگھو بیر بڑائی۔ ایک سراہت بھرت بھلائی

کوشلیا جی نے دکھ سکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں کا ورنن کر کے دوسری رانیوں کو سمجھایا۔ کوئی تو شری رام چندر جی کی بڑائی کرتی ہے۔ اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے۔

اتری کہیو تب بھرت سن سیل سمیپ سکوپ

راکھیئے تیرتھ تو یے تہہ پاون امیئے انوپ

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پربت کے نزدیک ایک سندر کوآں ہے وہاں اُس کوئیں میں پوتر لاثانی اور امرت جیسے تیرتھ جل کو رکھدو۔

بھرت اتری انوساسن پائی۔ جل بھاجن سب دیئے چلائی
سانج اسیو اتری مُنی سادھو۔ سہت گئے جہنہ کوُپ اگادھو

بھرت جی نے اتری مُنی کی آگیا پاکر پانی کے سب برتن آگے بھیجدیئے۔ اور چھوٹے بھائی شترگھن اتری مُنی اور سادھوؤں کے ساتھ آپ وہاں گئے۔ جہاں کہ وُہ اتھاہ کوآں تھا۔

پاون پاتھ پُنیہ تھل راکھا۔ پرمدِت پیم اتری اس بھاشا
تات انادی سدھ تھل ایہو۔ لوپیوُ کال بدت نہیں کیہوُ

تیرتھوں کے اس پوتر جل کو اُس کوئیں کی پنیہ بھومی میں رکھ دیا۔ پریم سے مگن ہوئے اتری مُنی نے کہا ہے تات! یہ ستھان سدا سے ہی سدھ ہے۔ کال چکر سے یہ چھُپ گیا تھا۔ اس لئے کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

تب سیوکنہہ سرس تھلُو دیکھا۔ کینہہ سجل ہِت کوُپ بسیکھا
بِدھی بس بھیوُ بِسوُ اُپکارو۔ سُگم اگم اتی دھرم بچارو

تب بھرت جی کے سیوکوں نے اُس جل بھرے ستھان کو دیکھا۔ اور اس سندر جل کے لئے ایک خاص کوآں بنا لیا۔ دیوئیوگ سے وشو بھر کا اُپکار (بھلا بہتری) ہوگیا۔ دھرم کا دیچار جو بہت ہی کٹھن ہے اس کوئیں کی وجہ سے آسان ہوگیا۔

بھرت کوُپ اب کہہ ہیں لوگا۔ اتی پاون تیرتھ جل جوگا
پریم سینم نِمجّت پرانی۔ ہوئیہیں بِمل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کوآں کہیں گے۔ تیرتھوں کے جل کے مِلاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہوگیا ہے۔ اس میں پریم اور نیم پوروک نہانے سے پرانی من بچن کرم سے شُدھ ہو جائیں گے۔

کہت کوُپ مہما سکل گئے جہاں رگھوُ راؤ
اتری سُنا یؤ رگھوُبرہی تیرتھ پُنیہ پربھاؤ

کوئیں کی مہما کہہ کر سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رگھوناتھ جی کو اتری جی نے اس تیرتھ کے پُن کے پربھاؤ کو کہہ سُنایا۔

کہت دھرم اتہاس سپریتی۔ بھیؤ بھور نِسی سو سُکھ بیتی
نِتیہ نِباہی بھرت دوؤ بھائی۔ رام اتری گرُ آیسُو پائی

سہت سماج ساج سب سادیں۔ چلے رام بن اٹن پیادیں
کومل چرن چلت بنُو پن ہیں۔ بھئی مردُو بھومی سکچی من ہیں

پریم سے دھرم اتہاس کہتے کہتے وہ رات سُکھ سے گذر گئی۔ اور سویرا ہوگیا۔ بھرت اور شترگھن دونو نِتیہ کرم کر کے شری رام چندر جی گرُو وششٹ جی اور اتری مُنی کی آگیا پاکر سماج سہت سارے ساز و سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ اُن کے نازک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنا ننگے ہی چل رہے ہیں۔ دیکھ کر پرتھوی من ہی من میں شرمندہ ہو کر کومل (نرم) ہوگئی۔

کُس کنٹک کانکریں کُرائیں۔ کٹُو کٹھور کُبستُو دُرائیں
مہی منجُل مردُو مارگ کینہے۔ بہت سمیر تربِدھ سُکھ لینہے

گُشا۔ کانٹے، کنکر اور گڑھوں آدی کڑوی سخت اور بھدی چیزوں کو پرتھوی نے چھُپا لیا۔ اور اُن کے لئے سندر کومل راستے بنا دیئے۔ شیتل مند اور سُگندھ تین پرکار کی سُکھدائک ہوا چلنے لگی۔

سُمن برشی سُر گھن کرچھاہیں۔ بٹپ پھول پھل ترن مردتا ئیں
مرگ بلوک کھگ بول سُبانی۔ سیوہیں سکل رام پریہ جانی

دیوتا پھوُل برسا کر، بادل سایہ کر کے، درخت پھوُل پھل کر گھاس پھوس اپنی کوملتا سے۔ پشو دیکھکر اور پنچھی چہچہا کر سبھی بھرت جی کی۔ شری رام جی کا پیارا جان کر سیوا کرتے ہیں۔

سُلبھ سِدھی سب پراکرت ہوُ رام کہت جمہات
رام پران پریہ بھرت کہوُں یہ نہ ہوئی بڑی بات

جب سادھارن منشوں کو بھی جمائی لیتے سمے رام کہنے سے سب سِدھیاں آسانی سے مِل جاتی ہیں۔ تو رام چندر جی کے پران پیارے

بھرت جی کے لئے پرتھوی آدک کا سندر اور کومل مارگ بنانا اور بادلوں کا سایہ کرنا وغیرہ انوکاک سدتھیوں کا پراپت ہونا کون سی بڑی بات ہے۔

ایہی بدھی بھرتو بھرت بن ماہیں۔ نیم ہو لکھی مُنی سکچاہیں
پُنیہ جل آشرم بھوی بسیبھاگا۔ کھگ مرگ ترو ترن گری بن باگا
چارو وچتر پوتر بسیشی۔ پوچھت بھرتو دبیہ سب دیکھی
سُنی من مدت کہت رشی راؤ۔ ہیتو نام گن ٹینیہ پربھاؤ

اس پرکار بھرت جی بن میں گھوم رہے ہیں۔ اُن کے نیم اور پریم کو دیکھ کر منی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پوتر جل استھان، پرتھوی کے الگ الگ حصے (بھوم)، پشو، گھاس، پربت بن اور باغیچے ان سب کو بہت ہی سندر نرالے، پوتر اور دویہ دیکھ کر بھرت جی پوچھتے ہیں۔ رشی راج اتری جی من میں پرسن ہو کر اُن سب کے کارن، نام، گن اور اُتم پربھاو کو کہتے ہیں۔

کتہوں نمجن کتہوں پرناما۔ کتہوں بلوکت من ابھیراما
کتہوں بیٹھی منی آیسو پائی۔ سمرت سیا سہت دو بھائی

بھرت جی کہیں اشنان کرتے ہیں اور کہیں پرنام کرتے ہیں کہیں دلکش ٹکڑوں کو دیکھتے ہیں۔ کہیں منی کی آگیا پاکر بیٹھ کر سیتا جی سمیت شری رام اور لکشمن کا سمرن کرتے ہیں۔

دیکھی سبھاؤ سنیہ سُسیوا۔ دیہیں اسیس مُدت بن دیوا
پھرہیں گئیں دِن پہر اڑھائی۔ پربھو پد کمل بلوکہیں آئی

اُن کے سبھاؤ کو پریم اور اُتم سیوا کو دیکھ کر بن دیوتا پرسن ہو کر آشیرواد دیتے ہیں جوں گھوم کر اڑھائی پہر دن گذر جانے پر واپس لوٹ پڑتے ہیں۔ اور آکر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا درشن کرتے ہیں۔

دیکھے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن ماجھ
کہت سُنت ہری ہر سُجسو گیو دِوسو بھی ساجھ

سارے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں دیکھ لیا۔ بھگوان وشنو اور شیو جی کے سندر یش کو کہتے سنتے وہ دن بھی گذر گیا۔ اور شام ہوگئی۔

بھور نہائے سبو جُرا سماجو۔ بھرت بھومی سُر تیرہتی راجو
بھل دن آجو جانی من ماہیں۔ رامو کرپال کہت سکچا ہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن اور راجہ جنک سمیت اکٹھا ہوگیا۔ آج یاترا کے لئے شبھ دن ہے من میں یہ وچار کر بھی کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کہتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔

گُر نرپ بھرت سبھا اولوکی۔ سکچی رام پھر اوَنی بلوکی
سیل سراہی سبھا سب سوچی۔ کہوں نہ رام سم سوامی سنکوچی

شری رام چندر جی نے گرو وششٹ، راجہ جنک، بھرت اور ساری سبھا کو دیکھا۔ پھر سکچا کر (شرمیلے پن سے) وہ پرتھوی کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا اُن کے شیل کی سراہنا کر کے سوچتی ہے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان سنکوچی (شرمیلے سبھاو والا) سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سُجان رام رُکھ دیکھی۔ اُٹھ سپریم دھر دھیر بسیشی
کر دنڈوت کہت کر جوری۔ راکھیں ناتھ سکل رُچی موری

چتر بھرت جی رام چندر جی کے رُخ کو دیکھ کر بڑی دھیرج دھر کر پریم پوروک اُٹھے۔ ڈنڈوت پرنام کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھیاؤں کو پورا کیا ہے۔

موہی لگ سہیو سبہیں سنتاپو۔ بہت بھانت دُکھ پاوا آپو
اب گوسائیں موہی دیو رجائی۔ سیوؤں اودھ اودھی بھر جائی

میرے کارن سب نے بڑے دُکھ سہے، اور آپ نے بھی بہت پرکار سے دُکھ پایا۔ اب ہے سوامی! مجھے آگیا دیجئے۔ تاکہ میں جا کر چودہ برس تک ایودھیا پُری کا سیون کروں۔

جیہیں اپائے پُنی پائے جنو دیکھے دین دیال
سو سکھ دیجئے اودھی لگ کوسل پال کرپال

ہے دین دیال! ہے کرپالو! ہے کوشل ناتھ! جس اُپائے سے

داس آپ کے چرنوں کا پھر درشن کر سکے. چودہ برس کی میعاد بھر کے لئے مجھے وہی اُپدیش دیجئے.

پُرجن پرجن پرجا گوسائیں. سب سچی سرس سنیہہ گوسائیں
رائر بدی بھل کبھو دُکھ داہو. پرکھو ہو باد پرم پد لاہو

ہے ناتھ! اودھ پُر کے نواسی، کٹمبھی اور پرجا سبھی آپ کے پوتر پریم رس سے بھر پور ہیں آپ کے واسطے تو مرے (جنم مرن کی آگ میں جلنا بھی اچھا ہے! اور ہے پربھو! آپ کے بنا مکتی کی پراپتی بھی ویرتھ ہے.

سوامی سجا نو جان سبہی کی. رچی لالسا رہنی جن جی کی
پرنت پالو پالبی سب کاہو. دیو دُہو دسی اور نباہو

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں. سب کے ہردے کی جانتے ہیں. مجھ سیوک کے ہردے کی رُچی، لالسا اور رہنی جان کر ہے شرناگتوں کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے اور ہے دیو! دونوں طرفوں کی (بن کی بھی اور اودھ پُری کی بھی) اور نباہ دیں گے. (ارتھات آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کی آگیا کا پالن بھی کریں گے. اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اودھ پُری کا سیون کرنے میں بھی مجھے سمرتھ کریں گے

اس موہی سب بدھی بھور بھروسو. کیئیں بچارو نہ سوچ کھرو سو
آرتی مور ناتھ کر چھوہو. دوہوں مل کینہہ ڈھیٹھو ہٹھ موہو

مجھے سب پرکار سے ایسا بھاری بھروسہ ہے وچار کرنے پر تنکے کے برابر بھی سوچ نہیں رہ جاتا. ہے ناتھ! میری دینتا (بے چارگی بےبسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دونوں نے مل کر مجھے زبردستی ڈھیٹھ بنا دیا ہے.

یہ بڑدوش دور کر سوامی. تج سنکوچ سکھئے انوگامی
بھرت بنے بن سبھہیں پرسنسی. کھیر نیر ببرن گتی ہنسی

ہے سوامی! اس مہا اپرادھ کو کشما کر کے اور سنکوچ کو چھوڑ کر آپ مجھ سیوک کو اُپدیش دیجئے. دودھ اور جل کو الگ الگ کر دینے میں ہنس کے سمان سبھاؤ والے بھرت جی کی بنتی سُن کر اُس کی سبھی نے تعریف کی.

تات تمہاری موری پرجن کی. چنتا گُرہی نرپہی گھر بن کی
ماتھے پر گُرو مُنی متھلیسو. ہم ہی تمہہ ہی سپنیہوں کلیسو

ہے تات! تمہاری میری اور پریوار کی اور گھر کی اور بن کی ساری چنتا گُرو وششٹھ جی اور مہاراج جنک جی کو ہے. جب تک ہمارے سر پر گُرو وششٹھ جی اور مُنی وشوامتر جی اور متھلا پتی جنک جی کا سایہ ہے. ہمیں اور تمہیں سپنے میں بھی کسی پرکار کا دُکھ نہیں ہے.

مور تمہار پرم پُرشارتھو. سوارتھو سجسو دھرم پرمارتھو
پتو آئسو پالہیں دوہو بھائی. لوک بید بھل بھوپ بھلائی

میرا تمہارا سب سے بڑا پُرشارتھ، سوارتھ، سُندر یش، دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دونوں بھائی پتا جی کی آگیا کا پالن کریں. پتا جی کے کلیان سے ہی (ارتھات اس پرکار اُن کی پرتگیا کو پرمان کر کے) لوک اور وید دونوں میں بھلا ہے.

گُرو پتو ماتو سوامی سکھ پالیں. چلیہوں کُمگ پگ پڑہیں کھالیں
اس بچار سب سوچ بہائی. پالہو اودھ اودھی بھر جائی

گُرو پتا ماتا اور سوامی کی آگیا کا پالن کرنے سے اگر بھی راستے سے بھٹک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی. ایسا وچار کر کے سب سوچ چھوڑ کر چودہ برس تک جا کر اودھ کا پالن کرو.

دیسو کوسو پرجن پریوارو. گُرو پد رجہیں لاگ چھرو بھارو
تمہہ مُنی ماتو سچو سکھ مانی. پالیہو پُہومی پرجا رجدھانی

دیش. خزانہ، کٹمبھی اور پریوار ان سب کا بھار تو گُرو جی کے چرنوں کی رج پر ہے. تم تو مُنی وششٹھ جی، ماتا جی اور منتریوں کی شکشا مان کر پرجا اور راجدھانی کا چودہ برس تک پالن کرتے رہنا.

مکھیا مکھو سو چاہئے کھان پان کہوں ایک

پالئیٔ پوشئیٔ سکل انگ تلسی سہت بِبیک

تلسی داس جی کہتے ہیں، کہ شری رام چندر جی نے کہا) مُکھیا (چودھری۔ مالک) مُکھ کے سمان رہنا چاہیے۔ جو کھانے پینے کو ایک ہی ہے لیکن وچار کر سب انگوں کا بِھایُ گیہ (جو جس قابل ہے) پالن کرتا ہے۔

راج دھرم سربسُو ایتنوئیُ۔ جیمن ماہہ منورتھ گوئی
بندھو پربودھ کینہہ بہو بھانتی۔ بِنُو ادھار من توشُ نہ سانتی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے۔ جیسے ایک ہی من میں سب منورتھ چھپے رہتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی کو سمجھایا۔ لیکن بغیر کسی آدھار کی پراپتی کے اُن کے من میں نہ سنتوش ہُوا اور نہ شانتی۔

بھرت سیل گُرُ سچِو سماجُو۔ سکچ سنیہہ بِبس رگھوُ راجُو
پربھُو کر کرپا پانوری دینھیں۔ سادر بھرت سیس دھر لینھیں

بھرت جی کے پریم اور گرو منتری اور سماج کی حاضری دیکھ کر شری رگھوناتھ جی سنکوچ اور پریم کے وش میں ہو گئے (ارتھات پربھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھکر اُنہیں آدھار کے روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کہتے ہوئے وہ پوجیہ گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لیئے وہ پریم اور سنکوچ کے وش ہو گئے) آخر پربھو شری رام چندر جی نے بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں۔ اور بھرت جی نے اُنہیں آدر کے ساتھ سر پر رکھ لیا۔

چرن پیٹھ کرُنا ندھان کے۔ جنُو جُگ جامِک پرجا پران کے
سنپُٹ بھرت سنیہہ رتن کے۔ آکھر جُگ جنُو جیو جتن کے

کرپاندھان شری رام چندر جی کی دونو کھڑاویں مانوں پرجا کے پران کی رکھشا کیلیئے دو پہریدار ہیں۔ بھرت جی کے پریم روپی رتن کے لیئے مانو ڈبیا ہیں۔ اور جیووں کے موکش اُپائے کے لیئے مانو رام نام کے دو اکھشر ہیں۔

کُل کپاٹ کر کُسل کرم کے۔ بِمل نین سیوا سُدھرم کے
بھرت مُدِت اولمب لہے تیں۔ اس سُکھ جس سیا رام رہے تیں

یہ دونو کھڑاویں رگھو کل کی رکھشا کے لیئے مانو دونو کواڑ ہیں۔ سب اُتم کرم کرنے کیلیئے مانو دونو ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور دھرم کے تو مانو دونو گیان کے نرمل نیتر ہیں۔ بھرت جی اس آدھار (کھڑاؤں) کو لے کر بہت پرسنّ ہوتے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا سُکھ ہُوا۔ جتنا کہ شری رام چندر و سیتا جی کے رہنے سے ہوتا۔

مانگیو بدا پرنامُو کر رام لیئے ار لائی
لوگ اُچاٹے امرپتی کُٹل کواوسرُ پائی

بھرت جی نے پرنام کر کے وداع مانگی۔ تب شری رام چندر جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُدھر کُٹل دیوراج اندر نے بُرا وقت پاکر لوگوں کے منوں کو اُچاٹ کر دیا۔

سو کُچال سب کہنہ بھئی نیکی۔ اودھی آس سم جیونی جی کی
نتر لکھن سیا رام وِیوگا۔ ہہری مرت سب لوگ کُروگا

دیو اندر کی وہ کُچال (بُری چال) بھی سب لوگوں کے لیئے سکھدائک ہی ہُوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان ایودھیا پدھار کر ہم سب کو درشن دیں گے،، یہ آشا لوگوں کا پران آدھار تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بُری چال بھی لوگوں کے لیئے سنجیونی (اکسیر) ہو گئی۔ نہیں تو اگر ایودھیا نواسیوں کے من میں اُچاٹ نہ ہوتی تو وہ لکشمن جی، سیتا جی اور رام چندر جی کے ویوگ روپی مہاروگ سے ہائے ہائے کر کے تڑپ تڑپ کر ہی مر جاتے۔

رام کرپا اوریب سُدھاری۔ بِبُدھ دھاری بھئی گنُد گوہاری
بھینٹت بھُج بھر بھائی بھرت سو۔ رام پریم رسُو کہہ نہ پرت سو

شری رام جی کی کرپا نے یہ اُلجھن سُلجھا دی۔ دیوتاؤں کی سینا آئی تو تھی لوٹ مار کرنے کے لیئے، لیکن اُلٹا وہ ہتکاری اور سہائک (امداد گار) بن گئی۔ شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو بازؤں میں لے کر بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے اُس پریم رس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

تن من بچن اُمگ انُوراگا۔ دھیر دھر بندھر دھیر جو تیاگا۔
بارِج لوچن موچت باری۔ دیکھی دسا سُر سبھا دُکھاری

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُمڈ پڑا۔ کہ دھیر دھر دُھر شری رام چندر جی نے بھی دھیرج کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل نیتروں سے پانی کی دھار بہہ نکلی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سبھا بہت دُکھی ہو گئی۔

منی گن گرُ دھر دھیر جنک سے۔ گیان انل من کسیں کنک سے
جے برنچی نرلیپ اُپائے۔ پدم پتر جمی جگ جل جائے

مُنی گن، گرو وششٹ جی اور جنک جی جیسے دھیر دھرندھر جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے (ارتھات جیسے اگنی میں میلا پن جل جانے کے بعد سونا کندن بن کر نکلتا ہے۔ ویسے ہی وہ من کی آسکتی موہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر کے پرم ویراگی بن چکے تھے۔) جن کو برہما جی نے نرلیپ ہی پیدا کیا۔ جو جگت میں جل میں پیدا ہوئے کمل کے سمان نر آسکت پیدا ہوئے (جیسے کمل پانی میں رہتے ہوئے بھی بھیگتا نہیں۔ پانی سے سنگ نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوہار کرتے ہوئے نرلیپ تھے)

تیبو بلوک رگھوبر بھرت پریتي انوپ اپار
بھئے مگن من تن بچن سہت براگ بچار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لاثانی اپار (غیر محدود) پریم کو دیکھ کر ویراگ اور وچار کے ہوتے ہوئے بھی تن من بچن سے پریم میں مگن ہو گئے۔

جہاں جنک گرُ گتی متی بھوری۔ پراکرت پریتی کہت بڑی کھوری
برنت رگھوبر بھرت بیوگو۔ سُن کٹھور کوی جا نہی لوگو

جہاں جنک جی اور گرو وششٹ جی کی بدھی کی گتی بھی بھولی ہو گئی۔ اس الوکک پریتی کو لوکک موہ کہنے پر بڑا دوش ہے۔ شری رگھوناتھ جی اور بھرت جی کے ویوگ کا ورنن اگر میں کروں۔ تو لوگ مجھے پتھر دل کوی کہیں گے۔

سو سکوچ رس اکتھ سُبانی۔ سمیو سنیہو سمر سکچانی
بھینٹ بھرت رگھوبر سمجھائے۔ پُنی رپو دون ہرش ہیہ لائے

وہ سنکوچ رس اکتھنیہ ہے۔ اس لئے کوی کی سُندر بانی

اس سمے اس کے پریم کا سمرن کرکے سکچا گئی (سکڑ گئی) بھرت جی کو مل کر پربھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر پرسن ہو کر شترگھن جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

سیوک سچو بھرت رُکھ پائی۔ نج نج کاج لگے سب جائی
سُن دارن دکھو دہوں سماجا۔ لگے چلن کے ساجن ساجا

سیوک اور منتریوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ یہ سُن کر دونو سماجوں میں بڑا ہی دُکھ چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ ارتھات سواریاں پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پربھو پد پدم بندی دوؤ بھائی۔ چلے سیس دھر رام رجائی
مُنی تاپس بن دیو نہوری۔ سب سنمان بہوری بہوری

پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بندنا کر کے دونو بھائی بھرت اور شترگھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔ مُنی، تپسوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنمان کر کے بھرت جی اور شترگھن جی نے اُن کی بنتی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پرنام کر سر دھر سیا پد دھور
چلے سپریم اسیس سُنی سکل سمنگل مور

پھر دونو بھائی لکشمن جی کو مل کر اور انہیں پرنام کر کے اور سیتا جی کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھارن کر کے سمپورن منگلوں کی مول آشیرواد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ ایودھیا جی کو چل پڑے۔

سانج رام نرپ ہی سر نائی۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی
دیو دیا بس بڑ دکھو پائیو۔ سہت سماج کانن ہی آئیو

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے راجہ جنک جی کو سر نوا کر اُن کی بہت پرکار سے بنتی کی اور بڑائی کی۔ اور کہا۔ ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دُکھ اُٹھایا۔ آپ سماج سہت بن میں آئے۔

پرنگو دھاریئے ذیتی ایسا ۔ کیتہنہ ہیر دھر گو نو ہیسا
منی ہی دیو سادھو سنمانے ۔ چلا کئے ہری ہر سم جانے

اب آشیرواد دے کر نگر کو پدھاریئے۔ یہ سن کر راجہ جنک جی نے دھیرج دھر کر اپنے دیش کو پرستھان کیا (روانگی کی) پھر شری رام چندر جی نے منی برہمن اور سادھوؤں کا سنمان کیا۔ اور انہیں بھگوان وشنو اور شو جی کا روپ سمجھتے ہوئے آدر کے ساتھ وداع کیا۔

ساسو سمیپ گئے دو بھائی ۔ پھرے بندی پگ آسش پائی
کوشک بامدیو جابالی ۔ پرجن پرکجن سچو سچالی

تب شری رام جی اور لکشمن جی دیوی ساس کے پاس گئے اور انکے چرنوں کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر لوٹ آئے۔ شری وشوامتر بامدیو اور جابالی اور سداچاری نگر نواسی کٹمبھی اور منتری

جتھا جوگو کر بنے پرنا ۔ بدا کئے سب سانج راما
ناری پرش لگھو مدھیہ بڈیرے ۔ سب سنمانی کرپا ندھی پھیرے

ان سب کو یتھا یوگیہ بینتی اور پرنام کر کے شری رام جی اور لکشمن جی نے وداع کیا۔ پھر چھوٹے درمیانے اور بڑے سبھی اوستھاؤں کے استری پرشوں کو آدر ستکار کر کے کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وداع کیا۔

بھرت ماتو پد بندی پربھو سچی سنیہہ مل بھینٹ
بدا کینہہ سج پالکی سکچ سوچ سب میٹ

پھر بھرت جی کی ماتا کیکئی جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی پوتر پریم کے ساتھ انہیں ملے۔ انکی شرمندگی اور سوچ کو سب پرکار سے دور کر کے پالکی سجا کر ان کو بھی وداع کیا۔

پرجن ماتو بیت ہی مل سیتا ۔ پھری پران پریہ پریم پنیتا
کری پرنامو بھینٹی سب ساسو ۔ پریتی کہت کبی ہیہ نہ ہلاسو

وہ سیتا جی جن کو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ اور جو ان سے سچا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹمبھیوں اور ماتا پتا سے مل کر لوٹ آئیں۔ پھر پرنام کر کے سب ساسوؤں سے سیتا جی ملیں۔ انکی پریتی کا ورنن کرنے کے لیئے کوی کے ہردے میں جرأت ہی نہیں ہوتی۔

سنی سکھ سمیت آسش پائی ۔ رہی سیا دہو پریتی سمائی
رگھوپتی پٹو پالکیں منگائیں ۔ کری پربودھو سب ماتو چڑھائیں

ان کی شکشا سن کر سیتا جی نے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ وہ دونو طرفوں کی یعنی سسرال کی طرف کی اور میکے کی طرف کی پریتی میں مگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندر جی نے پردہ دار پالکیں منگوائیں۔ اور سب ماتاؤں کو دھیرج بندھا کر ان پر چڑھایا۔

بار بار ہلی پلی دہو بھائیں ۔ سم سنیہہ جننیں پہنچائیں
ساجی باجی گج باہن نانا ۔ بھرت بھوپ دل کینہہ پیانا

بار بار دونوں بھائی ماتاؤں سے سمان پریم سے مل جل کر ان کو دور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے۔ بھرت جی اور راجہ جنک جی کی سماجوں نے گھوڑے ہاتھی اور بھانت بھانت کی سواریاں سجا کر کوچ کیا۔

ہردے رام سیا لکھن سمیتا ۔ چلے جاہیں سب لوگ اچیتا
بسہہ باجی گج پسو ہیہ ہاریں ۔ چلے جاہیں پربس من ماریں

سب لوگ اپنے ہردوں میں شری رام سیتا اور لکشمن جی کو رکھ کر سکتے کی سی حالت میں چلے جا رہے ہیں بیل گھوڑے ہاتھی اور پشو من میں ہارے ہوئے ہٹھ سے اپنے من کو مار کر چلے جا رہے ہیں۔

گرو گر تیا پد بندی پربھو سیتا لکھن سمیت
پھرے ہرش بسمے سہت آئے پرن نکیت

سیتا جی اور لکشمن جی کے سمیت پربھو شری رام چندر جی نے گرو وششٹ جی اور گرو پتنی ارندھتی جی کے چرنوں کی بندنا کی اُن کو وداع کر کے وہ خوشی اور غمی کی ملی جلی حالت میں پرن کٹی پر لوٹ آئے۔

بداکینہہ سنمانی نشادو ۔ چلیئو ہردہ بڑ بِرہ بشادو
کول کرات بھیل بن چاری ۔ پھرے پھرے جوہاری جوہاری

پھر بڑے آدر کے ساتھ نشادراج کو وداع کیا۔ وُہ اپنے پھرے میں شری رام جی کے ویوگ کی پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر کول کرات بھیل وغیرہ بن میں رہنے والے لوگوں کو وداع کیا۔ وہ سب بار بار بندنا کرکے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پربھو سیا لکھن بیٹھ بٹ چھائیں ۔ پریہ پرجن بیوگ بلکھاہیں
بھرت سنیہہ سبھاؤ سُبانی ۔ پریا انج سن کہت بکھانی

تب شری رام چندر جی سیتا جی اور لکشمن جی بڑ کے سایہ میں بیٹھ کر پیارے پریوار کے ویوگ میں تڑپنے لگے۔ بھرت جی کے پریم سبھاؤ اور پریم بھری بانی کا بار بار ورنن کرکے شری رام چندر جی لکشمن جی اور سیتا جی سے کہنے لگے۔

پریتی پرتیتی بچن من کرنی ۔ شری مکھ رام پریم بس برنی
تیہی اوسر کھگ مرگ جل مینا ۔ چترکوٹ چر اچر ملینا

من بچن کرم سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا ورنن شری رام چندر جی نے اپنے مکھ سے پریم وش ہو کر کیا۔ اس سمے پنشچھی اور جل کی مچھلیاں اور چترکوٹ کے سبھی جڑ چیتن، جیو دکھی ہو گئے۔

بِبدھ بلوک دسا رگھوبر کی ۔ برشِ سمن کہہ گتی گھر گھر کی
پربھو پرنامو کر دینہہ بھروسو ۔ چلے مدت من ڈر نہ کھروسو

شری رگھوناتھ جی کی ایسی دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھولوں کی بارش کرکے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے اپنے دکھڑے رونے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُن کو پرنام کر کے حوصلہ دیا۔ اُن کے من میں ذرا سا بھی ڈر نہ رہا۔ پرسن من سے وُہ اپنے گھروں کو چلے۔

سانج سیا سمیت پربھو راجت ۔ پرن کٹیر
بھگتی گیانو بیراگیہ جنو سوہت دھرے سریر

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر

جی اپنی پتوں کی کٹیا میں ایسے براجمان ہیں مانو بھگتی گیان ویراگ ساکار روپ دھارن کرکے شوبھا پا رہے ہوں۔

منی مہی سُر گُر بھرت بھوآلو ۔ رام بِرہ سبُو ساجو بہالو
پربھو گُن گرام گنت من ماہیں ۔ سب چپ چاپ چلے مگ جاہیں

منی جن، برہمن، گرو وششٹ جی، بھرت اور راجہ جنک شری رام جی کے پریم میں سہت سارے سماج کے بہا دیا گیا ہیں۔ پربھو کے گنوں کا من ہی من سمرن کرتے ہوئے سب لوگ چپ چاپ راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

جمنا اُتر پار سبُو بھیئو ۔ سو باسر بنُو بھوجن گیئو
اُتر دیو سری دوسر باسُو ۔ رام سکھا سب کینہہ سُپاسُو

پہلے دن سب لوگ جمنا اُتر کر پار ہو گئے۔ وُہ دن بغیر کھائے ہی گزر گیا۔ دوسرے دن گنگا جی کے پار اُتر کر شرنگ ویرپُر میں مقام کیا۔ وہاں رام سکھا نشادراج نے سب پرکار کے آرام کے سادھن پیدا کر دیئے۔

سئی اُتر گومتیں نہائے ۔ چوتھیں دِوس اودھ پُر آئے
جنکو رہے پُر باسر چاری ۔ راج کاج سب ساج سنبھاری

پھر سئی اُتر کر گومتی جی میں نہائے اور چوتھے دن سب ایودھیا پُری میں پہنچ گئے۔ جنک جی ایودھیا پُری میں چار دن رہے۔ اور راج کاج سمبندھی سب بندوبست کیا۔

سونپ سچو گرُ بھرت ہی راجو ۔ تیر ہُتی چلے ساج سب ساجو
نگر ناری نر گر سکھ مانی ۔ بسے سکھین رام رجدھانی

پھر منتری، گرو وششٹ جی اور بھرت جی کو راج سونپ کر سارا ساز و سامان ٹھیک کر کے جنک پور کو چلے۔ نگر کے لوگ گرو وششٹ جی کی شکھشا (مان گیا) مان کر شری رام جی کی راجدھانی ایودھیا پُری میں سُکھ سے بسنے لگے۔

رام درس لگ لوگ سب کرت نیم اُپباس
تج تج بھوشن بھوگ سُکھ جیئت اودھی کی آس

رام جی کے درشن کے نمت سب لوگ نیم اور برت کرنے لگے۔

وہ سب زیوروں اور بھوگ ولاس کو چھوڑ کر اس آستا پر جی رہے ہیں۔
کہ چودہ برس کی میعاد ختم ہونے پر شری رام جی کے درشن ہوں گے۔

سیچو سیوک بھرت پر بودھے ۔ نج نج کاج پائے سکھ اودھے
پُنی سکھ دینہی بول لگھو بھائی ۔ سونپی سکل ماتو سیو کائی

منتریوں اور اُتم سیوکوں کو بھرت جی نے سمجھایا۔ وہ سب
سیکھ (ہدایت) پاکر اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ پھر چھوٹے
بھائی شترگھن جی کو بلاکر شکشا دی اور سب ماتاؤں کی سیوا کا کام
انہیں سنبھال دیا۔

بھو سُر بول بھرت کر جورے ۔ کر پرنام بینے پتے بہورے
اونچ نیچ کارج بھل پوچو ۔ آیسو دیب نہ کرب سنکوچو

براہمنوں کو بُلاکر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ اور اُنکی
استھا کے انوسار بنتی اور پرارتھنا کی کہ آپ لوگ چھوٹا بڑا بھلا بُرا کوئی
بھی کام ہو اس کے لئے مجھے آگیا دینے میں کسی پرکار کا سنکوچ (لجا)
ہچکچاہٹ، پس و پیش) نہ کرنا۔

پرجن پُرجن پرجا بولائے ۔ سمادھان کر سبس لسائے
سانج گے گر گیہہ بہوری ۔ کر ڈنڈوت کہت کر جوری

پھر بھرت جی نے نگر نواسیوں کو اور پریوار کے لوگوں کو سب پرجا
کو بُلاکر اُنکی دھیرج بندھائی اور اُن کو سُکھ پوروک بسنے کی سہولیات
دیں۔ پھر چھوٹے بھائی شترگھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے اور ڈنڈوت
پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

ایسُں ہوئے تو رہوں سنیما ۔ بولے مُنی تن پُلک سپیما
سمجھب کہب کرب تمہہ جوئی ۔ دھرم سار جگ ہوئیہی سوئی

اگر آپ آگیا دیں۔ تو میں بھی نیم سے رہوں! یہ سُن کر مُنی
وششٹ جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ ہے
تات! تم وہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سنسار میں
دھرم کا سار ہوگا۔

سُن سکھ پائے اسیس مُنی گنگ بول تراتہ سادھ

سنگھاسن پر پربھو پادُکا بیٹھا رہے نر اُپادھ

گرو جی کی شکشا اور بڑی آشیرواد پاکر بھرت جی نے جیوتشیوں
کو بلایا اور شبھ دن اور شبھ مہورت سادھ کر پربھو شری رام چندر جی کی
کھڑاؤں کو بغیر کسی دُکھ کے سنگھاسن پر براجت کر دیا۔

رام مات گُر پد سر نائی ۔ پربھو پد پیٹھ رجا ایس پائی
نندی گرام کر پرن کُٹیرا ۔ کینہہ نواس دھرم دُھر دھیرا

پربھو شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے اور گرو وششٹ
جی کے چرنوں میں سر نواکر اور پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں
کی آگیا پاکر دھرم دُھر ندھر شری بھرت جی نے نندی گرام میں پتوں
کی کٹیا بنائی۔ اور اس کٹیا میں نواس کیا۔

جٹا جوٹ سر مُنی پٹ دھاری ۔ مہی کھن کُس سانتھری سنواری
اسن بسن باسن برت نیما ۔ کرت کٹھن رشی دھرم سپریما

سر پر جٹاؤں کا جوڑا بنالیا۔ مُنیوں کے سے مرگ چھالا آدک
بستر دھارن کئے۔ زمین کو کھود کر کُشا کا بچھونا بنایا۔ بھوجن۔ بستر،
برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشیوں کے کٹھن دھرم
کا پالن کرنے لگے۔

بھوشن بسن بھوگ سُکھ بھوری ۔ من تن بچن تجے تن توری
اودھ راج سُر راج سہائی ۔ دسرتھ دھن سُن دھند لجائی
تیہیں پُر بست بھرت بنُو راگا ۔ چنچریک جیمے چمپک باگا
رہ بلاس رام انوراگی ۔ تجت بمن جیمے جن بڑ بھاگی

بھرت جی نے گہنے کپڑے، بھوگ اور سب سُکھوں کو من
تن بچن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دیو راج
اندر بھی دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دشرتھ جی کی مال و دولت
کو سُن کر کبیر بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت
جی بیراگت ہوئے بستے ہیں۔ مانو جیسے چمپا کے باغ میں بھونرا رہتا ہے۔
شری رام چندر جی کے پیارے بڑ بھاگی بھگت ونشی کے بھوگ ولاس
اور دکھن زوال کرتے کی نہایت تیاگ دیتے ہیں۔

رام نیم بھاجن بھرت ٹرسے اُنہیں کر توتی

چانک ہنس سراہیت ٹیناک بیبیک ببھوتی

پھر بھرت جی تو خود شری رام چندر جی کے پریم کے پاتر ہیں۔ اُن کے لئے ایسی کرنی کون سی بڑی بات ہے! ارتھات اُن کا ایسے نیم برتوں کا پالن کرنا ایک سادھارن سی بات ہے۔ پرتھوی کا جل نہ پینے کا ہٹھ کرنے سے پپیہے کی اور دودھ کو پانی سے الگ کر دینے کی کلا سے ہنس کی بھی سراہنا ہوتی ہے۔ (بھرت جی کی سراہنا صرف نیم اور برت کا پالن کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی سراہنا تو شری رام جی کے پرتی سچے پریم کے کارن ہوتی ہے۔ ہٹھ پوروک کئی پرکار کے برتوں کا پالن تو لیشو پنچھی اور دُشٹ منش بھی کر پاتے ہیں)

دیہہ دنہوں دن دُو بر ہوئی۔ گھٹئی تیج بل مُکھ چھبی سوئی
نت نو رام پریم پن پینا۔ بڑھت دھرم دل مَن نہ ملینا

بھرت جی کا شریر دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ پرنتو تیج اور بل نہیں گھٹتا ہے۔ چہرے کی آب ویسے ہی بنی ہوئی ہے۔ شری رام چندر جی کے پریم کا پرن نت پرتی نیا اور درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ دھرم کا بل بڑھتا ہے۔ اور من کبھی اُداس نہیں ہوتا۔

جمے جل گھٹت سرد پرکاسے۔ بلست بیتس زنج بکاسے
سم دم سنجم نیم اُپاسا۔ نکھت بھرت ہیہ بمل اکاسا

جیسے موسم سرما کے آنے پر جل گھٹتا ہے۔ کنتو بینت شوبھا پاتے ہیں۔ اور کمل کھلتے ہیں۔ شم دم سنیم نیم اور برت آدی بھرت جی کے نرمل ہردے آکاش کے تارا گن ہیں۔

دھرو بسواس اودھی راکا سی۔ سوامی سُرتی سُر بیتھی بکاسی
رام پریم بدھو اچل ادوشا۔ سہت سماج سوہ نت چوکھا

وشواس ہی اُس آکاش میں دھرو تارا ہے۔ چودہ برس کی میعاد کا دھیان پورنماشی کے سمان ہے۔ اور سوامی شری رام جی کی سمرتی کہکشاں ہے۔ شری رام جی کا پریم اچل اور دوش رہت (چندرما میں جو سیاہی اُس سے رہت) چندرما ہے۔ جو اپنی سماج سمیت نت اجری سندر شوبھا پا رہا ہے۔

بھرت رہنی سمجھن کرتوتی۔ بھگتی برتی گن بمل ببھوتی
برنت سکل سکچی ہیا۔ سیس گنیش گرا گم ناہیں

بھرت جی کا رہن سہن و سمجھ، کرنی، بھگتی، ویراگ بھاؤ، گن اور نرمل بڑائی۔ ان سب کا ورنن کرنے میں سبھی کوی ہچکچاتے ہیں۔ کیوں کہ اُن کی مہما کا ورنن کرنے میں تو شیش، گنیش، اور سرستی جی کو بھی پہنچ نہیں۔ پھر پراکرت کویوں کی تو بات ہی کیا۔

نت پوجت پربھو پانوری پریتی نہ ہردے سمات
ماگ ماگ آئیس کرت راج کاج بہو بھانت

وہ ہر روز پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کا پوجن کرتے ہیں۔ اُنکے ہردے میں پریم سماتا نہیں ہے۔ کھڑاؤں سے آگیا مانگ کر وہ سب پرکار سے راج کا کام کرتے ہیں۔

پلک گات ہیہ سیا رگھوبیرو۔ جیہہ نام جپ لوچن نیرو
لکھن رام سیا کانن بسہیں۔ بھرت بھون بسی تپ تن کسہیں

بھرت جی کا شریر پریم کے مارے سدا پلکت رہتا ہے۔ ہردے میں سدا سیتا رام جی براجتے ہیں۔ جیبھہ سدا رام نام جپتی رہتی ہے۔ نیتروں میں پریم آنسو چھائے رہتے ہیں۔ لکشمن سیتا اور رام جی تو بن میں رہتے ہیں۔ لیکن بھرت جی گھر میں ہی رہ کر تپ کا جیون بسر کر کے شریر کو سکھاتے ہیں۔

دوؤ دسی سمجھ کہت سب لوگو۔ سب بدھی بھرت سراہن جوگو
سن برت نیم سادھو سکچاہیں۔ دیکھ دسا مُنی راج لجاہیں

دونو طرف کی دشا پر وچار کر کے سب لوگ کہتے ہیں۔ کہ بھرت جی سب پرکار سے سراہنے کے یوگیہ ہیں۔ اُنکے برت اور نیم کو دیکھ کر سادھو لوگ بھی لجاتے ہیں۔ اور اُنکی دشا کو دیکھ کر منیشور بھی شرماتے ہیں۔

پرم پنیت بھرت آچرنو۔ مدھر منج مد منگل کرنو
ہرن کٹھن کلی کلش کلیشو۔ مہا موہ رجنی دلن دنیسو

بھرت جی کا پرم پوتر آچار بہت مدھر سندر اور آنند منگل کرنے والا ہے۔ کلجگ کے کٹھن پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اور مہا موہ روپی راتری

کا ناش کرنے والا مانو سورج ہے

پاپ پنج کنجر مرگ راجو۔ سمن سکل سنتاپ سماجو
جن رنجن بھنجن بھو بھارو۔ رام سنیہہ سدھا کر سارو

(بھرت جی کا آچرن) پاپ روپی ہاتھیوں کے جھنڈوں کو مار بھگانے والا سنگھ روپ ہے۔ سب دکھوں کے سماج کا ناش کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سنسار کے دکھوں کو دور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم روپی چندرما کا سار (آب حیات) ہے۔

سیارام پریم پیوش پورن ہوت جنم نہ بھرت کو
منی من اگم جم نیم سم دم وشم برت آچرت کو
دکھ داہ دارد دمبھ دوش سجس مس اپہرت کو
کلی کال تلسی سے سٹھنہہ ہٹھ رام سنمکھ کرت کو

اگر شری سیتا رام جی کے پریم امرت سے پری پورن بھرت جی کا جنم اس سنسار میں نہ ہوتا تو جو یم نیم اور شم دم آدی کٹھن برت ہیں اور جن کا پالن کرنا منی جنوں کے لئے بھی سہج نہیں۔ ایسے برتوں کا پالن پھر کون کرتا؟ اپنے سندر یش کے بہانے دکھ سنتاپ دردِ دِرتا آدی دمبھ آدی دوشوں کو کون ہرن کرتا؟ اور کلجگ میں مجھ تلسی داس جیسے ادھم جیووں کو کون ہٹھ پوروک شری رام جی کی شرن میں لے آتا!

بھرت چرت کر نیم تلسی جو سادر سنہیں
سیارام پد پریم اوس ہوئے بھو رس برتی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) سنیں گے۔ اُن کو سنسار کے سبھی وشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ اور شری سیتا رام جی کے چرنوں میں پریم ہوگا۔
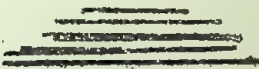
ماس پاراین۔ اکیسواں وشرام۔ ایودھیا کانڈ سماپت ہوا
تلسی راماین انک حصہ اول سماپت ہوا

شری رگھوناتھ چالیسہ

لیکھک کوی لوک ناتھ دل

دوہا

جے شری رگھوکل مکٹ منی راگھویندر رگھوناتھ
بسو ہردیہ میں جگت میا جنک للی کے ساتھ

دوہا

سکھد سروپ انوپ پربھو سکھ ساگر سکھ دھام
من وانچھت پھل دیجئے رگھوپتی راجہ رام

چوپائی

جے جے رگھو ونش دلارے۔ رگھوکل مکٹ منی اجیالے
بھوسندھو سے تارن ہارے۔ بھگت جنوں کے پرم سہارے

جے جے شری رگھوکل بھوشن۔ جانکی ولبھ جانکی جیون
جے جے سر نر منی من رنجن۔ بھو بھئے ہاری کھل دل گنجن

جے جے مریادا پرشوتم۔ نارائن نرپتی نروتم
رگھوکل شوبھا رگھوکل چندن۔ دشرتھ سُت دس دوش نکندن

جے رگھوناتھ کنور اودھیشور۔ جے رگھوویر پریہ کر تیشور
جے سرتی سر بھوپ منوہر۔ سندر روپ انوپ منوہر

جے سیاکیت پتی سر نایک۔ جے سکھ ساگر جے سکھدایک
جے پرن پالک بنو سہایک۔ تم رکھشک ہم جن سر نایک

پنکج سدرس نین تمہارے۔ کارے کجرارے متوارے
مدھر منوہر ادبھت نیارے۔ کرونا رس برساون ہارے

نیل امبج سم ورن تمہارا۔ نیل منی سدرش اجیارا
مکراکرت کنڈل اتی سندر۔ رتن جڑت منی چھجت منوہر

ادھیں گج مکتا ولی سوہے۔ گھٹنوں تاب رتناولی شوبھے
شبھ ویجنتی مال سہاوے۔ نرکھ اندر کا دھنش لجاوے

تلک للاٹ پہ شوبھا پاوے۔ جیوں آکاش پہ چندر سہاوے
شانتی کھشما دیا کے ساگر۔ شبھ گن آگر وشوا وجاگر

مات پتا کے آگیا کاری۔ گئو براہمن رکھشا ورت دھاری
تاڑکا مار سبا ہو مارا۔ وکٹ نساچر دل سنگھارا

سنگ شلا کے چرن چھوہایا۔ کی پروان ناری کی کایا
ترن سمان شو دھنش اٹھایا۔ پرشورام کا مان مٹایا

رگھوکل ریتی پہ پشپ چڑھائے۔ وچن نبھایا بن کو دھائے
کھبوٹ چرن دھوئے ہرشایا۔ بردھن نے درشن دھن پایا

اگن بان جب چلے تمہارے۔ سنگھ سمان جب تم للکارے
کھشن میں کھر دوکھشن سنگھارے۔ جے بن باسی راج دلارے

جب ماریچ نے جال بچھایا۔ راون نے ہرلی چھایا مایا
کر پر بھگت کھگیس جلایا۔ کرونا کر نج دھام پٹھایا

پمپا سر پر شبوری تاری ۔ ہنوتی پر سے بھینٹ تمہاری
کپسکندھا سگریو اُبھارا ۔ شرپتی سُت بالی سنگھارا

بھگت بھبھیکشن شرن میں آیا ۔ سو تم کنٹھ سے اُسے لگایا
یودھا کمبھ کرن کو مارا ۔ مہابلی راون کو سنگھارا

نل نیل ہنومنت کے سوامی ۔ انگد جاموونت کے سوامی
تم ہو وندت وید دوارا ۔ تم دیوتوں کا پرم سہارا

وید روپی سندھو منتھنے سے ۔ تم رتّی گل ہیں روی سم چمکے
جے جے رتّی گل کے اُجیالے ۔ وندنیہ پریہ اشٹ ہمارے

تُم نے پتت جنوں کو تارا ۔ دُکھی جنوں نے تمہیں پُکارا
کہت کوی دل سانچ سکارے ۔ کرپا کرو رگھو ونش دولارے

وہا نینوں میں بس جایئے کوشلیش اودھیش
کرُونا درشٹی کیجیئے کرُونا ندھی کرونیش

آرتی

(دیپک کوی دل)

جے رگھُوناتھ ہرے ۔ جے جے رگھُوناتھ ہرے
نام کا رس جو پیوے ۔ بھو سندھو سے ترے جے جے

جے رگھُوکل اُجیارے جے رگھُوکل بھوشن
دشرتھ راج دولارے کوشلیا نندن جے جے

راگھویندر رگھُوناٹک رگھُوکُل تلک متی
رگھوپتی رگھُوور راگھو یودھا ۔ جسوی جے جے

کنچن مکٹ سُشوبھت رتن جٹت سُندر
کانن کُنڈل ادھ بھُت اُرمالا من ہر جے جے

نینن کی شوبھا پر روی ششی بلہاری
پریہ مکھ کی پریہ چھبی پر کوٹی مدن واری

کوٹل کر کملوں میں دھُنش بان ساجے
شری متھلیش کماری وام انگ ساجے جے جے

دینا ناتھ دیا پتی دینن ہتکاری
دین دیال دیاندھی دانو سنگھاری جے جے

نینن ابھا گے چکورے چندر کی تم جیوتی
انچل میں بھر لائے شردھا کے سُمن موتی جے جے

نردھن کے انچل میں بھگتی رتن بھر دو
کہت کوی دل نندن کرُونا درشٹی کردو

جے جے جے

آرنیہ کانڈ

मूलं धर्मतरोर्विवेक जलधेः पूर्णेन्दुमानन्ददं
वैराग्याम्बुज भास्करं ह्यघघन ध्वान्तापहं तापहम्
मोहाम्भधर पूग पाटन विधौ स्वः सम्भवं शंकरं
वन्दे ब्रह्म कुलं कलङ्क शमनं श्रीराम भूप प्रियम्
॥ १ ॥

شلوک !

مُولم دھرم ترو وویک جلدھیہ پورن اِندم آنندم
ویراگیہ امبُج بھاسکرم ہی اگھگھن دھنوان تاپہم تاپہم
موہ امبھودھر پگ پاٹن ودھو سو سمبھوم شنکرم
بندے برہم کُلم کلنک شمنم شری رام بھُوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مُول ۔ وویک روپی سمندر کی امنگ بڑھانے والے پورن چندرما ویراگ روپی کمل بن کے کھلانے والے سُوریہ دیو ۔ پاپ سے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں (ادھیاتمک آدی دیوک ۔ ادھی بھوتک) کو ہرنے والے ۔ موہ روپی ۔ بادلوں کی گھٹا کو چھن بھن کرنے کی کریا میں آکاش سے پیدا ہوئی ۔ وایو سروپ برہما جی کی کُل میں پیدا ہونے والے اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شنکر جی کی میں بندنا کرتا ہوں ۔

मान्द्रानन्दपयोद सौभ गतनुं पीताम्बरं सुन्दरं
पाणौ बाण शरासनं कटिलसतूणीर भारं वरम्
राजीवाय तलोचनं धृतजटा जूटेन संशोभितं
सीता लक्ष्मण संयुतं पथिगतं रामाभिरामं भजे
॥ २ ॥

شلوک ۲

ساندر آنندپیو دسوبھگ تنم پیتامبرم سُندرم
پانو بان شراسنم کٹی لست تو نیر بھارم ورم
راجی وایت لوچنم دھرت جٹا جُوٹین سنشوبھتم
سیتا لکشمن سنیُتم پتھیگتم رام ابھیرامم بھجے ۔

ترجمہ

جن کا شریر جل سہت گھنے میگھ کے سمان سُندر اور آنند گھن ہے ۔ جو سُندر پیتامبر دھارن کئے ہیں جن کے ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں ۔ کمر میں ترکش کے بوجھ سے شوبھا پا رہی ہے کمل کے سمان وشال جن کے نیتر ہیں مستک پر جٹا جُوٹ دھارن کئے ہیں ۔ اُن شوبھائمان شری سیتا جی اور لکشمن جی سمیت مارگ پر چلے جاتے ہوئے آنند دینے والے شری رام چندر جی کو میں بھجتا ہوں ۔

سورٹھا

اُما رام گن گوڑھ پنڈت مُنی پاویں برتی
پاویں موہ بمُوڑھ جے ہری بمکھ نہ دھرم رتی
ہے پاربتی! شری رام جی کے گن گوڑھ ہیں پنڈت اور مُنی

رگ اُن گنوں کو سمجھ کر ویراگ پراپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان سے بمکھ ہیں اور جن کی دہرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ مہا مُورکھ بھگوان کے گنوں کو سُن کر موہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

چوپائی

پُر نر بھرت پریتی میں گائی ۔ متی انوروپ انوپ سہائی
اب پربھو چریت سنہو اتی پاون ۔ کرت جے بن سُر نر منی بھاون

میں نے اپنی بدھی کے انوسار پُر واسیوں اور بھرت جی کے لاثانی اور سُندر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پربھو رام چندر جی کے پرم پوتر چرتر کو سُنو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرتر دیوتا، منش اور منیوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار چُن کُسم سہائے ۔ نج کر بھوشن رام بنائے
سیتہہ پہرائے پربھو سادر ۔ بیٹھے پھٹک سلا پر سُندر

شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سُندر پھول چُن کر طرح طرح کے گہنے بنائے اور سُندر شفاف شلا پر بیٹھے ہوئے پربھو نے بڑے پریم کے ساتھ وہ گہنے سیتا جی کو پہنائے۔

۲
سُرپتی سُت دھر بایس بیشا ۔ سٹھ چاہت رگھوپتی بل دیکھا
جمی پپیلیکا ساگر تھاہا ۔ مہا مندمتی پاون چاہا

دیوراج اندر کے مہا نیچ جینت نامی پُتر نے کوّے کا شریر دھارن کرکے پربھو شری رام چندر جی کے بل کی پریکشا کرنے کی چیشٹا کی (بُرا ارادہ من میں ٹھانا) جیسے مہا مُورکھ چیونٹی سمندر کا تھاہ پانا چاہتی ہے۔

۳
سیتا چرن چونچ ہت بھاگا ۔ مُورکھ مندمتی کارن کاگا
چلا رُدھر رگھونایک جانا ۔ سینک دھنش سایک سندھانا

وہ مُورکھ مندمتی پربھو کے بل کی پریکشا کرنے کیلئے بنا ہوا کوّا سیتا جی کے چرنوں میں چونچ مار کر بھاگا۔ جب خون بہہ نکلا تب شری رگھوناتھ نے جانا اور دھنش پر سرکنڈے کا بان چڑھایا۔

دوہا
اتی کرپال رگھونایک سدا دین پر نیہہ
تا سن آئے کینہہ چھل مورکھ اوگن گیہہ

دیکھو۔ جو پرم کرپالو شری رگھوناتھ جی سدا ہی دین دکھیوں سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دوشوں کے بھنڈار مورکھ جینت نے آ کر چھل کیا۔

پریرت منتر برہم سر دھاوا ۔ چلا بھاج بایس بھے پاوا
دھر نج رُوپ گیئو پت پاہیں ۔ رام بمکھ راکھا تیہہ ناہیں

منتر سے پریرا ہُوا وہ برہم بان دوڑا۔ کوّا ڈرتا ہوا بھاگ چلا۔ وہ اپنا اصلی رُوپ دھارن کرکے اپنے پِتا کے پاس گیا۔ لیکن شری رام جی کا ورودھی جان کر (مخالف جان کر) دیوراج اندر نے اُسے پناہ نہ دی۔

بھا نراس اُپجی من تراسا ۔ جتھا چکر بھے رشی دُرباسا
برہم دھام سوپر سب لوکا ۔ پھرا شرمت بیاکُل بھے سوکا

تب وہ نراش ہو گیا۔ اُس کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔ جیسے راجہ امبریکھ کو ستانے کے کارن وشنو بھگوان کے چکر کے ڈر کے مارے مُنی دُرباسا بھے بھیت ہوئے تھے وہ برہم لوک و شو لوک آدی سب لوکوں میں تھکا ماندہ بھے شوک سے بیاکُل ہُوا بھاگتا پھرا۔

۲
کاہُوں بیٹھن کہا نہ اوہی ۔ راکھ کو سکئے رام کر دروہی
ماتو مرتیو پِتو سمن سمانا ۔ سُدھا ہوئے بِش سُنو ہری جانا

پرنتو کسی نے اس کو بیٹھنے تک کو بھی نہ کہا شری رام جی کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ! سُنئے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا تو موت بن جاتی ہے۔ اور پتا اس کا کال دیو (یم راج) کے سمان بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی زہر بن جاتا ہے۔

۳
منتر کرے سمن رپو کے کرنی ۔ تاں کہتہ بندھ ندی بیترنی

سب جگ تاہی اَبھوتے تاتا ۔ جو رگھوبیر بمکھ سُنو بھراتا

اس کا ہتر سینکڑوں دشمنوں کی سی کرنی کرنے لگتا ہے اس کے لیئے ویتری گنگا جی یم پُر کی ویترنی ندی کے سمان ہو جاتی ہے ۔ ہے بھائی ! سنیئے ۔ جو شری رگھوناتھ جی سے بمکھ ہوتا ہے ۔ اس کے لیئے سارا جگت اگنی سے بڑھ کر داہ کارک ہو جاتا ہے ۔

(دوہا)

جم جم دکھا جیت شاپ سُت بیاکُل آرت دین
تم تم دھاوت رام پُر کھا پیچھے پرم پربین

جیسے جیسے نارد کا پُتر جینت نہایا بیاکُل اور بہت ہی دین دُکھی ہوا بھاگتا جاتا ہے ۔ تیسے تیسے پرم پروین رام بان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے ۔

ناردو دیکھا بِکل جینتا ۔ لاگ دیا کومل چت سنتا
دور ہی تے پرکھو سُت بھس بناوا ۔ کہیج بات بہو بدھی سمجھاوا

نارد جی نے جینت کو نہایا بیاکُل دیکھا ۔ انہیں دیا آگئی کیونکہ سادھو سنتوں کے چت بڑے کومل ہوتے ہیں ۔ انہوں نے دور ہی سے جینت کو شری رام جی کا سندر ریتی کہہ سُنایا ۔ اور اُسے بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سمجھایا ۔

پھوا شرت رام پہیں تاہی ۔ کہیسی پکار پرنت ہت پاہی
سُن مُنی بچن ناپ پد ماتھا ۔ آترا جہتہ کرپال رگھوناتھا

نارد جی نے سمجھا کر اُسے تُرنت شری رام چندر جی کے پاس بھیج دیا ۔ اور اُسے سمجھایا کہ جا پکار کر یہ کہنا کہ ہے شرناگتوں کے رکھشک ! میں آپ کی شرن میں آیا ہوں ۔ میری رکھشا کیجیئے جینت نے مُنی نارد کے بچن سُن کر ویسا ہی کیا اور وہ وہاں گیا ۔ جہاں کہ شری رگھوناتھ جی کرپالو بھگوان براجمان تھے ۔

اتُر سیھے گہیسی پد جائی ۔ تراہی تراہی دیال رگھورائی
اتُلت بل اتُلت پربھتائی ۔ میں متی مند جانی نہیں پائی

بہت ہی دُکھی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری رام جی کے چرن پکڑ لیئے ۔ اور کہا ۔ ہے دیالو رگھوناتھ جی ! رکھشا کیجیئے ۔ آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پربھاؤ کو میں مند بدھی جان نہیں پاتا تھا ۔

نج کرت کرم جنت پھل پایوں ۔ اب پربھو پاہی شرن تاک آیوں
سُن کرپال اتی آرت بانی ۔ ایک نین کر تجا بھوانی

میں نے اپنی کرتوت کا پھل پالیا ہے ۔ ہے پربھو ! میں آپ کی شرن آیا ہوں ۔ میری رکھشا کیجیئے ۔ ہے پاربتی ! کرپالو بھگوان شری رام چندر جی نے اس کی دُکھ بھری فریاد کو سُن کر اُسے ایک آنکھ سے کانا کر کے چھوڑ دیا ۔

سورٹھا

کینہہ موہ بس دروہ جدپی تیہی کر بدھ اُچت
پربھو چھاڑیو کر چھوہ کو کرپال رگھوبیر سم

اس نے اگیان وش پربھو سے دروہ کیا تھا ۔ اگرچہ اس کو مار دینا ہی چاہیئے تھا ۔ تو بھی پربھو شری رام چندر جی نے کرپا کر کے اُسے چھوڑ دیا ۔ شری رگھوبیر جی کے سمان کرپالو اور کون ہوگا ۔

رگھوپتی چترکوٹ بس ناناں ۔ چرت کیئے شُرتی سُدھا سماناں
بہوری رام اس من اَنُماناں ۔ ہوئیہیں بھیر سب ہی موہی جاناں

چترکوٹ میں رہ کر شری رگھوناتھ جی نے بہت سے چرتر کیئے جو کانوں کو سُکھدایک اور امرت کے سمان پرم منوہر تھے پھر کچھ سمے بعد شری رام چندر جی نے من میں وچار کیا ۔ کہ مجھے سب لوگ جان گئے ہیں ۔ (ایودھیا واسی اور جنک پوری واسی بھی ہمارے ٹھکانے کو دیکھ گئے ہیں) اس لئے یہاں لوگوں کے آنے جانے کے کارن بڑی بھیڑ رہا کرے گی ۔

سکل مُنِنہہ سن بدا کرائی ۔ سیتا سہت چلے دوؤ بھائی
اتری کے آشرم جب پربھو گیؤ ۔ سُنت مہا مُنی ہرشت بھیؤ

اس لئے سب مُنیوں سے وداع مانگ کر سیتا جی سمیت دونو بھائی وہاں سے چل دیئے ۔ جب مُنی اتری جی کے آشرم میں

پربھو گئے تو اُن کے آنے کی خبر سُن کر مہامُنی اتری جی بڑے پرسن ہوئے۔

۳

پُلکت گات اتری اُٹھ دھائے۔ دیکھ رام آتر چل آئے
کرت دنڈوت مُنی اُر لائے۔ پریم باری دوؤ جن انہوائے

پُلکت شریر ہو کر اتری جی اُٹھ دوڑے انہیں دوڑے آتے دیکھ کر شری رام چندر جی بھی تیزی سے۔ دنڈوت پرنام کرتے ہوئے ہی شری رام جی کو مُنی اتری نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم آنسوؤں کے جل سے دونو بھائیوں کو تر بہتر کر دیا۔

۴

دیکھ رام چھبی نین جُڑانے۔ سادر نج آشرم تب آنے
کر پوجا کہہ بچن سُہائے۔ دیئے مُول پھل پربھو من بھائے

شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر مُنی جی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ تب وہ اُن کو آدر ستکار کر کے اپنے آشرم میں لے آئے۔ اُن کی پوجا کر کے مُنی اتری نے سُندر بچن کہہ کر پربھو کو کند مُول پھل دیئے۔ جو پربھو شری رام چندر جی کے من کو بہت بھائے۔

سورٹھا

پربھو آسن آسین بھر لوچن شوبھا نرکھ
مُنی بر پرم پربین جوڑ پانی استُتی کرت

پربھو آسن پر بیٹھے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو جی بھر کر آنکھوں سے دیکھ کر پرم چتر منیشور، اتری جی ہاتھ جوڑ کر استُتی کرنے لگے۔

چھند (۱)

نمامی بھگت وتسلم۔ کرپالو شیل کوملم
بھجامی تے پد امبوجم۔ اکامنام سودھام دم

ہے بھگت وتسل! ہے کرپالو! ہے کومل سبھاو میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے نشکام بھگتوں کو موکش پد دینے والے! میں آپ کے چرن کملوں کو بھجتا ہوں۔

۲

نکام شیام سُندرم۔ بھوامبو ناتھ مندرم
پھُلل کنج لوچنم۔ مدادی دوش موچنم

آپ اتی انت شیام سُندر ہیں۔ بھو ساگر کو متھن کرنے کے لیئے مندراچل روپ ہیں۔ کھلے ہوئے کمل کے سمان آپ کے نیتر ہیں اور آپ اہنکار آدی دوشوں کا ناش کرنے والے ہیں۔

۳

پرلمب باہو بکرمم۔ پربھو اپرمیئے ویبھوم
نشنگ چاپ سائکم۔ دھرنگت ترلوک نائکم

آپکی لمبی بھجاؤں کا بل اور آپ کا بدھی سے اگوچر ایشوریہ (ٹھاٹھ باٹھ) ہے آپ ترکش دھنش بان دھارن کرنے والے تینوں لوکوں کے سوامی ہیں۔

۴

دنیش ونش منڈنم۔ مہیش چاپ کھنڈنم
منیندر سنت رنجنم۔ سُراری بِرند بھنجنم

سُوریہ ونش کو شوبھا دینے والے اور شو جی کے دھنش کو توڑنے والے ہیں۔ منیشوروں اور سنتوں کو آنند دینے والے اور دیوتاؤں کے شترُوؤں کی سینا کا ناش کرنے والے ہیں۔

۵

منوج ویری وندتم۔ اجادی دیو سیوتم
وشُدھ بودھ وگرہم۔ سمست دوش ناپہم

کام دیو کے شترُو شو جی آپ کی بندنا کرتے ہیں۔ برہما آدی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ شُدھ گیان بھوشن ہیں اور سارے دوشوں کا ناش کرنے والے ہیں۔

۶

نمامی اندرا پتم۔ سُکھاکرم ستا نگتم
بھجے ساشکتی سانوجم۔ شچی پتی پریا نوجم

ہے لکشمی پتی! ہے سُکھوں کے بھنڈار! ہے ستپُرشوں کی گتی! میں آپکو نمسکار کرتا ہوں ہے شچی پتی اندر کے چھوٹے بھائی بامن جی آپکی آدی شکتی سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت آپ کو میں بھجتا ہوں۔

श्री राम स्तुति

नमामि भक्त वत्सलं । कृपालु शील कोमलं ॥
भजामी ते पदाम्बुजं । अकामिनां स्वधामदं ॥ १ ॥
निकाम श्याम सुन्दरं । भवाम्बुनाथ मन्दरं ॥
प्रफुल्ल कंजैं लोचनँ । मदादि दोष मोचनँ ॥ २ ॥
प्रलंब बाहु विक्रमं । प्रभोऽप्रमेय वैभवं ॥
निषंग चाप सायकं । धरं त्रिलोक नायकं ॥ ३ ॥
दिनेश वंश मंडनं । महेश चाप खंडनं ॥
मुनीन्द्र संत रँजनं । सुरारि वृंद भँजनँ ॥ ४ ॥
मनोज वैरि वँदितँ । अजादि देव सेवितँ ॥
विशुद्ध बोध विग्रहँ । समस्त दूषणापहँ ॥ ५ ॥
नमामि इँदिरा पतिं । सुखाकरँ सताँ गतिं ॥
भजे सशक्ति सानुजँ । शची पति प्रियानुजँ ॥ ६ ॥
त्वदंघ्रि मूल ये नराः । भजंति हीन मत्सराः ॥
पतँति नो भवार्णवे । वितर्क वीचि सँकुले ॥ ७ ॥
ववविक्त वासिनः सदा । भजँति मुक्तये मुदा ॥
निरस्य इन्द्रियादिकँ । प्रयान्ति ते गतिं स्वकँ ॥ ८ ॥
तमेकमद्भुतँ प्रभुँ । निरीहमीश्वरँ विभुँ ॥
जगद्गुरुँ च शाश्वतँ । तुरीयमेव केवलँ ॥ ९ ॥
भजामि भाव वल्लभँ । कुयोगिनाँ सुदुर्लभँ ॥
स्वभक्त कल्प पादपँ । समँ सुसेव्यमन्वहँ ॥ १० ॥
अनूप रूप भूपतिं । नतो ऽहमुर्विजापतिं ॥
प्रसीद मे नमामि ते । पदाब्ज भक्ति देहि मे ॥ ११ ॥
पठँति ये स्तवँ इदँ । नरादरेण ते पदँ ॥
व्रजँति नात्र सँशयँ । त्वदीय भक्ति सँयुताः ॥ १२ ॥

تودگھر مُول یے نراہ ۸ بھجنتی ہین متسراہ
پتنتی نو بھوابدنو یے : وِترک بیج سنکائیے

آپ کے چرنوں کو جو لوگ حسد رہت ہوکر بھجتے ہیں
وہ ترک وترک (انیک پرکار کے شک) روپی ترنگوں
سے پورن سنسار روپی سمندر میں نہیں گرتے۔ (ارتھات
وہ پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

بِوکت واسنہہ سدا۔ بھجنتی مُکتئے مُدا
نرسیہ اندریہ آدکم۔ پریانتی تے گتم سوکم

جو ایکانت واسی گوشہ نشین. تنہائی میں رہنے والے)
پُرش مکتی کے لئے پرسن من ہو کر ۶ اندریوں کو جیت کر آپ کو
بھجتے ہیں۔ وہ اپنے آتم سروپ کو پراپت ہوتے ہیں۔

۹

تمیکم ادبھُوتم پربھُم۔ نریہم الیشورم وِبھُم
جگدگرم چا شاشوتم۔ تُریکم ایو کیولم

آپ ایک ہی ادبھوت پرکرتی سے پرے، پربھو ہیں۔
سب سنکلپوں سے رہت اور سب کے سوامی ہیں۔ سرویاپک
اور جگت کے گرو ہیں۔ آد انت رہت و تینوں گُنوں سے پرے
ارتھات نرگُن ہیں۔ اور آپ اپنی ہی مہما میں پرتشٹھت ہیں۔

۱۰

بھجامی بھاو ولبھم۔ کُیوگینام سدُرلبھم
سوبھگت کلپ پادپم۔ سمم سسیوم انوہم۔

آپ بھاو کے پیارے ہیں (ارتھات آپ شردھا کے
بھوکے ہیں) اور وِشے بھوگوں میں لین پُرشوں کے لئے آپکی
پراپتی اسمبھو ہے۔ اپنے بھگتوں کے لئے اُن کی سب
کامناؤں کی پورتی کرنے والے کلپ برکش ہیں پکھشپات رہت
ارتھات سم بھاو سے سب کو دیکھنے والے ہیں۔ اور سدا
سُکھ پورک سیون کرنے یوگیہ ہیں۔ ارتھات آپکی بڑی
آسانی سے سیوا کی جاسکتی ہے۔ آپ کو میں سدا بھجتا ہوں۔

۱۱

انوپ روپ بھوپتم۔ نتو اہم اُرو جا ہم
پرسید مے نماسی نے۔ پدابج بھکتی دیہی مے

ہے لاثانی روپ والے! ہے پرتھوی کے سوامی! ہے
سیتاپتی! میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ میں
آپکو نمسکار کرتا ہوں۔ مجھے اپنے چرن کملوں کی بھگتی دیجئے۔

۱۲

پٹھنتی یے ستونگ ادم۔ نرادرین تے پدم
برجنتی ناترسنشیم۔ تو دئیہ بھکتی سنیتاہ

جو منش اس اُستتی کو آدر کے ساتھ (شردھا پُورک)
پڑھتے ہیں۔ وہ آپکی بھگتی میں لین ہو کر نسندیہہ (یقیناً)
آپکے پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

دوہا

بنتی کر مُنی نائے سر کہہ کر جور بہوری
چرن سروُرہ ناتھ جن کبہوں تجے متی موری

مُنی نے بنتی کر کے اور پھر سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے
ناتھ! میری بُدھی آپکے چرن کملوں کو کبھی نہ چھوڑے۔

چوپائی

انسوئیا کے پد گہی سیتا۔ ملی بہور سُسیل بنیتا
رشی پتنی من سکھ ادھیکائی۔ آسش دینے نکٹ بیٹھائی

پھر سُشیل اور نمرتا سمپن سیتا جی اتری جی کی پتنی ستی
شرومنی انسویا جی کے چرن پکڑ کر اُن سے ملیں۔ رشی کی پتنی
انسویا جی کے من میں بڑا ہی آنند ہوا۔ انہوں نے سیتا جی کو
آشیش دے کر اپنے پاس بٹھالیا۔

۲

دویہ بسن بھوشن پہرائے۔ جے نت نوتن امل سُہائے
کہہ رشی بدھو سرس مردُو بانی۔ ناری دھرم کچھو بیاج بکھانی

اور سیتا جی کو برہم لوک کے بستر اور گہنے پہنائے۔ جو
نت نئے نرمل اور سندر بنے رہتے ہیں۔ اسکے بعد رشی پتنی
انسویا جی میٹھی اور کومل بانی سے سیتا جی کو نمت بنا کر استری
دھرم کا کچھ ورنن کرنے لگیں۔

۳

ماتت پتا بھراتا ہتکاری ۔ پرنت پرد سب سُکھ راجکماری
امِت داتا بھرتا بیدیہی ۔ ادھم سو ناری جو سیو نہ تیہی

ہے راجکماری! ماتا پتا اور بھراتا یہ سب تھوڑی دُور تک ہی بھلائی کرنیوالے ہیں پرنتو ہے جانکی! پتی تو موکش رُوپی اننت سُکھ دینے والا ہے۔ وہ استری نیچ ہے جو پتی کی سیوا نہیں کرتی۔

۴

دھیرج دھرم متر اُر ناری۔ آپد کال پرکھیئہیں چاری
بردھ روگ بس جڑ دھن ہینا۔ اندھ بدھر کرودھی اتی دینا

دھیرج (استقلال) دھرم متر اور استری یہ چاروں مصیبت کے وقت ہی پرکھے جاتے ہیں۔ اگر پتی بوڑھا۔ روگی۔ مُورکھ و کنگال۔ اندھا۔ بہرہ۔ کرودھی۔ اور بہت لاچار بھی ہو

۵

ایسیہو پتی کر کئیں اپمانا۔ ناری پاو جم پر دکھ نانا
ایک دھرم ایک برت نیما۔ کایا بچن من پتی پد پریما

تو ایسے پتی کا بھی اپمان کرنے سے استری نرک میں گر کر طرح طرح کے دکھ پاتی ہے۔ تن بچن اور من سے پتی کے چرنوں میں سچا پریم کرنا ہی استری کا ایک ماتر دھرم ہے یہی ایک برت ہے۔ اور استری کے لئے یہی ایک نیم ہے۔ ارتھات پتی کی سیوا کے بغیر استری کے لئے اور کوئی کرتویہ نہیں)

۶

جگ پتی برتا چار بدھی اہہیں۔ بید پران سنت سب کہہیں
اُتم کے اس بس من ماہیں۔ سپنے ہُوں آن پرش جگ ناہیں

سنسار میں پتی برتا استریاں چار پرکار کی ہیں۔ وید پران اور سادھ مہاتما بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ اُتم پتی برتا استری وہ ہے جس کے من میں سدا ایسا بھاؤ بسا رہتا ہے کہ میرے پتی کے بغیر سپنے میں بھی دوسرا پُرش نہیں ہے (اس کا من تو سدا پتی کے چرنوں میں پریم وش لین رہتا ہے۔ پھر اُسے دوسرے پُرشوں کی پرتیتی کس طرح ہو۔ کیوں کہ من ہی کی پریرنا سے اندریاں اپنے اپنے وشیوں میں پرورت ہوتی ہیں۔ اور من ایک ہی ہے۔ اور وہ پتی کے چرنوں میں مگدھ ہو چکا ہے۔ پھر اُسے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پُرش کی پرتیتی کس طرح ہو سکتی ہے۔

۷

مدھیم پرپتی دیکھئے کیسیں۔ بھراتا پتا پُتر نج جیسیں
دھرم بچار سمجھ کل رہہی۔ سو نکرشٹ تریہ شُرتی اس کہہی

مدھیم (درمیانہ درجہ کی) پرکار کی پتی برتا استری پرائے پرش کو ایسے دیکھتی ہے۔ جیسے وہ اُس کے بھائی۔ پتا اور پُتر ہوں۔ ارتھات اپنے برابر کے پُرشوں کو بھائی سمجھتی ہے اپنی عمر سے کم والوں کو اپنے پُتر کے سمان اور اپنی عمر سے بڑے پُرشوں کو اپنے پتا کے سمان سمجھتی ہے۔ تیسرے درجے کی پتی برتا استری وہ ہے۔ جو دھرم کا وچار کرکے اور اپنے کُل کی مریادا نہ ٹوٹ جائے اس بھے کے کارن بچی رہتی ہے۔ وہ ان دو پرکار کی پتی برتا استریوں سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

۸

بنو اوسر بھے تے رہ جوئی۔ جانیہو ادھم ناری جگ سوئی
پتی بنچک پرپتی رتی کرئی۔ رورو نرک کلپ ست پرئی

جو استری من بچن کرم سے پتی کے چرنوں میں پریم نہیں کرتی پرنتو موقع نہ ملنے پر یا کسی پرکار کے بھے کے کارن دوسرے پُرشوں کے سنگ سے بچ کر پتی برتا بنی رہتی ہے۔ وہ جگت میں پتی برتا استریوں میں سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ پتی کو دھوکہ دینے والی استری جو پرائے پتی سے وشے آنند لوٹتی ہے۔ وہ تو سو کلپ تک رورو نرک میں پڑی رہتی ہے۔

۹

چھن سکھ لاگ جنم ست کوٹی۔ دکھ نہ سمجھ تیہی سم کو کھوٹی
بنو شرم ناری پرم گتی لہئی۔ پتی برت دھرم چھاڑ چھل گہئی

جو [illegible] کے آنند کے لئے سو کروڑ جنم جنمانتر کے دکھوں پر وچار نہیں کرتی۔ وہ استری سماج میں سب سے نیچ استری ہے۔ چھل چھوڑ کر پتی برت دھرم کو گرہن کرنے والی استری بنا ہی کسی سخت محنت (جپ تپ یوگ) کے موکش کو پراپت کرتی ہے

(۱۰)

پتی پرتیکول جنم جہہ جائی۔ بدھوا ہوئے پائے ترونائی

استری پتی کے پرتیکول چلتی ہے (ارتھات پتی جو آگیا دیتا ہے۔ اس سے بالکل اُلٹ کرتی ہے۔ سدا ہی پتی کی آگیہ کا النگھن کرتی ہے) وہ جہاں بھی جاکر جنم لیتی ہے۔ وہیں پوری جوانی میں ودھوا ہو جاتی ہے۔

سورٹھا

سہج اپاون ناری پتی سیوت سبھ گتی لہئی
جس گاوت شرتی چاری اجہوں تلسی کا ہری ہی پریہ

سبھاؤ سے ہی اشدھ استری پتی کی سیوا کرکے سہج ہی اُتم گتی کو پراپت کر لیتی ہے۔ پتی برت دھرم کا پالن کرنیکے کارن ہی آج بھی تلسی جی بھگوان کو پیاری ہے۔ چار وید اُس تُلسی جی کا یش گاتے ہیں۔

کبیرجی

پتی برتا میلی بھلی کالی کچُل کرُوپ
پتی برتا کے بیس پر واروں کوٹی سُروپ

سُنو سیتا تو نام سمر ناری پتی برت کرہیں
توہی پران پریہ رام کہیو کتھا سنسار ہت

ہے سیتا! تمہارے نام کا سمرن کرکے استریاں پتی برت دھرم کا پالن کریں گی۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پریہ ہیں۔ یہ کتھا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بھلائی کے لئے کہی ہے۔

سُن جانکیں پرم سُکھ پاوا۔ سادر تاسُو چرن سُر ناوا
تب مُنی سن کہہ کرپا ندھانا۔ آیسو ہوئے جاؤں بن آنا

جانکی جی نے انسویا جی کے اُپدیش کو سن کر بہت ہی سکھ پایا بڑے آدر کے ساتھ انہوں نے انسویا جی کو سر نوایا۔ تب مُنی اتری سے کرپا ندھان شری رام جی نے کہا۔ کہ آگیا ہو تو دوسرے بن میں جاؤں۔

۲

سنتت موپر کرپا کریہو۔ سیوک جان تجیہو جن نیہو
دھرم دھُرندھر پربھو کے باتی۔ سُنی سپریم بولے مُنی گیانی

مجھ پر آپ سدا کرپا کرتے رہنا اور سیوک جان کر پریتی نہ چھوڑنا۔ دھرم دھرندھر پربھو شری رام چندر جی کی باتیں سن کر گیانی مُنی پریم کے ساتھ بولے۔

۳

جاسُ کرپا اج سیو سندکادی۔ چہت سکل پرمارتھ بادی
تے تمہہ رام اکام پیارے۔ دین بندھُو مردو بچن اُچارے

جن کی کرپا کو برہما شیو اور سنک آدی تتو ودیا چاہتے ہیں۔ ہے رام جی! سو آپ نشکام پُرشوں کے بھی پیارے اور دین بندھو بھگوان مجھ سے اس پرکار کومل بچن کہہ رہے ہیں۔

۴

اب جانی میں شری چترائی۔ بھجی تمہہی سب دیو بہائی
جیہی سمان اتسیہ نہیں کوئی۔ تاکر سیل کس نہ اس ہوئی

اب میں نے لکشمی جی کی چترائی سمجھی۔ جنہوں نے سب دیوتاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا۔ جس (آپ) کے سمان اتیانترا اور کوئی نہیں ہے۔ اُن کا ایسا شیل سوبھاؤ بھلا کیوں نہ ہو۔

۵

کیہہ بدھی کہوں جاہُ اب سوامی۔ کہہو ناتھ تمہہ انتر جامی
اس کہہ پربھو بلوک مُنی دھیرا۔ لوچن جل بہہ پُلک سریرا

ہے سوامی! میں آپکو جانے کے لئے کس پرکار کہوں؟ ہے ناتھ آپ انتر یامی ہیں۔ آپ ہی کہئے! ایسا کہہ دھیر مُنی پربھو کو دیکھنے لگے۔ اُن کا شریر پلکت ہو گیا۔ اور نیتروں سے پریم جل بہہ نکلا۔

چھند

تن پُلک نربھر پریم پورن نین مکھ پنکج دیئے
من گیان گُن گوتیت پربھو میں دیکھ جپ تپ کا کیئے
جپ جوگ دھرم سموہ تیں نر بھگتی انوپم پاوئی
رگھُوبیر چرت پنیت نس دن داس تلسی گاوئی

مُنی اتری جی کا شریر پُلکت ہے۔ وہ پورن پریم پر نربھر ہیں۔ ارتھات وہ اتی انت پریم سے بھری پورن ہیں۔ اور نیتروں کو شری رام جی کے مکھ کمل میں لگائے ہوئے ہیں۔ مُنی من میں

سوچ رہے ہیں۔ کہ میں نے ایسے کون سے جپ تپ کئے ہیں جن کے پھل سروپ گیان اور گنوں سے انیت پربھو کے درشن ہوئے منش اس لاثانی بھگتی کو جپ یوگ اور دھرم سموہ سے پاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پوتر چرتر کو دن رات تلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

کلی مل سمن دمن من رام سجس سکھ مول
سادر سنہیں جے تنہہ پر رام رہہیں انوکول

شری رام چندر جی کا سندر یش کلجگ کے پاپوں کو ناش کرنے والا دمن کو قابو میں کرنے والا۔ اور سکھ کا مول ہے۔ شری رام جی اُن پر پرسن رہتے ہیں۔ جو لوگ آدر کے ساتھ اُن کے نرمل یش کو سنتے ہیں۔

سورٹھا

کٹھن کال مل کوس دہرم نہ گیان نہ جوگ جپ
پرہر سکل بھروس رام ہی بھجہیں تے چتر نر

یہ کٹھن کل جگ کا سماں پاپوں کا خزانہ ہے۔ اس میں نہ دہرم ہے۔ نہ گیان ہے۔ اور نہ یوگ اور جپ ہی ہے۔ سارے بھروسے کو چھوڑکر اس کل جگ میں جو لوگ شری رام جی کا ہی ایک ماتر بھجن کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

چوپائی

منی پد کمل نائے کر سیسا۔ چلے بن ہی سر نر منی ایسا
آگیں رام انج پنی پاچھیں۔ منی بر بیش بنے اتی کاچھیں

منی اتری جی کے چرن کملوں میں سیس نوا کر دیوتاؤں منشوں اور منیوں کے سوامی بن کو چل دیئے۔ آگے شری رام جی ہیں۔ اور پیچھے اُن کے چھوٹے بھائی لکشمن جی ہیں۔ دونوں ہی منیوں کا اُتم بھیس بنائے بہت ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

۲

اُبھئے بیچ شری سوہے کیسی۔ برہم جیو بچ مایا جیسی
سرتا بن گری اوگھٹ گھاٹا۔ پتی پہچان دیہیں بر باٹا

اُن دونوں کے بیچ سیتا جی اس پرکار شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پاتی ہے۔ ندی۔ بن پربت

اور درگم (دشوار گذار) گھاٹیاں سب اپنے مالک شری رام چندر جی کو پہچان کر سندر راستہ دے دیتے ہیں۔

۳

جنہہ جنہہ جاہیں دیو رگھورایا۔ کرہیں میگھ تہنہ تہنہ نبھ چھایا
ملا اسر برادھ مگ جاتا۔ آوت ہیں رگھوبیر نپاتا

جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں بادل آکاش پر چھایا کرتے جاتے ہیں۔ برادھ نامی راکشش رستے میں جاتے ہوئے ملا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے اُسے مار گرایا۔

۴

ترت ہیں رُچر روپ تیہیں پاوا۔ دیکھ دُکھی تج دھام پٹھاوا
پنی آئے جہنہ منی سر بھنگا۔ سندر انج جانکی سنگا

مرتے ہی اُس راکشش نے فوراً سندر دویہ روپ دھارن کرلیا۔ اُس کو دُکھی دیکھکر شری رام جی نے اُسے پرم دھام کو بھیج دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی کے ساتھ سر بھنگ منی کے آشرم میں آئے۔

دوہا

دیکھ رام مکھ پنکج منی بر لوچن بھرنگ
سادر پان کرت اتی دھنیہ جنم سر بھنگ

منی شریشٹھ کے نیتر روپی بھونرے شری رام جی کے مکھ کمل کو دیکھکر اس کا شردھا سے پریم رس پان کر رہے ہیں۔ سر بھنگ منی کا جنم دھنیہ ہے۔

چوپائی

کہہ منی سنو رگھبیر کرپالا۔ سنکر مانس راج مرالا
جات رہیوں برنچی کے دھاما۔ سنیوں شرون بن ایہیں راما

منی نے کہا ہے کرپالو رگھبیر! ہے شوجی کے من روپی مانسرور کے راج ہنس! سنئیے میں برہم لوک کو جا رہا تھا۔ کہ اپنے کانوں سے سنا کہ شری رام جی بن کو آویں گے۔

۲

چتوت پنتھ رہیوں دن راتی۔ اب پربھو دیکھ جڑانی چھاتی
ناتھ سکل سادھن میں ہینا۔ کینہی کرپا جان جن دینا

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا رہوں۔ آج آپکو دیکھکر میری چھاتی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ ہے سوامی! میں سارے سادھنوں سے ہین ہوں۔ مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے آج مجھ پر بڑی کرپا کی ہے۔

۳

سو کچھو دیو نہ موہی نہورا۔ نج پن راکھیئو جن من چورا
تب لگ رہہو دین ہت لاگی۔ جب لگ ملوں تمہہ ہی تن تیاگی

ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کرپا کر کے آپ نے اپنے پرن کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ ہے بھگتوں کے من کو چرانے والے! اب آپ مجھ دین کے ہت ارتھ تب تک یہاں ٹھہریئے جب تک کہ میں اپنا شریر چھوڑ کر آپ کو نہ آملوں۔

۴

جوگ جگیہ جپ تپ برت کینہا۔ پربھو کہنہ دیئی بھگتی بر لینہا
ایہی بدھی سر رچی منی شربھنگا۔ بیٹھے ہردے چھاڑ سب سنگا

یوگ۔ یگیہ۔ جپ۔ تپ اور جو کچھ برت وغیرہ منی نے کیا تھا۔ سب بھگونت ارپن کر کے اس کے بدلے میں بھگتی کا وردان لے کر منی شربھنگ چتا کی رچنا کر کے من سے ساری واسناؤں کا تیاگ کر کے اس چتا پر جا بیٹھے۔

دوہا

سیتا انج سمیت پربھو نیل جلد تنو سیام
مم ہیہ بسہو نرنتر سگن روپ شری رام

ہے نیل میگھ کے سمان شیام شریر والے پربھو! ہے سگن روپ شری رام جی! سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت آپ میرے ہردے میں نواس کیجیے۔

چوپائی

اس کہہ جوگ اگنی تنو جارا۔ رام کرپا بیکنٹھ سدھارا
تاتے منی ہر لین نہ بھئیو۔ پرتھمہیں بھید بھگتی بر لئیو

ایسا کہہ کر شربھنگ منی نے یوگ اگنی سے اپنے شریر کو بھسم کر ڈالا۔ اور شری رام جی کی کرپا سے بیکنٹھ کو چلے گئے۔ منی بھگوان میں اس کارن لین نہ ہوئے۔ کہ انہوں نے پہلے ہی بھید

بھگتی کا وردان لیا تھا۔

۲

رشی نکاے منی بر گتی دیکھی۔ سکھی بھئے نج ہردے بسیشی
استتی کرہیں سکل منی بر ندا۔ جے تی پرنت ہت کرونا کندا

اس استھان میں رہنے والے رشی سموہ نے شربھنگ منی کی اتم گتی کو دیکھا۔ وہ دیکھ کر اپنے ہردے میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ ساری منڈلی شری رام جی کی استتی کر کے کہہ رہی ہے۔ کہ ہے! شرناگتوں کے ہتکاری دیا کے بھنڈار پربھو شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔

۳

پنی رگھوناتھ چلے بن آگے۔ منی بر برند بپل سنگ لاگے
استھی سموہ دیکھ رگھو رایا۔ پوچھی منہہ لاگ اتی دایا

پھر شری رگھوناتھ جی آگے بن میں چلے شریشٹھ منیوں کی منڈلی ان کے ساتھ ہو لی۔ وہاں ایک جگہ پر ہڈیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی انہوں نے منی لوگوں سے ہڈیوں کے اس ڈھیر کی بابت پوچھا۔

۴

جانت ہوں پوچھیئے کس سوامی۔ سبھ درسی تمہہ انتر جیامی
نسیچر نکر سکل منی کھائے۔ سن رگھوبیر نین جل چھائے

منیوں نے کہا۔ ہے سوامی! آپ تو جانتے ہی ہیں۔ پھر ہم سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور سب کے ہردوں کے گپت بھاو کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکششوں کے گروہوں نے ان منیوں کو کھا ڈالا ہے! اور یہ انہیں منیوں کی ہڈیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھوبیر جی کی آنکھوں میں دیا کے آنسو بھر آئے۔

(دوہا)

نسیچر ہین کروں مہی بھج اٹھائے پن کینہہ
سکل منہہ کے آشرمن جائے جائے سکھ دینہہ

شری رام چندر جی نے بھجا اٹھا کر پرتگیا کی کہ میں پرتھوی کو راکششوں سے خالی کر دوں گا۔ پھر سب منیوں کے آشرموں میں جا جا کر انہیں سکھ دیا۔

۱

مُنی اگست کر سِشیہ سُجانا ۔ نام سُتیکشن رتی بھگوانا
من کرم بچن رام پد سیوک ۔ سپنے ہوں آن بھروس نہ دیوک

مُنی اگست جی کے ایک گیانی شِشیہ تھے اُن کا نام سُتیکشن تھا۔ اور اُنکی بھگوان میں پریتی تھی۔ من بچن کرم سے وہ رام جی کے چرنوں کے سیوک تھے۔ اُنہیں سپنے میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا۔

۲

پربھو آگو نو سٹرون سُن پاوا ۔ کرت منورتھ آتر دھاوا
ہے بِدھی دین بندھو رگھورایا ۔ مو سے سٹھ پر کرہیں دایا

جوں ہی اگست جی کے شِشیہ سُتیکشن جی نے پربھو شری رام چندر کے آنے کی خبر کانوں سے سنی۔ توں ہی من میں انیک پرکار کے منورتھ کرتے وہ ویاکل ہوکر دوڑ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ ہے بدھاتا کیا دین بندھو شری رگھوناتھ جی مجھ سے ادھم پُرش پر بھی دیا کریں گے۔

۳

سہت انج موہی رام گوسائیں ۔ مِلیہیں نج سیوک کی نائیں
مورے جیہ بھروس درِڑھ ناہیں ۔ بھگتی برتی نہ گیان من ماہیں

کیا چھوٹے بھائی سمیت شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے سیوک کی طرح ملیں گے۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ میرے من میں نہ بھگتی ہے۔ نہ ویراگ اور نہ ہی گیان ہے۔

۴

نہیں ست سنگ جوگ جپ جاگا ۔ نہیں درِڑھ چرن کمل انوراگا
ایک بانی کرونا ندھان کی ۔ سو پریہ جاکیں گتی نہ آن کی

میں نے نہ کبھی ست سنگ ہی کیا ہے۔ نہ کبھی یوگ جپ یا یگیہ ہی کئے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے چرنوں میں میری درِڑھ پریتی ہے۔ ہاں دیا کے بھنڈار پربھو کا یہ ایک سبھاو ہے کہ بھگوان کے سوائے جسکو کسی اور کا سہارا نہیں ہے۔ وہ پُرش بھگوان کو پیارا ہوتا ہے۔

۵

ہوئہیں سپھل آج مم لوچن ۔ دیکھ بدن پنکج بھو موچن
نِربھر پریم مگن مُنی گیانی ۔ کہہ نہ جائے سو دسا بھوانی

آہا! سنسار کے بندھن سے چھڑانے والے پربھو کے مکھ کمل کو دیکھکر آج میرے نیتر سپھل ہوں گے۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! گیانی مُنی پریم میں پوری طرح مگن ہیں۔ اُن کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

دِسی اُرو بِدِسی پنتھ نہیں سُوجھا ۔ کو میں چلیؤں کہاں نہیں بُوجھا
کبہوں کہ پھر پاچھیں پُنی جائی ۔ کبہوں کہ نرتیہ کرے گُن گائی

اُنہیں دِشا بدِشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سُوجھتا ہے۔ میں کون ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں۔ اس کا بھی انہیں گیان نہیں رہا۔ وہ کبھی پیچھے گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی پربھو کے گُن گاتے گاتے پریم میں مگن ناچنے لگتے ہیں۔

۷

اَبِرل پریم بھگتی مُنی پائی ۔ پربھو دیکھیں ترو اوٹ لُکائی
اتیسیہ پریتی دیکھ رگھوبیرا ۔ پرگٹے ہردے ہرن بھو بھیرا

مُنی نے گوڑھ پریم بھگتی پراپت کر لی۔ پربھو شری رام جی بھگتی کے متوالے مُنی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ انکی اتی پریتی کو دیکھ کر جنم مرن سنسار چکر کے بھے کو ہرنے والے شری رگھوناتھ جی اُن کے ہردے میں پرگٹ ہو گئے۔

۸

مُنی مگ ماجھ اچل ہوئے بیسا ۔ پُلک سریر پنس پھل جیسا
تب رگھوناتھ نکٹ چل آئے ۔ دیکھ دسا نج جن من بھائے

اپنے ہردے میں سوامی کے درشن پا کر مُنی راستے کے بیچ ستھر ہو کر بیٹھ گئے۔ کٹھل کے پھل کے سمان اُن کے شریر میں رونئیں کھڑے ہو گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی اُن کے پاس چلے آئے اور اپنے سیوک کے پریم کو دیکھکر وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے۔

۹

مُنی ہی رام بہو بھانت جگاوا ۔ جاگ نہ دھیان جنت سُکھ پاوا
بھوپ روپ تب رام دُراوا ۔ ہردے چتر بھج روپ دکھاوا

شری رام چندر جی نے پریم سمادھی میں بیٹھے ہوئے مُنی کو بہت پرکار سے جگایا پر مُنی نہیں جاگے۔ پربھو کے دھیان میں انہیں آنند آ رہا تھا تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپا لیا۔ اور

اُنکے ہردے میں اپنا چتر بھج روپ پرگٹ کیا۔

مُنی اکلائے اُٹھا تب کیسے۔ بکل ہین مُنی پھنی بر جیسے
آگیں دیکھی رام تن سیاما۔ سیتا انج سہت سُکھ دھاما

پربھو کے چتر بھج روپ کے درشن کرکے مُنی کیسے ویاکل ہوکر اُٹھے۔ جیسے سرپوں میں سریشٹھ مُنی دھر سرپ منی کے بنا ویاکل ہوجاتا ہے۔ اپنے سامنے سیتا جی اور لکشمن جی سہت شیام شریر سُکھ ندھان پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا۔

۱۱

پربھو لکٹ اد چرمنہہ لاگی۔ پریم مگن مُنی۔ بر بڑبھاگی
بھج بسال گہہ لئے اُٹھائی۔ پرم پریتی راکھے اُر لائی

پریم میں مگن ہوگیا وہ شریشٹھ مُنی لاٹھی کی طرح گرکر شری رام جی کے چرنوں میں لگ گئے۔ شری رام جی نے انہیں اپنے لمبے بازوؤں سے پکڑکر اُٹھا لیا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگالیا۔

۱۲

مُنی ہی ملت اس سوہ کرپالا۔ کنک تروہی جنو بھینٹ تمالا
رام بدن بلوک مُنی ٹھاڈھا۔ مانہو چتر ماجھ لکھ کاڈھا

کرپانو بھگوان شری رام چندر جی مُنی کو ملتے ہوئے ایسے شوبھا پارہے ہیں۔ مانو سونے کے برکش سے تمال کا برکش لگ کر مل رہا ہو مُنی سکتے کی حالت میں مورتی بنے ہوئے شری رام جی کے مکھاربند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

دوہا

تب مُنی ہردے دھیر دھر گہہ پد بارہیں بار
نج آشرم پربھو آنی کر پوجا بببدھ پرکار

تب مُنی نے ہردے میں دھیرج دھرکر پربھو کے چرنوں کو بار بار پکڑا۔ پھر پربھو کو اپنے آشرم میں لاکر بہت پرکار ان کا پوجن کیا۔

(چوپائی)

کہہ مُنی پربھو سُنو بنتی موری۔ استتی کروں کون بدھی توری
مہما امت موری متی تھوری۔ روی سنمکھ کھدیوت انجوری

مُنی کہنے لگے! ہے پربھو! میری بنتی سُنیئے میں کس پرکار

آپکی استتی کروں۔ آپ کی مہما اگوچر پار نہیں۔ اور میری بدھی تچھ ہے۔ بھلا جگنو اپنی تچھ روشنی سے سورج کے آپار پرکاش کا پار کیسے پاسکتا ہے۔

۲

شیام تامرس دام شریرم۔ جٹا مکٹ پریدھن مُنی چیرم
پانی چاپ سر کٹی تونیرم۔ نومی نرنتر شری رگھوبیرم

ہے نیلے کمل کے سمان سُندر شیام شریر والے! ہے جٹاؤں کا مکٹ اور مُنیوں کے مرگ چھالا آدی لبتر پہنے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان اور کمر میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی! میں آپکو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

۳

موہ بپن گھن دہن کرشانو۔ سنت سروہ کانن بھانو
نشی چرکری ورودھ مرگ آجہ۔ تراتُ سدا نو بھوکھگ باجہ

آپ موہ روپی (اگیان منے) گھنے بن کو دگدھ کرنے کیلئے اگنی ہیں۔ سنت روپی کمل بن کو کھلانے کے لیئے سوریہ ہیں۔ راکشش روپی ہاتھیوں کے دلوں کو بھگانے کے لیئے شیر ہیں۔ اور جنم مرن سنسار چکر روپی پنچھی کے مارنے کے لیئے باز ہیں۔ ہے پربھو آپ ہماری سدا رکھشا کریں۔

اُرن نین راجیو سُبیشم۔ سیتا نین چکور نشیشم
ہر ہردی مانس بال مرالم۔ نومی رام اُر باہو بیشالم

ہے لال کمل کے سمان سُندر نیتروں والے سُندر بھیس دھاری! سیتا جی کے نیتر روپی چکور کے چندرما! ہے شیوجی کے من روپی مانسروور کے بال ہنس وشال ہردے اور بھجا والے شری رام چندر جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

۵

سنشیہ سرپ گرسن اُرگادہ۔ شمن سُکرکش ترگ بشادہ
بھو بھنجن رنجن سُرجوتھا۔ تراتُ سدا نو کرپا وروتھا

آپ سنشے روپی سرپ کا گراس کرنے (کھا جانے) والے گرڑ جی ہیں اور زیادہ وواد سے بڑھنے والے کلیش کا ناش کرنے والے ہیں سنسار کے جنم مرن روپی دُکھ کو مٹانے والے ہیں۔

آپ کو پانے کے بھنڈار سدا ہماری رکھشا کریں۔

نرگن سگن وشم سم روپم ۔ گیان گرا گوتیت انوپم
املم اکھلم انودیم اپارم ۔ نومی رام بھنجن مہی بھارم

پرکرتی کے گنوں سے آپ سدا امنگ رہتے ہیں۔ اسلئے آپ نرگن ہیں۔ بھگتوں کو سکھ دینے والے اور دشٹ اکتشوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (امتیازی سلوک کرنے والے) ہیں۔ سادھو اور دشٹ اونچ اور نیچ جو بھی آپکی شرن میں آجاتے۔ ان سب کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ اس لیے سم روپ (یکساں روپ) ہیں گیان وانی اور اندریوں سے اتیت ہیں۔ نرمل سمپورن دوش رہت اور اننت ہیں۔ ہے پرتھوی کا بھار اتارنے والے شری رام جی! میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔

۷

بھگت کلپ پادپ آرامہ ۔ ترجن کرودھ لوبھ مد کامہ
اتی ناگر بھو ساگر سیتو۔ ترات سدا دن کر کل کیتو

بھگتوں کے لئے آپ کلپ برکش کی پھلواڑی ہیں۔ کرودھ لوبھ اہنکار اور کام کو بھے دینے والے ہیں۔ آپ نہایت چتر ہیں۔ سنسار روپی ساگر کے پار اترنے کیلئے پل ہیں۔ ہے سوریہ کل کی دھوجا شری رام چندر جی! آپ میری رکھشا کریں۔

۸

اتلت بھج پرتاپ بل دھامہ ۔ کلی مل وپل وبھنجن نامہ
دھرم ورم نرمد گن گرامہ ۔ سنتت شم تنوتو مم رامہ

جن کی بھجاؤں کا پرتاپ لاثانی ہے۔ جو بل کے دھام ہیں۔ جن کا نام کلیگ کے بڑے بھاری پاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جو دھرم کے رکھشک ہیں۔ جن کے گن سموہ آنند دینے والے ہیں۔ وہ شری رام جی سدا میرے کلیان میں اضافہ کریں۔

۹

جدپی برج ویاپک ابناشی ۔ سب کے ہردے نرنتر باسی
تدپی انج شری سہت کھراری ۔ بستو منسی مم کانن چاری

ہوا بھی (اگرچہ) آپ نرمل ویاپک ابناشی اور سب کے ہردے میں سدا نواس کرنے والے ہیں تو بھی ہے شری رامچندر جی آپ سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت بن میں وچرنے والے روپ میں میرے من میں نواس کریں۔

۱۰

جے جانہیں تے جانہو سوامی ۔ سگن اگن ار انتر جامی
جو کوسل پتی راجو نینا ۔ کرہو سو رام ہردے مم اینا

آپ نرگن ہیں۔ سگن ہیں یا انتریامی ہیں۔ ایسا کرکے جو لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ مجھے اس واد وواد سے کچھ مطلب نہیں۔ جو اودھ پتی کمل نیتر شری رام جی ہیں۔ میرے ہردے میں تو آپ ہی اپنا نواس ستھان بنائیں۔

۱۱

اس ابھیمان جائے جنی بھورے ۔ میں سیوک گھوپتی پتی مورے
سن منی بچن رام من بھائے ۔ بہوری ہرشی منی بر ار لائے

میں سیوک ہوں اور شری رگھوناتھ جی میرے سوامی ہیں۔ یہ ابھیمان میرا کبھی نہ چھوٹے۔ ارتھات سدا بنا رہے۔ منی کے بچن سن کر شری رام جی من میں بہت پرسن ہوئے! اور انہوں نے پرسن ہوکر شریشٹھ منی کو چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲

پرم پرسن جان منی موہی ۔ جو بر مانگہو دیوں سو توہی
منی کہیں بر کبہوں نہ جاچا ۔ سمجھی نہ پرے جھوٹھ کا سا چا

اور کہا۔ ہے منی! میں تم پر بہت پرسن ہوں ایسا جان کر جو ور مانگو وہی میں تمہیں دوں۔ منی ستیکشن جی نے کہا۔ میں نے تو ور کبھی مانگا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ کہ کون سا ور جھوٹا ہے اور کون سا سچا!

۱۳

تمہہی نیک لاگے رگھورائی ۔ سو موہی دیہو داس سکھدائی
ابرل بھگتی برتی بگیانا ۔ ہوہو سکل گن گیان ندھانا

اس لئے ہے رگھوناتھ جی! آپکو جو اچھا لگے ہے سیوکوں کے سکھ داتا! مجھے وہی ور دیجیئے۔ شری رامچندر جی نے کہا کہ تم گوڑھ بھگتی ویراگیہ وگیان اور سمپورن گنوں اور گیان کے بھنڈار ہو جاؤ گے۔

۱۴

پربھو جو دینہہ سو بر میں پاوا ۔ اب سو دیہو موہی جو بھاوا

تب مُنی بولے۔ پربھُو نے جو وردان دیا۔ وہ تو میں نے پا لیا اب مجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہ دیجئے۔

دوہا

انُج جانکی سہت پربھُو چاپ بان دھر رام
مم ہیہ گگن اندو اِو بسہو سدا نہ کام

ہے پربھُو شری رام جی! چھوٹے بھائی لکشمن اور جانکی جی سہت دھنش اور بان دھارن کئے آپ نشکام ہو کر میرے ہردے آکاش میں چندرما کی بھانت سدا نواس کیجئے۔

چوپائی

ایوم استُو کر رمانواسا۔ ہرش چلے کُمبھج رشی پاسا
بہت دوس گرُو درشن پائے۔ بھئے موہی ایہیں آشرم آئے

"ایسا ہی ہو،" یہ کہہ کر لکشمی نواس شری رام چندر جی پرسن ہو کر اگست رشی کے پاس چلے تب ستیکھشن جی نے کہا۔ کہ گرُو اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سمے گذر گیا ہے۔ جب سے میں اس آشرم میں آیا ہوں۔ تب سے پھر اُن کے پاس نہیں گیا ہوں۔

۲

اب پربھُو سنگ جاؤں گرُو پاہیں۔ تمہ کہہ ناتھ نہورا ناہیں
دیکھ کرپانِدھی مُنی چترائی۔ لئے سنگ بہسے دوُو بھائی

ہے پربھُو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گرُو جی کے پاس چلتا ہوں۔ ہے ناتھ! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہا ہوں۔ کرپانِدھان شری رام جی نے مُنی کی چترتا دیکھ کر اُنہیں ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور لکشمن جی ہنسنے لگے۔

۳

پنتھ کہت نج بھگتی انُوپا۔ مُنی آشرم پہنچے سُر بھوپا
ترت ستیکھشن گرُو پہیں گیئو۔ کر دنڈوت کہت اس بھیئو

راستے میں اپنی لاثانی بھگتی کا ورنن کرتے ہوئے دیوتاؤں کے راجہ شری رام چندر جی اگست مُنی کے آشرم میں پہنچے ستیکھشن جلد ہی گرُو کے پاس گئے۔ اور ڈنڈوت پرنام کر کے ایسا کہنے لگے۔

ناتھ کوسلادھیس کمارا۔ آئے ملن جگت آدھارا
رام انُج سمیت بیدیہی۔ نس دن دیو جپت ہو جیہی

ہے ناتھ! اودھ پتی شری دشرتھ جی کے راجکمار جگت کے آدھار شری رامچندر جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں جن کو ہے دیو! آپ رات دن جپا کرتے ہیں۔

۵

سُنت اگست ترت اُٹھ دھائے۔ ہرِ بلوک لوچن جل چھائے
مُنی پد کمل پرے دوو بھائی۔ رشی اتی پریتی لئے اُر لائی

یہ سُنتے ہی اگست رشی جی فوراً اُٹھ دوڑے بھگوان کو دیکھتے ہی اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دونو بھائی مُنی جی کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے اُنہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۶

سادر کُشل پُوچھ مُنی گیانی۔ آسن بر بیٹھارے آنی
پُنی کر بہُو پرکار پربھُو پُوجا۔ موہی سم بھاگیہ ونت نہیں دُوجا

مُنی اگست جی نے بڑے آدر کے ساتھ اُنکی کُشل پوچھ کر اُن کو سندر آسن پر لا بٹھایا۔ پھر بہت پرکار سے پربھُو شری رام چندر جی کی پوجا کر کے کہا۔ ہے ناتھ! آج میرے سمان سوبھاگیہ وان (خوش نصیب) اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔

۷

جہنہ لاگ رہے اپر مُنی برندا۔ ہرشے سب بلوک سُکھ کندا

اگست آشرم کے ارد گرد جتنے مُنی رہتے تھے۔ وہ سب مُنی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

دوہا

مُنی سموہ مہنہ بیٹھے سنمکھ سب کی اور
سرد اِندو تن چتوت مانہوں نکر چکور

منیشوروں کی منڈلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف سامنے ہی براجتے ہیں۔ ایسا دھیان پڑتا ہے۔ مانو موسم سرما کے چندرما کے مکھ کو چکوروں کے جھنڈ دیکھ رہے ہوں۔

چوپائی

تب رگھوبیر کہا مُنی پاہیں۔ تمہ سن پربھُو دُراو کچھو ناہیں
تمہ جانہو جیہی کارن آئیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سمجھائیوں،

تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی اگست جی سے کہا۔ کہ ہے پربھُو!

آپ سے کچھ چھپا ہوا نہیں اس لیئے میں نے آپ سے سمجھا کر کچھ نہیں کہا۔

۲

اَب سو منتر دیہہ پربھو موہی۔ جیہی پرکار ماروں مُنی دروہی
مُنی مُسکانے سُن پربھو بانی۔ پوچھیہو ناتھ موہی کا جانی

ہے پربھو! اب آپ مجھے ایسی صلاح دیجئے جس پرکار میں منیوں کے شترو راکششوں کو ماروں۔ پربھو شری رام چندر جی کی بانی سُن کر مُنی مسکرائے اور بولے۔ ہے ناتھ! مجھ دا اس کو کیا سمجھ کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۳

تمہرین بھجن پربھاو اگھاری۔ جانیوں مہما کچھک تمہاری
اُومر ترُو بسال تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک نکایا

ہے پاپ ناشک! آپکے بھجن کے پربھاو سے ہی میں آپکی کچھ تھوڑی سی مہما کو جانتا ہوں۔ آپکی مایا گولر کے بڑے بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ اس درخت کے پھل ہیں۔

۴

جیو چراچر جنتو سمانا۔ بھیتر بسہیں نہ جانہیں آنا
تے پھل بھچھک کٹھن کرالا۔ تو بھے ڈرت سدا سو کالا

سب چراچر جیو (چر وہ جو چلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً پشو۔ منش آدی۔ اچر درخت پتھر آدی) اس مایا روپی گولر برکش کے پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے سمان ہیں جو اُن برہمانڈ روپی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جگت کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ اُن برہمانڈ روپی پھلوں کو کھانے والا کٹھن اور بھینکر کال ہے۔ وہ ایسا بل شالی کال بھی آپ سے سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۵

تے تمہہ سکل لوک پتی سائیں۔ پوچھیہو موہی منج کی نائیں
یہ بر مانگیوں کر پا نکیت۔ بسہو ہردے شری انج سمیتا

آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوامی ہو کر بھی مجھ سے منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کرپا ندھان! میں آپ سے یہ ور مانگتا ہوں۔ کہ آپ میرے ہردے میں شری سیتا جی اور لکشمن سمیت نواس کیجئے۔

۶

ابرل بھگتی برتی ست سنگا۔ چرن سروروہ پریتی ابھنگا
جدپی برہم اکھنڈ اننتا۔ انو بھو گمیہ بھجہیں جیہی سنتا

انیہ بھگتی ویراگ، ست سنگ، اور آپ کے چرنوں میں اٹوٹ پریم ان سب کی مجھکو پراپتی ہو۔ یدپی آپ پرم اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو انوبھو سے جانے جاتے ہیں۔ اور جن کو سنت جن بھجتے ہیں۔

۷

اس تو روپ بکھانیوں جانیوں۔ پھر پھر سگن برہم رتی مانیوں
سنتت داسن دیہو بڑائی۔ تاتیں موہی پوچھیہو رگھو رائی

یدپی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور اس کا ورنن بھی کرتا ہوں۔ تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں۔ آپ سدا ہی اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے ہے رگھو ناتھ جی! آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸

ہے پربھو پرم منوہر ٹھاؤں۔ پاون پنچ وٹی تیہی ناؤں
دنڈک بن پنیت پربھو کرہو۔ اُگر ساپ منی بر کر ہرہو

ہے پربھو! پنچ وٹی نام کا ایک پرم منوہر اور پوتر استھان ہے۔ وہاں آپ نواس کر کے دنڈک بن کو پوتر کیجئے۔ اور سریشٹھ منی گوتم جی کے کٹھور شاپ کو دور کیجئے (دنڈک بن گوتم جی کے شاپ سے سوکھ چکا تھا۔)

۹

باس کرہو تہہ رگھو کل رایا۔ کیجے سکل مُنہہ پر دایا
چلے رام مُنی آئسو پائی۔ ترت ہی پنچ وٹی نیارائی

ہے شری رگھو ناتھ جی۔ آپ وہاں نواس کر کے سب منیوں پر دیا کیجئے۔ منی جی کی آگیا پا کر شری رام چندر جی وہاں سے چل دیئے اور جلدی ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

دوہا

گیدھ راج سے بھینٹ بھئی بہو بدھی پرتی بڑھائی
گوداوری نکٹ پربھو رہے پرن گرہ چھائی

وہاں گیدھ راج جٹایو جی سے ملاقات ہوئی اُس کے ساتھ بہت پرکار سے پریم بڑھا کر گوداوری کے نزدیک پربھو شری رام چندر جی پتوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

جب تے رام کینہہ تہنہ باسا۔ سکھی بھئے منی بیتی ترا سا
گری بن ندیں تال چھبی چھائے۔ دن دن پرتی اتی ہوئی سہائے

جب سے شری رام چندر جی نے وہاں رہنا شروع کیا تب سے منی لوگ بےفکر ہو کر سکھی ہو گئے۔ پربت، بن، ندی اور تالاب شوبھا سے چھا گئے۔ اور دن پرتی دن اُن کی شوبھا بڑھنے ہی لگی۔

کھگ مرگ برند آنندت رہہیں۔ مدھپ مدھر گنجت چھبی لہہیں
سو بن برنی نہ سک اہی راجا۔ جہاں پرگٹ رگھوبیر براجا

پکشی اور پشوؤں کے جھنڈ وہاں آنند سے رہنے لگے۔ بھونرے میٹھی گنجار کرتے ہوئے شوبھا پانے لگے۔ جہاں شری رگھوناتھ جی براجتے رہے ہیں۔ اس بن کی شوبھا کا ورنن شیش ناگ جی بھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار پربھو سکھ آسینا۔ لچھمن بچن کہے چھل ہینا
سُر نر منی سچر اچر سائیں۔ میں پوچھوں نج پربھو کی نائیں

ایک بار جبکہ شری رام جی سکھ سے بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت لکشمن جی نے اُن سے سرل بچن کہے۔ ہے دیوتاؤں، منشوں اور منیوں اور چراچر کے سوامی! میں آپ کو اپنا سوامی سمجھ کر آپ سے پوچھتا ہوں۔

موہی سمجھائے کہہو سوئے دیوا۔ سب تج کروں چرن رج سیوا
کہہو گیان براگ اُرو مایا۔ کہہو سو بھگتی کرہو جہیں دایا

ہے دیو! مجھے سمجھا کر وہی اُپدیش کیجئے جس سے سب کچھ چھوڑ کر میں آپ کی چرن رج کی ہی سیوا کروں۔ گیان ویراگ اور مایا کا پورا ورنن کیجئے۔ [illegible] اس بھگتی کا بھی ورنن کیجئے جس کے کارن آپ بھگتوں پر دیا کرتے ہیں۔

ایشور جیو بھید پربھو سکل کہو سمجھائے
جاتیں ہوئے چرن رتی شوک موہ بھرم جائے

ہے پربھو! جو ایشور اور جیو کا بھید ہے وہ سارا سمجھا کر کہئے جس سے آپ کے چرنوں میں داس کا پریم ہو اور ہردے کے شوک موہ اور بھرم کا ناش ہو۔

تھوریہی مہنہ سب کہہوں بجھائی۔ سنہو تات متی من چت لائی
میں اُرو مور تور تیں مایا۔ جیہیں بس کینہے جیو نکایا

شری رام جی نے کہا۔ ہے تات! میں مختصر طور پر ہی آپ کو سب سمجھا دیتا ہوں۔ تم من بدھی اور چت کو ایکاگر کر کے سنو۔ میں اور میرا تو اور تیرا یہی مایا ہے جس نے جیو سمودائے کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ یہ سرشٹی دو پرکار کی ہے۔ ایشور سرشٹی اور جیو سرشٹی۔ میں اور میرا تو اور تیرا، یہ جیو سرشٹی ہے۔ یہی مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سرشٹی ہی دُکھ کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ جو سرشٹی ہے اُسے ایشور سرشٹی کہتے ہیں۔ مثلاً یہ پرتھوی جس میں [illegible] استری اتیادی سبھی چراچر ہیں ایشور کے سنکلپ دوارا رچا گیا ہے۔ اس لئے یہ سب ایشور سرشٹی ہے۔ ایشور سرشٹی میں کوئی دُکھ سکھ نہیں اور جب ہم ایشور سرشٹی میں اہم بھاو کر لیتے ہیں اور میرے تو اور تیرے کی کلپنا کر لیتے ہیں تو یہ جیو سرشٹی ہی ہمارے لئے دُکھ کا کارن بن جاتی ہے۔ ایشور سرشٹی سب کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن جیو سرشٹی ہر ایک جیو کے سنکلپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔ مثال کے طور پر ایشور کے سنکلپ سے رچی ہوئی ایک استری ہے سب کو ہی وہ استری روپ سے پرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو کوئی اس میں ماتا کا اہم بھاو کر کے اسے اپنی ماتا کے روپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اسے بہن کے روپ میں تیسرا پتنی کے روپ میں اتیادی اپنے اپنے سنکلپ سے

بھید سے اُسی ایک ہی ایشور چیت سرشٹی میں کئی پرکار کی
منومئے سرشٹیاں بن گئیں اور اگر وہ استری مر جائے۔ تو جن کا اس
استری ایں میں پُن کا بھاؤ ہے۔ اُن کو ہی شوک ہوگا۔ دوسروں کو
نہیں۔ اس لئے یہ میرا اور تیرا بھاؤ ہی دُکھ کا مول ہے۔ اور یہی
مایا ہے۔

۲

گو گوچر جہہ لگ من جائی۔ سو سب مایا جانیو بھائی
تیہہ کر بھید سنہو تمہہ سوؤ۔ ودّیا اپر اودّیا دوؤ

شبد سپرش روپ رس گندھ آدی جہاں تک اندریوں کے
وشئے ہیں۔ اور جہاں تک من کی دوڑ ہے۔ ہے بھائی۔ اس
سب کو مایا جاننا۔ اس مایا کے ودّیا اور اودّیا دو بھید ہیں۔
اُن بھیدوں کو بھی سنو۔

۳

ایک دُشٹ اتیسہ دُکھ روپا۔ جا بس جیو پرا بھو کوپا
ایک رچے جگ گن بس جاکیں۔ پربھو پریرت نہیں نج بل تاکیں

ایک (اودّیا جیو سرشٹی) دوشوں سے یکت ہے اور
بہت ہی دُکھ روپ ہے۔ جس کے وش میں پڑ کر جیو سنسار
روپی اندھیرے کوئیں میں پڑا ہوا ہے۔ اور دوسری (ودّیا۔
ایشور سنکلپ یا شُدھ مایا) جس کے وش میں گن ہیں اور جو
سارے جگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پربھو سے ہی پریرت ہوتی
ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ (پربھو اُس کے آدھار چیتنیہ
ہیں اور وہ آدھیہ جیتنا ہے اور کچھ کرنے میں پربھو کی پریرنا
بغیر اسمرتھ ہے۔

۴

گیان مان جہہ ایکو ناہیں۔ دیکھ برہم سمان سب ماہیں
کہیئے تات سو پرم براگی۔ ترن سم سدھی تین گن تیاگی

گیان وہ ہے جس کا منش میں پرکاش ہونے سے وہ اہنکار
سے رہت ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کچھ چراچر جگت میں سمان
روپ سے برہم کو سرو ویاپک دیکھتا ہے۔ اس کی درشٹی میں سب
کچھ برہم ہی برہم ہے۔ ہے تات! جس نے سب سدھیوں
اور تینوں گنوں کو تنکے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پُرش پرم

ویراگیہ وان ہے ٭

"مان اور اہنکار سے رہت۔ اہنسا کشما سرلتا۔ گرو سیوا
ویترتا وستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔
(ضبط) اندریوں کے وشیوں میں ویراگ اہم بھاؤ کا تیاگ وجنم
موت بڑھاپا اور بیماری ان چاروں میں بار بار دوش دیکھنا، کامنا
رہت ہونا وپتر استری گھر وغیرہ میں لپت نہ ہونا۔ اور ہانی اور لابھ
میں سم چیت رہنا بھگوان میں اننیہ یوگ سے اٹوٹ بھگتی و
ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے پرے رہنا۔
نینتہ آتما میں سنتشتی اور نرنت پرتی تتو وچار کرنا۔ یہ سب گیان
ہے۔ (گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۷ سے ۱۱

دوہا

مایا ایس نہ آپ کہوں جان کہیئے سو جیو
بندھ موکش پرد سرب پر مایا پریرک سیو

جو مایا کو۔ ایشور کو اور نہ اپنے پرمارتھ سروپ کو جانتا ہے
اُسے جیو کہنا چاہیئے۔ جو جیو کے اپنے اپنے کرم انوسار بندھن
اور موکش کو دینے والا۔ سب سے پرے اور مایا کا پریرک
ہے۔ وہ ایشور ہے ٭ چوپائی ۱

دھرم تیں برتی جوگ تیں گیانا۔ گیان موکش پرد بید بکھانا
جاتیں بیگ دروؤں میں بھائی۔ سو مم بھگتی بھگت سکھدائی

دھرم میں رچی ہونے سے ویراگ ہوتا ہے اور یوگ (یتھا
شم دم نیم آسن آدی اشٹانگ یوگ یا بھیل کی آشا چھوڑ کر بھگوت
ارپت کرم کرنا روپی کرم یوگ) سے گیان ہوتا ہے۔ یہ گیان ہی مکتی
دینے والا ہے۔ (بندھ اگیان جنیہ ہے اس لئے اس کی نورتی
گیان ہی سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی اُپائے سے نہیں۔ اور ہے
بھائی! جس سے میں اس جیو پر جلدی ہی پرسن ہو جاتا ہوں۔ وہ
میری بھگتی ہے جو بھگتوں کو سکھدائک ہے۔

۲

سو سُتنتر اولمب نہ آنا۔ تیہہ آدھین گیان وگیانا
بھگتی تات انوپم سکھ مولا۔ ملے جو سنت ہوئیں انوکولا

وہ بھگتی بالکل سوتنتر ہے۔ وہ اپنی سدھی کے لئے گیان و

وگیان کا آدمی کسی دوسرے سادھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی اور گیان اور وگیان تو اُس بھگتی کے آدھین ہیں۔ ہے تات! بھگتی انوپم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور سُکھ کی مُول ہے۔ اور وہ تبھی ملتی ہے جب جیو پر کسی سنت مہاتما کی کرپا ہوتی ہے۔

۳

بھگتی کے سادھن کہوں بکھانی۔ سُگم پنتھ موہی پاوہیں پرانی
پرتھم ہی بپر چرن اتی پریتی۔ نج نج کرم نرت شُرتی ریتی

اب میں بھگتی کے سادھنوں کا ورنن کرتا ہُوں بھگتی مارگ سب سے آسان مارگ ہے۔ جس سے جیو مجھکو آسانی سے ہی پراپت کر لیتے ہیں۔ پہلے تو ویدوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی پریتی ہو۔ اور وید ریتی کے انوسار اپنے اپنے ورن آشرم دھرم کا پالن کرتا رہے۔

۴

ایہی کر پھل پُنی بشے براگا۔ تب مم دھرم اُپج انُوراگا
شرون آدک نو بھگتی درڑھاہیں۔ مم لیلا رتی اتی من ماہیں

اس کا پھل پھر وشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ ویراگ ہونے پر میرے دھرم میں پریتی بڑھ جائے گی۔ تب شرون آدی نو پرکار کی بھگتی درڑھ ہوگی۔ اور من میں میری لیلاؤں کے پرتی بہت پریم ہوگا۔ (شرون۔ کیرتن۔ وشنو سمرن۔ چرنوں کی پوجا۔ ارچن۔ بندن۔ داس بھاؤ۔ مِتر بھاو۔ آتم نویدن۔ یہ نو پرکار کی بھگتی شریمد بھاگوت میں کہی گئی ہے۔

۵

سنت چرن پنکج اتی پریما۔ من کرم بچن بھجن درڑھ نیما
گرو پتو ماتو بندھو پتی دیوا۔ سب موہی کہنہ جانے درڑھ سیوا

سنتوں کے چرن کمل میں جس کی بہت ہی پریتی ہو اور من بچن کرم سے درڑھ نیم پُورک بھجن کرتا ہو۔ اور جو مجھکو ہی گرو پتا ماتا بھائی سوامی اور دیوتا سب کچھ جان کر سیوا میں درڑھ تا سے لگا رہے۔

۶

مم گُن گاوت پُلک سریرا۔ گدگد گرا نین بہہ نیرا
کام آدی مد دمبھ نہ جاکیں۔ تات نرنتر بس میں تاکیں

میرے گُن گاتے وقت جن کے شریر میں رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے۔ نیتروں سے آنسوؤں کی دھار بہ نکلتی ہے۔ اور کام اہنکار اور پاکھنڈ آدی دوش جن میں نہیں ہیں۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سدا وش میں رہتا ہوں۔

دوہا

بچن کرم من مور گتی بھجن کرہیں نہ کام
تنہہ کے ہردے کمل مہُنہ کرہوں سدا بشرام

جو کرم و بچن اور من سے ایک ماتر میرے پرائن ہو چکے ہیں۔ اور جو نشکام بھاو سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ اُن کے ہردے کمل میں میں سدا نواس کیا کرتا ہوں۔

چوپائی

بھگتی یوگ سُن اتی سُکھ پاوا۔ لچھمن پربھو چرنہہ سرو ناوا
ایہی بدھی گئے کچھک دن بیتی۔ کہت براگ گیان گُن نیتی

اس بھگتی یوگ کو سُن کر لکشمن جی بہت سُکھی ہوئے! اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اس پرکار ویراگ گیان گُن اور نیتی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے۔

سُوپنکھا راون کے بہنی۔ دُشٹ ہردہ دارُن جس اہنی
پنچ وٹی سو گئی اک بارا۔ دیکھ بکل بھئی جُگل کمارا

شروپنکھا نامی راون کی ایک بہن تھی۔ وہ ناگن کے سمان ڈراونی اور دشٹ سبھاؤ کی تھی۔ وہ ایک دفعہ پنچ وٹی میں گئی اور دونوں راجکماروں کو دیکھکر کام اندھ ہو کر ویاکل ہوگئی۔

۲

بھراتا پتا پُتر اُرگاری۔ پُرش منوہر نرکھت ناری
ہوئے بکل سک من ہی نہ روکی۔ جیسے رَبی منی دَرو رَبی ہی بلوکی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں! ہے گرڑ جی! بھراتا، پتا اور پُتر کے سمان ہی پُرش چاہے کیوں نہ ہو۔ کام اندھ استری ایسے منوہر پُرش کو دیکھکر بھی کام سے ویاکل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی۔ جیسے سوریہ کانت منی سوریہ کو دیکھ کر پگھل جاتی ہے۔

۴

رُچِر رُوپ دھر پربھو پہیں جائی۔ بولی بچن بہت مُسکائی
تمہ سَم پُرش نہ مو سم ناری۔ یہ سنجوگ بدھی رچا بچاری

وہ سُندر رُوپ دھر کر پربھو شری رام جی کے پاس آئی اور بہت مُسکرا کر بچن بولی۔ تمہارے سمان تو کوئی سُندر پُرش نہیں اور میرے سمان کوئی سُندری نہیں۔ بدھاتا نے خوب سوچ سمجھ کر میری اور تمہاری جوڑی بنائی ہے۔

مم اَنُورُوپ پُرش جگ ماہیں۔ دیکھیوں کھوج لوک تہوں ناہیں
تا تیں اب لگ رہیوں کُماری۔ مَن مانا کچھ تمہیں نہاری

میں نے تینوں لوکوں میں کھوج کر دیکھ لیا ہے میرے یوگ وَر دولہا جگت بھر میں نہیں ہے۔ اس کارن وش میں ابتک کنواری ہی ہوں۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے۔

سِیتہہ چِتے کہی پربھو باتا۔ اہے کنوار مور لگھو بھراتا
گئی لچھمن رِپو بھگنی جانی۔ پربھو بلوک بولے مردُو بانی

سیتا جی کی طرف دیکھ کر پربھو شری رام جی نے سروپ نکھا سے یہ بات کہی۔ کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے۔ تب وہ لکشمن جی کے پاس گئی۔ لکشمن جی نے اسے شترو کی بہن سمجھکر اور پربھو کی طرف دیکھکر کومل بچن کہے۔

سُندری سُنو میں اُنہہ کر داسا۔ پرادھین نہیں تور سُپاسا
پربھو سمرتھ کوسل پُر راجا۔ جو کچھ کریں انہہ سب چھاجا

ہے سُندری! سنو۔ میں تو ان کا سیوک ہوں مجھ پرآدھین کے پاس رہنے سے تجھے کچھ آرام نہ ملیگا۔ وہ پربھو اور دھ پُری کے راجہ ہیں۔ اور سمرتھ اور آزاد ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کر لیں۔ ان کے لئے سب جائز ہے۔

سیوک سُکھ چہ مان بھکھاری۔ بیسنی دھن شُبھ گتی بیبھچاری
لوبھی جس چہ چار گُمانی۔ ...ی دوہ چہت لے پرانی

سیوک سکھ چاہے۔ ...کاری عزت... بیسنی پُرش دھن چاہے اور ویبھچاری (زناکار) شُبھ گتی چاہے۔ لوبھی یش چاہے۔ اور ابھیمانی پُرش چاروں پھل دھرم ارتھ کام موکش چاہے۔ تو یہ سب پرانی آکاش کو دُھ کر دودھ لینا چاہتے ہیں۔ (ارتھات ناممکن بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

پُنی پھر رام نکٹ سو آئی۔ پربھو لچھمن پہیں بہوری پٹھائی
لچھمن کہا توہی سو برئی۔ جو ترن توڑ لاج پریہری

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اسے پھر لکشمن جی کے پاس بھیج دیا۔ لکشمن جی نے کہا۔ کہ تمہیں وہی آدمی وریگا۔ جو اپنی لاج (شرم وحیا) کو تنکے کی طرح تیاگ دے گا (ارتھات تمہیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سکیگا۔

تب کھسیانی رام پہیں گئی۔ رُوپ بھینکر پرگٹت بھئی
سیتہہ سبھے دیکھ رگھو رائی۔ کہا انج سن شین بجھائی

تب وہ کھسیانی ہوکر شری رامچندر جی کے پاس آئی۔ آتے ہی اس نے بھینکر رُوپ پرگٹ کیا۔ سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھکر شری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی کو اشارہ کر کے سمجھا دیا۔

دوہا

لچھمن اتی لاگھو سو ناک کان بِنُو کینہی!
تا کے کر راون کہنہ منو چنوتی دینہی!!

لچھمن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان کاٹ کر الگ کر دیئے۔ مانو سروپ نکھا کے ہاتھوں (کے ذریعہ) راون کو چنوتی (تنبیہ، وارننگ) بھیج دی ہو۔

چوپائی

ناک کان بِنُ بھئی بکارارا۔ جنو سَروِ سَیل گیرُو کے دھارا
کھر دوشن پہیں گئی بلپاتا۔ دِھگ دِھگ تو پورش بل بھراتا

ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیانک شکل کی ہو گئی۔ اس کے مکھ پر سے خون اس پرکار بہنے لگا۔ جیسے کالے پربت پر سے لال گیرو کی دھارا بہہ رہی ہو۔ وہ چیختی چلاتی کھر اور دوشن (اپنے بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! ہے بھائیو! لعنت ہے تمہارے بل اور پُرشارتھ کو۔

تیہیں پوچھا سب کہیسی بُجھائی ۔ جاتُدھان سن سین بنائی[2]
دھائے نسیچر نکر برُوتھا ۔ جنو سپچھ کجل گری جوتھا

اُن کے پوچھنے پر اُس نے سارا حال کہہ سنایا سب کچھ
سن کر راکشسوں نے فوج تیار کی راکششوں کے گروہ کے
گروہ چڑھ دوڑے مانو پنکھ والے کاجل کے پہاڑوں کے سلسلے
دوڑے ہوئے آ رہے ہیں ۔

نانا باہن نانا آکارا ۔ نانا یدھ دھر گھور اپارا[3]
سوپ نکھا آگیں کر لینہی ۔ اسبُھ رُوپ شرتی ناسا ہینی

راکشش طرح طرح کی سواریوں پر چڑھے ہوئے ہیں ۔
اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں ۔ گنتی میں بے شمار ہیں ۔ اور
بے شمار بھیانک ہتھیار لگائے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے ناک اور
کان کٹی بدشکل منحوس سوروپ نکھا کو آگے کر لیا ۔

اسگن امت ہوہیں بھے کاری ۔ گنہیں نہ مرتیو بیبس سب جھاری
گرجہیں ترجہیں گگن اُڑا ہیں ۔ دیکھ کٹک بھٹ اتی ہرشا ہیں[4]

بے شمار بھیانک اشگن ہو رہے ہیں ۔ پرنتو موت کے بس ہوئے
وہ سب کے سب اُن اشگنوں کو خاطر میں نہیں لاتے ۔ وہ گرجتے ہیں ۔
للکارتے ہیں ۔ اور آکاش میں اُڑتے ہیں ۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر
یودھا لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں ۔

کوئی کہہ جیئت دھرہو دوؤ بھائی ۔ دھر مارہو تیا لیہو چھڑائی[5]
دھور پور نبھ منڈل رہا ۔ رام بلائے انج سن کہا

کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو ۔ اُن کی استری
کو چھین کر انہیں مار ڈالو ۔ آکاش منڈل گرد و غبار سے چھا گیا ۔
تب شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو بُلا کر اُن سے کہا ۔

لے جانکی جاہو گری کندر ۔ آوا نسیچر کٹک بھینکر[6]
رہہو سجگ سن پربھو کے بانی ۔ چلے سہت شری سر دھنو پانی

تم جانکی جی کو لے کر کسی پربت کی غار میں چلے جاؤ ۔
راکششوں کی بھیانک فوج آ رہی ہے خوب ہوشیار رہنا ۔
پربھو شری رامچندر جی کے بچن سن کر لکشمن جی ہاتھ میں دھنش
بان لئے شری سیتا جی سہت چلے ۔

دیکھ رام رپو دل چل آوا ۔ بہسی کٹھن کودنڈ چڑھاوا[7]

شری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھ کر
ہنس کر کٹھن دھنش کو چڑھایا ۔

چھند

کودنڈ کٹھن چڑھائے سر جٹ جوٹ باندھت سوہ کیوں
مرکت سیل پر لرت دامنی کوٹی سوں جگ بھجنگ جیوں
کٹی کس نشنگ بسال بھج گہی چاپ بسکھ سدھار کے
چتوت منہوں مرگ راج پربھو گج راج گھٹا نہار کے

کٹھن دھنش کو چڑھا کر سر پر جٹاؤں کا جوڑا باندھتے ہوئے
شری رام چندر جی کیسے شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو نیلم منی کے پربت
پر چمکتی ہوئی کروڑوں بجلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں ۔
کمر میں ترکش کس کر لمبے بازوؤں میں دھنش لے کر اور بان کو
سدھار کر پربھو شری رامچندر جی راکششوں کی طرف ایسے
دیکھ رہے ہیں ۔ مانو شیر متوالے ہاتھیوں کے آتے ہوئے جھنڈ کو
دیکھ رہا ہو ۔

سورٹھا

آئے گئے بگ میل دھرہو دھرہو دھاوت سبھٹ
جتھا بلوک اکیل بال روی ہی گھیرت دنج

"پکڑو پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے راکشش یودھا
بے لگام ہو کر دوڑتے ہوئے آئے ۔ انہوں نے پربھو شری
رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۔ جیسے نکلتے ہوئے
سورج کو اکیلا دیکھ کر مندیہہ نامی دیتت گھیر لیتے ہیں ۔

چوپائی

پربھو بلوک سر سکہیں نہ ڈاری ۔ تھکت بھئی رجنی چر دھاری
سچو بول بولے کھر دوشن ۔ یہ کو نرپ بالک نر بھوشن

دیویہ منگل مورت شری رام جی کو دیکھ کر راکششوں
یودھا اُن پر ہتھیار نہ چھوڑ سکے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے۔ سکتہ
کی حالت میں کھڑے اُنہیں دیکھنے لگے۔ منتریوں کو بلا کر کھر اور
دوشن نے کہا۔ یہ راجکمار تو منشوں کا شرنگار ہیں۔

۲

ناگ اسُر سُر نر مُنی جیتے ۔ دیکھے جیتے ہتے ہم کیتے
ہم بھر جنم سُنہو سب بھائی ۔ دیکھی نہیں اسی سُندر تائی

جتنے بھی ناگ واسُر و دیوتا منش اور مُنی ہیں۔ اُن میں سے
ہم بے شمار دیکھے ہیں جیتے اور مار ڈالے ہیں۔ پر ہے سب بھائیو!
سُنو ہم نے جنم بھر میں ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی۔

۳

جدپی بھگنی کینہی کروپا ۔ بدھ لایک نہیں پُرش انوپا
دیہو ترت نج ناری دُرائی ۔ جیت بھون جاہو دوؤ بھائی

اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بدشکل کر دیا ہے تو بھی یہ روپ
زمان لاثانی پُرش مار ڈالنے کے قابل نہیں۔ یہ اپنی چھپائی ہوئی پتنی
کو ہمیں دے دیں اور دونوں بھائی جیتے جی گھر لوٹ جاویں۔

۴

مور کہا تمہہ تاہی سُناوہو ۔ تاسو بچن سُن آتر آوہو
دوتنہہ کہا رام سُن جائی ۔ سُنت رام بولے مُسکائی

میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سنا دو۔ اور اس کا جواب
سُن کر جلد میرے پاس چلے آؤ۔ دوتوں نے جا کر شری رام چندر
جی کو اُن کا پیغام سنایا۔ اسے سُن کر شری رام چندر جی مسکرا کر
بولے۔

۵

ہم چھتری مرگیا بن کرہیں ۔ تم سے کھل مرگ کھوجت پھرہیں
رپو بلونت دیکھ نہیں ڈرہیں ۔ ایک بار کال ہُو سن لرہیں

ہم کھشتری ہیں۔ بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اور تمہارے
جیسے دُشٹ پشوؤں کو ہم کھوجتے پھرتے ہیں۔ ہم طاقتور دشمن
کو دیکھ کر ڈرتے نہیں۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

۶

جدپی منُج دنُج کُل گھالک ۔ مُنی پالک کھل سالک بالک
جوں نہ ہوئے بل گھر پھر جاہو ۔ سمر بمکھ میں ہنتوں نہ کاہو

اگرچہ ہم منش ہیں۔ لیکن دیتوں کے کل کا ناش کرنے والے
ہیں۔ اور مُنیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک۔ لیکن
دُشٹوں کو ڈنڈ دینے والے بالک ہیں۔ اگر تم میں شکتی نہیں تو گھر
کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے بھاگے ہوئے کو میں کبھی نہیں مارتا
ہوں۔

۷

رن چڑھ کریئے کپٹ چترائی ۔ ریپو پر کرپا پرم کدرائی
دوتنہہ جائے ترت سب کہیو ۔ سُنی کھر دوشن اُر اتی دہیو

رن میں چڑھ کر کپٹ چترائی کرنا اور دشمن پر دیا دکھانا
(ترس کھانا) تو بڑی بھاری بزدلی ہے۔ دوتوں نے لوٹ کر
ترت سب باتیں کھر اور دوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سُن کر اُن کی
چھاتی جل اُٹھی۔

چھند

اُر دہیو کہیو کہ دھرہو دھائے بکٹ بھٹ رجنی چرا
سر چاپ تومر شکتی سُول کرپان پرگھ پرسو دھرا
پربھو کینہہ دھنش ٹکور پرتھم کٹھور گھور بھیے آوہا
بھئے بدھر بیاکُل جاتو دھان نہ گیان تیہی اوسر رہا

کھر دوشن کا ہردہ جل اٹھا۔ تب انہوں نے للکار کر کہا کہ
پکڑ لو۔ بھیانک راکشش یودھا۔ بان، دھنش۔ تومر، شکتی،
شول تلوار پرگھ اور پھر سا دھارن کئے ہوئے دوڑ پڑے۔
پربھو رام جی نے پہلے دھنش کا بڑا کٹھور و گھور اور ڈراؤنا ٹنکار
کیا۔ جسے سُن کر راکشس لوگ بہرے ہوگئے و بیاکلتا کے کارن
انہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساوِدھان ہوئے دھائے جان سبل آرات
لاگے برشن رام پر استر شستر بہو بھانت

پھر وہ شترو کو مہابلوان جان کر ساودھان ہو کر دوڑے
اور انیک پرکار کے استر شستر شری رام چندر جی پر برسانے
لگے

تنہہ کے آیدھ تل سم کر کاٹے رگھوبیر
تان سراسن شرون لگ پنی چھانڈے نج تیر

اُنکے ہتھیاروں کو شری رگھوبیر جی نے تل کے سمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر چھوڑے۔

چھند

تب چلے بان کرال۔ پھنکرت جنو بہو بیال
کوپیؤ سمر شری رام۔ چلے بسکھ نسِت نکام

تب بھیانک بان ایسے چلے مانو پھنکارتے ہوئے بہت سے سرپ جا رہے ہوں۔ یدھ میں شری رام چندر جی بہت کرودھ میں ہو گئے۔ اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے بان نکلے۔

۲

اولوک کھر تر تیر۔ مُڑ چلے نسچر بیر
بھئے کرودھ تینو بھائی۔ جو بھاگ رن تے جائی

بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر راکشس ویر پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے۔ تب کھر اور دوشن اور تریشرا تینوں بھائی غصے ہو کر جوش سے بولے۔ کہ جو ویر پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔

۳

تیہی بدھب ہم نج پانی۔ پھرے مرن من مہ ٹھانی
آیدھ انیک پرکار۔ سنمکھ تے کرہیں پرہار

اُس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں مرنا ٹھان کر راکشس لوٹ پڑے۔ اور سامنے ہو کر انیک پرکار کے ہتھیاروں سے شری رام جی پر وار کرنے لگے۔

۴

رپو پرم کوپے جانی۔ پربھو دھنش سر سندھانی
چھانڑے بپل ناراچ۔ لگے کٹن بکٹ پساچ

شترو کو کرودھ سے لال پیلا جان پربھو شری رامچندر جی نے دھنش پر بان چڑھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے جن سے بھیانک راکشس کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

۵

اُر سیس بھج کر چرن۔ جہنہ تہنہ لگے مہی پرن
چکرت لاگت بان۔ دھر پرت کدھر سمان

اُن کی چھاتی، سر، بھجا، ہاتھ اور پاؤں اِدھر اُدھر پرتھوی پر گرنے لگے۔ بان لگتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چنگھاڑتے ہیں۔ پہاڑ کے سمان بھاری دھڑ اُن کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

۶

بھٹ کٹت تن ست کھنڈ۔ پنی اُٹھت کر پاکھنڈ
نبھ اُڑت بہو بھج منڈ۔ بنو مول دھاوت رُنڈ

راکشس ویروں کے شریروں کے کٹ کٹ کر سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کرکے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آکاش میں بہت سی بھجائیں اور کٹے ہوئے سر اُڑ رہے ہیں۔ اور بغیر سر کے دھڑ دوڑ رہے ہیں۔

۷

کھگ کنک کاک سرگال۔ کٹ کٹہیں کٹھن کرال

چیل اور کوّے آدی پنچھی اور گیدڑ کٹھن اور بھیانکر کٹ کٹ شبد کہہ رہے ہیں۔

چھند

کٹ کٹہیں جمبک بھوت پریت پساچ کھپر سنچہیں
بیتال بیر کپال تال بجائے جوگنی نچہیں
رگھوبیر بان پرچنڈ کھنڈہیں بھٹنہ کے اُر بھج سرا
جہنہ تہنہ پرہیں اُٹھ لرہیں دھر دھرو کرہیں بھئے کر گرا

گیدڑ کٹ کٹاتے ہیں۔ بھوت پریت اور چنڈال کھوپڑیاں بھر رہے ہیں۔ ویر بیتال ویروں کی کھوپڑیاں پر تال بجا رہے ہیں اور جوگنیاں ناچ رہی ہیں۔ شری رگھوبیر جی کے پرچنڈ بان یودھاؤں کی چھاتیوں بھجاؤں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اُن کے دھڑ ادھر اُدھر گر کر پھر اُٹھتے اور لڑتے ہیں۔ اور "پکڑ لو پکڑ لو" کا بھیانکر شبد کرتے ہیں۔

چھند

انتاوریں گہہ اُڑت گیدھ پساچ کر گہہ دھاوہیں
سنگرام پرباسی منہوں بہو بال گُڈی اُڑاوہیں
مارے پچھارے اُر بدارے بپل بھٹ کہنرت پرے

اولوک بنج دل بکل بھٹ تیسر آدی کھر دوشن بھرے

راکشس ویروں کی انتڑیوں کو گیدھ لے کر اُڑتے ہیں اور اُن کے دوسرے سرے کو پکڑ کر پیاچ دوڑتے ہیں۔ مانو سنگرام رُوپی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک تپنگ اُڑا رہے ہوں۔ بہت سے یودھا مارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پچھاڑ کے گئے۔ بہت سے یودھا چھاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پیڑا کے کارن دھرتی پر پڑے کراہ رہے ہیں۔ اپنے دل کو ویاکل دیکھکر ترسیرا کھر اور دوشن آدی یودھا شری رام جی کی طرف مُڑے

چھند

سر سکتی تومر پرشو سول کرپان ایک ہی بار ہیں
کر کوپ شری رگھوبیر پر اگنت نشاچر ڈارہیں
پربھو نمش مہنہ رپو سر نوارِ پچار نارے سایکا
دس دس بسکھ اُرماجھ مارے سکل نسچر نائیکا

بان، شکتی، تومر، پھرسا، شول اور تلوار لیے کر بہت سے راکشس غصے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اکٹھے ہی شری رام جی پر وار کرنے لگے۔ پربھو نے چھن بھر میں شتروؤں کے بان کاٹ کر اور للکار کر اُن پر اپنے بان چھوڑے سب راکشس سینا پتیوں کے سینے میں پربھو شری رام چندر جی نے دس دس بان مارے۔

چھند

مہی پرت اُٹھ بھٹ بھرت مرت نہ کرت مایا اتی گھنی
سر ڈرت چودہ سہس پریت بلوک ایک اودھ دھنی
سر مُنی سبھے پربھو دیکھ مایا ناتھ اتی کوتک کر یو
دیکھیں پرسپر رام کر سنگرام رپو دل لر مریو

یودھا پرتھوی پر گر پڑتے ہیں۔ پھر اُٹھ کر لڑتے ہیں۔ مرتے نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر مایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر کہ راکشس چودہ ہزار ہیں۔ اور شری اودھ پتی اکیلے ہیں۔ پربھو شری رام چندر جی نے دیوتاؤں اور مُنیوں کو بھئے بھیت دیکھا۔ پھر مایا دی پربھو نے ایک وچتر لیلا رچی۔ جس کے پربھاؤ سے راکشسوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی۔ اور آپس میں یدھ کر کے کٹ کٹ مر گئی۔

دوہا

رام رام کہہ تن تجہیں پاہیں پد نربان
کر اُپائے رپو مارے چھن مہنہ کرپا ندھان

سب راکشس ایک دوسرے کو رام رام پکار کر مارتے ہیں۔ (ارتھات یہ رام ہے۔ اسے مارو اس پرکار) اور مرتے ہیں۔ اس لئے نروان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے یہ وچتر لیلا کر کے راکشسوں کی فوج کو چھن بھر میں مار ڈالا۔

دوہا

ہرشت برشہیں سمن سُر باجہیں گگن نسان
استتی کر کر سب چلے سوبھت ببدھ بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برساتے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ پھر وہ سب استتی کر کے انیک پرکار کے بمانوں پر سج دھج کر چلے گئے۔

چوپائی

جب رگھو ناتھ سمر رپو جیتے۔ سُر نر مُنی سب کے بھئے بیتے
تب لچھمن سیتا لے آئے۔ پربھو پد پرت ہرش اُر لائے

شری رگھو ناتھ جی کے یدھ میں شتروؤں کو جیت لینے پر دیوتا منش اور مُنی سب کے بھئے دور ہو گئے۔ تب لچھمن جی سیتا جی کو لے آئے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر پڑتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سیتا چتو سیام مرد گاتا۔ پرم پریم لوچن نہ اگھاتا
پنج وٹی بسی شری رگھو نایک۔ کرت چرت سُر مُنی سُکھ دائک

شری رام جی کے شیام کومل شریر کو پریم پریم کے ساتھ سیتا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے اُن کے نیتر سنتشٹ ہی نہیں ہوتے اس پرکار پنچ وٹی میں رہ کر شری رگھو ناتھ جی دیوتاؤں اور

دھوآں دیکھ کھر دوشن کیہرا۔ جائی سوپ نکھا تب راون پیرا ۲
بولی بچن کرودھ کر بھاری۔ دیس کوس کے سرتی بساری

کھر دوشن کو بھسم ہوئے دیکھکر سوروپ نکھا نے جاکر راون کو مشتعل کیا۔ وہ بہت غصے ہوکر راون کو کہنے لگی کہ تو نے تو دیش اور خزانے کی سدھ بھلا دی ہے۔

۴۔۵۔۶

کرسی پان سوسی دن راتی۔ سدھ نہیں تو سر پر آراتی
راج نیتی بنو دھن بنو دھرما۔ ہر ہی سمرپے بنو ست کرما
بدیا بنو بیبیک اپجائیں۔ شرم پھل پڑھیں کئیں اُو پائیں
سنگ تیں جتی کمنتر تے راجا۔ مان تے گیان پان تیں لاجا
پریتی پرنیہ بنو مدتے گنی۔ ناسہیں بیگ نیتی اس سنی

شراب پی کر مست ہوا دن رات پڑا سویا رہتا ہے۔ تجھے سدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پر آکھڑا ہے۔ نیتی کے بنا راج دھرم کے بغیر دھن پراپت کرنے سے، بھگوان کو ارپن کئے بغیر سب شبھ کرم اور وویک حاصل کئے بنا ودیا پڑھنے سے انت میں بغیر تھکاوٹ (مایوسی) کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ وشیوں کے سنگ سے سنیاسی، بری صلاح سے راجہ، مان سے گیان، شراب پینے سے شرم نمرتا کے بنا پریتی اور ابھیمان سے گن والان جلد ہی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسی نیتی میں نے سنی ہے۔

سورٹھا

رپو رُج پاوک پاپ پربھو اہی گنئے نہ چھوٹ کر
اس کہہ بیبدھ بلاپ کر لاگی رودن کرن

دشمن، روگ، اگنی، پاپ، سوامی اور سانپ کو کبھی چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے۔ ایسا کہہ کر سوروپ نکھا بہت پرکار سے ولاپ کر کے رونے لگی۔

دوہا

سبھا ماجھ پر بیاکل بہو پرکار کہہ روئی
توہی جیئت دس کندھر مور کہ اس گتی ہوئی

سبھا کے بیچ وہ ویاکل ہو کر اور بڑے زور سے گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی۔ کہ ارے دس کندھر! تیرے جیتے جی کیا میری ایسی دشا ہونی چاہئے۔

چوپائی

سنت سبھا سد اُٹھے اکلائی۔ سمجھائی گہہ بانہہ اٹھائی
کہہ لنکیس کہسی نج باتا۔ کیہہ تو ناسا کان نپاتا

سوروپ نکھا کے بچن سنتے ہی سبھا سد ویاکل ہو کر اٹھے انہوں نے بھجا پکڑ کر سوروپ نکھا کو اٹھا کر اسے سمجھایا۔ لنکا پتی راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا۔ کہ تیرے ناک اور کان کس نے کاٹ ڈالے۔

اودھ نرپتی دشرتھ کے جائے۔ پرش سنگھ بن کھیلن آئے ۱
سمجھ پری موہی اُنہہ کے کرنی۔ رہت نسا چر کریہیں دھرنی

وہ بولی۔ اودھ کے راجہ دشرتھ کے پتر ہیں۔ جو پرشوں میں شیر ہیں بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ مجھے تو ان کی کرتوت کو دیکھکر ایسے سمجھ پڑتی ہے۔ کہ وہ پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کر دیں گے

جنہہ کر بھج بل پائے دسانن۔ ابھے بھئے بچرت منی کانن ۳
دیکھت بالک کال سمانا۔ پرم دھیر دھنوی گن نانا

ہے دس مکھ! جن کی بھجاؤں کا بل پا کر منی لوگ بن میں نربھے ہو کر وچرنے (گھومنے) لگے ہیں۔ وہ دیکھنے میں تو بالک نظر آتے ہیں۔ پر ہیں کال کے سمان۔ وہ پرم دھیرج وان چتر اور انیک گنوں سے سنجت ہیں۔

اتلت بل پرتاپ دوؤ بھراتا۔ کھل بدھ رت سرمنی سکھداتا ۴
شوبھا دھام رام اس ناما۔ تنہہ کے سنگ ناری اک سیاما

دونوں بھائیوں کا بل اور پرتاپ لاثانی ہے وہ راکشسوں کا بدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور منیوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ وہ شوبھا کے گھر ہیں۔ ان کا نام رام ہے۔ ان کے ساتھ ایک جوان سندر استری ہے۔

روپ راسی بدھی ناری سنواری۔ رتی ست کوٹی تاسو بلہاری ۵
تاس انج کاٹے شرتی ناسا۔ سن تو بھگنی کرہیں پرہاسا

بدھاتا نے اس استری کو ایسی رُوپ کی راشی بنایا ہے۔ کہ سو کروڑ رتی (کامدیو کی استری) کی سندرتا بھی اُس پر نچھاور ہے۔ اُنہیں کے چھوٹے بھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تمہاری بہن سمجھ کر ہی میرے ساتھ یہ مذاق کیا ہے۔

۶

کھر دوشن سُن لگے پکارا۔ چھن مہں سکل کٹک اُنہہ مارا
کھر دُوشن تیسرا کر گھاتا۔ سُن دس سیس جرے سب گاتا

میری پکار سُن کر کھر اور دُوشن سہائتا کرنے آئے تھے۔ پر انہوں نے ساری فوج کو چھن بھر میں مار دیا۔ کھر دوشن اور تر شرا کا مرنا سُن کر راون کے سارے انگ جل اُٹھے

دوہا

سوپنکھی سمجھائے کر بل بولیسی بہہ بھانت
گیو بھون اتی سوچ بس نیند پرے نہیں رات

راون سوُروپ نکھا کو سمجھا کر اور بہت پرکار سے اپنے بل کا ورنن کر کے اپنے محل میں گیا۔ اُسے بہت چنتا لگ گئی۔ اور اسی چنتا کے کارن رات بھر اُسے نیند نہ آئی۔

چوپائی

سُر نر اسُر ناگ کھگ ماہیں۔ مورے انُوچر کہنہ کوؤ ناہیں
کھر دوشن موہی سم بلونتا۔ تنہہ ہی کو مارے بن بھگونتا

(راون من ہی من میں سوچ رہا ہے) دیوتاؤں اور منشوں، ناگوں اور پنچھیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سیوکوں کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے۔ کھر اور دوشن تو میرے ہی برابر کے بلوان یودھا تھے۔ انہیں بھگوان کے بغیر کون مار سکتا ہے۔

۲

سُر رنجن بھنجن مہی بھارا۔ جوں بھگونت لینہہ اوتارا
تو میں جائے بیر ہٹھ کروں۔ پربھو سر پران تجیں بھو تروں

دیوتاؤں کو سُکھ دینے والے اور پرتھوی کا بھار اُتارنے والے بھگوان نے ہی اگر اوتار دھارن کیا ہے تو میں جا کر ہٹھ کر کے اُن سے ویر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پربھو کے بان سے مر کر سنسار سمندر سے پار ہو جاؤں گا۔

۳

ہوئی بھجن نہ تامس دیہا۔ من کرم بچن منتر درڑھ ایہا
جوں نر روپ بھوپ سُت کوؤ۔ ہر ہوں ناری جیت رن دوؤ

اس تامسی شریر سے پربھو کا بھجن تو ہو نہیں سکے گا بس من بچن کرم سے یہی ایک پکی صلاح ٹھہری۔ اور اگر وہ منش روپ کوئی راج کمار ہوں گے، تو اُن دونوں کو یدھ میں جیت کر اُن کی استری چھین لاؤں گا۔

۴

چلا اکیل جان چڑھ تہوواں۔ بس ماریچ سندھو تٹ جہواں
ایہاں رام جس جگتی بنائی۔ سُنہو اُما سو کتھا سہائی

ایسا وچار کر رتھ پر اکیلے ہی چڑھ کر راون وہاں چلا جہاں کہ سمندر کے کنارے ماریچ نامی راکشس رہتا تھا۔ شوجی کہتے ہیں۔ کہ ہے پارتی! اُدھر شری رام چندر جی نے جیسی یکتی بنائی سو اس سہاونی کتھا کو سُنو۔

دوہا

لچھمن گئے بن ہیں جب لین مول پھل کند
جنک سُتا سن بولے بہسی کرپا سکھ برند

لکشمن جی جب کند مول پھل لینے کے لئے بن میں گئے تو کرپا اور سکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی ہنس کر سیتا جی سے بولے۔

چوپائی

سنہو پریا برت رُچر سشیلا۔ میں کچھ کرب للت نرلیلا
تمہہ پاوک مہنہ کرہو نواسا۔ جو لگ کروں نسا چر ناسا

ہے پیاری! ہے پتی برتا دھرم کا پالن کرنے والی اور سندر شیل والی! سنو۔ میں اب کچھ منوہر منش لیلا کروں گا۔ تم اس وقت تک اگنی میں نواس کرو۔ جب تک کہ میں راکشسوں کا ناش کروں۔

۲

جبہیں رام سب کہا بکھانی۔ پربھو پد دھر ہیہ انل سمانی
نج پرتی بمب راکھ تہنہ سیتا۔ تیسیں سیل روپ سبنیتا

جُوں ہی شری رام جی نے سمجھا کر کہا۔ توں ہی سیتا جی پربھو کے چرنوں کا ہردے میں دھیان دھر کر اگنی میں سما گئیں سیتا جی

اس لیئے آپ اپنی اور اپنے کل کی کشتی (خیر) وچار کر گھر لوٹ جائیے۔ یہ سن کر راون جل بھن گیا۔ اور اُس نے ماریچ کو بہت سی گالیاں دیں۔ اور کہا۔ ارے مُورکھ! تو گرو کی طرح مجھے اپدیش دے کر سمجھاتا ہے؟ بتا تو سہی! میرے سمان سنسار بھر میں کون شُورویر ہے؟

تب ماریچ ہردے انُومانا۔ نوہی برودھیں نہیں کلیانا
ستری مرمی پربھو سٹھ دھنی۔ بید بندی کوی بھانس گنی

تب ماریچ نے من میں وچار کیا۔ کہ ہتھیار بند مرمی (راز دار۔ گھر کا بھیدی) سوامی۔ مُورکھ۔ دھنوان۔ بید (حکیم) بھاٹ۔ کوی اور رسوئیا۔ ان نو پُرشوں سے دیر کرنے میں کلیان نہیں ہوتا۔

ایسے بھانت بیکھا نج مرنا۔ تب تاکیسی رگھو نایک سرنا
اُتر دیت موہی بدھب بھاگیں۔ کس نہ مروں رگھوپتی سر لاگیں

دونو طرف ہی ماریچ کو اپنی موت دکھائی دی۔ تب اُس نے شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جانے میں ہی بھلائی سمجھی اُس نے سوچا کہ اگر میں راون کا کہنا نہیں مانتا تو یہ ابھاگا مجھے ابھی مار ڈالے گا۔ اس نیچ کے ہاتھ سے مرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ شری رگھوناتھ جی کے تیر سے مروں۔

اس جیہ جان دسانن سنگا۔ چلا رام پد پریم ابھنگا
من اتی ہرش جناوہ نہ تیہی۔ آج دیکھہیوں پرم سنیہی

ہردے میں ایسا وچار کر ماریچ راون کے ساتھ ہو گیا۔ شری رام جی کے چرنوں میں اس کی اٹوٹ پریتی ہے۔ اُس کے من میں بہت ہی آنند ہے کہ آج میں دھنیہ ہوں جو اپنے پرم پیارے کے درشن کرنے جا رہا ہوں پرنتو اُس نے دل کی اُمنگ کو راون پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

چھند نج پرم پریتم دیکھ لوچن سپھل کر سکھ پایہوں
شری سہت انج سمیت کرپانکیت پد من لایہوں
نربان دایک کرودھ جا کر بھگتی ابس ہی بسکری
نج پانی سر سندھانی سو موہی بدھیہی سکھ ساگر ہری

ماریچ من ہی من میں سوچ رہا ہے۔ کہ آج اپنے پرم پریتم کو دیکھ کر آنکھوں کو سپھل کر سکھ پاؤں گا۔ سیتا جی اور لکشمن سمیت شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگاؤں گا۔ جن کا کرودھ بھی مکتی دینے والا ہے۔ اور جن کی بھگتی اُن ستو تنتر پربھو کو بھی وش میں کرنے والی ہے۔ آہا آج میں دھنیہ ہوں۔ کہ وہی سکھ ساگر بھگوان اپنے ہاتھوں سے بان دھنش پر چڑھا کر میرا بدھ کریں گے۔

دوہا

مم پاچھیں دھر دھاوت دھرین سراسن بان
پھر پھر پربھوہی بلو کہیوں دھنیہ نہ مو سم آن

میں اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان لیئے ہوئے پربھو کو مڑ مڑ کر دیکھوں گا۔ میرے سمان سوبھاگیہ آج اور کس کا ہے؟

چوپائی

تیہی بن نکٹ دسانن گیو۔ تب ماریچ کپٹ مرگ بھیو
اتی بچتر کچھ برنی نہ جائی۔ کنک دیہہ منی رچت بنائی

جہاں شری رگھوناتھ جی رہتے تھے۔ راون اُس بن کے نزدیک پہنچا۔ تب ماریچ کپٹ کا ہرن بن گیا۔ وہ بہت ہی نرالا تھا۔ ایسا نرالا کہ کچھ ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا شریر سنہری تھا۔ اور منیوں سے جڑ کر بنایا ہوا تھا۔

سیتا پرم رچر مرگ دیکھا۔ انگ انگ سمنو ہر بیکھا
سنہو دیو رگھو بیر کرپالا۔ ایہی مرگ کر اتی سندر چھالا

سیتا جی نے اس پرم سندر مرگ کو دیکھا۔ جس کے انگ انگ کا روپ اتی انت منوہر (بے حد دلکش) تھا۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگی۔ ہے دیو! ہے کرپالو رگھوبیر! سنئیے۔ اس مرگ کی چھال بہت ہی سندر ہے۔

سیتہ سندھ پربھو بدھ کر ایہی۔ آنہو چرم کہت بیدیہی
تب رگھوپتی جانت سب کارن۔ اٹھے ہرش سُر کاج سنوارن

جانکی جی نے کہا۔ ہے ستیہ برت دھاری پربھو جی۔ اس کو مار کر اس کا چمڑا مجھے لا دیجئے۔ تب شری رگھوناتھ جی سب

پکھ جانتے ہوئے بھی دیوتاؤں کے ہت ارتھ پرسن ہوکر اُٹھے۔

مرگ بلبک کٹی پری کر باندھا۔ کرتل چاپ رچر سر سا ندھا
پربھو کھمین ہی کہا سمجھائی۔ پھرت بپن نسیچر بہو بھائی

ہرن کو دیکھکر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش باندھا اور ہاتھ میں دھنش لے کر اُس پر سندر بان چڑھایا۔ پھر پربھو رام چندر جی نے لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بھائی! بن میں بہت سے راکشس وغیرہ گھومتے ہیں۔

۵

سیتا کیری کریہو رکھواری۔ بدھی بیبک بل سمے بچاری
پربھوہی بلکی چلا مرگ بھاجی۔ دھائے رام سراسن ساجی

تم بدھی اور وچار پوروک وقت کو اور بل کو وچار کر سیتا جی کی رکھوالی کرنا۔ پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ نکلا۔ شری رام چندر جی دھنش سنبھال کر اسکے پیچھے دوڑے۔

۶

نگم نیتی سو دھیان نہ پاوا۔ مایا مرگ پاچھیں سو دھاوا
کبھوں نکٹ پنی دور پرائی۔ کبھوں کہ پرگٹے کبھوں چھپائی

وید جن کا پار نہ پاکر نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر رہ جاتے ہیں۔ اور جن کو شو جی بھی دھیان سمادھی میں نہیں پاتے۔ اور صفات جو نہ بانی کا وشے ہے اور نہ من اور بدھی کی وہاں تک پہنچ ہے۔ وہ شری رام مایا کے بنے ہوئے جھوٹے ہرن کے پیچھے دوڑے جاتے ہیں۔ وہ ہرن کبھی دور بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے

۷

پرگٹت دُرت کرت چھل بھوری۔ ایہی بادھی پربھوہی گیو لے دوری
تب رام لکھمن سَر مارا۔ دھرنی پرے ٹیو کر گھور پکارا

اس پرکار ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا۔ اور بہت سے چھل کرتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دُور لے گیا۔ تب شری رام جی نے نشانہ تاک ایک کٹھن بان مارا۔ وہ ہرن گھور شبد کر کے دھرتی پر گر پڑا۔

۸

لچھمن کہہ پرتھمہی لے ناما۔ پاچھیں سمرے سی من مہ راما
پران تجت پرگٹےسی نج دیہا۔ سمرے سی رام سمیت سنیہا

پہلے اُس نے زور سے پکار کر لچھمن کا نام لیا۔ اور پھر من میں شری رام جی کا سمرن کیا۔ پران تیاگ کرتے سمے اس نے اپنا راکشسی شریر پرگٹ کیا اور پریم اور شردھا کے ساتھ شری رام جی کا سمرن کیا۔

۹

انتر پریم تاسو پہچانا۔ منی درلبھ گتی دینہی سجانا

انتریامی پربھو شری رام جی نے اس کے ہردے کے سچے پریم کو پہچان کر اُسے وہ گتی دی جو منیوں کو بھی درلبھ ہے۔

بپل سمن سُر برشہیں گاویں پربھو گُن گاتھ
نج پد دینہہ اسُر کہنہ دین بندھو رگھو ناتھ

دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں اور پربھو کے گنوں کی کتھائیں گا رہے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی دین بندھو بھگوان ہیں اسُر کو بھی اپنا پرم پد دے دیا۔

۱

کھل بدھ تُرت پھرے رگھو بیرا۔ سوہ چاپ کر کٹی تو نیرا
آرت گرا اُٹھی جب سیتا۔ کہہ لچھمن سن پرم سبھیتا

دُشٹ ارتچ کو مار کر شری رگھوبیر جی فوراً لوٹ پڑے۔ ہاتھ میں دھنش اور کمر میں ترکش شوبھا دے رہا ہے۔ ادھر جب سیتا جی نے مرتے ہوئے ماریچ کے منہ سے نکلی ہوئی آواز "ہا لکشمن" سُنی تو بہت ہی ڈر کر لکشمن جی سے کہنے لگیں۔

۲

جاہو بیگ سنکٹ اتی بھراتا۔ لچھمن بہسی کہا سنو ماتا
بھرکٹی بلاس سرشٹی لے ہوئی۔ سپنے ہوں سنکٹ پرے کہ سوئی

تم جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی سنکٹ میں پڑے ہوئے تمہیں پکارتے ہیں۔ لکشمن جی نے ہنس کر کہا۔ ہے ماتا! سنو۔ جن کی بھوؤں کے اشارے سے ساری دُنیا کی لے ہو جاتی ہے کیا وہ شری رام چندر جی کبھی سپنے میں بھی سنکٹ میں پڑ سکتے ہیں۔!

۳

مرم بچن جب سیتا بولا۔ ہری پریرت لچھمن من ڈولا
بن دسی دیو سونپ سب کاہو۔ چلے جہاں راون سسی راہو

لکشمن جی کے بچن سُن کر سیتا جی اُن سے بہلے بُرے
شبد کہنے لگیں تب بھگوان کی پریرنا سے لکشمن جی کا من بھی چنچل
ہوگیا۔ وہ سیتا جی کو بن اور دِشاؤں کے دیوتاؤں کو سونپ کر
وہاں سے چلے۔ جہاں کہ راون روپی چندرما کے لئے راہو روپ شری
رام جی تھے۔

۵

سون بیچ دس کندھر دیکھا۔ آوا نکٹ جتی کے بیشا
جا کیں ڈر سُر اسُر ڈراہیں۔ نسی نہ نید دن اَن نہ کھاہیں
سو دس سیس سوان کی ناہیں۔ اِت اُت چِتے چلا بھڑ یہاٸیں
اِمے کپنتھ پگ دیت کھگیسا۔ رہ نہ تیج تن بدھی بل لیسا

جب راون نے کٹیا کو سُونی دیکھا۔ تو سنیاسی کے بھیس میں
وہ سیتا جی کے نزدیک آیا۔ جس راون کے ڈر سے دیوتا اور دَیتو
کہ ڈر کے مارے نہ رات کو نیند آتی اور نہ دن میں وہ پیٹ بھر
اَن کھاتے ہیں۔ وہی دس سروں والا راون کُتے کی طرح اِدھر
اُدھر تاڑ کر جھپکے سے ولیے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک
بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڈ جی! اس پرکار بُری راہ پر پاؤں
رکھتے ہی شریر میں تیج۔ بدھی اور نہ بل ذرہ بھر بھی نہیں رہتا

۶

نانا بدھی کر کتھا سُہائی۔ راج نیتی بھے پریتی دکھائی
کہہ سیتا سُنو جتی گوسائیں۔ بولیہو بچن دُشٹ کی ناٸیں

راون نے بہت پرکار کی سندر کتھائیں کہہ کر سیتا جی کو راج
نیتی۔ بھے اور پریم دکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سُن کر کہا ہے
جتی گوسائیں! سُنو تم تو دُشٹوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

تب راون نج روپ دکھاوا۔ بھئی سبھے جب نام سُناوا
کہہ سیتا دھر دھیرج گاڑھا۔ آئے گیو پربھو رہو کھل ٹھاڑھا

تب راون نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ اور جب اُس
نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سُنایا۔ تو وہ ڈر کے مارے سہم گئی۔ پھر
اُنہوں نے گہرا دھیرج دھر کر کہا۔ او دُشٹ! ذرا ٹھہر تو۔ ہی پربھو
آگئے۔

۸

جِمے ہری بدھوی چھدر تیس چاہا۔ بھئے سی کال بس نسیچر ناہا

سُنت بچن دس سیس رِسانا۔ من مہنہ چرن بندی سُکھ مانا
جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش چاہے؛ ویسے ہی ہے
راکشسوں کے راجہ تو کال کے وش ہو کر میری چاہ کر رہا ہے۔
یہ بچن سُن کر راون جل بھُن گیا۔ لیکن من میں اُس نے سیتا جی کے چرنوں
کی بندنا کر کے بڑا سُکھ مانا۔

دوہا

کرودھ ونت تب راون لینہہ سی رتھ بیٹھائے
چلا گگن پتھ آتر بھئے رتھ ہانک نہ جائے

تب غصے ہو کر جوش میں آ کر راون نے زبردستی سیتا
جی کو اُٹھا کر رتھ پر بٹھا لیا۔ اور وہ فوراً ہی آکاش مارگ سے
چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رتھ ہانکا نہیں
جاتا تھا۔

چوپائی

ہا جگ ایک بیر رگھورایا۔ کیہیں اپرادھ بسارہیو دایا
آرت ہرن سرن سکھدایک۔ ہا رگھوکل سروج دن نایک

سیتا جی وِلاپ کرنے لگیں۔ ہے جگت کے لاثانی ویر شری
رگھوناتھ جی! آپ نے کس اپرادھ کے کارن مجھ پر دیا کرنا چھوڑ
دی ہے۔ دُکھ پیڑا کے ہرنے والے شرناگتوں کو سُکھ دینے والے
! ہے رگھوکل روپی کمل کے کھلانے والے سورج۔

۲

ہا لچھمن تمہار نہیں دوسا۔ سو پھل پائیہوں کینہوں روسا
بِبِدھ بلاپ کرت بیدیہی۔ بھور کپا پربھو دور سنیہی

ہے لکشمن! تمہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے میں نے
کرودھ میں آ کر تم کو بھی بُرے بھلے بچن کہے۔ سو اُس کا پھل پالیا۔
ہائے پربھو کی کرپا تو بہت ہے پر نتو وہ پریتم پربھو بہت
دُور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی اس پرکار بہت وِلاپ کر رہی
ہیں

۳

بپتی موری کو پربھو ہی سُناوا۔ پُروڈاس چہہ راسبھ کھاوا
سیتا کے وِلاپ سُن بھاری۔ بھئے چراچر جیو دُکھاری

میری یہ وپتا (مصیبت) سوامی کو کون جا کر سُنا دے۔
یگیہ کے سوم رس کو گدھا کھانا چاہتا ہے۔ سیتا جی کے بھاری

دلاپ کو سن کر جڑ چیتن سبھی جیو دُکھی ہوئے۔

گیدھ راج سُن آرت بانی ۔ رگھو کل تلک ناری پہچانی
اُدھم نسا چر لینہے جائی ۔ جمے ملیچھ بس کپلا گائی

گیدھ راج جٹاؤ نے سیتا جی کی دُکھ بھری بانی سُنی۔ اس نے پہچان لیا کہ یہ رگھو کل تلک شری رام چندر جی کی پتنی ہیں۔ اُس نے دیکھا کہ نیچ راکشس اس کو زبردستی لئے جارہا ہے جیسے کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے وش پڑ گئی ہو۔

سیتے پتری کرسی جن تراسا ۔ کرہوں جاتو دھان کر ناسا
دھاوا کرودھ ونت کھگ کیسیں ۔ چھوٹے پبی پربت کہنہ جیسیں

وہ بولا۔ ہے سیتا پتری! ڈرو نہیں۔ میں دُشٹ راکشس کا ناش کروں گا۔ یہ کہہ کر پکشی جٹاؤ کرودھ سے بھر کر راون پر ایسے جھپٹا جیسے پربت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا بجر گرتا ہے۔

رے رے دُشٹ ٹھاڑھ کن ہوہی ۔ نربھے چلیسی نہ جانہی موہی
آوت دیکھ کرتانت سمانا ۔ پھر دس کندھر کر انومانا

گیدھ راج جٹاؤ نے جوش میں آکر للکارتے ہوئے کہا۔ او دشٹ! کھڑا کیوں نہیں ہوتا؟ نڈر ہو کر کیسے چلا جاتا ہے۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا جٹاؤ کو یم راج کے سمان آتا ہوا دیکھ کر راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

کی میناک کہ کھگ پتی ہوئی ۔ مم بل جان سہت پتی سوئی
جانا جرٹھ جٹایو ایہا ۔ مم کر تیرتھ چھانڑہی دیہا

کہ کیا یہ میناک پربت میری طرف لپکا آرہا ہے۔ یا پنچھی راج گرڑ بڑھا آرہا ہے۔ پر وہ گرڑ تو اپنے سوامی وشنو سمیت میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آنے پر راون نے پہچان لیا۔ کہ یہ تو بوڑھا جٹایو ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ روپی تیرتھ میں اپنا شریر چھوڑے گا۔

سُنت گیدھ کرودھا تر دھاوا ۔ کہ سُنو راون مور سکھاوا
تجِ جانکی ہی کُشل گرہ جاہو ۔ ناہیں تو اس ہوئی بہو باہو

یہ سُن کر گیدھ راج بڑے کرودھ سے بھر کر (بڑی) تیزی سے دوڑا اور بولا۔ راون! میری نصیحت کو سُنو۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کشل سے (خیر منا کر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو ہے بہت بھجاؤں والے! ایسا ہو گا کہ۔

رام روش پاوک اتی گھورا ۔ ہوئیہی سکل سلبھ کل تورا
اُتر نہ دیت دسانن جودھا ۔ تبہیں گیدھ دھاوا کر کرودھا

شری رام جی کے کرودھ روپی بھیانک اگنی میں تیرا سارا کل (ونش) پتنگوں کی طرح بھسم ہو جائے گا۔ یودھا راون نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب گیدھ راج کرودھ کر کے راون پر لپکے۔

دھر کچ برتھ کینہہ مہی گرا ۔ سیتہی راکھ گیدھ پُنی پھرا
چونچنہہ مار بدارسی دیہی ۔ ڈنڈ ایک بھئی مُورچھا تیہی

اس نے راون کے بال پکڑ کر اُسے رتھ سے اُتار لیا۔ راون زمین پر گر پڑا۔ گیدھ راج جٹایو سیتا جی کو ایک طرف بٹھا کر پھر واپس لوٹا۔ اور چونچیں مار مار کر اس کے شریر کو چھلنی کر ڈالا۔ اس سے گھڑی بھر کے لئے راون کو مُورچھا ہو گئی۔

تب سکرودھ نسچر کھسیانا ۔ کاڑھیسی پرم کرال کرپانا
کاٹیسی پنکھ پرا کھگ دھرنی ۔ سمر رام کر ادبھت کرنی

کھسیانا ہو کر راون نے کرودھ کے ساتھ ایک بہت ہی بھیانک کٹار نکالی۔ اور اس کٹار سے مار کر کے جٹایو کے پنکھ کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹایو شری رام جی کی وچتر لیلا کا سمرن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا۔

سیتہی جان چڑھائے بہوری ۔ چلا اُتائل تراس نہ تھوری
کرت بلاپ جات نبھ سیتا ۔ بیادھ ببس جنو مرگی سبھیتا

سیتا جی کو پھر رتھ پر زبردستی چڑھا کر راون بڑی تیزی کے ساتھ چلا، وہ بہت ہی زیادہ بھیبیت تھا۔ سیتا جی آکاش میں ولاپ کرتے ہوئے جارہی ہیں۔ مانو شکاری کے وش میں آئی ہرنی کوئی سہمی ہوئی

ہرنی مِرِ۔

رگری پر بیٹھے کپہہ نہاری ۔ کہہ ہری نام دنہہ پٹ ڈاری
ایہی بھنتی سمیت ہی سوئے گیئو ۔ بن اسوک مہنہ راکھت بھیئو

سیتاجی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے پربت پر بیٹھے ہوے کچھ بندر دیکھے ۔ اور ہری نام لے کر پیتر ڈال دیا ۔ اِس پرکار راون سیتاجی کو لے گیا اور اُنہیں اشوک باٹکا میں جا کر رکھا ۔

ہاد بیا کُھل بہہ بدھی بھئے اُرو پرتی دکھائی
تب اسوک پادپ تر راکھیسی جتن کرائی

وہ دُشٹ سیتاجی کو بہت پرکار سے بھے اور پریتی دکھا کر ہار مان گیا ۔ تب سیتاجی کے رکھنے کے لئے اُس نے ایک اشوک برکش کے نیچے بند و بست کر دیا ۔

"نواہن پارائن" چھٹا وشرام

جیہی بدھی کپٹ کرنگ سنگ دھائے چلے شری رام
سو چھبی سیتا راکھ اُر رٹتی رہت ہری نام

جس پرکار کپٹ کے ہرن کے ساتھ شری رام جی دوڑے تھے ۔ بھگوان کی اسی شوبھا کو ہردے میں دھارن کر کے وہ رام نام رٹتی رہتی ہے ۔

چوپائی

رگھوپتی لچھمن آوت دیکھی ۔ باہج چنتا کینہی بسیکھی
جنک سُتا پریہر یہو اکیلی ۔ آئیہو تات بچن مم پیلی

لکشمن جی کو آتے دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ظاہر داری کے طور پر بہت چنتا کر کے کہا ۔ ہے بھائی ! تم نے جانکی جی کو اکیلی چھوڑ دیا ۔ اور میری آگیا کا اُلنگھن کر کے یہاں چلے آئے ۔

۲

نسیچر نکر پھرہیں بن ماہیں ۔ مم من سیتا آشرم ناہیں
گہہ پد کمل اُنج کر جوری ۔ کہیو ناتھ کچھ موہی نہ کھوری

راکشسوں کے گروہ بن میں گھومتے پھرتے ہیں ۔ میرے من میں ایسا آتا ہے کہ سیتا کٹیا میں نہیں ہے ۔ بھگوان شری رام جی کے چرن پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ ! میرا تو کچھ بھی دوش نہیں ہے ۔

۳

انج سمیت گئے پربھو تہواں ۔ گوداوری تٹ آشرم جہواں
آشرم دیکھ جانکی ہینا ۔ بھئے بکل جس پراکرت دینا

لکشمن جی سمیت پربھو وہاں گئے ۔ جہاں کہ گوداوری کے کنارے اُن کا آشرم تھا ۔ آشرم کو جانکی جی سے خالی دیکھ کر وہ سادھارن دنیاوی دین دکھیوں کی بھانت ویاکل سے ہو گئے ۔

۴

ہا گُن کھان جانکی سیتا ۔ رُوپ سیل برت نیم پُنیتا
لچھمن سمجھائے بہہ بھانتی ۔ پُوچھت چلے لتا ترو پانتی

ہا ! گُنوں کی کھان جانکی ! ہا ! رُوپ سیل برت اور نیموں میں پوِتر سیتا ! لکشمن جی نے بہت پرکار سے سمجھایا ۔ تب شری رام جی ویاکل ہوئے بیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سیتا جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے ۔

۵

ہے کھگ مرگ ہے مدھکر شرینی ۔ تم دیکھی سیتا مرگ نینی
کھنجن سُک کپوت مرگ مینا ۔ مدھپ نکر کوکلا پربینا

ہے پشو پنچھیو ! ہے بھونروں کی قطارو ! تم نے کہیں مرگ نینی سیتا کو دیکھا ہے ؟ کھنجن ، طوطا ، کبوتر ، ہرن ، مچھلی ، بھونروں کے گروہ اور سُریلی کوئل ۔

۶-۷

کُند کلی دارم دامنی ۔ کمل سرد سسی آہیہ بھامنی

جن کے من میں سدا دوسروں کو بھلائی کرنے کا خیال رہتا ہے۔ اُن کے لئے اِس سنسار میں کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ ہے تات! تم اپنا شریر چھوڑ کر میرے پرم دھام کو جاؤ۔ میں تم جیسے پورن کام کو کیا دوں؟

دوہا

سیتا ہرن تات جنی کہیو پتا سن جائی
جوں میں رام تو کل سہت کہیہی دسانن آئی

ہے تات! سیتا ہرن کی بات تم جا کر پتا جی سے نہ کہنا۔ یدی میں رام ہوں تو دش مکھ راون اپنے کل سہت وہاں آ کر خود ہی اپنی زبان سے کہیگا۔

(چوپائی)

گیدھ دیہہ تج دھری ہری رُوپا۔ بھوشن بہو پٹ پیت انوپا
سیام گات بسال بھج چاری۔ استتی کرت نین بھر باری

جٹایو نے گیدھ کا شریر تیاگ کر ہری رُوپ دھارن کیا۔ اور بہت سے زیور گہنے اور پیلے لبستر پہن لئے شیام شریر ہے۔ وشال چار بھجائیں ہیں۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بھر کر وہ بھگوان کی استتی کرنے لگا۔

چھند

جے رام رُوپ انوپ نرگن سگن گن پریرک سہی
دس سیس باہو پرچنڈ چنڈ سر منڈن مہی
پاتھود گات سروج مکھ راجیو آیت لوچنم
نت تومی رام کرپال باہو بسال بھو بھے موچنم

ہے رام جی! آپکی جے ہو۔ آپ کا رُوپ لاثانی ہے۔ آپ نرگن ہیں سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گنوں (ست رج تم) کے پریرک سروپ ہیں۔ دس سر والے راون کی پرچنڈ بھجاؤں کو کھنڈ کھنڈ کرنے کیلئے پرچنڈ بان دھارن کرنے والے اور پرتھوی کو سجانے والے (ادھات پرتھوی کا بھار دور کرنے والے) جل بھرے میگھ کے سمان سندر شیام شریر دھاری، کمل کے سمان مکھ والے اور لال کمل کے سمان نیتروں والے، وشال بھجاؤں والے اور جنم مرن رُوپی بھے سے چھڑانے والے کرپالو شری رام جی میں آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

چھند - ۲ -

بلم اپرمیم اناد م ایم ادیتم ایکم اگوچرم
گوبندم گو پر دوند ہر گیان گھن دھرنی دھرم
جے رام منتر جپنت سنت انت جن من رنجنم
نت تومی رام اکام پریہ کام آدی کھل دل گنجنم

آپ اتھاہ (اسیم، غیر محدود) بل والے ہیں۔ انادی، اجنما، نراکار، ادوتیہ (واحد لاشریک) من بدھی سے پرے ہیں۔ آپ پربرہم، اندریوں سے پرے۔ دکھ سُکھ جنم مرن آدی دوندوں کو ہرنے والے۔ وگیان گھن اور پرتھوی کو دھارن کرنے والے ہیں۔ جو سنت آپ کے نام کے رام منتر کا جاپ کرتے ہیں۔ ان انت سیوکوں کے من کو آپ آنند دینے والے ہیں۔ آپ نشکام بھگتوں کے پیارے ہیں اور کام آدی دُشٹ برتیوں کے دَل کو ناش کرنے والے شری رام جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔

(چھند)

جیہی شرتی نرنجن برہم بیاپک برج آج کہہ گاوہیں
کر دھیان گیان براگ جوگ انیک منی جیہی پاوہیں
سو پرگٹ کرونا کند سوبھا برند اگ جگ موہ ای!
مم ہردے پنکج بھرنگ انگ اننگ بہو چھبی سوہ ای

جن کو ویدکی شرتیاں۔ مایا رہت، برہم، ویاپک نروکار، اجنما کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان ویراگ یوگ آدی انیک سادھنوں کو انوشٹھان کر کے منی جن جنھیں پراپت کرتے ہیں۔ وہی دیا کے دھام، شوبھا کے دھام پرگٹ ہو کر چر چیتن سارے جگت کو (اپنی لیلاؤں دوارا) موہت کر رہے ہیں۔ میرے ہردے کمل کے بھونرا رُوپی انیک انگ میں بہت سے کامدیوں کی سندر شوبھا پا رہی ہے۔

جو اگم سگم سبھاو نرمل اسم سم سیتل سدا
پشینتی جم جوگی جتن کر کرت من گو بس سدا
سو رام رما نواس سنتت داس بس تری بھون دھنی
مم اُر بسیو سو سمن سنسرتی جاس کیرتی پاونی

(دوشٹ بھوگی پرشوں کے لیے) جو اگم ہیں اور (شرڈھالو بھگتوں کے لئے جن کی پراپتی) سُگم ہے۔ نرمل سبھاؤ ہیں (دشٹوں کو ڈنڈ دینا اور بھگتوں کی رکھشا کرنا۔ جن کا ایسا امتیازی سلوک کرنے کا سبھاؤ ہے) وہ بشم ہیں (اور شرنا گتوں کے ساتھ بھلے ہی وہ اونچ ہوں یا نیچ ودوان ہو یا شریشٹھ سب کے ساتھ سمان بھاؤ سے برتاؤ کرتے ہیں) اس لئے سم ہیں (وہ استو میں بھگوان نرلیپ ہیں۔ سم درشی ہیں۔ انہیں نہ تو کسی سے دوش ہے۔ جیسے اگنی ترڈیک آئے ہوئے ٹھٹھرتے پُرش کی سردی کو دور کر کے اُسے سکھ پہنچاتی ہے۔ اور جو سُرن کو نہیں اگر وہ اُسے کسی سے نہ دشمنی ہے نہ متر تا اور جو اگیان وش اُس میں گر جاتے ہیں۔ اُسے بھسم بھی کر دیتی ہے۔ یا جیسے جل پیاسے کی پیاس بجھا کر ترپت کرتا ہے۔ اور اگیان وش پیرا تی اس میں ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ سار روپ یہ ان سارے کرموں کا کرتا جیوؤں کا سبھاؤ ہے۔ اگنی اور پانی کا کوئی دوش نہیں۔ اور نہ ہی اس امتیازی سلوک سے اگنی اور جل میں کسی پرکار کے امتیازی (بیسمانتا) سلوک کرنے میں دوش آتا ہے۔ ویسے ہی مُنش کے کرموں کا کرتا اس کا اپنا سبھاؤ ہے۔ بھگوان تو اگنی اور جل کی بھانت دشٹوں کو ڈنڈ اور بھگتوں کو آنند دیتے ہوئے سدا نرلیپ اور سم ہی رہتے ہیں وہ جیسی کے گن دوش سے سنگ نہیں پاتے جیسے کہ گیتا میں بھی سویم بھگوان نے کہا ہے" پرمیشور بھوت پرانیوں کے نہ کرتا پن کو اور نہ کرموں کو اور نہ کرموں کے پھل کے سنجوگ کو وہ استو میں رچتا ہے کنتو پرانیوں اور لوگوں کے ایشور درما نواس شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے وش میں رہتے ہیں۔ وہ بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔ جن کی پوتر کیرتی جنم مرن سنسار چکر کا انت کرنے والی ہے۔

دوہا

ابرل بھگتی مانگ برگیدھ گیئو ہری دھام
تیہی کی کریا جتھو چت رنج کرکینہی رام

اتیند بھگتی کا ور مانگ کر گیدھ راج جٹایو پرم دھام کو سدھار گئے۔ شری رام چندر جی نے داہ کرم سنسکار آدی اُنکی سب کریائیں اپنے ہاتھوں سے کیں۔

چوپائی

کومل چت اتی دین دیالا۔ کارن بنو رگھوناتھ کرپالا
گیدھ ادھم کھگ آمش بھوگی۔ گتی دینہی جو جاچت جوگی

شری رگھوناتھ جی بہت ہی کومل (نرم) چت والے، دین دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ پنچھیوں میں ادھم پنچھی کو وہی شبھ گتی دی۔ جیسے یوگی لوگ مانگتے رہتے ہیں۔

سنہو اُملتے لوگ ابھاگی۔ ہری تج ہوہیں بشے انوراگی[۲]
پُنی سیتہیہ کھوجت دوؤ بھائی چلے بلوکت بن بہتائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو۔ اُن لوگوں کا کتنا دُربھاگیہ ہے جو بھگوان کو چھوڑ کر وشے بھوگوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ پھر دونو بھائی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے آگے چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

سنکل لتا بٹپ گھن کانن۔ بہو کھگ مرگ تہہ گج پنچانن[۳]
آوت پنتھ کبندھ نپاتا۔ تیہیں سب کہی ساپ کے باتا

گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اُس میں بہت سے پنچھی وپشو، ہاتھی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے بھگوان رام چندر جی نے کبندھ نامی راکشش کو مار ڈالا۔ اِس نے اپنے شاپ (بددعا) کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

دُرباسا موہی دینہی ساپا۔ پربھو پد پیکھ مٹا سو پاپا[۴]
سُنو گندھرب کہوں میں توہی۔ موہی نہ سوہاتے برہم کُل دروہی

وہ کہنے لگا۔ کہ دُرواسا جی نے مجھے شاپ دیا تھا۔ پربھو کے چرن کملوں کے درشن کر کے وہ میرا پاپ مٹ گیا۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے گندھرو! سنو۔ میں تمہیں یہ جتلا دینا چاہتا ہوں کہ برہم دیتا برہمن کُل سے ویر بھاؤ کرنے والا پُرش مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔

دوہا

من کرم بچن کپٹ تج جو کر بھوسر سیو
موہی سمیت برنچی سو بس تاکیں سب دیو

من بچن کرم سے کپٹ چھوڑ کر جو برش دھرتی کے دیوتا برہم وتیا براہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ مجھ سمیت برہما شو آدی سب دیوتاؤں کو اپنے وش میں کر لیتا ہے۔

کہہ نج دھرم تاہی سمجھاوا۔ نج پد پریتی دیکھ من بھاوا
رگھوپتی چرن کمل سر ناٰئی۔ گیئو گگن اپنی گتی پائی

شری رام جی نے بھاگوت دھرم اُسے کہہ کر سمجھایا۔ اُسکی اپنے چرنوں میں پریتی دیکھکر بھگوان شری رام جی اس پر بہت پرسن ہوئے آخر شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں سر نوا کر وہ اپنے گندھرو سروپ کو پاکر آکاش میں چلا گیا۔

تاہی دیئے گتی رام اُدارا۔ سبری کے آشرم پگ دھارا
سبری دیکھ رام گرہ آئے۔ منی کے بچن سمجھ جیہ بھائے

اُدار (فراخدل) رام اُس کو شبھ گتی دیکر شبری کے آشرم میں پدھارے۔ شری رام جی کو گھر میں آئے دیکھکر منی متنگ کے بچنوں کو یاد کرکے وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئی۔

شبری بھیلنی تھی۔ وہ نیچ جاتی کی تھی۔ پرنتو وہ بھگوان کی شردھا یو بھگت تھی۔ اس لئے بہت سا سماں دنڈک بن میں چھپ کر رشیوں منیوں کی سیوا میں گذارا تھا۔ جدھر سے رشی لوگ اشنان کرنے جاتے وہ جھاڑو لے کر رشیوں کے آنے سے پہلے پہلے راستہ صاف کر دیتی۔ پتھریلی زمین پر ریت بچھا دیتی تاکہ اُن کے پیروں میں پتھر نہ چبھ جائیں۔ جنگل سے لکڑی کاٹ کر وہ رشیوں کے آشرم میں چھوڑ آتی۔ بہت سا کال وہ رشیوں منیوں کی سیوا کرتی رہی۔ آخر متنگ منی کو اس پر دیا آئی۔ اُنہوں نے شبری کو بھگوان کے نام کا اپدیش کیا۔ اور اُسے اپنے آشرم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دی۔ برہم لوک کو جاتے ہوئے رشی اُس سے کہہ گئے کہ تو سہج سے اس آشرم میں بھگوان کا بھجن کرتی رہنا۔ بھگوان رام تیری کٹیا پر پدھاریں گے۔ اُن کے درشن پاکر تیری جنم مرن کی پھانسی کٹ جائے گی۔ شبری بھگوان کے چرنوں کے پریم میں مگن ہو گئی۔ شری رام جی کا انتظار کرتے کرتے اُسکا بہت سا سماں بیت گیا۔ پر بھگوان اب تک نہ آئے۔ کہیں اُن کے پاؤں میں کانٹا نہ لگ جائے۔ یہ سوچ کر شبری ہر روز آشرم سے دور تک راستہ جھاڑو لے کر صاف کرتی۔ اس پر پانی چھڑکتی۔ آشرم کو ہر روز گوبر سے لیپتی۔ اور مٹی گوبر کی ایک سندر ویدی بھگوان کے بیٹھنے کے لئے تیار رکھتی۔ جنگل میں جاتی۔ اور وہاں چکھ کر دیکھکر میٹھے میٹھے بیر توڑ لاتی۔ پھر اُنہیں دونوں میں بھر کر رکھتی۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے بھگوان کے ویوگ میں شبری پاگلوں کی بھانت بھگوان کے آنے کی انتظار کرتی رہتی۔ منی متنگ کے بچنوں پر کہ بھگوان تیری کٹیا پر پدھاریں گے۔ اُسے پورن وشواس تھا۔ مہاتما لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ تیبر اچھا (انتہائی رغبت) اور سدھی (کامیابی) میں کوئی انتر نہیں۔ شبری بھگوان کے درشنوں کے لئے جل بن مین کے سمان تڑپ رہی ہے۔ انتریامی بھگوان یہ سب کچھ جانتے تھے انہوں نے جب شبری کے انتہ کرن میں اپنے پرتی سچی پریتی اور درشن کی بے حد تڑپ دیکھی۔ تو وہ لچھمن سمیت شبری کے آشرم پر آئے۔

۳

سرسج لوچن باہو بسالا۔ جٹا مکٹ سر اُر بن مالا
سیام گور سندر دوؤ بھائی۔ سبری پری چرن لپٹائی

کمل کے سمان پربھو شری رام جی کے نیتر ہیں۔ لمبی بھجائیں ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ ہردے پر بن مالا پہنے ہوئے ہیں اُن شیام شریر شری رام چندر جی کے اور گور شریر لچھمن جی کے چرنوں پر شبری لپٹ گئی۔

پریم مگن مکھ بچن نہ آوا۔ پنی پنی پد سروج سر ناوا
سادر جل لے چرن پکھارے۔ پنی سندر آسن بیٹھارے

وہ پریم میں مگن ہو گئی۔ مکھ سے کوئی بچن نہیں نکلتا۔ وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں میں سر نوا رہی تھی۔ پانی لے کر بڑی شردھا سے اُس نے پربھو کے چرن دھوئے۔ اور پھر اُن کو سندر آسن پر بٹھلایا۔

دوہا
کند مول پھل سرس اتی دیئے رام کہہ آن
پریم سہت پربھو کھایا۔ بارمبار بکھان [illegible]

پھر اس نے بہت ہی میٹھے رسیلے ذائقہ دار کند مول اور پھل لاکر شری رام جی کو دیئے۔ پربھو شری رام چندر جی نے بار بار اُنکی سراہنا کرکے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی

پان جوڑ آگیں بھئی ٹھاڑھی۔ پربھوہی بلوک پریتی اتی باڑھی
کیہی بدھی استتی کروں تُمہاری۔ ادھم جاتی میں جڑمتی بھاری

پھر شبری ہاتھ جوڑ کر شری رام جی کے آگے کھڑی ہو گئی۔ پربھو کے درشن کرکے اس کا پریم بہت ہی اُمڈ پڑا۔ وہ کہنے لگی۔ میں کس پرکار آپکی اُستتی کروں۔ میں نیچ جاتی اور بہت ہی موڑھ متی ہُوں۔

۲

ادھم تے ادھم ادھم اتی ناری۔ تنہہ مہہ میں متی مند اگھاری
کہہ رگھوپتی سُنو بھامنی باتا۔ مانیوں ایک بھگتی کر ناتا

استری ادھم سے بھی ادھم ہوتی ہے۔ اُن ادھم سے ادھم استریوں میں بھی میں اتی ادھم ہُوں۔ اور اُن میں بھی پاپ کے ناش کرنے والے پربھو! میں مند بدھی ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ ہے بھامنی! میری بات سُنو۔ میں تو کیول ایک بھگتی کا ہی رشتہ مانتا ہوں۔

۳

جات پانت کل دھرم بڑائی۔ دھن بل پرجن گن چترائی
بھگتی ہین نر سوہے کیسا۔ بنو جل بارد دیکھے جیسا

ذات پات، کل، دھرم، بڑائی، دھن، بل، پریوار، گُن، عقلمندی۔ ان سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی مُنش کیسا لگتا ہے جیسے جل سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

۴

نودھا بھگتی کہیو توہی پاہیں۔ ساودھان سُنو دھرو من ماہیں
پرتھم بھگتی سنتنہ کر سنگا۔ دوسری رتی مم کتھا پرسنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہُوں۔ تو ساودھان ہو کر سُن اور اپنے من میں دھارن کر۔ سنتوں کا ست سنگ کرنا پہلی بھگتی ہے۔ میری کتھاؤں کے پرسنگ میں پریم اور شردھا رکھنا یہ دوسری بھگتی ہے۔

دوہا

گرو پد پنکج سیوا تیسری بھگتی امان
چوتھی بھگتی مم گُن گن کرے کپٹ تج گان

ابھیمان چھوڑ کر سرل ہردے سے گرو کے چرن کملوں کی سیوا کرنا تیسری بھگتی ہے۔ اور کپٹ چھوڑ کر میرے گُن سموہوں کا گان کرنا چوتھی بھگتی ہے۔

چوپائی

منتر جاپ مم دِرڑھ بسواسا۔ پنچم بھجن سو بید پرکاسا
چھٹھ دم سیل برتی بہو کرما۔ نرت نرنتر سجن دھرما

رام نام کا جاپ اور مجھ میں دِرڑھ وشواس یہ پانچویں بھگتی ہے۔ جو ویدوں میں پرسِدھ ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا، نیک چلن ہونا، اور بہت کرموں سے ویرکت بھاؤ رکھنا اور لگاتار سجن (نیک دھرماتما) پرشوں کا سادھرم آچرن کرنا۔ یہ چھٹی بھگتی ہے۔

۲

ساتوں سم موہی مے جگ دیکھا۔ موتیں سنت ادھک کر لیکھا
اٹھوں جتھا لابھ سنتوشا۔ سپنے ہوں نہیں دیکھے پر دوشا

سارے سنسار کو سم بھاو سے میرا ہی رُوپ سمجھنا۔ اور سنتوں کا مجھ سے بھی زیادہ آدر ستکار کرنا یہ ساتویں بھگتی ہے۔ جو کچھ مل جائے اُسی میں سنتوشٹ کرنا۔ اور سپنے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

۳

نوم سرل سب سن چھل ہینا۔ مم بھروس ہیہ ہرش نہ دینا
نو مہنہ ایکیو جنہہ کیں ہوئی۔ ناری پرش سچراچر کوئی

سرل سبھاؤ ہونا اور سب کے ساتھ کپٹ رہت پوتر برتاؤ کرنا۔ ہردے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اوستھا میں ہرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچارگی، بے بسی و عاجزی) کا نہ ہونا یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک بھی ہوتی ہے۔ وہ چراچر استری پُرش کوئی بھی ہے۔

سوئی اتسیہ پریہ بھامنی مورے۔ سکل پرکار بھگتی درڑھ تورے
جوگی برند درلبھ گتی جوئی۔ تو کہنہ آج سلبھ بھئی سوئی

ہے بھامنی! تجھے دہی پریم پیارا ہے۔ پھر تم ہیں تو نو پرکار کی بھگتی دِرڑھ ہے۔ اس لیئے جو گتی یوگیوں کی منڈلی کو بھی دُرلبھ ہے۔ وہی آج تیرے لئے سُلبھ ہو گئی ہے۔

۵
مم درشن پھل پرم انُوپا۔ جیو پاو نج سہج سرُوپا
جنک سُتا کی سُدھ بھامنی۔ جانہی کہو کری بر گامنی

میرے درشن کا سب سے لاثانی پھل یہ ہے۔ کہ جیو اپنے سہج سرُوپ (اپنے آتم سرُوپ) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ہے بھامنی! اب اگر تو ہاتھی کی سی سندر چال چلنے والی جانکی جی کی کچھ خبر دے سکتی ہو۔ تو بتاؤ۔

۶-۷
پمپا سرہی جاہُو رگھُو رائی۔ تہنہ ہوئی سُگریو متائی
سو سب کہہی دیو رگھو بیرا۔ جانت ہوں پوچھہو متی دھیرا
بار بار پربھو پد سر نائی۔ پریم سہت سب کتھا سُنائی

شبری نے کہا ہے رگھوناتھ جی! آپ پمپا نامی سرو در کو جائیے وہاں جا کر آپکی سُگریو سے متر تا (دوستی) ہو گی۔ ہے دیو! ہے رگھو بیر! وہ آپ کو سارا حال بتا وے گا۔ آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ بار بار پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر نوا کر پریم کے ساتھ شبری نے سب کتھا سُنائی۔

چھند
کہہ کتھا سکل بلوک ہری مُکھ ہردہ پد پنکج دھرے
تج جوگ پاوک دیہہ ہری پد لین بھئی جہنہ نہیں پھرے
نر بِبِدھ کرم ادھرم بہومت سوک پرد سب تیا گہو
بسواس کر کہہ داس تُلسی رام پد انُو را گہو

ساری کتھا کہہ کر بھگوان کے درشن کر کے ہردے میں اُنکے چرن کملوں کا دھیان دھر کر اور یوگ اگنی سے اپنے شریر کو تیاگ کر وہ بھگوان کے اُس پرم پد میں لین ہو گئی۔ جہاں سے کہ واپس لوٹنا نہیں پڑتا۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو! بہت طرح کے کرم و ادھرم اور بہت سے مت متانتر یہ سب شوک دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کر دو اور وشواس کر کے شری رام جی کے چرنوں میں پریتی کرو۔

جاتی ہین اگھ جنم مہی مُکت کینہی اسی ناری
مہا مند من سکھ چہسی ایسے پربھو ہی بسا ری

جو نیچ جاتی کی اور پاپوں کی جنم بھومی تھی۔ ایسی استری کو بھی جنہوں نے مُکت کر دیا۔ اے مہا مورکھ من! تو ایسے پربھو کو بھول کر سکھ چاہتا ہے۔! ارے شٹھ! تجھے ایسے پربھو کو بھول کر کبھی سکھ نہ ملے گا۔

چوپائی
چلے رام تیا گا بن سوؤ۔ اتُلت بل نر کیہری دوؤ
برہی اِو پربھو کرت بشادا۔ کہت کتھا انیک سنبادا

شری رام جی اس بن کو بھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں بھائیوں میں بے پناہ بل ہے۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر ہیں۔ پربھو استری کے وِیوگ میں دُکھی پرش کی طرح وِلاپ کرتے ہیں اور بہت طرح کی کتھائیں اور سنواد (مکالمے) کہتے ہیں۔

۲
لچھمن دیکھ بپن کی شوبھا۔ دیکھت کیہی کر من نہیں چھوبھا
ناری سہت سب کھگ مرگ برندا۔ مانہوں موری کرت ہہیں نندا

ہے لکشمن! بن کی شوبھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا من بے چین نہ ہو گا۔ پکشی اور پشوؤں کے جھنڈ سب استریوں سمیت ہیں۔ مانو وہ میری نندا کر رہے ہیں۔

۳
ہمہی دیکھ مرگ نکر پراہیں۔ مرگیں کہہیں تمہہ کہنہ بھے ناہیں
تمہہ آنند کرہو مرگ جائے۔ کنچن مرگ کھوجن اے آئے

ہمیں دیکھ جب ہرنوں کی ٹولیاں بھاگنے لگتی ہیں تو ہرنیاں اُن سے کہتی ہیں۔ کہ ڈرو نہیں تم تو سادھارن ہرنوں سے پیدا ہوئے ہو۔ اس لئے تم آنند سے وچرو۔ یہ راجکمار تو سونے کے ہرن کو ڈھونڈنے آئے ہیں۔

۴
سنگ لائے کرنی کری لیہیں۔ مانہوں موہی سکھاون دیہیں
ساستر سچنتت پنی پنی دیکھیے۔ بھوپ سیبسوت بس نہیں لیکھیے

ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لگا لیتے ہیں۔ مانو مجھے نصیحت کر رہے ہوں۔ (کہ استری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہئے۔) خوب اچھی طرح سے پڑھے ہوئے اور وچارے ہوئے شاستروں کو بھی بار بار دیکھتے رہنا چاہئے۔ اور اچھی طرح سے جس راجہ کی سیوا کی ہو۔ اُس کو وش میں نہیں سمجھنا چاہئے۔

راکھیئے ناری جدپی اُر ماہیں۔ جبتی ساستر نرپتی بس ناہیں
دیکھہو تات بسنت سہاوا۔ پریا ہین موہی بھیے اُپجاوا

استری کو چاہے ہردے میں ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ پرنتو نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے ہے تات! دیکھو کیسی سُہاونی بسنت ہے۔ پیاری استری کے بغیر یہ بسنت بھی مجھے ڈراؤنا معلوم ہو رہا ہے۔

برہ بکل بل ہین موہی جانیسی نپٹ اکیل!
سہت بپن مدھکر کھگ مدن کینہہ بگ میل

مجھے استری کے وِیوگ سے ویاکل، نربل اور بالکل اکیلا (تن تنہا) جان کر کامدیو نے بن، بھونروں، پنچھیوں کو ساتھ لے کر مجھ پر حملہ بول دیا ہے۔

دیکھ گیئو بھراتا سہت تاسو دوت سُن بات
ڈیرا کینہو منہوں تب کٹک ہٹک من جات

پرنتو جب اُس کے دُوت نے یہ دیکھ لیا۔ کہ میں اکیلا نہیں میرے ساتھ میرا بھائی بھی ہے۔ تب اپنے دوت کی بات سُن کر کامدیو نے مانو اپنے لاؤ لشکر کو روک کر ڈیرا ڈال دیا ہے۔

چوپائی

بٹپ بسال لتا اُرجھانی۔ ببدھ بتان دیئے جنو تانی
کدلی تال بر دھجا پتاکا۔ دیکھ نہ موہ دھیر من جاکا

بڑے بڑے بھاری درختوں میں بیلوں کے الجھاؤ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو طرح طرح کے خیمے لگا دیئے ہیں۔ کیلا اور تاڑ سُندر دھوجا اور پتاکا کے سمان ہیں۔ کوئی دھیرج وان پُرش ہی ان کو دیکھ کر موہت نہ ہوگا۔

۲
ببدھ بھانت پھولے ترو نانا۔ جنو بانیت بنے بہو بانا
کہنہ کہنہ سندر بٹپ سہائے۔ جنو بھٹ بلگ بلگ ہو چھائے

بے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے پھولے ہوئے ہیں۔ مانو علیحدہ علیحدہ وردی پہنے ہوئے بہت سے تیر انداز ہوں۔ کہیں کہیں سُندر درخت شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھاؤنی ڈال رکھی ہو۔

۳
کوجت پک مانہوں گج ماتے۔ ڈھیک مہوکھ اونٹ بسراتے
مور چکور کیر بر باجی۔ پاراوت مرال سب تاجی

کوئلیں کوکو کر رہی ہیں۔ مانو مست جنگی ہاتھی چنگھاڑ رہے ہوں۔ ڈھیک اور مہوکھ پنچھی مانو اونٹ اور خچر ہیں۔ مور، چکور، طوطے، کبوتر اور ہنس مانو سب سُندر گھوڑے ہیں۔

۴
تیتر لاوک پدچر جوتھا۔ برنی نہ جائے منوج برودھا
رتھ گری سلا دُندبھی جھرنا۔ چاتک بندی گن گن برنا

تیتر اور بٹیر مانو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدیو کی سینا کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پربتوں کی شلائیں رتھ ہیں اور جھرنے مانو نقارے ہیں۔ پپیہے بھاٹ ہیں۔ جو کامدیو کے کُل کے گُن سموہ کا ورنن کرتے ہیں۔

۵
مدھکر مکھر بھیری سہنائی۔ ترِدھ بیار بسیٹھیں آئی
چترنگنی سین سنگ لینہیں۔ بچرت سب ہی چنوتی دینہیں

بھونروں کی گُنجار مانو بھیری اور شہنائی ہے۔ شیتل، مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا مانو دُوت بن کر آئی ہے۔ اس پرکار چترنگنی سینا کو ساتھ لئے کامدیو مانو سب کو چنوتی (اطلاع خبردار کرتا ہوا) دیتا ہوا وچر رہا ہے۔

لچھمن دیکھت کام انیکا۔ رہہیں دھیر تنہہ کے جگ لیکا
یہہ کیں ایک پرم بل ناری۔ تیہی تیں اُبرسُبھٹ سوئے بھاری

ہے لکشمن! کامدیو کی اس سینا کو دیکھ کر جو پُرش دھیر نے

رہتے ہیں۔ (ارتھات جن کا من چنچل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گرتے) دُنیا میں یودھاؤں میں اُنہیں کی عزت ہوتی ہے اس کامدیو کی فوج میں استری ہی سب سے بلوان یودھا ہے۔ اس سے جو بچ جائے۔ وہی شریشٹھ یودھا ہے۔

دوہا

تات تین اتی پربل کھل کام کرودھ اُرو لوبھ
مُنی بگیان دھام من کرہیں نمکھ مہں چھوبھ

ہے تات! کام کرودھ اور لوبھ یہ تین بہت ہی بلوان دُشٹ ہیں۔ یہ رگیان کے دھام مُنیوں کے من کو بھی پل بھر میں چلائمان کر دیتے ہیں۔

دوہا

لوبھ کیں اچھا دمبھ بل کام کیں کیول ناری۔
کرودھ کیں پُرش بچن بل مُنی بر کہہیں بچاری

لوبھ کو اچھیا اور پاکھنڈ کا بل ہے۔ کام کو صرف استری کا بل ہے۔ کرودھ کو کڑوے بچنوں کا بل ہے۔ شریشٹھ مُنی وچار کر ایسا کہتے ہیں۔

چوپائی

گُناتیت سچراچر سوامی۔ رام اُما سب انترجامی
کامنہ کے دینتا دکھائی۔ دھیر نہہ کیں من برتی دڑہائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رام چندرجی پرکرتی کے تینوں گنوں ست راج تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور چیتن جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہردوں کی جاننے والے ہیں۔ انہوں نے جو ... دنیاوی پُرشوں کی بھانت استری کے ویوگ میں ولاپ کیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دکھلایا ہے۔ کہ کامی پُرش استری کے موہ میں پڑ کر کس قدر دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اس لیلا سے ندبکی (ودیاوان) پُرشوں کو یہ اُپدیش دیا ہے۔ کہ وہ من میں اپنے دیرکت بھاؤ کو دڑھ کریں۔ کیوں کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے بلکہ کامی پُرش کی موہ کے کارن کیسی درگتی (بدحالی) ہوتی ہے۔

کرودھ منوج لوبھ مد مایا۔ چھوٹہیں سکل رام کی دایا
سو نر اندرجال نہیں بھولا۔ جا پر ہوئے ونٹ اُنوکولا

کرودھ، کام، لوبھ، اہنکار اور مایا۔ یہ شری رام جی کی دیا سے چھوٹتے ہیں۔ (ارتھات ان سے جیو تبھی چھٹکارا پا سکتا ہے۔ جب کہ اُس پر بھگوان کی وشیش کرپا ہو) جس پُرش پر مایا پتی بھگوان پرسن ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کے جال میں نہیں بھٹک سکتا۔ (ارتھات مایا اُسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

۳

اُما کہیوں میں انوبھو اپنا۔ ست ہری بھجن جگت سب سپنا
پنی پربھو گئے سروور تیرا۔ پمپانام سبھگ گمبھیرا

ہے پاربتی! میں اپنے تجربے سے بات کہتا ہوں۔ بھگوان کا بھجن کرنا ہی ستیہ ہے۔ باقی سب جگت سپنے کی طرح متھیا ہے پھر پربھو پمپا نامی سروور جو بڑا سندر اور گہرا تھا۔ وہاں گئے۔

۴

سنت ہردے جس نرمل باری۔ باندھے گھاٹ منوہر چاری
جہں تہں پیہیں بہبدھ مرگ نیرا۔ جنُو اُدار گرہ جاچک بھیرا

اس سروور کا جل سنت مہاتماؤں کے ہردے کے سمان نرمل ہے من کو موہنے والے چار گھاٹ اس پر بندھے ہوئے ہیں طرح طرح کے پشو اس سروور پر پانی پی رہے ہیں۔ مانو کسی مہادانی کے گھر پر بھکاریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

دوہا

پُرئیں سگھن اوٹ جل بیگ نہ پائیے مرم
مایا چھن نہ دیکھیے جیسیں نرگن برہم

اس سروور میں گھنے کمل کے پتوں کی اوٹ میں جلدی جل کا پتہ نہیں ملتا۔ جیسے مایا سے ڈھکے رہنے کے کارن نرگن برہم نہیں نظر آتا۔

(دوہا)

سُکھی مین سب ایک رس اتی اگادھ جل مانہیں
جتھا دھرم سیلنہہ کے دن سُکھ سنجُت جانہیں

اس سروور کے بے حد گہرے پانی میں سب مچھلیاں سدا ایک سمان سکھی رہتی ہیں۔ جیسے دھرم شیل پُرشوں کے سب دن سُکھ اور شانتی سے گذرتے ہیں۔

بکسے سرسج نانا رنگا۔ مدھر مکھر گنجت بہو بھرنگا
بولت جل ککٹ کل ہنسا۔ پربھو بلوک جنو کرت پرسنسا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل کے مرغ اور راج ہنس بول رہے ہیں۔ مانو پربھو شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی اُستتی کر رہے ہوں۔

چکرباک بک کھگ سمدائی۔ دیکھت بنے برنی نہیں جائی
سندر کھگ گن گرا سہائی۔ جات پتھک جنو لیت بُلائی

چکرباک و بگلے آدی پنچھیوں کے گروہ دیکھتے ہی بنتے ہیں اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ سندر پنچھیوں کے گروہ کی بانی بڑی سہانی معلوم ہوتی ہے۔ مانو وہ راستے میں جاتے ہوئے مسافروں کو بلا رہے ہوں۔

تال سمیپ منیہہ گرہ چھائے۔ چہو دِسی کانن بٹپ سہائے
چمپک بکل کدمب تمالا۔ پاٹل پنس پراس رسالا

اس سروور کے پاس مُنی لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے آشرم بنا رکھے ہیں اس کے چاروں طرف بن کے سندر برکش ہیں چمپا، مولسری۔ کدمب و تمال و پاٹل کٹھل وڈھاک اور آم وغیرہ۔

نو پلو کسُمت ترو نانا۔ چنچریک پٹلی کر گانا
سیتل مند سُگندھ سبھاؤ۔ سنتت بہے منوہر باؤ

بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ اُن پر بھونروں کی ٹولیاں گنجار رہی ہیں۔ سبھاؤ سے ہی شیتل و مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے۔

کوہو کوہو کوکل دھنی کرہیں۔ سن رو سرس دھیان مُنی ٹرہیں
کوئلیں کوہو کو کا شبد کر رہی ہیں۔ اُس کی سُریلی تان کو سُن کر مُنیوں کے دھیان چھوٹ جاتے ہیں۔

پھل بھارن نمی بٹپ سب رہے بھومی نیارائے
پر اُپکاری پُرش جیسے نوہیں سمپتی پائے

سب درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک کر زمین پر لگ گئے ہیں۔ جیسے پر اُپکاری پُرش سمپتی پاکر نمرتا سے جھک جاتے ہیں

چوپائی

دیکھ رام اتی رُچر تلاوا۔ مجنو کینہہ پرم سُکھ پاوا
دیکھی سُندر ترو بر چھایا۔ بیٹھے انج سہت رگھو رایا

بہت ہی منوہر تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور پرم سُکھ پایا۔ ایک سُندر درخت کی چھایا دیکھ کر شری رگھوناتھ جی چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت بیٹھ گئے۔

تہہ پُنی سکل دیو مُنی آئے۔ اُستتی کر نج دھام سدھائے
بیٹھے پرم پرسن کرپالا۔ کہت انج سن کتھا رسالا

پھر وہاں سے سب دیوتا اور مُنی آئے اور پربھو شری رامچندر جی کی اُستتی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کرپالو شری رام جی پرم پرسن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی لکشمن جی سے رسیلی کتھائیں کہنے لگے۔

برہ ونت بھگونت ہی دیکھی۔ نارد من بھا سوچ بسیکھی
مور سراپ کر انگی کارا۔ سہت رام نانا دُکھ بھارا

بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے ویوگ میں دُکھی دیکھ کر نارد جی کے من میں بہت ہی سوچ ہُوا۔ وہ من میں وچار کرنے لگے کہ میرے شراپ کو ہی لے کر بھگوان رام نانا پرکار کے دُکھوں کا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔

ایسے پربھو ہی بلوکیوں جائی۔ پُنی نہ بنیتی اس اوسرو آئی
یہ بچار نارد کر بینا۔ گئے جہاں پربھو سُکھ آسینا

ایسے دیالو پربھو کو جا کر دیکھوں، پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں آئے گا، ایسا وچار کر کے نارد جی ہاتھ میں بین لئے ہوئے وہاں گئے۔ جہاں کہ پربھو رام جی سُکھ اور آنند سے بیٹھے ہوئے تھے۔

گاوت رام چرت مردو بانی۔ پریم سہت بہو بھانت بکھانی
کرت دنڈوت لئے اُٹھائی۔ راکھے بہت بار اُر لائی

وہ پریم کے ساتھ کومل بانی سے بہت پرکار ورنن کر کے شری رام جی کے چرتر کا گان کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ڈنڈوت کرتے ہوئے

ذکھہ کر شری رام جی نے انہیں بہت دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔

سوا گت پوچھ نکٹ بیٹھارے۔ لچھمن سادر چرن پکھارے

پربھو نے نارد جی کی کشل پوچھ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور لکشمن جی نے بڑے آدر کے ساتھ نارد جی کے چرن دھوئے۔

دوہا

نانا بدھی بنتی کر پربھو پرسن جیہ جان
نارد بولے بچن تب جوڑ سروروہ پان

تب بہت پرکار سے بنتی کر کے پربھو کو من میں پرسن جان کر نارد جی اپنے ہاتھ کملوں کو جوڑ کر بچن بولے۔

سنہو اُدار سہج رگھو نایک۔ سندر اگم سگم بر دائیک
دیہو ایک بر مانگیوں سوامی۔ جدپی جانت انتر جامی

ہے سبھاؤ سے ہی اُدار دل شری رگھو ناتھ جی! سنئیے۔ آپ سندر اور اگم (جن کا پار مشکل سے پایا جاتا ہے۔) ہیں اور سہج ہی بر دینے والے ہیں۔ ہے سوامی! میں آپ سے ایک بر مانگتا ہوں۔ وہ مجھے دیجئیے۔ اگرچہ آپ انتر یامی ہیں۔ اور سب کچھ جانتے ہیں۔

جانہو منی تمہہ مور سبھاؤ۔ جن سن کبہوں کہ کروں دُراؤ
کون بستو اس پریہ موہی لاگی۔ جو منی بر نہ سکہو تمہہ مانگی

شری رام جی نے کہا۔ ہے منی! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔ میں بھگت جنوں سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتا ہوں۔ مجھے ایسی کون سی وستو پیاری لگتی ہے جو ہے منی شریشٹھ! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے؟

جن کہوں کچھ ادیہ نہیں مورہیں۔ اس بسواس تجہو جنی ڈھورہیں
تب نارد بولے ہرشائی۔ اس بر مانگیوں کروں ڈھٹھائی

میرے پاس ایسی کوئی وستو نہیں جو میں بھگت جنوں کو نہ دے سکوں۔ ایسا وشواس بھول کر بھی نہ چھوڑنا۔ تب نارد جی پرسن ہو کر بولے۔ کہ میں یہ ور مانگنے کی ڈھٹھائی کرتا ہوں۔

جدپی پربھو کے نام انیکا۔ شرتی کہہ ادھک ایک تیں ایکا
رام سکل نامنہہ تے ادھیکا۔ ہوؤ ناتھ اگھ کھگ گن بدھیکا

اگر پربھو کے بہت سے نام ہیں اور وید کہتے ہیں۔ کہ وہ سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ تو بھی ہے سوامی! رام سب ناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور پاپ روپی پرندوں کے جھنڈوں کے لئے یہ جلاد کے سمان ہو۔

دوہا

راکا رجنی بھگتی تو رام نام سوئے سوم
اپر نام اُڈگن بمل بسہوں بھگت اُر بیوم

آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ہے۔ اس میں رام نام ہی پورن چندر ما ہو کر بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں نواس کریں۔

دوہا

ایوم استو منی سن کہیو کرپا سندھو رگھو ناتھ
تب نارد من ہرش اتی پربھو پد نائیو ماتھ

کرپا ساگر شری رگھو ناتھ جی منی نارد سے کہنے لگے۔ "ایسا ہی ہو" تب نارد جی نے من میں پرسن ہو کر پربھو کے چرنوں میں سر نوایا۔

چوپائی

اتی پرسن رگھو ناتھہ ہی جانی۔ پنی نارد بولے مردو بانی
رام جبہیں پریرؤ نج مایا۔ موہیہو موہی سنہو رگھو رایا

شری رگھو ناتھ جی کو بہت ہی پرسن جان کر شری نارد جی پھر کومل بانی سے بولے۔ ہے شری رام جی! جب آپ نے اپنی مایا کو پریرت (ترغیب) کر کے مجھے موہت کیا تھا۔

تب بیاہ میں چاہیوں کینہا۔ پربھو کیہی کارن کرے نہ دینہا
سنو منی توہی کہیوں سہروسا۔ بھجہیں جے موہی تج سکل بھروسا

تب میں نے بیاہ کرنا چاہا تھا۔ ہے پربھو! کون سے کارن بش آپ نے مجھے بیاہ کرنے نہیں دیا؟ پربھو بولے۔ ہے منی! سنو! میں تمہیں بڑی خوشی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ جو لوگ سب بھروسہ کو چھوڑ کر صرف مجھ کو ہی بھجتے ہیں

کروں سدا تنہہ کے رکھواری۔ جمی بالک راکھیے مہتاری
گہہ سسو بچھ انل اہی دھائی۔ تہہ راکھیے جننی ار گائی

میں سدا اُن کی ویسے ہی رکھشا کرتا ہوں، جیسے ماں اپنے ننھے بیٹے کی رکھشا کرتی ہے جب ننھا ننھا دوڑ کر آگ یا سانپ کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماتا اُسے زبردستی الگ کر کے بچا دیتی ہے۔

پرَوڑھ بھئیں تیہی سُت پر ماتا۔ پریتی کرے نہیں پاچھل باتا
موریں پرَوڑھ تنیہ سم گیانی۔ بالک سُت سم داس امانی

جب ننھا سیانا ہو جاتا ہے تو اُس پر ماتا پریم تو پہلے ہی کی طرح کرتی ہے لیکن پھر وہ پہلے جیسی اس کی رکھوالی کرنے والی بات نہیں رہتی (کیوں کہ وہ اپنی رکھشا آپ کرنے لگتا ہے) گیانی تو میرے سیانے پُتر کے سمان ہے اور ابھیمان رہت سیوک میرے ننھے پُتر کے سمان ہے۔

۵

جنہی موربل نج بل تاہی۔ دُہو کہنہ کام کرودھ رپو آہی
یہ بچار پنڈت موہی بھجہیں۔ پایہو گیان بھگتی نہیں تجہیں

میرے بھگت کو تو میرے بل کا ہی سہارا ہے۔ اور گیانی اپنے آتم بل کے آدھار پر ہے۔ پر کام کرودھ روپی دشمن تو دونوں کے لئے ہیں۔ (گیانی کے لئے یہ مشکل ہے کہ اُسے اپنے آتم بل سے ان شتروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی ہے کہ وہ سب کچھ بھگوان پر چھوڑ دیتا ہے ارتھات اُس کے دشمنوں کا سامنا خود بھگوان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی رکھشا کرتے ہیں۔) ایسا وچار کر کے مجھے پنڈت لوگ بھجتے ہیں۔ اور گیان پراپت کر لینے کے بعد بھی بھگتی کو نہیں چھوڑتے۔

دوہا

کام کرودھ لوبھ آدی مد پربل موہ کے دھاری
تنہہ مہں اتی دارن دُکھد مایا روپی ناری

کام کرودھ لوبھ اور اہنکار آدی اگیان کی بلوان فوج ہے ان میں مایا روپی استری تو بہت ہی بھیانک دُکھ دینے والی ہے۔

چوپائی

سُنو مُنی کہہ پُران شرتی سنتا۔ موہ بپن کہنہ ناری بسنتا
جپ تپ نیم جل آشرم جھاری۔ ہوئے گریشم سوشئے سب ناری

ہے مُنی! سُنو۔ وید پُران اور سنت کہتے ہیں کہ موہ روپی بن میں استری بسنت رُت کے سمان ہے۔ جپ تپ نیم سمپورن جل کے ستھان ہیں جن کو گرمی بن کر استری پوری طرح سُکھا ڈالتی ہے۔

کام کرودھ مد متسر بھیکا۔ انہہ ہی ہرش پرد برشا ایکا
دُربا سنا کمُد سمُدائی۔ تنہہ کہنہ سرد سدا سُکھدائی

کام کرودھ۔ مد اور حسد آدی مینڈک ہیں۔ استری ایک ماتر موسم برسات روپ ہو کر ان پر برسا کر انہیں پیدا کرنے والی ہے۔ دو واسنائیں کمُدوں کے جھنڈ ہیں۔ ان کو سدا سُکھ دینے والی یہ استری ہی تو یہ سرد رُتو ہے۔

۳

دھرم سکل سرسیروہ بیہ ندا۔ ہوئے ہم تنہہی دہے سُکھ مندا
پُنی ممتا جواس بہُت ائی۔ پکہئے ناری سسر رِتو پائی۔

سارے دھرم کنولوں کے جھنڈ ہیں۔ یہ وشے بھوگوں کا چین بھر کا سُکھ دینے والی استری موسم خزاں ہو کر انہیں جلا ڈالتی ہے۔ پھر ممتا روپی جواسا کا بن استری روپی سردی کے موسم کو پا کر ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔

۴

تاپ اُلوک نکر سُکھ کاری۔ ناری نبڑ رجنی اندھیاری
بدھی بل سیل ستیہ سب مینا۔ بنسی سم تریہ کہہیں پربینا

پاپ روپی اُلوؤں کے لئے یہ استری سُکھ دینے والی اندھیری کالی رات ہے۔ بدھی بل شیل اور ستیہ یہ سب مچھلیاں ہیں۔ اُن کے لئے یہ استری (کانٹا پھنسانے والی) بنسی کے سمان ہیں۔ وچار وان پُرش ایسا کہتے ہیں۔

دوہا

اوگن مُول سُول پرد پرملا سب دُکھ کھان
تاتے کینہہ نوارن مُنی میں یہ جیہ جیان

جوان استری اوگنوں کا مُول پیڑا دینے والی اور سب دُکھوں کی کھان ہے اس لئے ہے مُنی! میں نے ایسا من میں وچار کر تم کو بیاہ کرنے سے روکا تھا۔

یہاں استری جاتی کی نندا اور گھرنا کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ کوئی تو پرمارتھ مارگ گامی پُرشوں کے

لئے وشے بھوگ کی نندا کرتا ہے۔ وشے بھوگوں میں سب سے پربل وشے استری کا سنگ ہے۔ اس لئے جو پُرش زن و بانت کام اندھ جوان استریوں کے ہی خواب دیکھا کرتے ہیں۔ گویا اُن کے لئے یہ کلیان کاری اُپدیش کرتا ہے کہ سدا چاری گرہستیوں کی بھانت صرف پُتر اُتپتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیادہ سے زیادہ برہمچریہ برت کا پالن کریں"۔
کوئی تو کیوں وشے میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں۔

چلو چلو سب کوئی کہے پہنچا بِرلا کوئے
اک کنک اک کامنی دُرگم گھاٹی دوئے
ناری کی جھائیں پڑت اندھا ہوت بھجنگ
کبیر تِن کی کون گت جو نت ناری کے سنگ

سُن رگھوپتی کے بچن سُہائے۔ مُنی تن پُلک نین بھر آئے
کہہو کون پربھو کے اس ریتی۔ سیوک پر ممتا اَرو پریتی

شری رگھوناتھ جی کے سُندر بچن سُن کر مُنی نارد کا شریر پُلکت ہو گیا اور نینوں میں پریم آنسو اُمڈ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہتے ہیں کہ کہو تو کس پربھو کی ایسی ریتی ہے جس کی اپنے بھگتوں پر اتنی ممتا اور پریتی ہو۔

جے نہ بھجہِ اس پربھو بھرم تیاگی۔ گیان رنک نر مند ابھاگی
پُنی سادر بولے مُنی نارد۔ سُنہو رام بگیان بسارد

جو منش بھرم کو تیاگ کر پربھو رام جی کا بھجن نہیں کرتے وہ گیان کے کنگال اور ابھاگے (بدنصیب) ہیں۔ نارد مُنی جی پھر آدر کے ساتھ بولے۔ ہے وگیان میں چتر شری رام جی! سُنئے۔

سنتنہ کے لچھن رگھو بیرا۔ کہہو ناتھ بھو بھنجن بھیرا
سُنو مُنی سنتنہ کے گُن کہہوں۔ جنہ تے میں اُن کے بس رہہوں

ہے رگھو بیر! ہے جنم مرن کے بھے کو دور کرنے والے سوامی! اب آپ مجھے سنتوں کے لکشن کہئے۔ شری رام جی نے کہا، ہے مُنی! سُنو۔ میں سنتوں کے گُن کہتا ہوں۔ جن گُنوں کے کارن میں سنتوں کے وش میں رہتا ہوں۔

کھٹ بکار جیت انگھ اکاما۔ اچل اکنچن سُچی سکھ دھاما
امت بودھ انیہہ مت بھوگی۔ ستیہ سار کبی کووِد جوگی
ساودھان مانَد مد ہینا۔ دھیر دھرم گتی پرم پربینا

وہ سنت کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور حسد۔ ان چھ دشمنوں کو جیتے ہوئے نشپاپ، نشکام، نشچل بُدھی سب تیاگی، شریر اور انتہ کرن دونوں سے پوتر و سُکھ کے دھام وبے حد بدھیمان، نِر اِچھیا و کم خور ستیہ کا پالن کرنے والا۔ کوی و ودوان یوگی وساودھان (محتاط) دوسروں کی عزت کرنے والا و اہنکار سے رہت و دھیرج وان (مستقل مزاج) دھرم اور چلن میں چتُر اور گیان وان۔

دوہا

گُن آگار سنسار دُکھ رہت بگت سندیہہ
تج مم چرن سروج پریہ تنہ کہہ دیہہ نہ گیہہ

گُنوں کے گھر و سنسار کے دُکھوں سے رہت اور جس کی شنکائیں سب مٹ چکی ہیں۔ میرے چرن کملوں کو چھوڑ کر جسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے۔

نج گُن شرون سُنت سکچاہیں۔ پرگُن سُنت ادھک ہرشاہیں
سم سیتل نہیں تیاگہیں نیتی۔ سرل سُبھاؤ سب ہی سن پریتی

جو کانوں سے اپنی تعریف سُنتے ہیں شرماتے ہیں۔ اور دوسروں کے گُن سُننے سے جو بہت پرسن ہو جاتے ہیں۔ جو سم (متانت) اور شیتل ہیں۔ اور کبھی بھی اِنصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل سُبھاؤ ہیں اور سبھی سے سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت دم سنجم نیما۔ گُرو گوبند بپر پد پریما
شردھا چھما میتری دایا۔ مُدتا مم پد پریتی امایا

جو تپ، جپ و برت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے سنیم اور نیم (شرعی پابندی) کے انوسار ورتتے ہیں۔ گرو،

ویدانت وتیا اور وید وان برہمنوں کے چرنوں میں پریم رکھتے ہیں۔ جن میں شرویا، کشما، میتری بھاو، دیا اور سنتوش آدی گن ہیں۔ اور جو میرے چرنوں میں سچا اور پوتر پریم رکھتے ہیں۔

برتی بیبک بنے بگیا نا۔ بودھ جتھارتھ بید پرانا
دنبھ مان مدکریں نہ کاؤ۔ بھول نہ دیہیں کمارگ پاؤ

جن میں ویراگ، وویک، نمرتا، تتو گیان اور وید پران کا سا روپ گیان رہتا ہے جو پاکھنڈ، ابھیمان، اہنکار کبھی نہیں کرتے۔ اور کبھی بھول کر بھی برے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔

گاوہیں سنہیں سدا مم لیلا۔ ہیتو رہت پرہت رت سیلا
منی سنو سادھن کے گن جیتے۔ کہہ نہ سکہیں سارد شرتی تے تے

جو سدا میری ہی کتھا رس کو گاتے اور سنتے ہیں۔ خیال سے دوسرے کے ہت میں لگے رہنا ہی جن کا سبھاو ہے۔ ہے منی! اسنو سنتوں کے جتنے گن ہیں ان کو سرسوتی جی اور وید بھی نہیں کہہ سکتے (سادھو کی مہما وید نہ جانے)

چھند

کہہ سک نہ سارد سیش نارد سنت پار پنکج گہے
اس دین بندھو کرپال اپنے بھگت گن نج مکھ کہے
سرنائی بار ہیں بار چرنہہ برہم پر نارد گئے
تے دھنیہ تلسی داس آس بہائے جو ہری رنگ رئے

سرسوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتے یہ سن کر نارد جی نے بھگوان کے چرن کمل پکڑ لئے۔ دین بندھو (غریب نواز) کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے اپنے مکھار بند سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا ورنن کیا۔ بار بار بھگوان کے چرنوں میں سر نوا کر نارد جی برہم لوک کو چلے گئے۔ تلسی داس کہتے ہیں کہ وہ پرش دھنیہ ہیں۔ جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر صرف پربھو کے رنگ میں ہی رنگے ہوئے ہیں۔

راون اری جس پاون گاویں سنہیں جے لوگ
رام بھگتی درڑھ پاہیں بنو براگ جپ یوگ

دوہا

جو لوگ راون کے دشمن شری رام جی کے پوتر یش کو گاویں گے اور سنیں گے۔ وہ ویراگ جپ اور یوگ کے بنا ہی شری رام جی کی درڑھ (اننیہ) بھگتی کو پراپت کرینگے۔

دوہا

دیپ سکھا سم جبتی تن من جنی ہوسی پتنگ
بھجہی رام تج کام مد کرہی سدا ست سنگ

ہے من! جوان استریوں کا شریر دیپک کی لو کے سمان ہے۔ اس میں بھسم ہونے والا پتنگا نہ بن۔ کام اور اہنکار کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کر اور سادھو مہاتما پرشوں کا سدا ست سنگ کر۔

ماس پاراین۔ بائیسواں وشرام
ارنیہ کانڈ سماپت ہوا
تیسرا سوپان سماپت ہوا

چوتھا سوپان!

کِشکندھا کانڈ

कुन्देन्दीवर सुन्दरावति बलौ विज्ञान धामावुभौ
शोभाढ्यौ वरधन्विनौ श्रुतिनुतौ गोविप्र वृन्दप्रियौ
मायामानुष रूपिणौ रघुवरौ सद्धर्मवर्मौ हितौ
सीतान्वेषण तत्परौ पथिगतौ भक्ति प्रदौ तौ हि नः
॥ १ ॥

شلوک

کُندانْدی ورسُندرداتی بلو وگیان دھام اُبھوُ
شوبھاڈھیو وردھنونو شرتی نتو گوبپر برند پریو
مایامانش رُوپنو رگھُو ورو سدّھرم ورمو ہِتو
سیتا انویشن تت پرو پتھگتو بھگتی پردو توہی نہ

کُند پھُول کے سمان سُندر گور ورن لکشمن جی اور نیل کمل کے سمان سُندر شیام ورن شری رام چندر جی جو اتی انت (بے حد) بلوان، وگیان کے دھام، شوبھا کے دھنی و شریشٹھ دھنش دھاری ہیں۔ وید جن کی پرشنسا کرتے ہیں۔ گائے اور برہمنوں کے سمُوہ کے پریمی ہیں۔ جو مایا سے منش رُوپ دھارن کئے ہوئے ست دھرم کی رکھشا کے لئے کوچ رُوپ، سب کی بھلائی کرنیوالے اور سیتا جی کی کھوج میں لگے ہوئے راہ چلتے مسافر، رگھوکل کے شریشٹھ شری رام اور لکشمن جی دونوں بھائی نشچے ہی ہمیں بھگتی دینے والے ہوں۔

ब्रह्माम्भोधि समुद्भवं कलिमल प्रध्वंसनं चाव्ययं
श्रीमच्छम्भु मुखेन्दु सुन्दरवरे संशोभित सर्वदा
संसारामय भेषजं सुखकरं श्री जानकी जीवनं
धन्यास्ते कृतिनः पिबन्ति सततं श्री राम नामामृतम्

برہم امبھودھی سمُدبھوم کلی مل پردھوَنسنم چاویم
شریمت شمبھو مکھیندو سُندرورے سنشوبھتم سروَدا
سنسارامیہ بھیشجم سُکھ کرم شری جانکی جیونم
دھنیہ آستے کرتنہ پبنتی ستتم شری رام نام امرتم

وید رُوپی سمُندر سے پیدا ہوئے، کلجگ کے پاپوں کو بالکل نشٹ کر دینے والے اوناشی، شری شوجی کے سُندر چندر مکھ میں شوبھا پا رہے۔ جنم مرن رُوپی روگ کی دوائی، سب کو سکھ دینے والے اور شری جانکی جی کے جیون شری رام نام امرت کا جو نرنتر پان کرتے ہیں (ہمیشہ پیتے ہیں) وہ پنیہ آتما پرش دھنیہ ہیں۔

شورٹھا

مُکتی جنم مہی جانی گیان کھان اگھ ہانی کر
جہہ بس شمبھو بھوانی سو کاسی سیئے کس نہ

اس کاشی جی کا سیون کیوں نہ کیا جائے؟ جو مکتی کی جنم بھومی ہے۔ گیان کی کھان اور پاپوں کا ناش کرنیوالی ہے۔ جہاں شوجی اور پاربتی جی بستے ہیں۔

سورٹھا

جرت سکل سُر برند وشم گرل جیہیں پان کیئے

تیہی نہ بھجیہی من مند کو کرپال سنکر سرس

بس بھاری ہلاہل زہر سے سب دیوتا گن جل رہے ہیں۔ اس کو جنہوں نے پی لیا۔ اے مورکھ من۔ تو اُن شیوجی کو کیوں نہیں بھجتا! اُن کے سمان اور کرپالو کون ہے۔!

چوپائی ۱-۲

آگیں چلے بہوری رگھورایا۔ رشی مُوک پربت نیارایا
تہنہ رہ سچو سہت سگریوا۔ آوت دیکھ اتل بل سینوا
اتی سبھیت کہہ سنو ہنو مانا۔ پُرش جُگل بل روپ ندھانا
دھر بٹو روپ دیکھو تیں جائی۔ کہیسو جان جیہ سین بجھائی

شری رگھوناتھ پھر آگے چلے۔ رشی مُوک پربت نزدیک آگیا۔ وہاں اپنے وزیر کے ساتھ سُگریو رہتے تھے۔ لاثانی بل کی حد شری رام جی اور لکشمن جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر ہنومان جی سے کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو۔ یہ دونوں پُرش بل اور رُوپ کے بھنڈار ہیں۔ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اُن کو جا کر دیکھو۔ اُن کے یہاں آنے کا بھید پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سمجھا کر کہہ دینا۔

۳

پٹھئے بالی ہوہیں من میلا۔ بھاگوں ترت تجوں یہ سیلا
بپر رُوپ دھر کپی تہنہ گیئو۔ ماتھ نائے پوچھت اس بھیئو

اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور بُرے ارادے سے یہاں آتے ہوں تو میں فوراً ہی اس پہاڑ کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔ یہ سن کر ہنومان جی برہمن کا بھیس بنا کر اُن کے پاس گئے۔ اور سر نوا کر ایسی پرکار پوچھنے لگے۔

۴

کو تمہہ سیامل گور سریرا۔ چھتری رُوپ پھرہو بن بیرا
کٹھن بھومی کومل پد گامی۔ کون ہیتو بچرہو بن سوامی

ہے سانولے اور گورے شریر والے دھتری رُوپ میں بن میں پھرنے والے بیرو! آپ کون ہیں؟ ہے سوامی! سخت پتھریلی زمین پر نازک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن وحشی بن میں گھوم رہے

مردُل منوہر سندر گاتا۔ سہت دُسہہ بن آتپ باتا
کو تمہہ تین دیو مہنہ کو ؤ۔ نرنارائن کی تمہہ دوؤ

آپ کے سندر کومل اور منوہر انگ ہیں۔ اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں۔ کیا آپ برہما وشنو مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں۔ یا آپ دونو نر اور نارائن ہیں۔

دوہا

جگت کارن تارن بھو بھنجن دھرنی بھار
کی تمہہ اکھل بھون پتی لینہہ منج اوتار

کیا آپ جگت کے مُول کارن اور سارے لوگوں کے سوامی ہیں؟ جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرنے اور لوگوں کو سنسار ساگر سے پار اُتارنے کے لئے منش اوتار دھارن کیا ہے۔

کوسلیس دسرتھ کے جائے۔ ہم پتو بچن مان بن آئے
نام رام لچھمن دوؤ بھائی۔ سنگ ناری سُکماری سُہائی

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہم کوشل راج شری دسرتھ جی کے پُتر ہیں۔ اور پتا جی کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں۔ رام اور لچھمن ہم دونو کا نام ہے۔ ہم دونو بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندر نازک بدن استری بھی تھی۔

۲

ایہاں ہری نسیچر بیدیہی۔ بپر پھرہیں ہم کھوجت تیہی
آپن چرت کہا ہم گائی۔ کہہو بپر نج کتھا بجھائی

"یہاں اس میری پتنی جانکی جی کو راکشش نے ہر لیا ہے۔ ہے برہمن! ہم اُسے ہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنا سارا احوال آپ سے کہہ دیا ہے۔ اب ہے برہمن۔ اپنی کتھا آپ ہمیں سمجھا کر کہیے۔

۳

پربھو پہچان پریئو گہہ چرنا۔ سو سُکھ اُما جائے نہیں برنا
پلکت تن مکھ آو نہ بچنا۔ دیکھت رُچر بیس کی رچنا

پربھو شری رام جی کو پہچان کر ہنومان جی ان کے چرنوں میں

گر پڑے۔ شیو جی کہتے ہیں۔ کہ ہے پاربتی! ہنومان جی کے اس وقت کے سکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کے شریر کے روئیں کھڑے ہیں۔ مکھ سے بچن نہیں نکلتا۔ وہ پربھو کے سُندر بھیس کی رچنا دیکھ رہے ہیں۔

پُنی دھیرج دھر اُستتی کینہی۔ ہرش ہردے نج ناتھ ہی چینہی
موہیں نیاؤ میں پوچھا سائیں۔ تمہہ پوچھہو کس نر کی نائیں

پھر ہنومان جی نے دھیرج دھر کر پربھو کی اُستتی کی۔ اپنے سوامی کو پہچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگے۔ ہے سوامی! آپ سے میں نے اگر یہ پوچھ لیا کہ آپ کون ہیں؟ تو میں ایسا پوچھنے میں حق بجانب تھا۔ کیوں کہ میں بانر جاتی اور جڑ بدھی ہونے کے کارن اپنے سوامی کو پہچان نہ سکا۔ لیکن سادھارن منش کی طرح انترجامی ہوتے ہوئے بھی کیسے پوچھ رہے ہیں۔

۵

تو مایا بس پھرؤں بھلانا۔ تاتے میں نہیں پربھو پہچانا

میں تو آپ کی مایا سے موہت ہوا بھولا بھٹکا پھرتا ہوں اس لئے میں آپ پربھو کو نہیں پہچان سکا۔

ایک میں مند موہ بس کُٹل ہردے اگیان
پُنی پربھو موہی بسارئیو دین بندھو بھگوان

ایک تو میں موڑھ بدھی، موہ سے موہت من کا میلا گیانی جیو ہوں۔ تس پہ ہے پربھو! آپ دین بندھو بھگوان نے مجھے بھلا دیا۔ پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہے۔

چوپائی

جدپی ناتھ بہُو اوگن مورے۔ سیوک پربھو ہی پرے جن بھورے
ناتھ جیو تو مایا موہا۔ سو نستر ہے تمہارے ہی چھوہا

ہے ناتھ! اگرچہ مجھ میں بہت سے اوگن (بُری صفات) ہیں۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ بھولئے۔ ہے ناتھ! جیو آپ کی مایا سے موہت ہے۔ وہ صرف آپ کی کرپا سے ہی تر سکتا ہے۔

۲

تا پر میں رگھوبیر دوہائی۔ جانیؤں نہیں کچھ بھجن اُپائی
سیوک سُت پتی مات بھروسیں۔ رہے اسوچ بنے پربھو پوسیں

اس پر ہے رگھوبیر! میں آپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں بھجن وغیرہ کچھ نہیں جانتا۔ پتر ماتا کے اور سیوک سوامی کے بھروسے پر بے فکر رہتا ہے۔ پربھو کو سیوک کا پالن اور پوشن کرنا ہی پڑتا ہے۔

۳

اس کہہ پریؤ چرن اکلائی۔ نج تن پرگٹ پریتی اُر چھائی
تب رگھوپتی اُٹھائے اُر لاوا۔ نج لوچن جل سینچ جُڑاوا

ایسا کہہ کر ہنومان جی تڑپ کر پربھو کے چرنوں پر گر پڑے۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا۔ اُن کے ہردے میں پریم چھا گیا۔ تب اُنہیں اُٹھا کر شری رگھوناتھ جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے جل سے سینچ کر ہنومان جی کو شانت کیا۔

سُنو کپی جیہ مانسی جنی اُونا۔ تیں مم پریہ لچھمن تے دونا
سم درشی موہی کہہ سب کوؤ۔ سیوک پریہ اننیہ گتی سوؤ

شری رام جی نے کہا۔ ہے کپی! تم اپنے آپ کو من میں تچھ نہ سمجھو۔ مجھے تو تم لکشمن جی سے دُگنے پیارے ہو۔ سب کوئی مجھے سم درشی (سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے) کہتے ہیں پر مجھ کو اپنا بھگت پیارا ہے۔ کیوں کہ وہ ایک ماتر مجھ کو ہی اپنا پرم سہارا مانتا ہے۔

دوہا

سو اننیہ جاکیں اس متی نہ ٹرے ہنومنت
میں سیوک سچراچر روپ سوامی بھگونت

اور ہے ہنومان! اننیہ گتی وہ ہے جب کہ سیوک کی سدا ایسی دھارنا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک ہوں۔ اور یہ جڑ چیتن جگت میرے سوامی انترجامی کا روپ ہے۔

دیکھ پون سُت پتی انوکولا۔ ہردے ہرش بیتی سب سولا
ناتھ سیل پر کپی پتی رہ ای۔ سو سگریو داس تو اہی

سوامی کو پرتیکش دیکھ کر پَوَن سُت ہنومان جی من میں بہت پرسن ہو گئے۔ اُنکی سب پریشانی مٹ گئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ناتھ! اِس پربت پر بانر راج سُگریو رہتے ہیں وہ بھی آپ کے سیوک ہیں۔

تیہی سن ناتھ متری کیجے۔ دین جان تیہی ابھے کریجے
سو سیتا کر کھوج کرائی۔ جہنہ تہنہ مرکٹ کوٹ پٹھائی

اُس کے ساتھ میل کر آپ دوستی کیجئے اور اُسے بے بس جان کر نربھے کر دیجئے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کرا دیگا۔ اور ادہر اُدھر کروڑوں بندروں کو کھوج کرنے کے لئے بھیج دیوے گا۔

ایہی بدھی سکل کتھا سمجھائی۔ لئے دؤو جن پیٹھ چڑھائی
جب سگریو رام کہنہ دیکھا۔ اتی شے جنم دھنیہ کر لیکھا

اِس پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمن جی دونو کو ہنومان جی نے اپنی پیٹھ پر چڑھا لیا۔ جب سُگریو جی نے رام جی کو دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے جنم کو بہت ہی دھنیہ مانا۔

سادر ملیو نائے پد ماتھا۔ بھینٹیو انج سہت رگھو ناتھا
کپی کر من بچار ایہی ریتی۔ کریہیں بدھی مو سن اے پریتی

پربھو شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر سُگریو جی اُن سے ملے آدر سے شری رگھوناتھ جی لکشمن جی سمیت بھی اُن سے بغل گیر ہوئے۔ سُگریو من میں یہ وچار کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! کیا یہ مجھ سے پریم بڑھائیں گے؟ (میری دوستی قبول کریں گے۔)

دوہا

تب ہنومنت ابھے دِسی کی سب کتھا سُنائی
پاوک ساکھی دیئے کر جوری پریتی دڑھائی

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی کتھا سُگریو سے اور سُگریو کی کتھا رام جی سے کہہ سنائی۔ اور اگنی دیو کی حضوری میں دونو طرفوں سے پرتگیا کروا کر اُنکی دوستی کو دڑھ (پکی) کروا دیا۔

چوپائی

کینہی پریتی کچھ بیچ نہ راکھا۔ لچھمن رام چرت سب بھاکھا
کہہ سُگریو نین بھر باری۔ ملیہی ناتھ متھلیس کماری

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا کر نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی۔ پھر لکشمن جی نے شری رام جی کا سارا چرتر سُگریو کو کہہ سُنایا۔ سُگریو نے نیتروں میں پریم آنسو بھر کر کہا۔ کہ ہے ناتھ! متھلیس کماری سیتا جی مِل جائینگی۔

منترن سہت اہاں ایک بارا۔ بیٹھے رہیوں میں کرت بچارا
گگن پنتھ دیکھی میں جاتا۔ پربس پری بہت بلپاتا

ایک دِن اسی پربت پر میں اپنے منتریوں سمیت بیٹھا کچھ وچار کر رہا تھا تب میں نے پرائے وش میں پڑی چیختی چلاتی ولاپ کرتی ہوئی سیتا جی کو آکاش مارگ میں جاتے دیکھا تھا

رام رام ہا رام پکاری۔ ہمہی دیکھ دینہیوٹ ڈاری
مانگا رام ترت تیہیں دینہا۔ پٹ اُر لائے سوچ اتی کینہا

وہ "ہا رام۔ ہا رام" پکار رہی تھی۔ ہمیں دیکھ کر اس نے ایک بستر گرا دیا تھا۔ شری رام جی نے بستر مانگا۔ تب سُگریو نے فوراً لے کر دیدیا۔ بستر کو چھاتی سے لگا کر پربھو رام جی بہت ہی چنتا میں پڑ گئے۔

کہہ سُگریو سنہو رگھو بیرا۔ تجہو سوچ من آنہو دھیرا
سب پرکار کریہوں سیوکائی۔ جیہی بدھی ملیہی جانکی آئی

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھو بیرا چنتا چھوڑ دیجئے۔ من میں دھیرج دھریئے۔ میں سب پرکار آپکی سیوا اکروں گا۔ جس اپائے سے کہ جانکی جی آپکو آ کر ملیں۔

دوہا

سکھا بچن سُن ہرشے کرپا سندھو بل سینو
کارن کون بسہو بن موہی کہہو سُگریو

بل کی حد اور کرپا کے سمندر شری رام جی متر سُگریو کے بچن سُن کر بہت پرسن ہوئے اور اس سے پوچھنے لگے۔ کہ ہے سُگریو! مجھے بتاؤ! تمہارے بن میں رہنے کا کیا کارن ہے۔

ناتھ بالی اور میں دؤو بھائی۔ پریتی رہی کچھ برنی نہ جائی
مے سُت ملیا دئیت تیہی ناؤں۔ آوا سو پربھو ہمرے گاؤں

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! بالی اور میں دو بھائی ہیں ہم دونو میں اتنا پریم تھا۔ کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ہے پربھو! ایک سمے مے دانو کا ایک مایاوی نامی پُتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

اردھ راتی پُر دوار پُکارا۔[2] بالی رِپو بَل سہے نہ پارا
دھاوا بالی دیکھ سو بھاگا۔ مَیں پُنی گیئوں بندھو سنگ لاگا

اس مایاوی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر آکر للکارا۔ بالی دُشمن کے للکارتے اور بل کو برداشت نہ کر سکا۔ بالی اُس کے مقابلے کے لئے دوڑا اُسے دیکھ کر مایاوی بھاگ کھڑا ہُوا میں بھی بھائی کے ساتھ ہو لیا۔

گِری بر گُہاں پیٹھ سو جائی۔[3] تب بالی موہی کہا بُجھائی
پرکھیسو موہی ایک پکھوارا۔ نہیں آوَں تب جانیسو مارا

وہ مایاوی ایک اُتم پربت کی گپھا میں جا گھُسا۔ تب بالی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔ اگر میں ان پندرہ دنوں میں گپھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں مارا گیا۔

ماس دِوس تہنہ رہیوں کھراری۔[4] نسری رُدھر دھار تہنہ بھاری
بالی ہتیسی موہی مارِہی آئی۔ سِلا دیئے تہنہ چلیئوں پرائی

ہے شری رام جی! میں مہینہ بھر گپھا کے دوار پر بیٹھا رہا۔ تب اس گپھا میں سے بڑی بھاری خون کی دھار بہہ نکلی۔ تب میں نے سمجھا کہ مایاوی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب آکر مجھے مارے گا۔ اس لئے میں اُس گپھا کے دوار پر ایک بڑی بھاری پتھر کی شِلا رکھ کر بھاگ آیا۔

منترنہہ پُر دیکھا بِنو سائیں۔[5] دِینہیو موہی راج برِی آئیں
بالی تاہی مارِ گرہ آوا۔ دیکھ موہی جیہ بھید بڑھاوا

منتریوں نے نگری کو بغیر راجہ کے دیکھا تو مجھکو زبردستی راج دیدیا۔ بالی مایاوی کو مار کر گھر آ پہنچا۔ اس نے مجھے راجہ بنا دیکھ کر اپنے من میں بھید بھاؤ بڑھا لیا۔ (اُرتھات اُسے یہ شک گذرا کہ سُگریو نے جان بوجھ کر راج کے لالچ سے گپھا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر آنے سے روکا تھا۔ تاکہ بے کھٹکے راج کرتا رہُوں)۔

رِپو سم موہی مارِسی اتی بھاری۔[6] ہر لینہیسی سربسو اَرو ناری
تاکیں بھے رگھوبیر کرپالا۔ سکل بھُون میں پھریوں بہالا

اُس نے مجھے دُشمن جان کر بہت مارا پیٹا۔ میرا سب گھر بار اور استری بھی چھین لی ہے کرپالو رگھوبیر! میں بالی کے بھے سے سارے لوکوں میں بے حال ہو کر پھرتا رہا۔

اِہاں ساپ بس آوت ناہیں۔[7] تدپی سبھیت رہوں من ماہیں
سُن سیوک دُکھ دین دیالا۔ پھرک اُٹھیں دوئے بھُجا بِسالا

یہاں رِشی مُوک پربت پر بالی شراپ کے کارن نہیں آ سکتا۔ توبھی میں من میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہُوں۔ دین دیال پربھو شری رام چندر جی کی دونو وشال بھُجائیں سیوک کے دُکھ کو سن کر پھڑکنے لگیں۔

دوہا

سُنو سُگریو مارِہوں بالی ایکہیں بان
برہم رُدر سرناگت گیئیں نہ اُبرہیں پران

انہوں نے سُگریو کو دھیرج بندھاتے ہوئے کہا۔ ہے سُگریو! سُنو۔ میں بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالوں گا۔ برہما اور رُدر کے پاس شرن لینے سے بھی اُس کے پران نہ بچ سکیں گے۔

چوپائی

جے نہ متر دُکھ ہوہیں دُکھاری۔ تِنہہ ہی بلوکت پاتک بھاری
نج دُکھ گِری سم رج کر جانا۔ متر کے دُکھ رج میرو سماتا

جو لوگ متر کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتے۔ اُنکی شکل دیکھنے سے بڑا بھاری پاپ لگتا ہے۔ اپنے تو پہاڑ سے دُکھ کو دھول کے سمان جانے اور متر کے دھول کے سمان دُکھ کو سُمیرو پربت کے سمان جانے۔

جنہہ کیں اَس متی سہج نہ آئی۔ تے سٹھ کت ہٹھ کرت متائی
کپتھ نوار سُپنتھ چلاوا۔ گُن پرگٹے اوگُنہہ دُراوا

جن پُرشوں کو سبھاؤ سے ایسی بُدھی پراپت نہیں ہوئی۔ وہ

مورکھ مِتر تا (دوستی) کرنے کا کیول ہٹھ کرتے ہیں۔ مِتر کو بُرے مارگ سے ہٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اُس کے گنُوں کو چھپانا ہی مِتر کا کرتویہ ہے۔

۴

دیت لیت من سنکٹ دھرئی۔ بل انومان سدا ہت کرئی
بپتی کال کرت گُن نیہا۔ شرُتی کہ سنت مِتر گُن ایہا

دینے لینے میں من میں شنکا نہ رکھے۔ اپنی شکتی کے مطابق مِتر کا سدا ہت ہی کرتا رہے۔ بپتا کے سمے تو مِتر سے پہلے ہی سو گنا پریم، ہمدردی کرنی چاہئے۔ دھرماتما مِتر کے یہ لکشن ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں۔

۵

آگیں کہہ مِردُو بچن بنائی۔ پاچھیں انہت من کُٹلائی
جا کر چِت اہی گتی سم بھائی۔ اس کُمِتر پریہرہیں بھلائی

جو مُنہ پر کومل بچن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرتا ہے اور من میں بُری بھاونا رکھتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا چِت سانپ کی چال کے سمان ٹیڑھا ہے۔ ایسے مِتر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی ہے۔

۶

سیوک سٹھ نرپ کرپن کُناری۔ کپٹی مِتر سُول سم چاری
سکھا سوچ تیاگہو بل موریں۔ سب بدھی گھٹب کاج میں تورے

مُورکھ سیوک، کنجوس راجہ، بدچلن استری۔ اور کپٹی مِتر یہ چاروں شول کے سمان دُکھ دینے والے ہیں۔ ہے مِتر! میری شکتی پر بھروسہ رکھو اور ساری چنتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح سے تمہارے کام آؤں گا۔

۷

کہ سُگریو سُنہو رگھوبیرا۔ بالی مہابل اتی رن دھیرا
دُندبھی استھی تال دکھرائے۔ بنو پریاس رگھوناتھ ڈھہائے

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھوبیر! سُنئے۔ بالی مہا بلوان اور بہت ہی بھاری یودھا ہے۔ پھر سُگریو نے شری رام جی کو دُندبھی نامی راکشس کی ہڈیاں اور تاڑ کے برکش دکھلائے سُگریو کی تسلی کے لئے بھگوان شری رام جی نے ایک ہی بان سے اُن سب برکشوں کو سمانت کر گرا دیا۔

دیکھ امت بل بادھی پریتی۔ بالی بدھب انہہ بھئی پرتیتی
بار بار ناوئی پد سیسا۔ پربھوہی جان من ہرش کپیسا

شری رام جی کا اتھاہ بل دیکھ کر سُگریو کی پریتی بڑھ گئی اور انہیں وشواس ہو گیا۔ کہ پربھو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ بار بار چرنوں میں سر نوانے لگا۔ پربھو کو پہچان کر سُگریو من میں بہت پرسن ہو رہے تھے۔

۸

اپجا گیان بچن تب بولا۔ ناتھ کرپا من بھیئو الولا
سکھ سمپتی پریوار بڑائی۔ سب پریہر کریہوں سیوکائی

جب سُگریو کے من میں گیان بڑھا تب وہ بچن بولے کہ ہے ناتھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے، سُکھ، جائداد، پریوار اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی سیوا کروں گا۔

۹

اے سب رام بھگتی کے بادھک۔ کہہیں سنت تو پد آرادھک
سترو مِتر سُکھ دُکھ جگ ماہیں۔ مایا کرت پرمارتھ ناہیں

کیوں کہ آپ کے چرنوں کی آرادھنا کرنیوالے سنت مہاتما کہتے ہیں۔ کہ یہ سُکھ سمپتی وغیرہ سب رام جی کی بھگتی کے برودھی ہیں۔ دشمن مِتر سُکھ دُکھ آدی جگت میں جو دوند ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستو میں اُن کی ستا نہیں ہے۔

۱۰

بالی پرم ہت جاسُو پرسادا۔ ملیہو رام تمہہ سمن بکھادا
سپنیں جیہی سن ہوئے لرائی۔ جاگیں سمجھت من سکچائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پرم ہتیشی (بڑا بھاری خیر خواہ) ہے جس کی کرپا سے آپ شوک کا ناش کرنے والے پربھو مجھے ملے اور جس کے ساتھ سپنے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاگنے پر اُس کی یاد کر کے من میں لجا ہو گی کہ سپنے میں ناحق ہی اس سے لڑا۔

۱۱

اب پربھو کرپا کرہو یہی بھانتی۔ سب تج بھجن کروں دن راتی
سُن براگ سنجُت کپی بانی۔ بولے بہنسی رام دھنوپانی

ہے پربھو! اب تو آپ ایسی پر کار کرپا کیجیئے کہ سب کچھ چھوڑ کر دن رات آپ کا بھجن کروں۔ سُگریو کی ویراگ بھری بانی سن کر ہاتھ میں دھنش دھارن کرنیوالے شری رام مسکراتے ہوئے بولے۔

۱۲

جو کچھ کہیو ستیہ سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشا نہ ہوئی
نٹ مرکٹ اِو سبھی نچاوت۔ رام کھگیس بید اس گاوت

ہے متر! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن جھوٹا نہیں ہو سکتا (ارتھات بالی کے مارنے کی جو بات جو میں نے کہی ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔) کاک بھسنڈی جی گرڑ سے کہتے ہیں۔ کہ ہے پنچھی راج! بھگوان قلندر کے بندر کی طرح سب کو نچاتے ہیں وید ایسا کہتے ہیں)

۱۳

لے سُگریو سنگ رگھوناتھا۔ چلے چاپ سائک گہہ ہاتھا
تب رگھوپتی سُگریو پٹھاوا۔ گرجیسی جائے نکٹ بل پاوا

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی ہاتھ میں دھنش بان دھارن کرکے سُگریو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انہوں نے سُگریو کو بالی کے پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسہ پر بالی کے نزدیک جاکر گرجا اور اسے یدھ کے لئے للکارا۔

۱۴

سُنت بالی کرودھ آتر دھاوا۔ گہہ کر چرن ناری سمجھاوا
سنو پتی جنہہ ہی ملیہو سُگریوا۔ تے دوو بندھو تیج بل سیوا

سنتے ہی بالی کرودھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی استری تارا نے چرن پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا۔ کہ ہے ناتھ! سُگریو جن سے ملے ہیں۔ وہ دونو بھائی تیج اور بل کی حد ہیں۔

۱۵

کوسلیس سُت لچھمن راما۔ کالہو جیت سکہیں سنگراما

اودھ نریش دشرتھ جی کے پُتر جن سے سُگریو ملا ہے) رام اور لکشمن سنگرام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

دوہا

کہہ بالی سُنو بھیرو پریہ سمدرسی رگھوناتھ
جوں کدا چی موہی مارہیں تو پنی ہوؤں سناتھ

بالی نے کہا۔ ہے ڈرپوک تارا! سنو شری رگھوناتھ جی سم درشی ہیں۔ (سب کو سمان سمجھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی دیں گے تو میری مکتی ہو جائے گی۔

چوپائی

اس کہہ چلا مہا ابھیمانی۔ ترن سمان سُگریو ہی جانی
بھڑے اُبھو بالی اتی ترجا۔ مشٹیکا مار مہا دھنی گرجا

ایسا کہہ کر ابھیمانی بالی سُگریو کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہوا چلا۔ دونو بھائی گتھم گتھا ہو گئے۔ بالی نے سُگریو کو بہت دھمکایا۔ اور اس کے ایک گھونسا مار کر گرجا۔

۲۰

تب سُگریو بکل ہوئے بھاگا۔ مشٹی پر ہار بجر سم لاگا
مَیں جو کہا رگھوبیر کرپالا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا

تب سُگریو گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسا اسے بجر کے سمان لگا۔ اس نے شری رگھوبیر جی سے آکر کہا۔ ہے کرپالو رگھوبیر! میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ بالی میرا بھائی نہیں۔ کنتو میرا کال ہی ہے۔

۳

ایک روپ تمہہ بھراتا دوؤ۔ تیہی بھرم تیں نہیں ماریوں سوؤ
کر پرسا سُگریو سریرا۔ تن بھا کلس گئی سب پیرا

شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھائی ایک ہی شکل و صورت جیسے ہو۔ اسی بھرم کے کارن میں نے بالی کو نہیں مارا (ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے جاؤ) پھر شری رگھوناتھ جی نے سُگریو کے شریر پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا شریر بجر جیسا ہو گیا۔ اور ساری پیڑا جاتی رہی۔

۴

میلی کنٹھ سمن کے مالا۔ پٹھوا پنی بل دیہی بسالا
پنی نانا بدھی بھئی لڑائی۔ بٹپ اوٹ دیکھیں رگھورائی

تب شری رام جی نے سُگریو کے گلے میں پہچان کرنے کے لئے پھولوں کی مالا پہنا دی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر پھر بالی کے پاس بھیجا۔ پھر سُگریو اور بالی میں بہت طرح سے لڑائی ہوئی۔ شری رگھوناتھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے

دوہا

بہو چھل بل سُگریو کرہیہ ہارا بھے مان
مارا بالی رام تب ہردہ ماجھ سر تان

سُگریو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخرکار وہ بھے مان کر من میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی میں بان مارا۔

پرا بکل مہی سر کے لاگیں۔ پنی اُٹھ بیٹھ دیکھ پربھو آگیں
سیام گات سر جٹا بنائیں۔ ارن نین سر چاپ چڑھائیں

بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پرتھوی پر گر پڑا لیکن پربھو رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی پھر اُٹھا۔ پربھو کا سانولا شریر ہے سر پر جٹا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پر بان چڑھائے ہوئے ہیں۔

۲
پُنی پُنی چتئے چرن چت دینہا۔ سپھل جنم مانا پربھو چینہا
ہردہ پریتی مکھ بچن کٹھورا۔ بولا چتئے رام کی اورا

بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا۔ اور اپنے من کو اُنکے چرنوں میں لگا دیا۔ پربھو کو پہچان کر اپنے جنم کو اس نے سپھل مانا۔ اس کے ہردے میں بھگوان کے پرتی پریم ہے۔ پرنتو مکھ میں کٹھور بچن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۳
دھرم ہیتو اوتریہو گوسائیں۔ مارہو موہی بیادھ کی نائیں
میں بیری سگریو پیارا۔ اوگن کون ناتھ موہی مارا

ہے سوامی! آپ نے دھرم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار لیا ہے۔ پھر مجھے شکاری کی طرح دھوکے سے چھپ کر کیوں مارا؟ مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھکر مجھے مار ڈالا۔ اور سُگریو کو اپنا متر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۴
انج بدھو بھگنی ست ناری۔ سُنو سٹھ کنیا سم اے چاری
انہہ ہی کدرشٹی بلوکے جوئی۔ تاہی بدھیں کچھ پاپ نہ ہوئی

شری رام جی نے کہا۔ ہے مورکھ! سُنو۔ چھوٹے بھائی کی استری، بہن، پُتر کی استری اور کنیا، یہ چاروں سمان ہیں جو انکی طرف بُری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵
مُورڑھ توہی اتیہ ابھیمانا۔ ناری سکھاون کرسی نہ کانا
مم بھج بل آشرت تیہی جانی۔ مارا چہسی ادھم ابھیمانی

ہے مورڑھ۔ تجھے اپنے بل پر بے حد ابھیمان ہے۔ تو نے اپنی استری کی بات بھی کان دھر کر نہیں سُنی۔ سُگریو کو میری بھجاؤں کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ ہے نیچ ابھیمانی! تو نے اس کو مارنا چاہا۔

دوہا

سُنہو رام سوامی سن چل نہ چاتری مور
پربھو اجہوں میں پاپی انت کال گتی تور

بالی نے کہا ہے شری رام جی سُنئے۔ آپ سوامی ہیں۔ اس لئے آپ کے سامنے میری چترائی نہیں چل سکتی۔ ہے پربھو! انت کال میں آپکی شرن میں آکر بھی میں پاپی ہی رہ گیا؟

چوپائی

سُنت رام اتی کومل باتی۔ بالی سیس پرسیو نج پانی
اچل کروں تن راکھہو پرانا۔ بالی کہا سُنو کرپا ندھانا

شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کومل بانی سُن کر اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور کہا۔ میں تمہارے شریر کو اچل کر دیتا ہوں۔ تم اپنے پرانوں کو نہ چھوڑو۔ تب بالی نے کہا۔ ہے کرپا ندھان! سُنئے۔

۲
جنم جنم منی جتن کراہیں۔ انت رام کہہ آوت ناہیں
جاسو نام بل شنکر کاسی۔ دیت سبہی سم گتی اویناسی

مُنی لوگ جنم جنمانتر انیک پرکار کے سادھن کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سمے اُن کے مُنہ سے رام نام نہیں نکلتا۔ جن کے نام کے بل سے شری شوجی کاشی میں سب کو سمان روپ سے مکتی دیتے ہیں۔

(۳)

مم لوچن گوچر سوئی آوا۔ بہوری کہ پربھو اس بنہی بناوا

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ ہو گئے ہیں۔ ہے پربھو! پھر ایسا شبھ اوسر ہاتھ نہ آئے گا

چھند

سوئین گوچر جاسو گن نیتی نیتی کہہ سُرتی گاوہیں
جیت پَون مَن گو نرس کرِ منی دھیان کبہُو ناک پاوہیں
موہی جان اتی ابھیمان بس پربھو کہیؤ راکھو شریر ہی
اس کون سٹھ ہٹھ کاٹ سُرترو بار کرہی بُور ہی

وید نیتی نیتی (یہ بھی نہیں۔ یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گُن گان کرتے ہیں۔ منی لوگ پران من اور اندریوں کو جیت کر اور خواہشوں سے نرآسکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی کبھار جن کی جھلک پاتے ہیں۔ وہ ہی پربھو آپ ساکشات میرے سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شریر ابھیانی جان کر کہا۔ کہ تم اپنا شریر رکھ لو۔ بھلا ایسا کون مورکھ ہوگا۔ ہٹھ سے کلپ برکش کو اکھاڑ کر اس سے بُور کانٹے دار جھاڑی) کے درخت کو باڑ کرے گا۔

چھند

اب ناتھ کر کرونا بلوکہو دیہو جو بر ماگیؤں
جیہیں جونی جنموکرم بس تہہ رام پد انراگیؤں
یہ تنیہ مم سم بنئے بل کلیان پرد پربھو لیجئے
گہہ بانہہ سُر نر ناہ آپن داس انگد کیجئے۔

ہے ناتھ! اب آپ مجھ پر دیا درشٹی کیجئے۔ اور مجھے منہ مانگا وردان دیجئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے انوسار جس بھی یونی میں جنم لوں۔ وہیں ہی شری رام جی آپ کے چرنوں میں پریم کروں۔ ہے کلیان کاری پربھو! یہ میرا بیٹا انگد ہے۔ جو نمرتا اور بل میں میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار کیجئے۔ اور اس کی بانہہ پکڑ کر اسے اپنا سیوک بنایئے۔

دوہا
رام چرن درڑھ پریتی کر بالی کینہہ تن تیاگ
سُمن مال جمے کنٹھ تے گرت نہ جانئے ناگ

جیسے ہاتھی کو اپنے گلے سے پھولوں کی مالا گراتے سمے معلوم بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ویسے ہی شری رام جی کے چرنوں میں درڑھ پریتی کر کے بالی نے اپنے شریر کو سہج ہی تیاگ دیا۔

چوپائی ۱-۲

رام بالی نج دھام پٹھاوا۔ نگر لوگ سب بیاکل دھاوا
نانا بدھی بلاپ کر تارا۔ چھوٹے کیس نہ دیہہ سنبھارا
تارا بکل دیکھ رگھُورایا۔ دینہہ گیان ہر لینہی مایا
چھت جل پاوک گگن سمیرا۔ پنچ رچت اتی ادھم سریرا

شری رام جی نے بالی کو اپنے پرم دھام کو بھیج دیا۔ نگر کے لوگ سب بیاکل ہو کر دوڑے آئے۔ بالی کی استری تارا انیک پرکار سے ولاپ کرنے لگی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور اسے اپنے شریر کی ذرا بھی سُدھ نہ تھی۔

تارا کو شوک سے بیاکل دیکھ کر شری رگھُوناتھ جی نے اسے گیان اُپدیش کر کے اس کے موہ کو دور کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرتھوی، جل، اگنی، آکاش اور ہوا ان پانچ تتوؤں سے یہ بہت ہی ناچیز شریر رچا گیا ہے۔

پرگٹ سو تن تو آگے سووا۔ جیو نتیہ کیہی لاگ تمہہ رووا
اپجا گیان چرن تب لاگی۔ لینہیسی پرم بھگتی بر ماگی

وہ شریر تو صاف طور پر تمہارے سامنے سویا پڑا ہے۔ اور جیو آتما نتیہ اوناشی ہے۔ پھر تم کس کے لئے شوک کر رہی ہو (ارتھات جس شریر کو تم بالی سمجھ کر پتی روپ سے دیکھتی تھی۔ وہ پنچ بھوتوں سے رچا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ہی سامنے پڑا ہے۔ پھر تم کیوں روتی ہو؟ اور اگر اس شریر کے سوامی جیو آتما کو اپنا پتی مانتی ہو۔ تو جیو امر ہے۔ اس لئے بھی تمہارا رونا دھونا ویرتھ ہے) یہ سُن کر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور اُن سے پرم بھگتی کا وردان مانگ لیا۔

اُما دارو جوشت کی نائیں۔ سبہی نچاوت رام گوسائیں
تب سگریو ہی آیسو دینہا۔ مرتک کرم بدھی وت سب کینہا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سوامی شری رام چندر جی سب

سنسار کو کٹھ پتلی کی بھانت نچاتے ہیں۔ تب شری رام جی نے سگریو کو آگیا دی۔ تو اُس نے اپنے بھائی کا ہر تک کام کیا۔

۵

رام کہا انج ہی سمجھائی۔ راج دیہو سگریو ہی جائی
رگھوپتی چرن نائے کر ماتھا۔ چلے سکل پریرت رگھوناتھا

تب شری رام چندرجی نے لکشمن کو سمجھا کر کہا۔ کہ تم جاکر سگریو کو کشکندھا کا راج سنبھال دو۔ شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر سب لوگ اُن کے چرنوں میں مستک نوا کر چلے۔

دوہا

لچھمن ترت بولائے پُرجن بپر سماج
راج دینہہ سگریو کہہ انگد کہہ جُب راج

لکشمن جی نے فوراً ہی سب نگر نواسیوں کو اور برہمنوں کے سماج کو بلالیا۔ اور اُنکے سامنے سگریو کو راج پد دیدیا اور انگد کو یُوراج پد (جانشین) دیا۔

چوپائی

اُما رام سم ہِت جگ ماہیں۔ گرو پِت مات بندھو پربھو ناہیں
سُر نر مُنی سب کے یہ ریتی۔ سوارتھ لاگ کریں سب پریتی

ہے پاربتی! شری رام چندرجی کے سمان ہت کرنے والا گرو، پتا، ماتا، بھائی اور سوامی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔ دیوتا منش اور منی سب کی یہی ریتی ہے۔ کہ مطلب براری کے لئے سب پریم کرتے ہیں۔

۲

بالی تراس بیاکُل دن راتی۔ تن بہو برن چنتا جر چھاتی
سوئی سگریو کینہہ کپی راؤ۔ اتی کرپال رگھوبیر سبھاؤ

جو بالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے شریر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے اور جس کی چھاتی چنتا سے جلتی رہتی تھی۔ اسی سگریو کو انہوں نے بانروں کا راجہ بنا دیا۔ شری رام چندرجی کا سبھاؤ تو بہت ہی کرپالو ہے۔

۳

جانت ہوں اس پربھو پرہریں۔ کاہے نہ بپتی جال نر پریں
پُنی سگریو ہی لینہہ بولائی۔ بہو پرکار نرپ نیتی سکھائی

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پربھو کو تیاگ دیتے ہیں۔ وہ پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں نہ پھنسیں! پھر رام جی نے سگریو کو بلالیا اور انہیں بہت پرکار سے راج نیتی کا اپدیش کیا۔

۴

کہہ پربھو سُنو سگریو ہریسا۔ پُر نہ جاؤں دس چار برِیسا
گت گریشم برشا رِتو آئی۔ رہیہوں نکٹ سیل پر چھائی

پھر پربھو نے کہا۔ ہے بانر راج سگریو! سنو میں چودہ برس تک گاؤں میں نہیں جاؤں گا۔ موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور برسات کا موسم آگیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پربت پر ٹھہروں گا۔

انگد سہت کرہو تمہ راجو۔ سنتت ہردے دھرہو مم کاجو
جب سگریو بھون پھر آئے۔ رام پربرشن گری پر چھائے

تم انگد سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہردے میں میرے کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سگریو گھر لوٹ آئے جب شری رام جی پربرشن پربت پر جا ٹکے۔

دوہا

پرتھم ہیں دیونہہ گری گُہا راکھیو رُچر بنائے
رام کرپا ندھی کچھ دن باس کریں گے آئے

پہلے ہی دیوتاؤں نے اُس پربت میں ایک سُندر گپھا بنائی ہوئی تھی۔ انہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کرپا ندھان بھگوان شری رام چندرجی کچھ دن یہاں آکر ٹھہریں گے۔

چوپائی

سُندر بن کُسمت اتی شوبھا۔ گُنجت مدھپ نکر مدھو لوبھا
کند مُول پھل پتر سُہائے۔ بھئے بہت جب تے پربھو آئے

پھولوں سے لدا ہوا سُندر بن بڑی ہی شوبھا پا رہا ہے۔ شہد کے لالچ سے بھونروں کی ٹولیاں گنجار کر رہی ہیں۔ جب سے پربھو اس بن میں آئے ہیں تب سے بن میں سُندر کند مُول پھل اور پتے بہت زیادہ پیدا ہو گئے۔

۲

دیکھ منوہر سیل انُوپا۔ رہے تہہ انج سہت سُر بھُوپا
مدھکر کھگ مرگ تن دھر دیوا۔ کریں سِدھ مُنی پربھو کے سیوا

منوہر (دلکش) اور قدرتی خوبصورت کو دیکھ کر (تاؤ رنگے) راہ شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت وہاں ٹھہر گئے۔ دیوتا، سدھ اور منی لوگ بندروں، پنچھیوں، پشوؤں کے شریر دھارن کر کے پربھو کی سیوا کرنے لگے۔

منگل روپ بھیو بن تب تے ۔ کینہہ نواس رماپتی جب تے
پھٹک سلا اتی سبھر سہائی ۔ سکھ آسین تہاں دوؤ بھائی

جب سے لکشمی پتی شری رام جی نے وہاں نواس کیا۔ تب سے وہ بن منگل روپ ہو گیا وہاں ایک سندر چمکدار پتھر کی سلا تھی۔ اس پر دونوں بھائی سکھ سے بیٹھ گئے۔

کہت انج سن کتھا انیکا ۔ بھگتی برتی نرپ نیتی ببیکا
برشا کال میگھ نبھ چھائے ۔ گرجت لاگت پرم سہائے

شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان سمبندھی انیک پرکار کی کتھائیں لکشمن جی سے کہنے لگے۔
برسات کے موسم میں آکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ گرجتے ہوئے بہت ہی سندر لگتے ہیں۔

دوہا

لچھمن دیکھو مور گن ناچت بارد پیکھ
گرہی برتی رت ہرش جس بشنو بھگت کہنہ دیکھ

ہے لکشمن! دیکھو، یہ مور گن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ وان گرہستی کسی وشنو بھگت کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

چوپائی ۱

گھن گھمنڈ نبھ گرجت گھورا ۔ پریا ہین ڈرپت من مورا
دامنی دمک رہ نہ گھن ماہیں ۔ کھل کے پریتی جتھا تھر ناہیں

آکاش میں بادل گھمنڈ کر بڑے زور سے گرج رہے ہیں۔ ان کی اس گھور گرجنا کو سن کر پیاری سیتا جی کے بغیر میرا من ڈر رہا ہے۔ چنچل بجلی چمک کر بادلوں میں ٹھہرتی نہیں۔ ار تھات ذرا سی چمکتی ہے۔ پھر چھپ جاتی ہے۔ جیسے دشٹ سبھاؤ منش کی پریتی ٹھہرتی نہیں ہے۔

برسہیں جلد بھومی نیارائیں ۔ جتھا نویں بدھ بدیا پائیں
بوند اگھات سہیں گری کیسیں ۔ کھل کے بچن سنت سہہ جیسیں

بادل زمین پر جھک جھک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے ودیا پا کر ودوان نمرتا بھاؤ سے جھک جاتے ہیں۔ بوندوں کی چوٹیں پربت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دشٹوں کے مندے بچن سہن کرتے ہیں۔

چھدر ندیں بھر چلیں تورائی ۔ جس تھوریہوں دھن کھل اترائی
بھومی پرت بھا ڈھابر پانی ۔ جنو جیو ہی مایا لپٹانی

چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سما رہا۔ وہ جل سے بھر بھر کر اچھل کر اپنے کناروں کو ڈبوتی ہوئی بہہ رہی ہیں۔ جیسے ست چت آنند سروپ شدھ جیو مایا کے سنگ سے میلا ہو جاتا ہے۔

سمٹ سمٹ جل بھرہیں تلاوا ۔ جمے سد گن سجن پہیں آوا
سرتا جل جل ندھی مہنہ جائی ۔ ہوئے اچل جمے جن ہری پائی

جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شبھ گن (نیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پرشوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پرکار شانت ہو جاتا ہے۔

دوہا

ہرت بھومی ترن سنکل سمجھ پرہیں نہیں پنتھ
جمے پاکھنڈ باد تیں گپت ہوہیں سدا گرنتھ

گھنے گھاس سے پرتھوی ہری بھری ہو گئی ہے۔ کہ راستہ ہی دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پاکھنڈ مت کے پرچار سے وید آدک سچے گرنتھ چھپ جاتے ہیں۔

چوپائی

دادر دھن چہو دسا سہائی ۔ بید پڑھہیں جنو بٹو سمدائی
نو پلو بھئے بٹپ انیکا ۔ سادھک من جس ملیں ببیکا

مینڈکوں کی آواز چاروں طرف سے آ رہی ایسی سہانی لگتی ہے۔ جیسے ودیارتھیوں کے گروہ وید منتر پڑھ رہے ہوں۔ انیکوں

درختوں میں نئے نئے پتے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سرسبز ہوکر خوش نظر آتے ہیں۔ جیسے سادھک کا من گیان پراپت ہوجانے پر ہو جاتا ہے۔

ارک جواس پات بنو بھیئو۔ [2] جس سُراج کھل اُدیم گیئو۔
کھوجت کتہوں ملے نہیں دُھوری۔ کرے کرودھ جمے دھرم ہی دُوری

مدار اور جواس کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ جیسے دھرماتما راجہ کے راج میں دشٹوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں۔ دھول تو کہیں دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ جیسے کرودھ دھرم کو دور کر دیتا ہے۔

سسی سمپن سوہ مہی کیسی۔ [3] اُپکاری کے سمپتی جیسی
نسی تم گھن کھدیوت براجا۔ جنو دمبھن کر ملا سماجا

اَن سے ہری بھری دھرتی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے پر اُپکاری پرش کا دھن و مال۔ رات کے گھنے اندھیرے میں جگنو شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو پاکھنڈیوں کا سماج آ جُٹا ہو۔

مہا برشٹی چلی پھوٹ کیاریں۔ [4] جمے سُتنتر بھئیں بگریں ناریں
کرشی نراویں چتر کسانا۔ جمے بدھ تجہیں موہ مد ماناً

بھاری بارش سے کھیتوں کی کیاریں پھوٹ چلی ہیں۔ جیسے آزاد ہوکر استریاں بگڑ جاتی ہیں۔ چتر کسان کھیتوں میں نلائی کر کے گھاس پھوس کو فصل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں۔ جیسے بدھیمان لوگ موہ، اہنکار اور مان کا تیاگ کر دیتے ہیں۔

دیکھیئت چکرواک کھگ ناہیں۔ [5] کلی ہی پائے جمے دھرم پراہیں
اُوشر برشے ترن نہیں جاما۔ جمے ہری جن ہیہ اپج نہ کاما

چکوا چکوی پنچھی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے کلجُگ کو پاکر دھرم بھاگ جاتا ہے۔ صحرا میں بھی بارش ہوتی ہے۔ پر وہاں گھاس تک نہیں جمتی۔ جیسے ایشور بھگت کے ہردے میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

[6] بِبِدھ جنتو سنکل مہی بھراجا۔ پرجا بادھہ جمے پائے سُراجا
جہ تہ رہے پتھک تھک ناناً۔ جمے اندری گن اپجیں گیاناً

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھری ہوئی پرتھوی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے اچھے راج کو پاکر پرجا بڑھتی ہے (خوشحال ہوتی ہے)۔ بہت پانی کے بڑھنے سے مسافر لوگ ادھر ادھر تھک کر ٹھہر گئے ہیں۔ جیسے گیان و چار کے بڑھنے پر اندریوں کی وِرتیوں کی ادرگتی رُک جاتی ہے۔

کبہوں پربل بہہ ماروت جہ تہ میگھ بلا ہیں
جمے کپوت کے اپجیں کُل سدھرم نساہیں

کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر اُدھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جیسے ودراچاری پتر کے پیدا ہونے سے کُل کے اتم دھرم کرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔

کبہوں دوس مہ نبڑ تم کبہوں کپ پرگٹ پتنگ
بنسے اپجے گیان جمے پائے کُسنگ سُسنگ!!

گھنے بادلوں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھور اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور کبھی سورج پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے بُری صحبت پاکر گیان نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور اچھی صحبت (ست سنگ) پانے پر پیدا ہوتا ہے۔

چوپائی

برشا بگت سرد رت آئی۔ لچھمن دیکھہ پرم سہائی
پھولیں کاس سکل مہی چھائی۔ جنو برشا کرت پرگٹ بُڈھائی

ہے لکشمن! دیکھو۔ برکھا رُت چلی گئی۔ اور پرم سندر سرد رُت آ گئی۔ پھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔ مانو برکھا رُت نے کاس روپی سفید بالوں کو پرگٹ کر کے اپنے بڑھاپے کو جتلا دیا ہو۔

اُدت اگست پنتھ جل سوشا۔ [2] جمے لوبھی سوشے سنتوشا
سرتا سر نرمل جل سوہا۔ سنت ہردہ جس گت مد موہا

اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں چڑھتے ہی راستوں کے جل کو ایسے سکھا ڈالا جیسے سنتوش لوبھ کو سکھا ڈالتا ہے۔ ندیوں میں اور تالابوں میں نرمل جل ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے اہنکار اور

اگیان سے رہت سنت مہاتماؤں کا ہردہ نربل ہوا سوہتا ہے۔

رس رس سُوکھ سرت سر پانی ۔ ممتا تیاگ کریں جمے گیانی
جان سرد رتُو کھنجن آئے ۔ پائے سمے جمے سُکرت سہائے

ندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے۔ جیسے گیانی پُرش ممتا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں۔ سرد رتُو کو جان کر کھنجن پنچھی آ گئے۔ جیسے وقت پانے پر پُن کرم اپنا پھل دینے کیلئے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

۴

پنک نہ رینُو سوہ اس دھرنی ۔ نیتی نپُن نرپ کے جس کرنی
جل سنکوچ بکل بھئیں مینا ۔ ابُدھ کٹُمبی جمے دھن ہینا

نہ کیچڑ ہے نہ دھول۔ دھرتی صاف ستھری کیسی شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے نیتی میں ماہر راجہ کی کرنی شوبھا پاتی ہے۔ پانی کو سوکھتے دیکھ کر مچھلیاں ویاکل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مورکھ گرہستی دھن کے بنا ویاکل ہوتا ہے۔

۵

بنو گھن نرمل سوہ اکاسا ۔ ہرجن اِو پریہر سب آسا
کہُنہ کہُنہ برشٹی سارَدی تھوری ۔ کوؤ ایک پاو بھگتی جمے موری

بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے ایشور کا بھگت سب آشاؤں کو چھوڑ کر شوبھا پاتا ہے۔ کبھی کبھی ستھان میں سرد موسم کی کبھی تھوڑی تھوڑی بوندا باندی ہو رہی ہے۔ جیسے کوئی ہی ورلا پُرش میری بھگتی کو پاتا ہے۔

چلے ہرش تج نگر نرپ تاپس بنک بھکھاری
جمے ہری بھگتی پائے شرم تجہیں آشرمی چپاری

دوہا

موسم کھلا پا کر راجہ لوگ فتحیابی کے لئے، تپسوی تپ کرنے کے لئے، بیوپاری بیوپار کے لئے اور بھکاری بھکشا کے لئے اپنے اپنے ٹھکانوں سے پرسن ہو کر چل دیئے۔ جیسے بھگوان کی بھگتی پا کر چاروں آشرم والے اپنے اپنے آشرموں کے کٹھن سادھنوں کی تکلیف کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۱

سُکھی مین جے نیر اگادھا ۔ جمے ہری شرن نہ ایکو بادھا

پھولیں کمل سوہ سر کیسا ۔ نرگن برہم سگن بھئیں جیسا

جو مچھلیاں اتھاہ جل (سمندر) میں ہیں۔ وہ سُکھی ہیں۔ جیسے بھگوت شرن میں آجانے پر ایک بھی دُکھ نہیں رہتا۔ کمل کے پھولوں سے تالاب کیسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے نرگن برہم سگن ہونے پر شوبھا پاتا ہے۔

۲

گنجت مدھکر مکھر انُوپا ۔ سندر کھگ رو نانا روپا۔
چکرباک من دُکھ نسی پیکھی ۔ جمے دُرجن پر سمپتی دیکھی

بھونرے لاثانی شبد کرتے ہوئے گونج رہے ہیں۔ اور پنچھیوں کی طرح طرح کی سندر آواز آ رہی ہے۔ چکوا چکوی رات کو دیکھ کر من میں بہت دُکھی ہیں۔ جیسے دُشٹ سبھاؤ منش دوسرں کی خوشحالی کو دیکھ کر دُکھی ہوتا ہے۔

۳

چاتک رٹت ترشا اتی اوہی ۔ جمے سکھ لہے نہ سنکر دروہی
سرد اتپ نسی سسی اپہرئی ۔ سنت درس جمے پاتک ٹرئی

پپیہا پی پی کی رٹ لگاتا ہے۔ اُسے بڑی پیاس ہے۔ جیسے شری شنکر جی کے دروہی (مخالف) کو کبھی سُکھ نہیں ملتا۔ وہ سُکھ کے لئے چلاتا ہے۔ رات کو چندرما سرد رتُو کے تاپ کو ہر لیتا ہے۔ جیسے سنتوں کے درشن سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

۴

دیکھ اندو چکور سمُدائی ۔ چتوہیں جمے ہرجن ہری پائی
مسک دنش بیتے ہم تراسا ۔ جمے دوج دروہ کئیں کُل ناسا

چندرما کو دیکھ کر چکور منڈلی اس پرکار ٹکٹکی لگائے اس کی اور دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگوان کا بھگت بھگوان کے درشن پا کر ٹکٹکی لگائے اُن کی اور دیکھتا ہے۔ مچھر اور ڈانس سردی کے بھے سے اس پرکار نشٹ ہو گئے۔ جیسے ویدوان برہمنوں کیساتھ ویر کرنے سے کُل کا ناس ہو جاتا ہے۔

بھومی جیو سنکُل رہے گئے سرد رتُو پائے
سدگرو ملیں جاہیں جمے سنسے بھرم سمدائے

دوہا

جیسے سچے گرو کے مل جانے پر سب تنذکا اور بھرم سموہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کیڑے مکوڑے پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سرد رُتو کے آنے پر نشٹ ہو گئے۔

کتہوں رہتو جوں جیوت ہوئی۔ تات جتن کر آنیئوں سوئی
سُگریوہُوں سُدھ مور بساری۔ پاوا راج کوس پُر ناری

سیتا جی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہونگی۔ تو ہے تات! میں کوشش کر کے اُنہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ و راجدھانی اور استری پا کر سُگریو نے بھی میری سُدھ بھلا دی۔

جیہیں سایک مارا میں بالی۔ تیہیں سر ہتئوں مُوڑھ کہنہ کالی
جاسو کرپا چھوٹہیں مدموہا۔ تا کہنہ اُماکہ سپنے ہوں کوہا

جس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اس مُوڑھ سُگریو کو ماروں گا۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی کرپا سے ابھیمان اور موہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اُن بھگوان کو کہیں سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بھگوان کی نرلیلا کا ایک چمتکار ہے۔

جانہیں یہ چرت مُنی گیانی۔ جنہہ رگھوبیر چرن رتی مانی
لچھمن کرودھ ونت پربھو جانا۔ دھنش چڑھائے گہے کر بانا

بھگوان شری رگھوبیر جی کی اس لیلا کو وہ مُنی گیانی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے بھگوان کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی ہے۔ لکشمن جی نے جب شری رام چندر جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنش اٹھا کر بان ہاتھ میں پکڑ لیا۔

دوہا
تب انج ہی سمجھاو رگھوپتی کرونا سینو
بھئے دکھائے لے آؤ ہو تات سکھا سُگریو

تب دیا کی سیما (حد) شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات! متر سُگریو کو صرف ذرا دھمکا کر یہاں لے آؤ۔ (ازقسمت اُسے کوئی گزند نہ پہنچانا)

ایہاں پَون سُت ہردے بچارا۔ رام کاج سُگریو بسارا
نکٹ جائے چرنن سر ناوا۔ چار پرکار نیتی کہی سمجھاوا

اُدھر پَون کمار شری ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ سُگریو نے شری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ اُنہوں نے سُگریو کے پاس جا کر چرنوں میں سر نوایا۔ اور چاروں پرکار کی نیتی کہہ کر اُنہیں سمجھایا۔

سُن سُگریو پرم بھئے مانا۔ بشئے موہ سر لینہو گیانا
اب مارت سُت دوت سموہا۔ پٹھو جہنہ تہنہ بانر جوہا

ہنومان جی کے بچن سُن کر سُگریو بہت ڈر گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ وشیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے۔ اب ہے پَون کمار! جہاں جہاں بانروں کے دَل رہتے ہیں۔ وہاں دوتوں کے سموہ کو بھیجو۔

کہہو پاکھ مہنہ آو نہ جوئی۔ مورے کر تاکر بدھ ہوئی
تب ہنومنت بلائے دوتا۔ سب کر کر سنمان بہوتا!

اور سب بانروں کے دلوں کو کہلا بھیجا۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر جو نہ آئے گا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گا۔ تب ہنومان جی نے دوتوں کو بُلا کر سب کا بہت آدر کیا۔

بھئے اُرو پریتی نیتی دکھرائی۔ چلے سکل چرنہہ سر نائی
ایہی اوسر لچھمن پُر آئے۔ کرودھ دیکھ جہنہ تہنہ کپی دھائے

اور انہیں بھئے، پریتی اور نیتی بھی دکھلائی، سب دوت چرنوں میں سر نوا کر چلے اتنے میں لکشمن جی بھی نگر میں آ پہنچے۔ اُن کو غصے ہوا دیکھ کر بانر اِدھر اُدھر بھاگے۔

دوہا
دھنش چڑھائے کہا تب جار کروں پُر چھار
بیاکل نگر دیکھ تب آئیو بالی کمار

لکشمن جی نے دھنش چڑھا کر کہا۔ کہ نگر کو جلا کر ابھی راکھ کئے دیتا ہوں۔ تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر بالی پُتر انگد جی اُن کے پاس آئے۔

چوپائی
چرن نائے سر بنتی کینہی۔ لچھمن ابھئے بانہہ تنہی دینہی
کرودھ ونت لچھمن سُن کانا۔ کہہ کپیس اتی بھئے اکلانا

لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوا کر انگد نے بنتی کی تب

لکشمن جی نے بھنویں اُٹھا کر کہا۔ تو ڈرو نہیں۔ سُگریو نے اپنے کانوں سے لکشمن جی کو کرودھ بھرا سُن کر ڈر کے مارے گھبرا کر کہا۔

سُنو ہنومنت سنگ لے تارا۔ کر بنتی سمجھاؤ کُمارا
تارا سہت جائے ہنومانا۔ چرن بندی پربھو سجس بکھانا [۲]

ہے ہنومان! سُنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکشمن جی کے پاس جا کر بنتی کر کے سمجھا بجھا کر انہیں شانت کرو۔ ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکشمن جی کے چرنوں کی بندنا کی اور پربھو شری رام جی کے سُندر یش کا ورنن کیا۔

کر بنتی مندر لے آئے۔ چرن پکھارے پلنگ بیٹھائے
تب کپیس چرنن سر ناوا۔ گہہ بھُج لچھمن کنٹھ لگاوا [۳]

وہ دونو بنتی کر کے لکشمن جی کو راج محل میں لے آئے اُن کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بٹھایا۔ تب سُگریو نے لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بھجا پکڑ کر اُسے لکشمن جی نے گلے لگا لیا

ناتھ بشے سم مد کچھُ ناہیں۔ مُنی من موہ کرئی چھن ماہیں
سُنت بنیت بچن سُکھ پاوا۔ لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھاوا [۴]

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! وشے کے برابر اور کوئی مد نہیں ہے۔ یہ تو چھن بھر میں مُنیوں کے من کو بھی موہت کر دیتا ہے۔ سُگریو جی کے بنتی بھرے بچنوں کو سُن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور اُن کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

پون تنیہ سب کتھا سُنائی۔ جیہی بدھی گئے دُوت سمُدائی [۵]

تب جس پرکار دُوتوں کے سموہ چاروں طرف کو بھیجے تھے۔ وہ سب سماچار ہنومان جی نے لکشمن جی کو کہہ سُنایا۔

دوہا
ہرش چلے سُگریو تب انگدادی کپی ساتھ
رام انج آگیں کر آئے جہنہ رگھوناتھ

تب انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لے کر اور شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو آگے کر کے سُگریو پرسن ہوتے چل دیئے۔ اور جہاں پر کہ شری رگھوناتھ جی تھے۔ وہاں آ پہنچے۔

چوپائی

نائے چرن سر کہہ کر جوری۔ ناتھ موہی کچھُ ناہیں کھوری
اتسیہ پربل دیو تو مایا۔ چھوٹے رام کرہو جوں دایا [۱]

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! میرا کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو! آپ کی موہنی مایا بہت ہی بلوان ہے۔ وہ تبھی چھوٹتی ہے جب آپ کی دیا درشٹی ہو۔

بشے بس سُر نر مُنی سوامی۔ میں پانور پشو کپی اتی کامی
ناری نین سر جاہی نہ لاگا۔ گھور کرودھ تم نسی جو جاگا
لوبھ پاس جیہیں گر نہ بندھایا۔ سو نر تمہ سمان رگھورایا
یہ گُن سادھن تیں نہیں ہوئی۔ تمہری کرپا پاوے کوئی کوئی [۲-۳]

ہے سوامی! دیوتا منش، اور مُنی سبھی وشیوں کے آدھین ہیں۔ پھر میں تو پامر پشو مہا نیچ بندر جاتی سبھاو سے ہی کامی ہوں استری کا تیر نگاہ جس کو نہیں لگا۔ اور جو کرودھ روپی بھیانکر اندھیری رات میں بھی جاگتا رہتا ہے۔ ارتھات جو کرودھ کے قابو میں نہیں آتا۔ اور جس کے گلے میں لوبھ روپی پھانسی نہیں پڑی۔ ارتھات جو کبھی لوبھ کے وش میں نہیں ہوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی روپ ہے منش میں ایسا گُن سادھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی کرپا ہو گی۔ وہ ہزاروں میں سے کوئی اسے پراپت کرتا ہے۔

تب رگھوپتی بولے مُسکائی۔ تمہ پریہ موہی بھرت جیمے بھائی
اب سوئے جتن کرہو من لائی۔ جیہیں بدھی سیتا کی سُدھ پائی [۴]

تب شری رگھوناتھ جی مسکرا کر بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے بھرت جی کی طرح پیارے ہو۔ غور کر کے وہی اُپائے کرو۔ جس اُپائے سے سیتا جی کی کچھ خبر ملے۔

دوہا
ایہی بدھی ہوت بتکہی آئے بانر جوتھ
نانا برن سکل دسی دیکھیئے کپیس برو تھ

اس پرکار بات چیت ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں بانروں کے

گرہ کے گرد آگئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے۔ اور جدھر دیکھو سب دشاؤں میں بانروں کے دل کے دل دکھائی دینے لگے۔

چوپائی

بانر کٹک اُما میں دیکھا۔ سو مورکھ جو کرن چہ لیکھا
آئے رام پد ناویں ماتھا۔ نرکھ بدن سب ہوہیں سناتھا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانروں کے اُس اپار لشکر کو میں نے دیکھا تھا۔ اُس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مورکھ ہے۔ سب بانر آ آکر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور اُنکے سندر مکھ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو اُن کی شرن میں محفوظ دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

اس کپی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کُسل جیہی پوچھی ناہیں
یہ کچھ نہیں پربھو کے ادھکائی۔ بسورُوپ بیاپک رگھو رائی

اُس لشکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے اُس کی کُشل نہ پوچھی ہو۔ پربھو شری رام جی کے لئے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ وشو رُوپ اور سرو ویاپک ہیں۔ ارتھات وہ سب رُوپوں میں اور سب ستھانوں میں موجود ہیں۔

ٹھاڈھے جہاں تہاں آیسُ پائی۔ کہہ سُگریو سبہی سمجھائی
رام کاج اُرو مور نہورا۔ بانر جوتھ جاہو چہوں اورا

سب بانر آگیا پاکر اِدھر اُدھر کھڑے ہوگئے تب سُگریو نے سب کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بانرو! تم سیتا جی کی سُدھ کے لئے چاروں طرفوں میں جاؤ۔ یہ شری رام جی کا کام ہے۔ اور مجھ پر تم لوگوں کا احسان ہے۔

جنک سُتا کہنہ کھوجہو جائی۔ ماس دِوس مہنہ آیہو بھائی
اودھی میٹ جو بنو سُدھ پائیں۔ آوے بنہی سو موہی مرائیں

جانکی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی! مہینے بھر میں واپس لوٹ آنا جو مہینے بھر کی میعاد گذار کر بنا پتہ لگائے ہی لوٹ آئے گا اُسے مروانا ہی پڑے گا۔

دوہا

بچن سُنت سب بانر جہنہ تہنہ چلے ترنت

تب سُگریو بولائے انگد نل ہنو منت

سُگریو کی آگیا پاتے ہی سب بانر اِدھر اُدھر چاروں طرفوں میں چل پڑے۔ تب سُگریو نے انگد نل اور ہنومان آدی مکھیہ یودھاؤں کو بلوایا۔

چوپائی

سُنہو نیل انگد ہنو مانا۔ جامونت متی دھیر سُجانا
سکل سبھٹ مل دچھن جاہو۔ سیتا سُدھ پوچھیہو سب کاہو

ہے دھیر بُدھی اور چتر نیل و انگد، ہنومان اور جامونت! تم سب شری سیتا جی دچھن کی طرف جاؤ۔ اور جو جہاں ملے سب کسی سے سیتا جی کا پتہ پوچھو۔

من کرم بچن سو جتن بچارہو۔ رام چندر کر کاج سنوارہو
بھانو پیٹھ سیئے اُر آگی۔ سوامی ہی سرب بھاؤ چھل تیاگی

من بچن اور کرم سے سیتا جی کا پتہ لگانے کا ہی اُپائے سوچنا اِس پرکار شری رام جی کے اس کام کو سپھل کرنا۔ سورج کو پیٹھ سے اور اگنی کو سامنے سے سیون کرنا چاہئے لیکن سوامی کی سیوا تو چھل چھوڑ کر من بچن کرم سب طرح سے سچے بھاؤ سے کرنی چاہئے۔

تج مایا سیئے پرلوکا۔ مٹہیں سکل بھو سمبھو سوکا
دیہہ دھرے کر یہہ پھل بھائی۔ بھجئے رام سب کام بہائی

سنسار کے وشئے بھوگوں اور تیاوں پرشتی و شتر ۔۔۔ سوامی کی سیوا کرنا آدی ۔۔۔ سادھنوں کا اپدیش ۔۔۔ کو سُدھارنا چاہئے۔ جس سے تم مرن رُوپی سنسار ساگر سے ۔۔۔ سنتاپ مٹ جائیں ہے بھائی! جنم لینے کا یہی اُتم پھل ہے۔ کہ سب کاموں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

سوئے گنگیہ سوئی بڑ بھاگی۔ جو رگھو بیر چرن انو راگی
آئیسُ مانگ چرن سر نائی۔ چلے ہرش سمرت رگھو رائی

وہی گُن وان ہے اور وہی سو بھاگیہ وان (خوش قسمت) ہے۔ جو شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں میں پریتی رکھتا ہے۔ آگیا مانگ کر اور چرنوں میں سر جھکا کر شری رگھو ناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے۔

انگد آدی ویر برت ہو کر چلنے ۔

۵

پاچھیں پون تنیہ سر نوا وا ۔ جان کاج پربھو نکٹ بلاوا
پرسا سیس سروُرہ پانی ۔ کر مدرکا دینہی جن جانی

سب کے پیچھے پون کمار شری ہنومان جی نے سر نوایا۔ شری رام جی نے کاریہ کا وچار کر کے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اپنا ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر پھیرا۔ اور انہیں اپنا سیوک جان کر اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر دی۔

۶

بہو پرکار سیتہی سمجھائیہو ۔ کہہ بل برہ بیگ تمہہ آئیہو
ہنومنت جنم سپھل کر مانا ۔ چلیؤ ہردے دھر کرپا ندھانا

شری رام جی نے ودا کرتے وقت ہنومان جی کو کہا۔ کہ تم بہت پرکار سے سیتا جی کو سمجھانا۔ میرے بل کا ورنن کر کے انہیں دھیرج دینا۔ اور انکے ویوگ میں جو میری برتھا ہو رہی ہے۔ وہ بھی کہہ دینا۔ یہ سب کام پورا کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ہنومان جی نے اپنا جنم سپھل سمجھا۔ اور کرپا ندھان پربھو شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے چل دیئے۔

۷

جدپی پربھو جانت سب باتا ۔ راج نیتی راکھت سُر تراتا

دیوتاؤں کے سنکٹ دور کرنے والے پربھو انتریامی شری رام چندر جی اگرچہ سب کچھ جانتے ہیں۔ تو بھی راج نیتی کی مریادا کا پالن کرنے کے لئے وہ ادھر ادھر بانروں کو بھیج رہے ہیں۔

دوہا

چلے سکل بن کھوجت سرتا سر گیری کھوہ
رام کاج لیلین من بسرا تن کر چھوہ

سب بانر بن، ندی اور پربتوں کی غاروں میں سیتا جی کو کھوجتے چلے جا رہے ہیں۔ من شری رام جی کی سیوا میں لولین ہے (مگن ہے۔ مستغرق ہے) کسی کو اپنے شریر کی بھی موہ ممتا نہیں رہی۔

۱

کتہوں ہوئی نسچر سے بھیٹا ۔ پران لیہیں ایک ایک چپیٹا
بہو پرکار گری کانن ہیرہیں ۔ کوؤ منی ملت تاہی سب گھیرہیں

راستے میں اگر کوئی راکشش مل جاتا ہے۔ تو ایک ایک تھپیڑے سے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ پہاڑوں اور بنوں کو بہت پرکار کھوج رہے ہیں۔ کوئی منی مل جاتا ہے۔ تو اس سے سیتا جی کا پتہ پوچھنے کے لئے گھیر لیتے ہیں۔

۲

لاگی ترشا اتیسہ اکلانے ۔ ملے نہ جل گھن گہن بھلانے
من ہنومان کینہہ انومانا ۔ مرن چہت سب بنو جل پانا

اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی۔ پیاس کے مارے سب تڑپنے لگے۔ جل کہیں نہیں ملتا۔ گھنے جنگل میں راستہ بھول گئے۔ ہنومان جی نے من میں وچار کیا۔ کہ پانی کے بنا سب بانر مرا ہی چاہتے ہیں۔

۳

چڑھ گری سکھر چہوں دسی دیکھا ۔ بھومی بیور ایک کوتک پیکھا
چکرباک بک ہنس اڑاہیں ۔ بہتک کھگ پربسہیں ماہیں

انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ تو انہیں زمین کے اندر ایک گپھا میں ایک اچنبھا دکھائی دیا۔ اس کے اوپر چکوے، بگلے اور ہنس اڑ رہے ہیں اور بہت سے پنچھی اس گپھا کے اندر چلے جاتے ہیں۔

۴

گری تے اتر پون ست آوا ۔ سب کہہ لے سوئی بیور دکھاوا
آگیں کے ہنومنت ہی لینہا ۔ پیٹھے بیور بلنب نہ کینہا

پون کمار شری ہنومان جی پربت سے اتر آئے اور سب کو لے جا کر انہوں نے وہ گپھا دکھلائی۔ سب نے ہنومان جی کو آگے کر لیا۔ اور اس گپھا میں جانے میں ذرا دیر نہ کی۔

دوہا

دیکھ جائے اپون بر بہر بکست بہو کنج
مندر ایک رچر تہہ بیٹھی ناری تپ پنج

اندر جا کر انہوں نے ایک سندر باغیچہ اور تالاب دیکھا۔ جس میں کہ بہت سے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک سندر مندر ہے جس میں ایک تپ کی راشی استری بیٹھی ہے۔

چوپائی

دُور تے تاہی سبنہہ سِر ناوا ۔ پُوچھیں نج برتانت سُناوا
تیہیں تب کہا کرہُو جل پانا ۔ کھاہُو سُرس سُندر پھل نانا

دور سے ہی سب بانروں نے اسے سر نوایا اور اُس کے پُوچھنے پر اپنا سارا احوال کہہ سُنایا۔ تب اُس نے کہا کہ تم سب جل پان کرو اور طرح طرح کے سندر اور میٹھے پھل کھاؤ۔

مجن کینہہ مدھر پھل کھائے ۔ ۲ تاسُ نکٹ پُنی سب چل آئے
تیہیں سب اپنی کتھا سُنائی ۔ مَیں اب جاب جہاں رگھو رائی

سب نے اشنان کر کے میٹھے پھل کھائے۔ تب سب پھر اُس کے پاس چلے آئے۔ تب اُس نے بانروں کو اپنی ساری کتھا کہہ سُنائی اور کہا کہ میں اب شری رگھوناتھ جی کے پاس جاؤں گی۔

مُوندہو نین بِبر تج جا ہو ۔ ۳ پیہہُو سیت ہی اَن پچھتا ہو
نین مُوند پُنی دیکھہیں بیرا ۔ ٹھاڑھے سکل سِندھو کے تیرا

تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اور گپھا کو چھوڑ کر باہر جاؤ۔ ہمت نہ ہارو۔ تم سیتا جی کو پا جاؤ گے۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب کھول کر دیکھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ سب سمندر کے کنارے پر کھڑے ہیں۔

۴ سو پُنی گئی جہاں رگھو ناتھا ۔ جائے کمل پد نائےسی ماتھا
نانا بھانت بنے تیہیں کینہی ۔ ان پائنی بھگتی پربھو دینہی

وہ خود شری رام جی کے پاس گئی۔ اس نے جا کر پربھو کے چرن کملوں میں سر نوایا۔ اور بہت طرح سے بنتی کی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے اپنی اچل بھگتی دی۔

دوہا
بدری بن کہتہ سو گئی پربھو آگیا دھر سیس
اُر دھر رام چرن جُگ جے بندت اج ایس

پربھو کی آگیا کو سر پر دھر کر اور شری رام جی کے دونوں چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر جن چرنوں کی بندنا برہما اور شوجی بھی کرتے ہیں۔ وہ بدری کا آشرم کو چلی گئی۔

چوپائی

ایہاں بچار ہیں کپی من ماہیں ۔ بیتی اودھی کاج کچھ ناہیں
سب مِل کہہیں پرسپر باتا ۔ بنو سُدھ لئیں کرب کا بھراتا

ادھر بانر وچار کر رہے ہیں۔ کہ میعاد تو ختم ہونے کو آیا۔ پر کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ سب مل کر آپس میں یہ بات کرنے لگے کہ ہے بھائی! اب تو سیتا جی کا کچھ پتہ لگائے بغیر لوٹ کر بھی کیا کریں گے۔

۲
کہہ انگد لوچن بھر باری ۔ دُہُوں پرکار بھئی مرتو ہماری
ایہاں نہ سُدھ سیتا کے پائی ۔ اُہاں گئیں مارہی کپی رائی

انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ کہ دونو طرح ہی ہماری موت ہے۔ ادھر تو سیتا جی کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ اور واپس جانے پر سُگریو مار ڈالیں گے۔

۳
پِتا بدھے پر مارت موہی ۔ راکھا رام نہور نہ اوہی
پُنی پُنی انگد کہہ سب پاہیں ۔ مرن بھیو کچھ سنسیہ ناہیں

سُگریو تو پتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مار ڈالتے۔ پرنتو شری رام جی نے میری رکھشا کی ہے۔ اس میں مجھ پر سُگریو کا کوئی احسان نہیں ہے۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اب مرنا ہی ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔

۴
انگد بچن سُنت کپی بیرا ۔ بول نہ سکہیں نین بہہ نیرا
چھن ایک سوچ مگن ہوئے رہے ۔ پُنی اس بچن کہت سب بھئے

انگد کے بچن سن کر سب بانر ویر چپ رہ گئے۔ کچھ بول نہ سکے چھن بھر کے لئے۔ سب چنتا میں مگن ہو گئے۔ پھر سب ایسا بچن کہنے لگے۔

۵
ہم سیتا کے سُدھ لیںہیں بنا ۔ نہیں جیہیں جُبراج پربینا
اس کہہ لون سِندھو تٹ جائی ۔ بیٹھے کپی سب دربھ ڈساتی

ہے قابل یوراج! ہم لوگ سیتا جی کی تلاش کیے بنا واپس نہیں لوٹیں گے۔ ایسا کہہ کر سب نمکین سمندر کے کنارے پر جا کر کُشا

بچھا کر بیٹھ گئے۔

جاموَنت انگد دُکھ دیکھی ۔ کہیں کتھا اُپدیس بسیکھی
تات رام کہنہ نرجن مانہو ۔ نرگُن برہم اجت اج جانہو

جاموَنت انگد کو دُکھی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور اپدیش کہنے لگے ۔ ہے تات! شری رام جی کو تم سادھارن منش نہ سمجھو۔ وہ نرگُن اجے (ناقابل تسخیر) اور اجنما برہم ہیں ۔ ایسا سمجھو۔

ہم سب سیوک اتی بڑبھاگی ۔ سنتت سگُن برہم انُوراگی

ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے ۔ کہ ہم سدا اُن کے سگُن روُپ شری رام جی میں پریتی رکھتے ہیں۔

دوہا
نج اِچھا پربھو اوترے سُر مہی گو دوِج لاگ
سگُن اُپاسک سنگ تہنہ رہہیں موچھ سب تیاگ

اپنی اِچھیا سے پربھو۔ دیوتاؤں، پرتھوی گائے اور برہمنوں کے ہِت ارتھ اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سگُن اُپاسک سب پرکار کے موکھش سُکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

چوپائی
ایہی بدھی کتھا کہہیں بہو بھانتی ۔ گری کندرا سُنی سمپاتی
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا ۔ موہی اہار دینہہ جگدیسا

اِس پرکار جاموَنت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں انکی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سُنیں۔ باہر نکل کر اُس نے بہت سے بانر دیکھے ۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیاد کیا۔ کہ جنہوں نے اُسے بیٹھے بِٹھائے گھر پر کھانے کے لئے بھوجن بھیج دیا۔

آج سبہی کہنہ بھچھن کروُں ۔ دن بہو چلے اہار بنو مروُں
کبہوُں نہ مِل بھر اُدر اہارا ۔ آج دینہہ بدھی ایکہیں بارا

آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھوکھ کے مرتے بہت دن گذر گئے ۔ پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ آج بدھاتا نے مجھے ایک بار ہی بہت سا بھوجن دے دیا۔

ڈرپے گیدھ بچن سُن کانا ۔ اب بھا مرن ستیہ ہم جانا
کپی سب اُٹھے گیدھ کہنہ دیکھی ۔ جاموَنت من سوچ بسیکھی

گیدھ کے بچن کانوں سے سُنتے ہی سب بانر ڈر گئے۔ کہ اب سچ مچ ہی موت آ گئی ۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر بانر سب اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ جاموَنت کے من میں بہت سوچ ہُوا۔

کہہ انگد بچار من ماہیں ۔ دھنیہ جٹایو سم کوؤ ناہیں
رام کاج کارن تن تیاگی ۔ ہری پر گیئو پرم بڑبھاگی

انگد نے من میں وچار کر کہا۔ آہا! جٹایو کے سمان کوئی بھی دھنیہ نہیں ہے ۔ شری رام جی کے کاریہ میں سیوا کرتا ہوا اپنا شریر چھوڑ کر وہ بھاگیہ شالی بھگوان کے پرم دھام کو چلا گیا۔

سُن کھگ ہرش سوک جُت بانی ۔ آوا نکٹ کپنہہ بھے مانی
تنہہ ہی ابھے کر پوچھیسی جائی ۔ کتھا سکل تنہہ تاہی سُنائی

خوشی اور غم سے مِلے جُلے بچنوں کو سُن کر سمپاتی پنچھی بانروں کے نزدیک آیا۔ بانر سب ڈر گئے ۔ اُن کو تسلی دے کر اُن کا ڈر دُور کر کے اُس نے اُن سے جٹایو کا سارا حال پوچھا۔ تب انہوں نے ساری کتھا اُسے کہہ سُنائی ۔

سُن سمپاتی بندھو کے کرنی ۔ رگھوپتی مہما بہو بدھی برنی

بھائی جٹایو کی اُتم کرنی کو سُن کر سمپاتی نے بہت پرکار سے شری رگھوناتھ جی کی مہما کا ورنن کیا۔

دوہا
موہی لے جاہو سندھو تٹ دیوں تلانجلی تاہی
بچن سہائے کربی میں پیہو کھوجہو جاہی

اُس نے کہا۔ کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ۔ تاکہ میں اپنے بھائی جٹایو کو تلانجلی دیدوں۔ اُس سیوا کے بدلے میں تمہاری مدد کروں گا۔ جس سے سیتا جی کو پا جاؤ گے ۔

چوپائی

چلا گیا۔ تب اُن بانروں کے من میں تعجب ہُوا۔ سب بانر اپنا
اپنا بل کہنے لگے۔ پر سمندر پار جانے میں سبھی نے پس و پیش کیا۔

جرٹھ بھیوں اب کہے رچھیسا ۔ نہیں تن رہا پرتھم بل لیسا
جبہیں تری کرم بھئے کھراری ۔ تب میں ترن رہیوں بل بھاری

ریچھ راج جاموونت کہنے لگے ۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔
شریر میں وہ پہلے کی طاقت نہیں رہی جب شری رام چندر جی نے
بامن اوتار لیا تھا۔ تب میں جوان تھا۔ اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا

بلی باندھت پربھو باڑھیو سو تن برنی نہ جائے
ابھے گھری مہنہ دینہیں سات پردچھن دھائے

راجہ بلی کو باندھتے وقت جب پربھو نے اپنے شریر کو اتنا بڑھایا
کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تب میں نے دو ہی گھڑی میں
بھگوان کے اُس شریر کی سات پرکرما (ارد گرد گھومنا) کر لی تھیں

انگد کہے جاؤں میں پارا ۔ جیہ سنسے کچھ پھرتی بارا
جاموونت کہہ تم سب لائک ۔ پٹھیے کمیہ سب ہی کر نائک

انگد نے کہا۔ میں پار تو چلا جاؤں گا لیکن واپس لوٹنے
میں مجھے کچھ اپنے بل پر شک ہے۔ جاموونت نے کہا۔ کہ تم ہر طرح کے
سوامی ہو۔ اس لئے ہم سیوک اپنے سوامی آپ کو کیسے بھیج
سکتے ہیں۔

کہے ریچھ پتی سنو ہنومانا ۔ [illegible] بلوانا
پون تنیہ بل پون سمانا ۔ بدھی بیبیک بگیان ندھانا

ریچھ راج جاموونت نے ہنومان جی سے کہا۔ ہے ہنومان!
ہے مہا بلوان! سنو۔ تم نے یہ کیا چپ سادھ رکھی ہے؟
تم پون کے پتر ہو اور بل میں پون کے سمان ہو۔ بدھیمان،
وچاروان اور گیان کے بھنڈار ہو۔

کون سو کاج کٹھن جگ ماہیں ۔ جو نہیں ہوئے تات تم پاہیں
رام کاج لگ تو اوتارا ۔ سنتہہ بھیو پربت آکارا

ہے تات دنیا میں کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں۔ جو تم نہ کر
سکو۔ تمہارا تو اوتار ہی شری رام جی کے کاریہ کے لئے ہوا ہے
یہ سُن کر ہنومان جی پربت کے سمان بڑے بھاری شریر والے ہو گئے۔

کنک برن تن تیج براجا ۔ مانہوں اپر گرنہہ کر راجا
سنگھ ناد کر بار ہیں بارا ۔ لیلہیں ناگھیوں جل ندھی کھارا

اُن کا سنہری رنگ ہے۔ شریر پر تیج شوبھا پا رہا ہے۔
مانو دوسرا پربتوں کا راجہ سمیرو ہو۔ ہنومان جی نے بار بار شیر
کی گرج نا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیل ہی میں پار
کر سکتا ہوں۔

سہت سہائے راون ہی ماری ۔ آنیوں اہاں ترکوٹ اُپاری
جاموونت میں پوچھیو توہی ۔ اُچت سکھاون دیجہو موہی

اور راون کو اُن کے ساتھیوں سمیت مار کر ترکوٹ پربت
کو یہاں اُٹھا کر لا سکتا ہوں۔ ہے جاموونت! میں تم سے پوچھتا
ہوں کہ تم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔

ایتنا کر ہو تات تم جائی ۔ سیتہی دیکھ کہہو سدھ آئی
تب نج بھج بل راجو نینا ۔ کوتک لاگ سنگ کپی سینا

جاموونت نے کہا۔ ہے تات! تم تو فقط اتنا ہی کام کرو۔
کہ سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ کر اُن کا پتہ دو۔ تب اپنی بھجاؤں کے
بل سے کمل نیتر شری رام جی خود ہی راکششوں کا خاتمہ کر کے
سیتا جی کو لے آئیں گے۔ بانروں کی سینا تو اُن کے ساتھ صرف
کھیل تماشہ کے لئے ہو گی۔

چھند

کپی سین سنگ سنگھار نسچر رام سیتہی آنہیں
تریلوک پاون سجس سُر منی نارد ادی بکھانہیں
جو سنت گاوت کہت سمجھت پرم پد نر پاوئی
رگھوبیر پد پاتھوج مدھکر داس تلسی گاوئی

بانروں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکششوں کا سنگھار

کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور مُنی نارد آدی تینوں لوکوں کو پوتر کرنے والے بھگوان کے سُندر یش کا ورنن کریں گے جس کو سُن کر، گا کر، اور کہہ کر اور سمجھ کر مُنش موکھش کو پاتے ہیں اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک تُلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

بھَو بھیشج رگھُوناتھ جسُ سُنہیں جے نر اُرو ناری
تنہہ کر سکل منورتھ سدھ کرہیں تر سراری

شری رگھوناتھ جی کا سُندر یش جنم مرن روُپی روگ کی اکسیر دوائی ہے۔ جو پُرش اور استری اسے سُنیں گے۔ اُنکے سب منورتھوں کو ترِ شرا راکشس کے شترو شری رام جی پورا کریں گے۔

سورٹھا

نیل اُتپل تن سیام کام کوٹی شوبھا ادھک
سُنئے تاسُ گُن گرام جاسُ نام اگھ کھگ بدِھک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شریر ہے۔ کروڑوں کامدیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شوبھا ہے۔ اور جن کا نام پاپ روُپی پنچھی کے مارنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ اُن شری رام جی کے گنوں کے سموُہ کو ضرور سُننا چاہیئے۔

ماس پاراین تیئیسواں وشرام۔ کشکندھا کانڈ سماپت۔ چوتھا سوپان سماپت ہُوا

پنچم سوپان
سُندر کانڈ

शान्तं शाश्वतम प्रमेयमनघं निर्वाण शान्ति प्रदं
ब्रह्मा शम्भु फणीन्द्र सेव्यमनिशं वेदान्त वेद्यं विभुम
रामाख्यं जगदीश्वरं सुर गुरुं माया मनुष्यं हरिं
वन्देऽहं करुणाकरं रघुवरं भूपाल चूड़ामणिम
॥ १ ॥

شانتم شاسوتم اپرمیم انگھم نروان شانتی پردم
برہما شمبھو پھنیندر سیوم انشم ویدانت ویدیم وِبھم
راماکھیم جگدیشورم سُرگرُم مایا منیشم ہرم
بندے اہم کروناکرم رگھو ورم بھوپال چوڑامنیم!

شانت، سناتن (جو سدا سے ہو) دیرمانوں سے پرے، پاپ رہت، موکھش روُپ۔ پرم شانتی دینے والے برہما شِو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔ ویدانت واکیوں سے جاننے یوگیہ سروویاپک، رام کہلانے والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے مایا سے مُنش روپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے ہرنے والے، دیا ندھان رگھوکل میں سریشٹھ اور راجاؤں کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوُں۔

नान्या स्पृहा रघुपते हृदयेऽस्मदीये
सत्यं वदामि च भवानखिलान्तरात्मा
भक्तिं प्रयच्छ रघु पुङ्गव निर्भरां मे
कामादि दोषरहितं कुरु मानसं च

شلوک

نانیا سپرہا رگھوپتے ہردے اسمدیئے
سیتم بدامی چا بھوان کھل انتر آتما
بھکتم پریچھ رگھوپنگو نربھرام مے
کام آدی دوش رہتم کرو مانسم چا

ہے رگھوناتھ جی! میرے ہردے میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھیا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اور آپ بھی سب کے انتر آتما ہونے کے ناطے سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ وہ اچھیا یہ ہے۔ کہ ہے رگھوکل شریشٹھ! مجھے اپنی پورن بھگتی دیجیئے اور میرے انتہ کرن کو کام آدی دوشوں سے رہت کیجیئے۔

अतुलित बलधामं हेम शैलाभदेहं
दनुज वन कृशानुं ज्ञानिनामग्रगण्यम्
सकल गुण निधानं वानराणामधीशं
रघु पति प्रियभक्तं वातजातं नमामि
॥ ३ ॥

شلوک

اتلت بل دھامم ہیم شیل آبھ دیہم
دنج بن کرشانم گیانی نام اگر گنیم
سکل گن ندھانم بانرانام ادھیشم
رگھوپتی پریہ بھکتم وات جاتم نمامی

جو بے پناہ بل کے بھنڈار ہیں۔ سونے کے پربت کے سمان چمکتا ہوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روپی بن کو بھسم کرنے کے لیئے جو پرچنڈ اگنی روپ ہیں، گیانیوں میں جن کی سب سے پہلے گنتی ہے۔ جو سارے گنوں کے خزانہ ہیں۔ بانروں کے سوامی ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی کے پریہ بھگت ہیں اُن شری ہنومان جی کو میں پرنام کرتا ہوں۔

چوپائی

جاموونت کے بچن سہائے۔ سن ہنومنت ہردے اتی بھائے
تب لگ موہی پرکھیہو تمہہ بھائی۔ سہہ دکھ کند مول پھل کھائی

جاموونت کے سندر بچن سن کر ہنومان جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ وہ کہنے لگے ہے بھائی! تم لوگ دکھ سہہ کر اور کند مول پھل کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

جب لگ آؤوں سیتیٰ دیکھی۔ ہوئیہی کاج موہی ہرش بسیکھی
یہ کہہ نائے سبھہ کہنہ ماتھا۔ چلیئو ہرش ہیہ دھر رگھوناتھا

جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ نہ آؤں میرے من میں بڑا آنند ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کٹھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر اور سب کو مستک نوا کر من میں شری رگھوناتھ جی کا دھیان کر کے شری ہنومان جی پرسن ہو کر چلے۔

سندھو تیر ایک بھودھر سندر۔ کوتک کود چڑھیئو تا اوپر
بار بار رگھوبیر سنبھاری۔ ترکیئو پون تنیہ بل بھاری

سمندر کے کنارے پر ایک سندر پہاڑ تھا۔ ہنومان جی آسانی سے ہی کود کر اس کے اوپر جا چڑھے۔ پھر بار بار شری رگھوبیر جی کا سمرن کر کے مہابلوان پون نند پہاڑ کے اوپر سے بڑے زور سے اچھلے۔

جیہیں گری چرن دیئے ہنومنتا۔ چلیئو سو گا پاتال ترنتا
جمم اموگھ رگھوپتی کر بانا۔ ایہی بھانت چلیئو ہنومانا

جس پربت پر چرن دھر کر ہنومان جی کودے وہ فوراً ہی پاتال میں دھنس گیا۔ جیسے شری رگھوناتھ جی کا اموگھ بان چلتا ہے۔

اُسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

جل ندھی رگھوپتی دُوت بچاری۔ تیں میناک ہوہی شرم ہاری

شری رام جی کے دُوت کو پہچان کر سمندر نے اپنے اندر رہنے والے میناک نامی پربت سے کہا کہ ہے میناک! تُو ہنومان جی کی تھکاوٹ دُور کرنے والا ہو۔ اور تھات انہیں اپنے اوپر آرام کرنے دے۔

دوہا

ہنومان تیہی پرسا کر پُنی کینہہ پرنام
رام کاج کینہیں بنو موہی کہاں بشرام

ہنومان جی نے اُسے ہاتھ سے چھُو کر پرنام کر کے کہا: ہے بھائی! شری رام جی کے کام کو پُورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

جات پون سُت دیونہہ دیکھا۔ جانیں کہنہ بل بدھی بسیکھا
سُرسا نام اہنہہ کے ماتا۔ پٹھئنہہ آئے کہی تیہیں باتا

دیوتاؤں نے پون کمار شری ہنومان جی کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اُنکے بل اور بدھی کی پرکھ کرنے کے لئے انہوں نے سُرسا نامی سانپوں کی ماتا کو بھیجا۔ اُس نے آکر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

آج سُرنہہ موہی دینہہ اہارا۔ سُنت بچن کہہ پون کمارا
رام کاج کر پھر میں آوؤں۔ سیتا کی سُدھ پربھوہی سناوؤں

آج دیوتاؤں نے مجھے آہار (بھوجن) دیا ہے اُس کے بچن سُن کر پون کمار شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے میں لوٹ آؤں۔ اور سیتا جی کا پتہ پربھو کو بتا دوں۔

تب تو بدن پیٹھہوں آئی۔ ستیہ کہوں موہی جان دے مائی
کونیہوں جتن دیئے نہیں جانا۔ گرسسی نہ موہی کہیو ہنومانا

تب میں آکر تمہارے منہ میں گھُس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے کھا لینا۔ اے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ مجھے اب جانے دے وہ ہنومان کو کسی بھی اُپائے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی اُس سے بیزار نہ کرتے ہیں۔ کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کرنے

دیے جوجن بھر تیہی بدن پسارا۔ کپی تن کینہہ دُگن بستارا
سورہ جوجن مکھ تیہیں ٹھئیو۔ تُرت پون سُت بتیس بھئیو

اُس نے چار کوس میں اپنا منہ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے اپنے شریر کو دُگنا یعنی آٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اُس نے سولہ یوجن بھر مکھ پھیلایا۔ ہنومان جی فوراً بتیس یوجن کے ہو گئے۔

جس جس سُرسا بدن بڑھاوا۔ تاسُ دُون کپی رُوپ دیکھاوا
ست جوجن تیہی آنن کینہا۔ اتی لگھو رُوپ پون سُت لینہا

جُوں جُوں سُرسا مُکھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اُس سے دُگنا بڑا رُوپ کر دکھلاتے گئے۔ آخر اُس سرسا نے سو یوجن بھر مکھ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا رُوپ بنا لیا۔

بدن پیٹھ پُنی باہیر آوا۔ ماگا بدا تاہی سِر ناوا
موہی سُرنہہ جیہی لاگ پٹھاوا۔ بدھی بل مرم تور میں پاوا

اور اس کے مکھ میں گھُس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اُسے سر نوا کر وداع مانگی۔ اس نے کہا۔ جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں نے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تمہارے بدھی بل کی پریکشا کر لی ہے۔

دوہا

رام کاج سب کریہو تمہہ بل بدھی ندھان
آسش دیئے گئی سو ہرش چلیو ہنومان

ہے بل اور بدھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا سب کام پورا کرو گے۔ یہ آشیرواد دے کر وہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی پرسن ہو کر آگے چلے۔

نسیچر ایک سندھو مہنہ رہئی۔ کر مایا نبھ کے کھگ گہئی
جیو جنتو جے گگن اُڑاہیں۔ جل بلوک تنہہ کے پرچھاہیں
گہے چھانہہ سک سو نہ اُڑائی۔ ایہی بدھی سدا گگن چر کھائی
سوئے چھل ہنومان کہنہ کینہا۔ تاسُ کپٹ کپی تُرت ہی چینہا

اس سمندر میں ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے آکاش میں اُڑتے ہوئے پنچھیوں کو پکڑ لیتی تھی۔ آکاش میں جو جیو جنتو اُڑتے تھے۔

وہ جل میں اُن کے عکس کو دیکھ کر پکڑ لیتی تھی۔ جس سے وہ پنچھی پھر اُڑ نہ سکتے تھے اور جل میں گر جاتے تھے۔ اس پرکار وہ جل چر اُڑنے والے پنچھیوں کو سدا کھایا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی چھل کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اُس کے کپٹ کو جان لیا۔

۳

تاہی مار مارُت سُت بیرا۔ باردھی پار گیئو متی دِھیرا
تہاں جائے دیکھی بن شوبھا۔ گنجت چنچریک مدھو لوبھا

اُس کو مار کر پون کمار دھیر بدھی ویر ہنومان سمندر کے پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شوبھا دیکھی۔ شہد کے لالچی بھونرے گنجار کر رہے تھے۔

۴

نانا ترو پھل پھول سُہائے۔ کھگ مرگ برند دیکھ من بھائے
سَیل بسال دیکھ ایک آگیں۔ تا پر دھائے چڑھیو بھے تیاگیں

طرح طرح کے درخت پھل پھولوں سے لدے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ پنچھیوں اور پشوؤں کی ٹولیوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی بے دھڑک اس پر دوڑ کر جا چڑھے۔

۵

اُما نہ کچھ کپی کے ادھیکائی۔ پربھو پرتاپ جو کال ہی کھائی
گری پر چڑھ لنکا تہیں دیکھی۔ کہہ نہ جائے اتی دُرگ بسیکھی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی نہیں۔ یہ پربھو شری رام چندر جی کا ہی پرتاپ ہے۔ جو کال کو بھی کھا جاتا ہے۔ پربت پر چڑھ کر ہنومان جی نے لنکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا قلعہ ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

اتی اُتنگ جل ندھی چہُہ پاسا۔ کنک کوٹ کر پرم پرکاسا

وہ قلعہ بہت ہی اونچا ہے۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد سونے کی چار دیواری کا بہت ہی پرکاش ہو رہا ہے۔

چھند

کنک کوٹ بچتر منی کرت سُندر آیتنا گھنا
چَوہٹ ہٹ سُبٹ بیتھیں چارُ پُر بہہ بدھی بنا

گج باجی کھچر نکر پد چر رتھ برو تھنہہ کو گنے
بہُہ رُوپ نسچر جوتھ اتی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی چار دیواری عجیب و غریب رتنوں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کے اندر بہت سے سُندر گھر ہیں۔ چوراہے، بازار، سڑکیں اور گلیاں بہت ہی سُندر ہیں۔ سُندر نگر بہت پرکار سے سجا ہوا ہے۔ ہاتھی گھوڑے خچروں کے جھنڈ، پیدل چلنے والوں اور رتھوں کے سموہ کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ طرح طرح کے شکلوں کے راکشسوں کے گروہ ہیں۔ مہابلوان راکشسی فوج کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

بن باگ اُپبن باٹکا سر کوپ باپیں سوہہیں
نر ناگ سُر گندھرب کنیا رُوپ منی من موہہیں
کہُنہ مال دیہہ بسال سیل سمان اتی بل گرجہیں
نانا اکھاریہہ بھِریں بہُہ بدھی ایک ایکنہہ ترجہیں

بن، باغ، باغیچے، پھلواڑیاں، تالاب، کوئیں اور باؤلیاں شوبھا پا رہی ہیں۔ منش، ناگ، دیوتا اور گندھرو جاتی کی کنیائیں اپنی خوبصورتی سے منیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں پہاڑ جیسے بھاری شریر والے بڑے ہی بلوان پہلوان گرج رہے ہیں۔ وہ انیکوں اکھاڑوں میں آپس میں کشتیاں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو للکار رہے ہیں۔

چھند

کر جتن بھٹ کوٹنہہ بکٹ تن نگر چہُہ دسی رچھہیں
کہُنہ مہش مانش دھینو کھر اج کھل نساچر بھچھہیں
ایہی لاگ تُلسی داس انہہ کی کتھا کچھ ایک ہے کہی
رگھوبیر سر تیرتھ سریرنہہ تیاگ گتی پیہہیں سہی

وکرال شریر والے کروڑوں یودھا جتن کئے ہو کر چاروں طرف سے لنکا کی رکھوالی کر رہے ہیں۔ کہیں دُشٹ راکشس بھینسوں، منشوں، گایوں، گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تُلسی داس جی نے راکشسوں کی تھوڑی سی کتھا اس لئے کہی ہے کہ یہ سب

شری رام جی کے بان روپی تیر لٹھ میں اپنے شریروں کو تیاگ کر شُبھ گتی پائیں گے۔

دوہا

پرُ رکھوارے دیکھ بہُ کپی من کینہہ بچار
اتی لگھو روُپ دھروں نسی نگر کروں پیسار

نگر کے اندر بہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا روپ دھارن کر کے رات کے وقت لنکا میں داخل ہو جاؤں

چوپائی

مسک سمان روُپ کپی دھری۔ لنکاہی چلیؤ سمر نرہری
نام لنکنی ایک نسیچری۔ سوکہہ چلیسی موہی نندری

مچھر کے سمان چھوٹا سا روپ دھارن کر کے ہنومان جی منش روپ دھارن کرنے والے بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا کو چلے۔ لنکا کے بڑے دروازے پر لنکنی نام کی ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ بولی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھے چلے جا رہے ہو۔

جانہی نہیں مرم سٹھ مورا۔ مور اہار جہاں لگ چورا۔
مٹھیکا ایک مہاکپی ہنی۔ رُدھر بمت دھرتی ڈھنمنی

ہے موُرکھ! تو نے میرا بھید نہیں جانا۔ جہاں تک جتنے بھی چور ہیں۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں۔ مہاکپی ہنومان جی نے اُس کے کنس کر ایک مُکا مارا۔ وہ خون کی الٹی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

پُنی سنبھار اُٹھی سو لنکا۔ جور پانی کر بنے سنسکا
جب راون ہی برہم بر دینہا۔ چلت برنچی کہا موہی چینہا
بکل ہوسی تیں کپی کے مارین۔ تب جانیسُو نسیچر سنگھارے
تات مور اتی پنیہ بہُوتا۔ دیکھیوں نین رام کر دوُتا

وہ لنکنی راکشسی پھر سنبھل کر اُٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی سے بنتی کرنے لگی۔ اور کہنے لگی کہ جب برہما جی نے راون کو وردان دیا تھا۔ تب چلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا: کہ راکشسوں کے ناش کے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تو بندر کے مارنے سے ویاکل ہو جائے۔ تب تو جان لینا کہ راکشسوں کا ناش ہونے والا ہے۔ ہے تات! میرے بہت ہی پنیہ ہیں۔ جو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے دوُت کو دیکھ رہی ہوں۔

دوہا

تات سورگ اپبرگ سُکھ دھریئے تُلا ایک انگ
توُل نہ تاہی سکل مل جو سُکھ لو ست سنگ

ہے تات! سورگ اور مُکتی کے سب سُکھوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے تو وہ دوسرے پلڑے میں رکھے ہوئے چھن بھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سُکھ کی برابری نہیں کر سکتے۔

چوپائی

پربسی نگر کیجے سب کاجا۔ ہردے راکھ کوسل پُر راجا
گرل سُدھا رپو کرہیں متائی۔ گوپد سندھو انل سِتلائی

اپنے ہردے میں اودھ نریش شری رام جی کا دھیان دھر کر تم لنکا میں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پُرش کے لئے زہر امرت بن جاتی ہے۔ دشمن مترتا کرنے لگتے ہیں۔ اور سمندر گائے کے کھُر کے برابر ہو جاتا ہے۔

گرُڑ سُمیر رینو سم تاہی۔ رام کرپا کر چِتوا جاہی
اتی لگھو روپ دھریؤ ہنو مانا۔ پیٹھا نگر سُمر بھگوانا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ جی! اس کے لئے سُمیرو پربت مٹی کی کنی کے سمان ہو جاتا ہے۔ جسے شری رام جی نے ایک بار کرپا کر کے دیکھ لیا (اوکھات جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ دھارن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا میں داخل ہو گئے۔

مندر مندر پرتی کر سودھا۔ دیکھے جہنہ تہنہ اگنت جودھا
گیئو دسانن مندر ماہیں۔ اتی بچتر کہہ جات سو ناہیں

انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ وہاں بے شمار یودھا دیکھے پھر وہ راون کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی نرالا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

سین کیئیں دیکھا کپی تیہی۔ مندر رہنہ نہ دیکھ بیدیہی

بھون ایک تہہ دیکھ سُہاوا۔ ہری مندر تہہ بھن بناوا

ہنومان جی نے محل میں راون کو سوتے ہوئے دیکھا، لیکن محل میں جانکی جی کہیں دکھائی نہ دی پھر ایک سُندر محل دکھائی دیا۔ اس محل میں بھگوان کا ایک الگ مندر بنا ہوا تھا۔

دوہا

رام آیدھ انکت گرہ سوبھا برنی نہ جائے
نو تلسیکا برند تہہ دیکھ ہرش کپی رائے

اس محل پر شری رام جی کے دھنش بان کی تصویریں کھدی ہوئی تھیں۔ اُن کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں نئے نئے تُلسی کے لگے ہوئے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔

لنکا نسیچر نکر نواسا۔ اہاں کہاں سجّن کر باسا
من مُہنہ ترک کرین کپی لاگا۔ تیہیں سمے بھبیشنو جاگا

لنکا تو راکشسوں کے سموہ کا نواس ستھان ہے (ارتھات لنکا راکشسوں کی بستی ہے) یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش کہاں! ہنومان من میں اس پرکار دلیل بازی کرنے لگے۔ اسی سمے بھبیشن جی جاگ پڑے۔

رام رام تیہیں سُمرن کینہا۔ ہردے ہرش کپی سجّن چینہا
ایہی سن ہٹھ کر پہچانی۔ سادھو تے ہوئے نہ کارج ہانی

بھبیشن نے رام نام کا سمرن کیا۔ ہنومان جی انہیں سادھو پُرش جان کر بڑے پرسن ہوئے۔ ہنومان جی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ ان سے میں ضروری جان پہچان کروں گا۔ کیونکہ سادھو پرش سے کاریہ کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ اُلٹا لابھ ہی ہوتا ہے۔

بپر روپ دھر بچن سنائے۔ سُنت ببھیشن اُٹھ تہہ آئے
کر پرنام پوچھی کُشلائی۔ بپر کہہو نج کتھا بجھائی

برہمن کا روپ دھر کر ہنومان جی نے انہیں پکارا بھبیشن جی سُنتے ہی اُٹھ کر وہاں آ گئے۔ پرنام کر کے اُن کی کشل پوچھی۔ اور کہا کہ ہے برہمن! اپنی کتھا سمجھا کر کہئے۔

کی تمہہ ہری داسنہہ مہنہ کوئی۔ موریں ہردے پریتی اتی ہوئی
کی تمہہ رام دین انوراگی۔ آیہو موہی کرن بڑبھاگی

کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں۔ کیونکہ آپ کو دیکھ کر میرے ہردے میں بہت پریتی بڑھ رہی ہے۔ یا آپ دین دکھیوں کے پریمی خود شری رام جی ہیں۔ جو مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو کرتارتھ کرنے آئے ہیں۔

دوہا

تب ہنومنت کہی سب رام کتھا نج نام
سُنت جگل تن پُلک من مگن سُمر گن گرام

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا نام بتایا سُنتے ہی دونوں کے شریروں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور شری رام جی کے گُنوں کا سمرن کر کے دونوں کے من پریم میں مگن ہو گئے۔

چوپائی

سُنہو پون سُت رہنی ہماری۔ جمے دسننہہ مہنہ جیبھ بچاری
تات کبہوں موہی جان اناتھا۔ کریہیں کرپا بھانو کل ناتھا

ہے پون کمار میرے رہن سہن کے ڈھنگ کو سنو۔ میں یہاں لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں۔ جیسے دانتوں کے بیچ بچاری جیبھ رہتی ہے۔ ہے تات! مجھے اناتھ جان کر کیا کبھی سوریہ کل کے سوامی شری رام چندر جی مجھ پر کرپا کریں گے۔

تامس تن کچھ سادھن ناہیں۔ پریتی نہ پد سروج من ماہیں
اب موہی بھا بھروس ہنومنتا۔ بنو ہری کرپا ملہیں نہیں سنتا

میرا راکشس شریر ہے۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا اور نہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم ہی ہے۔ لیکن ہے ہنومان! اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے۔ کہ شری رام جی کی مجھ پر کرپا ہو گی۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے درشن بنا اُن کی کرپا کے نہیں ہوتے۔

جوں رگھوبیر انوگرہ کینہا۔ تو تمہہ موہی درس ہٹھ دینہا

سُنہُو بھبیشن پربھو کے ریتی۔ کرہیں سدا سیوک پر پریتی

جب شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر کرپا کی ہے۔ تبھی تو آپ نے مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو اپنی مرضی سے آکر درشن دیئے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھبیشن جی! سُنیئے۔ پربھو کی ریتی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سیوک سے سدا ہی پریتی کیا کرتے ہیں۔

کہہُو کون میں پرم کلینا۔ کپی چنچل سبہیں بدھی ہینا
پرات لیئے جو نام ہمارا۔ تیہی دن تاہی نہ ملے آہارا

بھلا کہیئے! میں کونسا اُتم پرانی ہوں جاتی کا چنچل سبھاو بانر اور سب پرکار سے نیچ ہوں۔ صبح سویرے جو ہم بانروں کا نام بھی لیتا ہے۔ اُسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

دوہا

اس میں ادھم سکھا سُنُو موہو پر رگھو بیر
کینہی کرپا سُمرِ گُن بھرے بلوچن نیر

ہے متر! سُنو۔ ایسا نیچ میں بانر ہوں پر شری رگھوبیر جی نے تو مجھ پر بھی کرپا ہی کی ہے۔ بھگوان کے گنوں کا سمرن کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔

جانتہوُں اس سوامی بساری۔ پھرہیں تے کاہے نہ ہوہیں دُکھاری
ایہی بدھی کہت رام گُن گراما۔ پاوا انروا چیہ بشراما

جو ایسے کرپالو شری رگھوناتھ جی جیسے سوامی کو بھلا کر سنسار میں وشے بھوگوں کے پیچھے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ دُکھی ہوں! (اردھات اُن کا دُکھی ہونا سبھاوک ہی ہے) اس پرکار شری رام جی کے گُن گنوں کو کہتے ہوئے ان دونو نے ایسا دویہ سکھ پایا جس کا ورنن کرنے میں زبان اسمرتھ ہے۔

پُنی سب کتھا بھبیشن کہی۔ جیہی بدھی جنک سُتا تہنہ رہی
تب ہنومنت کہا سُنو بھراتا۔ دیکھی چہیوں جانکی ماتا

شری جانکی جی جس پرکار لنکا میں اپنے دن کاٹتی تھیں وہ سب سماچار بھبیشن جی نے ہنومان جی کو کہہ سُنایا۔ تب ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھائی سنو۔ میں ماتا جانکی جی کے درشن کرنا چاہتا ہوں۔

۳

جُگتی بھبیشن سکل سُنائی۔ چلیؤ پون سُت بدا کرائی
کر سوئی روپ گیئو پُنی تہواں۔ بن اسوک سیتا رہ جہواں

بھبیشن نے ہنومان جی کو سیتا جی کے درشن کا ڈھنگ بتلا دیا۔ تب ہنومان جی وداع ہو کر چلے۔ پھر وہی پہلے کا سا مچھر جتنا چھوٹا روپ دھر کر وہاں گئے۔ جہاں اشوک بن میں سیتا جی رہتی تھیں۔

۴

دیکھ منہی مُنہہ کینہہ پرناما۔ بیٹھہیں بیت جات نسی جاما
کرس تن سیس جٹا ایک بینی۔ جپتی ہردے رگھوپتی گُن شرینی

سیتا جی کو دیکھ کر ہنومان جی نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ انہیں بیٹھے بیٹھے رات کے چاروں پہر بیت جاتے ہیں۔ شریر بہت دُبلا ہو گیا ہے۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے۔ ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے گُن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں۔

دوہا

نج پد نین دیئیں من رام پد کمل لین
پرم دُکھی بھا پون سُت دیکھ جانکی دین

شری جانکی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چرنوں میں لگائے ہوئے ہیں (اردھات سر جھکائے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور اُن کا من شری رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے۔ جانکی جی کو بے بس دیکھ کر پون پتر ہنومان جی بہت ہی دُکھی ہوئے۔

چوپائی

ترو پلو مہنہ رہا لکائی۔ کرے بچار کروں کا بھائی
تیہی اوسر راون تہنہ آوا۔ سنگ ناری بہو کیئیں بناوا

ہنومان جی درخت کے پتوں میں چھپ کر بیٹھے رہے۔ وہ وچار کرنے لگے۔ کہ ہے بھائی! کیا کروں! اتنے میں راون وہاں آیا۔ اُس کے ساتھ بہت سی استریاں ہار شرنگار کئے ہوئے تھیں۔

۴۰۲

بہو بدھی کھل سیتے سمجھاوا۔ سام دان بھے بھید دکھاوا
کہہ راون سُنو سُمکھی سیانی۔ مندودری آدی سب رانی
تو انوچری کرؤں پن مورا۔ ایک بار بلوکُ مم اورا

ترن دھر اوٹ کہت بیدیھی ۔ سُمر اودھ پتی پرم سنیہی

اُس دُشٹ نے سیتا جی کو بہت پرکار سمجھایا۔ سام، دان، بھے اور بھید دکھلایا۔ راون نے کہا۔ ہے سندر مُکھی! ہے چتر! سُنو! مندودری وغیرہ سب رانیوں کو میں تمہاری داسی بناؤں گا۔ یہ میری پرتگیا ہے۔ تو ایک بار میری طرف دیکھ تو سہی! تب تنکے کی اوٹ کر کے جانکی جی نے اپنے پریتم اودھ نریش شری رام چندر جی کا سمرن کر کے راون سے کہا۔

۴

سُنو دس مُکھ کھدیوت پرکاسا۔ کبہوں کہ نلینی کرے بکاسا
اس من سمجھ کہت جانکی ۔ کھل سُدھ نہیں رگھو بیر بان کی

ہے دس مُکھ! سُن۔ جگنو کی روشنی سے کیا کبھی کملنی کھل سکتی ہے! تو اپنے لئے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے۔ جانکی جی نے پھر کہا۔ ہے دُشٹ! تجھے شری رگھوناتھ جی کے بان کی خبر نہیں۔

۵

سٹھ سُونے ہر آنہی موہی۔ ادھم نلج لاج نہیں توہی

ارے پاپی! تو مجھے اکیلی دیکھ کر ہر لایا۔ ارے نیچ بے شرم! تجھے شرم نہیں آتی۔

دوہا

آپُ ہی سُن کھدیوت سم رامہی بھانو سمان
پرُش بچن سُن کاڈھ اس بولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنو کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان سُن کر اور سیتا جی کے جگر تراش بچنوں کو سُن کر راون تلوار نکال کر شرمندہ ہوا بڑے غصے ہو کر سیتا جی سے بولا۔

چوپائی

سیتا تیں مم کرت اپمانا۔ کٹہوں تو سر کٹھن کرپانا
ناہیں تو بیگ مانُ مم بانی۔ سُمکھی ہوت نہ تا جیون ہانی

سیتا! تو نے میری بے عزتی کی ہے۔ میں اس کٹھور تلوار سے تیرا سر کاٹ ڈالوں گا۔ نہیں تو جلدی میری بات مان لے۔ ہے سندر مُکھی! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہوگی۔

سیام سروج دام سم سُندر۔ پربھو بھج کری کر سم دسکندھر
سو بھج کنٹھ کہ تو اسی گھورا۔ سُنو سٹھ اس پروان پن مورا

سیتا جی نے کہا۔ ہے دسکندھر! پربھو کی بھجا کمل کی مالا کے سمان سُندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی اور طاقتور ہے یا تو وہ بھجا ہی میرے گلے میں پڑے گی یا تیری بھیانک تلوار۔ ہے دُشٹ! سُن۔ یہ میرا سچا پرن ہے۔

۳

چندر ہاس ہرو مم پری تاپم ۔ رگھو پتی برہ انل سنجاتم
سیتل نسِت بہسی بر دھارا ۔ کہہ سیتا ہرو مم دُکھ بھارا

سیتا جی تلوار سے کہتی ہیں۔ ہے تلوار! شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی اگنی سے پیدا ہوئی میری جلن کو تو دُور کر دے۔ تیری دھار بڑی شیتل اور چمکدار اور سریشٹھ ہے۔ تو میرے دُکھ کے بوجھ کو ہر لے۔

۴

سُنت بچن پنی مارن دھاوا۔ میتنیاں کہہ نیتی سمجھاوا
کہیسی سکل نسیچر ہی بولائی۔ سیت ہی بہہ بدھی تراس ہو جائی

سیتا جی کے بچن سنتے ہی راون مارنے کو دوڑا تب مے دانو کی پتری مندودری نے نیتی کہہ کر راون کو سمجھایا۔ تب راون نے راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جا کر سیتا کو بہت پرکار سے بھے دکھلاؤ۔

۵

ماس دوس مہہ کہا نہ مانا ۔ تو میں مارب کاڑھ کرپانا

اگر یہ ایک مہینہ میں میرا کہنا نہ مانے گی۔ تو میں تلوار نکال کر اس کو مار دوں گا۔

دوہا

بھون گیو دس کندھر اہاں پساچنی برند
سیت ہی تراس دکھاوہیں دھر ہیں روپ بہہ مند

یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا۔ یہاں راکشسیوں کی منڈلی بہت سے ڈراؤنے روپ دھر کر سیتا جی کو ڈرانے لگی۔

ترجٹا نام راچھسی ایکا ۔ رام چرن رتی نپن بیبیکا
سبنہو بول سنائے سی سپنا ۔ سیت ہی سیئے کرہو ہت اپنا

اُس راکشسی منڈلی میں ترجٹا نام کی ایک راکشسی تھی۔ وہ شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی۔ اور گیان وان تھی۔ اس نے سب راکشسوں کو بلا کر اپنا سپنا سنایا۔ اور کہا کہ تم سب سیتاجی کی سیوا کر کے اپنا کلیان کر لو۔

۲.۳

سپنیں بانر لنکا جاری ۔ جاتُ دھان سینا سب ماری
کھر آرُوڑھ نگن دس سیسا ۔ مُنڈت سر کھنڈت بھج بیسا
ایہی بدھی سو دچھن دسی جائی ۔ لنکا منہوں بِبھیشن پائی
نگر پھری رگھوبیر دوہائی ۔ تب پربھو سیتا بول پٹھائی

سنو۔ سپنے میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک بندر نے لنکا جلا ڈالی اور راکشسوں کی ساری فوج کو مار دیا۔ راون سر منڈے ہوئے اپنی بیس بھجا کٹائے بالکل ننگا گدھے پر سوار ہوا دکھن (یم پُری کی طرف) کو جا رہا ہے۔ لنکا کا راج بِبھیشن نے پالیا ہے۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی۔ تب پربھو نے سیتا کو بلا لیا۔

۴

یہ سپنا میں کہئوں پُکاری ۔ ہوئہی ستیہ گئیں دن چاری
تاسُ بچن سُن تے سب ڈریں ۔ جنک سُتا کے چرننہہ پڑیں

میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ میرا یہ سپنا چند دنوں کے بعد سچا ہو کر رہے گا۔ اُس کے بچن سُن کر سب راکشسنیاں ڈر گئیں۔ اور سب جانکی جی کے چرنوں پر جا گریں۔

دوہا

جہہ تہہ گئیں سکل تب سیتا کر من سوچ
ماس دوس بیتیں موہی مارہی نسیچر پوچ

تب وہ راکشسنیاں اِدھر اُدھر چلی گئیں سیتاجی من ہی من سوچ کرنے لگیں۔ کہ ایک مہینہ گذر جانے پر نیچ راکشس مجھے مار دیگا۔

چوپائی

ترجٹا سن بولیں کر جوری ۔ مات بپتی سنگنی تیں موری
تجوں دیہہ کرو بیگ اُپائی ۔ دُسہہ بِرہ اب نہیں سہہ جائی

ہاتھ جوڑ کر سیتاجی ترجٹا سے کہنے لگیں! ہے ماتا! تو میری مصیبت کی ساتھی ہے۔ جلدی ہی کوئی ایسا اُپائے کر کہ جس سے میں اپنے شریر کو چھوڑ سکوں۔ پریتم کا وِیوگ اب مجھ سے سہن نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اسہہ (ناقابل برداشت) ہو گیا ہے۔

۱

آن کاٹھ رچ چِتا بنائی ۔ مات اَنل پُنی دیہی لگائی
ستیہ کری مم پریتی سیانی ۔ سُنے کو شرون سُول سم بانی

لکڑیاں لا کر چِتا بنا کر سجا دے۔ ہے ماتا! پھر اُس چِتا میں آگ لگا دے۔ میرے تئیں جو تیری پریتی ہے۔ اس کو سچا کر دکھا راون کے تِرشول کے سمان دُکھدائک بچنوں کو کانوں سے کون سُنے۔

۳

سُنت بچن پد گہہ سمجھائیسی ۔ پربھو پرتاپ بل سُجس سُنائیسی
نسی نہ اَنل مِل سُنو سکماری ۔ اس کہہ سو نج بھون سدھاری

سیتاجی کے بچن سُن کر ترجٹا نے اُن کے چرن پکڑ کر سمجھایا اور پربھو شری رام جی کا پرتاب، بل اور سُندر یش سُنایا۔ اُس نے کہا۔ ہے نازک بدن سیتا! سُنو۔ رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی۔ ایسا کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

۴

کہہ سیتا بدھی بھا پرتیکُولا ۔ مِلیہی نہ پاوک مِٹہی نہ سُولا
دیکھیت پرگٹ گگن انگارا ۔ اَوَنی نہ آوت ایکیو تارا

سیتاجی من ہی من کہنے لگیں۔ بدھاتا ہی اُلٹ ہو گیا۔ نہ آگ ملیگی اور نہ یہ بِرہ پیڑا مٹے گی آکاش میں انگارے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ پر تو زمین پر ایک بھی تارا نہیں آتا۔

۵

پاوک مے سسی سروت نہ آگی ۔ مانہوں موہی جان ہت بھاگی
سُنہی بنئے مم بِٹپ اسوکا ۔ ستیہ نام کرو ہرو مم سوکا

اگنی مئے چندرما بھی مجھے قسمت کی ماری جان کر آگ نہیں برساتا۔ ہے اشوک کے درختو! میری پرارتھنا سنو۔ میرا شوک ہر لو۔ اور اپنا اشوک (شوک سے رہت) نام سچا کر کے دکھلاؤ۔

۲

نوتن کسلے اَنل سمانا ۔ دیہی اگنی جن کرہی نِدانا
دیکھ پرم برہا کل سیتا ۔ سو چھن کپی ہی کلپ سم بیتا

تیرے نئے نئے کومل پتے اگنی کے سمان ہیں۔ اسلیئے تو مجھے اگنی دے۔

مجھ برہن کے برہ روگ کا انت نہ دیکھ سیتا جی کو شری رام جی کے وِیوگ میں

پریم ویاکُل دیکھ کر ہنومان جی کو وہ تھوڑا سا سماں کلپ کے سمان گذرا۔

(سورٹھا) کپی کر ہردے بچار دینہہ مُدرکا ڈار تب

جنُ اسوک انگار دینہہ ہرش اُٹھ کر گہیو

تب ہنومان جی ہردے میں وچار کر سیتا جی کے سامنے درخت کے پتوں

میں سے گراکر انگوٹھی ڈال دی۔ مانو اشوک برکش نے سیتا جی کو من چاہا انگار

دے دیا ہو۔ سیتا جی نے فوراً اُٹھ کر پرسن ہوکر انگوٹھی کو ہاتھ میں لے لیا۔

تب دیکھی مُدرکا منوہر۔ رام نام انکت اتی سندر

چکت چتو مُدری پہچانی ۔ ہرش بشاد ہردے اکلانی

اس منوہر انگوٹھی کو سیتا جی نے دیکھا اس پر رام نام لکھا ہوا

تھا۔ سیتا جی نے انگوٹھی کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ بڑی حیران ہوئیں۔

اور انگوٹھی کو دیکھکر وہ دُکھ اور سُکھ کے وش ہوکر تڑپ اُٹھیں۔

جیت کو سکے اجے رگھو رائی ۔ مایا تیں اس رچ نہیں جائی

سیتا من بچار کر نانا ۔ مدھر بچن بولیو ہنومانا

وہ سوچنے لگیں کہ شری رگھوناتھ جی تو اجے (جو جیتے نہ جا سکیں)

ہیں۔ اُنکو کون جیت سکتا ہے؟ لہٰذا یہ انگوٹھی یہاں کیسے آئی۔ رگھوناتھ

جی کو جیت کر جبراً اُن سے انگوٹھی چھین کر تو کوئی نہیں لا سکتا) اور کسی مایا

(جادوگری) سے بھی یہ دِویہ انگوٹھی بنائی نہیں جا سکتی۔ سیتا جی من میں انیک

پرکار سے وچار کر رہی ہیں۔ اتنے میں ہنومان جی میٹھے بچن بولے۔

رام چندر گن برنیں لاگا ۔ سنتہی سیتا کر دُکھ بھاگا

لاگیں سنیں شرون من لائی ۔ آدہو تیں سب کتھا سُنائی

وہ شری رام جی کے گنوں کا ورنن کرنے لگے۔ سُنتے ہی سیتا جی کی پیڑا

بھاگ گئی۔ وہ من لگا کر کانوں سے پربھو کے گنوں کو سننے لگیں۔ ہنومان جی نے

شروع سے لے کر ساری کتھا سیتا جی کو کہہ سُنائی۔

شرون امرت جہیں کتھا سُہائی ۔ کہی سو پرگٹ ہوت کِن بھائی

تب ہنومنت نکٹ چل گیئو ۔ پھر بیٹھیں من بسمے بھیو

سیتا جی بولیں! کانوں کے لئے امرت روپ جس نے یہ سُندر کتھا

کہی۔ ہے بھائی! وہ تو پرگٹ کیوں نہیں ہوتا۔ تب ہنومان جی پاس چلے

گئے۔ اُنہیں دیکھ کر سیتا جی پیٹھ دیکر بیٹھ گئیں۔ اور (بندر کو دیکھکر) اُنکے

من میں بڑا تعجب ہوا۔

رام دوت میں مات جانکی ۔ ستیہ سپتھ کرونا ندھان کی

یہ مُدریکا مات میں آنی ۔ دینہہ رام تمہ کہنہ سہیدانی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے جانکی ماتا! میں شری رام جی کا دوت ہوں۔

دیا ندھان شری رام جی کی مجھے سچی قسم ہے۔ ہے ماتا! یہ انگوٹھی میں ہی لایا

ہوں۔ شری رام جی نے آپکے لئے یہ بطور نشانی بھیجی ہے۔

نر بانرہی سنگ کہو کیسیں ۔ کہی کتھا بھئی سنگتی جیسیں

سیتا جی نے پوچھا نر اور بانر کا میل کہو کیسے ہوا؟ تب ہنومان

جی نے جیسے میل ملاپ ہوا تھا۔ وہ سب کتھا کہہ سُنائی۔

(دوہا) کپی کے بچن سپریم سُن اُپجا من بسواس

جانا من کرم بچن یہ کرپا سندھو کر داس

ہنومان جی کے ایسے پریم بھرے بچن سیتا جی کے من میں یہ وشواس

ہوا کہ من بچن اور کرم سے یہ بانر کرپا کے سمندر شری رام جی کا سیوک

ہے۔

ہری جن جان پریتی اتی گاڑھی ۔ سجل نین پلکاولی باڑھی

بوڑت برہ جلدھی ہنومانا ۔ بھیئے تات مو کہنہ جل جانا

اُسے بھگوان کا سیوک جان کر سیتا جی کو اُس پر بہت گہرا پریم ہو گیا۔

نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ اور شریر بے حد پلکت ہو گیا۔ سیتا جی نے کہا۔

ہے تات ہنومان! رام کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی مجھکو

تم پار لگانے کے لئے جہازی ہو گئے۔

اب کہو کُسل جاؤں بلہاری ۔ انج سہت سُکھ بھون کھراری

کومل چت کرپال رگھو رائی ۔ کپی کیہی ہیتو دھری نٹھرائی

میں بلہاری جاتی ہوں۔ اب لچھمن جی سہت سُکھ کے دھام کھر کے

شترو شری رام جی کی کُشل کہو۔ شری رگھوناتھ جی تو نرم دل اور کرپالو ہیں

پھر کیا وجہ ہے کہ اُنہوں نے مجھ سے اتنی سنگدلی اختیار کر لی ہے۔

سہج بانی سیوک سُکھ دائک ۔ کبہونک سُرت کرت رگھونایک

کبہوں نین مم سیتل تاتا ۔ ہوئیہیں نرکھ سیام مردو گاتا

وہ اپنی سبھاوک عادت سے ہی سیوکوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔

کیا شری رگھوناتھ جی کبھی میری بھی یاد کیا کرتے ہیں؟ ہے تات! کیا

کبھی اُنکے کومل گنوں کو دیکھکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی؟

بچن نہ آو نین بھرے باری ۔ اہہ ناتھ ہوں نپٹ بساری

دیکھ پرم برہاکُل سیتا ۔ بولا کپی مردو بچن بنیتا

مُنہ سے بچن نہیں نکلتا۔ نیتروں میں ویوگ کے آنسو اُمڈ

پڑے۔ وہ بڑے دُکھ سے بولیں۔ ہا ناتھ! آپ نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔ سیتا جی کو برہ سے نہایت دُکھی دیکھ کر ہنومان جی نمر اور کومل بچن بولے۔

ماتُ کُسل پربھو انج سمیتا۔ تو دُکھ دُکھی سُکرپا نیکیتا
جنی جلنی مانہو جیہ اُونا۔ تمہہ تے پربھو رام کی دُوتا

ہے ماتا! سُندر کرپا کے دھام پربھو شری رام جی لکشمن سمیت شریر سے تو کُشل ہیں۔ لیکن آپ کے دُکھ سے دُکھی ہیں۔ ہے ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہردے میں آپ سے دُوگنا پریم ہے۔

دوہا

رگھوپتی کر سندیس اب سنُو جننی دھر دھیر
اس کہہ کپی گدگد بھیئو بھرے بلوچن نیر

ہے ماتا! اب حوصلہ رکھ کر شری رگھوناتھ جی کا سندیس سُنو۔ ایسا کہہ کر شری ہنومان جی گدگد ہو گئے۔ اُن کے نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔

چوپائی

کہیو رام بیوگ تو سیتا۔ مو کہنہ سکل بھئے بپریتا
نوتر و کسلے منہوں کرسانو۔ کال نسا سم نسی سسی بھانو

ہنومان جی بولے کہ شری رام جی نے کہا ہے۔ ہے سیتا! تمہارے وِیوگ میں میرے لئے سبھی پدارتھ اُلٹ ہو گئے ہیں۔ برکشوں کے نرم پتے مانو اگنی کے سمان دُکھ کارک ہو گئے ہیں۔ رات کالی راتری کے سمان اور چندرما سورج کے سمان ہو گیا ہے۔

کبلئے بن کنت بن سر سا۔ بارد تپت تیل جنُ برسا
جے ہت رہے کرت تیئی پیرا۔ اُرگ سواس سم تری بدھ سمیرا

کمل کے بن بھالوں کے بن کے سمان ہو گئے ہیں۔ بادل مانو کھولتا ہوا تیل برساتے ہیں۔ جو بھلائی کرنے والے تھے۔ وہ اب دُکھ دینے لگے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل مند اور سگندھت وایو سانپ کے مُکھ سے نکلے ہوئے زہریلے اور گرم سانس کے سمان ہو گئی ہے۔

کہیہُو تیں کچھ دُکھ گھٹ ہوئی۔ کاہی کہوں نہ جان نہ کوئی
تتو پریم کر مم ارُو تورا۔ جانت پریا ایکُ من مورا

کہنے سے بھی دُکھ کچھ گھٹ جاتا ہے۔ پر میں کس سے کہوں! یہ دُکھ کوئی دوسرا جانتا نہیں۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے۔

سو من سدا رہت تو ہی پاہیں۔ جان پریتی رس اتنے ہی ماہیں
پربھو سندیس سُنت بیدیہی۔ مگن پریم تن سُدھ نہیں تیہی!

اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے۔ بس میرے پریم کا سار اتنے میں ہی جان لینا۔ پربھو کے سندیس کو سُن کر شری جانکی جی پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور انہیں اپنے شریر کی بھی سُدھ نہ رہی۔

کہہ کپی ہردے دھیر دھرو ماتا۔ سمر رام سیوک سُکھ داتا
اُر آنہو رگھوپتی پربھُتائی۔ سُن مم بچن تجہو کدرائی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! من میں حوصلہ رکھو اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے پربھو شری رام جی کا سمرن کرو۔ اپنے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کی بڑائی کو یاد کرلے اور میرے بچن سُن کر رونا دھونا چھوڑ دو۔

دوہا

نسچر نکر پتنگ سم رگھوپتی بان کرسانُ
جننی ہردے دھیر دھرو جرے نسا چر جان

شری رگھوناتھ جی کے بان اگنی روپ ہیں اور راکشسوں کے دل اس اگنی میں بھسم ہونے والے ہیں۔ ہے ماتا! آپ من میں دھیرج رکھو اور راکشسوں کو بھسم ہُوا ہی سمجھو۔

جوں رگھوبیر ہوت سُدھ پائی۔ کرتے نہیں بلمب رگھورائی
رام بان رَوی اُئیں جانکی۔ تم برُوتھ کہنہ جات نسا چکی

شری رام چندر جی اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہوتی تو وہ کبھی دیر نہ کرتے۔ ہے جانکی جی! شری رام جی کے بان رُوپی سورج کے طلوع ہونے پر راکشسوں کی فوج رُوپی اندھیرا کہاں رہ سکتا ہے!

اب ہیں ماتُ ہیں جاؤں لوائی۔ پربھو[2] اُلیں نہیں رام دوہائی
کچھک دوس جننی دھرُو دھیرا۔ کپنہ سہت آئیہیں رگھو بیرا

ہے ماتا! میں تو ابھی آپ کو یہاں سے لے جاؤں۔ لیکن رام جی کی قسم مجھے اُن کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ ہے ماتا! کچھ دن اور حوصلہ رکھو۔ بانر فوج لے کر شری رام جی یہاں آویں گے۔

نسیچر مارِ توہی لے جیہہیں۔ تہُنہ[3] پر نارد آدی جس گیہیں
ہیں سُت کپی سب تمہہی سماتا۔ جاتُ دھان اتی بھٹ بلوانا

اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جاویں گے۔ نارد آدی رشی مُنی تینوں لوکوں میں اُن کا یش گان کریں گے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے پُتر! سب بانر تمہارے ہی سمان چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ اور راکشس تو بڑے بلوان یودھا ہیں۔

موریں ہروے پرم سندیہا۔ سُن[4] کپی پرگٹ کینہی نج دیہا
کنک بھوُدھر آکار سریرا۔ سمر بھینکر اتی بل بیرا

اس لئے میرے ہردے میں یہ بڑا بھاری سندیہہ ہے کہ تم بانر ان راکشسوں کو کیسے جیت سکوگے۔ یہ سُن کر ہنومان جی نے اپنا اصلی شریر پرگٹ کیا۔ سونے کے پربت جیسا چمکدار وکرال وشال شریر تھا۔ جو یدھ میں بھینکر اور مہا بلوان اور ویر تھا۔

سیتا من بھروس تب بھیئو۔ پُنی[5] لگھو روپ پون سُت لیئو

تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے وہی اپنا چھوٹا سا روپ دھارن کر لیا۔

دوہا

سُنو ماتا ساکھا مرگ نہیں بل بدھی بسال
پربھو پرتاپ تیں گرڑہی کھائے پرم لگھو بیال

ہے ماتا! سُنئے ہم پشو بانر جاتی میں بل اور بُدھی نہیں ہوتی۔ لیکن بھگوان کے پرتاپ سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گرڑ کو کھا سکتا ہے۔ اور کھات تیز بل بھی مہا بلوان کو مار سکتا ہے۔

چوپائی

من سنتوش سُنت کپی بانی۔ بھگتی پرتاپ تیج بل سانی
آسش دینہی رام پریہ جانا۔ ہوہُو تات بل سیل ندھانا

بھگتی پرتاپ، تیج اور بل سے بھری پورن ہنومان جی کی بانی کو سُن کر سیتا جی کے من میں تسلی ہوئی۔ انہوں نے ہنومان جی کو شری رام جی کا پیارا جان کر آشیرواد دی۔ کہ ہے تات! تم بل اور شیل کے خزانہ ہو۔

اجرامر[2] گن ندھی سُت ہوہُو۔ کرہُوں بہت رگھو نایک چھوہُو
کرہُوں کرپا پربھو اس سُن کانا۔ نربھر پریم مگن ہنُو مانا

ہے پُتر! تم اجر امر اور گنوں کے خزانہ ہوؤ شری رگھو ناتھ جی تم پر بہت کرپا کریں۔ "پربھو تم پر بہت کرپا کریں"۔ یہ بچن کانوں سے سُن کر ہنومان جی بے حد (اتینیہ) پریم میں مگن ہو گئے۔

بار بار نائیسی پد سیسا۔ بولا[3] بچن جور کر کیسا
اب کرت کرتیہ بھیوں میں ماتا۔ آسش تو امودھ بکھیاتا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ماتا! اب میں کرتارتھ ہو گیا۔ آپ کی آشیرواد اٹل ہے یہ بات پرسدھ ہے۔

سنہُو[4] ماتُ موہی اتیسیہ بھوکھا۔ لاگ دیکھ سُندر پھل رُوکھا
سُنُو سُت کرہیں بپن رکھوادی۔ پرم سبھٹ رجنی چر بھاری

ہے ماتا! سُنو۔ ان سُندر پھل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سُنو اس بن کی بڑے بڑے بھاری راکشس یودھا رکھوالی کرتے ہیں۔

تنہہ کر بھے ماتا موہی ناہیں۔ جوں[5] تمہہ سُکھ مانہو من ماہیں

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے آگیا دیں تو اُن راکشسوں کا تو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔

دوہا

دیکھ بُدھی بل نپُن کپی کہیو جانکیں جاہُو
رگھوپتی چرن ہردے دھر تات مدھر پھل کھاہُو

ہنومان جی کو بدھی اور بل میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے تات۔ جاؤ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا ہردے میں دھیان کر کے میٹھے پھل کھاؤ۔

چوپائی

چلیئو ناۓ سر پیٹھیئو باگا۔ پھل کھائیسی ترُو توریَں لاگا
رہے تہاں بہو بھٹ رکھوارے۔ کچھُ مارسیی کچھ جائے پکارے

ہنومان جی نے سیتا جی کو پرنام کیا اور پھر باغ میں جا گھسے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پیڑوں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہت سے یودھا رکھوالے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیئے اور جو بچ نکلے۔ انہوں نے جا کر راون سے فریاد کی۔

ناتھ ایک آوا کپی بھاری۔ تیہیں اسوک باٹکا اُجاری
کھائیسی پھل اَرو بٹپ اُپارے۔ رچھک مَرد مرد مہی ڈارے

ہے ناتھ! ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اُجاڑ دیا ہے۔ اُس نے پھل کھا کر درختوں کو اُکھاڑ پھینکا ہے اور رکھوالوں کو مسل مسل کر کے زمین پر پٹک دیا ہے۔

سُن راون پٹھئے بھٹ نانا۔ تنہہ ہی دیکھ گرجیؤ ہنومانا
سب رجنی چر کپی سنگھارے۔ گئے پکارت کچھُ ادھ مارے

یہ سُن کر راون نے بہت سے یودھا بھیجے۔ اُن کو دیکھ کر ہنومان جی گرجے۔ انہوں نے سب راکشسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھ موؤں نے جا کر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

پُنی پٹھیو تیہیں اچھ کمارا۔ چلا سنگ لے سُبھٹ اپارا
آوت دیکھ بٹپ گہہ ترجا۔ تاہی نپاتی مہا دھُنی گرجا

پھر راون نے اپنے پُتر اکشے کمار کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر چلا۔ اُسے آتے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اُٹھا کر لڑنے کے لئے للکارا۔

کچھُ مارسیی کچھ مردیسی کچھُ ملیسی دھر دھُور
کچھ پنی جائے پکارے پربھو مرکٹ بل بھُور [دوہا]

اُن میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھُول میں ملا دیا۔ کچھ بچے کھُچے روتے پیٹتے ہوئے جا کر پھر راون سے فریاد کرنے لگے۔ کہ ہے سوامی! بندر بہت ہی بلوان ہے۔

سُن سُت بدھ لنکیس رسانا۔ پٹھئے سی میگھ ناد بلوانا
مارسی جنی سُت باندھیسو تاہی۔ دیکھئے کپی کہاں کر آہی

پُتر کا مرنا سُن کر راون غصے سے لال پیلا ہو گیا پھر اُس نے اپنے مہا بلوان پُتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ ہے بیٹا! اس بانر کو مارنا نہیں بلکہ باندھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

چلا اندر جیت اتلت جودھا۔ بندھو ندھن سُن اُپجا کرودھا
کپی دیکھا دارُن بھٹ آوا۔ کٹکٹائے گرجا ارُو دھاوا

اندر کو جیتنے والا لاثانی یودھا میگھ ناد چلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سُن کر وہ بہت کرودھ میں تھا۔ ہنومان جی نے دیکھا کہ اب تو بڑا بھاری بھیانک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ کٹا کر (دانت پیس کر) گرجے اور دوڑے۔

اتی بسال ترو ایک اُپارا۔ برتھ کینہہ لنکیس کمارا
رہے مہا بھٹ تاکے سنگا۔ گہہ گہہ کپی مردئے نج انگا

انہوں نے ایک بڑا بھاری درخت اُکھاڑ لیا۔ اور اُس سے وار کر کے میگھ ناد کو بغیر رتھ کے کر دیا۔ (ارتھات اُس کا رتھ توڑ ڈالا۔ اور رتھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھا تھے اُن کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

تنہہ ہی نپات تاہی سن باجا۔ بھرے جُگل مانہوں گج راجا
مُٹھیکا مار چڑھا ترو جائی۔ تاہی ایک چھن مُورچھا آئی

اُن سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھڑ گئے۔ مانو دو مہا بلی ہاتھی لڑ رہے ہیں۔ ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور

سے ایک گھونسا مارا۔ اور کود کر درخت پر جا چڑھے میگھ ناتھ کو کچھ ذرا سی دیر کے لئے مورچھا آگئی۔

اُٹھ بہوری کینہسی بہُہ مایا۔ جیت نہ جائے پربھنجن جایا

مورچھا سے اُٹھ کر میگھ ناد نے بہت سی مایا رچی لیکن پون کمار ہنومان جی کسی پرکار بھی جیتے نہیں جاتے۔

برہم استر تیہیں سانڈھا کپی من کینہہ بچار
دوہا جوں نہ برہم سر مانیؤں مہما مٹئے اپار

انت میں میگھ ناد نے تنگ آکر برہم استر چلانے کا نشچے کر لیا تب ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ اگر میں برہم استر کو نہ مانوں تو اس کی اپار مہما مٹ جائیگی۔

برہم بان کپی کہُنہ تیہیں مارا۔ پرتہُوں بار کٹک سنگھارا
تیہیں دیکھا کپی موچھیت بھیو۔ ناگپاش بادھیسی لے گیو

اُس نے ہنومان جی کو برہم بان مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو موچھت ہوئے دیکھا۔ تب وہ اُن کو ناگ پاش میں باندھ کر اپنے پتا راون کے پاس لے گیا۔

جاسُ نام جپ سنہو بھوانی۔ بھوبندھن کاٹہیں نر گیانی
تاسُ دُوت کہ بندھ ترو آوا۔ پربھو کارج لگ کپی ہیں بندھاوا

شِوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سُنو۔ جس سوامی کا نام جپ کر گیانی لوگ مہا کٹھن بندھن رُوپی سنسار سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اُس سوامی کا دُوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آسکتا ہے۔ ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پربھو کے کاریہ کے لئے اپنے آپ کو بندھوا لیا۔

کپی بندھن سُن نسچر دھائے۔ کوتک لاگ سبھا سب آئے
دس مُکھ سبھا دیکھ کپی جائی۔ کہہ نہ جائے کچھ اتی پربھُتائی

بندر کا بندھا جانا سُن کر راکشس لوگ تماشہ دیکھنے کیلئے راج دربار میں دوڑے آئے۔ ہنومان جی نے جا کر راون کا دربار دیکھا۔ جس کے ٹھاٹھ باٹھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

کر جوڑیں سُر دِسپ بنیتا۔ بھرکُٹی بلوکت سکل سبھیتا
دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنکا۔ جمے اہی گن مہنہ گرُڑ اسنکا

ناتھ جوڑے ہوئے سب دِگپال اور تمام اِندر وغیرہ کبیر آدی سب دیوتا بڑی نمرتا کے ساتھ سہمے ہوئے راون کی جنبش ابرو کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ذرا بھی ڈر نہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بیدھڑک ہو کر راج دربار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گروہ میں گرُڑ جی نڈر ہوتے ہیں۔

کپی ہی بلوک دساَنن بہسا کہہ دُربادد
دوہا سُت بدھ سُمرت کینہہ پُن اُپجا ہردے بشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راون گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پُتر اکشے کمار کی اس کے ہاتھوں مرتیو ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اُس کے ہردے میں بہت کلیش بڑھا۔

چوپائی

کہہ لنکیس کون تیں کیسا۔ کیہی کیں بل گھالیہی بن کھیسا
کی دھوں شرون سُنیہی نہیں موہی۔ دیکھوں اتی اسنگ سٹھ توہی

لنکا پتی راون نے کہا۔ اے بندر! بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تُو نے بن کو اُجاڑ کر ویران کر دیا۔ کیا کبھی تو نے میرا نام نہیں سُنا! میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے نسچر کیہیں اپرادھا۔ کہہ سٹھ توہی نہ پران کی بادھا
سُنو راون برہمانڈ نکایا۔ پائے جاسُ بل برجتی مایا

کس اپرادھ سے تُو نے راکشسوں کو مارا؟ اے مُورکھ! بتا۔ کیا تجھے اپنے پرانوں کا ڈر نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا۔ ہے راون! اُس جن کا بل پا کر مایا اننت کوٹی برہمانڈوں کے سمُوہوں کو رچتی ہے۔

جاکیں بل برنچی ہری ایسا ۔ پالت سرجت ہرت دس سیسا
جا بل سیس دھرت سہہ سانن داانڈ کوس سمیت ۔ گری کا تن

ہے راون! جن کے بل کے آدھار پر برہما وشنو مہیش سرشٹی کی پیدائش، پرورش اور فناہ کرتے ہیں۔ جن کے بل پر ہزاروں مُکھ والے شیش ناگ جی پربت اور بنوں سمیت برہمانڈ کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔

دھرے جو بوِدھ دیہہ سُر ترا تا ۔ تمہہ سے سٹھنہ سکھاون داتا
ہر کودنڈ کٹھن جیہیں بھنجا ۔ تیہی سمیت نرپ دل مد گنجا
کھر دوشن ترسرا اُرو بالی ۔ بدھے سکل اتلت بل سالی

جو دیوتاؤں کی رکھشا کے لئے طرح طرح کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور جو تمہارے جیسے مورکھوں کو نصیحت دینے والے ہیں۔ جنہوں نے شوجی کے مہاکٹھن دھنش کو توڑ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈلی کا غرور بھی توڑ ڈالا۔ جنہوں نے کھر دوشن ترشرا اور بالی کو مار ڈالا۔ جو لاثانی بلوان یودھا تھے۔

جاکے بل لولیس تیں جتیہو چراچر جھاری
دوہا تاسُ دُوت میں جاکر ہر آنیہو پریہ ناری

جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پاکر تم نے چراچر جگت کو جیت لیا ہے۔ اور جن کی پیاری پتنی کو تم ہر لائے ہو۔ ہے راون! میں اُنہیں کا دُوت ہوں۔

چوپائی

جانیؤں میں تمہارِ پربھتائی ۔ سہس باہو سن پری لرائی
سمر بالی سن کر جس پاوا ۔ سُنی کپی بچن بہسی بہراوا

میں تمہاری شہرت اور بڑائی کو خوب جانتا ہوں۔ سہسباہو کے ساتھ تمہارا یدھ کرکے جیسا کچھ یش کر کے تم نے ہدایت کیا تھا۔ وہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ ہنومان جی کے ان طنزاً بچنوں کو سن کر راون نے ان کی بات کو ہنس کر ٹال دیا۔

کھائیوں پھل پربھو لاگی بھوکھا ۔ کپی سبھاؤ تیں توریئوں رُوکھا
سب کیں دیہہ پرم پریہ سوامی ۔ مارہیں موہی کُمارگ گامی
جنہہ موہی مارا تے میں مارے ۔ تیہی پر باندھیئوں تنیہ تمہارے
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا ۔ کینہہ چہوں نج پربھو کر کاجا

ہے راکشس راج! مجھے بھوک لگی تھی۔ اس لئے میں نے پھل کھائے۔ درختوں کو توڑنا اور مروڑنا یہ تو بندروں کا سبھاؤ ہی ہے۔ اس لئے میں درختوں کو اپنے جاتی سبھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا۔ ہے راکشسوں کے راجہ! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے۔ بدچلن راکشس جب مجھے مارنے لگے۔ تب انہوں نے مجھے مارا۔ اُن کو میں نے بھی مارا۔ اتنے میں تمہارے پُتر میگھناد نے مجھے باندھ لیا۔ مجھے اپنے باندھے جانے کی ذرا بھر بھی شرم نہیں ہے۔ کیوں کہ جس طرح بھی ہو میں تو اپنے سوامی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔

بنتی کریئوں جوری کر راون ۔ سنہو مان تج مور سکھاون
دیکھہو تمہہ نج کلہی بچاری ۔ بھرم تج بھجہو بھگت بھے ہاری

ہے راون! میں ہاتھ جوڑ کر تم سے بنتی کرتا ہوں تم ابھیمان چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو۔ تم اپنے اتم ونش کا وچار کر کے دیکھو اور بھرم کو چھوڑ کر بھگتوں کے بھے کو دور کرنے والے بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

۵

جاکیں ڈراتی کال ڈیرائی ۔ جو سُر اسُر چراچر کھائی
تاسوں بیرُ کبہوں نہیں کیجے ۔ مورے کہیں جانکی دیجے

دیوتا۔ راکشس اور جڑ چیتن سارے جگت کو کھا جانے والا کال دیو بھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے۔ اُن سے کبھی ویر نہ کرنا چاہیئے۔ میرا کہنا مانو اور سیتا جی شری رام جی کو دے دو۔

پرنتپال رگھونایک کرونا سندھو کھراری
دوہا گیئیں سرن پربھو راکھہیں تو اپرادھ بساری

کھر کے شترو شری رگھوناتھ جی تو دیا کے سمندر ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالک ہیں۔ اُنکی شرن میں جانے پر وہ تمہیں تمہارا

قصور معاف کر کے شرن میں رکھ لیں گے۔

چوپائی

رام چرن پنکج اُر دھرہو ۔ لنکا اچل راج تم کرہو
رشی پلست جس بمل منیکا ۔ تیہی سسی مہن جنی ہوہو کلنکا

شری رام جی کے چرن کملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کرو۔ اور لنکا کا اچل راج کرو۔ آپ کے پُروج رشی پلست جی کا یش نرمل چندرما کے سمان ہے۔ تم اس چندرما میں کلنک نہ بنو۔

رام نام بنو گرانہ سوہا ۔ دیکھ بچار تیاگ مدموہا
بسن ہین نہیں سوہ سُراری ۔ سب بھوشن بھوشت بر ناری

رام نام کے بنا بانی شوبھا نہیں پاتی ۔ ابھیمان اور موہ کو تیاگ کر وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن! سب گہنوں سے سجی ہوئی استری بھی کپڑوں کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔ ویسے ہی رام نام کے بنا بانی بھی شوبھا نہیں پاتی۔

رام بمکھ سمپتی پربھتائی ۔ جائے رہی پائی بنو پائی
سجل مُول جنہہ سرتنہہ ناہیں ۔ برش گئیں پنی تنہیں سکھاہیں

رام بمکھ پُرش کی بڑائی اور دھن دولت رہا ہوا بھی چلا جاتا ہے۔ اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے۔ جن ندیوں کے پیچھے کوئی جل بدھی نہیں ہے یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی بہہ نکلتی ہیں۔ وہ برسات کے خاتمہ پر فوراً ہی پھر سوکھ جاتی ہیں۔

سنو دس کنٹھ کہوں پن روپی ۔ بمکھ رام تراتا نہیں کوپی
شنکر سہس بشنو اج توہی ۔ سکہیں نہ راکھو رام کر دروہی

ہے وِش مکھ! سنو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رام بمکھ کی رکھشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے والے تم جیسوں کو ہزاروں شنکر، وشنو اور برہما بھی نہیں بچا سکتے۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے۔)

دوہا
موہ مُول بہہ سُول پرد تیاگہو تم ابھیمان
بھجہو رام رگھو نایک کرپا سندھو بھگوان

موہ ہی جس کی جڑ ہے۔ ایسے بہت دُکھ دینے والے اندھکار میں ابھیمان کو تیاگ دو۔ اور رگھو کل کے سوامی کرپا ندھان بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

چوپائی

جدپی کہی کپی اتی ہت بانی ۔ بھگتی بیبیک برتی نے سانی
بولا ہنسی مہا ابھیمانی ۔ ملا ہم ہی کپی گرو بڑ گیانی

اگرچہ ہنومان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی۔ جو بھگتی، گیان، ویراگ اور نیتی سے پری پُورن تھی۔ تو بھی مہا ابھیمانی راون بہت ہنس کر بولا کہ ہمیں یہ بندر بڑا ہی گیانی گرو ملا ہے۔

مرتیو نکٹ آئی کھل توہی ۔ لاگیسی ادھم سکھاون موہی
الٹا ہوئیہی کہہ ہنومانا ۔ متی بھرم تور پرگٹ میں جانا

ہے دُشٹ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے جو مجھے نصیحت دینے لگا۔ ہنومان جی نے کہا۔ کہ میری موت نہیں کنتو تیری ہی موت آئی ہے۔ تیری بدھی ٹھکانے نہیں رہی تجھے تو ایسا ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تم اُلٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا سامان تو خود کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا ہوا بتلاتے ہو۔

سُن کپی بچن بہت کھسیانا ۔ بیگ نہ ہرہو مُوڑھ کر پرانا
سُنت نسا چر مارن دھائے ۔ سچون سہت بھبھیشن آئے

ہنومان جی کے بچن سُنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا۔ وہ جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا۔ ارے اس مُوڑھ کی جان جلدی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اُسے مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھبھیشن جی آپہنچے۔

نائے سیس کری بنے بہوتا ۔ نیتی برودھ نہ ماریے دُوتا
آن ڈنڈ کچھ کریئے گوسائیں ۔ سبہیں کہا منتر بھل بھائیں

انہوں نے سر نوا کر بہت ہی نمر بھاو سے راون سے کہا۔ کہ دُوت کو جان سے مارنا نیتی کی مریادا کے خلاف ہے۔ ہے سوامی! اسے کچھ اور سزا دینی چاہئے۔ سب نے کہا ہاں مہاراج!

یہ صلاح اچھی ہے۔

۵

سُنت بہسی بولا دسکندھر ۔ انگ بھنگ کر پٹھیے بندر

یہ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ ٹھیک ہے بندر کو اس کا کوئی انگ کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کپی کیں ممتا پُونچھ پر سبھی کہیوں سمجھائے
تیل بوریٹ باندھ پُنی پاوک دیہو لگائے

میں تم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی ممتا پُونچھ پر ہوتی ہے (ارتھات بندر کو اپنی پونچھ پیاری ہوتی ہے)۔ اس لئے تیل میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر پھر آگ لگا دو۔

چوپائی

پُونچھ ہین بانر تہنہ جائیہی ۔ تب سٹھ نج ناتھہی لے آئیہی
جنہہ کے کینہہ سی بہت بڑائی ۔ دیکھیوں میں تنہہ کے پربھتائی

جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جائیگا تب یہ مورکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئے گا۔ جن کی اس نے بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی اُن کے سامرتھ کو دیکھ لُوں گا۔

۲

بچن سُنت کپی من مُسکانا ۔ بھئے سہائے سارد میں جانا
جاتُ دھان سُن راون بچنا ۔ لاگے رچیں موڑھ سوئے رچنا

ہنومان جی یہ بچن سُن کر مسکرا دیئے اور من ہی من میں کہنے لگے کہ میں جان گیا۔ کہ سرسوتی دیوی راون کے مُنہ چڑھ کر ایسے بچن کہلوا کر میری مددگار ہوئی ہے۔ راون کے بچن سُن کر راکشس مورکھ لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳

رہا نہ نگر بسن گھرت تیلا ۔ باڑھی پُونچھ کینہہ کپی کھیلا
کوتک کہنہ آئے پُر باسی ۔ مارہیں چرن کرہیں بہہ ہانسی

ہنومان جی نے ایسا کھیل کیا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے حتیٰ کہ لپیٹتے لپیٹتے نگر بھر میں سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگر واسی لوگ تماشا دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارتے ہیں اور اُنکی بہت ہنسی اُڑاتے ہیں۔

۴

باجہیں ڈھول دیہیں سب تاری ۔ نگر پھیری پُنی پُونچھ پر جاری
پاوک جرت دیکھ ہنومنتا ۔ بھیو پرم لگھو روپ تُرنتا

ڈھول بجتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر میں گھما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ جلتی دیکھ کر ہنومان جی فوراً ہی چھوٹے روپ کے ہو گئے۔

۵

نبک چڑھیو کپی کنک اٹاریں ۔ بھئیں سبھیت نساچر ناریں

اس طرح بندھن سے نکل کر ہنومان جی سونے کی اٹاریوں پر جا چڑھے۔ اُن کو دیکھ کر راکشسوں کی استریاں ڈر کے مارے سہم گئیں۔

دوہا

ہری پریرت تیہی اوسر چلے مرت اُنچاس
اٹہاس کر گرجا کپی بڑھ لاگ اکاس

بھگوان کی پریرنا سے اُس سمے اُنچاس ہوائیں چلنے لگیں۔ ہنومان جی بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجے۔ اور بڑھ کر آکاش سے جا لگے۔

چوپائی

دیہہ بسال پرم ہرو آئی ۔ مندر تیں مندر چڑھ دھائی
جرے نگر بھا لوگ بےحالا ۔ جھپٹ لپٹ بہہ کوٹی کرالا

پھر وشال روپ ہو کر بڑی پھرتی سے وہ ایک مکان سے دوڑ کر دوسرے مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔ سارا نگر جل رہا ہے۔ لوگ بےحال تڑپنے لگے۔ کروڑوں آگ کی بھینکر لپٹیں بھڑ بھڑا رہی ہیں۔

۲

تات مات ہا سُنیئے پکارا ۔ ایہی اوسر کو ہم ہی اُبارا
ہم جو کہا یہ کپی نہیں ہوئی ۔ بانر روپ دھریں سُر کوئی

چاروں طرف ہاہاکار مچ گئی۔ ہا تات! ہا ماتا! اس وقت کون ہمیں بچائے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بندر نہیں ہے۔ بندر کے روپ میں کوئی دیوتا ہے۔

۳

سادھو اوگیا کر پھل ایسا ۔ جرے نگر اناتھ کر جیسا
جارا نگر نمش ایک ماہیں ۔ ایک بھبھیشن کر گرہ ناہیں

سادھو کے اناذر کرتے کا یہ پھل ہے۔ کہ سارا نگر اس پرکار جل رہا ہے۔ جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہنومان جی نے چھن بھر میں ہی ساری لنکا جلا ڈالی۔ ایک بھیشن کا گھر بچا دیا۔

تاکر دوت انل جیہیں سرجا۔ جرانہ سو تیہی کارن گر یجا
الٹ پلٹ لنکا سب جاری۔ کود پرا پنی سندھو مجھاری

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی جس پربھو نے اگنی کی رچنا کی۔ بھلا اُن کے دُوت ہنومان جی خود کیسے اگنی سے جلتے! اسی کارن اُنہیں ذرا بھر سینک نہ لگا۔ ہنومان جی نے اُلٹ پلٹ کر سب لنکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

دوہا

پوچھ بجھائے کھوئے شرم دھر لگھو روپ بہور
جنک سُتا کے آگیں ٹھاڑھ بھیو کر جور

پونچھ کی اگنی بجھا کر تھکاوٹ کو دور کر کے اور چھوٹا سا روپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانکی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

مات موہی دیجے کچھ چینہا۔ جیسیں رگھونائک موہی دینہا
چوڑامنی اُتار تب دیئو۔ ہرش سمیت پون سُت لیئو

(ہنومان جی نے کہا) ہے ماتا! جیسے یہاں آتے سمے شری رگھوناتھ جی نے مجھے آپ کے واسطے نشانی کے طور پر انگوٹھی دی تھی۔ ویسے ہی اب یہاں سے جاتے سمے آپ بھی اُن کے لئے اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چوڑامنی دی۔ ہنومان جی نے پرسن ہو کر اُسے لے لیا۔

کہیو تات اَس مور پرناما۔ سب پرکار پربھو پورن کاما
دین دیال برد سنبھاری۔ ہرہو ناتھ مم سنکٹ بھاری

ہے تات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا۔ اور یہ بھی کہنا کہ آپ تو سب پرکار سے پورن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دُکھیوں پر دیا کرنے میں ہی آپ کی شان ہے۔ اس لئے ہے ناتھ اپنے دین دیال سبھاو کے کارن آپ میرے سنکٹ کو دور کیجئے۔

تات سکر سُت کتھا سنائیہو۔ بان پرتاپ پربھوہی سمجھائیہو
ماس دوس مہنہ ناتھ نہ آوا۔ تو پنی موہی جیئت نہیں پاوا

ہے تات! پران ناتھ کو جا کر اندر کے پُتر جینت کی گھٹنا (واقعہ) سُنانا اور پربھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی کرا۔ اگر پران ناتھ ایک مہینے میں نہ آئیں گے تو پھر مجھے جیتی نہ پائیں گے۔

کہو کپی کیہی بدھی راکھوں پرانا۔ تمہہ تات کہت اب جانا
توہی دیکھ سیتل بھئی چھاتی۔ پُنی مو کہنہ سوئی دن سو راتی

ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ تمہیں دیکھ کر چھاتی ٹھنڈی ہوئی تھی۔ پرنتو اب تم بھی جانا چاہتے ہو میرے لئے پھر وہی غم کے دن اور آہ بھری راتیں۔

جنک سُتہ ہی سمجھائے کر بہو بدھی دھیرج دینہہ
چرن کمل سر نائے کپی گونو رام پہیں کینہہ

ہنومان جی نے جانکی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔ اور پھر اُن کے چرن کملوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے پاس چلے۔

چلت مہا دُھنی گرجے سی بھاری۔ گربھ سر وہیں سُن نسیچر ناری
ناگھ سندھو ایہی پارہی آوا۔ سبد کلکلا کپہہ سُناوا

چلتی بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گرجے۔ کہ اُس گرج کو سُن کر راکشسوں کی استریوں کے گربھ گرنے لگے۔ سمندر لانگھ کر وہ اُس پار آ گئے۔ اور انہوں نے بانروں کو کلکلا شبد سُنایا (خوشی کا شبد)

ہرشے سب بلوک ہنومانا۔ نوتن جنم کپنہہ تب جانا
مکھ پرسن تن تیج براجا۔ کینہیسی رام چندر کر کاجا

ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی بانر پرسن ہو گئے۔ سب نے دوبارہ نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرسن ہے۔ شریر میں تیج شوبھا پا رہا ہے۔ سب نے سمجھ لیا۔ کہ ہنومان جی رام جی کا کاریہ پھل کر آئے ہیں۔

ملے سکل اتی بھے سُکھاری۔ تلپھت بِن پاوَ جمے بادی
چلے ہرش رگھوُ نائک پاسا۔ پُوچھت کہت نول اتہاسا

اُٹھ کر سب بانر ہنومان جی سے ملے اور وہ بہت ہی سُکھی ہُوئے۔ مانو جل کے بغیر تڑپتی مچھلی کو پانی مل گیا ہو۔ سب پرسن ہو کر راہ میں نئے نئے اتہاس کہتے سُنتے وہ شری رام جی کے پاس چلے۔

تب مدھوبن بھیتر سب آئے۔ انگد سمت مدھو پھل کھائے
رکھوارے جب برجن لاگے۔ مُشٹی پرہار ہنت سب بھاگے

تب سب لوگ مدھوبن میں آئے۔ انگد کی صلاح سے سب میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے۔ جب انہیں بن کے رکھوالوں نے روکا تو اُن کو مکّے مار مار کر بھگا دیا۔

جائے پکارے تے سب بن اُجار جُب راج
سُن سُگریو ہرش کپی کر آئے پربھوُ کاج

سب رکھوالوں نے جا کر بانر راج سُگریو سے فریاد کی۔ کہ یُوراج انگد نے سب بن اُجاڑ دیا ہے۔ یہ سُن کر سُگریو جی بڑے پرسن ہوئے۔ انہیں یہ تسلی ہو گئی کہ بانر پربھو شری رام جی کا کاریہ کر آئے ہیں۔

جوں نہ ہوت سیتا سُدھ پائی۔ مدھوبن کے پھل سکہیں کہ کھائی
ایہی بدھی من بچار کر راجا۔ آئے گئے کپی سہت سماجا

اگر انہوں نے سیتا جی کا پتہ نہ پایا ہوتا تو کیا وہ مدھوبن کے پھل کھا سکتے تھے۔؟ اس پرکار راجہ سُگریو من میں وچار کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ہنومان جی سماج سہت وہاں آ پہنچے۔

آئے سبنہہ ناوا پد سیسا۔ ملیؤ سبنہہ اتی پریم کپیسا
پوُچھی کُسل کُسل پد دیکھی۔ رام کرپا بھا کاج بسیکھی

سب نے آ کر سُگریو جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بانر راج سُگریو سب سے پریم کے ساتھ ملے۔ اُن کی کُشل پُوچھی۔ انہوں نے کہا کہ ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کُشل ہی ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ہمیں پربھو کے کاج میں بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ناتھ کاج کینہیؤ ہنو مانا۔ راکھے سکل کپنہہ کے پرانا
سُن سُگریو بہوری تیہی ملیہو۔ کپنہہ سہت رگھوپتی پہیں چلیو

ہے ناتھ! ہنومان جی نے ہی سب کاریہ سپھل کیا ہے۔ اور اس پرکار کاریہ سپھل کر کے ہم سب بانروں کو جیون دان دیا ہے۔ یہ سُن کر سُگریو پھر ہنومان جی سے ملے۔ اور پھر بانروں سمیت شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔

رام کپنہہ جب آوت دیکھا۔ کئیں کاج من ہرش بسیکھا
پھٹک سلا بیٹھے دوؤ بھائی۔ پرے سکل کپی چرننہہ جائی

شری رام جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر کاریہ کو سپھل کئے پرسن ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ تو انہیں بڑا آنند ہُوا دونوں بھائی پتھر کی شفاف سِلا پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں سب بانر جا کر اُنکے چرنوں پر گر پڑے۔

پریتی سہت سب بھینٹے رگھوپتی کرونا پُنج
پوُچھی کُسل ناتھ اب کُسل دیکھ پد کنج

دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی پریم کے ساتھ انہیں گلے لگا کر ملے اور اُنکی کُشل پُوچھی۔ بانروں نے کہا۔ ہے ناتھ! آپکے چرن کملوں کو دیکھ کر سب کُشل ہے۔

جاموَنت کہہ سُنو رگھوُرایا۔ جا پر ناتھ کرہو تُمہہ دایا
تاہی سدا سُبھ کُسل نرنتر۔ سُر نر مُنی پرسن تا اوپر

جاموَنت نے کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنئے۔ جس پر آپ دیا کرتے ہیں۔ اُس کے لئے سدا ہی شُبھ کلیان اور منگل ہے۔ دیوتا مُنش اور رِشی سبھی اُس پر پرسن ہو جاتے ہیں۔

سوئی بجئی بنئی گن ساگر۔ تاس سُجس ترے لوک اُجاگر
پربھوُ کی کرپا بھئیو سب کاجو۔ جنم ہمار سپھل بھا آجو

وہ ناش کے ہے وہی حلیم و نرم سبھاؤ، نمرتا والا) ہے۔
اور وہی گنوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا سُندر یش (بڑائی عظمت) تینوں لوکوں میں روشن ہوتا ہے۔ پربھو کی کرپا سے سب کاریہ سپھل ہُوا۔ اور ہمارا بھی جنم سپھل ہوگیا۔

ناتھ پَون سُت کینہہ جو کرنی۔ سہسوں مُکھ نہ جائے سو برنی
پَون تنیہ کے چرت سہائے۔ جاموَنت رگھوپتی ہی سُنائے

ہے ناتھ! پَون کمار ہنومان جی نے جو کارنامے کئے ہیں۔ اُن کا بیان تو ہزار زبان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جب جاموَنت جی نے شری رگھوناتھ جی کے سُندر چرتر سُنائے۔

سُنت کرپاندھی من اتی بھائے۔ پُنی ہنومان ہرش ہیہ لائے
کہو تات کیہی بھانت جانکی۔ رہت کرت رچھیا سو پران کی

تو اُن کے چرتر سُن کر شری رام جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ انہوں نے پرسن ہو کر ہنومان جی کو پھر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔ ہے تات! کہو۔ جانکی جی کس پرکار رہتی ہیں۔ اور راکشسوں کے گروہوں کے بیچ کس پرکار اپنی جان کی رکھشا کرتی ہیں۔

نام پاہرو دِوَس نِسی دھیان تمہار کپاٹ
لوچن نج پد جنترت جاہیں پران کیہی باٹ

ہنومان جی نے کہا۔ کہ آپ کا نام رات دن پہرہ دینے والا ہے۔ اور آپکا دھیان ہی کواڑ ہیں۔ نیتروں کو اپنے چرنوں میں لگائے رہتی ہے۔ مانو یہی قفل ہے۔ پھر پران کس راستے سے نکلیں؟

چلت موہی چوڑامنی دینہی۔ رگھوپتی ہردے لائے سو لینہی
ناتھ جگل لوچن بھر باری۔ بچن کہے کچھ جنک کماری

چلنے سے جانکی جی نے مجھے چوڑامنی اُتار کر دی۔ شری رگھوناتھ جی نے اُسے لیکر ہردے سے لگا لیا۔ اور پھر دونوں آنکھوں میں آنسو بھر کر جانکی جی نے مجھے یہ بچن کہے۔

انج سمیت گہیو پربھو چرنا۔ دین بندھو پرنتارتی ہرنا
من کرم بچن چرن انوراگی۔ کیہیں اپرادھ ناتھ ہوں تیاگی

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو کے چرن پکڑ کر میری طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرن میں آئے ہوؤں کے دُکھ کو دُور کرنے والے ہیں۔ میں من بچن کرم سے آپ کے چرنوں سے پریم کرتی ہوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس اپرادھ کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگن ایک مور میں مانا۔ بچھڑت پران نہ کینہہ پیانا
ناتھ سو نینہہ کو اپرادھا۔ نسرت پران کرہیں ہٹھ بادھا

ہاں! اپنا ایک دوش میں مانتی ہوں۔ کہ آپکے ویوگ ہوتے ہی میرے پران کیوں نہ نکل گئے۔ لیکن تو ہے ناتھ! یہ تو آنکھوں کا دوش ہے۔ جو آپکے پھر درشن کرنے کی آشا میں ہٹھ کرکے پرانوں کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

برہ اگنی تن تول سمیرا۔ سواس جرئے چھن ماہیں سریرا
نین سروہیں جل نج ہت لاگی۔ جریں نہ پاو دیہہ برہاگی

برہ (ہجر) اگنی ہے۔ شریر روئی ہے اور سانس وایو ہے۔ اس پرکار ہوا روئی اور اگنی کا میل ہو جانے پر شریر تو چھن بھر میں بھسم ہو سکتا ہے۔ پرنتو نیتر ... ... اپنی آشا کو پوری کرنے کے لئے اپنی بھلائی کی خاطر آنسو برساتے رہتے ہیں۔ جس سے برہ اگنی بھی شریر کو جلانے میں اسمرتھ ہو جاتی ہے۔

سیتا کے اتی بپتی بسالا۔ بنہیں کہیں بھل دین دیالا

سیتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے اُس کا بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ سُننے سے آپ بہت دُکھی ہوں گے۔

نمش نمش کروناندھی جاہیں کلپ سم بیت
بیگ چلیئے پربھو آنئیے بھج بل کھل دل جیت

ہے دیاندھان پربھو! اُن کا تو ایک ایک سیکنڈ کلپ کے سمان گذرتا ہے۔ اس لئے ہے سوامی! جلدی چلئے اور اپنی بھُجا بل (قوت بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سیتا جی کو لے آیئے۔

سُن سیتا دُکھ پربھو سُکھ اَینا۔ بھر آئے جل راجو نینا
بچن کایا من مم گتی جاہی۔ سپنے ہوں کہ جیئے بپتی کی تاہی

سیتا جی کے دکھ سُن کر سُکھ دھام پربھو شری رام جی کے کمل نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ وہ بولے۔ کہ من بچن اور کرم سے جس کا ایک ماتر میں ہی آشرہ ہوں۔ اُسے کیا کبھی سپنے میں بھی مصیبت ہو سکتی ہے۔

کہہ ہنومنت بپتی پربھو سوئی۔ جب تو سمرن بھجن نہ ہوئی
کیتک بات پربھو جاتُ دھان کی۔ پربھو جیت آنبی جانکی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! مصیبت تو تب ہی ہے۔ جب کہ آپ کا بھجن سمرن نہ ہو۔ ہے پربھو! راکشس بیچارے تو کس گنتی میں ہیں۔ آپ شترو کو جیت کر جانکی جی کو لے آئیے۔

سنو کپی تو ہی سمان اُپکاری۔ نہیں کوؤ سُر نر مُنی تن دھاری
پرتی اُپکار کروں کا تورا۔ سنمکھ ہوئے نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو۔ تیرے سمان بھلائی کرنے والا دیوتاؤں، منشوں اور منیوں میں کوئی بھی شریر دھاری نہیں ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ کس طرح چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہو سکتا۔

سُنو سُت تو ہی اُرن میں ناہیں۔ دیکھیوں کر بچار من ماہیں
پُنی پُنی کپی ہی چتو سُر ترا تا۔ لوچن نیر پلک اتی گاتا

ہے پُتر! میں نے اپنے من میں خوب اچھی طرح سے وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور شریر بے حد پُلکت ہے۔

سُن پربھو بچن بلوک مکھ گات۔ ہرش ہنومنت
چرن پریو پریما کُل تراہی تراہی بھگونت

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر اور اُن کے چہرے اور انگوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت ہی پرسن ہوئے اور پریم کے مارے ویاکُل ہو گئے۔ ہے پربھو میری رکھشا کرو، میری رکھشا کرو۔ ایسا کہتے ہوئے اُن کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پربھو چہے اُٹھاوا۔ پریم مگن تیہی اُٹھب نہ بھاوا
پربھو کر پنکج کپی کیں سیسا۔ سُمر سو دسا مگن گوریسا

پربھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اُٹھانا چاہتے ہیں۔ پرنتو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ پربھو کے ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم دشا کو دیکھ کر شو جی پریم مگن ہو گئے۔

ساودھان من کر پنی سنکر۔ لاگے کہن کتھا اتی سُندر
کپی اُٹھائے پربھو ہردے لگاوا۔ کر گہہ پرم نکٹ بیٹھاوا

پھر من کو سنبھال کر شو جی مہاراج بہت ہی سندر کتھا کہنے لگے۔ ہنومان جی کو اُٹھا کر پربھو جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔

ہے ہنومان! بتاؤ جس لنکا کی رکھشا راون جیسے مہابلی کرتے ہیں۔ اس قلعہ نما سُندر لنکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان جی پربھو کو پرسن ہوا جان کر ابھیمان سے رہت ہو کر بچن بولے۔

ساکھا مرگ کے بڑ منسائی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جائی
ناگھ سندھو ہاٹک پُر جارا۔ نسچر گن بدھ بپن اُجارا

ہے سوامی! سنئے۔ بندر کا ایک شاخ سے کود کر دوسری شاخ پر چلے جانا ہی سب سے بڑا پُرشارتھ ہے۔ سمندر کو پھاندنا لنکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشسوں کو مار کر باغ اور بن کو اُجاڑنا۔

سو سب تو پرتاپ گھوُرائی۔ ناتھ نہ کچھ مور پربھتائی

یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے۔ سو ہے رگھو ناتھ جی! یہ تو آپکا ہی پرتاپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے۔ (ادھکھات میں ناچیز بانر ایسے مہان کارنامے کیسے کر سکتا ہوں)۔

ناکُھنہ پربھو کچھُ اگم نہیں جا پر تمہہ اُن کُول
تو پربھاو بڑوا نل ہی جار سکے کھل تُول

ہے پربھو جس پر آپکی دیا درشٹی ہو. اس کے لئے کچھُ بھی کٹھن نہیں ہے۔ آپکے پربھاو سے رُوئی جیسی ناچیز وستو جو فوراً جل اُٹھتی ہے بھی بڑوا نل (سمندر کی آگ) کو نشچے ہی جلا سکتی ہے۔ ارتھات آپ کے پرتاپ سے ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے

ناتھ بھگتی اتی سُکھدائنی۔ دیہو کرپا کر انپائنی
سُن پربھو پرم سرل کپی بانی۔ ایوم استُو تب کہیو بھوانی

ہے سوامی! مجھے مہا آنند دینے والی اپنی اننیہ بھگتی کرپا کرکے دیجئے۔ ہنومان جی کے بہت ہی سیدھے سادے بچنوں کو سُنکر شری رامچندر جی نے کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔

اُمارام سُبھاو جیہیں جانا۔ تاہی بھجن تج بھاو نہ آنا
یہ سمباد جاسُ اُر آوا۔ رگھوپتی چرن بھگتی سو پاوا

ہے پاربتی! جس نے شری رام جی کے سبھاو کو جان لیا۔ اُسے اُن کا بھجن چھوڑکر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔ یہ ہنومان جی اور شری رام جی کا سمواد جس کے ہردے میں آ گیا۔ مانو وہی شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پربھو بچن کہہیں کپی برندا۔ جے جے جے کرپال سُکھ کندا
تب رگھوپتی کپی پتی ہی بولاوا۔ کہا چلیں کر کرہو بناوا

پربھو کے بچن سن کر بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپالو آنند کند شری رام جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ تب شری رگھوناتھ جی نے کپی راج سُگریو جی کو بُلوایا اور کہا۔ کہ چلنے کی تیاری کرو۔

اب بلمبھ کیہی کارن کیجئے۔ تُرت کپنہہ کہُنہ آئیس دیجئے
کوتک دیکھ سُمن بہُ برشی۔ نبھ تیں بھون چلے سُر ہرشی

اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بانروں کو جلدی کوچ کا حکم دو۔ بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ کر آکاش سے پھول برساتے ہوئے دیوتا لوگ من میں پرسن ہو کر اپنے اپنے لوک کو چلے۔

کپی پتی بیگ بولائے آئے جُوتھپ جُوتھ
نانا برن اتُل بل بانر بھالُو برُوتھ

بانر راج سُگریو نے جلدی ہی بانروں کو بُلایا۔ وہ جھنڈ کے جھنڈ آ گئے۔ بانر اور بھالوؤں کے جھنڈ طرح طرح کے رنگوں کے ہیں اور اُن میں بے حد شکتی ہے۔

پربھو پد پنکج ناوہیں سیسا۔ گرجہیں بھالُو مہابل کیسا
دیکھی رام سکل کپی سینا۔ چتئے کرپا کر راجو نینا

وہ سب پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ مہا بلوان بھالو اور بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے بانروں کے لاؤ لشکر کو دیکھا۔ تب اپنے کمل نیتروں سے اُن پر کرپا درشٹی کی۔

رام کرپا بل پائے کپیندا۔ بھئے پچھ جُت منہُوں گرندا
ہرش رام تب کینہہ پیانا۔ سگُن بھئے سُندر سُبھ نانا

شری رام جی کی کرپا کا بل پا کر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے ہیں۔ مانو پروں والے سمیرو پربت ہوں۔ تب شری رام جی نے پرسن ہو کر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سندر اور شبھ منگل ہونے لگے۔

جاسُ سکل منگل مئے کیرتی۔ تاسُ پیان سگُن یہ نیتی
پربھو پیان جانا بیدیہیں۔ پھرک بام انگ جنُ کہہ دیہیں

جن کی کیرتی سب منگلوں سے بھری پوری ہے۔ اُنکی روانگی کے وقت شبھ شگنوں کا ہونا تو کیول لیلا ماتر ہی ہے۔ پربھو کے کوچ کرنے کو شری جانکی جی نے بھی جان لیا۔ اُنکے بائیں انگ پھڑک پھڑک کر مانو اُنہیں پربھو کے آجانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جوئے جوئے سگن جانکی ہی ہوئی۔ اسگن بھئیو راون ہی سوئی
چلا کٹکُ کو برنے پارا۔ گرجہیں بانر بھالُو اپارا

جانکی جی کو جو جو شگن ہو رہے ہیں۔ راون کو وہی وہی اشگن

ہو رہے ہیں بسینا چلی۔ اُس کا ورنن کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شمار بانر اور بھالو گرج رہے ہیں۔

نکھ آیدھ گری پادپ دھاری۔ چلے گگن مہی اِچھّا چاری
کیہری ناد بھالو کپی کرہیں۔ ڈگمگاہیں دگ گج چکّرہیں

ناخن، پربت اور درخت ہی اُنکے ہتھیار ہیں۔ وہ اپنی مرضی مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیر کے سمان بانر گرج رہے ہیں۔ اُنکی گرجنا سن کر دِشاوں کے ہاتھی ڈگمگا کر چنگھاڑ رہے ہیں۔

چکّرہیں دِگ گج ڈول مہی گری لول ساگر کھر بھرے
من ہرش سبھ گندھرب سُر مُنی ناگ کِنّر دُکھ ٹرے
کٹکٹہیں مرکٹ بکٹ بھٹ بہو کوٹی کوٹِنہہ دھاوہیں
جے رام پربل پرتاپ کوسل ناتھ گُن گن گاوہیں

دِشاوں کے ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں پرتھوی ڈول رہی ہے پربت چنچل ہو گئے (کانپنے لگے) سمندر میں کھلبلی مچ گئی۔ گندھرو، دیوتا، مُنی، ناگ اور کِنّر سب من میں پرسن ہوئے کہ اب دُکھوں کا انت ہوا ہی چاہتا ہے۔ بے شمار وِکرال بانر یودھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور کروڑوں دوڑ رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی شری رام جی کے پرتاپ اور بل کے گُن گان کر رہے ہیں۔ اور اُن کا جے کار بُلا رہے ہیں۔

سہہ سک نہ بھار اُدار اہی پتی بار بارہیں موہ ای
گہہ دسن پُنی پُنی کمٹھ پرشٹ کٹھور سو کِمی سوہ ای
رگھوبیر رُچیر پریان پرستھتی جان پرم سُہاونی
جن کمٹھ کھر پر سرپ راج سو لکھت اِبچل پاونی

اُدار دل سیش ناگ بھی بانر سینا کا بوجھ برداشت نہ کر سکے۔ وہ بار بار گھبرا اُٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کچھپ کی کٹھور پیٹھ کو دانتوں سے پکڑتے ہوئے ایسا شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو شری رام چندر جی کی سُندر روانگی کو پرم سُندر جان کر اُس کی اچل پوتر کتھا تاریخ (مہینہ یگ وغیرہ) کو شیش جی کچھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں۔

ایہی بدھی جائے کرپا ندھی اُترے ساگر تیر

جہنہ تہنہ لاگے کھان پھل بھالو بپُل کپی بیر

اس پرکار کرپا ندھان شری رام چندر جی سمندر کے کنارے پر جا کر سینا سمیت اُترے بے شمار، بندر اور بھالو ادھر اُدھر پھل کھانے لگے۔

اُہاں نسا چر رہہیں سسنکا۔ جب تیں جار گیئو کپی لنکا
نج نج گرہ سب کرہیں بچارا۔ نہیں نسیچر کُل کیر اُبارا

جب سے ہنومان جی لنکا کو جلا کر گئے تب سے لنکا میں رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں وچار کرتے ہیں کہ اب راکشس کُل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہی۔

جاسُ دُوت بل برنی نہ جائی۔ تیہی آئیں پُر کون بھلائی
دُوتنہہ سن سُن پُرجن بانی۔ مندودری ادھک اکلانی

جن کے ایک دُوت میں ہی بے پناہ بل ہے کہ جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا کیا ٹھکانا؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی ہوئی حالت کو جاسوسوں سے سُن کر راون کی پٹ رانی مندودری وِیاکُل ہو اُٹھی۔

رہسی جور کر پتی پگ لاگی۔ بولی بچن نیتی رس پاگی
کنت کرش ہری سن پرہرہو۔ مور کہا اتی ہت ہیہ دھرہو

وہ ایکانت میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے چرنوں پر گر کر نیتی سے پوری پُورن بچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دشمنی چھوڑ دیجئے۔ اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا کرنے والا جان کر اپنے من میں دھارن کیجئے۔ (ارتھات اپنے من میں یہ نسچے کر لیجئے۔ کہ میرے کہنے کے مطابق چلنے سے ہی آپکا کلیان ہوگا۔)

سمجھت جاسُ دُوت کی کرنی۔ سروہیں گربھ رجنی چر گھرنی
تاسُ ناری نج سچو بولائی۔ پٹھوہو کنت جو چہہو بھلائی

جن کے ایک دُوت کی کرتوت کو یاد کر کے ہی راکشسوں کی استریوں کے گربھ گر جاتے ہیں اُنکی استری کو ہے ناتھ! اپنے منتری کو بُلا کر اُس کے ساتھ واپس بھیج دیجئے۔ اسمیں ہی آپکی بھلائی ہے۔

تو کُل کمل بِن دُکھ دائی ۔ سیتا سیت نسا سم آئی
سنُہو ناتھ سیتا بِنو دیجے ۔ ہت تُمہار سمبھو اج کینے

آپکے کُل رُوپی کمل کے بن کو دُکھ دینے والی سیتا جاڑے کی راتری کا روپ ہو کر آئی ہے۔ ہے ناتھ! سُنئے۔ سیتا جی کو واپس بھیجے بغیر شوجی اور برہماجی کے لئے بھی آپ کا بھلا نہیں ہو سکتا۔

رام بان اہی گن سرس نکر نسا چر بھیک!
جب لگ گرست نہ تب لگ جتن کرہُو تج ٹیک

شری رام جی کے بان سانپوں کے گروہ کے سمان ہیں۔ اور راکشسوں کے دل مینڈک کے سمان ہیں جب تک وہ رام بان رُوپی سانپ راکشس رُوپی مینڈکوں کو ہڑپ نہیں کر لیتے۔ تب تک آپ ہٹھ (ضد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی اُپائے کر لیجئے۔

شروِن سُنی سٹھ تاکر بانی ۔ بہسا جگت بِدِت ابھیمانی
سبھے سُبھاو ناری کر ساچا ۔ منگل مُہنہ بھئے من اتی کاچا

مُورکھ اور دُنیا کا مشہور ابھیمانی راون اپنے کانوں سے مندودری کی بانی سُن کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ استری جاتی کا سبھاو سچ مچ ہی ڈرپوک ہوتا ہے۔ آنند منگل میں بھی یہ ڈرتی ہیں۔ مندودری! تمہارا دل تو بہت کھوڑا ہے۔

جوں آدے مرکٹ کٹکائی ۔ جیہیں بچارے نسیچر کھائی
کمپہیں لوکپ جاکیں تراسا ۔ تاسُ ناری سبھیت بڑہاسا

اگر یہاں بانروں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس اُنہیں کھا کر اپنا جیون نرباہ کریں گے۔ جس کے ڈر کے مارے لوکپال تک کانپتے ہیں۔ اُس کی ناری ڈرتی ہو۔ یہ بڑی ہنسی کی بات ہے۔

اَس کہی بہس تاہی اُر لائی ۔ چلیؤ سبھا ممتا ادھکائی
مندودری ہردے کر چنتا ۔ بھیؤ کنت پر بِدھی بپریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندودری کو چھاتی سے لگا لیا۔ پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اُس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندودری من میں سوچ کرنے لگی۔ کہ میرے پتی دیو کا ستارہ گردش میں ہے۔

بیٹھیؤ سبھا خبر اس پائی ۔ سندھو پار سینا سب آئی
بُوجھیسی سچو اُچت مت کہہُو ۔ تے سب ہنسے مشٹ کر رہہُو

راون جونہی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اُسے خبر ملی۔ کہ سمندر کے اُس پار بانر سینا آ گئی ہے۔ اُس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا تب وہ سب ہنسے اور کہنے لگے۔ کہ چُپ سادھ کر بیٹھے رہو۔

جتیہو سُر اسُر تب شرم ناہیں ۔ نر بانر کیہی لیکھے ماہیں

آپ نے سہج میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔ یہ بیچارے منش اور بچھ بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید گرو تین جوں پریہ بولہیں بھے آس!
راج دھرم تن تین کر ہوئے بیگ ہیں ناس

وزیر، وید اور گرو یہ تینوں اگر کسی بھے یا لوبھ کے کارن راجہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب اُن کی من سہاونی بات کہیں۔ (مار کھات اُن کے بیوہار کھ ہت کو نہ دیکھ کر اُن کو خوش کرنے کے لئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چاپلوسی کی باتیں کریں) تو سمجھو راجہ کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شریر کا جلد ہی ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہنہ بنی سہائی ۔ استُتی کرہیں سنائے سُنائی
اوسر جان بِبھیشن آوا ۔ بھراتا چرن سیس تیہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتریوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے جو اُس کے سامنے اُسے سنا سنا کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اتنے میں موقع غنیمت جان کر بِبھیشن جی راج دربار میں آئے۔ اُنہوں نے بڑے بھائی راون کے چرنوں میں سر نوایا۔

پُنی سر نائے بیٹھ نج آسن ۔ بولا بچن پائے انوسا سن
جوں کرپال پوچھیہو موہی باتا ۔ متی انوروپ کہیوں ہت تاتا

دوسری بار سر نوا کر وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھے اور آ گیا پاکر ربھیشن بولے۔ ہے کرپالو! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔ تو ہے تات! میں اپنی بدھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا ہوں۔

جو آپن چاہے کلیانا۔ سجس سمتی سبھ گتی سکھ نانا
سو پرناری للار گوسائیں۔ تجیو چوتھ کے چند کی نائیں

جو پرش اپنا کلیان، بڑائی، شدھ بدھی، شبھ گتی اور طرح طرح کے سکھ چاہتا ہو۔ ہے سوامی! اُسے چاہیئے کہ پرائی استری کے مُکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشت سمجھ کر تیاگ دے۔

چودہ بھون ایک پتی ہوئی۔ بھوت دروہ تشٹے نہیں سوئی
گن ساگر ناگر نر جوؤ۔ الپ لوبھ بھل کہے نہ کوؤ

چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راجہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی جیوں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گنوں کا سمندر اور چتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لالچ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا نہیں کہتا۔

کام کرودھ مد لوبھ سب ناتھ نرک کے پنتھ
سب پری ہر رگھو بیرہی بھجو بھجہیں جیہی سنت

ہے سوامی! کام کرودھ، اہنکار اور لالچ یہ سب نرک کے دوار ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کرنا چاہیئے جن کا بھجن کر مہاتما پرش کرتے ہیں۔

تات رام نہیں نر بھوپالا۔ بھونیشور کالہو کر کالا
برہم انامے اج بھگونتا۔ بیاپک اجت انادی اننتا

ہے تات! شری رام چندر جی منشوں کے راجہ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ سارے لوکوں کے ایشور اور کال کے بھی کال ہیں۔ وہ نروکار اجنما، ویاپک ماجے، انادی اور اننت برہم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو ہتکاری۔ کرپا سندھو مانش تن دھاری
جن رنجن بھنجن کھل براتا۔ بید دھرم رچھک سنو بھراتا

کرپا ساگر بھگوان نے دھرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے کے لئے ہی مانش شریر دھارن کیا ہے۔ ہے بھائی! سنیئے۔ وہ بھگتوں کو آنند دینے والے، دشٹوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور وید مریادا کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیر تج نائیے ماتھا۔ پرنت آرتی بھنجن رگھو ناتھا
دیہو ناتھ پربھو کہنہ بیدیہی۔ بھجہو رام بنو ہتیو سنیہی

ہے ناتھ! ویر تیاگ کر کے انہیں سر جھکا کر ڈنڈوت پرنام کیجیئے۔ وہ شری رام جی شرناگتوں کے دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ جانکی جی کو انہیں سونپ دیجیئے۔ اور نشکام بھاؤ سے پریم کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کیجیئے۔

سرن گئیں پربھو تاہو نہ تیاگا۔ بسو دروہ کرت اگھ جیہی لاگا
جاسو نام ترے تاپ نساون۔ سوئے پربھو پرگٹ سمجھ جیہ راون

جسے ساری دنیا سے دروہ (غداری و دشمنی) کرنے کا پاپ لگا ہے بھگوان کی شرن میں آئے ہوئے ایسے پامر پرانی کا بھی تیاگ نہیں کرتے جن کا نام ادھی بھوتک ادھی دیوک اور ادھیاتمک تینوں تاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ وہ ہی پربھو شری رام جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے بھائی! ایسا من میں نشچے کیجیئے۔

بار بار پد لاگیوں بنے کروں دس سیس
پری ہری مان موہ مد بھجہو کوسلا دھیس

ہے دس مکھ! میں بار بار آپکے پاؤں پڑتا ہوں اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ ابھیمان اہنکار، موڑھ پن کو چھوڑ کر اودھ پتی شری رام چندر جی کا بھجن کیجیئے۔

منی پلست نج شیش سن کہہ پٹھئی یہ بات
ترت سو میں پربھو سن کہی پائے سواوسر تات

منی پلست جی نے اپنے شاگرد کے ہاتھ یہ بات کہلا بھیجی ہے۔ اور موقع غنیمت جان کر وہی میں نے شریمان جی سے کہہ دی ہے۔

مالیہ ونت اتی سچو سیانا۔ تاسو بچن سن اتی سکھ مانا

تات انج تو نیتی بھبھوشن ۔ سو اُردھر ہو جو کہت بھبیشن

راون کا ایک مالیہ وان نامی بہت ہی بدّھی مان منتری تھا۔ بھبیشن جی کے بچن سُن کر وہ بہت پرسن ہُوا۔ اس نے راون سے کہا۔ ہے تات! آپکے چھوٹے بھائی تو عدل اور انصاف کے پُتلے ہیں۔ جو کچھ بھبیشن جی کہہ رہے ہیں۔ اُسے آپ ہردے میں دھارن کر لیجئے۔

رِپُو اُتکرش کہت سٹھ دوؤ ۔ دُور نہ کرہُو اہاں ہے کوؤ
مالیہ ونت گرہ گیئو بہوری ۔ کہے بھبیشن پُنی کر جوری ۔

راون نے کہا۔ ارے مورکھو! تم دونوں میرے سامنے میرے دُشمن کے پرتاپ اور بل کے گُن گان کر رہے ہو۔ یہاں کوئی ہے؟ جو انہیں میری آنکھوں سے دُور کر دے۔ تب یہ سُنکر مالیہ وان تو اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھبیشن جی پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔

سُمتی کُمتی سب کیں اُر رہہیں ۔ ناتھ پُران نِگم اس کہہیں
جہاں سُمتی تہہ سمپتی نانا ۔ جہاں کُمتی تہہ بپتی ندانا

ہے ناتھ! وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے کہ اچھی بدّھی اور بُری بدّھی سب کے ہردے میں رہتی ہے۔ جہاں اچھی بدّھی ہے وہاں تو طرح طرح کے سُکھ کے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری بدّھی ہے وہاں انت میں دُکھ ہی دُکھ ہوتا ہے۔

تو اُر کُمتی بسی بپریتا ۔ ہت انہت مانہو رِپُو پریتا
کال رات نسچر کُل کیری ۔ تیہی سیتا پر پریتی گھنیری

آپ کے ہردے میں اُلٹی بدّھی بس گئی ہے جس سے آپ دوست کو دُشمن اور دُشمن کو دوست سمجھ رہے ہو۔ جو سیتا راکشسوں کے لئے کال کے سمان ہے۔ اُس سیتا پر آپکی بڑی پریتی ہے۔

تات چرن گہہ مانگیوں راکھہو مور دُلار
سیتا دیہو رام کہُ اہت نہ ہوئے تمہار

ہے تات! میں آپ کے پاؤں پڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتا ہُوں۔ کہ آپ مجھ بالک کی ضد کو مان لیجئے۔ سیتا کو شری رام جی کو سونپ دیجئے۔ بس اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔

بُدھ پُران شرُتی سمت بانی ۔ کہی بھبیشن نیتی بکھانی
سُنت دسانن اُٹھا رِسائی ۔ کھل توہی نکٹ مرتیو اب آئی

پنڈتوں و پرانوں و ویدوں کا جو مانا ہُوا مت ہے۔ وہ سبھی نیتی بھبیشن جی نے وِستار سے کہی۔ پر اُسے سُن کر آگ بگولا ہو کر راون اُٹھا اور بولا۔ ارے دُشٹ! تیری موت نزدیک آ پہنچی ہے۔

جئیسی سدا سٹھ مور جیاوا ۔ رِپُو کر پچھ مُوڑھ توہی بھاوا
کہسی نہ کھل اس کو جگ ماہیں ۔ بھُج بل جاہی جتا میں ناہیں

ہے مُورکھ! تو میرا ان کھا کر جیتا ہے۔ اور دشمن کی طرفداری کرنا ہی تجھے اچھا لگتا ہے۔ ارے دُشٹ! بتا تو سہی۔ جگت بھر میں ایسا کون ہے۔ جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو۔

مم پُر بسی تپسہہ پر پریتی ۔ سٹھ مل جائے تنہہ کہہ نیتی
اس کہہ کینہیسی چرن پرہارا ۔ انج گہے پد بار ہیں بارا

بستا تو میرے نگر میں ہے اور پریتی کرتا ہے تپسیوں سے! مورکھ کہیں کا۔ جا اُنہیں سے جا مل اور اُن کو جا کر ہی نیتی کا اپدیش کر۔ ایسا کہہ کر راون نے بھبیشن کے ایک لات ماری لیکن بھبیشن نے مار کھا کر بھی بار بار راون کے چرن پکڑے۔

اُما سنت کی اِہ بڑائی ۔ مند کرت جو کرے بھلائی
تم پتو سرس بھلیہیں موہی مارا ۔ رام بھجیں ہت ناتھ تمہارا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنت کی یہی مہما ہے کہ وہ بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرتے ہیں۔ بھبیشن نے کہا۔ آپ میرے پتا کے سمان ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا۔ لیکن ہے ناتھ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

سچو سنگ لے نبھ پتھ گیئو ۔ سبہی سنائے کہت اس بھیئو

اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھبیشن جی آکاش

مارگ میں گئے۔ اور سب کو سُنا کر وہ ایسا کہنے لگے۔

رام ستیہ سنکلپ پربھو سبھا کال بس توری
میں رگھوبیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھوری

شری رام جی ستیہ سنکلپ پربھو ہیں اور ہے راون! تمہاری سبھا کال کے وش ہے۔ اس لئے میں اب شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جاتا ہوں۔ مجھے دوش نہ دینا۔

اس کہہ چلا بھبیشن جبہیں۔ آیوہین بھئے سب تبہیں
سادھو اوگیا ترت بھوانی۔ کر کلیان اکھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھبیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں کے سر پر موت منڈلانے لگی۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سادھو کا کیا گیا اناد ر سارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جبہیں بھبیشن تیاگا۔ بھیئو بِبھو بنو تبہیں ابھاگا
چلیئو ہرش رگھونایک پاہیں۔ کرت منورتھ بہو من ماہیں

جب سے راون نے بھبیشن کو تیاگ دیا تب سے وہ ابھاگا ایشوریہ سے ہین ہو گیا۔ (ارتھات اُس کی ساری شان و شوکت جاتی رہی) بھبیشن پرسن ہو کر شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔ راستے میں وہ من میں طرح طرح کے منورتھ کرتے آتے ہیں

دیکھہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارن مردل سیوک سکھ داتا
جے پد پرس تری رشی ناری۔ دنڈک کانن پاون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہ میں جا کر بھگوان کے کومل کمل کے سمان سُندر لال رنگ کے اور بھگتوں کو سُکھ دینے والا اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔ جن کے چھونے سے ہی رشی ناری اہلیہ تر گئی اور جنہوں نے دنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک سُتا اُر لائے۔ کپٹ کرنگ سنگ دھر دھائے
ہر اُر سر سروج پد جیئی۔ اہو بھاگیہ میں دیکھہوں تیئی

جن چرنوں کو جانکی جی نے اپنے ہردے میں دھارن کر رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو چرن شری شو جی کے ہردے روپی سرووَر کے کمل ہیں میرا دھنیہ بھاگ ہے کہ آج میں ادھم راکشس جاتی اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔

جنہہ پائنہہ کے پادُکہہ بھرت رہے من لائے
تے پد آج بلوکہہوں انہہ نینہہ اب جائے

جن چرنوں کی کھڑاؤں میں بھرت جی نے من لگا رکھا ہے۔ وہ چرن میں آج جا کر ان آنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایہی بدھی کرت سپریم بچارا۔ آئیو سپد سندھو ایہیں پارا
کپنہہ بھبیشن آوت دیکھا۔ جانا کوؤ رپو دوت بسیشا

اس پرکار پریم کے ساتھ وچار کرتے ہوئے بھبیشن جی جلدی ہی سمندر کے پار آ گئے۔ بانروں نے بھبیشن کو آتے دیکھا تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کپیس پہیں آئے۔ سماچار سب تاہی سنائے
کہہ سُگریو سنہو رگھورائی۔ آوا ملن دسانن بھائی

اُنہیں پہرے داروں کے پاس سونپ کر وہ سُگریو کے پاس آئے اور انہیں سب سماچار کہہ سُنایا۔ سگریو نے شری رام جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنیئے۔ راون کا بھائی آپ سے ملنے آیا ہے۔

کہہ پربھو سکھا بُوجھیئے کاہا۔ کہے کپیس سُنہو نرناہا
جانی نہ جائے نساچر مایا۔ کام روپ کیہی کارن آیا

پربھو شری رام جی نے سگریو سے کہا ہے متر! تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ بھبیشن کس لئے یہاں آیا ہے۔ بانر راج سُگریو نے کہا۔ مہاراج! سُنیئے۔ راکشسوں کی مایا وچتر ہوتی ہے۔ اس کا جاننا بڑا کٹھن ہے۔ اپنی اچھا سے طرح طرح کے روپ بدلنے میں سامرتھ یہ کپٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔

بھید ہمار لین سٹھ آوا۔ راکھیئے باندھ موہی اس بھاوا
سکھا نیتی تمہہ نیک بچاری۔ مم پن سرناگت بھئے ہاری

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ موڑھ ہماری سینا کا بھید لینے آیا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اُسے باندھ کر رکھا جائے
شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے نیتی تو اچھی وچاری ہے۔ پرنتو شرن میں آئے ہوؤں کے بھئے کو دُور کرنا یہ میرا استان پرن ہے۔

سُن پربھو بچن ہرش ہنومانا۔ سرناگت بچھل بھگوانا

پربھو کے بچن سُن کر ہنومان جی بڑے پرسن ہوئے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ پربھو شرناگتوں پر پتا کے سمان پیار کرنے والے ہیں

سرناگت کہُ جے تجہیں نج انہت انو مان
تے نر پامر پاپ مے تنہہ ہی بلوکت ہان

شری رام جی پھر بولے۔ کہ جو منش اپنی ہانی کا وچار کر کے شرن میں آئے ہوئے کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پاپی اور پامر ہیں۔ ایسے پُرشوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ (ارتھات ایسے پُرش کا درشن بھی نہ کرنا چاہیئے)

کوٹ بپر بدھ لاگہیں جاہو۔ آئیں سرن تجوں نہیں تاہو
سنمکھ ہوئے جیو موہی جبہیں۔ جنم کوٹ اگھ ناہیں تبہیں

جیسے کروڑوں برہمنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں آنے پر میں اُسے بھی نہیں تیاگتا۔ جیو جوں ہی میرے سنمکھ (سامنے) ہو جاتا ہے۔ توں ہی اُس کے کروڑوں جنموں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

پاپونت کر سہج سبھاؤ۔ بھجن مور تیہی بھاو نہ کاؤ
جوں پے دشٹ ہردے سوئے ہوئی۔ مورے سنمکھ آو کہ سوئی

پاپی کا یہ سہج سبھاؤ ہوتا ہے۔ کہ اُسے میرا بھجن کبھی اچھا نہیں لگتا۔ اگر ببھیشن سچ مچ دُشٹ ہردے کا ہوتا۔ تو کیا وہ میرے سامنے آ سکتا تھا!

نرمل من جن سو موہی پاوا۔ موہی کپٹ چھل چھدر نہ بھاوا
بھید لین پٹھوا دس سیسا۔ تبہوں نہ کچھ بھے ہانی کپیسا

جو پُرش شُدھ من والا ہوتا ہے۔ وُہی مجھے پراپت کرتا ہے

مجھے کپٹ چھل اور چھدر بالکل نہیں بھاتے۔ اگر اسے راون نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے بانر راج! اُس کے آنے میں کچھ بھے اور ہانی نہیں۔

جگ مہہ سکھا نساچر جیتے۔ لچھمن ہنے نمش مہہ تے نے
جوں سبھیت آوا سرنائی۔ رکھہیوں تاہی پران کی نائیں

ہے متر! سنسار بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں لکشمن جی اُن کو چھن بھر میں مار سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ڈر کا مارا ہُوا میری شرن میں آیا ہے۔ تو میں اُسے پرانوں کے سمان رکھوں گا۔

اُبھے بھانت تیہی آنہو ہنس کہہ کرپا نکیت
جے کرپال کہہ کپی چلے انگد ہنو سمیت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا وہ شرن میں آیا ہو۔ دونوں حالتوں میں اُسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان جی کو ساتھ لئے سُگریو جی "کرپالو شری رام جی کی جے ہو" ایسا جے کار کرتے ہوئے چلے۔

سادر تیہی آگیں کر بانر۔ چلے جہاں رگھوپتی کرُونا کر
دُور ہی تے دیکھے دوو بھراتا۔ نینا نند دان کے داتا

شری ببھیشن جی کو آگے کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کرتے ہوئے بانر پھر وہاں چلے، جہاں دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی تھے۔ آنکھوں کو سُکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو ببھیشن جی نے دُور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھبی دھام بلوکی۔ رہیو ٹھٹکا ایک ٹک پل روکی
بھج پرلمب کنجارن لوچن۔ سیامل گات پرنت بھے موچن

پھر شوبھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹک کر ٹکٹکی لگائے دیکھتے رہ گئے اُن کے لمبے بازو ہیں لال لال کمل کے سمان سُندر نیتر ہیں۔ اُن کا سانولا شریر ہے۔ جو شرناگتوں کے بھے کا ناش کرنے والا ہے۔

سنگھ کندھ آیت اُر سوہا۔ آنن امت مدن من موہا

نین نیر پلکت اتی گاتا۔ من دھر دھیر کہی مردُو باتا

اُن کے کندھے شیر کے کندھوں کے سمان ہیں۔ چوڑی چھاتی بہت شوبھا دے رہی ہے۔ چہرہ بے شمار کامدیو کے من کو موہت کرنے والا ہے۔ اُن کے رُوپ کو دیکھ کر ببھیشن جی کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر من میں دھیرج دھر کر ببھیشن جی کومل بچن بولے۔

ناتھ دسانن کر میں بھراتا۔ نسیچر بنس جنم سُر تراتا

سہج پاپ پریہ تامس دیہا۔ جتھا اُلوک ہی تم پر نیہا

ہے ناتھ! میں دس مُکھ راون کا چھوٹا بھائی ہوں۔ ہے دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو! میرا جنم راکشس کُل میں ہوا ہے۔ میرا شریر تموگن میں ہے۔ اور سبھاؤ سے ہی مجھے بُرے کاموں سے رغبت ہے۔ جیسے اُلّو کو اندھیرے سے سبھاوک پریم ہے۔

شرون سُجس سُن آئیوں پربھو بھنجن بھو بھیر
تراہی تراہی آرتی ہرن سرن سُکھد رگھوبیر

ہے پربھو! آپ جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپکے اس سُندر یش کو کانوں سے سُن کر میں آیا ہوں۔ ہے دین دُکھیوں کے دُکھوں کو دُور کرنے والے اور شرناگتوں کو سُکھ دینے والے شری رگھوبیر جی! میری رکھشا کیجیئے۔ میری رکھشا کیجیئے۔

اس کہہ کرت دنڈوت دیکھا۔ تُرت اُٹھے پربھو ہرش بسیشا
دین بچن سُن پربھو من بھاوا۔ بھج بسال گہہ ہردے لگاوا

یہ بچن کہہ کر ببھیشن جی نے پربھو شری رام جی کو دنڈوت پرنام کیا۔ شری رام جی اُن کو دنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بہت پرسن ہو کر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پربھو کے من کو بہت ہی بھائے۔ اُنہوں نے اپنی وشال بھجاؤں سے انہیں پکڑ کر اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

انج سہت مل ڈھگ بیٹھاری۔ بولے بچن بھگت بھے ہاری
کہو لنکیس سہت پریوارا۔ کُسل کُٹھاہر باس تمہارا

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام جی ببھیشن کو گلے لگا کر ملے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بھے کو دُور کرنے والے پربھو شری رام جی یہ بچن بولے۔ کہ ہے لنکا پتی! پریوار کی اور اپنی کُشل کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تمہاری رہائش ہے۔

کھل منڈلیں بسہو دن راتی۔ سکھا دھرم نبہے کیہی بھانتی
میں جانیوں تمہاری سب ریتی۔ اتی نے نپُن نہ بھاو انیتی

تم دن رات دُشٹوں کی منڈلی میں بسنے ہو۔ ہے متر! کہو۔ تم ایسی بُری صحبت پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے رہن سہن اور چلن کو سب جانتا ہوں۔ تم بے حد دھرم پرائن ہو۔ اور ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

بُرو بھل باس نرک کر تاتا۔ دُشٹ سنگ جن دیئے بدھاتا
اب پد دیکھ کُسل رگھو رایا۔ جوں تمہہ کینہہ جان جن دایا

ہے تات! نرک میں رہنا دُشٹوں کے سنگ میں رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ ودھاتا کسی کو دُشٹوں کی صحبت نہ دے۔ ببھیشن جی نے کہا۔ ہے رگھوناتھ! اب آپ کے چرنوں کو دیکھ کر کُشل ہوں۔ جو آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کرپا کی ہے۔

تب لگ کُسل نہ جیو کہہ سپنے ہوں من بشرام
جب لگ بھجت نہ رام کہہ سوک دھام تج کام

تب تک جیو کی نہ تو کُشل ہے اور نہ ہی اُس کے من کو سپنے میں بھی کبھی شانتی مل سکتی ہے۔ جب تک وہ دُکھ کے گھر وشے واسنا کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بھجن نہیں کرتا۔

تب لگ ہردے بست کھل نانا۔ لوبھ موہ مچھر مد مانا
جب لگ اُر نہ بست رگھو ناتھا۔ دھرے چاپ سایک کٹی بھاتھا

جب تک آپ دھنش بان اور کمر میں ترکش دھارن کئے ہوئے جیو کے ہردے میں نہیں بستے۔ تب تک ہے رگھوناتھ جی! لوبھ، موہ، حسد، ابھیمان، اہنکار آدی انیک پرکار کے دُشٹ جیو کے ہردے میں ڈیرہ لگائے بستے ہیں۔

ممتا ترُن تمی اندھیاری ۔ راگ دویش اُلوک سُکھ کاری
تب لگ بست جیو من ماہیں ۔ جب لگ پربھو پرتاپ رَبی ناہیں

ممتا رُوپی مہا اندھیری رات جو راگ دویش رُوپی اُلوؤں کو سُکھ دینے والی ہے۔ تبھی تک جیو کے ہردے میں بستی ہے۔ جب تک کہ پربھو آپ کا پرتاپ رُوپی سورج طلوع نہیں ہوتا۔

اب میں کُسل مِٹے بھے بھارے ۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے
تمہہ کرپال جا پر انوُکُولا ۔ تاہی نہ بیاپ تری بد بھو سُولا

ہے شری رام جی! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے بھاری بھے دُور ہو گئے ہیں۔ اب میں کُشل سے ہوں۔ ہے کرپالو! جس جیو پر آپ دیا درشٹی کرتے ہیں۔ وہ تینوں پرکار کے سنسارک دُکھوں (ادھی بھوتک، ادھی دیوک ادھیاتمک) سے چھوٹ جاتا ہے۔

میں نسچر اتی ادھم سبھاؤ۔ سبُھ آچرنُ کینہہ نہیں کاؤ
جاسُ رُوپ مُنی دھیان نہ آوا ۔ تیہیں پربھو ہرشِ ہردے موہی لاوا

میں مہا نیچ سبھاو کا راکشس ہُوں۔ میں نے کبھی بھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ جن کے رُوپ کو مُنی لوگ دھیان لگا کر بھی نہیں دیکھ پاتے اُن پربھو شری رام جی! آپ نے مجھے پرسن ہو کر چھاتی سے لپٹا لیا ہے۔

اہو بھاگیہ مم امِت اتی رام کرپا سُکھ پُنج
دیکھیُوں نین برنچی سِو سبیہ جُگل پد کنج

ہے کرپا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام جی! میرا کتنا بڑا دھنیہ بھاگ ہے۔ جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شو جی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

سُنہو سکھا نج کہیُوں سبھاؤُ۔ جان بھُسُنڈی سمبھو گرِجاؤُ
جو نر ہوئے چراچر دروہی ۔ آوے سبھے سرن تک موہی

ہے مِتر! سُنو۔ اب میں تمہیں اپنا سبھاو کہتا ہُوں۔ جسے کاک بھسنڈی، شو اور پاربتی جی جانتے ہیں۔ جو کوئی منش چر چین

جگت کا ویری بھی ہو۔ اگر وہ بھی اپنے باپ سے ڈر کر میری شرن میں آ جائے۔

تج مد موہ کپٹ چھل نانا ۔ کرؤں سدیہ تیہی سادھو سمانا
جننی جنک بندھو سُت دارا ۔ تن دھن بھون سہرد پریوار

اور ابھکار موہ اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے۔ تو میں اُسے بہت ہی جلدی سادھو کے سمان کر دیتا ہُوں۔ ماتا پتا، بھائی پُتر، استری، شریر، دھن، گھر، مِتر اور پریوار۔

سب کے ممتا تاگ بٹوری ۔ مم پد من ہی باندھ بر ڈوری
سم درسی اِچھا کچھُ ناہیں ۔ ہرش سوک بھے نہیں من ماہیں

ان سب کے ممتا رُوپی تاگوں کو اکٹھا کر کے (سمیٹ کر) اور اُنکی ایک ڈوری بنا کر جو اس ڈوری سے اپنے من کو میرے چرنوں میں باندھ دیتا ہے۔ جو سم درشی ہے۔ جسے کچھُ خواہش نہیں ہے۔ اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے۔

اس سجن مم اُر بس کیسیں ۔ لوبھی ہردے بسے دھن جیسیں
تمہہ سارِکھے سنت پریہ مورے ۔ دھروں دیہہ نہیں آن نہورے

ایسا نیک پُرش میرے ہردے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لالچی کے ہردے میں دھن بستا ہے تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے ہیں ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شریر دھارن کرتا ہُوں۔ اس کے علاوہ میرے شریر دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

سگُن اُپاسک پرہت نرت نیتی درِڑھ نیم
تے نر پران سمان مم جنہہ کیں دوِج پد پریم

جو برہم کے سگُن رُوپ کے اُپاسک ہیں۔ دوسروں کی بھلائی کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ دھرم اور نیم کا پوری طرح پالن کرتے ہیں۔ جنہیں دھرم شیل برہمنوں سے پریم ہے۔ وہ منش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

سُنو لنکیس سکل گُن تورِیں ۔ تاتیں تمہہ اتسیہ پریہ مورِیں
رام بچن سُن بانر جُوتھا ۔ سکل کہہیں جے کرپا برُوتھا

ہے لنکا پتی ! سنو۔ یہ سب گن تم میں ہیں۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیارے ہو۔ شری رام جی کے بچن سن کر سب بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپا کے بھنڈار شری رام جی ! آپ کی جے ہو۔

سُنت بھبیشن پربھو کے بانی۔ نہیں اگھات شرون امرت جانی
پد انبج گہہ بار ہیں بارا۔ ہرُدے سمات نہ پریم اپارا

پربھو کی بانی کانوں کے لئے امرت جان کر بھبیشن جی سنتے سنتے ترپت ہی نہیں ہوتے (اربھات اُن کا من بھرتا ہی نہیں۔ انکی بانی سننے کی خواہش اُن کی بڑھتی ہی جاتی ہے) وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔ اور اُن کے ہردے میں اپار پریم سماتا نہیں ہے۔

سُنہو دیو سچرا چر سوامی۔ پرنت پال اُر انتر جامی
ار کچھ پرتھم باسنا رہی۔ پربھو پد پریتی سرت سو بہی

بھبیشن جی نے کہا۔ ہے دیو ! ہے جڑ چیتن جگت کے سوامی ! ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے اور سب کے ہردوں کے جاننے والے پربھو ! سُنئے۔ میرے ہردے میں پہلے کچھ واسنا تھی۔ وہ پربھو کے چرنوں کے پریم رُوپی دریا میں بہہ گئی ہے۔

اب کرپال نج بھگتی پاونی۔ دیہو سدا سو من بھاونی
ایوم استو کہہ پربھو رن دھیرا۔ ماگا ترت سندھو کر نیرا

اب تو ہے کرپالو ! مجھے اپنی پوتر بھگتی دیجیئے جو سدا شوجی کے من کو پیاری لگتی ہے۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پربھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا جل لانے کو کہا۔

جدپی سکھا تو اچھا ناہیں۔ مو درس امو گھ جگ ماہیں
اس کہہ رام تلک تیہی سارا۔ سمن برشٹی نبھ بھئی اپارا

اور بھبیشن جی سے یوں کہنے لگے۔ کہ ہے مِتر ! اگرچہ تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے تو بھی میرا درشن کیا نشپھل نہیں جاتا۔ ایسا کہہ شری رام جی نے اُن کو راج تلک کر دیا۔ آکاش سے اسی وقت پھولوں کی بھاری بارش ہوئی۔

راون کرودھ انل نج سواس سمیر پرچنڈ

جرت بھبیشن راکھیو دینہیو راج اکھنڈ

راون کا کرودھ مانو اگنی ہے اور بھبیشن کے منہ سے اس کے ہت ارتھ نکلے ہوئے بچن مانو ہوا ہے۔ جس سے وہ اگنی پرچنڈ جوالا میں جلتے ہوئے بھبیشن کو پربھو شری رام چندر جی نے بچا لیا اور انہیں لنکا کا اکھنڈ راج دیا۔

جو سمپتی سو راون ہی دینہہ دئے دس ماتھ
سوئے سمپدا بھبیشن ہی سکچ دینہہ رگھوناتھ

جو سمپتی (جائداد) شوجی نے راون کو اپنے دسوں سروں کا بلیدان کرنے پر دی تھی۔ وہی سمپتی بھگوان شری رگھوناتھ جی نے بھبیشن کو بہت شرماتے ہوئے دی۔

اس پربھو چھاڑ بھجہیں جے آنا۔ تے نر پشو بنو پونچھ بشانا
نج جن جان تاہی اپناوا۔ پربھو سبھاؤ کپی کل من بھاوا

ایسے پرم کرپالو پربھو شری رام جی کو چھوڑ کر جو منش دوسرے دیوتاؤں کو بھجتے ہیں۔ وہ بنا سینگ اور پونچھ کے پشو ہیں۔ اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھبیشن کو اپنا لیا سب بانروں کے من کو پربھو کا سبھاؤ بہت ہی اچھا لگا۔

پُنی سرگیہ سرب اُر باسی۔ سرب روپ سب رہت اُداسی
بولے بچن نیتی پرتی پالک۔ کارن منج دنج کل گھالک

پھر سب کچھ جاننے والے سب کے ہردوں میں نواس کرنے والے سب روپوں میں ظاہر ہونے والے اور سب سے نرلیپ آپ اپنا پربھو جنہوں نے بھگتوں کی رکھشا کرنے کے نمت منش شریر دھارن کیا ہوا ہے اور جو راکشسوں کی کل کا ناش کرنے والے ہیں۔ وہ شری رام جی مریادا پرشوتم یہ بچن بولے۔

سُنو کپیس لنکاپتی بیرا۔ کیہی بدھی ترئیے جلدھی گمبھیری
سنکل مکر اُرگ جھش جاتی۔ اتی اگادھ دُستر سب بھانتی

ہے بانر راج سگریو اور لنکا پتی بھبیشن ! سنو اس گہرے

سمندر کو کس طرح پار کیا جائے یہ تو بڑے بڑے مچھ، سانپ اور مچھلیوں آدی انیک بھانت کے جل جیووں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ اتھاہ سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کٹھن ہے۔

کہہ لنکیس سنہو رگھونایک۔ کوٹی سندھو سوشک تو سایک
جدپی تدپی نیتی اس گائی۔ بنئے کریئے ساگر سن جائی

تب بھبھیشن جی بولے کہ ہے رگھوناتھ جی! سنئے۔ یوں تو آپکا بان ہی ایسے کروڑوں سمندروں کو سکھا دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ تو بھی نیتی ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جا کر سمندر سے پرارتھنا کی جائے۔

پربھو تمہار کل گرو جلدھی کہہی اپائے بچار
بنو پریاس ساگر ترہی سکل بھالو کپی دھار

ہے پربھو! سمندر راجہ سگر کے پتروں کا کھودا ہوا آپکا کل گرو ہے۔ وہ وچار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ بتلا دیگا تب ریچھ اور بانروں کی ساری فوج بنا کسی محنت کے سمندر کے پار اُتر جائے گی۔

سکھا کہی تمہہ نیک اپائی۔ کریئے دیو جوں ہوئے سہائی
منتر نہ یہ لچھمن من بھاوا۔ رام بچن سن اتی دکھ پاوا

شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے اچھا ڈھنگ بتلایا۔ اگر بدھاتا مددگار ہوں تو یہی کیا جائے۔ یہ صلاح لکشمن جی کے من کو نہ بھائی۔ شری رام جی کے بچن سن کر تو وہ بہت ہی دکھی ہوئے۔

ناتھ دیو کر کون بھروسا۔ سوشئے سندھو کریئے من روسا
کادر من کہنہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آلسی پکارا

لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! بدھاتا کا کیا بھروسہ ہے۔ آپ من میں کرودھ کیجئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیئے۔ دیو (بدھاتا یا قسمت) کے آدھین تو وہ ہوتا ہے۔ جو کاتر ہو اور اُس میں کام کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کاہل آدمی ہی قسمت قسمت کی پکار کیا کرتے ہیں۔

سُنت بہسی بولے رگھوبیرا۔ ایسے ہیں کرب دھرہو من دھیرا
اس کہہ پربھو انج ہی سمجھائی۔ سندھو سمیپ گئے رگھورائی

یہ سن کر شری رگھوبیر جی ہنس کر بولے ہے بھائی! من میں دھیرج رکھو ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایسا کہہ کر چھوٹے بھائی کو سمجھا کر شری رگھوناتھ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

پرتھم پرنام کینہہ سر نائی۔ بیٹھے پنی تٹ دربھ ڈسائی
جبہیں بھبھیشن پربھو پہیں آئے۔ پاچھیں راون دوت پٹھائے

انہوں نے پہلے سر جھکا کر پرنام کیا پھر کنارے پر کشا بچھا کر بیٹھ گئے ادھر جونہی بھبھیشن جی شری رام جی کے پاس آئے تھے۔ توں ہی راون نے اُن کے پیچھے دو جاسوس بھیجے تھے۔

سکل چرت تنہہ دیکھے دھریں کپٹ کپی دیہہ
پربھو گن ہردے سراہیں سرناگت پر نیہہ

دھوکے سے بانر روپ دھارن کرکے انہوں نے بانر سینا کی سب لیلائیں دیکھیں۔ وہ اپنے من میں پربھو کے گنوں کی استتی اور شرناگتوں کے تئیں اُن کے پریم کی سراہنا کرنے لگے۔

پرگٹ بکھانہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گا بسر دراؤ
رپو کے دوت کپنہہ تب جانے۔ سکل باندھ کپیس پہیں آنے

پھر وہ کھُلے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی کے سبھاؤ کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مگن ہو گئے کہ اپنے اصلی راکشس سروپ کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کپٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب بانروں نے اُن کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر باندھ لیا اور سگریو کے پاس لے آئے۔

کہہ سگریو سنہو سب بانر۔ انگ بھنگ کر پٹھوہو نسچر
سن سگریو بچن کپی دھائے۔ باندھ کٹک چہو پاس پھرائے

سگریو نے کہا سب بانرو سنو راکشس جاسوسوں کے انگ بھنگ کر کے لنکا کو بھیج دو۔ سگریو کے بچن سن کر بانر دوڑے۔

جاسوسوں کو باندھ کر اپنی فوج کے چاروں طرف اُن کو گھمایا۔

بہُہ پرکار مارن کپی لاگے۔ دین پُکارت تدپی نہ تیاگے
جو ہمار ہر ناسا کانا۔ تیہی کوسلادھیس کے آنا

بانر اُن جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے۔ گر گڑگڑا کر منّت کرنے پر بھی بانروں نے اُن کو چھوڑا نہیں۔ تب جاسوسوں نے پُکار کر کہا۔ جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اُسے اودھ پتی شری رام جی کی قسم ہے۔

سُن لچھمن سب نکٹ بولائے۔ دیا لاگ ہنس ترت چھوڑائے
راون کر دیجھو یہ پاتی۔ لچھمن بچن باچ کُل گھاتی

یہ سُنکر لکشمن جی نے اُن سب کو اپنے پاس بُلایا۔ انہیں اُن جاسوسوں کی حالت زار دیکھ کر بڑی دیا آئی۔ ہنس کر اُنہوں نے بانروں کے ہاتھوں سے اُن جاسوسوں کو چھڑا دیا۔ اور انہیں کہا کہ لنکا میں جا کر تم راون کے ہاتھ میری یہ چٹھی دے دینا۔ اور کہنا۔ ہے کُل کا ناش کرنے والے! لکشمن کے بچنوں پر وچار کرو۔

کیہو مکُھا گر مُوڑھ سن مم سندیش اُدار
سیتا دیئے ملہو نہ تو آوا کال تمہار

اور اپنی زبانی کبھی اُس مُوڑھ سے میرا یہ بہت بھرا پیغام کہہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صُلح کرو۔ نہیں تو سمجھو کہ تمہاری موت آ پہنچی۔

ترت نائے لچھمن پد ماتھا۔ چلے دُوت برنت گُن گاتھا
کہت رام جس لنکا آئے۔ راون چرن سیس تنہہ نائے

لکشمن جی کے چرنوں میں سر جھکا کر شری رام جی کے گُن گان کرتے ہوئے جاسوس لنکا کو چلے۔ شری رام جی کی بڑائی کرتے کرتے وہ نگر میں پہنچے۔ اور انہوں نے راون کے چرنوں میں آکر سر جھکایا

بہس دسانن پُوچھی باتا۔ کہس نہ سُک آپنی کُسلاتا
پُنی کہہ کھبر بھبھیشن کیری۔ جاہی مرتو آئی اتی نیری

دس مُکھ راون نے اُن سے ہنس کر بات پوچھی۔ اے شُک! اپنی کُشل کیوں نہیں کہتا! پھر اُس بھبھیشن کا حال چال سُناؤ جس کی موت بہت نزدیک آ پہنچی ہے۔

کرت راج لنکا سٹھ تیاگی۔ ہوہی جو کر کیٹ ابھاگی
پُنی کہہ بھالو کیس کٹکائی۔ کٹھن کال پریرت چل آئی

مورکھ نے راج کرتے ہوئے لنکا کو تیاگ دیا۔ اب وُہ بھی ریچھ بانروں کے ساتھ بدنصیب گھُن کا کیڑا بنے گا۔ (ارتھات جیسے جَو کے ساتھ گھُن بھی پس جاتا ہے ویسے ہی ریچھ بندروں کے ساتھ وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور ریچھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔ جو کھیانک موت کے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہہ کے جیون کر رکھوارا۔ بھیئو مردل چیت سندھو بچارا
کہُہ تپسنہہ کے بات بہوری۔ جنہہ کے ہردے تراس اتی موری

اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمندر بیچارہ بن گیا ہے (ارتھات اب تک راکششوں نے اُس بانر سینا کو ڈکار جانا تھا۔ اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی رکاوٹ کی وجہ سے راکشس اُنہیں کھا نہ سکے) پھر اُن دونو تپسیوں بھائیوں کا حال چال سُناؤ جن کے من میں دن رات میرا بڑا ہی ڈر بنا رہتا ہے۔

کی بھئی بھینٹ کہ پھر گئے شرون سُجس سُن مور
کہسی نہ رپُو دل تیج بل بہت چکیت چیت تور

اُن سے تمہاری بھینٹ ہوئی یا وہ کانوں سے میرے پرتاپ کو سُن کر ہی لوٹ گئے تو دشمن کی فوج کے تیج اور بل کا سماچار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھبرایا ہوا جان پڑتا ہے۔

ناتھ کرپا کر پوچھیہو جیسیں۔ مانہو کہا کرودھ تج تیسیں
ملا جائے جب انج تمہارا۔ جاتہیں رام تلک تیہی سارا

جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ آپ نے جیسے کرپا کر کے پوچھا ہے۔ ویسے ہی کرودھ کو شانت کر کے میرے بچنوں پر وشواس

No. 1286

सेत बन्धन

S. S. Brijbasi & Sons
Bombay-3

جب آپکا چھوٹا بھائی بھبیشن شری رام جی سے جا کر ملا۔ تب اُس کے پہنچتے ہی شری رام جی نے اُس کو لنکا کا راج تلک کر دیا۔

راون دوت ہم ہی سُن کانا۔ کپتہہ باندھ دینہے دُکھ نانا
شروَن ناسکا کاٹیں لاگے۔ رام سپتھ دینہیں ہم تیاگے

جونہی بانروں نے سُنا کہ ہم راون کے جاسوس ہیں۔ توں ہی اُنہوں نے ہمیں پکڑ کر طرح طرح کے کشٹ دیئے۔ پھر وہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی کی قسم دلانے پر انہوں نے ہم کو چھوڑا۔

پوچھہو ناتھ رام کٹکائی۔ بدن کوٹی ست برن نہ جائی
نانا برن بھالو کپی دہاری۔ بکٹانن بسال بھیے کاری

ہے ناتھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پوچھا، سو وہ تو سو کروڑوں زبانوں سے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ طرح طرح کے رنگوں کی بھالوؤں اور بانروں کی فوج ہے جو بڑے ڈراؤنی شکل والے اور وکرال شریر والے ہیں۔

جیہیں پر دہیو ہتیو سُت تورا۔ سکل کپنہہ مہہ تیہی بل تھورا
امت نام بھٹ کٹھن کرالا۔ امت ناگ بل بپل بسالا

جس بانر نے لنکا جلائی تھی اور آپکے پتر اکشے کمار کو مارا تھا وہ تو سب بانروں میں تھوڑے بل کا بندر ہے۔ بیشمار نام والے بڑے ہی وکرال بھیانک اور سخت جان یودھا ہیں۔ اُن میں بے شمار ہاتھیوں کا بل ہے۔ اور سب ہی بڑے بڑے قد آور ہیں۔

دوبد مینّد نیل نل انگد گد بکٹاسس
ددھی مکھ کیہری نسٹھ سٹھ جاموَنت بلراس

دوبد، مینّد، نیل، نل: انگد، بکٹاسیہ۔ ددھی مکھ، کیسری، نشٹھ، شٹھ اور جاموَنت یہ سبھی یودھا بل کی راشی ہیں۔

اے کپی سب سُگریو سمانا۔ اِنہہ سم کوٹنہہ گنے کو نانا
رام کرپا اتُلت بل تنہہ ہیں۔ ترن سمان ترے لوک ہی گنہیں

یہ سب بانر بل میں سُگریو کے سمان ہیں اور گنتی میں ان جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ان بانروں میں اتھاہ بل ہے۔ وہ لنکا تو کیا تینوں لوکوں کو تنکے کے سمان تُچھ سمجھتے ہیں۔

اس میں سُنا شروَن دسکندھر۔ پدم اٹھارہ جوتھپ بندر
ناتھ کٹک مہہ سو کپی ناہیں۔ جو نہ تمہہ ہی جیتے رن ماہیں

ہے دسکندھر! میں نے اپنے کانوں سے سُنا ہے۔ کہ اٹھارہ پدم تو اکیلے بندروں کے سیناپتی ہیں۔ ہے ناتھ! بانر سینا میں ایسا ایک بھی بندر نہیں جو آپ کو یدھ میں نہ جیت سکے۔

پرم کرودھ میجہیں سب ہاتھا۔ آئیس پے نہ دیہیں رگھوناتھا
سوکھہیں سندھو سہت جھکھ بیالا۔ پورہیں نہ تو بھر کدھر بسالا

بانر بڑے کرودھ سے ہاتھ مل رہے ہیں کہ شری رگھوناتھ جی ہمیں آگیا نہیں دیتے۔ جو آگیا پاویں تو اس سمندر کو مچھلیوں سانپوں سمیت سُکھا ڈالیں یا بڑے بڑے پربتوں سے اس سمندر کو بھر کر پُور دیویں۔

مرد گرد ملو ہیں دس سیسا۔ ایسے بچن کہیں سب کیسا
گرجہیں ترجہیں سہج اسنکا۔ مانہو گرسن چہت ہی لنکا

اور راون کو مسل کر خاک میں ملا دیں گے سب بانر ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں سب سبھاؤ سے ہی نڈر ہیں۔ گرجتے ہیں للکارتے ہیں۔ مانو آپکی لنکا کو نگل ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سُور کپی بھالو سب پُنی سر پر پربھو رام
راون کال کوٹی کہہ جیت سکہیں سنگرام

سب بانر اور ریچھ سبھاؤ سے ہی شور ویر ہیں۔ پھر اُنکے سر پر شری رام چندر جی ہیں۔ ہے راون! وہ یدھ میں کروڑوں کالوں کو بھی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج بل بدھی بپُلائی۔ سیش سہس ست سکہیں نہ گائی
سک سر ایک سوکھ ست ساگر۔ تو بھرات ہی پوچھیو نے ناگر

شری رام جی کے تیج اور بل بدھی کی مہما کا ورنن تو لاکھوں شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے سینکڑوں سمندروں کو سکھا سکتے ہیں۔ پر مریادا پرشوتم شری رام جی نے مریادا کی رکھشا کے لئے آپ کے بھائی بھبیشن جی سے پوچھا۔

تاس بچن سن ساگر پاہیں۔ مانگت پنتھ کرپا من ماہیں
سنت بچن بہسا دس سیسا۔ جوں اس متی سہائے کرت کیسا

بھبیشن جی کے بچن سن کر شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ ان کے من میں کرپا بھری ہے۔ جس کے کارن وہ سمندر کی ہستی کو ملیامیٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے بچن سن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ جب انکی ایسی بدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سہج بھیرو کر بچن درڑھائی۔ ساگر سن ٹھانی مچلائی
موڑھ مرشا کا کرسی بڑائی۔ رپو بل بدھی تھاہ میں پائی

سبھاو سے ہی بانر دل بھبیشن کے بچنوں پر وشواس کر کے انہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے۔ ارے موڑھ! چپ رہ۔ فضول کیوں انکی بڑائی کرتا ہے! بس میں نے دشمن کی بل اور بدھی کو جان لیا ہے۔

سچو سبھیت بھبیشن جاکیں۔ بجے بھوتی کہاں جگت تاکیں
سن کھل بچن دوت رس باڑھی۔ سمے بچار پتر کا کاڑھی

جس کا بھبیشن جیسا ڈرپوک منتری ہو۔ اسے دنیا میں فتح و نصرت کہاں! دشٹ راون کے بچن سن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ آیا اس نے موقع غنیمت جان کر لچھمن جی کی چٹھی نکالی۔

رامانج دینہی یہ پاتی۔ ناتھ بچائے جڑاوہو چھاتی
بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو بول سٹھ لاگ بچاون

اور اس چٹھی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہے ناتھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی نے آپکو چٹھی بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کیجئے۔

راون نے ہنس کر اس چٹھی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو بلا کر وہ مورکھ اسے پڑھوانے لگا۔

باتنہہ منہہ ہی رجھائے سٹھ جن گھالسی کل کھیس
رام برودھ نہ ابرسی شرن بشنو اج ایس

اس چٹھی میں لکشمن جی نے راون کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ اے مورکھ! باتوں باتوں میں ہی من میں پھول کر تو اپنے کل کا ستیاناش نہ کر۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تو برہما وشنو اور شو جی کی شرن گئے بھی نہیں بچنے پائے گا۔

کی تج مان انج اوپر بھو پد پنکج بھرنگ
ہوہیں کہ رام سرانل کھل کل سہت پتنگ

یا تو ابھیمان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھبیشن کی طرح پربھو شری رام جی کی شرن میں آکر ان کے چرن کملوں کا بھونرا بن جا۔ اور نہیں تو ہے دشٹ! رام جی کی بان روپی پرچنڈ جوالا میں اپنے پریوار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سنت سبھے من مکھ مسکائی۔ کہت دسانن سب ہی سنائی
بھومی پرا کر گہت اکاسا۔ لگھو تاپس کر باگ بلاسا

چٹھی کے مضمون کو سنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن بظاہر مسکراتا ہوا وہ اپنی سبھا کو سنا کر کہنے لگا۔ کہ جیسے کوئی پرتھوی پر پڑا ہوا آکاش کو باتوں سے ڈینگیں مار کر پکڑنا چاہتا ہو ویسے ہی چھوٹا تپسوی "چھوٹا منہ بڑی بات کرتا ہے"۔

کہہ سک ناتھ ستیہ سب بانی۔ سمجھہو چھاڑ پرکرت ابھیمانی
سنہو بچن مم پرہر کرودھا۔ ناتھ رام سن تجہو ورودھا

شک جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ! جو کچھ چٹھی میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ آپ اپنے سبھاوک ابھیمان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے وچار کیجئے۔ میرے بچن سنئے اور کرودھ کو تیاگ دیجئے ہے ناتھ! شری رام جی کے ساتھ ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔

اتی کومل رگھوبیر سبھاؤ۔ جدپی اکھل لوک کر راؤ

ملت کبہ یا تمھ پر پربھو کر بہی۔ ارُ ابرادھ نہ اکیئو دھر یہی

اگرچہ شری رگھو بیر جی سارے لوگوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی اُنکا سبھاو بے حد نرم ہے۔ ملتے ہی پربھو آپ پر کرپا کریں گے۔ اور اپنے من میں آپ کے ایک اپرادھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنک سُتا رگھوناتھ ہی دیجئے۔ اتنا کہا مور پربھو کیجے

جب تیہیں کہا دین بید ہی۔ چرن پر ہار کینہہ سٹھ تبہی

جانکی جی کو شری رگھوناتھ جی کو دے دیجئے۔ ہے پربھو! میری اس بنیتی کو مان لیجئے۔ جب اس جاسوس نے جانکی جی کو دینے کو کہا۔ تب دُشٹ راون نے اس کو لات ماری۔

نائے چرن سر چلا سو تہاں۔ کرپا سندھ رگھونایک جہاں

کر پرنام نج کتھا سنائی۔ رام کرپا اپنی گتی پائی

وہ راون سے ٹھوکریں کھا کر وبھیشن کیطرح اُس کے چرنوں میں سر جھکا کر وہاں چلا جہاں شری رگھوناتھ جی تھے۔ اُن کو پرنام کرکے اس نے سب اپنی کتھا سنائی۔ اور شری رام جی کی کرپا سے اپنے پوروجنم کے منی کے سروپ کو پاکر آتم گتی پائی۔

رشی اگست کیں ساپ بھوانی۔ راچھس بھیو رہا منی گیانی

بندی رام پد بار ہیں بارا۔ منی نج آشرم کہنہ پگ دھارا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! وہ جاسوس گیان وان منی تھا۔ اگست رشی کے شاپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کرکے وہ دوبارہ منی ہو کر اپنے آشرم کو چلا گیا۔

بنے نہ مانت جلدھی جڑ گئے تین دن بیت

بولے رام سکوپ تب بھئے بنو ہوئے نہ پریت

اِدھر سمندر سے راستے کے لئے پرارتھنا کرتے بھگوان شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمندر بنتی نہیں مانتا۔ تب شری رام جی غصے سے بول اٹھے۔ کہ ڈر کے بغیر پریتی نہیں ہوتی۔

(ارتھات جڑ جیو ڈر کے مارے ہی پریم کیا کرتے ہیں نہیں تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔)

لچھمن بان سراسن آنو۔ سوشوں بارِدھی بسکھ کرسانو

سٹھ سن بنئے کُٹل سن پریتی۔ سہج کرپن سن سُندر نیتی

ہے لکشمن! میرا دھنش بان لاؤ۔ میں اگنی بان سے ابھی سمندر کو سکھا ڈالوں گا۔ مورکھ سے بنیتی۔ کُٹل سے پریتی، سبھاؤ سے ہی کنجوس کو فراخدلی کا اُپدیش دینا۔

ممتا رت سن گیان کہانی۔ اتی لوبھی سن برتی بکھانی

کرودھی ہی سم کامی ہری کتھا۔ اوسر بیج بئیں پھل جتھا

موہ ممتا میں ڈوبے ہوئے پرش سے گیان اُپدیش کرنا۔ مہالالچی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کرودھی سے شانتی کا اپدیش کہنا۔ اور کامی پُرش سے بھگوان کی کتھا کہنا یہ سب بنجر کھیت میں بیج ڈالنے کے سمان نشپھل جاتے ہیں۔

اس کہہ رگھوپتی چاپ چڑھاوا۔ یہ مت لچھمن کے من بھاوا

سندھانیئو پربھو بسکھ کرالا۔ اٹھی اودھی ار انتر جوالا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے دھنش چڑھایا۔ یہ بات لکشمن جی کے من کو بہت بھائی۔ جوں ہی شری رام جی نے دھنش پر اگنی روپ بھیانک بان چڑھایا۔ توں ہی سمندر کے ہردے میں اگنی کی جوالا اٹھی۔

مکر اُرگ جھش گن اکلانے۔ جرت جنتو جل نِدھی جب جانے

کنک تھار بھر منی گن نانا۔ بپر روپ آئیو تج مانا

مچھ۔ سانپ اور مچھلیوں کے گروہ تڑپ اٹھے جب سمندر نے اپنے ہردے میں بسنے والے جیوؤں کو اگنی سے جلتے ہوئے دیکھا۔ تب وہ سونے کے تھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر اہنکار چھوڑ کر برہمن کا روپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

کاٹہیں پئے کدری پھرے کوٹ جتن کوؤ سینچ

بنئے نہ مان کھگیس سنو ڈاٹہیں پئے نو نیچ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی سنئے۔ چاہے کوئی کروڑوں

اپائے کرکے کیلے کے پیڑ کو سینچتا پھرے لیکن وہ تو کاٹنے پر ہی پھلتا پھولتا ہے۔ نیچ بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈانٹنے سے ہی جھکتا ہے (ارتھات سختی کرنے پر ہی سیدھی راہ پر آتا ہے)

سبھے بندھو گہہ پد پر ہو کیرے۔ چھمہو ناتھ سب اوگن میرے
گگن سمیر انل جل دھرنی۔ انہہ کی ناتھ سہج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پربھو کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! آکاش، ہوا، اگنی، جل اور پرتھوی۔ ان پانچوں مہا بھوتوں کی کرنی تو سبھاؤ سے ہی جڑ ہے۔

تب پریرت مایا اپجائے۔ سرشٹی ہیتو سب گرنتھن گائے
پربھو آئیس جیہی کہہ جس اہئی۔ سو تیہی بھانتی رہیں سکھ لہئی

آپکی پریرنا سے مایا نے ان پانچوں بھوتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ پانچوں ہی جڑ سرشٹی کے کارن کہے گئے ہیں۔ ایسا ہی سبھی گرنتھوں کا مت ہے۔ جس کے لئے آپکی جیسی آگیا ہے وہ اسی پرکار رہ کر ارتھات آپکی آگیا انوسار اپنا جیون گذارتا ہوا سکھ پاتا ہے

پربھو بھل کینہہ موہی سکھ دینہی۔ مرجادا پنی تمہری کینہی
ڈھول گنوار سودر پسو ناری۔ سکل تاڑنا کے ادھیکاری

پربھو نے اچھا کیا جو مجھے شکشا دی لیکن ہے پربھو! جیووں کا سبھاؤ بھی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول۔ گنوار شودر پشو اور استری یہ سب سزا کے ہی ادھیکاری ہیں۔

بہت سے شخص جو اس چوپائی کے اصلی معنوں پر دھیان نہیں دیتے۔ تلسی داس جی پر ناری جاتی کا اپمان کرنے کا دوش لگاتے ہیں۔ لیکن یہ اُن کا دوش لگانا ویرتھ ہے۔ کیونکہ اس چوپائی سے کوی اپنی آر سے تلسی کا مت پرگٹ نہیں کرتے بلکہ وہ تو جڑ سمندر کے مکھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی مورکھ جاتیوں کا ایسا مت ہے۔ آریہ جاتی کا نہیں۔

پربھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اترے ہی کٹک نہ موری بڑائی
پربھو آگیا اپیل شرتی گائی۔ کروں سو بیگ جو تمہہ ہی سوہائی

پربھو کے پرتاپ سے میں سوکھ جاؤں گا۔ اور آپکی فوج پار اُتر جائے گی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہیگی۔ تو بھی ہے پربھو آپکی آگیا اٹل ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔ اب آپکو جو اچھا لگے۔ میں فوراً ہی وہی کروں۔

سنت بنیت بچن اتی کہہ کرپال مسکائے
جیہی بدھی اترے کپی کٹک سو کہہو اپائے

سمندر کے ایسے آرت بچن سن کر کرپالو شری رام جی نے مسکرا کر کہا۔ ہے تات! جس طرح بانروں کی فوج پار اُتر جائے وہ ڈھنگ بتلائیے۔

ناتھ نیل نل کپی دو بھائی۔ لرکائیں رشی آسش پائی
تنہہ کے پرس کئیں گری بھارے۔ ترہیں جلدھی پرتاپ تمہارے

سمندر نے کہا۔ ہے سوامی! نل اور نیل دو بانر بھائی ہیں۔ انہوں نے بچپن میں ہی رشی سے آشیرواد پایا تھا۔ وہ جس بھی بھاری سے بھاری پہاڑ کو چھوڑ دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے سمندر پر تر جائے گا

میں پنی اُر دھر پربھو پربھتائی۔ کریہوں بل انومان سہائی
ایہی بدھی ناتھ پیودھی بندھائیے۔ جیہیں یہ سجس لوک تہن گائیے

میں آپکی مہما کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے اپنی شکتی انوسار آپکی جہاں تک ہو سکے سہائتا کروں گا۔ اس پرکار ہے ناتھ! اس سمندر کے اوپر پل بندھوائیے۔ جس سے تینوں لوک میں آپکا سندر یش گایا جاوے۔

ایہیں سر مم اتر تٹ باسی۔ ہتہو ناتھ کھل نر اگھ راسی
سن کرپال ساگر من پیرا۔ ترتہیں ہری رام رن دھیرا

اس بان سے میرے دکھنی کنارے پر بسنے والے پاپیوں کے راشی دشٹ منشوں کا ناش کیجئے کرپالو بھگوان رن دھیر شری رام جی نے سمندر کے من کی پیڑا کو سن کر اُسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھی رام بل پورش بھاری۔ ہرش پیونِدھی بھیو سکھاری
سکل چرت کہہ پربھوہی سناوا۔ چرن بندی پاتھودھی سدھاوا

شری رام کے بھاری بل اور پراکرم کو دیکھ کر سمندر بہت ہی پرسن ہو گیا۔ اُن دشٹوں کا سارا حال پربھو کو سنا کر اُنکے چرنوں میں پرنام کر کے سمندر چلا گیا۔

تج بھون گوتیو سندھو شری رگھوپتی ہی یہ مت بھایو
یہ چرت کلی مل ہر جتھا متی داس تلسی گایو
سکھ بھون سنسیہ سمن دون بشاد رگھوپتی گن گنا
تج سکل آس بھروس گاوہی سنہی سنتت سٹھ منا

سمندر اپنے گھر چلا گیا۔ شری رگھوناتھ جی کو اس کی یہ صلاح بہت اچھی لگی۔ یہ چرتر کلجگ کے پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اسے تلسی داس نے اپنی بدھی کے انوسار گایا ہے۔ سکھ کے دھام، سندیہ کا ناش کرنیوالے ہو، کلیشوں کو دور کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے سموہ کو ہے مورکھ من! تو سب آشا اور بھروسے کو چھوڑ کر سدا گا اور سن۔

سکل سمنگل دایک رگھوناتھ گن گان
سادر سنہیں تے ترہیں بھو سندھو بنا جل جان

شری رگھوناتھ جی کا گن گان سارے سندر منگلوں کا داتا ہے۔ جو اسے آدر کے ساتھ سنینگے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم مرن سنسار ساگر سے تر جائینگے۔

ماس پارائن چوبیسواں وشرام پانچواں سوپان سماپت ہوا۔ سندر کانڈ سماپت!

چھٹا سوپان

لنکا کانڈ

رام کام اری سویم بھو بھجے ہر کم کال میتیھ سنگھم
یوگیندرم گیان گمیم گن ندھم اجتم نرگنم نروکارم
مایا تیتم سریشم کھل بدھ نرتم برہم ورند یکدوم
بندے کندا ودا تم سر سیج نینم دیوم ارویش روپم

کام دیو کے شترو شری شو جی جن کی سیوا کرتے ہیں، جو بھے کو ہرنے والے ہیں۔ کال روپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر روپ، یوگیوں کے سوامی، گیان سے جاننے والے گنوں کی کھان، اجے نرگن نروکار، مایا سے پرے۔ دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے سنگھار میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا بنیل میگھ کے سمان سندر سروپ، کمل سے نیتر والے اور پرتھوی کے راجہ کے روپ میں پرم دیو شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شنکھ اندو آبھم اتیو سندرتنم شاردول چرم امبرم
کال ویال کرال بھوشن دھرم گنگا ششانک پریم
کاشی ایشم کلی کلمش اوگھ شمنم کلیان کلپدرمم
نومی اڈیہم گریجا پتم گن ندھم کندیہم شنکرم

شنکھ اور چندرما کی چمک کے سمان بہت ہی سندر شریر والے، شیر کی کھال کا بستر دھارن کرنے والے کال کے سمان ڈراؤنے سانپوں کو گہنوں کی طرح پہننے والے، گنگا اور چندرما کے پریمی۔ کاشی کے سوامی۔ کلیگ کے پاپوں کے سموہ کا ناش کرنیوالے۔ کلیان کے کلپ برکش، استتی کرنے یوگیہ، پاربتی جی کے پتی۔ گنوں کی کھان۔ کام دیو کا ناش کرنے والے شری شو جی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

یہ دواتی ستام شمبھو کیو لیم اپی ڈر لبھم
کھلا تام ڈنڈ گرت دیو سو شنکر شم تنوت مے

جو سیتہ پرشوں کو بہت کٹھنتا سے پرایت ہونے والی کیولیہ مکتی تک کو دے ڈالتے ہیں۔ اور جو دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں. وہ شبوجی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پرمانو جگ برش کلپ سر چنڈ
بھجسی نہ من تیہی رام کو کال جاسُ کو ڈنڈ

لو (کال کی بہت تھوڑا ماترا یعنی) نمیش (آنکھ جھپکنے تک کا کال) پرمانو جگ اور کلپ جن کے پرچنڈ بان ہیں. اور کال جن کا دھنش ہے. بے من! تو اُن شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا!

سندھو بچن سُن رام سچو بول پربھو اس کہہ ہو
اب بلمبُ کیہی کام کرہو سیتو اُترے کٹک

سمندر کے بچن سُن کر پربھو شری رام جی نے منتریوں کو بلا کر کہا. کہ دیر کس لئے کر رہے ہو! پل تیار کرو. تاکہ فوج پار اُترے.

سُنہو بھانو کل کیتو جاموَنت کر جور کہہ
ناتھ نام تو سیتو نر چڑھ بھو ساگر ترہیں

تب جاموَنت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھو کل کی کیرتی بڑھانے والے پربھو! سُنئے. ہے ناتھ! پل تو آپ کا پوتر نام ہے جس پر چڑھ کر منش جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار ہو جاتا ہے.

یہ لگھو جلدھی ترت کت بارا. اس سُن پنی کہہ پون کمارا
پربھو پرتاپ بڑوانل بھاری. سوشیو پرتھم پیونِدھی باری

پھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی؛ ایسا سُن کر پھر ہنومان جی نے کہا. کہ پربھو کا پرتاپ بھاری بڑوانل (سمندر کی آگ) ہے. جس نے پہلے ہی سمندر کے جل کو سکھا دیا ہے.

تو رِپو ناری رُدن جل دھارا. بھریو بہوری بھیو تیہیں کھارا
سُن اتی اُکتی پون سُت کیری. ہرشے کپی رگھو پتی تن ہیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپ کے دشمنوں کی استریوں کے آنسوؤں کی دھارا سے پھر بھر گیا. اسی لئے یہ کھارا بھی ہو گیا. ہنومان جی کے اس ادبھُت النکار کو سُن کر بانر شری رگھو ناتھ جی کی طرف دیکھ کر پرسنّ ہو گئے.

جاموَنت بولے دوؤ بھائی. نل نیل ہی سب کتھا سنائی
رام پرتاپ سمر من ماہیں. کرہو سیتو پریاس کچھ ناہیں

جاموَنت نے نل اور نیل دونو بھائیوں کو بلا کر اُنہیں ساری کتھا کہہ سُنائی. اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے پل تیار کرو. تمہیں کچھ تکلیف بھی اُٹھانی نہیں پڑیگی.

بول لئے کپی نکر بہوری. سکل سُنہو بنتی کچھ موری
رام چرن پنکج اُر دھر ہو. کوتک ایک بھالو کپی کرہو

پھر اُنہوں نے بانروں کے گروہ کو بلا لیا اور کہا کہ آپ سب لوگ میری کچھ بنتی سُن لیجئے! اور اپنے من میں شری رام جی کے چرن کملوں کا دھیان دھر لیجئے. اور سب ریچھ اور بانر ایک تماشہ کیجئے.

دھاوہو مرکٹ بکٹ برو تھا. آنہو بٹپ گرنہ کے جو تھا
سُنی کپی بھالو چلے کر ہو ہا. جے رگھو بیر پرتاپ سموہا

ہے وکٹ بانروں کے جھنڈو! آپ سب دوڑ جاؤ اور درختوں اور پربتوں کو اکھاڑ لاؤ. یہ سُن کر بانر اور بھالو شری رگھو ناتھ جی کے پرتاپ سموہ کی جے پکارتے ہوا ہا کرتے ہوئے چلے.

اتی اُتنگ گری پادپ لیلا ہیں لیہیں اُٹھائے
آن دیہیں نل نیل ہی رچہیں تے سیتو بنائے

بانر اور ریچھوں کے گروہ جھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح درختوں اور اونچے پربتوں کو اُکھاڑ کر اُٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو دیتے ہیں. وہ انہیں اچھی طرح ترتیب دے کر سندر پل بناتے ہیں.

سَیل بِسال آن کپی دیہیں. کندک اِو نل نیل تے لیہیں
دیکھ سیتو اتی سُندر رچنا. بہسی کرپانِدھی بولے بچنا

بانر بڑے بڑے بھاری پربت لا کر دیتے ہیں. اور نل نیل گیند

کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ پل کی بے حد سُندر بناوٹ کو دیکھکر کرپا ندھان شری رام چندر جی ہنس کر بچن بولے۔

پرم رمیہ اُتّم یہ دھرنی۔ مہما انت جائے نہیں برنی
کریہوں ایہاں سنبھو تھاپنا۔ مورے ہردے پرم کلپنا

یہاں کی زمین بڑی ہی سُندر ہے۔ اس کی بے حد بڑائی کا بیان نہیں ہو سکتا۔ میرے ہردے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے۔ کہ میں یہاں شیو جی کی ستھاپنا کروں۔

سُن کپیس بہو دُوت پٹھائے۔ مُنی بر سکل بول لے آئے
لنگ تھاپ بدھی وت کر پوجا۔ سو سمان پریہ موہی نہ دوجا

یہ سُن کر بانر راج سُگریو نے بہت سے دُوت بھیجے۔ وہ سب چیدہ چیدہ مُنیوں کو لے آئے۔ شیو لنگ کی پوجا کر کے ودھی انوسار اس کا پوجن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی نے کہا۔ کہ شیو جی کے سمان مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے۔

سیو دروہی مم بھگت کہاوا۔ سو نر سپنے ہوں موہی نہ پاوا
سنکر بمکھ بھگتی چہہ موری۔ سو نارکی موڑھ متی تھوری

جو شیو جی سے ویر بھاو رکھتا ہوا میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ سپنے میں بھی مجھے نہیں پا سکتا۔ شیو جی سے بمکھ ہو کر جو میری بھگتی چاہتا ہے۔ وہ نرک گامی مُورکھ اور تھوڑی عقل کا مالک ہے۔

سنکر پریہ مم دروہی سیو دروہی مم داس
تے نر کرہیں کلپ بھر گھور نرک مہہ باس

جن کو شیو جی پریہ ہیں اور مجھ سے ویر بھاو رکھتے ہیں یا جو میرے سیوک ہیں اور شیو جی سے ویر بھاو رکھتے ہیں۔ ایسے منش کلپ بھر گھور نرک میں پڑے سڑتے ہیں۔

جے رامیسور درسن کریہیں۔ تے تن تج مم لوک سدھریہیں
جو گنگا جل آن چڑھائیہی۔ سو ساجُجیہ مُکتی نر پائیہی

جو منش اس رامیشور جی کا درشن کرینگے۔ وہ شریر چھوڑ کر میرے لوک کو جائیں گے۔ اور جو گنگا جل لا کر اس پر چڑھائیں گے۔ وہ منش مجھے ابھن بھاؤ سے پراپت ہو جائیں گے۔

ہوئے اکام جو چھل تج سیہی بھگتی موری تیہی سنکر دیہی
مم کرت سیتو جو درسن کریہی۔ سو بنو شرم بھو ساگر تریہی

جو نشکام بھاؤ سے چھل کپٹ چھوڑ کر شدھ من سے شری رامیشور جی کی سیوا کرینگے۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے۔ اور جو میرے بنائے ہوئے پل کا درشن کریگا۔ وہ بنا کسی محنت کے جنم مرن سنسار ساگر سے پار ہو جائے گا۔

رام بچن سب کے جیہ بھائے۔ مُنی بر نج نج آشرم آئے
گرجا رگھوپتی کے یہ ریتی۔ سنتت کرہیں پرنت پر پریتی

شری رام جی کے بچن سب کے من کو بھائے۔ اس کے بعد مُنی شریشٹھ سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شیو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! شری رگھو ناتھ جی کی یہ ریتی ہے۔ کہ وہ سدا شرناگتوں سے پریم کرتے ہیں۔

باندھا سیتو نیل نل ناگر۔ رام کرپا جسُ بھئیو اُجاگر
بوڑہیں آن ہی بورہیں جیہیں۔ بھئے اُپل بوہت سم تیہیں

ماہر فن نل اور نیل نے پل باندھا۔ شری رام جی کی کرپا سے اُنکا یہ نرمل یش سب جگہ پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈوبتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ڈبو دیتے ہیں۔ (ازلقات جن کا سبھاوک خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈبونا ہے) وہ پتھر جہاز کے سمان ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دوسروں کو پار لے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وچتر لیلا ہے۔

مہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ پاہن گُن نہ کپنہہ کی کرنی

یہ تو نہ سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گُن ہے اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھو بیر پرتاپ تے سندھو ترے پاکھان
تے متی مند جے رام تج بھجہیں جائے پربھو آن

شری رگھو ناتھ جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر

تیر گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر جو کسی دوسرے سوامی کو جا کر بھجتے ہیں۔ وہ مورکھ ہیں۔

باندھ سیتو اتی سدرڑھ بناوا۔ دیکھ کرپا ندھی کے من بھاوا
چلی سین کچھ برنی نہ جائی۔ گرجہیں مرکٹ بھٹ سمودائی

نل اور نیل نے بڑا ہی مضبوط پل باندھا کرپا ندھان شری رام جی اسے دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ سینا پل پر چلنے لگی۔ اس کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بانر یودھاؤں کے دل کے دل گرج رہے ہیں۔

سیتو بندھ ڈھگ چڑھ رگھورائی۔ چتو کرپال سندھو بہتائی
دیکھن کہنہ پربھو کرونا کندا۔ پرگٹ بھئے سب جل چر بندا

کرپالو شری رام جی سیتو (پل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سمندر کی پھیلاوٹ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے مول پربھو رام جی کو دیکھنے کیلئے سب جل میں رہنے والے جیو جنتوؤں کے گروہ جل کی سطح پر آ کر پرگٹ ہو گئے۔

مکر نکر نانا جھش بیالا۔ ست جوجن تن پرم بسالا
السیو ایک تنہہ ہی جے کھاہیں۔ ایکنہہ کیں ڈرتے پی ڈیراہیں

بہت طرح کے مگر مچھ، گھڑیال، مچھلیاں اور سانپ تھے۔ جن کے سو سو یوجن کے بہت بڑے وشال شریر تھے۔ کچھ ان میں ایسے بھی جل چر تھے جو ان کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے ڈر سے تو یہ بھی ڈر رہے تھے۔

پربھو ہی بلوکہیں ٹرہیں نہ ٹارے۔ من ہرشت سب بھئے سکھارے
تنہہ کی اوٹ نہ دیکھئے بارے۔ مگن بھئے ہری روپ نہاری

وہ سب پربھو کے درشن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں۔ سب کے من پرسن ہیں۔ اور سب ہی سکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چھائے ہوئے ہیں کہ ان کی اوٹ میں جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھگوان کا روپ دیکھ کر آنند میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹک پربھو آئس پائی۔ کو کہہ سک کپی دل بپلائی

پربھو شری رام جی کی آگیا پا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا کی بے شمار تعداد کا ورنن کون کر سکتا ہے۔؟

سیتو بندھ بھئے بھیر اتی کپی نبھ پنتھ اڑاہیں
اپر جل چر نہہ اوپر چڑھ چڑھ پار ہی جاہیں

پل پر بڑی بھاری بھیڑ ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں اڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بڑے بھاری شریر والے جل چر جیووں کی پیٹھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔

اس کوتک بلوک دوؤ بھائی۔ بہنسی چلے کرپال رگھورائی
سین سہت اترے رگھو بیرا۔ کہہ نہ جائے کپی جوتھپ بھیرا

کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی اپنے بھائی لکشمن جی سہت یہ تماشہ دیکھ کر ہنستے ہوئے چلے۔ شری رگھو بیر جی سینا سمیت پار ہو گئے۔ بانر دل کے یودھاؤں اور سینا سالاروں کی اتنی بھیڑ بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

سندھو پار پربھو ڈیرا کینہا۔ سکل کپنہہ کہنہ آئس دینہا
کھاہو جائے پھل مول سہائے۔ سنت بھالو کپی جہنہ تہنہ دھائے

پربھو شری رام جی نے سمندر کے پار ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر سب بانروں کو آگیا دی کہ جا کر سندر پھل پھول کھاؤ۔ یہ سنتے ہی ریچھ بانر ادھر ادھر کو دوڑے۔

سب ترو پھرے رام ہت لاگی۔ رت اروکرت کال گتی تیاگی
کھاہیں مدھر پھل بٹپ ہلاویں۔ لنکا سنمکھ سکھر چلاویں

شری رام جی کی بھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب درخت موسم بے موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر پھل پھولوں سے لد گئے۔ بانر دل میٹھے میٹھے پھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں کو ہلا رہے ہیں اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لنکا کی طرف پھینک رہے ہیں۔

جہنہ کہنہ پھرت نسا چر پاویں۔ گھیر سکل بہہ ناچ نچاویں
دسنن کاٹ ناسکا کانا۔ کہہ پربھو سجس دیہیں تب جانا

اِدھر اُدھر گھومتے اگر اُن کو کوئی راکشس مل جاتا ہے۔ تو وہ اُسے سارے مل کر گھیر کر خوب ناچ نچاتے ہیں۔ دانتوں سے اُسکے کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شری رام جی کی بڑائی کا واسطہ دیتے ہیں تب اُن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

جنہہ کر ناسا کان نپاتا۔ تنہہ راون ہی کہی سب باتا
سُنت شرون بارِدھی بندھانا۔ دس مُکھ بول اُٹھا اکلاتا

جن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے اُنہوں نے جا کر راون سے سب حال کہہ سُنایا۔ سمندر میں پل بندھ جانے کی خبر کانوں سے سُن کر راون تڑپ اُٹھا۔ اور اپنے دسوں مکھوں سے بول اُٹھا۔

باندھیو بن نِدھی نیر نِدھی جلدھی سندھو بارِیش
ستیہ تویَندھی کمپتی اُودھی پیودھی ندیش

بن ندھی، نیرندھی، جلدھی، سندھو بارِیش، تویندھی، کمپتی، اُودھی، پیودھی ندیش (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو کیا سچ مچ ہی باندھ لیا۔

رنج بکلتا بچار بہوری۔ ہنسی گیو گرہ کر بھے بہوری
مندودری سُنیو پربھو آیو۔ کوتکہیں پاتھودھی بندھایو

پھر اپنی ویاکلتا پر وچار کرتا ہوا ظاہر ہنستا ہوا اور بھے کو بھلا کر راون محل میں گیا۔ جب مندودری نے سُنا کہ پربھو شری رام چندر جی آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہنسی کھیل میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا ہے۔

کر گہہ پتی ہی بھون رج آتی۔ بولی پریم منوہر باتی
چرن ناٹے سر وانچل روپا۔ سنہو بچن پیا پر ہر کوپا

تب وہ ہاتھ پکڑ کر پتی کو اپنے محل میں لا کر پریم منوہر بچن بولی۔ چرنوں میں سر جھکا کر اس نے اپنا آنچل پھیلا دیا۔ (ارتھات دامن پھیلا کر بنتی کرنے لگی) اور کہا۔ ہے پران ناتھ! کرودھ کو چھوڑ دیجئے۔ اور میرے بچنوں کو سُنیئے۔

ناتھ بیر کیجے تاہی سوں۔ بدھی بل سکیے جیت جاہی سوں
تمہہی رگھوپتی انتر کیسا۔ کھل کھدیوت دن کرہی جیسا

ہے ناتھ! دشمنائی اُس سے کرنی چاہیئے جسے بدھی اور طاقت سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری رگھوناتھ جی میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا کہ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل مدھو کیٹبھ جینہیں مارے۔ مہا بیر دِتی سُت سنگھارے
جینہیں بل باندھ سہس بھج مارا۔ سوئی اوتریو ہرن مہی بھارا

جنہوں نے وشنو روپ میں مہابلوان مدھو اور کیٹبھ دیتوں کو مارا۔ باراہ اور نرسنگھ روپ میں دِتی کے پتروں ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ کا سنگھار کیا۔ اور بامن روپ میں اوتار لے کر جنہوں نے راجہ بلی کو باندھا۔ اور پرشورام کے روپ میں سہسر باہو کو مارا۔ وہ ہی بھگوان پرتھوی کا بھار دور کرنے کے لئے شری رام چندر جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تاسُ بیر دوہ نہ کیجئے ناتھا۔ کال کرم جو جاکیں ہاتھا

ہے ناتھ! جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جیو ہیں۔ اُن ایشور سے ورودھ نہ کیجئے۔

دوہا:
رام ہی سونپ جانکی ناٹے کمل پد ماتھ
سُت کہں راج سمرپ بن جائے بھجئے رگھوناتھ

شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکا کر جانکی کو اُن کے حوالے کر دیجئے اور پُتر کو راج دے کر خود بن میں جا کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کیجئے۔

ناتھ دین دیال رگھورائی۔ باگھو سنمکھ گئیں نہ کھائی
چاہئے کرن سو سب کر بیتے۔ تمہہ سُر اسُر چراچر جیتے

ہے پران ناتھ! شرن میں گئے ہوئے کو تو باگھ بھی نہیں کھاتا۔ پربھو شری رام چندر جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ پر کرپا کریں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا۔ وہ سب کچھ کر لیا۔ آپ نے سب دیوتا راکشس اور چراچر سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہہیں اس نیتی دسانن ۔ چوتھے پن جائیہی نرپ کانن
تاس بھجن کیجئے تہہنہ بھرتا ۔ جو کرتا پالک سنگھرتا

ہے دس مکھ! مہاتما لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں راجہ کو راج چھوڑ کر بن میں چلا جانا چاہیئے۔ ہے پران ناتھ۔ وہاں بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجئے۔ جو کہ سرشٹی کو پیدا کرتے ہیں۔ پالتے ہیں۔ پھر خود ہی اُن کا سنگھار کرتے ہیں۔

سوئی رگھو بیر پرنت انوراگی ۔ بھجہو ناتھ ممتا سب تیاگی
مُنی بر جتن کرہیں جیہی لاگی ۔ بھوپ راج تج ہوہیں براگی

ہے ناتھ۔ انہیں شرناگتوں کے پریمی رگھو بیر جی کا بھجن آپ سب ممتا چھوڑ کر کیجئے۔ جن کے لئے سریشٹھ مُنی جپ یوگ آدک سادھن کرتے ہیں۔ اور راجہ راج کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔

سوئی کوسلادھیس رگھو رایا ۔ آئیو کرن توہی پر دایا
جوں پیا مانہو مور سکھاون ۔ سُجس ہوئے تہتہ پُراتی پاون

وہی اودھ پتی شری رگھوناتھ جی آپ پر دیا کرنے آئے ہیں۔ ہے پران ناتھ! اگر آپ میری اس بنیتی کو مان لیں گے۔ تو تینوں لوکوں میں آپکا پرم پوتر اور سُندر یش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھر گہہ پد کمپت گات
ناتھ بھجہو رگھو ناتھ ہی اچل ہوئے اہی وات

ایسا کہہ کر مندودری نے آنکھوں میں آنسو بھر کر پتی کے چرن پکڑ کر کانپتے ہوئے شریر سے کہا۔ ہے سوامی! اگر آپ شری رگھوناتھ جی کا بھجن کریں۔ تو میرا سُہاگ اٹل ہو جائے۔

تب راون مے سُتا اُٹھائی ۔ کہے لاگ کھل نج پربھتائی
سُنو تیں پریا برتھا بھے مانا ۔ جگ جودھا کو موہی سمانا

تب راون نے مندودری کو اُٹھایا۔ اور وہ دُشٹ پھر اُس سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! سُن تو ویرتھ ہی ڈرتی ہے۔ سنسار میں میرے سمان کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔

بُرن کُبیر پَوَن جم کالا ۔ بھُج بل جتیہو سکل دِگ پالا
دیو دنج نر سب بس مورین ۔ کون ہیتو اُپجا بھے تودیں

ورُن۔ کبیر، پَون، یم اور کال ان سبھی دِگپالوں کو میں نے اپنی قوّت بازو سے جیت لیا ہے۔ دیوتے، دَیتت و مُنش سب میرے وش میں ہیں۔ پھر تمہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے۔

نانا بِدھی تیہی کہینی بجھائی ۔ سبھا بہوری بیٹھ سو جائی
مندودری ہردے اس جانا ۔ کال بسیہ اُپجا ابھیمانا

مندودری کو بہت پرکار سمجھا کر راون پھر راج دربار میں جا کر بیٹھ گیا۔ مندودری نے ہردے میں نشچے کر لیا۔ کہ کال کے وش ہونے سے پتی کو ابھیمان ہو گیا ہے۔

سبھا آئے منترن تیہیں بوجھا کرب کون بدھی رپو سے جوجھا
کہہیں سچو سُنو نشچرناہا ۔ بار بار پربھو پوچھو کاہا

راج دربار میں جا کر راون نے وزیروں سے صلاح مشورہ پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح لڑائی کرنی چاہیئے۔ منتری کہنے لگے۔ ہے راکشس راج! ہے پربھو! سُنیئے۔ آپ بار بار کیا پوچھتے ہیں۔

کہہو کون بھے کریئے بچارا ۔ نر کپی بھالو اہار ہمارا

کہئے۔ بھلا ایسا کون سا بڑا ڈر ہے جس کے کارن کہ ہم وچار کریں۔ مُنش، بندر اور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں۔

سب کے بچن شرون سُن کہہ پرہست کر جوری
نیتی برودھ نہ کرئیے پربھو منترن مہہ متی اتی تھوری

کانوں سے سب منتریوں کے بچن سُن کر راون کا پُتر پرہست ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے پربھو! نیتی کے برخلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہیئے یہ وزیر بہت ہی تھوڑی عقل کے مالک ہیں۔

کہہیں سچو سٹھ ٹھکر سوہاتی ۔ ناتھ نہ پُر آوا ایہی بھانتی
باردھی ناگھ ایک کپی آوا ۔ تاسُ چرت من مہہ سب گاوا

یہ سبھی مورکھ وزیر چاپلوسی اور خوشامد کر رہے ہیں۔ ہے ناتھ ان باتوں سے پورا نہیں پڑے گا۔ سمندر کو پھاند کر ایک ہی بندر آیا تھا۔ اُس کے کارنامے ابھی تک لوگ اپنے من میں یاد کیا کرتے ہیں۔

چھُدھا نہ رہی تمہہی تب کاہو۔ جارت نگرُ کس نہ دھر کھاہو
سُنت نیک آگیں دُکھ پاوا۔ سچون آس مت پربھو ہی سُناوا

جب بندر تمہاری خوراک ہی ہیں۔ تو جب ایک بندر بے دھڑک ہو کر ساری لنکا کو جلا رہا تھا۔ تو کیا اُس وقت تم میں سے کسی کو بھی بھوک نہ رہی تھی۔ ان وزیروں نے سوامی! آپ کو ایسی صلاح دی ہے جو سننے میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن جس سے آگے چل کر دُکھ پانا ہوگا۔

جیہیں بارِیس بندھایو ہیلا۔ اُترے اُو سین سمیت سُبیلا
سو بھنُو بھنچ کھاب ہم بھائی۔ بچن کہیں سب گال پھلائی

جنہوں نے کھیل تماشے میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا۔ اور اپنی فوج سمیت سنبیلا پربت پر ڈیرا آن جمایا۔ کہو وہ منش ہیں؟ جیسے کہتے ہو ہم کھا جائیں گے۔

تات بچن مم سُنو اتی آدر۔ جنی من گنہو موہی کر کادر
پریہ بانی جے سُنہیں جے کہہیں۔ ایسے نر نکائے جگ اہہیں

ہے تات! میرے بچنوں کو دھیان سے سُنئے۔ مجھے اپنے من میں بزدل نہ سمجھ لینا۔ سنسار میں میٹھی میٹھی باتیں کہنے اور سُننے والے پُرش بے شمار ملجاتے ہیں۔

بچن پرم ہِت سُنت کٹھورے۔ سُنہیں جے کہہیں تے نر پربھو تھورے
پرتھم بسیٹھ پٹھیو سُنو نیتی۔ سیتا دیئے کرہو پُنی پریتی

ہے پربھو! سُننے میں جو بچن کڑوے ہوتے ہوں لیکن انت میں وہ پرم ہتکاری ہوں۔ ایسے بچن کہنے والے اور سُننے والے منش سنسار میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ اب نیتی یہ ہے۔ کہ پہلے اپنے ایلچی کو بھیجئے اور پھر سیتا شری رام جی کے حوالے کر کے اُن کے ساتھ میل ملاپ کر لیجئے۔

ناری پائے پھر جاہیں جوں تو نہ بڑھائیے رار
ناہیں تو سنمکھ سمر مہی تات کریئے ہٹھ مار

اگر وہ استری کو پا کر بغیر لڑائی بھڑائی کے واپس لوٹ جائیں تب تو اُن کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ بڑھائیے۔ اگر وہ نہ لوٹیں اور لڑنے پر آمادہ ہی رہیں تو یدھ بھومی میں ڈٹ کر اُن سے لڑائی کیجئے

یہ مت جوں مانہو پربھو مورا۔ اُبھے پرکار سُجس جگ تورا
سُت سن کہہ دس کنٹھ رسائی۔ اس متی سٹھ کیہیں توہی سکھائی

ہے پربھو! اگر آپ میری اس صلاح کو مانیں گے۔ تو لوک اور پرلوک دونوں پرکار سے ہی آپکی بڑائی ہوگی۔ راون غصے میں بھر کر اپنے پُتر سے کہنے لگا۔ ارے مورکھ! تجھے ایسا اُلٹا اُپدیش کس نے دیا ہے۔!

اب ہی تے اُر سنسیہ ہوئی۔ بینو مول سُت بھیو گھموئی
سُن پِت گرا پرُش اتی گھورا۔ چلا بھون کہہ بچن کٹھورا

ابھی سے تمہارے ہردے میں بھے ہو رہا ہے! ارے نالائق! تو تو بانس کی جڑ میں گھموئی جیسا تجھ پُرش پیدا ہوا۔ پتا کے بے حد کڑوے اور سخت بچنوں کو سن کر پرہست یہ کڑوے بچن کہتا ہوا گھر کو چلا گیا۔

ہِت مت توہی نہ لاگت کیسیں۔ کال بِبس کہہ بھیشج جیسیں
سندھیا سمے جان دس سیسا۔ بھون چلیو نرکھت بھج بیسا

آپ کو بھلی صلاح ایسے ہی اچھی نہیں لگتی جیسے موت کے وش میں آتے ہوئے بیمار کو دوا نہیں لگتی۔ سندھیا کا وقت جان کر راون اپنی بیس بھجاؤں کو دیکھتا ہوا (ابھیمان سے بھرا ہوا) محل کو چلا۔

لنکا سِکھر اُوپر آگارا۔ اتی بچتر تہہ ہوئے اکھارا
بیٹھ جائے تیہیں مندر راون۔ لاگے کنّر گُن گن گاون

لنکا کی چوٹی پر ایک بہت ہی نرالا محل تھا وہاں ناچنے گانے

سا لگھاڑہ لگتا تھا راون اس محل میں جاکر بیٹھ گیا۔ کنتر اُن کے گن گن گان کرنے لگے۔

باجہیں تال پکھا ؤج بینا۔ نرتیہ کرہیں اپچھرا پر بینا

تال مرد نگ اور بین بج رہے ہیں۔ ناچ گھر میں حور الپسرائیں ناچ رہی ہیں۔

سُنا سیر ست سہرس سو سنتت کرے بلاس۔
پرم پربل رپو سیس پر تدپی سوچ نہ تراس

وہاں وہ سدا ہی سینکڑوں اندریوں کے سمان بھوگ ولاس کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے سر پر مہا بلوان دشمن کھڑا ہے۔ تو بھی نہ تو اس کو کچھ چنتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈر ہے۔

اہاں سُبیل سیل رگھو بیرا۔ اُترے سین سہت اتی بھیرا
سکھر ایک اُتنگ اتی دیکھی۔ پرم رمیہ سم سبھر بسیشی۔

ادھر سُبیل پربت پر شری رگھوناتھ جی بڑی بھاری سینا کے ساتھ اُترے، پربت کی ایک بہت اونچی دمنوہر ہموار اور صاف چوٹی دیکھ کر۔

تہنہ ترو کسلیے سمن سُہائے۔ لچھمن رچ نج ہاتھ ڈسائے
تاپر رُچر مردُل مرگ چھالا۔ تیہیں آسن آسین کرپالا

وہاں لکشمن جی نے برکشوں کے نرم نرم پتّے اور سُندر پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر بچھا دیئے۔ اُن پر سُندر اور نرم نرم مرگ چھالا بچھا دی۔ اُس آسن پر پربھو شری رام چندر جی بیٹھ گئے۔

پربھو کرت سیس کپیس اُچھنگا۔ بام دہن دسی چاپ نشنگا
دُہو کر کمل سُدھارت بانا۔ کہہ لنکیس منتر لاگ کانا

سُگریو کی گود میں پربھو اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہوئے ہیں۔ دونوں اپنے ہاتھ کملوں سے وہ اپنے بانوں کو سنوار رہے ہیں۔ اور بھبیشن اُن کے کانوں سے لگ کر آہستہ آہستہ کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

بڑ بھاگی انگد ہنومانا۔ چرن کمل چاپت بدھی نانا
پربھو پاچھیں لچھمن بیر آسن۔ کٹی نشنگ کربان سراسن

سو بھاگیہ وان انگد اور ہنومان پربھو کے چرن کملوں کو بہت طرح سے دبا رہے ہیں۔ لکشمن جی کمر میں ترکش کسے اور ہاتھ میں دھنش بان لئے بہادرانہ شان سے پربھو شری رام جی کے پیچھے بیٹھے ہیں۔

ایہی بدھی کرپا روپ گن دھام رام آسین
دھنیہ تے نر ایہیں دھیان جے رہت سدا لے لین

اس پرکار دیا، روپ اور گنوں کی کھان پربھو شری رام جی براجمان ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں۔ جو پربھو کے اس روپ میں سدا لو لگائے رہتے ہیں۔

پُورب دسا بلوک پربھو دیکھا اُدت مینک!
کہت سب ہی دیکھہو سسی ہی مرگ پتی سرس اسنگ

پُورب کی طرف پربھو شری رام جی نے چاند چڑھا ہوا دیکھا۔ تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرما کو تو دیکھو۔ کیسے شیر کی طرح بلے دھڑک ہے۔

پُورب دسی گری گہا نواسی۔ پرم پرتاپ تیج بل راسی
مت ناگ تم کنبھ بداری۔ سسی کیسری گگن بن چاری

پورب دشا روپی پربت کی گپھا میں رہنے والا یہ چندرما پرم پرتاپ وان، تیج اور بل کی راشی ہے۔ اندھکار روپی مست ہاتھی کے مستک کو کاٹ کر یہ چندرما روپی شیر آکاش روپی بن میں بلے دھڑک گھوم رہا ہے۔

بتھرے نبھ مکتاہل تارا۔ نسی سُندری کیر سنگارا
کہہ پربھو سسی مہنہ میچکتائی۔ کہہو کاہ نج نج متی بھائی

آکاش میں جو تارا گن ادھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مانو موتیوں کے سمان ہیں۔ جو راتری روپ سُندر استری کا سنگار ہیں۔ شری رام جی نے کہا۔ بھائیو! اپنی اپنی بدھی کے انوسار وچار کر کہو کہ جو یہ چندرما میں سیاہی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟

کہہ سگریو سنہو رگھورائی۔ سسی مہنہ پرگٹ بھومی کے چھائی

نا رہو را ہو سسی ہی کہہ کوئی ۔ ارتھ ہ پری سیا متا سوئی
سُگریو نے کہا ۔ ہے رگھوناتھ جی سُنئے چندرما میں پرتھوی کا سایہ دکھائی دے رہا ہے۔ کسی نے کہا ۔ چندرما کو راہو نے مارا تھا۔ وہی چوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جب بدھی رتی مکھ کینہا ۔ سار بھاگ سسی کر ہر لینہا
چھدر سو پرگٹ اندو اُر ماہیں ۔ تیہی مگ دیکھئے نبھ پرچھاہیں

کوئی کہتا ہے۔ کہ جب کام دیو کی استری کے چہرے کو برہما جی نے بنایا تب انہوں نے چندرما کے اُتم حصے کو نکال لیا۔ جس سے رتی کا مکھ تو سُندر بن گیا۔ لیکن چندرما کی چھاتی میں سوراخ ہو گیا۔ وہ سوراخ چندرما کی چھاتی میں اب تک ہے۔ اور اس کے بیچ میں سے آکاش کی کالی چھایا نظر آ رہی ہے۔

پربھو کہہ گرل بندھو سسی کیرا ۔ اتی پریہ نج اُر دینہ بسیرا
بِش سنجُت کرنِکر پسارِی ۔ جارت برہ ونت نر ناری

پربھو شری رام جی نے کہا۔ زہر چندرما کا بہت پیارا بھائی ہے۔ اس لئے چندرما نے زہر کو اپنی چھاتی میں جگہ دے رکھی ہے۔ وہ زہر سے بھی ہوئی اپنی کرنوں کے سموہ کو پھیلا کر وِیوگ سے ستائے ہوئے استری اور پُرش کو جلاتا رہتا ہے۔

کہہ ہنومنت سنہو پربھو سسی تمہار پریہ داس
تو مورت بدھو اُر بست سوئے سیامتا ابھاس

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! چندرما آپ کا پیارا سیوک ہے۔ آپ کی سُندر سانولی مورتی چندرما کے ہردے میں بسی ہے۔ وہی سانولے رنگ کی جھلک چندرما میں نظر آ رہی ہے۔

نواہن پارائن ساتواں وشرام

پون تنیہ کے بچن سن بہنسے رام سُجان
دچھن دِس اولوک پربھو بولے کرپا ندھان

پون کمار ہنومان جی کے بچن سن سرو گیہ شری رام جی ہنسے پھر دکھن کی طرف دیکھ کر کرپا ندھان شری رام جی بولے:

دیکھ بھبھیشن دچھن آسا ۔ گھن گھمنڈ دامنی بلاسا
مدھر مدھر گرجے گھن گھورا ۔ ہوئے برشٹی جن اپل کٹھورا

ہے بھبھیشن! دیکھو دکھن کی طرف گھنے بادل کیسے اُٹھے ہوئے ہیں۔ اور بجلی چمک رہی ہے۔ بادلوں کی گھنگھور گھٹا میں میٹھے میٹھے سُر سے گرج رہی ہیں۔ کہیں کٹھور اولوں کی برسات نہ ہو۔

کہت بھبھیشن سنہو کرپالا ۔ ہوئے نہ تڑت نہ بارد مالا
لنکا سکھر اُپر آگارا ۔ تہہ دسکندھر دیکھ اکھارا

بھبھیشن بولے۔ ہے کرپالو پربھو! سُنئے یہ نہ تو بجلی ہے اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے۔ لنکا کی چوٹی پر ایک محل ہے۔ وہاں دس مکھ راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے۔

چھتر میگھ ڈمبر سر دھاری ۔ سوئی جنو جلد گھٹا اتی کاری
مندودری سرون تاٹنکا ۔ سوئی پربھو جنو دامنی دمکا

ہے پربھو! راون نے سر پر جو نیلا چھتر دھارن کر رکھا ہے وہی مانو بادلوں کی نہایت کالی گھٹا ہے۔ مندودری کے کرن پھول کانوں میں ہل رہے ہیں۔ مانو وہی بجلی چمک رہی ہے۔

باجہیں تال مردنگ انوپا۔ سوئی رو مدھر سنہو سر بھوپا
پربھو مسکان سمجھ ابھیمانا۔ چاپ چڑھلئے بان سندھانا

ہے دیوتاؤں کے سوامی! اس اکھاڑے میں جو لاتعداد تال اور مردنگ بج رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی میٹھی میٹھی گرج ہے۔ راون کا ابھیمان سن کر پربھو مسکرائے انہوں نے دھنش سنبھال کر اس پر بان چڑھا لیا۔

چھتر مکٹ تاٹنک تب ہتے ایکہیں بان
سب کے دیکھت مہی پرے مرم نہ کوؤ جان

بھگوان نے ایک ہی بان سے راون کے چھتر مکٹ اور مندودری کے کرن پھول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے وہ زمین پر آپڑے۔ لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔

اس کوتک کر رام سر پربسیؤ آئے نشنگ
راون سبھا سسنک سب دیکھ مہارس بھنگ

ایسا تماشہ کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں آن گھسا۔ راون کی ساری سبھا رنگ میں بھنگ دیکھ کر سہم گئی۔

کمپ نہ بھومی نہ مرت بسیشا۔ استر سستر کچھ نین نہ دیکھا
سوچہیں سب نج ہردے مجھاری۔ اسگن بھیؤ بھینکر بھاری

نہ تو زمین کانپی اور نہ آندھی ہی چلی آنکھوں سے نہ کسی استر شستر کو ہی دیکھا۔ پھر یہ چھتر مکٹ اور کرن پھول کیسے کٹ کر گر پڑے۔ سب اپنے اپنے ہردوں میں سوچ رہے ہیں۔ کہ بڑا بھینکر اسگن ہو گیا ہے

دس مکھ دیکھ سبھا بھے پائی۔ بہسں بچن کہہ جگتی بنائی
سرہو گرے سنتت سبھ جائی۔ مکٹ پرے کس اسگن تاہی

سبھا کو سہمی ہوئی دیکھ کر دس مکھ راون ہنسا اور یکتی رچ کر یہ بچن کہنے لگا۔ کہ جس کے لئے سدا سروں کا کٹ کر گرنا بھی شبھ ہوتا رہا ہے۔ بھلا اس کے لئے مکٹ کا گرنا کیسے اسگن ہو سکتا ہے۔!

سین کرہو نج نج گرہ جائی۔ گوّنے بھون سکل سرنائی
مندودری سوچ اربسیؤ۔ جب تے شرون پورہی کھسیؤ

سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کرو۔ یہ سن کر سب نے سر جھکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے کرن پھول کٹ کر زمین پر گر پڑے تھے تب سے مندودری کے من میں بہت چنتا ہو گئی۔

سجل نین کہہ جگ کر جوری۔ سنہو پران پتی بنتی موری
کنت رام بروده پریہر ہو۔ جان منج جن ہٹھ من دھر ہو

آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راون سے کہنے لگی۔ ہے پران ناتھ! میری پرارتھنا سنئے۔ ہے پتی دیو! شری رام جی سے ویر بھاو کرنا چھوڑ دیجئے۔ انہیں سادھارن منش سمجھ کر من میں فضول ہٹھ نہ کیجے۔

بسوروپ رگھو بنس منی کرہو بچن بسواس
لوک کلپنا بید کر انگ انگ پرتی جاس

میرے ان بچنوں پر یقین کیجئے۔ کہ رگھو کل کے سرتاج شری رام جی وشو روپ بھگوان ہیں۔ وید ان کے سمبندھ میں یہ کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوک ان کا ایک ایک انگ ہے۔

پد پاتال سیس اج دھاما۔ اپر لوک انگ انگ بشراما
بھرکٹی بلاس بھینکر کالا۔ نین دواکر کچ گھن مالا

پاتال اس وراٹ بھگوان کے چرن ہیں برہم لوک سر ہے۔ اور بیچ کے لوک ان کے درمیان کے سب انگ ہیں مہا بھینکر کال ان کی جنبش ابرو ہے۔ سورج انکی آنکھ ہے بادلوں کا سمود ان کے بال ہیں۔

جاسُ گھران اسونی کمارا۔ نسی اروِ دِوس نمیش اپارا
شرون دساد س بید بکھانی۔ مارت سواس نگم نج بانی

اشونی کمار ان کی ناک ہے۔ رات اور دن مانو انکی پلکوں کا

کھولنا اور مُوندنا ہے۔ دس اطراف اُن کے کان ہیں۔ وید اُنکی بانی ہے۔ وایو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

ادھر لوبھ جم دسن کرالا۔ مایا ہاس باہو دگپالا
آنن انل امبو پتی جیہا۔ اُتپتی پالن پرلے سمیہا

لالچ اُن کا ہونٹ ہے۔ یم راج اُن کے بھیانک دانت ہیں۔ مایا اُن کی ہنسی ہے۔ دگپال بازو ہیں۔ اگنی اُن کا مُکھ ہے۔ ورن جیبھ ہے۔ پیدائش و پرورش اور فنا یہ اُن کی کریڑا ہے۔

روم راجی اسٹادس بھارا۔ استھی سیل سرتا نس جارا
اُدر اُدھی ادھگو جاتنا۔ جگ مے پربھو کا بہو کلپنا

اٹھارہ قِسم کے بے شمار نباتات اُنکے روم ہیں۔ پربت اُنکی ہڈیاں ہیں۔ ندیاں اُنکی انتڑیاں ہیں۔ سمندر پیٹ ہے نرک جنکی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ وکیشو اتر بھگوان کی اننت کلپنا ہے۔

اہنکار سو بدھی اج من سسی چت مہان
منج باس سچر اچر روپ رام بھگوان

شوجی جن کا اہنکا ہے۔ برہما بدھی ہے چندرما من ہے وشنو چت ہے۔ اُنہیں چر اچر روپ بھگوان شری رام جی نے منش روپ میں نواس کیا ہے۔

اس بچار سُنو پران پتی پربھو سن بیرو بہائے
پریتی کرہو رگھوبیر پد مم اہی وات نہ جائے

ہے پران ناتھ! سُنئے۔ ایسا وچار کر پربھو شری رام جی سے ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور اُن کے چرنوں میں پریم کیجئے۔ تاکہ میرا سُہاگ بنا رہے۔

بہنسا ناری بچن سن کانا۔ اہو موہ مہما بلوانا
ناری سبھاؤ ستیہ سب کہہیں۔ اوگن آٹھ سدا اُر رہہیں

اپنی پیاری پتنی کے بچن کانوں سے سُن کر راون ہنس کر کہنے لگا۔ اوہو! موہ کی مہما بڑی بلوان ہے۔ استری کے سبھاؤ کے بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں کہ آٹھ دوش ان کے ہردے میں سدا رہتے ہیں۔

ساہس انرت چپلتا مایا۔ بھے اببیک اسوچ ادایا
رپو کر روپ سکل تیں گاوا۔ اتی بسال بھے موہی سُناوا

ہٹھ، جھوٹ، چنچلتا، کپٹ، ڈر، اگیان ناپاک پن۔ نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سبھاؤ میں سدا بنے رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا وشو رُوپ گایا ہے۔ اور مجھ کو سُنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سو سب پریا سہج بس مورین۔ سمجھ پرا پرساد اب تورین
جانیوں پریا توری چترائی۔ ایہی بدھی کہہو موری پربھتائی

ہے پیاری۔ یہ سب چراچر وشو تو سبھاؤ سے ہی میرے وش میں ہے۔ تیری کرپا سے مجھے اب جان پڑا ہے۔ ہے پریہ! میں تیری چترائی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پرکار میری مہما کا ورنن کیا ہے۔

تو بچن ہی گوڑھ مرگ لوچنی۔ سمجھت سُکھد سُنت بھے موچنی
مندودری من مہہ اس ٹھیئو۔ پیا ہی کال بس متی بھرم بھیئو

ہے مرگ نینی! تو نے بہت ہی گوڑھ بات کہی ہے۔ جو وچار نے پر سُکھ دینے والی اور سُننے پر نڈر بنا دینے والی ہے۔ مندودری نے من میں یقین کر لیا۔ کہ کال کے وش میں ہو کر پتی دیو کی عقل ماری گئی ہے۔

(دوہا) ایہی بدھی کرت بنود بہو پرات پرگٹ دس کندھ
سہج اسنک لنک پتی سبھا گیئو مد اندھ

اس پرکار کریڑا کرتے کرتے راون کو سویرا ہو گیا۔ تب سبھاؤ سے ہی نڈر اور اہنکاری راون سبھا میں گیا۔

(سورٹھا) پھولے پھرے نہ بیت جدپی سدھا برسہیں جلد
مورکھ ہردے نہ چیت جوں گرو ملہیں برنچی سم

جیسے بادلوں کے امرت روپی جل برسانے سے بھی بیت کا پیڑ پھلتا پھولتا نہیں۔ ویسے ہی برہما جیسے مہا گیانی گرو کے گیان

اُپدیش کرنے پر بھی مورکھ کے ہردے میں گیان نہیں ہوتا۔

اہاں پرات جاگے رگھوراۓ۔ پوچھا مت سب سچو بولاۓ
کہہو بیگ کا کریئے اُپاۓ۔ جامونت کہہ پد سِر ناۓ

اے ہر سبل پریت پر صبح ہونے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور سب منتریوں کو بلا کر صلاح مشورہ پوچھنے لگے۔ کہ جلدی کیا اُپائے کیا جائے۔؟ جامونت نے شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا۔

سُنو سرگیہ سکل اُرباسی۔ بدھی بل تیج دھرم گن راسی
منتر کہہوں نج متی انوسارا۔ دوت پٹھایئے بالی کمارا

ہے سروگیہ سرو انتریامی پربھو! ہے بدھی بل تیج دھرم اور گنوں کی راشی! سنیئے! میں اپنی بدھی کے مطابق صلاح دیتا ہوں۔ میری بدھی یہ کہتی ہے۔ کہ بالی کمار انگد کو اپنی طرف سے دوت بنا کر راون کے دربار میں بھیجا جائے۔

نیک منتر سب کے من مانا۔ انگد سن کہہ کرپاندھا نا
بالی تنیہ بدھی بل گن دھاما۔ لنکا جاہو تات مم کاما

جامونت کی نیک صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔ تب کرپاندھان انگد سے کہنے لگے۔ ہے بل بدھی اور گنوں کے بھنڈار بالی کمار! ہے تات! تم میرے کام کے لئے لنکا جاؤ۔

بہت بجھاۓ تمہہی کا کہہوں۔ پرم چتر میں جانت اہہوں
کاج ہمار تاسُ ہِت ہوئی۔ رِپو سن کرہو بتکہی سوئی

بہت سمجھا بجھا کر تمہیں کیا کہوں؟ یہ جانتا ہوں کہ تم بے حد چتر ہو۔ تم جا کر راون سے وہی بات کرنا جس میں کہ اس کی بھلائی ہو اور ہمارا کاریہ سدھ ہو۔

پربھو آگیا دھر سیس چرن بندہی انگد اٹھیو
سوئی گن ساگر ایس رام کرپا جا پر کرہو

پربھو کی آگیا کو سر دھر کر اور ان کی چرن بندنا کر کے انگد اٹھا۔ اور کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کرپا ہو وہی گنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سوئم سدھ سب کاج ناتھ موہی آدر دیئو
اس بچار جب راج تن پلکت ہرشت ہیو

ہے ناتھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سدھ ہے۔ مجھے تو آپ آدر دے رہے ہیں ایسا وچار کر یوراج انگد من میں پرسن ہو گیا۔ اور اس کا شریر مارے آنند کے پلکت ہو گیا۔

بندی چرن اُردھر پربھتائی۔ انگد چلیو سبہی سِر ناۓ
پربھو پرتاپ اُر سہج اسنکا۔ رن بانکرا بالی سُت بانکا

چرنوں کی بندنا کر کے اور پربھو کی مہما کو ہردے میں دھارن کر کے باقی سب کو سر نوا کر انگد لنکا کو چلے۔ پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کئے ہوئے رن دھیر بالی کمار بانکے ویر کی طرح سے نڈر رہیں۔

پُر پیٹھت راون کر بیٹا۔ کھیلت رہا سو ہوگے بھیٹا
باتہیں بات کرش بڑھ آئی۔ جگل اتل بل پُنی ترُناۓ

جب انگد جی لنکا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی ایک پتر کھیلتا ہوا اتفاقیہ مل گیا۔ باتوں باتوں میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاثانی بلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دونوں ہم عمر جوان تھے۔

تیہیں انگد کہہ لات اٹھائی۔ گہہ پد پٹکیو بھومی بھواۓ
نسچر نکر دیکھ بھٹ بھاری۔ جہہ تہہ چلے نہ سکہیں پکاری

اس نے انگد کے مارنے کو لات اٹھائی۔ انگد نے اس کا وہی پیر پکڑ کر زمین پر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکشسوں کے گروہ بھاری یودھا کو دیکھ کر ادھر ادھر بھاگ گئے۔ ڈر کے مارے کسی نے شور بھی نہ مچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہہیں۔ سمجھ تاسُو بدھ چپ کر رہہیں
بھیو کولاہل نگر مجھاری۔ آوا کپی لنکا جیہیں جاری

کوئی ایک دوسرے کو اصلی بھید نہیں بتلاتا۔ راون کا پُتر مرا ہُوا جان کر ڈر کے مارے سب چُپ سادھ لیتے ہیں۔ لنکا بھر میں شور وغل مچ گیا۔ کہ جس بندر نے لنکا جلائی تھی وُہی پھر آگیا ہے۔

اب دھوں کہا کرہی کرتارا۔ اتی بھیت سب کرہیں بچارا
بنو پوچھیں مگ دیہیں دیکھائی۔ جیہی بلوک سوئی جائے سکھائی

ڈر کے مارے سہمے ہوئے راکشس وچار کر رہے ہیں۔ کہ نہ جانے بدھاتا۔ اب کیا گل کھلائے گا۔ وہ بنا پوچھے ہی انگد کو راستہ بتلا دیتے ہیں۔ انگد جس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں وہ ڈر کے مارے سوکھ جاتا ہے۔

گیئو سبھا دربار تب سُمر رام پد کنج
سنگھ ٹھون اِت اُت چتو دھیر بیر بل پنج

شری رام جی کے چرن کملوں کا سمرن کرتے ہوئے انگد راون کے راج دربار کے دوار پر پہنچے۔ اور وہ دھیر ویر اور بل کے راشی انگد شیر کی طرح بہادرانہ شان سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

ترت نسا چر ایک پٹھاوا۔ سماچار راون ہی جناوا
سُنت بہنسی بولا دس سیسا۔ انہو بول کہاں کر کیسا

فوراً ہی انگد نے راون کے پاس ایک راکشس کو بھیج کر اپنے آنے کی اطلاع کر دی۔ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ اُسے بُلا لاؤ۔ دیکھیں وہ کہاں کا بندر ہے۔

آئیس پائے دُوت بہو دھائے۔ کپی کنجر ہی بول لے آئے
انگد دیکھ دسانن ویسیں۔ سہت پران کجل گری جیسیں

راون کی آگیا پا کر بہت سے دُوت دوڑے اور ہاتھی کے سے بل والے بندر انگد کو بُلا لائے۔ انگد نے راون کو ایسے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جیسے کہ جیتا جاگتا سُرمے کا پہاڑ ہو۔

بھجا بٹپ سر سرنگ سماناں۔ روما ولی لتا جنو نانا
مکھ ناسکا نین اُرو کانا۔ گری کندرا کھوہ الو مانا

اس کے بازو درختوں کے سمان تھے۔ سر پربت کی چوٹی کے سمان تھا۔ شریر کے روم ایسے تھے مانو بیلیں اُگی ہوئی ہوں منہ ناک آنکھیں اور کان پربتوں کے غاروں اور گپھاؤں کے سمان دکھائی دیتے ہیں۔

گیئو سبھا میں نبک نہ مُرا۔ بالی تنیہ اتی بل بانکرا
اُٹھے سبھا سد کپی کہنہ دیکھی۔ راون اُر بھا کرودھ بسیشی

مہابلوان ویر بالی کمار انگد جی ذرا بھی نہ جھجکے۔ وہ بے دھڑک راون کے دربار میں چلے گئے۔ بانر کو دیکھ کر ساری سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بڑا کرودھ ہُوا۔

جتھا مت گج جوتھ مہہ پنچ تن چل جائے
رام پرتاپ سُمر من بیٹھ سبھا سرو نائے

جیسے مست ہاتھیوں کے گروہ میں شیر بے دھڑک ہو کر چلا جاتا ہے۔ ویسے ہی شری رام جی کے پرتاپ کا من میں سمرن کر کے بے دھڑک ہو کر انگد سر نوا کر راج سبھا میں بیٹھ گئے۔

کہہ دس کنٹھ کون تیں بندر۔ میں رگھو بیر دُوت دسکندھر
مم جنک ہی توہی رہی متائی۔ تو ہت کارن آئیوں بھائی

راون نے کہا۔ ارے بندر! تو کون ہے؟ انگد نے کہا۔ ہے دسکندھر! میں شری رگھو بیر جی کا دُوت ہوں۔ میرے پتا اور تمہاری آپس میں دوستی تھی۔ اس لئے ہے بھائی! میں تمہاری ہی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔

اُتم کل پلست کر ناتی۔ سو برنچی پوجیہو بہو بھانتی
بر پائیو کینہو سب کاجا۔ جیتیہو لوکپال سب راجا

تمہارا اُتم کل ہے۔ پلست رشی کے تم پوترے ہو۔ شو جی اور برہما جی کی تم نے بہت پرکار سے پوجا کی ہے۔ ان سے وردان پا کر سب کار یہ سدھ کر لئے۔ اور سب لوکپالوں اور راجاؤں کو تم نے جیت لیا ہے۔

نرپ ابھیمان موہ بس کمبا۔ ہر آنیہو سیتا جگدمبا

اب بُجھ کہا سُنہُو تمہہ مورا۔ سب اپرادھ چھمی پربہُو مورا
راج کے ابھیمان سے یا اگیان وش ہو کر تم جگت ماتا
سیتا جی کو ہرلائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سُنو! اس کے
مطابق چلنے سے پربھُو شری رام جی تمہارے سب قصوروں کو
معاف کر دیں گے۔

دسن گہہُو ترن کنٹھ کُٹھاری۔ پریجن سہت سنگ نج ناری
سادر جنک سُتا کر آگیں۔ ایہی بدھی چلیہو سکل بھے تیاگیں

دانتوں میں تنکا پکڑ کر گلے میں کلہاڑی ڈال کر اور اپنے سارے
پریوار اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدر کے ساتھ جانکی جی کو آگے
کر کے سب بھے چھوڑ کر شری رام جی کے پاس چلو۔

پرنتپال رگھو بنس منی تراہی تراہی اب موہی
آرت گرا سُنت پربھُو ابھے کرے گو توہی

اُن کے پاس جا کر دین دُکھیوں کی طرح بنتی کرو۔ کہ ہے
شرناگتوں کے پالک رگھو بنس کے سرتاج میری رکھشا کیجیے۔ درد
بھری فریاد سُن کر پربھُو شری رام جی تمہیں نربھے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سنبھاری۔ موڑھ نہ جانیہی موہی سُراری
کہہ نج نام جنک کر بھائی۔ کیہی ناتیں مانیے متائی

راون نے کہا ارے بندر کے بچے! مُنہ سنبھال کر بول۔
ارے مورکھ! کیا تو مجھ دیوتاؤں کے شترو کو نہیں جانتا۔ ارے
بھائی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمبندھ سے میرے
ساتھ دوستی جتلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر بیٹا۔ تاسوں کبہُوں بھئی ہی بھیٹا
انگد بچن سُنت سکچا نا۔ رہا بالی باندر میں جانا

انگد نے کہا۔ میرا نام انگد ہے۔ اور میں بالی کا پُتر ہوں۔
اُن سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی! انگد کے بچن سُن کر راون
کچھ شرما گیا۔ اور بولا ہاں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔

انگد تہیں بالی کر بالک۔ اُپجیہُو بنس انل کُل گھالک
گربھ نہ گئیہُو ویرتھ تمہہ جائیہُو۔ نج مُکھ تاپس دوت کہائیہُو

ارے انگد کیا تو ہی بالی کا پُتر ہے! ارے کُل کا ناش
کرنے والے۔ تو تو اپنے کُل رُوپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے
اگنی رُوپ پیدا ہُوا۔ تم اپنی ماتا کے گربھ میں ہی کیوں نہ نشٹ ہو گئے!
تُو تو ویرتھ ہی جنما جو اپنے مُنہ سے تپسویوں کا دُوت کہلانے
میں فخر محسوس کرتا ہے۔

اب کہہ کُسل بالی کہہ اہئی۔ بہنسی بچن تب انگد کہئی
دن دس گئیں بالی پہیں جائی۔ پُوچھیہُو کُسل سکھا اُر لائی

اب بالی کی کُسل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے یہ بچن سن کر
انگد نے ہنس کر جواب دیا۔ چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس
جا کر اُنہیں گلے لگا کر اُن کی کُشل پوچھ لینا۔

رام بِرودھ کُسل جس ہوئی۔ سو سب توہی سنائیہی سوئی
سُنو سٹھ بھید ہوئے من تاکیں۔ شری رگھو بیر ہردے نہیں جاکیں

شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کُشل ہوتی ہے۔ وہ سب
حال بالی تمہیں خود سُنا دے گا۔ ارے مورکھ! سُن۔ دشمن کے
دلوں میں پھُوٹ ڈالو اور راج کرو کی بھید نیتی اُس شخص پر اپنا
پربھاو ڈالتی ہے۔ جس کے ہردے میں شری رگھو ویر جی نہ ہوں۔

ہم کُل گھالک ستیہ تمہہ کُل پالک دس سیس
اندھیئو بدھر نہ اس کہہیں نین کان تو بیس

سچ ہے۔ میں تو کُل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے راون!
تم کُل کے رکھشک ہو۔ یہ بات تو اندھے اور بہرے بھی نہیں کہتے۔
تمہارے تو بیس آنکھیں اور بیس کان ہیں۔

سو برجی سُر منی سمہ لائی۔ چاہت جاسُ چرن سیو کائی
تاسُ دوت ہوئے ہم کُل بورا۔ ایسیہُوں متی اُر بہرنہ تورا

شیو جی، برہما جی اور منیوں کی منڈلیاں جن کے چرنوں کی سیوا

کرنا چاہتی ہیں۔ اُن کی دُوت ہوکر بھی تے اپنی کل کو ڈبودیا!
ارے ایسی بُدھی ہوتے پر تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

سُن کٹھور بانی کپی کیری۔ کہت دسانن نین تریری
کھل تو کٹھن بچن سب بہیوں۔ نیتی دہرم میں جانت اہیوں

انگد کے کٹھور بچنوں کو سُن کر راون آنکھیں ترچھی
کرکے کہنے لگا۔ ارے دُشٹ! میں تیرے سب کٹھور
بچن اس لئے سہہ رہا ہوں کہ میں نیتی اور دہرم کو جانتا ہوں۔
(دُوت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے۔ اس لئے
راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری
سخت کلامی کو سُن کر برداشت کر رہا ہوں۔ اور تمہیں کچھ
ڈنڈ نہیں دیتا۔

کہہ کپی دھرم سیلتا توری۔ ہم ہوں سُنی کرت پر تریا چوری
دیکھی نین دُوت رکھواری۔ بوڑ نہ مرہو دہرم برت دھاری

انگد نے کہا۔ میں بھی تمہاری دہرم شیلتا سُن رکھی
ہے۔ تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ بس یہی تمہاری
دہرم شیلتا ہے۔ اور دُوت کی رکھشا کی بات تو میں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ تم ایسے دہرم برت دھاری
ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے!

کان ناک بنو بھگنی نہاری۔ چھما کینہہ تمہہ دہرم بچاری
دھرم سیلتا تو جگ جاگی۔ پاوا درس ہم ہوں بڑ بھاگی

اپنی بہن کے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھ کر بھی
تم نے دہرم کا وچار کرکے ہی تو معاف کر دیا تھا۔ تمہاری
دہرم شیلتا تو سنسار بھر میں مشہور ہے۔ ہم بھی خوش
قسمت ہیں جو ایسے دہرماتما کے درشن پائے۔

جنی جلپسی جڑ جنتو کپی سٹھ بلوک مم باہو
لوکپال بل بپل سسی گرسن ہیتو سب راہو

راون نے کہا۔ ارے جڑ جنتو بندر! بک بک
نہ کر۔ ارے مُورکھ! میری ان بھجاؤں کو دیکھ۔ یہ
سب لوکپالوں کے مہابل رُوپی چندرما کو گرسنے
کے لئے راہو ہی ہیں۔

پُنی نبھ سر مم کر نکر کملنہہ پر کر باس
سوبھت بھیو مرال او سمبھو سہت کیلاس

کیا تو نے سُنا نہیں کہ آکاش رُوپی تالاب میں میری
ان بھجاؤں رُوپی کملوں پر رہ کر شیو جی سمیت کیلاش ہنس
کی طرح شوبھا کو پراپت ہُوا تھا۔

تمہرے کٹک ماجھ سُنو انگد۔ موسن بھری کون یودھا پد
تو پرپھو ناری برہ بل ہینا۔ انج تاسُ دُکھ دُکھی ملینا

اے انگد! سُن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون سا
یودھا ہے۔ جو میرے ساتھ ٹکر لے سکے گا؟ تیرا سوامی
تو ناری کے وِیوگ میں اپنا بل کھو چکا ہے۔ اور اس کا
چھوٹا بھائی اُس کے دُکھ کو دیکھ کر دکھی اور اُداس ہے۔

تمہہ سگریو کول درم دوؤ۔ انج ہمار بھیرو اتی سوؤ
جامونت منتری اتی بوڑھا۔ سو کمب مو شاب سمر آرو ڈھا

تم اور سُگریو تو دونو ندی کے کنارے کے درخت ہو۔
میرا چھوٹا بھائی بھبیشن جو ہے وہ تو سبھاؤ سے ہی
ڈرپوک ہے منتری جاموِنت بہت بوڑھا ہوگیا ہے۔ وہ اب

اگلا مضمون صفحہ ۵۲۵ پر پڑھیے

(نوٹ) یہ مضمون متعلقہ صفحہ 654/655 کا ہے۔

❀ भगवान शिव से प्रार्थना ❀

नमामीश मीशान निर्वाण रूपं।
विभु व्यापकं ब्रह्म वेद स्वरूपं॥
निजं निर्गुणं निर्विकल्पं निरीहं।
चिदाकाश माकाश वासं भजे ऽहं॥ (१)

निराकारमोंकार मूलं तुरीयं।
गिराज्ञान गोतीत मीशं गिरीशं॥
करालं महाकाल कालं कृपालं।
गुणागार संसार पारं नतो ऽहं॥ (२)

तुषाराद्रि संकाश गौरं गंभीरं।
मनोभूत कोटि प्रभाश्री शरीरं॥
स्फुरन्मौलि कल्लोलिनी चारुगंगा।
लसद्भाल बालेन्दु कंठे भुजंगा॥ (३)

चलत्कुंडलं भ्रू सुनेत्रं विशालं।
प्रसन्नाननं नील कंठं दयालं॥
मृगाधीश चर्माम्बरं मुण्डमालं।
प्रियं शंकरं सर्वनाथं भजामि॥ (४)

प्रचंडं प्रकृष्टं प्रगल्भं परेशं।
अखंडं अजं भानु कोटि प्रकाशं॥
त्रयः शूल निर्मूलनं शूलपाणिम।
भजे ऽहं भवानी पतिं भावगम्यं॥ (५)

कलातीत कल्याण कल्पान्तकारी।
सदा सज्जनानन्द दाता पुरारी॥
चिदानन्द सन्दोह मोहापहारी।
प्रसीद प्रसीद प्रभो मन्मथारी॥ (६)

न यावद् उमानाथ पादार विन्दं।
भजन्तीह लोके परे वा नाराणां॥
न तावत्सुखं शान्ति सन्ताप नाशं।
प्रसीद प्रभोसर्व भूताधि वासं॥ (७)

न जानामि योगं जपं नैव पूजां।
नतो ऽहं सदा सर्वदा शम्भु तुभ्यं
जरा जन्म दुःखौघ तातप्य मानं।
प्रभो पाहि आपन्ननामीश शंभो (८)

لڑائی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سِلپ کرم جا نہیں نل نیلا ۔ ہے کپی ایک مہابل سیلا
آوا پرتھم نگر جیہیں جارا ۔ سُنت بچن کہہ بالی کمارا

نل اور نیل جو دو نو بھائی ہیں۔ وہ تو صنعت کار ہیں۔ بھلا وہ
لڑنا کیا جانیں؟ ہاں جو باندر یہاں پہلے آکر لنکا جلا گیا ہے۔ وہ ضرور
مہابلوان ہے۔ یہ بچن سُن کر بالی کمار انگد بولے۔

ستیہ بچن کہو نسیچر ناہا ۔ ساچیہوں کیس کینہہ پُر داہا
راون نگر الپ کپی دہئی ۔ سُن اس بچن ستیہ کو کہئی

ہے راکشش راج! اچھی بات کہو۔ کیا اُس باندر نے سچ مچ
ہی لنکا کو جلا دیا؟ راون جیسے مہابلی کی لنکا کو ایک تچھ بندر نے
جلا دیا۔ اس بات کو کون سچی جانے گا؟

جو اتی سبھٹ سراہیہو راون ۔ سو سُگریو کیر لگھو دھاون
چلے بہت سو بیر نہ ہوئی ۔ پٹھوا خبر لین ہم سوئی

ہے راون! جس بندر کو تم بہت بل شالی یودھا مان کر اس
کی اُستتی کر رہے ہو۔ وہ تو سگریو کا ایک چھوٹا سا دوڑ کر چلنے والا
ہرکارہ ہے وہ چلتا تو خوب ہے لیکن وہ یودھا نہیں ہے اُس کو تو ہم
نے صرف سیتا جی کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔

ستیہ نگر کپی جارو بنو پربھو آئیس پائے
پھر نہ گیو سگریو پہیں تیہیں ڈرپے رہا لُکائے

کیا سچ مچ ہی پربھو کی آگیا پائے بغیر اُس باندر نے لنکا کو
جلا ڈالا؟ شاید یہی کارن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سگریو کے پاس
نہیں گیا اور ڈر کے مارے کہیں چھپ گیا۔

ستیہ کہیہی دسکنٹھ سب موہی نہ سُن کچھ کوہ
کوو نہ ہماریں کٹک اس تو سن لرت جو سوہ

ہے راون! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے۔ تمہارے بچن
سُن کر مجھے کچھ بھی غصہ نہیں ہے۔ در اصل ہماری فوج میں کوئی بھی ایسا
یودھا نہیں ہے۔ جو تمہارے ساتھ لڑائی کر کے شوبھا پائے۔

پریتی بِرودھ سمان بن کریئے نیتی اس آہی
جو مرگ پتی بدھ میڈکنہہ بھل کہ کہے کوؤ تاہی

پریتی اور ویر برابر والوں سے ہی کرنا چاہئے نیتی ایسی ہی ہے

شیر اگر مینڈک کو مارے تو کیا اُسے کوئی بھلا کہیگا۔؟

جدپی لگھتا رام کہنہہ توہی بدھیں بڑ دوش
تدپی کٹھن دسکنٹھ سُنو چھتر جاتی کر روش

اگرچہ تمہارے مارنے میں شری رام جی کی کسرشان ہے۔ اور
بڑا دوش ہے۔ تو بھی ہے راون! سنو کھشتری جاتی کا کرودھ بڑا
کٹھن ہوتا ہے۔

بکر اکتی دھن بچن سر ہردے داہیو رپو کیس
پرتی اُتر سرسنہہ منہو کاڈھت بھٹ دس سیس

ٹیڑھے ترچھے کٹھن روپی دھنش سے بچن روپی بان مار کر انگد
نے راون کی چھاتی کو جلا ڈالا۔ یودھا دس مُکھ راون انگد کے بچن روپی
بانوں کو اپنی چھاتی سے ترکی بہ ترکی جواب روپی جمبور کیل نکالنے کا اوزار
سے مانو نکال رہا ہے۔

ہنس بولیو دس مول تب کپی کا بڑ گُن ایک
جو پرتی پالنے تاسُ ہت کرے اُپائے انیک

تب دس مُکھ راون ہنس کر بولا۔ بندر میں ایک بڑی انوکھی صفت
ہے کہ جو اُسے پالتا ہے۔ اُس کی بھلائی کے لئے وہ بے شمار کوشش
کرتا ہے۔

دھنیہ کیس جو نج پربھو کاجا۔ جہہ تنہہ ناچے پر ہر لاجا
ناچ کود کر لوک رجھائی ۔ پتی ہت کرے دھرم نپنائی

بندر دھنیہ ہے۔ جو اپنے پربھو کے کام کے لئے ادھر اُدھر
شرم و حیا چھوڑ کر ناچتا ہے۔ ناچ کود کر لوگوں کو خوش کرتا ہے اپنے
سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دھرم کی چترائی ہے۔

انگد سوامی بھگت تو جاتی ۔ پربھو گن کس نہ کہسی ایہی بھانتی
میں گن گاہک پرم سُجانا ۔ تو کٹو رٹنی کریوں نہیں کانا

ہے انگد! تیری جاتی سوامی بھگت ہے۔ پھر بھلا تو اس طرح
سے اپنے سوامی کے گن گاتے؟ میں
گنوں کی قدر کرنے والا ہوں۔ اور بے حد سمجھدار ہوں۔ اس لئے تیری
جلی کٹی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں۔

کہہ کپی تو گن گاہک تاہی ۔ ستیہ پون سُت موہی سُنائی
بن بدھنس سُت بدھ پر جارا ۔ تدپی نہ تیہیں کچھ کرت اپکارا

انگد نے کہا۔ تمہاری گُنوں کی قدر دانی تو مجھے ہنومان جی نے سب کہہ سنائی تھی۔ اُس نے اشوک باٹکا کو اجاڑ دیا اور تمہارے پُتر کو مارا پھر لنکا جلائی۔ لیکن تم ایسے گُنوں کے قدردان نکلے کہ اپنے من میں یہی سمجھتے رہے کہ ہنومان نے تمہاری کچھ بھی ہانی نہیں کی ہے۔

سوئی بچار تو پر کرتی سُہائی۔ دسکندھر میں کینہی ڈھٹھائی
دیکھیئوں آئے جو کچھ کپی بھاشا۔ تمہرے لاج نہ روش نہ ماکھا

تمہارے ایسے سُندر سبھاؤ کو دھکار کرہی ہے راون! میں نے ڈھٹھائی کی ہے جو کچھ ہنومان جی نے مجھے کہا تھا۔ اُسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تم میں نہ حیا ہے۔ نہ غصہ ہے اور نہ پچھتاوا ہی ہے۔

جوں اس متی پت کھائے کیسا۔ کہہ اس بچن سنسا دیں سیسا
بہت ہی کھائے کھا تُلسی پتی تم ہی۔ اجہیں سمجھ پرا کچھ موہی

جب تیری ایسی بدھی ہے، تبھی تو تو باپ کو کھا گیا۔ ایسا بچن کہہ کر راون ہنسا۔ انگد نے کہا۔ پتا کو کھا کر تمہیں بھی کھا ڈالتا۔ لیکن اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آگئی ہے۔

بالی بمل جس بھاجن جانی۔ ہتیئوں نہ تو ہی ادھم ابھیمانی
کہو راون راون جگ کیتے۔ میں نج شرون سُنے سُنو جیتے

میرے پتا کے نرمل یش کا تو پاتر ہے۔ ارتھات جب تک تم زندہ ہو۔ تب تک میرے پتا بالی کی یہ بڑائی ہوتی ہی رہے گی کہ اس راون کو بالی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ کا نام مشہور ہے) اس لئے میں تمہیں نہیں مارتا۔ ارے نیچ ابھیمانی راون! یہ تو بتا کہ جگت میں کتنے راون ہیں؟ میں نے جتنے راون اپنے کانوں سے سُن رکھے ہیں، اتنے ہی مجھ سے سُن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیئو پتالا۔ راکھیئو باندھ سسُنہہ نے سالا
کھیلہیں بالک مارہیں جائی ۔ دیا لاگ بلی دینہہ چھوڑائی

ایک راون راجہ بلی کو پاتال میں جیتنے گیا تھا۔ وہاں بچوں نے اُسے پکڑ کر اصطبل میں باندھ دیا تھا۔ بالک کھیلتے تھے اور جا جا کر اُسے ٹھوکریں مارتے تھے۔ راجہ بلی کو اُس کی اِس دُرگت پر ترس آیا۔ تب انہوں نے اُسے چھڑا دیا۔

ایک بہدی سہسبھج دیکھا ۔ دھائے دھرا جمے جنتو بسیشا
کوتک لاگ بھون لے آوا ، سو پلست مُنی جائے چھوڑاوا

پھر ایک راون کو سہسر باہو نے دیکھا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے ایک عجیب و غریب جانور سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے دکھلانے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلست منی نے اُسے جا کر چھڑایا۔

ایک کہت موہے سکچ اتی رہا بالی کی کانکھ
انہہ مہنہ راون میں کون ہتیہ بدہی تج ماکھ

ایک راون کا ذکر کہتے میں مجھے شرم آتی ہے۔ وہ بہت دنوں تک بالی کی کانکھ میں رہا۔ اِن میں سے تم کون سے راون ہو۔ غصہ چھوڑ کر سچ سچ کہو۔

سُنو سٹھ سوئی راون بل سیلا۔ ہر گری جان جاس بھج لیلا
جان اُماپتی جاس سُرائی ۔ پوجیئوں جیہی سر سمن چڑھائی

راون نے کہا۔ ارے مورکھ! سُن میں وہی بلوان راون ہوں جس کی بھجاؤں کی لیلا کو کیلاش پربت جانتا ہے۔ جس کی شورویرتا کو شوجی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھولوں کی طرح چڑھا کر میں نے پوجا تھا۔

سر سروج نج کرنہہ اُتاری۔ پوجیئوں امت بار ترپُراری
بھج بکرم جانہیں دگ پالا۔ سٹھ اجہوں جنہہ کیں اُر سالا

اپنے سر روپی کملوں کو اُتار کر اپنے ہاتھوں سے اُتار اُتار کر میں نے بے شمار دفعہ ترپُراری شوجی کی بھینٹ کر کے پوجا کی ہے۔ ارے مورکھ! میری قوتِ بازو کو دگپال بھی جانتے ہیں۔ جن کے ہردے میں اب تک بھی اُن کی وجہ سے پیڑا ہو رہی ہے۔

جانہیں دگج اُر کٹھنائی ۔ جب جب بھِروں جائے بریائی
جنہہ کے دسن کرال نہ پھوٹے ۔ اُر لاگت مولک او ٹوٹے

دشاؤں کے ہاتھی میری چھاتی کی کٹھورتا کو جانتے ہیں۔ جب کبھی میں زبردستی اُن سے جا ٹکرایا۔ تو اُن کے بھیانک دانت جو کبھی بھی نہ ٹوٹیں، میری چھاتی میں لگتے ہی وہ مُولی کی طرح ٹوٹ گئے۔

جاس چلت ڈولت اِم دھرنی ، چڑھت مت گج جمے لگھو ترنی
سو راون جگ بدت پرتاپی ۔ سُنیہی نہ شرون الیک پرلاپی

جس کے چلنے سے دھرتی اس پرکار کانپتی ہے جیسے مست

ہاتھی کے چڑھنے جیسی چھوٹی ناؤ کانپتی ہے۔ میں تو وہی شہرۂ آفاق بلوان راون ہوں۔ ارے جھوٹا بکواس کرنے والے! کیا تو نے اپنے کانوں سے میرا نام اور کارنامے کبھی نہیں سنے؟

تیہی راون کہہ کہسی ترکرہی بکھان
رے کپی بربر کھرب کھل اب جانا تو گیان

اُس بلوان اور شہرۂ آفاق راون کو تو تو جھوٹا کہتا ہے اور اس کے مقابلے میں ایک منش کی بڑائی کرتا ہے۔ ارے دُشٹ نا چیز جنگلی بندر! اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔

سُن انگد سکوپ کہہ بانی۔ بولُ سنبھار ادھم ابھیمانی
سہس باہو بھج گہن اپارا۔ دہن انل سم جاسُ کٹھارا
جاسُ پرشو ساگر کھر دھارا۔ بوڑے نرپ اگنت بہو بارا
تاسُ گرب جیہی دیکھت بھاگا۔ سو نر کیوں دس سیس ابھاگا

راون کے بچن سُن کر انگد کرودھ کے ساتھ بولے۔ ارے نیچ ابھیمانی! منہ سنبھال کر بول جن کی کٹھار (کلہاڑا) سہس باہو کی پربل بھجاؤں روپی بن کو جلا دینے کے لئے پرچنڈ اگنی کے سمان تھی۔ جن کے کلہاڑہ روپی سمندر کی دھار میں بے شمار راجے بہت بار ڈوب گئے۔ اُن پرشو رام جی کا غرور جنہیں دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ ارے ابھاگے دس مکھ! وہ کیا منش ہیں۔

رام منج کس رے سٹھ بنگا۔ دھنوی کام ندی پنی گنگا
پسو سُر دھینو کلپترو رکھا۔ ان دان اور رس پیوکھا

ارے مورکھ! ارے نڈر! شری رام چندر جی کیا منش ہیں؟ گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھینو کیا پشو ہے؟ کلپ برکش کیا درخت ہے؟ ان کیا دان ہے؟ امرت کیا رس ہے (ارتھات ان دان کیا سادھارن دان کے سمان ہے یا امرت کیا سادھارن رسوں کے سمان ہے)

بینتیہ کھگ اہی سہس بانن۔ چنتامنی پنی اُپل دسانن
سنو متی مند لوک بیکنٹھا۔ لابھ کہ رگھوپتی بھگتی اکنٹھا

گرڑ جی کیا پنچھی ہیں؟ ششیش جی کیا سرپ ہے؟ چنتامنی کیا پتھر ہے؟ ارے مورکھ دس مکھ! بیکنٹھ بھی کیا لوک ہے؟ اور شری رگھوناتھ جی کی اکھنڈ بھگتی بھی کیا کوئی دنیاوی لابھ جیسا لابھ ہے۔

سین سہت ہنومان منتھ بن اُجار پُر جبار
کس رے سٹھ ہنومان کپی گیئو جو تو سُت مار

سیتا سمیت تیرے ابھیمان کو چور کر کے اشوک باٹکا کو اُجاڑ کر لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر کے اور تیرے پتر اکشے کمار کو مار کر بھی جو صحیح سلامت لنکا سے صاف نکل گیا۔ کیا وہ ہنومان بندر ہے؟

سُنو راون پر ہر چترائی۔ بھجسی نہ کرپا سندھو رگھورائی
جوں کھل بھئے رام کر دروہی۔ برہم رُدر سک راکھ نہ توہی

ارے راون! چترائی چھوڑ کر سُن۔ کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کا تو بھجن کیوں نہیں کرتا ہے دُشٹ! اگر تو شری رام جی کا ویری ہی بنا رہے گا۔ تو تجھے برہما اور رُدر بھی نہیں بچا سکیں گے

مُوڑھ بربتھا جن مارسی گالا۔ رام بَیر اس ہوئیہی حالا
تو سر نکر کپن کے آگیں۔ پرہیں دھرنی رام سر لاگیں

ہے مُوڑھ! کیوں فضول ڈینگیں مارتا ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے سے تیرا ایسا حال ہوگا کہ تیرے سارے سر شری رام جی کا بان لگتے ہی بندروں کے آگے دھرتی پر گر پڑیں گے۔

تے تو سر کندک سم نانا۔ کھیلیہیں بھالو کیس چوگانا
جبہیں سمر کوپیہی رگھو نایک۔ چھُٹہیں اتی کرال بہو سایک

تیرے ان انیکوں سروں سے ریچھ اور بانر گیند کی طرح چوگان کی بازی کھیلیں گے۔ جب شری رگھوناتھ جی یدھ میں کرودھ کریں گے۔ اور اُن کے بہت سے مہا کرال بان چھوٹیں گے۔

تب کہ چلیہی اس گال تمہارا۔ اس بچار بھجو رام اُدارا
سُنت بچن راون پرجرا تو۔ جرت مہانل جنُ گھرت پرا

تب تیری ساری شیخی کرکری ہو جائے گی۔ ایسا وچار کر کے پربھو شری رام جی کا بھجن کر انگد کے بچن سُن کر راون بہت ہی جل بھن گیا۔ مانو جلتی ہوئی اگنی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو

کمبھ کرن اس بندھو مم سُت پرسدھ سکرار
مور پراکرم نہیں سُنیہی جیتیوں چراچر جھار

چُپ لولا۔ ارے مُورکھ! کمبھ کرن جیسا مہا بلی میرا بھائی ہے

اندر کا دشمن مشہور میگھناد جیسا بلشالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے پراکرم کو تو تو نے سنا ہی نہیں۔ جس نے کر سارے جڑ چیتن سنسار پرو جے پائی ہے۔

سیتو سا گربر گ جد سہائی۔ باندھا بند ھو ایہی پربھتائی
تا گھیں کھگ انیک بار لیبا۔ سور نہ ہو ہیں تے سنو سب کیبا

ارے دشٹ! بندروں کی مدد سے رام نے سمندر پر پل باندھ لیا۔ بس یہی اُس کی بڑائی ہے نہ! سمندر کو بے شمار پنچھی بھی پار کر جاتے ہیں۔ پر اتنے ہی سے وہ یودھا نہیں ہو جاتے۔ ارے مورکھ بندر سن!

مم بھج ساگر بل جل پورا۔ جہنہ بوڑے بہو سُر نر سورا
بیس پیودھی اگادھ اپارا۔ کو اس بیر جو پائیہی پارا

میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا ہوا بھرپور سمندر ہے۔ اس بل بھرپور سمندر میں بے شمار یودھا۔ دیوتا اور منش ڈوب چکے ہیں۔ بتا! ایسا کون سا یودھا ہے جو ان اتھاہ اور اپار بیس سمندروں کا پار پا سکے۔

دگپال نہہ بیں نیر بھرادا۔ بھوپ سجس کھل موہی سناوا
جوں پے سمر سبھٹ تو ناتھا۔ پنی پنی کہسی جاسُ گُن گاتھا

ارے دشٹ! دگپال تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے ایک منش راجہ کی بڑھائی سنا رہا ہے۔ اگر تیرا سوامی جس کے گُن بار بار گا رہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا یودھا ہے۔

تو بسیٹھ بھوت کیہی کا جا۔ رِپُو سن پریتی کرت نہیں لاجا
ہر گری متھن نرکھو مم باہو۔ پنی سٹھ کپی رج پربھو ہی سراہو

تو پھر وہ دوت کس لئے بھیجتا ہے۔ کیا دشمن کے ساتھ پریتی کرنے سے اُسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پربت کو بلونے والے میرے ان بازوؤں کی طرف نگاہ کر۔ پھر ارے مورکھ بندر اپنے سوامی کی تعریف کرنا۔

سور کون راون سرس سو کر کاٹ جیہیں سیس
ہنے انل اتی ہرش بہو بار سا کھ گور یس

راون کے سمان شور ویر کون ہے۔ جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار پرسنتا سے اگنی میں ہوم دیئے شو جی اس بات کے گواہ ہیں۔

جرت بلو کیتوں جبہیں کپالا۔ بدھی کے لکھے انک بج بھالا
نر کیں کر آپن بدھ باچی۔ ہنسیو جان بدھی گرا ساچی

مستکوں کے جلتے وقت جب میں نے اپنی پیشانی پر بدھاتا کے لکھے ہوئے اکشر دیکھے۔ کہ نر کے ہاتھ میری موت ہوگی یہ پڑھ کر بدھاتا کی جھوٹی تحریر پر مجھے بڑی ہنسی آ گئی۔

سوؤ من سمجھ تراس نہیں موریں۔ لکھا برنچی جرٹھ متی بھوریں
آن بیر بل سٹھ مم آگیں۔ پنی پنی کہسی لاج تج تیاگیں

برہما کے لکھے ہوئے ایسے اکشروں کو یاد کر کے بھی میں ذرا نہیں ڈرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بوڑھے برہما نے غلطی سے ایسا لکھ دیا ہے۔ ارے مورکھ! تو میرے سامنے دوسرے ویر کی ویرتا کے بار بار گُن گاتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے تجھے ذرا شرم و حیا نہیں آتی۔

کہہ انگد سلج جگ ماہیں۔ راون تو ہی سمان کو ناہیں
لاجونت تو سہج سبھاؤ۔ نج مکھ نج گُن کہسی نہ کاؤ

انگد نے کہا۔ ارے راون! تیرے سمان بے شرم سنسار بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم و حیا تو تیرے سبھاؤ میں داخل ہے تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تعریف کر کے اپنے منہ میاں مٹھو کبھی نہیں بنتا۔

سر اُرو سیل کتھا چت رہی۔ تاتے بار بیس نیں کہی
سو بھج بل راکھیہو اُر گھالی۔ جیتیہو سہسباہو بلی بالی

سر کاٹنے اور کیلاش اُٹھانے کی ایک کتھا تیرے من میں باقی رہ گئی تھی۔ سو تو نے بیسوں بار اس کی ڈینگ ماری ہے اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا ہے۔ جس قوت بازو سے کہ تو نے سہسباہو بلی اور بالی کو جیتا تھا۔

سنو متی مند دیہی اب پورا۔ کاٹیں سیس کہ ہوئیے سورا
اندرجال کہنہ کہیئے نہ ہیرا۔ کاٹے نج کر سکل سریرا

اے موڑھ متی! سن۔ اب اس سر کاٹنے اور پربت

اٹھا نہیں سکے قصّہ کو ختم کر سر کاٹتے ہیں کوئی بہادری نہیں ہے
اِندرجال کا تماشہ کرنے والے اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے شریر
کو کاٹ کر دکھا دیتا ہے۔ اُسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جرہیں پتنگ موہ بس بھار بہہیں کھر پر نیند
تے نہیں سُور کہاوہیں سمجھ وِلکھو متی مند

ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو دیکھ پروانے اگنی پر
موہت ہو کر اُس میں جل مرتے ہیں۔ گدھوں کے گروہ بوجھ
اُٹھا کر چلتے ہیں۔ پر اِن گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔

اب جن بت بڑھاو کھل کہی۔ سُنو ممّ بچن مان پرہیری
دس مُکھ میں نہ بیٹھیں آ ئیوں۔ اس بچار رگھو بیر پٹھائیوں

ارے دُشٹ! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن
سُن اور اہنکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس مُکھ! میں دُوت بن کر
نہیں آیا ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے ایسا وچار کر مجھے بھیجا ہے
بار بار اس کہے کرپالا۔ نہیں گجار جس بدھیں بیر کالا
من مہنہ سمجھ بچن پربھو کیرے، سہیول کٹھور بچن سٹھ تیرے

کرپالو شری رام جی بار بار ایسا کہتے ہیں کہ گیدڑ کے
مارنے میں شیر کی شان نہیں ہے۔ ارے مورکھ! پربھو کے
اِن بچنوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری جلی کٹی باتوں کو
برداشت کیا ہے۔

ناہیں تو کر مُکھ بھنجن تورا۔ لے جاتیئوں بیدیہی برجورا
جانیئوں تو بل ادھم سُراری۔ سُونیں ہری آنیہی پرناری

نہیں تو میں تیرا منہ توڑ دیتا اور زبردستی یہاں سے
سیتا جی کو لے جاتا۔ ارے نیچ! دیوتاؤں کے دشمن! تیری
بہادری تو مجھ پر تبھی ظاہر ہو گئی جب تو پرائی استری کو اکیلی
پا کر چوری سے اُٹھا لایا۔

تیں نسیچر پتی گرب بہوتا۔ میں رگھو پتی سیوک کر دُوتا
جوں نہ رام اپمان ہی ڈروں۔ تو ہی دیکھت اس کو تنگ کروں

تو راکششوں کا مہا اہنکاری راجہ ہے۔ میں شری رگھوناتھ
جی کے سیوک سُگریو کا دُوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی
کی آگیا بھنگ کرنے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں تیرے دیکھتے دیکھتے
ایسا تماشہ کرتا۔

تو ہی پٹک مہی سین ہنت چوپٹ کر نوگاؤں کو
تو جُبتیہہ سمیت سٹھ جنک سُتت ہی لے جاؤں

کہ تجھے زمین پر پٹک دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا۔ تیرے
نگر کو خاکستر کر دیتا۔ تیری جوان رانیوں سمیت جانکی جی کو
لے جاتا۔

جوں اس کروں تدپی نہ بڑائی۔ موئیہی بدھیں نہیں کچھ منسائی
کول کام بس کرپن بمُوڑھا۔ اتی دردر جیسی اتی بوڑھا
سدا روگ بس سنتت کرودھی۔ لشنو بمُکھ شرتی سنت برودھی
تن پوشک نندک اگھ کھانی۔ جیوت سو سم چودہ پرانی

لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہ تھی کیونکہ
کہ مرے ہوئے کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی
کامی، کنجوس، مورکھ، مہا کنگال، بدنام، بہت بوڑھا، دائم
المریض۔ ہر وقت کرودھ سے بھرا ہوا۔ بھگوان وشنو سے بیمکھ
وید اور مہاتماؤں کا مخالف، پیٹو۔ نندا کرنے والا اور پاپوں
کی کھان ارتھات مہا پاپی یہ چودہ پرانی جیتے ہی مرے ہوئے
کے سمان ہیں۔

اس بچار کھل بدھیوں نہ تو ہی۔ اب جن رس اُپجاوسی موہی
سُنی سکوپ کہہ نسیچر ناتھا۔ ادھر دسن دس ہنیجت ہاتھا

ارے دُشٹ! ایسا وچار کر کے میں تجھے نہیں مارتا
لیکن اب تو مجھ میں کرودھ پیدا نہ کر یعنی مجھے غصہ نہ چڑھا۔
راکشس راج راون انگد کے اِن بچنوں کو سُن کر دانتوں میں
ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ ملتا ہوا کرودھ سے بولا۔

رے کپی ادھم مرن اب چہسی۔ چھوٹے بدن بات بڑی کہسی
کٹ جلپسی جڑ کپی بل جاکیں۔ بل پرتاپ بدھی تیج نہ تاکیں

ارے نیچ بندر! تو اب مرنا ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے
منہ بڑی بات کرتا ہے۔ ارے مورکھ بندر! تو جن کے بل
بوتے پر جلی کٹی بکواس کر رہا ہے۔ اُن میں بل، پرتاپ، بدھی
یہ تیج بھی نہیں ہے۔

اگن امان جان تیہی دینہہ پتا بن باس

سوُدکھ اَرَو جنبتی برہ پہیُ نسی دن مم تراسس

اُسے گُن ہین (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ کر ہی تو پتا نے جن باس دیدیا۔ اُسے ایک تو وُہ بن باس کا دُکھ ہے دُوسرے جوان استری کے وِیوگ کی پیڑا ہے۔ اور تیسرے رات دن اُسے میرا بھے کھائے جا رہا ہے۔

جنہہ کے بل کر گرب توہی ایسے منج انیک
کھاہیں نا چر دوس نِسی مُوڑھ سمجھو تج ٹیک

جن کے بل کا تجھے گھمنڈ ہے۔ ایسے بے شمار منشوں کو تو راکشس دن رات کھایا کرتے ہیں۔ ارے مُوڑھ! ہٹھ چھوڑ کر وچار کر۔

جب تیہیں کینہہ رام کے نندا۔ کرودھ ونت اتی بھیو کپیندا
ہری ہر نندا سُنے جو کانا۔ ہوئے پاپ گو گھات سماتا

جب اُس نے شری رام جی کی نندا کی۔ تب تو کپی انگد غصّہ سے لال پیلے ہو گئے۔ کیوں کہ شاستر ایسا کہتے ہیں۔ کہ جو کوئی بھگوان وشنو اور شوجی کی نندا اپنے کانوں سے سُنتا ہے اُسے گئو بدھ کے سمان پاپ لگتا ہے۔

کٹکٹان کپی کنجر بھاری۔ دُہو بھج دنڈ تمک مہی ماری
ڈولت دھرنی سبھا سد کھسے۔ چلے بھاج بھے مارُت گرسے

سُن سر شیٹھ انگد نے بہت زور سے کٹ کٹ شبد کیا۔ اور زور سے اپنے دونو ہاتھ زمین پر دے مارے زمین کانپنے لگی۔ راج درباری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے اور ڈور ڈر کے مارے بھاگ گئے۔ ہوا سے گرست ہو کر یعنی بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔

گرت سنبھار اُٹھا دسکندھر۔ بھوتل پرے مکٹ اتی سُندر
کچھ تیہیں لے نج سرنہہ سنوارے۔ کچھ انگد پربھو پاس پہارے

راون گرتے گرتے سنبھل کر اُٹھا۔ اُس کے سُندر مُکٹ زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اُس نے اُٹھا کر سروں پر سنوار کر رکھ لئے۔ اور کچھ انگد نے اُٹھا کر پربھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔

آوت مکٹ دیکھ کپی بھاگے۔ دِنہیں لوگ پرن برجی لاگے
کی راون کر کوپ چلائے۔ کُلس چار آوت اتی دھائے

مکٹوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے بانر بھاگے اور کہنے لگے۔ ہے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے؟ کیا راون نے غصّے ہو کر چار بجر چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے چلے آ رہے ہیں۔

کہہ پربھو ہنس جن ہردے ڈر اہو۔ لوک نہ اسن کیتُ نہیں راہو
اسے کریٹ دسکندھر کیرے۔ آوت بالی تنیہہ کے پریرے

پربھو نے اُن سے ہنس کر کہا۔ من میں ڈرو نہیں۔ یہ نہ تو تاروں کا ٹوٹنا ہے نہ بجر ہی ہے۔ اور نہ ہی کیتُو یا راہو ہے یہ تو راون کے سر کے مُکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کمار انگد نے ہماری طرف اُٹھا کر پھینک دیئے ہیں

ترک پَون سُت کر گہے آن دھرے پربھو پاس
کوتک دیکھہیں بھالو کپی دِن کر سرس پرکاس

ہنومان جی نے اُچھل کر اُن مکٹوں کو پکڑ لیا۔ اور پربھو شری رام چندر جی کے آگے لا کر دھر دیئے۔ ریچھ اور بانر تماشہ دیکھنے لگے۔ اُن کا پرکاش سُورج کے پرکاش کے سمان تھا۔

اُہاں سکوپ دسانن سب سُن کہت رسائے
دھرہو کپی ہی دھر مار ہو سُن انگد مسکائے

اُدھر دربار میں کرودھ سے جل بھُن کر راون نے للکار کر کہا۔ کہ بندر کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سُنکر انگد مسکرا دیئے۔

ایہی بیگی سبھٹ سب دھاوہو۔ کھاہو بھالو کپی جہنہ جہنہ پاوہو
مرکٹ ہین کرہو مہی جائی۔ جیت دھر ہو تپسی دُوؤ بھائی

راون پھر بولا۔ اِس پرکار سب یودھا فوراً دوڑو اور جہاں بھی اِدھر اُدھر بندروں سے خالی کر دو۔ اور جا کر اُن دونو تپسیوں کو زندہ پکڑ لو۔

پنی سکوپ بولیو جُب راجا۔ گال بجاوت تو ہی نہ لاجا
مرو گر کاٹ نِلج کُل گھاتی۔ بل بلوک بِھرت نہیں چھاتی

یُوراج انگد راون کے بچن سُنکر کرودھ سے پھر بولے۔ ارے بے شرم! تجھے ڈینگ مارتے شرم کیوں نہیں آتی ارے بے حیا! ارے کُل گھاتی! خود کشی کر کے مر جا۔ میرے بل کو دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔

رے تریا چور کُمارگ گامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی

سنیہ بات جلپسی ورُبادا ۔ بھجے سی کال لبس کھل منچاوا

ارے استری چور! ارے بُرے راہ پر چلنے والے!

ارے دُشٹ، پاپ کی راشی ارے مندبُدھی! تو سری رام

کا دوگی ہوا کیا بکواس کر رہا ہے ۔ ارے دُشٹ راکشس!

تو موت کے وش ہو گیا۔

پاکو پھل پاو ہیںگو آ گئیں ۔ بانر بھالو چیپٹینہہ لاگیں

رام منج بولت اس بانی ۔ گرہیں نہ تو رسنا ابھیمانی

اس کا پھل تو آگے پائے گا ۔ جب بانر اور ریچھوں کے

گھونسے تیرے مکھ پر لگیں گے ۔ رام منش ہیں؟ ایسے بچن کہتے

ہوئے ارے نیچ ابھیمانی! تیری زبان نہیں گر جاتی؟

گرہیں رسنا سنیہ ناہیں ۔ سرنہہ سمیت سمر مہی ماہیں

زبان تو گرے گی ہی اس میں کچھ شک نہیں لیکن یدھ

بھومی میں یہ سروں کو ساتھ لئے گرے گی ۔

سو نر کیوں دسکندھ بالی بدھیو جیہیں ایک سر

بیسہو لوچن اندھ دھگ تو جنم کنجاتی جڑ

ہے دسکندھ! جس نے ایک بان سے مہابلوان بالی کو

مار ڈالا وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بدذات جاہل!

بیس آنکھیں رکھتا ہوا بھی تو اندھا ہے ۔ دھکار ہے تیرے جنم

لینے پر!

تو سونت کہیں پیاس ترشنت رام سایک نکر

تجیو تو ہی تیہی تراس کٹ جلپک نیچر ادھم

شری رام جی کے بان سمُوہ تیرے جیون کے پیاسے

ہیں ۔ اس لئے اس ڈر کے مارے کہ کہیں وہ پیاسے نہ رہ جائیں

میں تجھے ارے کڑوا بکواس کرنے والے مہا نیچ راکشس!

چھوڑ رہا ہوں ۔

میں تو دسن توڑ بے لایک ۔ آئیس موہی نہ دینہہ رگھونایک

اس ریس ہوت دسو مکھ توروں ۔ لنکا گہی سمندر مہنہ بوروں

تیرے دانت توڑنے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کروں؟

مجھے شری رگھوناتھ جی کی ایسی آگیا نہیں ہے ۔ مجھے غصہ تو ایسا

آ رہا ہے کہ تمہارے دسوں مُکھوں کو توڑ دوں ۔ اور تیری لنکا کو

پکڑ کر سمندر کی تہ میں ڈبو دوں ۔

گولر پھل سمان تو لنکا ۔ بسہو مدھیہ تجھ جنتو اسنکا

میں بانر پھل کھات نہ بارا ۔ آئیس دینہہ نہ رام اُدارا

میرے لئے تیری لنکا تو گولر کے پھل کے سمان ہے ۔

اُس لنکا روپی گولر کے پھل میں تم سب ناچیز کیڑے مکوڑے

بس رہے ہو ۔ میں بندر ہوں ۔ اس لئے اس لنکا روپی گولر پھل

کو کھانے میں مجھے کیا دیر لگتی؟ لیکن دیا ساگر شری رام جی

نے مجھے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی ۔

جُگتی سُنت راون مسکائی ۔ موڑھ سکھی کہہ بہت جھٹھائی

بالی نہ کبہوں گال اس مارا ۔ ملی تپسنہ میں بھئے سی لبارا

انگد کے اس کتھن کو سُن کر راون مسکرایا اور بولا ارے

موڑھ! بہت جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھ لیا؟ بالی

تو کبھی ایسی شیخی نہ بگھارتا تھا ۔ تو تپسویوں سے مل کر جھوٹا

ہو گیا ہے ۔

سانچیہوں میں لبار بھج بیہا ۔ جون نہ اُپاریؤں تو دس جیہا

سمجھ رام پرتاپ کپی کوپا ۔ سبھا ماجھ پن کر پد روپا

انگد نے کہا ۔ ارے بیس بازووں والے راون! میں

سچ مچ ہی جھوٹا ہوں ۔ کیوں کہ میں نے تمہاری دس زبانیں نہیں

اُکھاڑ ڈالیں ۔ شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے انگد

غصے سے لال پیلے ہو گئے ۔ انہوں نے بھرے دربار میں پرتگیا

کر کے بڑی مضبوطی سے زمین پر اپنے پاؤں کو گاڑ دیا ۔

جوں مم چرن سکسی سٹھ ٹاری ۔ پھر ہیں رام سیتا میں ہاری

سنہو سبھٹ سب کہہ دس سیسا ۔ پد گہہ دھرنی پچھار ہو کیسا

اور کہا ۔ ارے مورکھ! اگر تیری لنکا بھر میں کوئی بھی میرے

اس پاؤں کو ہٹا دے تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں

گے ۔ میں سیتا کو ہار گیا ۔ راون نے کہا ۔ بہادر و بسنو اس ڈھیٹھ

بندر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر پٹک دو ۔

اندرجیت آدک بلوانا ۔ ہرش اُٹھے جہں تہں بھٹ نانا

جھپٹہیں کر بل بپل اُپائی ۔ پد نہ ٹرے بیٹھہیں سر نائی

میگھ ناد آدی بہت سے بلوان یودھا بڑے ہرش سے

پرتن ہو کر اُٹھے۔ وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اُس کے پاؤں پر جھپٹے۔ لیکن انگد کا پاؤں نہ ہلا سکے۔ تب سب کھسیانے ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھی اُٹھ جھپٹہیں سر آراتی۔ ٹرے نہ کپیس چرن لہی بھانتی
پُرش کجوگ جیسے اُرگاری۔ موہ ٹپ ہیں سکہیں اُپاری

دیوتاؤں کے شترو راکشس پھر اُٹھ کر جھپٹے۔ لیکن پہلے کی طرح انگد کے پاؤں کو نہ ہلا سکے۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! انگد کا پاؤں اُن سے ویسے ہی نہیں اکھڑتا۔ جیسے کامی پُرش سے موہ رُوپی راگیان روپی درخت نہیں اکھڑنے پاتا۔

کوٹنہ میگھ ناد سم سُبھٹ اُٹھے ہرشائے
جھپٹہیں ٹرے نہ کپی چرن پُنی بیٹھہیں سر نائے

کروڑوں ویر یودھا جو میگھ ناد کے سمان بلوان تھے۔ پرتن ہو کر اُٹھے۔ وہ بار بار پاؤں پر جھپٹتے ہیں۔ لیکن انگد کا پاؤں ہلنے نہیں پاتا۔ تب شرم کے مارے کھسیانے ہو کر سب سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھومی نہ چھاڑت کپی چرن دیکھت رپو مد بھاگ
کوٹ بگھن تے سنت کر من جمے نیتی نہ تیاگ

انگد کا پاؤں ویسے ہی پرتھوی کو نہیں چھوڑتا جیسے کہ کروڑوں وگھن پڑنے پر بھی مہاتماؤں کا من دھرم مارگ سے چلایمان نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر راون کا ابھیمان چُور چُور ہو گیا۔

کپی بل دیکھ سکل ہیہ ہارے۔ اُٹھا آپ کپی کیں پرچارے
گہت چرن کہہ بالی کمارا۔ مم پد گہیں نہ تور اُبارا

انگد کا بل دیکھ کر سب راکشس یودھا ہمت ہار بیٹھے۔ انگد کے بار بار للکارنے پر راون خود طیش کھا کر اُٹھا۔ جب وہ بالی کمار انگد کا پاؤں پکڑنے لگا۔ تب انگد نے کہا۔ میرے پاؤں پکڑنے سے تیرا بچاؤ نہ ہوگا۔

گہسی نہ رام چرن سٹھ جائی۔ سنت پھر امن انی سکچائی
بھیئو تیج ہت شری سب گئی۔ مدھیہ دوس جمی سسی سوہئی

رے مورکھ! تو جا کر شری رام جی کے چرن کیوں نہیں پڑتا یہ سُن کر بہت ہی شرمندہ ہو کر راون لوٹ گیا۔ اُس کی ساری شوبھا جاتی رہی۔ وہ ایسا پھیکا پڑ گیا۔ جیسے دوپہر کے وقت چندرما شوبھاہین دکھائی دیتا ہے۔

سنگھاسن بیٹھیو سر نائی۔ مانہوں سمپتی سکل گنوائی
جگد آتما پران پتی راما۔ تاسُ بمکھ کیمے لہ بشراما

وہ سر جھکا کر سنگھاسن پر جا بیٹھا۔ مانو ساری دولت لُٹا کر بیٹھا ہو۔ شری رام چندر جی کُل سنسار کے آتما اور پرانوں کے سوامی ہیں پھر اُن سے مُکھ رہنے والا کیسے شانتی کو پراپت کر سکتا ہے؟

اُما رام کی بھرکُٹی بلاسا۔ ہوئے بسو پُنی پاوے ناسا
ترن تے کلش کلش ترن کرئی۔ تاسُ دوت پن کہہ کیمے ٹرئی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن شری رام چندر جی کی جنبشِ ابرو سے سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ناش کو پراپت ہوتا ہے جو تنکے کو بجر اور بجر کو تنکا بنا دیتے ہیں۔ کہو! اُن کے دوت کا پرن کیسے ٹل سکتا ہے؟

پنی کپی کہی نیتی بدھی نانا۔ مان نہ تاہی کال نسیا درانا
رپو مد متھ پربھ سجس سنا یو۔ یہ کہہ چلیو بالی نرپ جایو

پھر انگد نے بہت پرکار سے راون کو نیتی کا اُپدیش کیا لیکن اُس کے سر پر تو موت منڈلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا دشمن کے ابھیمان کو چکنا چُور کر کے اور پربھو شری رام چندر جی کی سُندر مہما سنا کر بالی کمار انگد یہ کہہ کر چل دیا۔

ہتیوں نہ کھیت کھیلائے کھیلائی۔ توہی ابہیں کا کروں بڑائی
پرتھمہیں تاسُ تینہہ کپی مارا۔ سو سُن راون بھیئو دکھارا

کہ پہلے سے ہی اپنی بڑائی کیا کروں۔ رن بھومی میں تجھے خوب کھیل کھلا کر ماروں گا۔ جب بار کو جاتے سمے انگد نے راستے میں راون کے جس پُتر کو مارا تھا۔ اُس کی موت کی خبر سن کر راون بہت دُکھی ہو گیا۔

جاتو دھان انگد پن دیکھی۔ بھیہ بیاکُل سب بھئے بسیشی

انگد کے پرن کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس ڈر کے مارے بہت ہی بیاکل ہو گئے۔

رپو بل دھرش کپی بالی تنیہ بل پُنج
پُلک سریر نین جل گہے رام پد کنج

ہے۔ اندر اور ہنومان جیسے بل بانکے بلوان یودھا جن کے سیوک ہیں۔

تیہی کہنہ پیا نہی پتی ز کہہو ۔ مدُھا مان ممتا مد بہو کو
اسہہ کنت کرت رام برودھا۔ کال بس من اُپج نہ بودھا

ہے پتی! اُن کو آپ بار بار منش کہتے ہیں۔ مان ممتا اور اہنکار کر فضول ہی اپنے آپ لادے پھرتے ہیں۔ ہے پریتم! آپ نے شری رام جی سے دشمنی کر لی ہے۔ موت کے وش ہونے کے سبب آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال ڈنڈ گہہ کاہو نہ مارا ۔ ہرے دھرم بل بدھی بچارا
نکٹ کال جیہی آوت سائیں ۔ تیہی بھرم ہوئے تمہارہی نائیں

کال ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کبھی کسی کو نہیں مارتا۔ وہ جس کو مارنا چاہتا ہے۔ اُس کا دہرم بل و بدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔ ہے ناتھ! جس کی موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اُسے آپ کی طرح ہی بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئے سُت مرے دہیو پُر اجہوں پُر پیا دیہو
کرپا سندھو رگھو ناتھ بھج ناتھ بمل جس لیہو

آپ کے دو پتر مارے گئے۔ لنکا آپ کی جل گئی۔ اب بھی سمجھ جائیے۔ اور بڑوں کے ہو رہیے۔ اِن امنگوں کو ختم کیجئے یعنی سیتا کو شری رام کو دے کر اُن سے متر تا کر لیجئے۔ اے ناتھ! کرپا کے سمندر شری رگھو ناتھ جی کا بھجن کر کے سنسار میں اُتم بڑائی حاصل کیجئے۔

ناری بچن سُن بسکھ سمانا سبھا گیئو اُٹھ ہوت بہانا
بیٹھ جائے سنگھاسن پھولا ۔ اتی ابھیمان تراس سب بھولا

استری کے بان کے سمان بچنوں کو سنکر راون صبح ہوتے ہی اُٹھ کر دربار میں چلا گیا۔ اور مہا ابھیمان کے کارن سب ڈر کو بھلا کر سنگھاسن پر بڑی اینٹھ سے جا بیٹھا۔

ایہاں رام انگدہی بلُوا ۔ آئے چرن پنکج سر ناوا
اتی آدر سمیپ بیٹھاری ۔ بولے ہنس کرپال کھراری

اُدہر سبیرہ ہوتے ہی شری رام جی نے انگد کو بلایا۔ انھوں نے آ کر شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکایا۔ بہت ہی آدر کر کے بیٹھو شری رام جی نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کھر کے دشمن شری رام چندر جی ہنس کر کہنے لگے۔

بالی تنیہ کوتک اتی موہی ۔ تات ستیہ کہو پوچھیوں توہی
راون جاتو دھان کل ٹیکا ۔ بھج بل اتُل جاس جگ لیکا

ہے بالی کمار! مجھ کو آشچریہ ہے۔ ہے تات! اسی لئے میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہنا جو راون راکشش کُل کا سرتاج ہے۔ جس کے لاثانی قوت بازو کا لوہا دنیا مانتی ہے۔

تاس مکٹ تیں رچلائے ۔ کہو تات کونی بدھی پائے
سنو سر بگیہ پرنت سکھ کاری ۔ مکٹ نہ ہوہیں بھوپ گن چاری

اُس کے چار مکٹ تم نے ہمارے پاس پھینکے تھے۔ بتاؤ وہ تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ انگد نے کہا۔ ہے سروگیہ۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! سنئے وہ مکٹ نہیں ہیں۔ بلکہ راجاؤں کے چار گن ہیں۔

سام دان اُرو ڈنڈ بھیدا ۔ نرپ اُر بسہیں ناتھ کہہ بیدا
نیتی دہرم کے چرن سُہائے ۔ اس جیہ جان ناتھ پہیں آئے

ہے ناتھ! وید کہتے ہیں۔ کہ سام۔ دان۔ ڈنڈ اور بھید یہ چار راجاؤں کے من میں بستے ہیں۔ یہ نیتی دہرم کے چار سُندر چرن ہیں۔ چونکہ راون میں دہرم ہی نہیں ہے۔ تو دہرم کے چار سُندر چرن اُس کے پاس کیسے رہ سکتے تھے۔ ایسا من میں وچار کر کے وُہ چاروں چرن آپ کے پاس چلے آئے۔

دہرم ہین پربھو پد بمکھا کال ببس دس سیس
تیہی پرہر گن آئے سنہو کوسلا دھیس

ہے ادھیپتی! دس مکھ راون دہرم سے رہت۔ آپ کے چرنوں سے بمکھ اور موت کے وش میں ہے۔ اس لئے وہ گن کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم چتر تا شروَن سُن بہنسے رام اُدار
سما چار پُنی سب کہے گڈھ کے بالی کمار

انگد کی یہ ہوشیاری کانوں سے سنکر کے بھگوان رام ہنس پڑے۔ پھر بالی کمار نے لنکا میں جو کچھ ہوا تھا۔ وہ سارا حال پھر کر کہہ سنایا۔

رپو کے سماچار جب پائے ۔ رام سچو سب نکٹ بلائے

لنکا بانکے چار دوارا۔ کیہی بدھی لاگیئے کر ہو بچارا

دشمن کے سادے سماچار کو سن کر شری رام چندر جی نے سب منتریوں کو اپنے پاس بلایا اور اُن سے کہا۔ کہ لنکا کے چار وکٹ دروازے ہیں۔ اُن پر کس پرکار چڑھائی کی جائے ؟ اس پر سب وچار کرو۔

تب کپیس رچھیس بھیشن۔ سمر ہردے دن کر کل بھوشن
کر بچار تنہہ منتر ودھاوا۔ چار انی کپی کٹک بناوا

تب بانر راج سگریو، رچھ راج جاموَنت اور بھیشن نے اپنے من ہی سورج کل کے سرتاج پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وچار کیا۔ اُنہوں نے وچار کر کے پختہ فیصلہ کر لیا بانروں کی فوج کے چار دل بنائے۔

جتھا جوگ سیناپتی کینھے۔ جو ہتھپ سکل بول تب لینھے
پربھو پرتاپ کہہ سب سمجھائے۔ سن کپی سنگھ ناد کر دھائے

اور اُن کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب سیناپتیوں (سپہ سالاروں) کو بلا کر پربھو کا پرتاپ کہہ کر سب کو سمجھایا جس کو سن کر بانر شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے

ہرشت رام چرن سر ناوہیں۔ گہہ گری سکھر بیر سب دھاوہیں
گرجہیں ترجہیں بھالو کپیسا۔ جے رگھو بیر کوسلادھیسا

وہ پرسن ہو کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑے لے کر سب ویر لنکا کی طرف دوڑتے ہیں۔ اودھر بھی شری رگھوویر جی کی جے پکارتے ہوئے بھالو اور بانر یودھا گرجتے ہیں اور لڑنے کے لئے راکشسوں کو للکارتے ہیں۔

جانت پرم درگ اتی لنکا۔ پربھو پرتاپ کپی چلے اسنکا
گھٹا ٹوپ کر چہوں دسی گھیری۔ مکھہیں نسان بجاوہیں بھیری

لنکا کو ناقابل تسخیر جانتے ہوئے بھی بانر سینا پربھو شری رام جی کے پرتاپ سے بےدھڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھٹاؤں کی طرح بانر سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور بانر منہ سے ہی نقارے اور ترہی بجانے لگے۔

جے تی رام جے لچھمن جے کپیس سگریو

گرجہیں سنگھ ناد کپی بھالو۔ مہا بل سینوا

لنکا میں بھاری کھلبلی مچ گئی۔ مہا اہنکاری راون نے بانروں کی چڑھائی کی خبر سن کر کہا۔ بانروں کی ڈھٹائی تو دیکھو۔ یہ کہتے ہوئے ہنس کر اُس نے راکشس فوج کو بلا لیا۔

آئے کیس کال کے پریرے۔ چھدھاونت سب نسیچر میرے
اس کہہ اٹہاس ستھ کینھا۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دینھا

اور اُن سے جوش بھرے شبدوں میں کہنے لگا۔ کہ موت کے گھیرے ہوئے بندر یہاں آ گئے ہیں۔ میرے راکشس سبھی بھوکے ہیں۔ ودھاتا نے گھر بیٹھے بٹھائے راکشسوں کو خوراک بھیج دی ہے ایسا کہہ کر مورکھ راون قہقہہ لگا کر ہنسا۔

سبھٹ سکل چارہو دسی جاہو۔ دھر دھر بھالو کپیس سب کھاہو
اُما راون ہی اس ابھیمانا۔ جیمی ٹٹبھ کھگ سوت اُتانا

اور للکار کر بولا۔ کہ سب یودھا چاروں طرفوں میں جاؤ اور ریچھ بانر سب کو پکڑ پکڑ کر کھاؤ (شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! راون کو ایسا ابھیمان تھا۔ جیسے ٹیٹہری جانور اوپر کو پاؤں کر کے سوتا ہے مانو وہ آکاش کو تھام لے گا۔

چلے نساچر آئیس ماگی۔ گہہ کر بھنڈیپال بر سانگی
تومر مدگر پرس پرچنڈا۔ سول کرپان پرگھ گری کھنڈا

آگیا مان کر اور اپنے ہاتھوں میں گوپھین، برچھی، تومر، مدگر تیز کلہاڑے، شول، تلوار، پرگھ اور پربتوں کے ٹکڑے لے کر راکشس چلے

جمی ارن اپل نکر نہاری۔ دھاوہیں ستھ کھگ مانس اہاری
چونچ بھنگ دکھ تنہہ ہی سوجھا۔ تمی دھائے منوج جاد ابوجھا

جیسے ماس کھانے والے پنچھی لال پتھروں کو خون سے لتھڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر اُن پر ٹوٹ پڑتے ہیں اُنہیں یہ سوجھتا ہی نہیں کہ اِن لال پتھروں پر چونچ لگنے سے چونچ ٹوٹ کر ہمارے لئے دکھ کا باعث ہو گی۔ ویسے ہی یہ بے سمجھ راکشس دوڑے۔

نانا یدھ سر چاپ دھر جاتو دھان بل بیر
کوٹ کنگورنہہ چڑھ گئے کوٹ کوٹ رندھیرا

طرح طرح کے ہتھیار و دھنش بان دھارن کئے کروڑوں بلشٹ
بندر راکشس یودھا قلعے کی چار دیواری کے برجوں پر چڑھ گئے۔
کوٹ کنگورن سوہیں کیسے۔ میرو کے سرنگنی جنُ گھن ویسے
باجہیں ڈھول نسان جُجھاؤ۔ سُن دھُنی ہوئی بھٹنہ من چاؤ
چار دیواری کے برجوں پر راکشس کیسے شوبھا پا رہے ہیں
مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جھانجھ ڈھول
اور نقارے بج رہے ہیں۔ جن کی آواز سنکر یودھاؤں کے من میں
جوش بڑھتا ہے۔

باجہیں بھیری نفیری اپارا۔ سُن کادر جاہیں درارا
دیکھنہ جائے کپیہہ کے ٹھٹا۔ اتی بسال تنُو بھالو سبھٹا
بے شمار نفیری اور نقارے بج رہے ہیں۔ جنہیں سنکر بزدلوں
کے ہردے پھٹ جاتے ہیں۔ راکشسوں نے جاکر بڑے بڑے
وکرال شریروں والے مہا یودھا بانر اور ریچھوں کے دل دیکھے۔

دھاوہیں گنہیں نہ اوگھٹ گھاٹا۔ پربت پھوڑ کرہیں گہہ باٹا
کٹکٹاہیں کوٹنہ بھٹ گرجہیں۔ دسن اوشٹ کاٹہیں اتی ترجہیں
ریچھ بانر دوڑتے ہیں۔ اونچی اونچی دشوار گزار گھاٹیوں کو کچھ
نہیں گنتے۔ پربت کاٹ کاٹ کر راستہ بنا لیتے ہیں۔ کروڑوں یودھا
کٹکٹا رہے ہیں اور گرج رہے ہیں۔ دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہیں
اور للکارتے ہیں۔

اُت راون اِت رام دوہائی۔ جیتی جیتی جے پری لرائی
نسیچر سکھر سمُوہ ڈھاہیں۔ کود دھرہیں کپی پھیری چلاوہیں
ادھر راون اور ادھر شری رام جی کی دوہائی بولی جا رہی ہے
جے۔ جے۔ جے کی دھن ہوتے ہی لڑائی چھڑ گئی۔ راکشس پہاڑوں کے
کنگورے اوپر سے گراتے ہیں۔ بندر اچھل کر انہیں پکڑ لیتے ہیں اور
واپس انہیں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

دھر کدھر کھنڈ پرچنڈ مرکٹ بھالو گڑھ پر ڈارہیں
جھپٹہیں چرن گہہ پٹک مہی بھج چلت بہوری پچارہیں
اتی ترل ترن پرتاپ ترپہیں تمک گڑھ چڑھ چڑھ گئے
کپی بھالو چڑھ مندرنہ جہں تہں رام جس گاوت بھئے
پہاڑوں کے ٹکڑے لے لے کر ریچھ اور پرچنڈ بانر قلعے پر
ڈالتے ہیں۔ وہ راکشسوں پر جھپٹتے ہیں اور اُن کے پاؤں پکڑ کر انہیں
زمین پر پٹک کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر للکارتے ہیں۔ چنچل
اور بڑے تیجسوی بانر اور ریچھ بڑی پھرتی سے اچھل کر قلعہ پر چڑھ
گئے اور ادھر اُدھر مندروں پر چڑھ کر شری رام جی کا یش گانے لگے۔

ایک ایک نسیچر گہہ پن کپی چلے پرائے
اوپر آپ ہیٹھ بھٹ گرہیں دھرنی پر آئے
پھر ایک ایک راکشس کو پکڑ کر وہ بندر دوڑ چلے۔ اوپر آپ
اور نیچے راکشس یودھا اس پرکار وہ چار دیواری پر سے زمین پر آ
گرتے ہیں۔

رام پرتاپ پربل کپی جُوتھا۔ مردہیں نسیچر سبھٹ بروتھا
چڑھے درگ پنی جہں تہں بانر۔ جے رگھوبیر پرتاپ دواکر
شری رام چندر جی کے پرتاپ سے مہا بلوان بانروں کے
دل راکشسوں کے دلوں کو مسل رہے ہیں۔ بانر پھر ادھر اُدھر قلعہ پر
جا چڑھے اور سوریہ کے سمان پرتاپ وان پربھو شری رام جی کی جے
پکارنے لگے۔

چلے نساچر نکر پرائی۔ پربل پون جمی گھن سمدائی
ہاہاکار بھیو پر بھاری۔ رودہیں بالک آتر ناری
راکشسوں کے گروہ ویسے ہی بھاگ گئے۔ جیسے بادلوں کی
گہری گھٹائیں تیز ہوا کے چلنے سے تتر بتر ہو جاتی ہیں۔ لنکا میں بھاری
کہرام مچ گیا۔ بالک استریاں ویاکل ہو کر رونے لگیں۔

سب ملی دیہیں راونہی گاری۔ راج کرت ایہہ مرتیو ہنکاری
نج دل بچل سنی تیہیں کانا۔ پھیری سبھٹ لنکیس رسانا
سب مل کر راون کو گالیاں دے رہے ہیں کہ راج کرتے
اس نے اپنے آپ موت کو دعوت دے دی ہے۔ راون نے
جب اپنی فوج کو گھبرا کر بھاگتی ہوئی سنا۔ تب وہ بھاگتے ہوئے
یودھاؤں کو لوٹا کر غصے ہو کر بولا۔

جو رن بمکھ سنا میں کانا۔ سو میں ہتب کرال کرپانا
سرب سو کھائے بھوگ کر نانا۔ سمر بھومی بھئے بلبھ پرانا
ا گر میں خود اپنے کانوں سے پیٹھ دکھا کر بھاگتا ہوا
سن لیا تو اسے خود ہی بھیانک تلوار سے ماروں گا۔ میرا سب کچھ

کھایا طرح طرح کے گنگچرے اُٹھا سے اب دن بھر میں تمہیں پران
پیارے ہو گئے ہیں؟

جن مُکھ سکل ڈیرانے۔ چلے کرودھ کر سبھٹ لجانے
مرن بیر کے سوبھا۔ تب تنہہ تجا پران کر لوبھا

راون کی سخت کلامی سُنکر سب ویر ڈر گئے مگر منده ہو کر غصہ
میں بھر کر وہ پھر لوٹ چلے۔ لڑائی میں دشمن کے سامنے ڈٹ کر لڑتے
لڑتے مر جانے میں ہی ویر کی شان ہے۔ یہ سوچ کر انھوں نے
پرانوں کی ممتا چھوڑ دی۔

بہو آیُدھ دھر سُبھٹ سب بھِرے پچار پچار
بیاکُل کئے بھالو کپی پرگھ ترسُول نہ مار

بہت سے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر راکشس یودھا للکار
للکار کر بانر سیناؤں سے جا بھڑے۔ انھوں نے پرگھوں اور ترشولوں
سے مار مار کر سب بانروں اور بھالوؤں کو بیاکل کر دیا۔

بھئے آتر کپی بھاگن لاگے۔ جدپی اُما جیتہیں آگے
کوؤ کہہ کہاں انگد ہنومنتا۔ کہاں نل نیل دوِد بلونتا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانر ڈر کے مارے بیاکل
ہو کے بھاگنے لگے۔ اگرچہ آگے چل کر وہ ہی فتح پائیں گے۔ کوئی
کہتا ہے۔ انگد ہنومان کہاں ہیں؟ طاقتور نل نیل اور دوِد کہاں ہیں؟

نج دل بکل سُنا ہنومانا۔ پچھم دوار رہا بلوانا
میگھناد تہہ کرے لرائی۔ ٹوٹ نہ دوار پرم کٹھنائی

ہنومان جی نے جب اپنے دل کو گھبرایا ہوا سنا۔ اس وقت
وہ طاقتور قلعے کے مغربی دروازے پر تھے۔ وہاں اُن سے میگھناد
یدھ کر رہا تھا۔ وہ دروازہ بڑا کٹھن تھا اس لئے ٹوٹتے ہوئے نہیں آتا۔

پون تنے بھائی کرودھا۔ گرجیو پربل کال سم جودھا
کود لنک گڑھ اوپر آوا۔ گہہ گری میگھناد کہہ دھاوا

تب پون کمار ہنومان جی کے من میں بڑا بھاری کرودھ ہوا۔ وہ
کال کے سمان بھینکر یودھا بڑے زور سے گرجا۔ اور کود کر لنکا کے
قلعے پر جا چڑھا۔ اور پہاڑ اُٹھا کے میگھناد کی طرف لپکا۔

بھنجیو رتھ سارتھی نپاتا۔ تاہی ہرُدے ہنیسی لاتا
دُوسریں سوت بکل تیہی جانا۔ سیندن گھال ترت گرہ آنا

اُس کا رتھ توڑ کر اس کے سارتھی کو مار گرایا۔ پھر میگھناد کو
بیاکل جان کر اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً گھر لے آیا۔

انگد سُنا پون سُت گڑھ پر گیو اکیل
رن بانکرا بالی سُت تک چڑھیو کپی کھیل

اِدھر انگد نے سُنا کہ پون کمار ہنومان جی اکیلے ہی قلعہ پر گئے
ہیں۔ فوراً رن میں بانکا بالی کمار کھیل کی طرح اچھل کر قلعے پر چڑھ گئے

جدھ بِرُدھ کرُدھ دو بندر۔ رام پرتاپ سمر اُر انتر
راون بھون چڑھے دو دھائی۔ کرہیں کوسلادھیس دہائی

دونوں بانر یودھا کرودھ میں بھر کر دشمنوں کے مقابلے میں لڑنے
کے لئے شری رام جی کے پرتاپ کو ہردے میں سمرن کر کے راون کے
محل پر چڑھ دوڑے اور شری رام جی کی دہائی بولنے لگے۔

کلس سہت گہہ بھون ڈھاوا۔ دیکھ نساچر پتی بھئے پاوا
ناری برند کر پیٹ ہیں چھاتی۔ اب دو کپی آئے اتپاتی

وہ کلش سہت پکڑ کر محل کو گرانے لگے۔ یہ دیکھ کر راکشس
راج راون سہم گیا۔ سب استریاں ہاتھوں سے چھاتی پیٹنے لگیں۔
اور کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دو اُتپاتی (اُپدرو کرنے والے) بندر آ گئے۔

کپی لیلا کر تنہہ ہی ڈراویں۔ رام چندر کر سُجس سُناویں
پنی کر گہہ کنچن کے کھمبھا۔ کہن کرئیے اُتپات ارمبھا

وہ کپی لیلا سے کرا کر انھیں ڈراتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کی
اُتم مہما سناتے ہیں۔ پھر سونے کے کھمبوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر آپس
میں کہتے ہیں کہ اب اپدرو کرنا شروع کیا جائے۔

گرج پرے رپو کٹک مجھاری۔ لاگے مردے بھج بل بھاری
کاہو لات چپیٹنہہ کیہو۔ بھجہو نہ رام ہی سو پھل لیہو

وہ دونوں گرج کر دشمن کی فوج کے درمیان کود پڑے اور اپنی
بھاری قوت بازو سے راکشسوں کو کچلنے لگے۔ کسی کو لاتیں اور کسی کو
تھپڑ مارتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جو تم نے شری رام جی کا بھجن نہیں
کیا سو اب اُس کا پھل بھگتو۔

ایک ایک سوں مردہیں توڑ چلاویں منڈ
راون آگیں پرہیں تے جنو پھوٹہیں دَدھی کنڈ

ایک کو دوسرے سے رگڑ کر ان کے سر توڑ کر پھینکتے ہیں۔ وہ

سر جھکر راون کے سامنے گر کر ایسے پھٹتے ہیں۔ جیسے دہی کے کونڈے پھوٹ رہے ہیں۔

جہا جہا مکھیا جے پادہیں۔ تے پدگہہ پربھو پاس چسلاوہیں
کہے بھبیشن تنہہ کے ناما۔ دیہیں رام تنہہ ہو نج دھاما

جن بڑے بڑے پہلوان یودھاؤں کو وہ پکڑتے ہیں ان کے پاؤں پکڑ کر وہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ بھبیشن جی اُن کے نام بتلاتے ہیں۔ تو شری رام چندر جی دیا کر کے انہیں بھی پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منجو دو جامش بھوگی۔ پاوہیں گتی جو جاچت جوگی
اُمارام مردوچت کرونا کر۔ بیر بھاو سمرت موہی نسیچر

مہادشٹ راکشس برہمنوں کا مانس کھانے والے بھی وہ اُتم گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ شِو جی کہتے ہیں۔ اے پاربتی! شری رام جی بڑے ہی کومل چت اور دیالو ہیں سمجھتے ہیں کہ راکشس نے بھی بیر سمرن کیا ہے۔ ویر بھاو سے ہی ہی مجھ نہ بھولے۔

دیہیں پرم گتی سو جیہ جانی۔ اس کرپال کو کہو بھوانی
اس پربھو سن تو بھجیں بھرم تیاگی۔ نرمتی مند تے پرم ابھاگی

ایسا ہردے میں وچار کر کے وہ انہیں بھی پرم گتی دیتے ہیں۔ پاربتی! کہو تو۔ ایسے کرپالو اور کون ہیں؟ پربھو کے ایسے کرپالو سبھاو کو سن کر جو موہ چھوڑ کر اُن کا بھجن نہیں کرتے وہ مہا مورکھ اور بدقسمت پرانی ہیں۔

انگد اُد ہنومنت پربیسا۔ کینہ درگ اس کہ اودھیسا
لنکا دو وکپی سوہیں کیسیں۔ متہیں سندھو دوئے مندر جیسیں

شری رام جی کہنے لگے۔ کہ انگد اور ہنومان قلعہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ دونوں بانر لنکا کو نشٹ بھرشٹ کرتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو دو مندراچل سمندر کو بلو رہے ہوں۔

بھج بل ریپو دل دل ملِ دیکھ دوس کر انت
کودے جگل بگت شرم آئے جہنہ بھگونت

اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کچل کر اور یہ دیکھ کر کہ دن ختم ہو گیا ہے۔ ہنومان اور انگد دونوں کود پڑے۔ اور تھکاوٹ اُتار کر وہاں آ گئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی براجمان تھے۔

پربھو پد کمل سیس تنہہ نائے۔ دیکھ سبھٹ رگھوپتی من بھائے
رام کرپا کر جگل نہارے۔ بھئے بگت شرم پرم سکھارے

اُنھوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا۔ دونو مہا ویروں کو دیکھ کر شری رام جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ شری رام جی نے اُن دونو پر دیا درشٹی کی۔ جس سے وہ تھکاوٹ رہت اور بہت سکھی ہوئے۔

گئے جان انگد ہنومانا۔ پھرے بھالو مرکٹ بھٹ نانا
جاتو دھان پردوش بل پائی۔ دھائے کر دس سیس دوہائی

انگد ہنومان جی کو گئے جان کر سب بانر بھالو یودھا واپس لوٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا فائدہ اُٹھا کر دھوکا دینے کو راکشس فوج پھر بانروں پر چڑھ دوڑی اور راون کی دوہائی بولنے لگی۔

نسیچر انی دیکھ کپی پھرے۔ جہنہ تہنہ کٹکٹائے بھٹ بھرے
دوؤ دل پربل پچاری پچاری۔ لرت سبھٹ نہیں مانہیں ہاری

راکشسوں کی فوج چڑھی آتی دیکھ کر بانر ٹوٹ پڑے اور وہ راکشسوں سے کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے گتھم گتھا ہو گئے۔ دونو ہی دل کے یودھا مہابلوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ لڑتے لڑتے کوئی بھی ہار نہیں مانتا۔

مہابیر نسیچر سب کارے۔ نانا برن بلی مکھ بھارے
سبل جگل دل سمبل جودھا۔ کوتک کرت لرت کر کرودھا

سبھی راکشس یودھا مہابلوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور بانر بڑے بڑے بھاری شریروں والے طرح طرح کے رنگوں کے ہیں۔ دونو طرف کی سینا بلوان اور یودھا برابر کی ٹکر کے ہیں۔ وہ کھیل تماشے کرتے طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے کرودھ سے لڑتے ہیں۔

پراوٹ سرد پیود گھنیرے۔ لرت منہو مارت کے پیرے
انپ اکمپن اور اتی کایا۔ بچلت سین کینہی اِنہہ مایا

دونوں طرفوں کے یودھا آپس میں لڑتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے کہ برسات اور موسم سرما کے بہت سے

بادل ہو اسکے پر برسے ہُوئے انگار سے ہوں۔ الکپن اور اتی کا یا نامی راکشس سینا کے دو سینا پتی تھے۔ اُنہوں نے جب دیکھا کہ راکشس سینا بے دل ہو گئی ہے تو اُنہوں نے بانر سینا کو پچھاڑنے کے لئے ایک مایا رچی۔

بھیئو تمش جھنہ اتی اندھیارا۔ برشٹی ہوئے رُدھر اُپل چھارا

پل بھر میں وہاں سخت تاریکی چھا گئی اور خون پتھروں اور خاک کی بارش ہونے لگی۔

دیکھ نبڑ تم دسہوں دس کیپی دل بھیئو کھبھار
ایکہی ایک نہ دیکھئی جہنہ تہنہ کرہیں پکار

دسوں طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر بانر سینا میں بھگدڑ مچ گئی۔ ایک کو دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادہر اُدہر چیخ پکار کر رہے تھے۔

سکل مرم رگھونایک جانا۔ لئے بول انگد ہنومانا
سماچار سب کہہ سمجھائے۔ سنت کوپ کپی کنجر دھائے

شری رگھوناتھ جی نے سب بھید کو جان لیا اور انگد اور ہنومان کو بلا کر سب بات سمجھا دی سنتے ہی ہاتھی کے سمان بل والے کپی شریشٹھ انگد اور ہنومان غیض کھا کر دوڑ سے ۔

پنی کرپال ہنس چاپ چڑھاوا۔ پاوک سایک سپد چلاوا
بھیئو پرکاس کتہوں تم ناہیں۔ گیان اُدے جمے سنیہ جاہیں

پھر کرپالو بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش چڑھا کر فوراً اگنی بان چلا دیا۔ جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی۔ کہیں اندھیرا نہ رہا۔ جیسے گیان کے پرکاش ہونے پر سب شک مٹ جاتے ہیں۔

بھالو بلی مکھ پائے پرکاسا۔ دھائے ہرش بگت شرم تراسا
ہنومان انگد رن گاجے۔ ہانک سنت رجنی چر بھاجے

ریچھ اور بندر روشنی پا کر تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرستن ہو کر دوڑ سے۔ ہنومان اور انگد رن میں جوش سے گرج اُٹھے۔ اُن کی آواز سنکر راکشس سینا بھاگ کھڑی ہوئی۔

بھاگت بھٹ پٹکہیں دھر دھرنی۔ کرہیں بھالو کپی ادبھت کرنی
گہہ پد ڈارہیں ساگر ماہیں۔ مکر اُرگ جھس دھر دھر کھاہیں

بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو بانر اور ریچھ پکڑ کر پرتھوی پر پٹک دیتے ہیں اور حیران کُن کرتب دکھلاتے ہیں۔ اُن کے پاؤں پکڑ کر سمندر میں پھینکتے ہیں۔ وہاں مگرمچھ، سانپ اور مچھلیاں اُنہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔

کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گڑھ چڑھے پرائے
گرجہیں بھالو بلی مکھ رپو دل بل بچلائے

کچھ مارے گئے۔ کچھ زخمی ہوئے۔ کچھ بھاگ کر قلعے پر چڑھ گئے۔ ریچھ اور بندر دشمن دل کو اپنے بل سے ہلا کر گرج رہے ہیں۔

نسا جان کپی چارِیو انی۔ آئے جہاں کوسلا دھنی
رام کرپا کر چتوا سبہی۔ بھئے بگت شرم بانر تبہی

رات پڑی ہوئی جان کر بانر سینا کے چاروں دل وہاں آئے۔ جہاں کہ موجود تھے شری رام چندر جی تھے۔ شری رام جی نے سب پر کرپا دِرشٹی کی۔ جس سے سب بانر تازہ دم ہو گئے۔

اُہاں دساںن سچو ہنکارے۔ سب سن کہیسی سبھٹ جے مارے
آدھا کٹک کپنہہ سنگھارا۔ کہہو بیگ کا کر یئے بچارا

اُدھر لنکا میں دس مُکھ راون نے اپنے سب منتریوں کو بلایا۔ اور جو جو یودھا مارے گئے تھے۔ وہ سارا حال اُنہیں کہہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ بانر سینا نے آدھی راکشس فوج کھپا دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ جلدی وچار کیجئے۔ کہ اب کیا اُپائے کیا جائے۔

مالیہ ونت اتی جرٹھ نساچر۔ راون مات پِتا منتری بر
بولا بچن نیتی اتی پاون۔ سنہو تات کچھ مور سکھاون

مالیہ ونت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا۔ وہ راون کی ماتا کا پِتا (نانا) تھا۔ وہ شریشٹھ منتری تھا۔ وہ بہت نیتی بھرے بچن بولا۔ کہ اے تات! کچھ میری بات بھی سُنو۔

جب تے تمہہ سیتا ہر آنی۔ اسگن ہوہیں نہ جاہیں بکھانی
بید پُران جاس جس گایو۔ رام بِمُکھ کاہُو نہ سکھ پایو

جب سے تم سیتا کو ہر لائے ہو۔ تب سے اتنے

میگھ ناد سن شرون اس گرڑھ پنچی چھپنکا آٹے
انز ہیتو بھیر ڈرگ تیں سنکھ چلیبو بجا ٹے

میگھ ناد نے جب لپنے کانوں سے سُنا کہ بانروں نے بھر قلعہ کو گھیر لیا ہے۔ تو وُہ بہادر یودھا قلعے سے اُترا اور ڈنکا بجا کر اُن کے سامنے چلا۔

کہنہ گوسلا دھبیس وُہ وُبھیر ابا۔ دھنوی سکل لوک بکھیانا
کہنہ نل نیل دوبد سگر یوا۔ انگد ہنومنت بل سبیوا

میگھ ناد نے پکار کر کہا۔ مشہورِ آفاق دھنش دھاری اور دھ پتی دونو بھائی کہاں ہیں؟ نل نیل۔ دوِد سُگریو اور بل کی حد انگد اور ہنومان کہاں ہیں۔

کہاں بھبیشن بھراتا دروہی۔ آج سب ہی ہٹھ مار ون اوہی
اس کہہ کٹھن بان سندھانے۔ اتسیہ کرودھ شرون لگ تانے

بھائی سے غداری کرنے والا بھبیشن کہاں ہے؟ آج میں سب کو اور اُس دُشٹ بھبیشن کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اُس نے دھنش پر کٹھن بان چڑھا کر جوش میں آکر اُسے کان تک کھینچا۔

سر سموہ سو چھاڑے لاگا۔ جن سپچھ دھاوہی بہُ ناگا
جہنہ تہنہ پرت دیکھئے ہی بانر۔ سنمکھ ہوئے نہ سکے تیہی اوسر

وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑنے لگا۔ وہ بان کیا تھے۔ بانو بہت سے پنکھوں والے سانپ دوڑتے جارہے ہوں۔ اِدھر اُدھر بانر گھائل ہو کر اور مر کر گرتے ہُوئے دکھائی دینے لگے۔ اُس وقت کوئی بھی بانر یودھا میگھ ناد کا سامنا نہ کر سکا۔

جہنہ تہنہ بھاگ چلے کپی ریچھا۔ بسری سب ہی جُدھ کے ایچھا
سو کپی بھالو نہ رن مہنہ دیکھا۔ کینہیسی جیہی نہ پران اویشا

ریچھ اور بانر اِدھر اُدھر بھاگ نکلے۔ سب کو یُدھ کرنے کی خواہش بھُول گئی۔ رن بھُومی میں ایسا کوئی بانر اور ریچھ دکھائی نہ پڑتا تھا جس کو میگھ ناد کے بانوں نے قریب المرگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس سر مارے سبی پرے بھُومی کپی بیر
سنگھ ناد کر گرجا میگھ ناد بل دھیر

پھر اُس نے سب کو دس دس بان مارے۔ بانر یودھا لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے بلوان اور دھیر میگھ ناد شیر کی طرح گرجنے لگا۔

دیکھ پون سُت کٹک بہالا۔ کرودھ دنت جنُ دھائیو کالا
مہا سیل ایک ترت اپارا۔ اتی رس میگھ ناد پر ڈارا

ساری بانر فوج کو دیا کل دیکھ کر پون سُت ہنومان جی کرودھ میں بھر کر ایسے دوڑے مانو کال بڑھا آ رہا ہو۔ اُنہوں نے فوراً ہی ایک بڑا بھاری پہاڑ اکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر اُسے میگھ ناد پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گیئو نبھ سوئی۔ رتھ سارتھی ترگ سب کھوئی
بار بار پچار سنُو مانا ئو۔ نکٹ نہ آ و مرم سو جانا

پہاڑ کو آتا دیکھ کر میگھ ناد خود تو آکاش میں اُڑ گیا لیکن اُس کے رتھ سارتھی اور گھوڑے چُور چُور ہو گئے۔ ہنومان جی اُسے بار بار طاقت آزمائی کے لئے للکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ ہنومان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔

رگھوپتی نکٹ گیئو گھن نادا۔ نانا بھانت کرے سی دُرباد
استر ششتر آیدھ سب ڈارے۔ کوتک ہی پربھو کاٹ نوارے

تب میگھ ناتھ شری رگھو ناتھ جی کے پاس گیا۔ اور طرح طرح کی گالیاں بکنے لگا۔ اُس نے اُن پر طرح طرح کے استر ششتر اور انیک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پربھو نے کھیل میں سب کو کاٹ کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاپ موڑھ کھسیانا۔ کرے لاگ مایا بدھی نانا ئو
جیہے کو ڈ کرے گرڑ سے کھیلا۔ ڈرپاوے گہہ سو نپ سپیلا

شری رام چندر جی کے پرتاپ کو دیکھ کر میگھ ناد کھسیانہ ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی شخص سانپ کا چھوٹا بچّہ ہاتھ میں لے کر گرڑ کو ڈرا کر اُن سے کھیل کرے

جاسُ پربل مایا بس سو برنچی بڑ چھوٹ
تاہی دکھاوے نسیچر نج مایا متی کھوٹ

شیو جی سے لے کر برہما جی تک جتنے بھی بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں۔ وہ سب جن پربھو کی مہا بلوان مایا کے وش میں ہیں۔ نیچ بدھی میگھ ناد اُن پربھو کو بھی اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

نبھ چڑھ برش بپُل انگارا ۔ مہی تے پرگٹ ہوہیں جل دھارا
نانا بھانت پشاچ پشاچی ۔ مارُو کاٹُو دھنی بولہیں ناچی

آکاش میں اونچے چڑھ کر وہ بہت سے انگارے برسانے لگا ۔ پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرگٹ ہونے لگیں ۔ بھانت بھانت کے بھوت اور بھوتنیاں "مارو کاٹ ڈالو" کی آواز کرنے لگیں ۔

وِشٹا پُوئیہ رُدھر کچ ہاڑا ۔ برشئے کبہُوں اُپل بہُہ چھاڑا
برش دھُوری کینہہ سی اندھیارا ۔ سوجھ نہ آپن ہاتھ پسارا

وُہ کبھی تو وِشٹھا (گند) پیپ، خون بال اور ہڈیاں برساتا تھا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کرتا تھا ۔ پھر اُس نے دھول برسا کر ایسا اندھیرا کر دیا ۔ کہ اپنا ہاتھ پسارا بھی نہیں سوجھتا تھا ۔

کپی اَکلانے مایا دیکھیں ۔ سب کر مرن بنا ابہی لیکھیں
کوتک دیکھی رام مسکائے ۔ بھئے سبھیت سکل کپی جانے

مایا دیکھ کر بانر فوج دل چھوڑ بیٹھی ۔ سبھی سوچنے لگے کہ اسطرح میگھ ناد کی مایا چلتی رہی ۔ تو اس حساب سے تو سب کی موت آئی سمجھو ۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چندر جی مسکرائے ۔ اُنہوں نے جان لیا ۔ کہ بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے ہیں ۔

ایک بان کاٹی سب مایا ۔ جمے دن کر ہر تمِر نکایا
کرِپا درشٹی کپی بھالُو بلوکے ۔ بھئے پربل رن رہہیں نہ روکے

تب شری رام جی نے ایک ہی بان سے مایا کاٹ ڈالی ۔ مانو سورج نے بھاری اندھکار کو نشٹ کر دیا ہو ۔ پھر اُنہوں نے بانر اور بھالوؤں پر کرپا درشٹی کی ۔ جس سے وہ ایسے پربل ہو گئے ۔ کہ لڑائی سے روکنے پر بھی نہیں رُکتے تھے ۔

آئیش مانگ رام پہیں انگد آدی کپی ساتھ
لچھمن چلے کرُودھ ہوئے بان سرا سن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مانگ کر لچھمن جی کرودھ میں بھر کر ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے انگد اور دُوسرے بانر یودھاؤں کو ساتھ لے کر چلے ۔

چھتج نین اُر باہو بسالا ۔ ہم گِری نبھ تن کچھ ایک لالا
اِہاں دسانن سبھٹ پٹھائے ۔ نانا استر سستر گہہ دھائے

اُن کے لال نیتر ہیں ۔ چھاتی چوڑی ہے ۔ اور بازو لمبے ہیں ہماچل

پربت کے سمان چمکتا ہوا گورے رنگ کا شریر ہے ۔ جس میں کچھ لالی بھی ملی ہوئی ہے ۔ اِدھر راون نے بھی بڑے بڑے یودھا بھیجے ۔ جو بہت سے استر سستر لے کر دوڑے ۔

بھُودھر نکھ بِٹپ آیُدھ دھاری ۔ دھائے کپی جے رام پکاری
بھرے سکل جوریہی سن جوری ۔ اِت اُت جے اچھا نہیں تھوری

بانر ہاتھوں میں پہاڑ اور درخت روپی ہتھیار لئے اور تیز ناخنوں سے مسلح ہو کر شری رام چندر جی کی جے پکارتے ہوئے دوڑے ۔ بانر اور راکشس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے ۔ اِدھر اُدھر دونوں دلوں میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زبردست خواہش بنی ہوئی ہے ۔

مُشٹکنہہ لاتنہہ دانتنہہ کاٹہیں ۔ کپی جے سیل مارپنی ڈاٹہیں
مارُو مارُو دھرو دھرو دھرو مارُو ۔ سیس توڑ گہہ بھجا اُپارو

بانر مکّوں اور لاتوں سے مارتے ہیں ۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں ۔ دِجے شیل بانر اُنہیں مار کر پھر ڈانٹتے ہیں ۔ مارو ۔ مارو ۔ پکڑو ۔ پکڑو پکڑ کر مار ڈالو ۔ سر توڑ دو ۔ اور بازو پکڑ کر اُکھاڑ ڈالو ۔

اس رَو پُوری رہی نوکھنڈا ۔ دھاوہیں جہنہ تہنہ رُنڈ پرچنڈا
دیکھہیں کوتک نبھ سُر برندا ۔ کبہُونک بسمئے کبہُوں انندا

نو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے ۔ پرچنڈ دھڑ اِدھر اُدھر دوڑ رہے ہیں ۔ آکاش میں دیوتاؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے ہیں ۔ اُنہیں کبھی تو دُکھ (جب راکشس قابو پاتے ہوئے نظر آئیں) اور کبھی آنند (جب بانروں کا پلڑا بھاری دکھائی دے) ہوتا ہے ۔

رُدھر گاڑ بھر بھر جمیو اُوپر دھُور اُڑائے
جنُ انگار راسنہہ پر مِرتک دھُوم رہیو چھائے

خون سے گڑھے بھر گئے ۔ اور اُس پر دھول اُڑ اُڑ کر پڑ رہی ہے ۔ وہ دردناک منظر ایسا ہے ۔ مانو انگاروں کے ڈھیر پر موت کا دھواں چھا رہا ہو ۔

گھائل بیر براجہیں کیسے ۔ کسُمت کِنسُک کے تَرو جیسے
لچھمن میگھ ناد دوَو جودھا ۔ بھرہیں پرسپر کرِ اتی کرودھا

گھائل ہوئے یودھا پرتھوی پر پڑے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں ۔ جیسے پھُولے ہوئے ٹیسو کے پیڑ ہوں ۔ لکشمن اور میگھ ناد دونوں بہادر ورطیش میں آ کر ایک دوسرے سے بھڑتے ہیں ۔

ایک ہی ایک سکے نہیں جیتی ۔ نسیچر چھل بل کرے اینتی
کروودھ ونت تب بھیؤ انھنتا ۔ بھنجیؤ رتھ سارتھی نرشنتا

ایک دُوسرے کو جیت نہیں سکتا۔ میگھ ناد بہُت داؤ
پیچ اور دہرم وودھ کرنی کرتا ہے ۔ تب شری لکشمن جی بہت جوش
میں بھر گئے۔ انھوں نے میگھ ناد کے رتھ کو فوراً توڑ ڈالا اور سارتھی
کو مار دیا۔

نانا بدھی پرہار کر سیشا ۔ راچھس بھیؤ پران اوسیشا
راون سُت نج من انومانا ۔ سنکٹھ بھیؤ ہریہی مم پرانا

لکشمن میگھ ناد پر طرح طرح کے وار کرنے لگے۔ جس سے میگھ ناد
قریب المرگ ہوگیا۔ تب میگھ ناد نے اپنے من میں سوچا کہ اب تو
میرے پران ہی لے گا۔ بڑا بھاری سنکٹ آن پہنچا۔

بیر گھاتنی چھاڑ یسی سانگی ۔ تیج پُنج لچھمن اُر لاگی
مورچھا بھئی سکتی کے لاگیں ۔ تب چل گیؤ نکٹ بھے تیاگیں

تب میگھ ناتھ نے ویر گھاتنی (بہادروں کو ہلاک کرنیوالی)
شکتی لچھمن پر دے ماری۔ وُہ تیج پُورن شکتی لچھمن جی کی چھاتی میں لگی۔
شکتی کے لگتے ہی لچھمن جی کو مورچھا آگئی۔ تب میگھ ناد بیدھڑک
اُن کے نزدیک چلا گیا۔

میگھ ناد سم کوٹ سہت جودھا رہے اُٹھائے
جگت آدھار سیش کیمی اُٹھے چلے کھسیائے

لچھمن جی کے شریر کو سو کروڑ میگھ ناد کے سمان بلوان یودھا
اُٹھانے لگے۔ لیکن جگت کے آدھار سروپ شری لکشمن جی اُن سے
کیسے اُٹھائے جاسکتے تھے؟ تب وُہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے
گئے۔

سنُو گرجا کرودھ انل جاسو ۔ جارے بھُون چاری دس آسو
سک سنگرام جیت کو تاہی ۔ سیوہیں سُر نر اگ جگ جاہی

شیو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سُنو جن کی کرودھ اگنی چودہ لوکوں
کو ایک آن میں بھسم کر دیتی ہے۔ اور جن کی سیوا دیوتا منش اور سب
جڑ چیتن پرانی کرتے ہیں۔ اُن لکشمن جی کو بھلا سنسار میں کون جیت
سکتا ہے۔

یہ کوتوہل جانے سوئی ۔ جا پر کرپا رام کے ہوئی

اِس لیلا کو وہی جان سکتا ہے۔ جس پر کہ شری رام جی کی
کرپا ہو۔ شام ہونے پر دونوں طرف کی سینا واپس لوٹ پڑی۔ اور
دونوں طرف کے سیناپتی اپنی اپنی سینا کی دیکھ بھال کرنے لگے۔

بیاپک برہم اجت بھُونیشور ۔ لچھمن کہاں بوجھ کرونا کر
تب لگ لے آئیو ہنومانا ۔ اُنج دیکھ پربھو اتی دکھ مانا

ویاپک، برہم، اجے، برہمانڈ کے سوامی اور دیا کے بھنڈار
شری رام چندر جی نے پوچھا لکشمن کہاں ہے؟ تب تک ہنومان جی
اُنہیں اُٹھا کر لے آئے۔ چھوٹے بھائی کو اِس مردہ حالت میں دیکھ
کر پربھو بہُت ہی دُکھی ہوئے۔

جامونت کہہ بید سُشینا ۔ لنکا رہے کو پٹھئی لینا
دھر لگھو رُوپ گیؤ ہنومنتا ۔ آنیؤ بھون سمیت ترنتا

جامونت نے کہا۔ کہ لنکا میں سُکھین نامی وید رہتا ہے اُس
کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہئے۔ ہنومان جی چھوٹا رُوپ
دھر کر گئے اور سُکھین وید کو سمیت اُس کے گھر کے فوراً ہی اُٹھا لائے۔

رام پدار بند سر نائیو آئے سُشین
کہا نام گری اوشدھی جاہو پون سُت لین

سُکھین وید آتے ہی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں
سر نوایا اور کہا۔ کہ ہے ہنومان! دروناچل پربت پر سے سنجیونی بوٹی
لینے جاؤ۔

رام چرن سر سج اُر راکھی ۔ چلا پربھنجن سُت بل بھاکھی
اُہاں دُوت ایک مرم جناوا ۔ راون کال نیمی گرہ آوا

شری رام جی کے چرن کملوں کا ہردے میں دھیان کر کے
پون کمار ہنومان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے۔ اُدھر
کسی جاسوس نے راون کو یہ اطلاع پہنچا دی۔ تب راون کال نیمی
کے گھر آیا۔

دس مکھ کہا مرم تیہی سُنا ۔ پنی پنی کال نیمی سر دُھنا
دیکھت تمہہ ہی نگر جیہیں جارا ۔ تاس پنتھ کو رو کن پارا

راون نے اُس کو سارا حال کہہ سنایا۔ کال نیمی سُن کر سر
پیٹنے لگا۔ اُس نے راون کو کہا۔ کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو بہادر

لنکا کو جلا کر صاف نکل گیا۔ اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے؟

بھج رگھوپتی کرو ہت اپنا۔ چھاڑہو نانتہ مرشا جلپنا
نیل کنج تن سندر سیاما۔ ہردے راکھو لوچن ابھیراما

اس لئے شری رگھوناتھ جی کا بھجن کر کے اپنا کلیان کرو۔ ہے ناتھ! جھوٹی بک بک چھوڑ دو۔ آنکھوں کو سُکھ دینے والے نیل کمل کے سمان سندر شیام شریر کا اپنے ہردے میں دھیان دھرو۔

میں تیں مور موڑھتا تیاگو۔ مہاموہ نسی سوونت جاگو
کال بیال کر بھچھک جوئی۔ سپنے ہوں سمر کہ جنیئے سوئی

اہنکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ اگیان رُوپی رات میں سو رہے ہو۔ سو جاگ اُٹھو۔ جو کال رُوپی سانپ کو بھی ہڑپ کرنے والا ہے۔ کیا کبھی وہ خواب میں بھی لڑائی میں جیتا جا سکتا ہے؟

سُن دس کنٹھ رسان اتی تنہیں من کینہ بچار
رام دُوت کر مروں برو یہ کھل رت مل بھار

کال نیمی کی اِن باتوں کو سُنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب کال نیمی نے من ہی من میں وچار کیا کہ دُشٹ تو مہا پاپوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ اِس لئے اِس کے ہاتھوں سے مرنے کی بجائے تو یہ کہیں بہتر ہے۔ کہ شری رام جی کے دُوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔

اس کہہ چلا رچیسی مگ مایا۔ سر مندر بر باگ بنایا
مارُت سُت دیکھا شبھ آشرم۔ مُنی ہی بوجھ جل پیوں جائے شرم

وہ من میں ایسا وچار کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا رچائی۔ تالاب مندر اور سُندر باغ بنایا۔ ہنومان جی نے سُندر آشرم دیکھ کر سوچا کہ مُنی سے پُوچھ کر جل پی لوں۔ جس سے تھکاوٹ دُور ہو جائے

راچھس کپٹ بیش تہنہ سوہا۔ مایا پتی دُوت ہی چہہ موہا
جائے پون سُت نائیو ماتھا۔ لاگ سو کہے رام گُن گاتھا

راکشس وہاں کپٹ سے مُنی کا بھیس بنائے شوبھا پا رہا تھا۔ وہ مُورکھ اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دُوت کو موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار ہنومان جی نے اُس کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا۔ وہ کپٹی شری رام جی کے گنوں کی کتھائیں کہنے لگا۔

ہوت مہا رن راون رامہیں۔ جتہیں رام نہ سنسیہ یا مہیں

اہاں بھئیں میں دیکھیئوں بھائی۔ گیان درشٹی بل موہی ادھیکائی

وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھمسان کا رن پڑا ہے۔ بلاشک و شبہ شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سب یدھ کا حال دیکھ رہا ہوں۔ ہے بھائی! مجھ میں دویہ درشٹی کی بڑی شکتی ہے۔

مانگا جل تیہیں دینہہ کمنڈل۔ کہہ کپی نہیں اگھاؤں تھوریں جل
سر مجن کر آتر آوہو۔ دِچھّا دیئوں گیان جیہیں پاوہو

ہنومان جی نے اُس سے جل مانگا۔ تو اُس نے کمنڈل دے دیا۔ ہنومان جی نے کہا کہ اتنے تھوڑے سے جل سے میری پیاس نہیں بجھے گی۔ تب وہ بولا۔ تالاب میں نہا کر فوراً یہاں چلے آؤ میں تب تمہیں گرُو منتر دُوں گا۔ جس سے تم گیان کو پراپت کر لو گے۔

سر پیٹھت کپی پد گہا مکریں تب اکلان
ماری سو دھر دویہ تن چلی گگن چڑھ جان

تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے ہنومان جی کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ تب تو ہنومان جی گھبرائے ہنومان جی نے اُس مچھلی کو مار ڈالا۔ تب وہ دویہ شریر پا کر بمان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

کپی تو درس بھئیوں نشپاپا۔ مٹا تات منی بر کر ساپا
منی نہ ہوئے یہ نسیچر گھورا۔ مانہو ستیہ بچن کپی مورا

اُس نے کہا۔ ہے ہنومان! آپ کے درشن سے میں پاپ رہت ہو گئی۔ ہے تات! منی شریشٹھ کا شاپ مٹ گیا۔ ہے بانر! یہ منی نہیں ہے۔ بلکہ ایک بھیانک راکشس ہے۔ میرا بچن سچ مانو۔

اس کہہ گئی اپچھرا جبہیں۔ نسیچر نکٹ گیئو کپی تبہیں
کہہ کپی منی گُر دچھنا لیہو۔ پاچھیں ہم ہی منتر تم دیہو

ایسا کہہ کر وہ اپسرا جو منی کے سراپ سے مچھلی بنی ہوئی تھی، اپنے اصلی رُوپ کو پا کر چلی گئی۔ اُس وقت ہنومان جی راکشس کال نیمی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ ہے مُنی! پہلے گرُو دکشنا لے لیجئے اور پیچھے مجھے گرُو منتر دیجئے۔

سر لنگور لپیٹ پچھارا۔ نج تن پرگٹیسی مرتی بارا
رام رام کہہ چھاڑیسی پرانا۔ سُن من ہرش چلیئو ہنومانا

ہنومان جی نے اُس کے سر کو اپنی پُونچھ میں لپیٹ کر اُسے مار دیا۔ مرتے وقت اُس نے اپنا اصلی راکشس رُوپ پرگٹ

کیا۔ اور رام رام کہہ کر پران تیاگ دیئے۔ راکشس کے منہ سے رام رام کا شبد سُن کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ اور آگے چل پڑے

دیکھا سیل نہ اوشدھ چینہا۔ سہسا کپی اُپار گری لینہا
گہہ گری نسی نبھ دھاوت بھیو۔ اودھ پُری اوپر کپی گیئو

ہنومان جی درونا چل پربت پر پہنچے۔ لیکن سنجیونی بُوٹی کو نہ پہچان سکے۔ تب اُنہوں نے ایک دم پہاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ کو لے کر ہنومان جی رات کو ہی آکاش مارگ سے دوڑ کر چلے۔ اور الودھیا پوری کے اوپر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت بسال اتی نسیچر من انومان
بنو پھر سایک مار ییو چاپ شرون لگ تان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریر دھاری کو دیکھا۔ تب اُنہوں نے من میں سوچا۔ کہ یہ کوئی راکشس ہے، اُنہوں نے کانوں تک دھنش کو کھینچ کر بنا پھل کا ایک بان مارا۔

پر یو مُور چھا ہی لاگت سایک۔ سمرت رام رام رگھو نایک
سُن پریہ بچن بھرت تب دھائے۔ کپی سمیپ اتی آتر آئے

بان لگتے ہی ہنومان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچنوں کو سُنکر بھرت جی دوڑے اور بڑے بے قرار ہو کر ہنومان جی کے پاس آئے۔

بکل بلوک کپیس اُر لاوا۔ جاگت نہیں بہو بھانت جگاوا
مُکھ ملین من بھئے دُکھاری۔ کہت بچن بھر لوچن باری

ہنومان جی کو بیاکل دیکھ کر بھرت جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُنہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کو جگایا۔ لیکن وُہ جاگتے نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ وُہ من میں بڑے دُکھی ہوتے۔ اور نیتروں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں بدھی رام بمُکھ موہی کینہا۔ تیہیں پُنی یہ دارُن دُکھ دینہا
جوں موریں من بچ اُرُد کا یا۔ پریتی رام پد کمل امایا

جس بدھاتا نے مجھے شری رام جی سے بمُکھ کیا۔ اُنہوں نے ہی اب یہ پھر ناقابل برداشت دُکھ دیا ہے۔ اگر من بچن اور شریر سے شری رام جی کے چرن کملوں میں میرا نشکام اور سچا پریم ہو۔

تو کپی ہو و بگت شرم سُولا۔ جوں مو پر رگھوپتی انو کولا
سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کپیسا۔ کہہ جے جے تی کوسلادھیسا

اور شری رگھوناتھ جی مجھ پر پرسن ہوں۔ تو یہ بانر پیڑا سے رہت ہو کر تازہ دم ہو جائے۔ یہ بچن سُنکر ہنومان جی اودھ پتی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جے ہو کہتے ہوئے اُٹھ بیٹھے۔

لینہہ کپی ہی اُر لائے پُلکت تن لوچن سجل
پریتی نہ ہردے سمائے سمر رام رگھوکل تلک

بھرت جی نے ہنومان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُن کا شریر پریم کے مارے پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک پڑے۔ شری رگھوناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی کے ہردے میں پریم اُچھل اُچھل پڑتا تھا۔

تات کُسل کہو سُکھ ندھان کی۔ سہت اُنج اُرو مات جانکی
کپی سب چرت سماس بکھانے۔ بھئے دُکھی من مہنہ پچھتانے

بھرت جی بولے۔ ہے تات! لکشمن جی اور جانکی جی سمیت سُکھ ندھان شری رام چندر جی کی کُشل کہو۔ شری ہنومان جی نے سب حال مختصراً کہہ سُنایا۔ بھرت جی سُنکر بہت دُکھی ہوئے اور من میں پچھتانے لگے۔

اہہ دَیو میں کت جگ جائیوں۔ پربھو کے ایکہو کاج نہ آئیوں
جان کو اوسر من دھر دھیرا۔ پُنی کپی سُن بولے بل بیرا

ہا دیوا! میں جگت میں دیرتھ ہی پیدا ہوا۔ جو پربھو شری رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر موقعے کا وقت نہ جان کر من میں دھیرج دھر کر مہا بلوان بھرت جی بولے۔

تات گہرُ ہوئیہی توہی جاتا۔ کاج نسائیہی ہوت پربھاتا
چڑھ مم سایک سیل سمیتا۔ پٹھوؤں توہی جہہ کرپا نکیتا

ہے تات! تمہیں جانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور سورج نکلتے ہی کام بگڑ جائے گا۔ اس لئے تم پربت سمیت میرے بان پر چڑھ جاؤ۔ مَیں تمہیں کرپا کے دھام شری رام جی کے پاس پہنچائے دیتا ہوں۔

سُن کپی من اُپجا ابھیمانا۔ مورے بھار چلیہی کمے باتا
رام پربھاو بچار بہوری۔ بندی چرن کہہ کپی کر جوری

بھرت جی کی یہ بات سُنکر ہنومان جی کے من میں ابھیمان پیدا ہُوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا؟ لیکن پھر شری رام جی کی مہما کا وچار کرکے اُنہوں نے بھرت جی کی چرن بندنا کر کے ہاتھ جوڑ کر یہ بچن کہے ۔

تو پرتاپ اُر راکھ پربھو جیہؤں ناتھ تُرنت
اس کہہ آیس پائے پد بندی چلیؤ ہنومنت

ہے ناتھ! ہے پربھو! میں آپ کے پرتاپ کا ہردے میں دھیان دھر کر فوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے آگیا پاکر اُن کی چرن بندنا کر کے ہنومان جی چلے ۔

اُہاں رام لچھمن ہی نہاری ۔ بولے بچن منج انوساری
ادھ رات گئی کپی نہیں آیؤ ۔ رام اُٹھائے انج اُر لایؤ

اُدھر لچھمن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھارن منشوں کی طرح بچن بولے ۔ آدھی رات گزر گئی ۔ ابھی تک ہنومان جی نہیں آئے ۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکشمن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔

سکہو نہ دُکھت دیکھ موہی کاؤ ۔ بندھو سدا تو مردل سبھاؤ
مم ہت لاگ تجیہو پت ماتا ۔ سہیہو بپن ہم آتپ باتا

اور بولے ۔ ہے بھائی! تم مجھے کبھی دُکھی نہ دیکھ سکتے تھے ۔ تمہارا بڑا ہی کومل سبھاؤ تھا ۔ میرے سُکھ کے لئے تم نے ماتا پتا کو چھوڑا اور بن میں جاڑا گرمی اور تیز ہوا سب کچھ برداشت کیا ۔

سو انوراگ کہاں اب بھائی ۔ اُٹھہو نہ سُن مم بچن بکلائی
جوں جنتیؤ بن بندھو بچھوہو ۔ پتا بچن منتیؤ نہیں اوہو

ہے بھائی! اب وہ پریم کہاں گیا؟ جو میرے دُکھ بھرے بچنوں کو سُنکر اُٹھتے نہیں ۔ اگر مجھے پہلے ہی سے پتہ ہوتا کہ بن میں بھائی کا بچھوڑا ہوگا ۔ تو میں پتا کے بچنوں کو بھی نہ مانتا ۔

سُت بت نار بھون پریوارا ۔ ہوہیں جاہیں جگ بارہیں بارا
اس بچار جیہ جاگہو تاتا ۔ ملے نہ جگت سہودر بھراتا

پتر، دھن، استری، گھر، پریوار یہ بار بار سنسار میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں ۔ لیکن دُنیا میں ماں جائے بھائی نہیں ملتے ۔ ہردے میں ایسا وچار کر ہے تات! جاگو ۔

جتھا پنکھ بنو کھگ اتی دینا ۔ منی بنو پھنی کری بر کر ہینا
اس مم جیون بندھو بنو توہی ۔ جوں جڑ دیو جیاوے موہی

جیسے پروں کے بغیر پنچھی، منی کے بغیر سانپ اور سُونڈ کے بغیر ہاتھی بہت ہی دین دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں ہے بھائی! اگر مورکھ قسمت مجھے بھی زندہ رکھے تو تمہارے بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہوگا ۔

جیہؤں اودھ کون منہہ لائی ۔ ناری ہیتو پریہ بھائی گنوائی
برو اپجس سہتیوں جگ ماہیں ۔ ناری ہانی بسیش چھت ناہیں

استری کے لئے پیارے بھائی کو کھو کر میں اودھ پوری میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی! ایسے تو سیتا جی کے چھن جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے کہیں اچھا اور آسان تھا ۔ کیوں کہ استری کے چھن جانے کی ہانی تمہارے جُدا ہو جانے کی ہانی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ۔

اب اپ لوک سوک سُت تورا ۔ سہہ ہی نہٹھر کٹھور اُر مورا
نج جننی کے ایک کمارا ۔ تات تاس تم پران آدھارا

ہے بھائی! میرا بے رحم اور کٹھور ہردہ یہ بدنامی اور تمہارے ویوگ کا دُکھ دونوں ہی سہن کرے گا ۔ لیکن ہے تات! تم اپنی ماتا کے ایک ہی پتر اور پران آدھار ہو ۔

سونپیسی موہی تمہہ ہی گہہ پانی ۔ سب بدھی سُکھد پرم ہت جانی
اُتر کاہ دیہیوں تیہی جائی ۔ اُٹھ کن موہی سکھاوہو بھائی

سب پرکار سے مجھے سُکھ دینے والا اور میری بہت سی بھلائی کا خیال کر کے اُنھوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا ۔ میں اب جا کر انہیں کیا جواب دوں گا ۔ ہے بھائی! تم اُٹھ کر مجھے کیوں نہیں سمجھاتے ۔

بہہ بدھی سوچت سوچ بموچن ۔ سروت سلل راجو دل لوچن
اُما ایک اکھنڈ رگھو رائی ۔ نرگتی بھگت کر پال دیکھائی

جن کا سمرن کر کے سب چنتا دور ہو جاتی ہے وہ چنتا کو چھڑانے والے پربھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں ۔ ان کے کمل کی پنکھڑیوں کے سمان سُندر نیتروں سے شوک کے

آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ شِو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ایک واحد اور اکھنڈ ہیں۔ بھگت پر کرپا کرنے والے بھگوان نے لیلا کر کے منش کی حالت دکھلائی ہے۔

پربھو پرلاپ سُن کان بِکل بھئے بانر نکر
آئے گیئو ہنومان جمِی کرونا مہہ بیر رس

پربھو کے لیلا مانو سے کئے گئے ورلاپ کو کانوں سے سُنکر بانر دل ویاکُل ہو گئے۔ اتنے میں ہنومان جی آ پہنچے۔ مانو رس امد ویاستی پرسنگ میں ویرتا کا پرسنگ آ گیا ہو۔

ہرش رام بھیٹیو ہنومانا۔ اتی کرتگیہ پربھو پرم سُجانا
تُرت بید تب کینہہ اُپائی۔ اُٹھ بیٹھے لچھمن ہرشائی

شری رام جی پرسن ہو کر ہنومان جی کو گلے لگا کر ملے۔ پربھو پرم چتُر اور بہت ہی احسان مند ہیں۔ تب فوراً ہی سُکھین وید نے دوائی تیار کر کے لکشمن جی کو پلائی۔ وہ فوراً ہی پرسن ہو کر اُٹھ بیٹھے۔

ہردے لائی پربھو بھیٹیو بھراتا۔ ہرشے سکل بھالو کپی براتا
کپی پُنی بید تہاں پہنچاوا۔ جیہی بدھی تبہیں تاہی لے آوا

پربھو شری رام جی لکشمن جی کو چھاتی سے لگا کر ملے۔ بھالو اور بانروں کے دل سب پرسن ہو گئے۔ پھر ہنومان جی جس طرح پہلے سُکھین وید کو لنکا سے لائے تھے۔ اُس پرکار اُسے وہاں پہنچا آئے۔

یہ برتانت دسانن سُنیو۔ اتی لبشاد پُنی پُنی سر دھُنیو
بیاکُل کنبھ کرن پہیں آوا۔ بِبِدھ جتن کر تاہی جگاوا

یہ سماچار جب راون نے سُنا۔ تو وہ کلیش کے مارے بار بار سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرایا ہوا کنبھ کرن کے پاس آیا اور بہت سے اُپائے کر کے اُس نے اِس کو نیند سے جگایا۔

جاگا نسیچر دیکھئے کیسا۔ مانہوں کال دیہہ دھر بیسا
کُنبھ کرن بوجھا کہو بھائی۔ کاہے تو مکھ رہے سُکھائی

کنبھ کرن اُٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال مجسّم رُوپ ہو کر بیٹھا ہو۔ کنبھ کرن نے راون سے پوچھا۔ کہو بھائی۔ تمہارے مُکھ کیوں سُوکھ رہے ہیں۔

کتھا کہی سب تیہیں ابھیمانی۔ جیہی پرکار سیتا ہر آنی
تات کپِنہہ سب نسیچر مارے۔ مہا مہا یودھا سنگھارے

ابھیمانی راون نے سیتا جی کے ہرن سے لے کر اب تک کی ساری کتھا کہہ کر سُنائی۔ اور کہا۔ ہے تات! بانروں نے سب راکشس مار ڈالے۔ بڑے بڑے مُکھیا یودھاؤں کو بھی ہلاک کر دیا۔

دُرمُکھ سُر رِپُو منُج اہاری۔ بھٹ اتی کایہ اکمپن بھاری
اپر مہودر آدک بیرا۔ پرے سمر مہی سب رندھیرا

دُرمکھ، دیوانتک، نرانتک، اتی کایا۔ اکمپن اور مہودر وغیرہ مشہور مشہور ویر سبھی یُدھ میں کام آ چکے ہیں۔

سُن دسکندھر بچن تب کُنبھ کرن بلکھان
جگدمبا ہر آنی اب سٹھ چاہت کلیان

تب راون کے بچن سُنکر کنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ ارے مورکھ! جگت ماتا جانکی جی کو چھین کر اب تُو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔

بھل نہ کینہہ تیں نسیچر ناہا۔ اب موہی آئے جگایہی کاہا
اجہوں تات تیاگ ابھیمانا۔ بھجہو رام ہوئیہی کلیانا

ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے جگانے سے کیا مطلب؟ ہے تات! اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرو۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس سیس منُج رگھونایک۔ جاکے ہنومان سے پایک
اہہ بندھُو میں کینہہ کھوٹائی۔ پرتھمہیں موہی نہ سُنائے ہی آئی

ہے دس مُکھ! جن کے ہنومان جیسے سیوک ہیں۔ وہ رگھوناتھ جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھراتا! تو نے بہت بُرا کیا۔ پہلے ہی آ کر یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا!

کینہیو پربھو بِرودھ تیہی دیوک۔ سِو برنچی سُر جاکے سیوک
نارد مُنی موہی گیان جو کہا۔ کہتیو توہی سمے نرہا

ہے سوامی! تم نے اُس پرم دیوتا سے دشمنی سہیڑ لی ہے جس کے شِو برہما آدی دیوتا سیوک ہیں۔ نارد مُنی نے مجھے جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سُناتا۔ لیکن اب تو وقت ہی ہاتھ سے نکل گیا۔

اب بھرانگ بھینٹ مورہی بھائی۔ لوچن سپھل کروں میں جائی
سیام گات سرسیرُوہ لوچن۔ دیکھوں جائے تاپ ترے لوچن

ہے بھائی! اب تو آخری بار مجھ سے بغلگیر ہو کر مل لے۔ میں
جا کر اپنے نیتر سپھل کروں تینوں تاپوں کو چھڑانے والے شیام شریر کمل
نیتر بھگوان شری رام جی کے جا کر درشن کروں۔

رام رُوپ گن سمرت مگن بھیئو چھن ایک ؎
راون مانگیئو کوٹ گھٹ مد اُرو مہش انیک ؎

شری رام جی کے رُوپ اور گنوں کا سمرن کر کے وہ پل بھر کے لئے
اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اُس نے راون سے کروڑوں شراب کے بھرے
ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینسے منگوائے۔

مہش کھائے کر مدرا پانا۔ گرجا بجر اگھات سمانا ؎
کنبھ کرن دُرمد رن رنگا۔ چلا دُرگ تج سین نہ سنگا

بھینسے کھا کر اور شراب پی کر وہ بجلی کے سمان کڑکا۔ وہ لڑائی
کے نشے میں بدمست ہو کر قلعہ چھوڑ کر چلا۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی۔

دیکھ بھبیشن آگیں آئیو۔ پریو چرن نج نام سُنائیو ؎
انج اُٹھائے ہردے تیہی لائیو۔ رگھوپتی بھگت جان من بھائیو

کنبھ کرن کو دیکھ کر بھبیشن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے
چرنوں پر گر پڑے۔ چھوٹے بھائی کو اُٹھا کر کنبھ کرن نے چھاتی سے لگا لیا اور
شری رگھوناتھ کا بھگت جان کر وہ اُن پر بہت پرسن ہوئے۔

تات لات راون موہی مارا۔ کہت پرم ہت منتر بچارا ؎
تیہیں گلانی رگھوپتی پہیں آئیوں۔ دیکھ دین پربھو کے من بھائیوں

ہے تات! میں نے راون کو نیک صلاح دی تھی۔ لیکن اُس نے
میرے لات ماری۔ اُسی ہانی کے مارے میں شری رگھوناتھ جی کے پاس آیا۔
مجھے دین دُکھی دیکھ کر پربھو مجھ پر بہت پرسن ہوئے۔

سنو سُت بھیئو کال بس راون۔ سو کہ مان اب پرم سکھاون
دھنیہ دھنیہ تیں دھنیہ بھبیشن۔ بھئے ہو تات نسیچر کل بھوشن

کنبھ کرن نے کہا۔ ہے بیٹا! راون تو کال کے وش ہو گیا ہے۔ وہ
اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا (ادھات اُس کے سر پر موت ناچ رہی
ہے اِس لئے اگر کوئی اُسے بھلے کی بات کہتا ہے۔ تو وہ اُسے بُری معلوم ہوتی
ہے) ہے بھبیشن! تو دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ ہے تات! تو راکشس کل کا

سرتاج ہو گیا۔

بندھو بنس تیں کینہہ اُجاگر۔ بھجیہو رام سوبھا سکھ ساگر ؎

ہے بھائی! تُو نے اپنے کُل کو چار چاند لگا دیئے۔ جو شوبھا اور
سُکھ کے سمندر شری رام جی کے بھجن میں لگ گیا۔

بچن کرم من کپٹ تج بھجیہو رام رن دھیر ؎
جاہو نہ نج پر سوجھ موہی بھیئوں کال بس بیر

من بچن اور کرم سے کپٹ چھوڑ کر رن دھیر شری رام جی کا بھجن
کرو۔ ہے بھائی! اب تم چلے جاؤ۔ میں کال کے وش ہوں۔ مجھے اپنا
پرایا اِس وقت کچھ نہیں سوجھتا۔

بندھو بچن سُن چلا بھبیشن۔ آئیو جہہ ترے لوک بھوشن
ناتھ بھُودھر آکار سریرا۔ کنبھ کرن آوت رن دھیرا ؎

بھائی کے بچن سُن کر بھبیشن جی لوٹ گئے۔ تینوں لوکوں کے سرتاج
شری رام چندر جی کے پاس آ کر اُنہوں نے کہا۔ ہے ناتھ! پربت کے
سمان وکرال شریر والا لڑاکا ویر کنبھ کرن آ رہا ہے۔

ایتنا کپنہہ سُنا جب کانا۔ کلکلائے دھائے بلوانا ؎
لئے اُٹھائے بٹپ اُرو بھودھر۔ کٹکٹاتے ڈارہیں تا اُوپر ؎

بانروں نے جب کنبھ کرن کے آنے کی خبر سُنی تو وہ سب بانر یودھا
پرسن ہو کر دوڑے۔ درخت اور پہاڑ اُنہوں نے اُکھاڑ کر اُٹھا لئے اور
کرودھ سے دانت پیس کر کنبھ کرن کے اُوپر پھینکنے لگے۔

کوٹ کوٹ گری سکھر پرہارا۔ کریہیں بھالو کپی ایک ایک بارا
مُڑیو مُن تن ٹریو نہ ٹاریو۔ جمے گج ارک پھلن کو ماریو

ریچھ اور بانروں نے ایک ساتھ ہی کروڑوں پہاڑوں کے ٹکڑوں
(تودوں) کو کنبھ کرن پر پھینکا۔ لیکن کروڑوں واروں سے نہ تو من میں وہ ذرا
گھبرایا اور نہ ہی شریر سے ڈگمگایا۔ وہ بانر اور بھالوؤں کے واروں کو کچھ بھی
خیال میں نہ لاتے ہوئے برابر بڑھا چلا آ رہا ہے۔ جیسے کہ سورج مکھی پھولوں
کی مار سے مست ہاتھی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

تب مارُت سُت مُٹھیکا ہنیو۔ پریو دھرنی بیاکُل سر دھُنیو ؎
پُنی اُٹھ تیہیں ماریہ سنومنتا۔ گھُرمِت بھوتل پریو ترُنتا ؎

تب ہنومان جی نے کنبھ کرن کے ایک زور سے گھونسا مارا۔ جس سے
دیاکُل ہو کر وہ پرتھوی پر گر پڑا۔ پھر کنبھ کرن نے سنبھل کر ہنومان جی کو مارا۔

ہنومان جی چکرکھا کر زمین پر گر پڑے۔

پنی نل نیل ہی اتی پچھارے سی جہنہ تہنہ ٹپک ٹپک مار مسی
چلی بلی مُکھ سین پرائی۔ اتی بھے ترسیت نہ کوؤ سموہائی

پھر اُس نے نل نیل کو پکڑ کو دھرتی پر دے مارا۔ اور دوسرے بے شمار باز او دیبال یودھاؤں کو ٹپک ٹپک کر زمین پر گرا دیا۔ باز فوج بھاگ چلی۔ اُس کے ہیبت کے مارے سب ڈر گئے۔ کوئی سامنے نہیں ٹھہرتا۔

انگدادی کپی مورچھت کر سمیت سگریو
کانکھ داب کپی راج کہنہ چلا امت بل سیو

بے حد طاقتور کنبھ کرن نے سگریو سمیت انگد وغیرہ باز یودھاؤں کو مورچھت کر دیا۔ اور پھر سگریو کو اپنی بغل میں دبا کر وہ لنکا کو چلا۔

اُماکرت رگھوپتی نر لیلا۔ کھیلت گرڑ جیسے اہی گن میلا
بھرکُٹی بھنگ جو کال ہی کھائی۔ تا ہی کہ سوہئے ایسی لرائی

شوجی کہتے ہیں۔ اے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ویسے ہی منشیہ لیلا کر رہے ہیں۔ جیسے کہ گرڑ سانپوں کی ٹولیوں میں آ گیا ہو۔ جو بھگوان اپنی جنبش آبرو (بھویں کے اشارے) سے کال کو بھی ڈکار جاتے ہیں۔ انہیں کہیں ایسی لڑائی شوبھا دیتی ہے۔

جگ پاونی کیرتی بستریہیں۔ گائے گائے بھو ندھی نر ترہیں
مورچھا گئی مارت ست جاگا۔ سگریو ہی تب کھوجن لاگا

بھگوان اس طرح لیلا کر کے سنسار کو پوتر کرنے والی اپنی کیرتی (شہرت) پھیلا رہے ہیں۔ جس کو گا گا کر منشیہ سنسار ساگر سے پار اُتر جائیں گے۔ ہنومان جی کی مورچھا کھل گئی۔ جاگ کر وہ سگریو کو ڈھونڈنے لگے۔

سگریو ہو کے مورچھا بیتی۔ نبک گئیو تیہی مرتک پرتیتی
کاٹے سی دسن ناسکا کانا۔ گرج اکاش چلیو تیہیں جانا

سگریو کی بھی مورچھا کھل گئی۔ کنبھ کرن نے تو انہیں مرا ہوا ہی جانا تھا۔ وہ موقع پا کر بغل سے کود گئے۔ اُنہیں نے اپنے دانتوں سے کنبھ کرن کی ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ تب گرج کر آکاش کو چلے۔ تب کنبھ کرن نے جانا۔

گہیو چرن گہہ بھومی پچھارا۔ اتی لاگھو اُٹھ پُنی تیہی مارا
پُنی آئیو پربھو پہیں بلوانا۔ جے تی جے تی جے کرپا ندھانا

اُس نے سگریو کے پاؤں پکڑ کر اُسے زمین پر پٹک دیا۔ بڑی پھرتی سے اُٹھ کر سگریو نے اُس کو پھر مارا۔ تب بلوان سگریو پربھو کے پاس آئے اور بولے۔ کرپاندھان پربھو کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

ناک کان کاٹے جیہ جانی۔ پھر اکرودھ کر بھئی من گلانی
ہیج بھیم پُنی پو شرونی ناسا۔ دیکھت کپی دل اُپجی تراسا

جب کنبھ کرن نے اپنے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھے۔ تو وہ بڑا کھسیانا ہوا۔ وہ غصے میں بھر کر پھر باز سینا کی طرف لوٹا۔ ایک تو اُس کی شکل قدرتی ہی ڈراؤنی تھی۔ لیکن ناک اور کان کٹ جانے سے تو وہ بہت ہی ڈراؤنی شکل کا ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر باز دل ڈر کے مارے سہم گئے۔

جے جے جے رگھو بنس منی دھائے کپی دے ہوہ
ایک ہی بار تاس پر چھاڑِ نہہ گری تر وُ جوہ

رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا پکار کر تمام کرکے باز دوڑے۔ اور سب نے ایک ہی ساتھ اُس پر بہت سے پہاڑوں کے شکھروں اور درختوں کو اکھاڑ کر گرایا۔

کنبھ کرن من رنگ برڈھا۔ سنمکھ چلا کال جنُ کرودھا
کوٹ کوٹ کپی دھر دھر کھائی۔ جنُ ٹیڈی گری گہاں سمائی

لڑائی کے نشے میں بدمست کنبھ کرن باز سینا کے مقابلے کے لئے یوں بڑھا۔ مانو طیش میں آکر خود کال ہی بڑھا چلا آ رہا ہے۔ وہ کروڑ کروڑ باندروں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ باز اُس کے منہ میں ایسے گھس رہے ہیں مانو پربت کی گپھا میں ٹڈیاں گھس رہی ہوں۔

کوٹنہہ گہہ شریر سن مردا۔ کوٹنہہ مینج ملو ہی گردا
مُکھ ناسا شرونہہ کیں باٹا۔ نسیر پراہیں بھالو کپی ٹھاٹا

کروڑوں بانروں کو پکڑ کر اُس نے شریر سے ہی مسل دیا۔ کروڑوں کو ہاتھوں سے بھینچ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے باز اور بھالو اُس کے منہ ناک اور کانوں کے چھیدوں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں۔

رن مدمت نسا چر درپا۔ بسو گرسہی جنُ ایہی بدھی اَربا
مُرے سُبھٹ سب پھرہیں نہ پھیرے۔ سوجھ نہ نین سُنہیں نہیں ٹیرے

لڑائی کے نشے میں بدمست راکشس اس پرکار دکھائی دیتا ہے گویا مانو بدھاتا نے سارا سنسار ہی اُس کے کھانے کے لیے ارپن کر دیا ہو۔ سب یودھا بھاگ گئے وہ لوگ ...

نہیں ہوتے۔ انہیں آنکھوں سے کچھ سجھائی نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی پکارنے پر کانوں سے سنتے ہیں۔

کمبھ کرن کپی فوج بڈاری۔ سن دھائی رجنی چر دھاری ؎
دیکھ رام بکل کٹکائی ؎ ۔ رپو انیک نانا بدھی آئی

کمبھ کرن نے بانر فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یہ سن کر راکشس فوج بھی چڑھ دوڑی۔ شری رام چندر جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر سینا حوصلہ چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دوڑی ہے

سنو سگریو ببھیشن انج سنبھارہو سین
میں دیکھہوں کھل بل دل ہی بولے راجیو نین

تب کمل نیتر شری رام چندر جی بولے۔ ہے سگریو ببھیشن اور لکشمن! سنو۔ میں تو دشٹ کمبھ کرن سے طاقت آزمائی کرتا ہوں اور تم سب مل کر راکشس فوج کو سنبھالو۔

کر سارنگ ساج کٹی بھاتھا۔ اری دل دلن چلے رگھو ناتھا
پرتھم کینہہ پربھو دھنش ٹنکورا۔ رپو دل بدھر بھیؤ سن سورا

ہاتھوں میں سارنگ دھنش اور کمر میں ترکش کس کر شری رگھو ناتھ جی دشمن دل کو کچلنے چلے۔ پربھو نے پہلے تو دھنش کا ٹنکار کیا۔ جس کی ڈراؤنی آواز سنتے ہی راکشس دل بہرہ ہو گیا۔

ستیہ سندھ چھاڑے سر لچھا۔ کال سرپ جنو چلے سپچھا
جہنہ تہنہ چلے بپل ناراچا۔ لگے کٹن بھٹ بکٹ پساچا

ستیہ بت دھاری شری رام چندر جی نے ایک لاکھ بان چھوڑے وہ بان ایسے چلے مانو پنکھ والے کال روپی سانپ چلے ہوں۔ ادھر ادھر بہت سے بان چھوٹے۔ جس سے مہا بکٹ راکشس دل کٹنے لگے۔

کٹہیں چرن ار سر بھج دنڈا۔ بہتک بیر ہوہیں ست کھنڈا
گھرم گھرم گھائل مہی پرہیں۔ اٹھ سنبھار سبھٹ پنی لرہیں

ان کے پاؤں، چھاتی، سر اور لمبے بازو کٹ رہے ہیں۔ بہت سے بہادروں کے سو سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زخمی ہو کر یودھا چکرا چکرا کر زمین پر گر رہے ہیں۔ ان میں سے شریشٹھ یودھا پھر سنبھل کر اٹھتے اور لڑتے ہیں۔

لاگت بان جلد جمی گاجہیں۔ بہتک دیکھ کٹھن سر بھاجہیں

رنڈ پرچنڈ منڈ بنو دھاوہیں۔ دھرو دھرو مارو دھنی گاوہیں

بان لگتے ہی وہ بادل کی طرح گرجتے ہیں۔ بہت سے تو سخت بانوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ بنا سر کے پرچنڈ دھڑ دوڑ رہے ہیں۔ اور پکڑ لو۔ پکڑ لو، مارو، مارو کا شبد کرتے ہوئے چلا رہے ہیں۔

چھن مہنہ پربھو کے سائکنہ کاٹے بکٹ پساچ
پنی رگھو بیر نشنگ مہنہ پربسے سب ناراچ

چھن بھر میں ہی پربھو کے بانوں نے راکشسوں کو کاٹ کر گرا دیا۔ پھر وہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں گھس گئے۔

کمبھ کرن من دیکھ بچاری۔ ہت چھن ماجھ نسا چر دھاری
بھا اتی کرودھ مہابل بیرا۔ کیو مرگ نائک ناد گمبھیرا

کمبھ کرن نے من میں وچار کر کے دیکھا کہ چھن بھر میں ہی شری رام چندر جی نے راکشس سینا کو مار ڈالا۔ تب وہ مہابلی یودھا غصہ میں آگ بگولا ہو گیا۔ اور دھاڑ کر شیر کے سمان گرجا۔

کوپ مہی دھر لئے اپاری۔ ڈارے جہنہ مرکٹ بھٹ بھاری
آوت دیکھ سیل پربھو بھارے۔ سرنہہ کاٹ رج سم کر ڈارے

وہ کرودھ میں بھر کر پہاڑ اکھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بانر یودھا تھے۔ وہاں اسے گرا دیا۔ شری رام جی نے بڑا بھاری پربت آتے دیکھ کر اسے اپنے بانوں سے چور چور کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرا دیا۔

پنی دھنو تان کوپ رگھو نائک۔ چھاڑے اتی کرال بہو سائک
تن مہنہ پربسی نسر سر جاہیں۔ جنمے دامنی گھن ماجھ سماہیں

رگھو ناتھ جی نے پھر غصہ میں بھر کر دھنش کو تان کر بہت سے بھیانک بان چھوڑے وہ بان کمبھ کرن کے شریر میں گھس کر ایسے نکل جاتے ہیں۔ جیسے کہ بجلی بادل میں چھپ جاتی ہے۔

سونت سروت سوہ تن کارے۔ جنو کجل گری گیرو پنارے
بکل بلوک بھالو کپی دھائے۔ بہنسا جبہیں نکٹ کپی آئے

اس کے کالے شریر سے خون نکلتا ہوا ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ مانو کاجل کے پہاڑ سے لال گیرو کے پرنالے بہہ رہے ہوں۔ اسے ویاکل دیکھ کر بھالو اور بانر دوڑے جب وہ اس کے نزدیک آئے۔ تب وہ ہنسا۔

مہاناد کر گرجا کوٹ کوٹ گہہ کیس

مہی پتنگے گج راج اوسپتھ کرے دس سبیں

اور گھور شبد کر کے گرجا۔ اور کروڑ کروڑ بانروں کو پکڑ کر ایراونت ہاتھی کی طرح پٹک پٹک کر زمین پر گرانے لگا۔ اور راون کی قسم کھانے لگا

بھاگے بھالو بلی مکھ جوتھا۔ پرگ بلوک جیسے مینش برو تھا
چلے بھاگ کپی بھالو بھوانی۔ بکل پکارت آرت بانی

یہ دیکھ کر بانر اور بھالوؤں کے دل ایسے ڈر کر بھاگے جیسے بھیڑیئے کو دیکھ کر بھیڑوں کا جھنڈ بھاگ جاتا ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! بانر اور بھالو چیخ و پکار کرتے بھاگ کھڑے ہوئے۔

یہ نسیچر دکال سم اہئی۔ کپی کل دیس پرن اب چہہئی
کرپا باری دھر رام کھراری۔ پاہی پاہی پرنتارتی ہاری

وہ کہنے لگے کہ یہ راکشس یودھا تو قحط کے سمان ہے۔ جو بانر کل روپی دیش میں پڑنا چاہتا ہے۔ ہے کھر کے دشمن شری رام جی ہے کرپا کی بارش برسانے والے رگھو ناتھ جی! ہماری رکشا کیجئے۔

سکرن بچن سنت بھگوانا۔ چلے سدھا دسرآسن بانا
رام سین نج پاچھیں گھالی۔ چلے سکوپ مہابل شالی

ان کے درد بھرے بچنوں کو سن کر بھگوان شری رام جی دھنش بان سنبھال کر چلے۔ مہابل شالی شری رام جی نے بانر فوج کو اپنے پیچھے کر لیا۔ اور وہ کرودھ میں بھر کر چلے۔

کھینچ دھنش سر ست سندھانے۔ چھوٹے تیر سریر سمانے
لاگت سر دھاوا رس بھرا۔ کدھر ڈگمگت ڈولت دھرا

انہوں نے دھنش بان کھینچ کر سو بان مارے وہ بان چھوٹتے ہی کنبھ کرن کے شریر میں گھس گئے۔ بانوں کے لگتے ہی وہ آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ اس کے دوڑنے سے پربت ڈگمگانے لگے اور زمین تھر تھرانے لگی۔

لینہہ ایک تیہیں سیل اپاٹی۔ رگھوکل تلک بھجا سوئی کاٹی
دھاوا بام باہو گری دھاری۔ پربھو سو بھجا کاٹ مہی پاری

اس نے ایک پہاڑی اکھاڑ لی۔ رگھوکل کے سرتاج شری رام جی نے اس کا وہ بازو کاٹ ڈالا۔ تب وہ اپنے بائیں بازو میں پہاڑ کو اٹھا کر دوڑا۔ پربھو شری رام جی نے وہ بازو بھی کاٹ کر زمین پر ڈال دیا

کاٹیں بھجا سوہ کھل کیسا۔ پچھہین مندر گری جیسا
اگر بلوکن پربھو ہی بلوکا۔ گرسن چہت مانہوں ترسے لوکا۔

بازوؤں کے کٹ جانے پر وہ دشٹ ایسی شوبھا پانے لگا مانو بغیر پروں کے مندراچل پربت ہو۔ اس نے ڈراؤنی آنکھوں سے پربھو شری رام جی کی طرف دیکھا۔ مانو تینوں لوکوں کو نگل جانا چاہتا ہو

کر چکار گھور اتی دھاوا بدن پسار
گگن سدھ سُر تراست ہا ہا ہیت پکار

وہ بڑے زور سے چنگھاڑ کر منہ پھیلا کر شری رام جی کی طرف کو لپکا۔ آکاش میں سدھ اور دیوتاؤں کے مارے ہا! ہا! ہا! یوں پکار پکارنے لگے۔

سبھے دیو کرونا ندھی جانیو۔ شرون پرجنت سراسن تانیو
بسکھ نکر نسیچر مکھ بھرے۔ تدپی مہابل بھومی نہ پرے

دیا ندھان شری رام چندر جی نے دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے دھنش بان کو کان تک کھینچا اور کنبھ کرن کے منہ کو بہت سے بانوں سے بھر دیا۔ تو بھی وہ مہابلی راکشس یودھا دھرتی پر نہ گرا۔

سر نہہ بھر امکھ سنمکھ دھاوا۔ کال تردن سجیو جن آوا
تب پربھو کوپ تیبر سر لینہا۔ دھر تے بھن تاس سر کینہا

مکھ میں بان بھرے ہوئے ہی وہ پربھو شری رام جی کی طرف دوڑا۔ مانو کال روپی جیتا جاگتا ترکش ہی آ رہا ہو۔ تب پربھو نے غصے میں بھر کر ایک بہت ہی تیکھے بان سے اس کے سر کو دھڑ سے جدا کر دیا۔

سو سر پریو دسانن آگیں۔ بکل بھیو جیسے پھن منی تیاگیں
دھرنی دھسے دھر دھاوا پرچنڈا۔ تب پربھو کاٹ کینہہ دو کھنڈا

وہ سر راون کے سامنے جا گرا۔ جیسے منی چھین جانے سے سانپ ویاکل ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کنبھ کرن کے سر کو دیکھ کر راون تڑپ اٹھا۔ کنبھ کرن کا پرچنڈ دھڑ دوڑا جس سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے کاٹ کر اس کے دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

پرے بھومی جیمے نبھ تیں بھودھر ہیٹھ داب کپی بھالو نساچر
تاس تیج پربھو بدن سمانا۔ سرمنی بہیں اچنبھو مانا

جیسے آکاش سے پہاڑ گرا ہو۔ ایسے ہی کنبھ کرن کے شریر

کے ٹکڑے کٹ کر پرتھوی پر گرے۔ اُن کے نیچے بہت سے بھالو
باز اور راکشس دب گئے۔ کنبھ کرن کے شریر سے تیج نکل کر پربھو
شری رام جی کے مکھ میں سما گیا۔ یہ دیکھ کر دیوتا اور منی لوگوں کو بہت
بڑا اچنبھا ہوا۔

سُر دُندبھیں بجاوہیں ہرشہیں۔ اُستتی کرہیں سُمن بہو برشہیں
کر بنتی سُر سکل سدھائے۔ تیہی سمے دیورشی آئے

نقارے بجا بجا کر دیوتا خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور پربھو
شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برشا کر رہے ہیں۔ بنتی
کر کے سب دیوتا چلے گئے۔ اتنے میں دیورشی نارد جی آ گئے۔

گگن اُپر ہری گُن گن گائے۔ رُچر بیر رس پربھو من بھائے
بیگ ہتہو کھل کہہ منی گئے۔ رام سمر مہی سوبھت بھئے

آکاش پر سے ہی نارد جی نے پربھو شری رام جی کی ویرتا
کے سندر گُن گائے جسے سن کر پربھو پرسن ہوئے۔ منی یہ کہہ کر
چلے گئے کہ جلدی دُشٹ راون کو ماریئے۔ اُس وقت شری رام
چندر جی یدھ بھومی میں آ کر شوبھا پانے لگے۔

سنگرام بھومی براج رگھوپتی اتُل بل کوسل دھنی
شرم بندو مکھ راجیو لوچن ارُن تن سونت کنی
بھج جگل پھیرت سر سراسن بھالو کپی چہو دیس بنے
کہہ داس تلسی کہہ نہ سک چھبی سیش جیہی آنن گھنے

لاثانی یودھا اور دھرتی شری رگھوناتھ جی رن بھومی میں براج
رہے ہیں۔ مکھ پر پسینے کی بوندیں ہیں۔ کمل کے سمان نیتروں میں کچھ
لالی آ گئی ہے۔ شریر پر خون کے قطرے ہیں۔ اپنی دونوں بھجاؤں میں
وہ دھنش بان گھما رہے ہیں۔ اُن کے چاروں طرف ریچھ اور بانر
سجے کھڑے ہیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار مکھ ہیں ایسے
شیش جی بھی پربھو کی اس شوبھا کا ورنن نہیں کر سکتے۔

نسیچر ادھم ملاکر تاہی دینہہ نج دھام
گرِجا تے نر مندمتی جے نہ بھجہیں شری رام

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو کنبھ کرن نیچ راکشس اور
پاپیوں کی کھان تھا۔ اُسے بھی رام جی نے پرم دھام دے دیا۔ اس
لئے وہ شخص بہت ہی مورکھ ہیں جو اُن شری رام جی کو نہیں بھجتے۔

دن کے انت پھریں دوؤ انی۔ سمر بھئی سبھٹن شرم گھنی
رام کرپا کپی دل بل باڑھا۔ جمے ترن پائے لاگ اتی ڈاڈھا

دن ختم ہونے پر دونوں کی فوجیں لوٹ چلیں۔ آج کے یدھ میں
یودھا لوگ بہت ہی تھک گئے۔ لیکن بانر فوج تو شری رام جی کی
کرپا سے پھر ترو تازہ ہو گئی۔ اور اُن کا بل بڑھ گیا۔ جس پرکار گھاس
پھوس ڈالنے سے اگنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھیجہیں نسیچر دن ارو راتی۔ نج مکھ کہیں سُکرت جیہی بھانتی
بہو بلاپ دسکندھر کرئی۔ بندھو سیس پنی پنی اُر دھرئی

جس پرکار اپنے منہ سے اپنے نیک کرموں کی بڑائی کرنے
سے نیک کرموں کا بل گھٹتا ہے۔ ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے
ہیں۔ راون بہت ولاپ کر رہا ہے۔ اور بار بار کنبھ کرن کے سر کو
اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

روویں ناری ہردے ہتی پانی۔ تاسُ تیج بل بپل بکھانی
میگھ ناد تیہی اوسر آئیو۔ کہہ بہو کتھا پتا سمجھائیو

اُس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو ہتھڑ مار مار
کر چھاتی پیٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھ ناد آیا۔ اُس نے بہت سی
کتھائیں کہہ کر راون کو سمجھایا۔

دیکھیہو کالی موری منُسائی۔ ابہیں بہت کا کروں بڑائی
اشٹ دیو سے بل رتھ پائیوں۔ سو بل تات نہ توہی دیکھائیوں

وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا۔ ابھی پہلے ہی
بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دیو سے جو بل اور رتھ
پایا ہے۔ وہ بل اور رتھ ابھی تک آپ کو کبھی میں نے نہیں دکھایا۔

ایہی بدھی جلپت بھیو بہاتا۔ چہوں دوار لاگے کپی نانا
اِت کپی بھالو کال سم بیرا۔ اُت رجنی چر اتی رن دھیرا

اس پرکار شیخی بگھارتے ہوئے سویرا ہو گیا۔ لنکا کے
چاروں دروازوں پر پھر بانر دل ڈٹ گیا۔ ادھر کال کے سمان بہادر
یودھا بانر اور بھالو ہیں اور اُدھر رن دھیر راکشس ہیں۔

لربھیں سبھٹ نج نج جے ہیتو۔ برنی نہ جائے سمر کھگ کیتو

دونوں طرف کے بہادر اپنی اپنی فتح کے لئے لڑ رہے ہیں۔
ہے گرڑ! اُن کے یدھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میگھ ناد مایا میئے رتھ چڑھ گیو اکاس
گرجیو اٹہاس کر بھئے کپی کٹکھی تراس

میگھ ناد اسی مایا میئے رتھ پر چڑھ کر آکاش میں چلا گیا۔ اور بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجا جس سے بانر سینا ڈر گئی۔

سکتی سول ترو آر کرپانا۔ استر سستر کلس آیدھ نانا
ٹار سے پرس پرگھ پاشانہ۔ لاگیو برشٹی کرے بہو باتا

وُہ شکتی، ترشول، تلوار، کرپان وغیرہ استر شستر اور بجر وغیرہ بہت سے ہتھیار وغیرہ سے بانر سینا پر وار کرنے لگا۔ اور بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا۔

دس دس دشی رہے بان نبھ چھائی۔ مانہوں مگھا میگھ جھر لائی
دھرو دھرو مارو سنیئے دُھن کانا۔ جو مارے تیہی کوؤ نہ جانا

دسوں طرفوں میں آکاش میں بان چھا گئے۔ مانو مگھا نکھشتر کے بادلوں نے جھڑی لگا دی ہو۔ "پکڑو، پکڑو" "مارو، مارو" کی آوازیں کانوں سے سنائی دے رہی ہیں۔ پر جو مار رہا ہے۔ وُہ کسی کو نظر نہیں آتا۔

گہہ گری ترو آکاش کپی دھاوہیں دیکھہیں تیہی نہ دُکھت پھر آوہیں
اگھٹ گھاٹ بات گری کندر۔ مایا بل کینہیسی سر پنجر

پہاڑوں اور درختوں کو لے کر بانر آکاش میں دوڑتے ہیں لیکن اُسے دیکھ نہیں پاتے وُہ پھر دُکھی ہو کر ناکام لوٹ آتے ہیں۔ دشوار گذار گھاٹیوں، راستوں اور پربتوں کی غاروں تک میگھ ناد نے اپنی مایا کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جاہیں کہاں بیاکل بھئے بندر۔ سرپتی بندی پرے جن مندر
مارت سُت انگد نل نیلا۔ کینہیسی بکل سکل بل سیلا

بانر گھبرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پربت اندر کی قید میں پڑے ہوں۔ ہنومان، انگد، نل، نیل وغیرہ سبھی مکھ مکھ بانر یودھاؤں کو میگھ ناد نے دیاکل کر دیا۔

پنی لچھمن سگریو بھبھیشن۔ سرنہہ مار کینہسی جرجر تن
پنی رگھوپتی سے جوجھے لاگا۔ سر چھانڑے ہوتے لاگہیں ناگا

پھر اُس نے لکشمن جی، سگریو، بھبھیشن کو بان مار کر اُن کے شریروں کو چھلنی کر دیا۔ پھر وُہ شری رگھو ناتھ جی سے لڑنے لگا وُہ جو بان چھوڑتا ہے وُہ سانپ ہو کر پربھو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس بس بھئے کھراری۔ سُوبس انت ایک ابیکاری
نٹ اوبہوبہو چرت کرنانا۔ سدا سوتنتر ایک بھگوانا

جو بھگوان سوتنتر (مختار مطلق) اننت، ایک اور نروکار ہیں۔ وُہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی بھی ناگ پاش (زنجیر) میں بندھ گئے۔ شری رام جی تو سدا سوتنتر اور ادوتیہ (واحد) بھگوان ہیں۔ وُہ مایا دی کی بھانت طرح طرح کی لیلا دکھا رہے ہیں۔

رن سوبھا لگ پربھوہی بندھایو۔ ناگ پاس دیونہہ بھے پایو

یُدھ کی شوبھا بڑھانے کے لئے پربھو شری رام جی نے اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پربھو کو ناگ پاش سے بے بس دیکھ کر دیوتا لوگ سہم گئے۔

گرجا جاسُ نام جپ منی کاٹہیں بھو پاس
سو کہ بندھ تر آوے بیاپک بسو نواس

(شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! جن کا نام جپ کر منی سنسار کے جنم مرن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وُہ سروویاپک اور جگت نواس پربھو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں۔

چرت رام کے سگن بھوانی۔ ترک نہ جاہیں بدھی بل بانی
اس بچار جے تگیہ براگی۔ رام ہی بھجیں ترک سب تیاگی

ہے بھوانی! شری رام جی کی سگن لیلاؤں کو بدھی اور بانی کی شکتی سے ترک (دلیل بازی۔ بحث مباحثہ) کر کے نہیں جانا جا سکتا۔ ان کی لیلائیں مہا بدھی اور بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ وُہ تو کیول شردھا سے ہی سمجھ میں آ سکتی ہے ایسا وچار کر کے تتو دیتا اور ویراگیہ وان پُرش سب ترک وترک کو چھوڑ کر شردھا سے اُن کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیاکل کٹک کینہہ گھن نادا۔ پُنی بھا پرگٹ کہے دُربادا
جاموت کہہ کھل رہو ٹھاڈھا۔ سُن کرتا ہی کرودھ اتی باڈھا

میگھ ناد نے بانر سینا کو دیاکل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا اور گالیاں بکنے لگا۔ اس پر جاموتت نے کہا۔ ارے دشٹ! کھڑا رہ۔ یہ سُن کر میگھ ناد کو بہت ہی کرودھ چڑھا۔

بُوڑجان سٹھ چھانڑ نیئوں توہی ۔ لاگےسی اُدھم بچارے تو ہی
اس کہہ ترل ترِسُول چلائیو ۔ جاموَنت کرگہہ سوئے دھایُو

ارے مُوڑھ! میں تجھے بوڑھا جان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو مجھ کو ہی للکارنے لگا؟ ایسا کہہ کر میگھ ناد نے چمکتا ہوا ترشول چلایا جاموَنت اُسی ترسول کو ہاتھ میں لے کر دوڑے ۔

مارےسی میگھ ناد کے چھاتی ۔ پرا بھُومی گھُر مِت سُرگھاتی
پنِی رِسان گہہ چرن پھِرائیو ۔ مہہ پچھار نج بل دِکھرائیو

اور اُسے میگھ ناد کی چھاتی میں مارا۔ میگھ ناد چکرا کر زمین پر گر پڑا۔ جاموَنت نے پھر کرودھ میں بھر کر اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے گھمایا۔ اور زمین پر پٹک کر اُسے اپنا بل دکھلایا۔

بَر پرساد سو مرے نہ مارا۔ تب گہہ پد لنکا پر ڈارا
اِہاں دیو رِشی گرڑ پٹھایو ۔ رام سمیپ سپدِ سو آئیو

لیکن اپنے اشٹ دیو کے پائے ہوئے وردان کے پرتاپ سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جاموَنت نے اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے لنکا پر دے مارا۔ اُدھر دیو رشی نارد جی نے گرڑ جی کو بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔

کھگ پتی سب دھر کھائے مایا ناگ برُودھ
مایا بگت بھئے سب ہرشے بانر جُودھ

پنچھی راج گرڑ جی سب مایا کے سانپوں کے دلوں کو پکڑ کر کھا گئے۔ تب سب بانروں کے جھُنڈ مایا سے رہت ہو کر پرسن ہو گئے

گہہ گِری پادپ اُپل نکھ دھائے کیس رسائے
چلے تمی چر بِکل تر گڑھ پر چڑھے پرائے

پربت درخت، پتھر اور ناخن دھارن کئے بانر آگ بگولا ہو کر دوڑے راکشس بہت ہی ویاکل ہو کر بھاگ گئے۔ اور قلعہ پر چڑھ گئے

میگھ ناد کے مُور چھا جاگی ۔ پِت ہی بِلوک لاج اتی لاگی
ترُت گیئو گِری برکندرا ۔ کروں اجے مکھ اس من دھرا

میگھ ناد کی مورچھا ٹوٹی۔ تب پتا جی کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسے بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا وچار کر کے کہ یگیہ کر کے میں ایسا بل پراپت کروں کہ مجھے کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پربت کی گپھا میں یگیہ کرنے کے لئے چلا گیا۔

اِہاں بِبھیشن منتر بچارا ۔ سُنہو ناتھ بل اَتُل اُدارا
میگھ ناد مکھ کرے اپاون ۔ کھل مایا وی دیو ستاون

اِدھر بھبیشن نے صلاح وچار کر شری رگھو ناتھ جی سے کہا: اے ناتھ! اے لاثانی فراخدل پربھو! سُنئے۔ دیوتاؤں کو ستانے والا مایاوی دُشٹ میگھ ناد ایک اپوتر یگیہ کر رہا ہے۔

جوں پربھو سِدھ ہوئے سو پائیہی ۔ ناتھ بیگ پُنی جیت نہ جائیہی
سُن رگھو پتی اتیسیہ سُکھ مانا ۔ بولے انگد آدی کپی نانا

ہے ناتھ! اگر وہ یگیہ سمپورن ہو گیا۔ تو ہے پربھو! پھر میگھ ناد پر فتح پانا آسان نہیں ہو گا۔ یہ سُنکر شری رگھو ناتھ جی نے بہت ہی سُکھ مانا اور انگد وغیرہ بہت سے بانروں کو بُلا کر کہا۔

لچھمن سنگ جاہو سب بھائی ۔ کرہو بِدھنس جگیہ کر جائی
تم لچھمن مارہیو رن اوہی ۔ دیکھ سبھئے سُر دُکھ اتی موہی

ہے بھائی! تم سب یودھا لکشمن جی کے ساتھ جاؤ اور جا کر یگیہ کو نشٹ کر ڈالو۔ ہے لکشمن! یدھ میں تم میگھ ناد کو مارنا۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔

مارہیو تیہی بل بُدھی اُپائی ۔ جیہیں چھیجے نسیچر سنو بھائی
جاموَنت سُگریو بھبیشن ۔ سین سمیت رہیہو تینؤ جن

ہے بھائی! سنو۔ اُس کو اس طرح بل اور بُدھی سے مارنا جس سے کہ اُس دُشٹ راکشس کا ناش ہو۔ ہے جاموَنت، سگریو اور بھبیشن! تم تینوں فوج کو ساتھ لئے اُن کے ساتھ رہنا۔

جب رگھو بیر دینہہ انُوساسن ۔ کٹی نِشنگ کس ساج سراسن
پربھو پرتاپ اُر دھر رن دھیرا ۔ بولے گھن اِو گرا گمبھیرا

اس پرکار جب شری رگھو ویر جی نے آگیا دی۔ تب کمر میں ترکش کس کر اور دھنش بانوں کو سنبھال کر رن دھیر لکشمن جی پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کر کے بادل کے سمان گرج کر یہ بچن بولے۔

جوں جیہی آج بدھیں بِنو آؤں ۔ توں رگھو پتی سیوک نہ کہاؤں
جوں سَت سنکر کرہِں سہائی ۔ تدپی ہنیؤں رگھو بیر دہائی

اگر میں اُسے آج بنا مارے آؤں۔ تو شری رگھو ناتھ جی کا سیوک نہ کہاؤں۔ اگر سینکڑوں مہادیو بھی اُس کی مدد کو آئیں تو بھی ہے رگھو ویر!

آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں اُسے ضرور مار ڈالوں گا۔

رگھوپتی چرن نائے سرو چلیو ترت اننت
انگد نیل مینڈ نل سنگ سبھٹ ہنومنت

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر جھکا کر سیش اوتار شری لکشمن جی فوراً چل دیئے۔ اُن کے ساتھ انگد، نل، مینڈ، نیل، ہنومان وغیرہ کئی کے باز یودھا تھے۔

جائے کپن سو دیکھا بیسا۔ آہوتی دیت رُدھر اُرو بھینسا
کینہ کپن سب جگیہ ودھنسا۔ جب نہ اُٹھے تب کرہیں پرنسا

بانروں نے جاکر دیکھا کہ میگھ ناد بیٹھا ہُوا خون اور بھینسوں کی آہوتی دے رہا ہے۔ بانروں نے سب یگیہ نشٹ کر ڈالا۔ لیکن میگھ ناد نہ اُٹھا تب بانر اُس کی تعریف کرنے لگے۔

تدپی نہ اُٹھے دھرینہ کچ جائی۔ لاتنہہ ہت ہت چلے پرائی
لے ترسول دھاوا کپی بھاگے۔ آئے جہنہ راما نج آگے

جب وہ پھر بھی نہ اُٹھا۔ تب بانروں نے اُس کے بال پکڑ لیئے اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھ ناد ترسول لے کر دوڑا تب بانر دوڑ کر لکشمن جی کے پاس آگئے۔

آوا پرم کرودھ کر مارا۔ گرج گھور رو بار ہیں بارا
کوپ مرت ست انگد دھائے۔ ہت ترسول اُر دھرنی گرائے

وہ آگ بگولا ہو کر آیا اور بھینکر شبد کر کے گرجنے لگا۔ ہنومان جی اور انگد کرودھ کر کے اُس پر لپکے۔ اُس نے اُن کی چھاتی میں ترسول مار کر اُنہیں دھرتی پر گرا دیا۔

پربھو کہنہ چھانڑیسی سُول پرچنڈا۔ سر ہت کرت اننت جگ کھنڈا
اُٹھ بہوری مارُت جُب راجا۔ ہتہیں کوپ تیہی گھاؤ نہ باجا

پھر اُس نے لکشمن جی پر پرچنڈ ترسول دے مارا۔ لکشمن جی نے بان مار کر ترسول کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ انگد اور ہنومان اٹھ کر جوش میں بھر کر اُسے مارنے لگے۔ لیکن میگھ ناد پر اُن کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہُوا۔

پھرے بیر رپو مرے نہ مارا۔ تب دھاوا کر گھور چکارا
آوت دیکھ کرودھ جن کالا۔ لچھمن چھاڑے بسکھ کرالا

میگھ ناد مارے نہیں مرتا۔ یہ دیکھ کر سب بانر یودھا مایوس ہو کر واپس لوٹ گئے۔ تب وہ گھور گرجنا کر کے دوڑا۔ اُسے کال کے سمان طیش میں بڑھتا آتا دیکھ کر لکشمن جی نے بھیانک بان چھوڑے۔

دیکھیسی آوت پب سم بانا۔ ترت بھیو کھل انتر دھانا
بب دھ بیش دھر کرسے لرائی۔ کبہو نک پرگٹ کبہو نک درجائی

جب اُس نے بجر کے سمان بانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ تب وہ دشٹ ترنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے روپ دھارن کر کے لڑنے لگا۔ وہ کبھی ظاہر ہو جاتا تھا اور کبھی چھپ جاتا تھا۔

دیکھ اجے رپو ڈرپے کیسا۔ پرم کرودھ تب بھیو اہیسا
لچھمن من اس منتر درڑھاوا۔ ایہہ پاپی ہیں بہت کھیلاوا

دشمن کو ناقابلِ فتح خیال کر کے بانر ڈر گئے۔ تب سیش اوتار شری لکشمن جی آگ بگولا ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اِس پاپی کو میں اب بہت کھلا چکا۔ اب زیادہ دیر اسے زندہ نہ رہنے دیا جائے۔

سمر کوسلادھیس پرتاپا۔ سر سندھان کینہہ کر داپا
چھاڑا بان ماجھ اُر لاگا۔ مرتی بار کپٹ سب تیاگا

ادھر تیجی شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے لکشمن جی نے اپنی بہادری پر ناز کر کے میگھ ناد کے بان مارا۔ وہ بان اُس کی چھاتی میں لگا۔ مرتے وقت اُس نے سب کپٹ اور فریب چھوڑ دیا۔

راما نج کہنہ رام کہنہ اس کہہ چھاڑسی پران
دھنیہ دھنیہ تو جننی کہہ انگد ہنومان

رام کے چھوٹے بھائی لکشمن کہاں ہیں؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا کہہ کر اُس نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور ہنومان جی کہنے لگے تیری ماتا دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے جس نے ایسا بیٹا پیدا کیا جس کے منہ سے مرتے سمے رام کا شبد نکلا۔

بن پریاس ہنومان اُٹھائیو۔ لنکا دوار راکھ پنی آئیو
تاسُ مرن سُن سُر گندھروا۔ چڑھ بمان آئے نبھ سروا

ہنومان جی نے بڑی آسانی سے میگھ ناد کو اُٹھا لیا اور اُس کی لاش کو لنکا کے دروازے پر رکھ کر لوٹ پڑے۔ اُس کے مرنے کی خبر سُن کر دیوتا اور گندھرو سب بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آئے۔

برش سُمن دُندبھی بجاوہیں۔ شری رگھوناتھ بمل جس گاوہیں
جے اننت جے جگ ادھارا۔ تمہہ پربھو سب دیونہہ نستارا

وہ پھول برسا کر نقارے بجاتے ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی

کے نرمل یش گاتے ہیں۔ ہے اننت! ہے جگت کے آدھار! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ہے پربھو آپ نے سب دیوتاؤں کا کلیان کیا ہے

اُستتی کر سر سدھ سدھائے۔ لچھمن کرپا سندھو پہیں آئے
سُت بُدھ سُنا دو سانن جبہیں۔ مُور چھت بھئیو پر لو مہی تب ہیں

دیوتا اور سدھ اُستتی کر کے چلے گئے۔ تب لکشمن جی کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کے پاس آئے۔ راون نے جب میگھ ناد کے مرنے کی خبر سنی۔ تب وہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

مندودری رُدن کر بھاری۔ اُر تاڑن بہُہ بھانتی پکاری
نگر لوگ سب بیاکل سوچا۔ سکل کہیں دسکندھر پوچا

مندودری بہت ویاکل ہو کر رونے پیٹنے لگی وہ بار بار چھاتی کو پیٹتی ہے اور سخت آہ و زاری کرتی ہے۔ لنکا کے لوگ شوک کے مارے ویاکل ہو گئے۔ سبھی راون کو نیچ کہنے لگے۔

تب دس کنٹھ بِبِدھ بدھی سمجھائیں سب نار
نسور روپ جگت سب دیکھہو ہردے بچار

تب راون نے سب استریوں کو طرح طرح کے اپدیش کر کے سمجھایا۔ کہ یہ سب سنسار ناشوان روپ ہے ہردے سے میں وچار کر دیکھو۔

تنہہ ہی گیان اُپدیسا راون۔ آپن مند کتھا شبھ پاون
پر اُپدیس کُشل بہتیرے۔ جے آچرہیں تے نر نہ گھنیرے

راون نے اُن کو گیان کا اپدیش کیا۔ وہ خود تو نیچ ہے لیکن اُس کی کتھا (اپدیش) شبھ اور پوتر ہے۔ دوسروں کو اُپدیش کرنے میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اُس اُپدیش کے مطابق خود عمل کرنے والے دُنیا میں بہت ہی کم ملتے ہیں۔

نسا سران بھئیو بھنُو سارا۔ لگے بھالو کپی چار ہوں دوارا
سبھٹ بلائے دسانن بولا۔ رن سنمکھ جا کر من ڈولا

رات گذر گئی۔ سویرا ہو گیا۔ ریچھ اور بانر دَل لنکا کے دروازوں پر آ ڈٹے۔ یودھاؤں کو بلا کر دس مکھ راون نے کہا۔ جس کا من دشمن کے سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سو ابہیں بَرُو جاؤ پرائی۔ سنگ بمکھ بھئیں نہ بھلائی
نج بھج بل میں بیرو بڑھاوا۔ دہیئوں اُتر جو رپو چڑھ آوا

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اگر یدھ میں جا کر کوئی بھاگا۔ تو پھر اچھا نہ ہو گا۔ میں نے اپنی قوت بازو کے بھروسے پر دشمنی بڑھائی ہے۔ جو دشمن لنکا پر چڑھ آیا ہے میں اچھی طرح اُسے مزا چکھا دُوں گا۔

اس کہہ مرت بیگ رتھ ساجا۔ باجے سکل جُجھاؤ باجا
چلے بیر سب اَتُلت بلی۔ جنُ کجل کے آندھی چلی

ایسا کہہ کر اُس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی کے باجے بجنے لگے۔ سب لاثانی یودھا بانر سینا کی طرف ایسے چلے مانو کاجل کی آندھی چلی آ رہی ہو۔

اسگن امت ہوہیں تیہی کالا۔ گنے نہ بھُج بل گرب بسالا

اُس وقت بیشمار اشگن ہونے لگے۔ لیکن چونکہ راون کو اپنی قوت بازو پر بڑا ناز تھا۔ اس لئے وہ کبھی بھی اشگن کو خاطر میں نہ لایا۔

اتی گرب گنے نہ سگن اسگن سروہیں آیدھ ہاتھ تے
بھٹ گرت رتھ تے باجی گج چکرت بھاجہیں ساتھ تے
گوماے گیدھ کرال کھر رَو سوان بولہیں اتی گھنے
جنُ کال دُوت اُلوک بولہیں بچن پرم بھئے آوَنے

اپنے گھمنڈ کے بل میں چُور راون شگن اشگن کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہتھیار ہاتھوں سے گر رہے ہیں۔ یودھا رتھ سے گر پڑتے ہیں۔ ہاتھی اور گھوڑے ساتھ چھوڑ کر چنگھاڑتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ گیدڑ، گیدھ، کوّے اور گدھے منحوس شبد کر رہے ہیں۔ اُلو تو ایسے ڈراؤنی آواز میں بول رہے ہیں۔ مانو یم کے دوت اُس کی موت کا سندیش دے رہے ہیں۔

تاہی کہ سمپتی سگن سبھ سپنے ہو سن بسرام
بھوت درد رت بودیس بام مُکھ تی کام

جو جیوں کو ستانے میں ہی لگا رہتا ہے جو اگیان میں اندھا ہو کر شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو وشے بھوگوں میں اندھا ہو چکا ہے۔ اُس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحالی، اچھے شگن اور من کی شانتی مل سکتی ہے۔

چلیئو نسا چر کٹک اپارا۔ چترنگنی انی بہُہ دھارا

بیبدھ بھانت باہن رتھ جانا۔ بپل برن تہاک نہ جوج ناتا

راکشسوں کا بڑا بھاری لشکر چلا۔ چتر نگنی سینا کے بھُت سے دل ہیں۔ طرح طرح کی سواریاں اور رتھ ہیں۔ اور بہت سے نشان اور طرح طرح کے جھنڈے ہیں۔

چلے مست گج جوتھ گھنیرے۔ پراہٹ جلد مرت جنُو پریرے
بُجھن برن برد نیت نکایا۔ سمر سُور جانہیں بہُت بایا

مست ہاتھیوں کے بہت سے جھنڈ چلے۔ مانو موسم برسات کے کالے بادل ہوا سے اُڑائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ رنگ برنگی وردی پہنے ہوئے سورماؤں کے دل بڑھے چلے آ رہے ہیں۔ جو لڑنے میں بہت لڑاکے اور بہت پرکار کے داؤ پیچ جانتے ہیں۔

اتی بچتر باہنی براجی۔ بیر بسنت سین جنُو ساجی
چلت کٹک دگ سندھُر ڈگہیں۔ چھبھت پیودھی کُدھر ڈگمگہیں

جیسے بسنتی نرالی راکشس فوج شوبھا پا رہی ہے۔ مانو خود بسنت نے اپنے ہاتھوں سے اس فوج کو آراستہ کیا ہو۔ جب سینا چلی تو دشاؤں کے ہاتھی گرنے لگے۔ سمندر میں تلاطم آ گیا اور پہاڑ ڈگمگانے لگے۔

اُٹھی رینُو روی گیو چھپائی۔ مرت تھکت بسُدھا اکلائی
پنو نیسان گھور رو باجہیں۔ پرلے سمے کے گھن جنُو گاجہیں

اتنی دھول اُٹھی کہ سورج کا منہ ڈھک گیا۔ ہوا تھم گئی۔ پرتھوی کانپ اُٹھی۔ ڈھول اور نقارے ایسی گرج دار آواز سے بج رہے ہیں۔ مانو قیامت کے بادل گرج رہے ہوں۔

بھیری نپھیر باج سہنائی۔ مارو راگ سبھٹ سکھدائی
کیہری ناد بیر سب کرہیں۔ نج نج بل پورش اُچرہیں

بھیری اور نفیری بج رہے ہیں۔ شہنائیوں میں سے یودھاؤں کو جوش دینے والے مارو راگ بج رہے ہیں۔ سب بہادر شیر کی طرح گرج رہے ہیں اور اپنی اپنی مردانگی کو بڑھ چڑھ کر بیان کرتے ہیں۔

کہے دساننُو سنُو سُبھٹّا۔ مردہُو بھالو کپِن کے ٹھٹّا
ہوں مارہوں بھوپ دو بھائی۔ اس کہِ سنمکھ فوج ربینگائی ٹو

راون نے کہا کہ اے بہادرو! سنو۔ ان ریچھ اور بانروں کے لشکر کو کچل ڈالو۔ اور میں خود دونوں راجکمار بھائیوں کو مار ڈالوں گا۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے سامنے آہستہ آہستہ اپنی فوج کو کوچ کرنے کو کہا۔

یہ سُدھ سکل پونن جب پائی۔ دھائے کر رگھو بیر دُہائی

جب بانروں نے راون کی فوج کے آنے کی خبر سُنی تب وہ شری رگھوویر جی کی قسم کھا کر دوڑے۔

دھائے بسال کرال مرکٹ بھالو کال سمان تے
مانہوں سپچھ اڑات بھودھر برند نانا بان تے
نکھ دسن سیل مہا درم آیدھ سبل سنک نہ مانہیں
جے رام راون مت گج مرگ راج سجس بکھانہیں

وہ شال اور کال کے سمان بھینکر بندر اور بھالو دوڑے۔ مانو پنکھ والے پربتوں کے جھنڈ اُڑ رہے ہوں۔ وہ طرح طرح کے بھیس بنائے ہیں۔ ناخن، دانت، پہاڑ اور بھاری درخت ہی اُن کے ہتھیار ہیں۔ وہ بلوان ہیں اور من میں نڈر ہیں۔ راون روپی مست ہاتھی کے لئے شیر روپ شری رام جی کی جے پکارتے ہیں۔ اور اُن کی مہمائے گن گاتے ہیں۔

دُہو دِسی جے جے کار کر نج نج جوری جان
بھرے بیر اتِ رام ہی اُت راون ہی بکھان

وہ دونوں طرف کے بہادر اپنے سوامی کی جے پکارتے ہوئے اور بانر شری رام جی کی بڑائی اور اِدھر راکشس راون کی بڑائی کے گن گاتے ہوئے اپنی اپنی ٹکر کے یودھاؤں سے گتھم گتھا ہو گئے۔

راونُ رتھی برتھ رگھوبیرا۔ دیکھ بھبھیشن بھیو ادھیرا
ادھک پریتی من بھا سندیہا۔ بندی چرن کہہ سہت سنیہا

راون کو رتھ پر سوار اور شری رام کو رتھ کے بغیر دیکھ کر بھبھیشن جی پریشان ہو گئے۔ شری رام جی میں ادھک پریم ہونے کے کارن اُن کے من میں یہ شک گذرا کہ پیدل بنا رتھ کے رتھ پر سوار راون کا کیسے مقابلہ کریں گے۔ شری رام جی کے چرنوں کی بندنا کر کے وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔

ناتھ نہ رتھ نہیں تن پد تراتا۔ کیہی بدھی جتب بیر بلواتا
سنہو سکھا کہہ کرپاندھانا۔ جیہیں جے ہوئے سو سیندن آنا

ہے ناتھ! آپ کے پاس نہ چڑھ کر لڑنے کے لئے رتھ ہے نہ ہی شریر پر کوئی زرہ بکتر ہے اور نہ پاؤں میں جوتے ہی ہیں۔ آپ اس مہابلوان راون کو کس طرح جیتیں گے؟ کرپاندھان بھگوان شری رام جی بولے۔ اے سکھا! سنو جس رتھ پر سوار ہو کر فتح ہوتی ہے۔ وہ رتھ اور ہی ہے

سَورج دھیرج تیہی رتھ چاکا۔ ستیہ سیل درڑھ دھوجا پتاکا
بل بیبیک دم پرہت گھوڑے۔ چھما کرپا ممتا رج جوڑے

بہادری استقلال اُس رتھ کے پہیئے ہیں۔ سچائی اور نیک چلن اُس کا نشان اور جھنڈا ہیں۔ شکتی، وچار، اندریوں پر قابو اور پراُپکار (خلق خدا کی بھلائی) یہ چار اُس رتھ میں جُتے ہوئے گھوڑے ہیں۔ یہ چاروں گھوڑے کشما (معاف کرنا) کرپا اور ممتا (ہم رُوپی) رسّی سے اُس رتھ میں جُتے ہوئے ہیں۔

ایس بھجن سارتھی سجانا۔ برت چرم سنتوش کرپانا
دان پرشُ بُدھی شکتی پرچنڈا۔ بر بگیان کٹھن کودنڈا

ایشور کا بھجن اُس رتھ کا چتر سارتھی ہے۔ ویراگیہ ڈھال ہے اور سنتوش (صبر) تلوار ہے۔ دان پرسا (کلہاڑا) ہے۔ بُدھی پرچنڈ شکتی ہے۔ شریشٹھ وگیان (سچیتو کا صحیح گیان) کٹھن دھنش ہے۔

امل اچل من ترون سماٹا۔ سم جم نیم سلی مکھ نانا
کوچ ابھید بپر گُر پُوجا۔ ایہی سم بجے اُپائے نہ دُوجا

شدھ اور ستھر من ترکش کے سمان ہے۔ شم (من کو قابو میں کرنا) یم (اہنسا، ستیہ، چوری نہ کرنا یعنی کسی کا حق نہ چرانا، من بچن کرم سے برہم چریہ برت دھارن کرنا، اپری گرہ یعنی شریر نرباہ کے بغیر بھوگ سامگری جمع نہ کرنا) نیم (باہر اور اندر کی صفائی، سنتوش یعنی صبر و قناعت۔ برت آدی تپ، سوادھیائے یعنی ویدانت شاستروں کا پڑھنا، ایشور پرنی دھان یعنی ایشور ارپن بُدھی) یہ بہت سے بان ہیں۔ برہمنوں اور گروؤں کی پوجا پوتر زرہ بکتر ہے۔ اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سکھا دھرم مے اس رتھ جاکیں۔ جیتن کہہ نہ کتہوں رپو تاکیں

ہے متر! ایسا دھرم مئے رتھ جس کے پاس ہے۔ اُس کے لئے جیتنے کو کہیں دشمن ہی نہیں ہے۔ مار تھات وہ سب دشمنوں پر فتح پا چکا ہے۔

مہا اجے سنسار رپُو جیت سکے سو بیر
جاکیں اس رتھ ہوئے درڑھ سُنہو سکھا متی دھیر

ہے دھیر بُدھی والے متر! رہے مستقل مزاج دوست! سنو۔ جس کے پاس ایسا مضبوط اور پائدار رتھ ہو۔ وہ بہادر ایسی عظیم رُوپی سنسار جیسے بھاری دشمن کو بھی جیت سکتا ہے جس پر فتح پانا بہت ہی کٹھن ہے۔

سُنی پربھو بچن بِبھیشن ہرش ... گہے پد کنج

ایہی مس موہی اپدیسیہو رام کرپا سُکھ پنج
پربھو کے بچن سُنکر بھیشن بڑے پرسن ہوئے اور انہوں نے اُن کے چرن کمل پکڑ لیے اور کہنے لگے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی! آپ نے اسی بہانے مجھے انمول اُپدیش دیا ہے۔

اُت پچار دسکندھر اِت انگد ہنومان
لرت نسا چر بھالو کپی کر بج نج پربھو آن

اُدھر تو راون للکار رہا ہے اور اِدھر سے انگد اور ہنومان للکار رہے ہیں۔ راکشس اور بانر اپنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں۔

سُر برہم آدی سدھ مُنی نانا۔ دیکھت رن نبھ چڑھے بمانا
ہم ہو اُما رہے تیہہ سنگا۔ دیکھت رام چرت رن رنگا

برہما آدی دیوتا اور بہت سے سدھ اور مُنی بمانوں پر چڑھ کر آکاش سے یدھ دیکھنے لگے۔ شِو جی کہتے ہیں سے پاربتی! میں بھی اس منڈلی کے ساتھ تھا اور شری رام جی کے یدھ کی رنگ لیلا دیکھ رہا تھا۔

سبھٹ سمر رس دُوہو دسی ماتے۔ کپی جے سیل رام بل تاتے
ایک ایک سن بھرہیں پچارہیں۔ ایکنہ ایک مردی پارہیں

دونوں طرف کے یودھا لڑائی کے نشے میں متوالے ہو رہے ہیں۔ بانروں میں تو شری رام جی کے پرتاپ کا بل ہے۔ اس لئے وہ جیت رہے ہیں۔ ایک دُوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہیں۔ لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ اور ایک دُوسرے کو کچل کچل کر زمین پر پٹک دیتے ہیں۔

مارہیں کاٹہیں دھرہیں پچھارہیں۔ سیس توری سیسنہ سن مارہیں
اُدر بدارہیں بھجا اُپارہیں۔ گہہ پد اونی پٹک بھٹ ڈارہیں

وہ مارتے ہیں۔ کاٹتے ہیں۔ پکڑتے ہیں اور پچھاڑتے ہیں۔ سر توڑ کر انہیں سروں سے دُوسروں کو مارتے ہیں۔ پیٹ پھاڑتے ہیں۔ بازو اُکھاڑتے ہیں۔ اور یودھاؤں کے پاؤں پکڑ کر انہیں دھرتی پر پٹک دیتے ہیں۔

نسیچر بھٹ مہی گاڑہیں بھالو۔ اوپر ڈھار دیہیں بہو بالو
بیر بلی مکھ یدھ برُودھے۔ دیکھیت بپل کال جنُ کرُدھے

بھالو ویر راکشس یودھاؤں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اُن کے اُوپر بہت سی ریت ڈال دیتے ہیں۔ بانر یودھا اپنے دشمنوں کے خلاف غصے میں بھرے ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ مانو کرودھ سے لال آنکھیں کئے ہوئے بہت سے یم ہیں۔

گرو دھے گرتانت سمان کپی تن سروت سونت راجہیں
مردہیں نساچر کٹک بھٹ بلونت گھن جمے گاجہیں
مارہیں چپیٹنہہ ڈاٹ داتنہہ کاٹ لاتنہہ میجہیں
چکرہیں مرکٹ بھالو بل کر جیہیں کھل چھیجہیں

یم کے سمان غصے میں لال پیلے ہوئے بانر یودھا خون بہتے ہوئے شریر دل سے شوبھا پا رہے ہیں۔ مہا بلوان بانر یودھا راکشس فوج کو کچلتے ہیں اور بادلوں کی طرح جوش میں بھرے ہوئے گرجتے ہیں تھپیڑ مارتے ہیں۔ ڈانٹتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اور لاتیں مار کر انہیں مسل ڈالتے ہیں۔ بھالو اور بانر چنگھاڑتے ہیں۔ اور ایسے داؤ پیچ کرتے ہیں۔ جس سے دشٹ راکشس نشٹ ہو جاتیں۔

دھر گال پھارہیں ادر بدارہیں گل انتاوری میلہیں
پرہلادپتی جنُ بیبدھ تن دھر سمر آنگن کھیلہیں
دھرمارو کاٹ پچھاڑ گھور گرا گگن مہی بھر رہی
جے رام جو ترن تے کلیس کر کلیس تے کرتن نہی

وہ راکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں۔ پیٹ چیر ڈالتے ہیں۔ ان کی انتڑیاں نکال کر گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ مانو پرہلاد کے سوامی نرسنگھ بھگوان بہت سے شریر دھارن کر کے رن بھومی میں کھیل رہے ہوں۔ پکڑو مارو، کاٹو اور پچھاڑو وغیرہ گھور شبدوں سے آکاش اور پرتھوی گونج اٹھی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جو سچ مچ تنکے جیسی تچھ اور نربل وستو کو بجر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں۔ اور بجر جیسی شکتی شالی وستو کو تنکے کے سمان تچھ اور بل ہین بنا دیتے ہیں۔

نج دل بچلت دیکھیسی بیس بھجا دس چاپ
رتھ چڑھ چلیئو دسانن پھرہو پھرہو کر داپ

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر بیس بازوؤں میں دس دھنش لے کر رتھ پر سوار راون بڑے اہنکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا اور یہ کہتا ہوا کہ "لوٹو لوٹو" لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔

دھائیو پرم کرُدھ دسکندھر سنمکھ چلے ہوہ دے بندر
گہہ کر پادپ اپل پہارا ڈاریہنہ تا پر ایکہیں بارا

راون آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ بانر ہو ہو کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑھے انہوں نے ہاتھوں میں درخت، پتھر اور پہاڑ لے کر راون پر ایک ہی بار ڈال دیئے

لاگہیں سیل بجر تن تاسو کھنڈ کھنڈ ہوئے پھوٹہیں آسو
چلا نہ اچل رہا رتھ روپی۔ رن دُرمد راون اتی کوپی

راون کے بجر جیسے شریر میں لگتے ہی پربت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ مہا کرودھی لڑائی کے نشے میں بدمست راون اپنے رتھ کو روک کر اچل کھڑا رہا۔

اِت اُت جھپٹ جھپٹ کپی یودھا۔ مردے لاگ بھیئو اتی کرودھا
چلے پرائے بھالو کپی نانا۔ تراہی تراہی انگد ہنومانا

پھر کرودھ میں بھر کر ادھر ادھر جھپٹ جھپٹ کر وہ بانر یودھاؤں کو کچلنے لگا۔ ہے انگد! ہے ہنومان! ہماری رکشا کرو۔ ہماری رکشا کرو۔" پکارتے ہوئے بہت سے بانر اور بھالو بھاگ کھڑے ہوئے۔

پاہی پاہی رگھوبیر گوسائیں۔ یہ کھل کھائے کال کی نائیں
تیہہ دیکھے کپی سکل پرانے۔ دسہوں چاپ سایک سندھانے

ہے رگھوبیرا ہے گوسائیں! "ہمیں بچاؤ" "ہمیں بچاؤ" یہ دشٹ کال کی طرح ہمیں کھا رہا ہے۔ اس نے دیکھا کہ سب بانر بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنشوں پر اس نے بان چڑھائے۔

سندھان دھنُ سر نکر چھاڑیسی اُرگ جمے اُڑ لاگہیں
رہے پُور سر دھرنی گگن دسی بدسی کہہ کپی بھاگہیں
بھئیو اتی کولاہل بکل کپی دل بھالو بولہیں آتُر سے
رگھوبیر کرونا سندھو آرت بندھو جن رچھک ہرے

اس نے دھنشوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے۔ وہ بان سانپوں کی طرح چھاتی میں جا لگتے ہیں۔ دھرتی اور آکاش میں دسوں اطراف میں بان بھر رہے ہیں۔ بندر بھاگ کر کہاں جائیں کہرام مچ گیا۔ بانر اور بھالو دل گھبرا کر پکارنے لگے۔ ہے رگھوبیر! ہے دین بندھو! ہے بھگتوں کی رکشا کرنے والے بھگوان!

نج دل بکل دیکھ کٹی کس نشنگ دھنُ ہاتھ
لچھمن چلے کرُدھ ہوئے نائے رام پد ماتھ

اپنی سینا کو ویاکل دیکھ کر، کمر میں ترکش کس کر اور ہاتھ میں دھنش لے کر شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر لکشمن جی جوش

میں آ کر چلے۔

رے کھل کا ماری کپی بھالو۔ مہا بلوکٹ آور ہیں کالو
کھوجت رہتین تو ہی است گھلتی۔ آج نپاتی جراؤں چھاتی

لکشمن جی راون کے پاس جا کر بولے۔ ارے دُشٹ! ابچاری بانر اور بھالوؤں کو کیا مار رہا ہے؟ میری طرف دیکھ۔ میں تیرا کال ہوں۔ راون نے کہا۔ ارے میگھ ناد کے قاتل! میں تجھے کھوج ہی رہا تھا۔ آج تجھے مار کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کروں گا۔

اس کہہ چھاڑیسی بان پرچنڈا۔ لچھمن کئے سکل ست کھنڈا
کوٹن آیدھ راون ڈارے۔ تل پروان کر کاٹ نوارے

ایسا کہہ کر اُس نے پرچنڈ بان چھوڑے۔ لکشمن جی نے سب کے سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے۔ راون نے اور بھی بہت سے ہتھیار چلائے۔ لچھمن جی نے انہیں تل کے سمان کاٹ کر پرے پھینک دیا

پنی رنج باننہ کیسنہ پرہارا۔ سیندن بھنج سارتھی مارا
ست ست سر مارے دس بھالا۔ گری سرنگنہ جنُ پرہیں بیالا

پھر اپنے بانوں سے راون پر وار کیا۔ جس سے اُس کے رتھ کو توڑ دیا اور سارتھی کو مار ڈالا۔ راون کے دسوں سروں میں لکشمن جی نے سو سو بان مارے۔ وہ بان اُس کے سروں میں ایسے گھس گئے۔ مانو پہاڑوں کی چوٹیوں میں سانپ گھس رہے ہوں۔

پنی ست سر مارا اُرماہیں۔ پرے دھرنی تل سُدھ کچھ ناہیں
اُٹھا پربل پُنی مورچھا جاگی۔ چھاڑیسی برہم دینہی جو ساگی

پھر سو بان اُس کی چھاتی میں مارے۔ وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر بے ہوشی کے دور ہونے پر مہابلی راون اُٹھا اور اُس نے لچھمن جی پر برہما کی دی ہوئی برہم شکتی چھوڑی۔

سو برہم دت پرچنڈ سکتی۔ انت اُر لاگی سہی
پرو بیر بِکل اُٹھا دس کنٹھ۔ اتُل بل مہما ہی
برہمانڈ بھون براج جاگیں ایک سر جیہے رچ کئی
تیہی چہہ اٹھاون مُوڑھ راون جان نہیں ترِبھون دھنی

برہما کی دی ہوئی وہ پرچنڈ شکتی سیدھی لکشمن جی کی چھاتی میں لگی ویر لکشمن جی ویاکل ہو کر دھرتی پر گر پڑے۔ تب راون انہیں اٹھانے لگا۔ اُس کے لاثانی بل کی سب شیخی کرکری ہو گئی وہ انہیں اٹھا نہ سکا جن کے ایک ہی سر پر مٹی کے ایک ذرہ کے سمان برہمانڈ براجتا ہے وُہ شیش اوتار شری لکشمن جی کو مُوڑھ راون اُٹھانا چاہتا ہے۔ وہ تینوں لوکوں کے سوامی لکشمن جی کی مہما کو نہیں جانتا تھا۔

دیکھ پون سُت دھائیو بولت بچن کٹھور
آوت کپی ہی ہنیو تینہیں مُشٹ پرہار گھور

یہ دیکھ کر پون کمار شری ہنومان جی کٹھور بچن بولتے ہوئے دوڑے۔ ہنومان جی کے آتے ہی راون نے زور سے اُن پر کھینچ کر گھونسے کا وار کیا۔

جانو ٹیک کپی بھومی نہ گرا۔ اُٹھا سنبھار بہت ریس بھرا
مُٹھکا ایک تاہی کپی مارا۔ پرا سیل جنُ بجر پرہارا

ہنومان جی زمین پر لوٹ گئے لیکن اُن کے گھٹنے ٹیک نے گرنے سے بچا کر وہ سنبھل کر اٹھے۔ انہوں نے راون کو ایک گھونسا مارا۔ وہ ایسا گر پڑا مانو بجلی گرنے سے پربت گر پڑا ہو۔

مورچھا گئے بہوری سو جاگا۔ کپی بل بپُل سراہن لاگا
دھِگ دھِگ مم پورش دھِگ موہی۔ جوں تیں جیئت رہیسی سُرو دروہی

بے ہوشی دور ہونے پر راون جاگا۔ اور ہنومان جی کے بھاری بل کی تعریف کرنے لگا۔ ہے ہنومان تو دھنیہ ہے۔ تیرے بل کو دھنیہ ہے۔ جو تو نے ایک ہی گھونسے سے مجھ جیسے مہابلی بجر کے سمان شریر دھاری کو بے ہوش کر کے پرتھوی پر گرا دیا۔ ہنومان جی نے کہا! میری مردانگی کو دھکار ہے دھکار ہے۔ اور مجھے بھی دھکار ہے جو ہے دیوتاؤں کے دشمن! تو میرا گھونسا کھا کر بھی زندہ رہ گیا۔

اس کہہ لچھمن کہہ کپی لیایو۔ دیکھ دسانن بسمے پایو
کہہ رگھوبیر سمجھ جیہہ بھراتا۔ تم کرتانت بھچھک سُرتراتا

ایسا کہہ کر وہ لکشمن جی کو اٹھا کر ہنومان جی شری رگھوناتھ جی کے پاس لے آئے۔ یہ دیکھ کر راون بھونچکا رہ گیا۔ شری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی سے کہا۔ ہے بھائی! من میں وچار کرو۔ تم کال کو بھی کھا جانے والے ہو اور دیوتاؤں کی رکشا کرنے والے ہو۔

سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کرپالا۔ گئی گگن سو سکتی کرالا
پُنی کودنڈ بان گہہ دھائے۔ رپو سمُکھ اتی آتُر آئے

شری رام جی کے بچن سُن کر کرپالو لکشمن جی اُٹھ بیٹھے۔ وہ

بھیا نک برہمشکتی آکاش کو چلی گئی۔ لکشمن جی پھر دھنش بان لے کر دوڑے اور بڑی تیزی سے دشمن کے سامنے آکر ڈٹ گئے۔

آتر بھیرو بی بھیج سیندن سُوت ہت بیاکُل کینھو
گر لیو دھرنی وسکھ بھر بُکی شر بان بہت بیدھیو بھینھو
سارتھی دُو سر گھال ریتھ تیہی تُرت لنکا لے گینھو
رگھو بیر بندھُو پرتاپ پنج بہُوری پربھو چرنہہ نیو

پھر انہوں نے بڑی پھرتی سے راون کے رتھ کو چور چور کر دیا اور اُس کے سارتھی کو مار دیا۔ راون کو بھی بہت ویاکُل کر دیا۔ سو بانوں سے راون کی چھاتی کو چھلنی کر دیا جس سے وہ ویاکُل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تب دُوسرا سارتھی اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً ہی لنکا کو لے گیا۔ پرتاپ کے بھنڈار شری رگھوبیر جی کے بھائی لکشمن جی نے پربھو شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔

اُہاں دسانن جاگ کر کرے لاگ کچھ جگیہ
رام برودھ بجے چہہ سٹھ ہٹھ بس اتی اگیہ

اُدھر لنکا میں جب راون مورچھا سے جاگا تو وہ ایک یگیہ کرنے لگا۔ وہ مُورکھ اور اگیانی اور ضدی شری رام جی سے دُشمنی کر کے اُن پر فتح پانا چاہتا ہے۔

ایہاں بِبھیشن سب سُدھ پائی۔ سپدِ جائے رگھوپتی ہی سُنائی
ناتھ کرے راون ایک جاگا۔ سِدھ بھئیں نہیں مرے ابھاگا

اُدھر ببھیشن کو یہ سب خبر مل گئی۔ انہوں نے فوراً ہی شری رام چندر جی کو سارا حال کہہ سنایا کہ ہے ناتھ! راون ایک یگیہ کر رہا ہے۔ اُس کے یگیہ کے پُورا ہونے پر وہ بدنصیب آسانی سے نہیں مرے گا۔

پٹھوہُو ناتھ بیگ بھٹ بندر۔ کریں بدھنس آوا دسکندھر
پرات ہوت پربھو سُبھٹ پٹھائے۔ ہنومد آدی انگد سب دھائے

ہے ناتھ! جلدی ہی بانر یودھاؤں کو بھیجئے جو کر جاکر یگیہ کو بھنگ کر دیں۔ تاکہ راون لڑائی کرنے کے لئے کھلے میدان میں آئے۔ سویرا ہوتے ہی پربھو شری رام جی نے بہادر بانر یودھاؤں کو بھیجا۔ ہنومان اور انگد وغیرہ بھی جنگ کے بانر یودھا دوڑے۔

کوتک کُود چڑھے کپی لنکا۔ پیٹھے راون بھون اسنکا
جگیہ کرت جبہیں سو دیکھا۔ سکل کپنہ بھا کرودھ بسیکھا

بانر کھیل تماشے میں ہی کُود کر لنکا پر جا چڑھے اور بے دھڑک راون کے محل میں گھُس گئے۔ جب اُنہوں نے راون کو یگیہ کرتے دیکھا۔ تو اُنہیں بہت ہی غصہ آیا۔

رن تے نلج بھاج گرہ آوا۔ ایہاں آئے بک دھیان لگاوا
اس کہہ انگد مارا لاتا۔ چتو نہ سٹھ سوارتھ من راتا

اُنہوں نے کہا ارے او بے شرم! تو رن بھُومی سے بھاگ کر گھر آ کر بگلا بھگت بن کر دھیان لگا کر بیٹھ گیا ہے؟ ایسا کہہ کر انگد نے لات ماری۔ لیکن راون اپنے دھیان میں مست رہا۔ وہ اپنے سوارتھ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اُس نے بانروں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

نہیں چتو جب کر کوپ کپی گہہ دسن لاتنہہ مار ہیں
دھر کیس ناری نکار گھر باہر تے اتی دین پکار ہیں
تب اُٹھیو کرودھ کرتانت سم گہہ چرن بانر ڈارئی
ایہی بیچ کپنہ بدھنس کرت مکھ دیکھ من میں ہارئی

جب راون نے اپنے دھیان کو بھنگ نہ کرتے ہوئے اُن کی طرف نہ دیکھا تو غصے میں بھر کر اُسے وہ دانتوں سے کاٹنے لگے۔ اور لاتوں سے مارنے لگے۔ اُس کی رانیوں کے بال پکڑ کر وہ گھر کے باہر نکال لائے۔ وہ بہت ہی دُکھی ہو کر فریاد کرنے لگیں۔ تب راون کال کے سمان آگ بگولا ہو کر اُٹھا۔ اور بانروں کو پاؤں سے پکڑ پکڑ کر زمین پر پٹکنے لگا۔ اتنے میں ہی بانروں نے یگیہ کو بھنگ کر دیا۔ یہ دیکھ کر راون اپنے من میں نا اُمید ہو گیا۔

جگیہ بدھنس کُسل کپی آئے رگھوپتی پاس
چلیو نساچر کرودھ ہوئے تیاگ جیون کے آس

یگیہ کو نشٹ کر کے سبھی چتُر بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آ گئے۔ تب راون زندگی کی اُمید چھوڑ کر غصے ہو کر چلا۔

چلت ہوہیں اتی اسبھ بھینکر۔ بیٹھہیں گیدھ اُڑائے سر نہہ پر
بھیو کال بس کاہو نہ مانا۔ کہیسی بجاؤ جُدھ نشانا

اُسے کُوچ کرنے کے وقت بہت سے امنگل ہونے لگے۔ اُس کے سر پر چیلیں منڈلانے لگیں۔ چونکہ وہ موت کا گھیرا ہوا تھا۔ اِس لئے اُس نے کسی بھی امنگل کا وچار نہیں کیا۔ اور اُس نے کہا یُدھ کا ڈنکا بجاؤ۔

چلی تمی چر انی اپارا۔ بہُو گج رتھ پدائی اسوارا
پربھو سنمکھ دھائے کھل کیسیں۔ سلبھ سمُوہ انل کہنہ جیسیں

راکشسوں کا یہ شدید لشکر چلا، جس میں بہت سے ہاتھی، رتھ
پیدل اور گھوڑ سوار ہیں۔ وہ دشٹ پربھو کے سامنے ایسے دوڑے۔ مانو
اگنی کی طرف پتنگے جھکے چلے آ رہے ہوں۔

اہاں دیو تنبہ استتی کینہی۔ داروُن بپتی ہمہی یہیں دینہی
اب جن رام کھیلاوہو ایہی۔ اتسیہ دکھت ہوت بیدیہی

ادھر دیوتاؤں نے استتی کی۔ کہ ہے سوامی! راون نے ہم کو بہت
دکھی کر رکھا ہے۔ اب آپ اسے زیادہ نہ کھلایئے۔ ادھر جانکی جی بھی
بہت دکھی ہو رہی ہیں۔

دیو بچن سن پربھو مسکانا۔ اٹھ رگھوبیر سدھارے بانا
جٹا جوٹ درڑھ باندھیں ماتھے۔ سوہیں سمن بیچ بیچ گاتھے

دیوتاؤں کے بچن سن کر پربھو شری رام جی مسکرا دیئے۔ پھر اٹھ کر
انہوں نے بان سنبھالے۔ انہوں نے جٹاؤں کے جوڑے کو مضبوط کس
کر باندھ لیا۔ اس کے بیچ میں گوندھے ہوئے پھول شوبھا پا رہے ہیں

ارن نین باردتن سیاما۔ اکھل لوک لوچن ابھیراما
کٹی تٹ پریکر کسیو نشنگا۔ کر کودنڈ کٹھن سارنگا

ان کے لال نیتر ہیں۔ بادلوں کے سمان شیام شریر ہے۔ وہ سب
لوگوں کی آنکھوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ پربھو نے کمر میں پھینٹا اور ترکش
باندھ لیا اور ہاتھوں میں کٹھور سارنگ دھنش لے لیا۔

سارنگ کر سندر نشنگ سلی مکھا کر کٹی کسیو
بھج دنڈ پین منوہر ایت اردھر اشر پد لسیو
کہہ داس تلسی جبہیں پربھو سر چاپ کر پھیرن لگے
برہمانڈ دگ گج کمٹھ اہی مہی سندھو بھودھر ڈگمگے

پربھو نے سارنگ دھنش ہاتھ میں لے لیا اور کمر میں بانوں کی
کھان سندر ترکش باندھ لیا۔ ان کے بازو لمبے ہیں۔ چھاتی منوہر اور چوڑی ہے
اس پر برہمن بھرگو جی کے چرنوں کے نشان شوبھا پا رہے ہیں۔ تلسی داس
جی کہتے ہیں کہ جونہی پربھو دھنش بان کو ہاتھوں میں لے کر گھمانے لگے۔ توں
ہی برہمانڈ دشاؤں کے ہاتھی، کچھپ، شیش جی، پرتھوی، سمندر اور پربت
سبھی ڈگمگانے لگے۔

شوبھا دیکھ ہرش سر برشہیں سمن اپار
جے جے جے کرونا ندھی چھبی بل گن آگار

بھگوان کی شوبھا دیکھ کر دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ اور
خوبصورتی، شکتی اور گنوں کے دھام کرپا ندھان پربھو شری رام کی جے ہو۔ جے ہو
جے ہو۔ ایسا جے جے کار کرنے لگے۔

ایہیں بیچ نشاچر انی۔ کسمسات آئی اتی گھنی
دیکھ چلے سنمکھ کپی بھٹا۔ پرلے کال کے جنو گھن گھٹا

اتنے میں ہی راکشسوں کا بھاری لشکر بیقراری کے عالم میں
آگے بڑھ آیا۔ اس کو دیکھ کر بانر یودھا اس کے مقابلہ آگے چلے۔ جیسے قیامت
کے بادلوں کی گھٹائیں ہوں۔

بہو کرپان تروار چمنکہیں۔ جنو دہ دسی دامنی دمکہیں
گج رتھ ترگ چکار کٹھورا۔ گرجہیں منہوں بلاہک گھورا

بہت سے کرپان اور تلواریں چمکنے لگیں۔ مانو دسوں اطراف میں بجلیاں
چمک رہی ہوں۔ ہاتھی، رتھ اور گھوڑوں کی کٹھور آواز ایسی معلوم ہوتی ہے۔
مانو بادل گرج رہے ہوں۔

کپی لنگور بپل نبھ چھائے۔ منہوں اندر دھنش اوئے سہائے
اٹھے دھور مانہوں جلدھارا۔ بان بند بھے برشٹی اپارا

بانروں کی بہت سی لمبی لمبی مونچھیں آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔
مانو سندر اندر دھنش پرگٹ ہو گیا ہو۔ دھول ایسی اٹھ رہی ہے۔ مانو
جل کی دھارا ہو۔ اس میں سے بان روپی بوندوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔

دوہوں دسی پربت کرہیں پرہارا۔ بجرپات جنو بارہیں بارا
رگھوپتی کوپ بان جھری لائی۔ گھایل بھے نسیچر سمدائی

دونوں طرف کے یودھا ایک دوسرے پر پربت گراتے ہیں۔ مانو
بجلی بار بار گر رہی ہے۔ شری رام چندر جی نے جوش میں آ کر بانوں کی جھڑی لگا
دی۔ جس سے راکشس فوج زخمی ہو گئی۔

لاگت بان بیر چکر ہیں۔ گھرم گھرم جہنہ تہنہ مہی پرہیں
سروہیں سیل جنو نرجھر بھاری۔ سونت سر کادر بھے کاری

بان لگتے ہی بہادر چلا کر اور چکر کھا کھا کر ادھر ادھر زمین پر گر پڑتے
ہیں۔ ان کے شریروں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مانو پربتوں سے بھاری
چشموں میں سے جل بہہ رہا ہے۔ خون کی یہ بہتی ہوئی ندی بزدلوں کے من کو خوف
زدہ کر رہی ہے۔

کادر بھینکر رودھر سرتا چلی پرم اپاونی

دوؤ کُل دل رتھ ریت چکّر اَبرت بہت بہے اَتی
جل جنتو گج پرچُ ترنگ کھر بہدھ باہن کو گنے
سر سکتی تومر سرپ چاپ ترنگ چرم کمٹھ گھنے
بیروں کے من کو ہلانے دینے والی بہت ہی ناپاک خون کی ندی

بہی۔ دونوں دل اُس کے دونوں کنارے ہیں۔ رتھ ریت ہے اور پہیئے بھنور ہیں۔
وہ ندی بہت ہی بھیانک بہہ رہی ہے۔ ہاتھی، پیدل، گھوڑے، گدھے وغیرہ
بے شمار سواریاں جن کی گنتی نہیں کی جا سکتی ہی اُس ندی کے جل جنتو ہیں۔ بان
شکتی اور تومر سانپ ہیں۔ دھنش اُس ندی کی لہریں ہیں اور ڈھال بہت
سے کچھوے ہیں۔

بیر پرہیں جنُ تیر ترُ مجّا بہُ بہہ پھین تو
کادر دیکھ ڈرہیں تہن سبھٹنہ کے من چین
ویر زمین پر اس طرح گر رہے ہیں جیسے ندی کنارے کے برکش اکھڑ کر
ندی میں گر رہے ہوں۔ بہت سے مانس کے تودے بہہ رہے ہیں۔ مانو وہ پھین
ہیں۔ بزدل جہاں اسے دیکھ کر ڈرتے ہیں۔ وہاں مہابلی یودھاؤں کے من میں
آنند ہوتا ہے۔

مجّہیں بھوت پساچ بیتالا۔ پرمتھ مہا جھوٹنگ کرالا
کاک کنک لے بھجا اڑاہیں۔ ایک تے چھین ایک لے کھاہیں
بھوت پشاچ اور بیتال، بڑے بڑے جھونٹوں والے مہان بھینکر
جھوٹنگ اور بھیروں کے گن اس ندی میں ڈبکی لگاتے ہیں۔ کوّے اور چیلیں بازو
اُٹھا اُٹھا کر اڑتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے ہیں۔
ایک کہہیں ایسیو سونگھائی۔ سٹھہو تمہار دردر نہ جائی
کہنہرت بھٹ گھائل تٹ گرے۔ جہنہ تہنہ منہوں اردھ جل پرے
کوئی ایک کہتے ہیں ارے موکھوں! خدا کی اتنی بہتات ہے
پھر بھی تمہارا من نہیں بھرتا۔ گھائل یودھا سمندر کے کنارے پڑے کراہ رہے
ہیں مانو ادھر ادھر جل راشی کو آخری بلدان کر کے ادھ جل کہنے ہیں)
پڑے ہوں۔

کھینچہیں گیدھ آنت تٹ بھئے۔ جنُ بنسی کھیلت چت دیئے
بہہ بھٹ بہہیں چڑھے کھگ جاہیں۔ جنُ ناوری کھیلہیں سر ماہیں
گیدھ آنتیں کھینچ رہے ہیں۔ مانو مچھلیاں پکڑنے والے ایکاگر من ہو
کر بنسی سے مچھلی پکڑ رہے ہوں۔ بہت سے یودھا بہے جا رہے ہیں اور پنچھی

ان کے اوپر چڑھ کر تیر رہے ہیں۔ مانو ندی میں ازخیں ناؤ میں بیٹھ کر کھیل رہے ہیں۔
جوگنی بھر بھر کھپر سنچہیں۔ بھوت پشاچ بدھو نبھ نچہیں
بھٹ کپال کرتال بجاوہیں۔ چامنڈا نانا بدھی گاوہیں
جوگنیاں کھپروں میں بھر بھر کر خون اکٹھا کر رہی ہیں۔ بھوت پریت کی عورتیں
آکاش میں ناچ رہی ہیں۔ چامنڈا بہادروں کی کھوپڑیوں کا کرتال بجا رہی ہیں
اور بہت طرح سے گا رہی ہیں۔

جمبک نکر کٹکٹ کٹہیں۔ کھاہیں ہوا ہیں اگھاہیں دپٹہیں
کوٹنہہ رنڈ منڈ بنو ڈولہیں۔ سیس پرے مہی جے جے بولہیں
گیدڑوں کے گروہ کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے مردہ لاشوں کو
کاٹ کر کھاتے ہیں۔ چلّاں چلّاں کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے
تو دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں۔ کروڑوں دھڑ بنا سر کے گھوم رہے
ہیں اور سر زمین پر پڑے جے جے بول رہے ہیں۔

بولہیں جو جے جے منڈ رنڈ پرچنڈ سر بنو دھاوہیں
کھپرنہ کھگ الجھ جُجھہیں سبھٹ بھٹنہ ڈھاوہیں
بانر نساچر نکر مرد ہیں رام بل درپت بھئے
سنگرام انگن سبھٹ سووہیں رام سر نکرنہ ہئے
کٹے ہوئے سر جے جے بول رہے ہیں پرچنڈ دھڑ بغیر سروں کے دوڑ
رہے ہیں۔ کھوپڑیں جو الجھ الجھ کر مانس نوچ رہی ہیں ایک دوسرے سے لڑ رہے
ہیں۔ مہابلی یودھا دوسرے یودھاؤں کو پچھاڑ رہے ہیں۔ شری رام جی کے
بل سے ابھیمان میں بھرے ہوئے بانر راکشسی دلوں کو کچل رہے ہیں۔ شری
رام جی کے بانوں سے مرے ہوئے بہادر یودھا رن بھومی میں سو رہے ہیں۔

راون ہردے بچارا بھا نسچر سنگھارا
میں اکیل کپی بھالو بہُ مایا کروں اپارا
راون نے من میں وچار کیا کہ راکشسوں کا ناش ہو گیا ہے میں اکیلا
رہ گیا ہوں اور بانر اور بھالو بے شمار ہیں۔ اس لئے مجھے اب کوئی بھاری مایا رچنی چاہیئے
دیوتنہہ پربھو ہی پیادیں دیکھا۔ اپجا اُر اتی چھوبھ بسیشا
سُرپتی نج رتھ تُرت پٹھاوا۔ ہرش سہت ماتل لے آوا
دیوتاؤں نے جب دیکھا کہ پربھو پیادہ ہیں بدھ کر رہے
ہیں۔ تو ان کے من میں بڑی بھاری بے چینی ہوئی۔ تب راجہ اندر نے فوراً اپنا
رتھ بھیجا جس کا سارتھی پرسن ہو کر اس رتھ کو پربھو کے پاس لے آیا۔

راون سر سروج بن چاری ۔ چلی رگھوبیر سلی مکھ دھاری
دس دس بان بھال دس مارے ۔ نسر گئے چلے رُدھر پنارے

راون کے سر رُوپی کمل بن میں، چرنے والے شری رگھوناتھ جی کے بان رُوپی بھونروں کی قطاریں چلیں۔ شری رام جی نے اُس کے دسوں سروں میں دس دس بان مارے، جو سروں کے آر پار ہو گئے اور خون کی دھار بہنے لگی۔

سروت رُدھر دھاوَو بلوانا ۔ پربھو پنی کرت دھنُ سر سندھانا
تیس تیر رگھوبیر پہارے ۔ بھجنہ سمیت سیس مہی پارے

خون بہتے ہوئے مہابلی راون دوڑا۔ پربھو نے پھر دھنش پر بان چڑھایا۔ انہوں نے تیس بان چھوڑے اور راون کے دسوں سر سمیت بیسوں بازوؤں کو کاٹ کر پرتھوی پر گرا دیا۔

کاٹتہیں پُنی بھئے نبینے ۔ رام بہوری بھُجا سر چھینے ۔
پربھو بہُ بار باہُو سر ہئے ۔ کٹت جھٹت پُنی نُوتن بھئے

سر اور ہاتھ کٹتے ہی پھر نئے پیدا ہو گئے۔ شری رام جی نے پھر بھجاؤں اور سروں کو کاٹ گرایا۔ اس طرح پربھو نے بہت دفعہ بھجائیں اور سر کاٹے۔ لیکن ہر بار ہی کٹ کر وہ نئے پیدا ہو جاتے تھیا۔

پُنی پُنی پربھو کاٹت بھُج سیسا ۔ اتی کوتکی کوسلادھیسا ۔
رہے چھائے نبھ سر اُرو باہو ۔ مانہُوں امت کیتو اُرو راہو ۔

پربھو بار بار اُس کی بھجاؤں اور سروں کو کاٹ رہے ہیں۔ اودھ پتی شری رام جی بڑے مایا دھاری ہیں۔ آکاش میں سر اور بازو ایسے چھا گئے مانو بے شمار راہو اور کیتو ہوں۔

جُنُ راہو کیتو انیک نبھ پتھ سروت سونت دھاوہیں
رگھوبیر تیر پرچنڈ لاگہیں بھُومی گرن نہ پاوہیں
ایک ایک سر نکر چھیدے نبھ اُڑت اِمی سوہہیں
جُنُ کوپ دن کر نکر جہنہ تہنہ بدھُنتد پوہہیں

مانو بے شمار راہو اور کیتو خون گراتے ہوئے آکاش کے راستے میں دوڑ رہے ہوں۔ شری رام جی کے پرچنڈ بان کے لگنے کے کارن وہ زمین پر گرنے نہیں پاتے۔ ایک ایک تیر سے بہت سر بندھے ہوئے آکاش میں اُڑتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو کرودھ کر کے سورج کی کرنیں ادھر اُدھر راہو کو بیندھ رہی ہوں۔

جمے جمے پربھو ہرت تاسُ سر ۔ تمے تمے ہوہیں اپار

سیوت بشے بیر دھ جمے نت نت نوتن مار

پربھو رام جیسے جیسے اُس کے سروں کو کاٹتے ہیں، ویسے ہی ویسے وہ بے شمار بڑھتے جاتے ہیں۔ جیسے وِشے بھوگ کرنے سے کام چیشٹا دن بدن نئی سے نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

دس مُکھ دیکھ سرنہ کے باڑھی ۔ بسرا مرن بھئی رِس گاڑھی
گرجیو مُوڑھ مہا ابھیمانی ۔ دھائیو دسہو سراسن تانی

سروں کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی۔ وہ کرودھ سے آگ بگولا ہو گیا۔ پھر وہ مہا ابھیمانی مُوڑھ گرجا اور دسوں دھنش کو تان کر دوڑا۔

سمر بھُومی دسکندھر کوپیو ۔ برشی بان رگھوپتی رتھ توپیو
دنڈ ایک رتھ دیکھ نہ پریو ۔ جنُ نہار مہُ دن کر دُریو ۔

رن بھُومی میں راون جوش سے بھر گیا۔ اُس نے بانوں کی بارش کر کے شری رگھوناتھ جی کے رتھ کو ڈھک دیا۔ ایک گھڑی تک رتھ نہیں نظر نہیں آیا، مانو کُہر میں سورج چھپ گیا ہو۔

ہاہا کار سُرنہ جب کینہا ۔ تب پربھو کوپ کار تک لینہا
سر نوارِ رپو کے سر کاٹے ۔ تے دِسی بِدسی گگن مہی پاٹے

جب دیوتاؤں نے گھبرا کر ہاہا کار کیا، تب پربھو شری رام جی نے کرودھ کر کے دھنش اُٹھایا۔ راون کے بانوں کو ہٹا کر انہوں نے اُس کے سر کاٹے اور اُن سروں کو کاٹ کر اُن سے دِشا بِدِشا نیچے اُوپر سب جگہ ڈھک دی۔

کاٹے سر نبھ مارگ دھاوہیں ۔ جے جے دھُنی کر بھے اُپجاوہیں
کہہ لچھمن سُگریو کپیسا ۔ کہہ رگھوبیر کوسلادھیسا

کاٹے ہوئے سر آکاش کے راستوں میں اُڑتے پھر رہے ہیں۔ جے جے کی اونچی آواز کر کے بھے پیدا کرتے ہیں۔ لکشمن اور بانر راج سُگریو کہاں ہیں اور اودھ پتی رگھوبیر کہاں ہیں۔

کہہ رام کہہ سر دھاوت دیکھ مرکٹ بھج چلے
سندھان دھنُ رگھوبنس منی ہنس سرنہ سر بیدھے بھلے
سر مالکا کر کالکا گہہ بیرند بیرند بہو بہُ جھلہیں
کر رُدھر سر مجن منہُوں سنگرام بٹ پُوجن چلیں

"رام کہاں ہیں؟" یہ کہہ کر سروں کے جھُنڈ دوڑتے آتے ہیں، دیکھ کر بانر

بھاگ چلے۔ تب ہنومان کو کھینچ کر گھوڑوں کے سر تاج شری رام چندر جی نے جلدی کر ان سروں کو تیروں سے بیندھ ڈالا۔ ہاتھوں میں سروں کی مالائیں لے کر کال ہو گئیں اکٹھی ہو کر خون کی ندی میں اشنان کرنے چلیں۔ ماتو یدھ بھومی میں بٹ برکش رپی کا درخت ای کی پوجا کرنے جا رہی تھیں۔

پنچی دس کنٹھ کر دھ ہتھ چھانڈری سکتی پرچنڈ
چلی بھبیشن سمنکھ منہوں کال کر دنڈ

تب راون نے جوش میں بھر کر پرچنڈ شکتی چھوڑی وہ بھبیشن کی طرف یم راج کے ڈنڈے کے سمان بڑھی۔

آوت دیکھ سکتی اتی گھورا ۔ پرنتارتی بھنجن پن مورا
ترت بھبیشن پاچھیں میلا ۔ سنمکھ رام سہیو سوئی سیلا

بھگوان شری رام چندر جی نے جب اُس مہا بھیانک شکتی کو بھبیشن کی طرف آتے دیکھا تب اُنھوں نے من میں یہ وچار کر کے شرنا گتوں کے دکھ کے ناش کرنے کا میں نے پرن ٹھان رکھا ہے بھبیشن کو پیچھے کر کے وہ بھیانک شکتی اپنے اوپر سہہ لی۔

لاگ سکتی مورچھا کچھ بھئی ۔ پربھو کرت کھیل سُرن بہہ بکلئی
دیکھ بھبیشن پربھو شرم پایو ۔ گہہ کر گدا کرودھ ہو دھایو

شکتی کے لگتے ہی پربھو کو کچھ مورچھا ہو گئی۔ پربھو نے تو یہ لیلا کی تھی۔ پر دیوتا لوگ گھبرا گئے۔ پربھو کو تھکا ہوا جان کر بھبیشن جی طیش میں آ کر ہاتھوں میں گدا لے کر دوڑے۔

رے کبھاگیہ سٹھ مند کبدھ تے ۔ تیں سُر نر منی ناگ برودھے
سادر سو کہنہ سیس چڑھائے ۔ ایک ایک کے کوٹنہ پائے

اور بولے۔ او بدقسمت دمند کو برے بدھی والے اَتو نے دیوتاؤں منشوں، منیوں، ناگوں سبھی سے دشمنی بڑھائی۔ تو نے شردھا سے شو جی کو سر چڑھائے۔ اسی لئے ایک ایک سر کے بدلے کروڑوں سر پائے۔

تیہی کارن کھل اب لگ باچیو ۔ اب تو کال سیس پر ناچیو
رام بمکھ سٹھ چہسی سمپدا ۔ اس کہہ ہنسی ماجھ اُر گدا

اسی وجہ سے رے دشٹ! تو اب تک زندہ ہے لیکن اب تیری موت تیرے سر پر ناچ رہی ہے ارے مورکھ! شری رام جی کی مخالفت کر کے خوشحالی چاہتا ہے؟ ایسا کہہ کر بھبیشن نے راون کی چھاتی میں گدا ماری۔

اُر ماجھ گدا پرہار گھور کٹھور لاگت مہی پریو
دس بدن سونت سروت پنی سنبھار دھایو رس بھریو
دوؤ بھرے اتی بل مل جدھ بردھ ایک ایکہی ہنے
رگھوبیر بل درپت بھبیشن گھال نہیں تا کہنہ گنے

چھاتی میں کٹھور گدا کے بھاری دار سے چوٹ لگتے ہی راون زمین پر گر پڑا۔ اُس کے دسوں سروں سے خون بہنے لگا۔ اپنے آپ کو پھر سنبھال کر وہ غصے میں بھرا چلا دوڑا۔ دونو مہا بلوان یودھا آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ مل یدھ میں ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہوئے وہ مارنے لگے۔ شری رگھوبیر جی کے بل کے گھمنڈ میں بھبیشن جی راون جیسے شہ یودھا کو بھی پاسنگ کے برابر نہیں گنتے۔

اُما بھبیشن راون ہی سنمکھ چتو کہ کاؤ
سو اب بھرت کال جیوں شری رگھوبیر پربھاؤ

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو بھبیشن راون کے سامنے ڈر کے مارے آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ اب کال کے سمان اس سے ٹکر لے رہا ہے۔ یہ شری رگھوبیر جی کا ہی پربھاؤ ہے۔

دیکھا شرمت بھبیشن بھاری ۔ دھایو ہنومان گری دھاری
رتھ ترنگ سارتھی نپاتا ۔ ہردے ماجھ تیہی مارسی لاتا

بھبیشن جی کو بہت ہی تھکا ہوا دیکھ کر ہنومان جی پہاڑ اُٹھا کر دوڑے اور اس کے وار سے رتھ گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا اور راون کی چھاتی میں لات ماری۔

ٹھاڑھ رہا اتی کمپت گاتا ۔ گیو بھبیشن جہہ جن تراتا
پنی راون کپی ہنیو پچاری ۔ چلیو گگن کپی پونچھ پساری

راون کھڑا رہا لیکن اس کا شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ اتنے میں بھبیشن سیوکوں کی رکشا کرنے والے بھگوان شری رام جی کے پاس گئے۔ پھر راون نے للکارتے ہوئے ہنومان جی کو مارا۔ وہ پونچھ کو پھیلا کر آکاش میں چلے گئے۔

گہیسی پونچھ کپی سہت اُڑانا ۔ پنی پھر ہیو پربل ہنومانا
لرت آکاش جگل سم جودھا ۔ ایکہی ایک ہنت کر کرودھا

راون نے ہنومان جی کی پونچھ پکڑ لی۔ وہ راون کو بھی ساتھ لئے ہوئے آکاش میں اُڑے۔ مہابلوان ہنومان گھوم کر پھر راون سے بھڑ گئے۔ برابر کے

دونوں یودھا آکاش میں لڑتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دوسرے کو مارنے لگے ؛

سو ہیں نبھ چھل بل بہو کر ہیں۔ کجبل گری سمیرو جنُ لر ہیں۔ لوٹ
مدھی بل نسیچر پرے نہ پار لیو۔ تب مارُت سُت پربھو سنبھاریو

دونوں یودھا داؤ پیچ کرتے ہوئے آکاش میں لڑتے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو کاجل کا پہاڑ اور سمیرو پربت لڑ رہے ہوں۔ جب کبھی اور بل سے راون گرتے نہ گرا۔ تب شری ہنومان جی نے پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کیا۔

سنبھار شری رگھوبیر دھیر پچارکیں راون ہنیو
مہی پرت پنی اٹھو لرت دیونہ جگل کہنہ جے جیتو
ہنومنت سنکٹ دیکھ مرکٹ بھالو کرودھاتر چلے
رن مت راون سکل بھٹ پرچنڈ بھج بل دل ملے

شری رگھوبیر جی کا سمرن کر کے دھیر ہنومان جی نے للکار کر راون کو مارا۔ وہ دھرتی پر گر پڑے۔ اور اٹھ کر پھر لڑنے لگے۔ دیوتاؤں نے دونوں کی بہادری کی داد دی۔ ہنومان جی کو مشکل میں دیکھ کر بانر اور بھالو غصہ میں ویاکل ہو کر دوڑے۔ لیکن لڑائی کے نشے میں متوالے راون نے سارے بانر اور بھالو یودھاؤں کو اپنے پرچنڈ بازوؤں کی شکتی سے کچل کر پیس ڈالا۔

تب رگھوبیر پچارے دھائے کیس پرچنڈ
کپی بل پربل دیکھ تیہیں کینہ پرگٹ پاشنڈ

تب شری رگھوبیر جی کے للکارنے پر مہا جوان بانر دوڑے۔ بانروں کے بھاری بل کو دیکھ کر راون نے مایا رچائی۔

انتردھان بھیو چھن ایکا۔ پنی پرگٹے کھل روپ انیکا
رگھوپتی کٹک بھالو کپی جیتے۔ جہاں تہاں پرگٹ دسانن تیتے

پل بھر کے لئے راون غائب ہو گیا۔ پھر اُس دُشٹ نے اپنے ہنر سے بہت روپ پرگٹ کئے شری رگھوناتھ جی کے لشکر میں جتنے ریچھ بانر تھے۔ اتنے ہی راون چاروں طرف ظاہر ہو گئے ؛

دیکھے کپنہ امت دس سیسا۔ جہاں تہاں بھجے بھالو اُرو کیسا
بھاگے بانر دھرہیں نہ دھیرا۔ تراہی تراہی لچھمن رگھوبیرا

بانروں نے بے شمار دس مکھوں والے راون دیکھے۔ بھالو اور بانر اِدھر اُدھر ڈر کے مارے بھاگ چلے۔ وہ ایسے بھاگے کہ دھیرج ہی نہیں

دھرتے ہیں اور پکارتے جاتے ہیں۔ کہ ہے لکشمن! ہے رگھوبیر! ہمیں بچائیے۔

دہ دس دھاؤہیں کوٹنہ راون۔ گرجہیں گھور کٹھور بھیاون
ڈرے سکل سُر چلے پرائی۔ جے کے آس تجہو اب بھائی

دسوں اطراف میں کروڑوں راون دوڑ رہے ہیں۔ اور کٹھور اور گھور بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ ڈر کے مارے سب دیوتا یہ کہتے ہوئے بھاگ چلے۔ کہ ہے بھائی! اب فتح کی اُمید نہ رکھو۔

سب سُر جیتے ایک دس کندھر۔ اب بہو بھئے تکہو گری کندر
رہے برنچی سنبھو منی گیانی۔ جنہہ جنہہ پربھو مہما کچھ جانی

ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا۔ اب تو بیشمار راون ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی! اب گُپھاؤں پہاڑوں کی غاروں میں پناہ لو۔ برہما جی، شیوجی اور گیانی منی جو پربھو شری رام جی کی مہما کو جانتے ہوئے ڈٹے رہے۔ وہ ذرا نہ گھبرائے۔

جانا پرتاپ تے رہے نربھئے کپنہ رپو مانے پھر سے
چلے بچل مرکٹ بھالو سکل کرپال پاہی بھئے آتر سے
ہنومنت انگد نیل نل اتی بل لرت رن بانکرے
مردہیں دساسن کوٹ کوٹنہ کپٹ بھو بھٹ انکرے

جو شری رام جی کی مہما کو جانتے تھے۔ وہ بے خوف ڈٹے رہے۔
بانروں نے تو ان مایا کے راونوں کو سچ مچ کے راون جانا اس لئے ڈر کر سارے بانر اور بھالو گھبرا گئے۔ اور ہے کرپالو شری رام جی! ہمیں بچاؤ۔ اس پکار کے ساتھ ویاکل ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن مہا بلوان رن کے بانکے ویر ہنومان، انگد، نل، نیل لڑتے ہیں۔ اور کپٹ بھومی سے پیدا ہوئی بھانت بھانت کے کروڑوں کروڑوں یودھا راونوں کو کچلتے ہیں۔

سُر بانر دیکھے بکل ہنسیو کوسلادھیش
سج سارنگ ایک سر ہتے سکل دس سیس

دیوتاؤں اور بانروں کی گھبراہٹ دیکھ کر اودھ پتی شری رام چندر جی ہنسے۔ اور سارنگ دھنش پر ایک بان چڑھا کر ان مایا کے راونوں کو مار ڈالا۔

پربھو چھن مہنہ مایا سب کاٹی۔ جمے روی اُتھیں جاہیں تم پھاٹی
راون ایک دیکھ سُر ہرشے۔ پھیرے سُمن بہو پربھو پر برشے

چھن بھر میں پربھو شری رام جی نے سب مایا کاٹ ڈالی۔ جیسے

سمندر کے شروع ہوتے ہی تاریکی نشٹ ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سب
راون نشٹ ہو گئے۔ اب ایک ہی لنکا پتی راون کو دیکھ کر دیوتا خوش
ہوئے۔ اور اُنہوں نے اُٹھ کر پربھو پر پھولوں کی بہت سی بارش کی۔

بھج اُٹھائے رگھوپتی کپی پھیر سے۔ پھر ایک ایکنہ تب ٹیرے
پربھو بل پائے بھالو کپی دھائے۔ ترل تمک سنجگ مہی آئے

شری رام جی نے بازو کے اشارے سے سب بانروں کو
لوٹایا۔ تب وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر لوٹ آئے۔ پربھو کا بل
پاکر بھالو اور کپی دوڑے۔ چنچل بانر جوش میں بھرے ہوئے اچھل اچھل
کر رن بھومی میں آ ڈٹے۔

استتی کرت دیوتنہہ دیکھیں۔ بھیئوں ایک میں انہہ کے لیکھیں
سٹھہ سدا تم مور مرائیل۔ اس کہہ کوپ گگن پر دھائیل

راون نے دیوتاؤں کو جب شری رام جی کی استتی کرتے دیکھا
تو اُس نے سوچا کہ دیوتا سمجھتے ہیں کہ میں صرف ایک ہی راون رہ گیا ہوں
اس لئے خوشی سے تالیاں بجا رہے ہیں۔ وہ غصے سے بھر کر بولا۔ ارے
مورکھو! تم تو سدا سے ہی میری مار کا نشانہ بنتے ہو۔ ایسا کہہ کر وہ
غصہ کھا کر آکاش میں چڑھ کر دیوتاؤں کی طرف لپکا۔

ہاہاکار کرت سر بھاگے۔ کھل جاہو کہہ ہو رہیں آگے
دیکھ بکل سر انگد دھائیو۔ گہہ چرن کہہ بھومی گرائیو

ہاہاکار کرتے ہوئے دیوتا بھاگے۔ راون نے اُن کو للکارتے
ہوئے کہا ارے دشٹو! میرے سامنے سے تم کہاں بھاگ جاؤ گے
دیوتاؤں کو بیاکل دیکھ کر انگد دوڑے اور اچھل کر راون کے پاؤں پکڑ
کر اُسے دھرتی پر گرا دیا۔

گہہ بھومی پر یو لات مار یو بالی ست پربھو پہیں گئیو
سنبھار اُٹھ دس کنٹھ گھور کٹھور رو گرجت بھئیو
کر داپ چاپ چڑھائے دس سندھان سر بہو برشئی
کئے سکل بھٹ گھائل بھئے آکل دیکھ نج بل ہرشئی

اُسے زمین پر گرا کر لات مار کر بالی کمار انگد پربھو رام جی کے
پاس چلے گئے۔ راون سنبھل کر اُٹھا اور بڑے زور سے بھیانک آواز
سے گرجنے لگا۔ بل کے گھمنڈ میں بھر کر اُس نے دسوں دھنشوں کو کھینچ
کر بہت سے بانوں کی بارش کی۔ جس سے اُس نے سب بانر اور

بھالو یودھا زخمی اور خوف زدہ کر دیئے۔ ایسا اپنا بل دیکھ کر راون
بہت ہی پرسن ہوا۔

تب رگھوپتی راون کے سیس بھجا سر چاپ
کاٹے بہت بڑھے پنی جمیے تیرتھ کر پاپ

تب شری رگھوناتھ جی نے راون کے سر، بازو، بان اور
دھنش کاٹ ڈالے۔ لیکن وہ پھر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھ میں
کئے ہوئے پاپوں کا بُرا پھل بڑھتا ہی جاتا ہے۔

سر بھج باڑھ دیکھ رپو کیری۔ بھالو کپنہہ رس بھئی گھنیری
مرت نہ موڑ کٹے ہوں بھج سیسا۔ دھائے کوپ بھالو بھٹ کیسا

دشمن کے سروں اور بازوؤں کو بڑھتے دیکھ کر بھالو اور بانروں
کو بہت کرودھ ہوا۔ یہ مورکھ بازو اور سر کٹنے پر بھی نہیں مرتا۔ ایسا
کہہ کر بانر اور بھالو یودھا غصہ کھا کر دوڑے۔

بالی تنیہ ماروت نل نیلا۔ بانرراج دوید بل سیلا
بٹپ مہی دھر کرہیں پر ہارا۔ سوئی گری ترو گہہ کپنہہ سو مارا

بالی کمار انگد، ہنومان، نل اور نیل، بانرراج سگریو اور
مہابلوان دوِوِد وغیرہ یودھا راون پر درختوں اور پہاڑوں سے وار
کرتے ہیں۔ اور وہ اُنہیں پہاڑوں اور درختوں کو پکڑ کر بانروں کو
مارتا ہے۔

ایک نکھنہہ رپو بپش بداری۔ بھاگ چلہیں ایک لاتنہہ ماری
تب نل نیل سرنہہ چڑھ گئیو۔ نکھنہہ للار بدارت بھئیو

کوئی بانر اس کے شریروں کو اپنے تیز ناخنوں سے پھاڑ کر
بھاگ جاتا ہے۔ نل اور نیل راون کے سروں پر چڑھ گئے اور ناخنوں
سے اُس کی پیشانی پھاڑنے لگے۔

رُدھر دیکھ بشاد اُر بھاری۔ تنہہی دھرن کہہ بھج پساری
گہے نہ جاہیں کرنہہ پر پھرہیں۔ جنُ جگ مدھپ کمل بن چرہیں

بہتا ہوا خون دیکھ کر اُسے من میں بڑا دُکھ ہوا۔ اس نے نل نیل
کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ لیکن وہ قابو میں نہیں آتے۔ ہاتھوں
کے اوپر ہی پھرتے ہیں۔ مانو دو بھونرے کمل کے بن میں کھیل رہے ہوں

کوپ کود دو دھر لیسی بھوری۔ مہی پٹکت بھجے بھجا موری
پُنی سکیپ دس دھن کر لینہے۔ سرنہہ مار گھائل کپی کینہے

تب کرودھ میں آکر راون نے اُچھل کر اُن دونوں کو پکڑ لیا۔ جب وُہ اُنہیں ہاتھوں سے پرتھوی پر ٹپکنے لگا۔ تب وُہ دونوں اُس کے بازوؤں کو مروڑ کر چھوٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اُس نے دسوں دھنش لئے اور بانروں کو بانوں سے مار کر زخمی کر دیا۔

ہنومدادی سو دھت کر بلا۔ پائے پرویش ہرش وکل دھیر
سو چیت دیکھ سکل کپی بیرا۔ جاموَنت بھاگ ملن دھیرا

ہنومان وغیرہ سب بانر یودھاؤں کو بےہوش کرکے اور شام کا وقت دیکھ کر راون پرسن ہوا۔ سارے بانروں کو بیہوش دیکھ بن دھیر جاموَنت دوڑے۔

سنگ بھالو بھودھر ترو دھاری۔ مارن لگے پچاری پچاری
بھیو کرودھ راون بلوانا۔ گہہ پد مہی پٹکے بٹ نانا

جاموَنت کے ساتھی بھالو یودھا پربت اور برکشوں کو اُٹھا کر للکار کر راون کو مارنے لگے۔ مہابلوان راون جوش میں بھر کر اُن کے پاؤں پکڑ پکڑ کر اُنہیں زمین پر پٹکنے لگا۔

دیکھ بھالو پتی نج دل گھاتا۔ کوپ ماجھ اُر مارےسی لاتا

اپنے دل کا گھات ہوتا دیکھ کر جاموَنت نے غصے سے بھر کر راون کی چھاتی میں لات ماری۔

اُر لات گھات پرچنڈ لاگت بکل رتھ تے مہی پرا
گہے بھالو بیس ہوں کر منہوں کملنہ بسے نسی مدھکرا
مورچھت بلوک بہوری پد ہت بھالو پتی پربھو پہ گیو
نسی جان سیندن گھال تہہ تب سوت جتن کرت بھیو

چھاتی میں لات کی زبردست چوٹ کھا کر راون ویاکل ہو کر رتھ سے زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اپنے بیس ہاتھوں میں بھالوؤں کو پکڑ رکھا تھا۔ مانو رات کے وقت بھونرے کملوں میں ٹھہرے ہوئے ہوں۔ اُسے بےہوش دیکھ کر اور اُس کی چھاتی میں ایک اور لات مار کر بھالو راج جاموَنت پربھو شری رام جی کے پاس گئے۔ رات کا وقت دیکھ کر سارتھی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا۔ اور (لنکا کو لے جاتا ہُوا) اُسے ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگا۔

مورچھا بگت بھالو کپی سب آئے پربھو پاس
نسیچر سکل راون ہی گھیر رہے اتی تراس

مورچھا دور ہونے پر سب بھالو اور بانر پربھو شری رام جی کے پاس آئے اُدھر سب راکشسوں نے خوف زدہ ہو کر راون کو گھیر لیا۔

ماس پاراین

چھبیسواں وشرام

تیہی نسی سیتا پہ گئی جائی۔ ترجٹا کہہ سب کتھا سُنائی
سیر سُت بڑھت سُنت ریپُو کیری۔ سیتا اُر بھئی تراس گھنیری

اُسی رات سیتا جی کے پاس جا کر ترجٹا نے یُدھ کی ساری کتھا کہہ سُنائی۔ شترو کے سروں اور بازوؤں کے بار بار بڑھنے کی خبر سُن کر سیتا جی کے من میں بڑا ڈر ہوا۔

مُکھ ملین اُپجی من چنتا۔ ترجٹا سن بولی تب سیتا
ہوئی ہی کہا کہسی کن ماتا۔ کیہی بدھی مرہی بسو دکھ داتا

سیتا جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت فکر ہُوا۔ وُہ ترجٹا سے بولیں۔ ہے ماتا! بتاؤ اب کیا ہوگا؟ ساری دُنیا کو دُکھ دینے والا ظالم راون کس طرح مرے گا؟

رگھوپتی سر سر کٹیہں نہ مرئی۔ بدھی بپریت چرت سب کرئی
مور ابھاگیہ جیاوت اوہی۔ جیہیں ہوں ہری پد کمل بچھوہی

شری رگھوناتھ جی کے بانوں سے سر کٹنے پر بھی یہ دُشٹ نہیں مرتا۔ بدھاتا ساری لیلا ہم سے اُلٹ ہی کر رہا ہے۔ میری بدقسمتی ہی راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور اس نے ہی مجھے پربھو کے چرن کملوں سے جدا کر رکھا ہے۔

جیہیں کرت کپٹ کنک مرگ جھوٹا۔ اجہوں سو دیو موہی پر روٹھا
جیہیں بدھی موہی دکھ دُسہ سہائے۔ لچھمن کہہ کٹو بچن کہائے

اِس میری پھوٹی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سونے کا ہرن بنایا تھا۔ وہی اب تقدیر بھی مجھ پر روٹھی ہوئی ہے جس بدھاتا نے مجھے ناقابلِ برداشت دُکھ دئیے اور میری زبان سے لچھمن جی کو کڑوے

بارہا ہو۔ پربھو کو دیکھ کر وبھیشن پرسن ہوئے۔ لیکن اس مایا سے گھبرا کر وہ اپنے ہردے سے بولے بھگوان شری رام! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جے کار کرنے لگے۔ تب شری رگھوبیر جی نے غصہ کھا کر اپنے ایک ہی بان سے چھن بھر میں راون کی ساری مایا کاٹ ڈالی۔

مایا ہگت کپی بھالو ہرشے گری گہہ سب بچھرے
سرنکر چھاڑے رام راون باہو سر پنی ہی گرے
شری رام راون سمر چرت انیک کلپ جو گاد ہیں
ست سیش سارد نگم کپی تیشو تدپی پار نہ پاد ہیں

مایا دور ہو جانے پر بھالو اور بانر پرسن ہو گئے۔ تب ہاتھوں میں پربت اور درخت اٹھا کر وہ سب دوڑے۔ شری رام جی نے بے شمار بان چھوڑے جس سے راون کے ہاتھ اور سر پھر کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ اگر سیکڑوں سیش، سرسوتی، وید اور کوی لوگ شری رام اور راون کے یدھ کی لیلا کو بے شمار کلپوں تک گاتے رہیں۔ تب بھی وہ اس کی تھاہ نہیں پا سکتے۔

تاکے گن گن کچھ کہے جڑمتی تلسی داس
جمی نج بل انوروپ تے ماچھی اڑے اکاس

اسی یدھ کی لیلا کے کچھ گنوں کے سمودھ کا ورنن مجھ جیسے مند بدھی کوی نے (تلسی داس نے) کیا ہے۔ جیسے مکھی اپنے بل کے مطابق آکاش میں اڑتی ہے۔

کاٹے سر بھج بار بہو مرت نہ بھٹ لنکیس
پربھو کریڑت سر سدھ منی بیاکل دیکھ کلیس

سر اور بازو راون کے بہت بار کٹ گئے۔ لیکن وہ بہادر یودھا مرنے میں نہیں آتا۔ پربھو شری رام جی تو لیلا کر رہے ہیں۔ لیکن منی، سدھ اور دیوتا پربھو کی لیلا کو نہ سمجھتے ہوئے انہیں بے چین اور دکھی سمجھ کر گھبرا گئے۔

کاٹت بڑھہیں سیس سمدائی۔ جمی پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی
مرے نہ رپو شرم بھیو بسیشا۔ رام بیبھیشن تن تب دیکھا

جیسے جیسے دھن بڑھتا ہے۔ توں توں لالچ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی جوں جوں راون کے سر کٹتے ہیں۔ توں توں وہ بڑھتے جاتے ہیں۔ راون مرنے میں نہیں آتا۔ بہت جتن کئے گئے۔ تب شری رام چندر جی نے بھیشن کی طرف دیکھا۔

اما کال مر جاکیں ایچھا۔ سو پربھو جن کر پریتی پریچھا
سنو سرگیہ چراچر نایک۔ پرنت پال سر منی سکھدایک

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی اچھا ماتر سے کال بھی مر جاتا ہے۔ وہ پربھو بھگت کے پریم کا امتحان لے رہے ہیں۔ بھیشن جی نے کہا۔ ہے سروگیہ! ہے چراچر جگت کے ایشور! ہے دیوتا اور منیوں کو سکھ دینے والے اور شرناگتوں کا پالن کرنے والے پربھو! سنئے۔

نابھی کنڈ پیوش بس یاکیں۔ ناتھ جیئت راون بل تاکیں
سنت بچن بیبھیشن کے کرپالا۔ ہرشی گہے کر بان کرالا

راون کے نابھی کنڈ میں امرت کا نواس ہے۔ ہے سوامی! راون اسی کے بل پر زندہ ہے۔ بھیشن کے بچن سنتے ہی کرپالو شری رام جی بہت پرسن ہوئے۔ تب انہوں نے ہاتھوں میں بھیانک بان لئے۔

اسبھ ہون لاگے تب نانا۔ روہیں کھر سر کال بہو سوانا
بولہیں کھگ جگ آرتی ہیتو۔ پرگٹ بھئے نبھ جہ تہہ کیتو

اس وقت طرح طرح کے اشگن (بری علامات) ہونے لگے۔ بہت سے گدھے گیدڑ اور کتے رونے لگے۔ اور چیل وغیرہ پنچھی بول کر آنے والی مصیبت کا اظہار کرنے لگے۔ آکاش میں ادھر ادھر کیتو تارے (دمدار تارے) پرگٹ ہو گئے۔

دس دسی داہ ہون اتی لاگا۔ بھیو پرب بنو رپی اپراگا
مندودری اُر کمپتی [illegible]۔ پرتما سروہیں [illegible]

دسوں طرفوں میں آگ جلنے لگی۔ بغیر یوگ کے ہی سورج گرہن ہونے لگا۔ مندودری کی چھاتی بڑے زور سے دھڑکنے لگی۔ مورتیاں اپنی آنکھوں کے راستے آنسو برسانے لگیں۔

پرتما ردہیں پبی پات نبھ اتی بات بہ ڈولتی مہی
برشہیں بلاہک رودھر کچ رج اسبھ اتی سک کو کہی
اتپات امت بلوک نبھ سر بکل بولہیں جے جئے
سر سبھے جانی کرپال رگھوپتی چاپ سر جوڑت بھئے

مورتیاں رونے لگیں۔ آکاش سے بار بار بجلی گرنے لگی۔ تیز آندھی

چلنے لگی۔ زمین ہلنے لگی۔ بادل، خون، بال اور دھول برسانے لگے اتنے زیادہ امنگل ہونے لگے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ان بے شمار اپدروں کو دیکھ کر آکاش میں دیوتا ویاکل ہو کر "شری رام جی کی جے ہو" "جے ہو" پکار اٹھے۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر کرپالو بھگوان شری رام چندر جی دھنش پر بان چڑھانے لگے۔

کھینچ سراسن شرون لگ چھاڑے سر ایکتیس
رگھو نایک سایک چلے مانہوں کال پھنیس

کانوں تک دھنش کو تان کر پربھو شری رام جی نے اکتیس بان چھوڑے وہ شری رگھوناتھ جی کے بان کال روپی سانپ ہو کر چلے۔

سایک ایک نابھی سر سوشا۔ اپر لگے بھج سر کر روشا
لے سر باہو چلے ناراچا۔ سر بھج ہین رنڈ ہی ناچا

ایک بان نے راون کے نابھی کنڈ کے امرت کو سکھا ڈالا دوسرے تیس بان کرودھ کر کے اس کے سروں اور بازوؤں میں لگے۔ بان سروں اور بھجاؤں کو اڑا کر چلے۔ سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زمین پر ناچنے لگا۔

دھرنی دھسے دھر دھاو پرچنڈا۔ تب سرہت پربھو کرت دوئے کھنڈا
گرجیو مرت گھور رو بھاری۔ کہاں رام رن ہنوں پچاری

دھڑ بہت تیزی سے دوڑا جس سے زمین دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے بان چھوڑ کر اس دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ مرتے وقت راون بڑے جوش سے گرج کر بولا۔ رام کہاں ہیں؟ میں انہیں للکار کر یدھ میں ماروں گا۔

ڈولی بھومی گرت دسکندھر۔ چھبھت سندھو سر دگج بھودھر
دھرنی پرے دو کھنڈ بڑھائی۔ چاپ بھالو مرکٹ سمدائی

راون کے گرتے ہی زمین کانپ گئی۔ سمندر، ندیاں، دشاؤں کے ہاتھی اور پہاڑ ویاکل ہو گئے۔ راون دھڑ کے دو ٹکڑوں کو پھیلا کر بھالو اور بندروں کے دلوں کو اپنے نیچے دباتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

مندودری آگے بھج سیسا۔ دھر سر چلے جہاں جگدیسا
پربسے سب نشنگ مہہ جائی۔ دیکھ سر مہہ دوندبھیں بجائی

راون کے بازوؤں اور سروں کو مندودری کے آگے رکھ کر شری رام جی کے بان جہاں پر جگت ایشور شری رام چندر جی تھے وہاں آ گئے۔ اور ان کے ترکش میں گھس گئے۔ یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

تاسو تیج سمان پربھو آنن۔ ہرشے دیکھ سمبھو چترانن
جے جے دھن پوری برہمنڈا۔ جے رگھوبیر پربل بھج دنڈا

راون کا تیج پربھو کے مکھ میں آ کر سما گیا۔ یہ دیکھ کر شو جی اور چترمکھ برہما جی بڑے پرسن ہوئے۔ برہمانڈ بھر میں جے جے کی دھن چھا گئی۔ لمبی اور مہان شکتی شالی بھجاؤں والے شری رگھوبیر جی کی جے ہو۔

برشہیں سمن دیو منی برندا۔ جے کرپال جے جے تی مکندا

دیوتا اور منیوں کے سماج پھول برسانے لگے اور جے کار کرنے لگے۔ کرپالو بھگوان! آپ کی جے ہو۔ ہے مکتی کے دینے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔

جے کرپا کند مکند دوند ہرن سرن سکھ پرد پربھو
کھل دل بدارن پرم کارن کارنیک سدا بھو
سر سمن برشہیں ہرش سنکل باج دندبھی گہہ گہی
سنگرام انگن رام انگ اننگ بہہ سوبھا لہی

ہے کرپا کے مول! ہے موکش داتا! ہے سکھ دکھ، جنم مرن آدی دوندوں کے ہرنے والے۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے پربھو! ہے دشٹوں کے دل کو کچلنے والے۔ ہے سرو دیاپک! آپ کی جے ہو۔ دیوتا پرسن ہوئے پھول برساتے ہیں۔ گہما گہم نقارے بج رہے ہیں۔ رن بھومی میں شری رام جی کے انگوں (اعضاؤں) نے بہت سے کام دیوؤں کی شوبھا پراپت کی۔

سر جٹا مکٹ پرسون بچ بچ اتی منوہر راجہیں
جنو نیل گری پر تڑت پٹل سمیت اڈگن بھراجہیں
بھج دنڈ سر کودنڈ پھیرت رودھر کن تن اتی بنے
جنو رائے منیں تمال پر بیٹھیں بپل سکھ آپنے

سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ اس کے بیچ بیچ میں بہت ہی منوہر پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو نیل گری پہاڑ پر بجلیوں کی ٹولی سمیت تارگن شوبھا پا رہے ہوں۔ شری رام جی اپنی لمبی بھجاؤں سے بان اور دھنش پھرا رہے ہیں۔ شریر پر لال لال خون کے چھینٹے کیسے سندر

لگتے ہیں۔ مانو تمال کے پیڑ پر بہت سندر چڑیاں اپنے مہا آنند میں ڈوبی ہوئی بیٹھی ہوں۔

کرپا درشٹی کر برشٹی پربھو ابھے کیئے سُر برند
بھالو کپیس سب ہرشے جے سُکھ دھام مکند

کرپا درشٹی کی بارش کرکے پربھو شری رام جی نے سب دیو سماج کو نربھے (بے خوف) کر دیا۔ بانر اور بھالو پرسن ہو گئے۔ اور سُکھ کے دھام مکتی داتا پربھو! آپ کی جے ہو۔ ایسا پکارنے لگے۔

پتی سر دیکھت مندودری۔ مورچھت بکل دھرنی کھس پری
جبتی برند روت اُٹھ دھائیں۔ تیہی اُٹھائے راون پہیں آئیں

پتی کے سر کو دیکھتے ہی مندودری ویاکل اور مورچھت ہو کر دھرتی پر گر پڑی۔ دوسری استریاں روتی ہوئی اُٹھ دوڑیں اور اُسے اُٹھا کر راون کے پاس لے آئیں۔

پتی گتی دیکھ تے کرہیں پکارا۔ چھوٹے کچ نہیں بپش سنبھارا
اُرتاڑنا کرہیں بدھی نانا۔ روت کرہیں پرتاپ بکھانا

پتی کی دشا دیکھ کر وہ رونے پیٹنے لگیں، بال کھل گئے شریر کی کچھ سُدھ نہیں رہی۔ وہ بہت طرح سے چھاتی پیٹتی ہیں اور راون کے پرتاپ کو یاد کرتی ہیں۔

تو بل ناتھ ڈول نت دھرنی۔ تیج ہین پاوک سسی ترنی
سیش کمٹھ سہہ سکہیں نہ بھارا۔ سو تن بھومی پر یو بھر چھارا

وہ کہتی ہیں ہے ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا کانپتی رہتی تھی۔ اگنی، چندرما اور سورج تمہارے تیج کے سامنے تیج ہین ہیں۔ سیش ناگ اور کچھپ بھی آپ کے جس شریر کا بھار سہہ نہیں سکتے تھے۔ وہی تمہارا شریر آج زمین پر مٹی سے لتھڑا ہوا پڑا ہے۔

برن کبیر سریس سمیرا۔ رن سنمکھ دھر کاہُں نہ دھیرا
بھُج بل جیتیہو کال جم سائیں۔ آج پریہو اناتھ کی نائیں

ورن، کبیر، اندر اور وایو۔ ان چاروں دیوتاؤں میں سے کسی نے بھی آپ کے سامنے رن میں دھیرج دھارن نہیں کیا۔ اور انتقام کبھی بھی آپ کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ ہے سوامی!

آپ نے اپنی قوت بازو سے کال اور یم راج کو بھی جیت لیا تھا آج وہی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پربھتائی۔ سُت پرجن بل برنی نہ جائی
رام بمکھ اس حال تمہارا۔ رہا نہ کوؤ کُل رووَن ہارا

دنیا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ آپ کے بیٹوں اور پریوار کے بہادروں کے بل کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا آپ کی یہ بدحالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی رونے والا بھی نہیں رہا۔

تو بس بدھی پرپنچ سب ناتھا۔ سبھے دسیدپ نت نامیں ماتھا
اب تو سر بھج جمبک کھاہیں۔ رام بمکھ یہ انوچت ناہیں

ہے ناتھ! برہما کی ساری سرشٹی آپ کے آدھین تھی۔ لوک پال ڈر کے مارے سدا آپ کے آگے ماتھا رگڑتے تھے۔ اب آپ کے سروں اور بازوؤں کو گیدڑ کھا رہے ہیں۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے ایسی بُری حالت ہونی ہی تھی یہ کوئی غیر قدرتی بات نہیں ہے۔

کال بیبس پتی کہا نہ مانا۔ اگ جگ ناتھ منج کر جانا

ہے پتی! کال کے وش ہونے کے کارن آپ نے میرا کہا نہ مانا۔ اور چر چیتن جگت کے ایشور شری رام جی کو منش ہی جانا

جانیو منج کر دنج کانن دہن پاوک ہری سویم
جیہی نمت سو بر برہمادی سُر پیہ جھیؤ نہیں کرونا یم
آجنم تے پر دروہ رت پاپو گھمے تو تن ایم
تمہہ ہو دیو نج دھام رام نمامی برہم نرامیم

راکششوں روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی سروپ خود شری بھگوان کو آپ نے سادھارن منش سمجھا۔ شِو اور برہما آدی دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پریتم! دیا مئے بھگوان کو آپ نے نہیں سمجھا۔ جنم سے لے کر ہی آپ کا شریر دوسروں کی بُرائی کرنے میں لگا رہا اور عمر بھر آپ کا شریر پاپوں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نردکار بھگوان شری رام جی نے آپ کو پرم پد دیا۔ اُن کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اہ ناتھ رگھو ناتھ سم کرپا سندھو نہیں آن
جوگ برند درلبھ گتی توہی دینہی بھگوان

ہا ناتھ! شری رگھوناتھ جی کے سمان کرپا کا سمندر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ اتم گتی دی۔ جو یوگیوں کے سماج کو درلبھ ہے۔

مندودری بچن سُن کانا۔ سُر مُنی سدھ سبنہہ سُکھ مانا
اَج مہیش نارد سنکادی۔ جے مُنی پرمارتھ بادی

مندودری کے بچن کانوں سے سُنکر دیوتا منی اور سدھ سبھی نے سُکھ مانا، برہما، شو نارد اور سنک آدی اور بھی تو دنیا منیشور تھے۔

بھری لوچن رگھوپتی ہی تہاری، پریم مگن سب بھئے سکھاری
رُدن کرت دیکھیں سب ناری۔ گیئو بھبیشن من دُکھ بھاری

وہ سب آنکھیں بھر کر پربھو کے درشن کر کے پریم میں مگن ہو گئے۔ اور بہت ہی پرسن ہوئے اپنی گھر کی سب استریوں کو روتی پیٹتی دیکھ کر بھبیشن جی من میں بہت دکھی ہوئے اور اُن کے پاس گئے۔

بندھو دسا بلوک دکھ کینہا۔ تب پربھو اَنج ہی آئیس دینہا
لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھایو۔ بہوری بھبیشن پربھو پہیں آیو

انہوں نے بڑے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ پایا۔ تب پربھو شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھمن جی کو آگیا دی لکشمن جی نے انہیں بہت طرح سمجھایا۔ تب بھبیشن پربھو کے پاس لوٹ آئے۔

کرپا درشٹی پربھو تاہی بلوکا۔ کرہو کریا پرہری سب سوکا
کینہہ کرپا پربھو آئس مانی۔ بدھی وت دیس کال جیہ جانی

پربھو شری رام جی نے بھبیشن کو کرپا درشٹی سے دیکھا اور کہا۔ کہ شوک چھوڑ کر راون کے مرتک شریر کا انتم سنسکار کرو۔ پربھو کی آگیا پا کر اور من میں دیش اور کال کا وچار کر کے بھبیشن جی نے بدھی پوروک سب کریا کی۔

مندودری آدی سب دیئی تلانجلی تاہی
بھون گئیں رگھوپتی گن گن برنت من ماہی

مندودری وغیرہ سب استریاں راون کو تلانجلی دے کر اور من میں شری رگھوناتھ جی کے گن گان کرتی ہوئی محل کو گئیں۔

آئے بھبیشن پُنی سر نایو۔ کرپا سندھو تب انج بولایو
تمہہ کپیس انگد نل نیلا۔ جامونت مارُتی نے سیلا
سب مل جاہو بھبیشن ساتھا۔ سارہو تلک کہیو رگھوناتھا
پتا بچن میں نگر نہ آوؤں۔ آپ سرس کپی انج پٹھاؤں

سب کریا کرم کر کے بھبیشن نے آکر پھر شری رام جی کو سر نوایا تب کرپا ساگر بھگوان نے لکشمن جی کو بلایا اور کہا۔ کہ تم بانر راج سگریو انگد نل، نیل، جامونت اور ہنومان سب نیتی کار لوگ مل کر بھبیشن کے ساتھ جاؤ۔ اور انہیں لنکا کا راج تلک کر دو۔ پتا جی کے بچنوں کی وجہ سے میں آبادی پر نہیں جا سکتا۔ اس لئے اپنے ہی سمان بانر اور چھوٹے بھائی لکشمن جی کو بھیجتا ہوں۔

ترت چلے کپی سُن پربھو بچنا۔ کینہی جائے تلک کی رچنا
سادر سنگھاسن بیٹھاری۔ تلک سار استتی انوسادی

پربھو کی آگیا پا کر بانر فوراً چلے اور جا کر راج تلک کا سارا انتظام کیا۔ آدر کے ساتھ بھبیشن جی کو تخت پر بٹھا کر اُن کا راج تلک کیا۔ اور پھر اُنکی تعریف کے گن گائے۔

جوریانی تہیں سر نائے۔ سہت بھبیشن پربھو پہیں آئے
تب رگھوبیر بول کپی لینہے۔ کہہ پریہ بچن سُکھی سب کینہے

سبھی نے ہاتھ جوڑ کر لنکا پتی بھبیشن جی کو سر نوایا۔ اس کے ساتھ بھبیشن جی کے ساتھ سب پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ تب پربھو شری رام جی نے سب بانروں کو بلا لیا اور پیارے پیارے بچن کہہ کر سب کو سُکھی کیا۔

کیئے سُکھی کہہ بانی سُدھا سم بل تمہارے ریو ہیو
پایو بھبیشن راج تہوں پُر جس تمہارو نت نیو
موہی سہت سبھ کیرتی تمہاری پرم پریتی جو گائی ہیں
سنسار سندھو اپار بن پریاس نر پائی ہیں

امرت کے سمان میٹھے بچن کہہ کر بھگوان نے سب کو سُکھی کیا اور کہا کہ تمہارے ہی بل سے میں نے راون جیسے مہا بلی دشمن پر فتح پائی ہے۔ اور بھبیشن نے راج پایا۔ اس کے کارن تمہاری بڑائی تینوں

لوگوں میں پریت بنی رہیگی۔ جو لوگ شردھا کے ساتھ میرے ساتھ تمہاری شُدھ بڑائی کے گن گائیں گے۔ وہ اس مہا سنسار ساگر جنم مرن روپی سنسار) کو سہج میں ہی پار کر جائیں گے۔

پربھو کے بچن شری دن سُن نہیں اگھاہیں کپی پنج
بار بار بسر ناؤ ہیں گہہیں سکل پد کنج

پربھو کے بچن سُن سُن کر بار بار دل ترپت ہی نہیں ہوتے وہ سب بار بار سر جھکاتے ہیں اور پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔

پنی پربھو بول لیئو ہنومانا۔ لنکا جاہو کہیئو بھگوانا
سماچار جانکی ہی سُناوہو۔ تاسُ کُشل لیے تمہ چل آوہو

پربھو شری رام جی نے پھر ہنومان جی کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ تم لنکا میں جاؤ۔ اور سیتا جی کو سب حال سناؤ اور اُن کی (خیریت) کُشل لے کر چلے جاؤ۔

تب ہنومنت نگر مہہ آئے۔ سُن نسیچری انساچر دھائے۔
بہہ پرکار تنہہ پوجا کینہی۔ جنک سُتا دیکھلائے پنی دینہی

تب ہنومان جی نگر میں آئے۔ اُن کے آنے کی خبر سُنکر اُن کا سواگت کرنے کے لئے راکشس راکشسیوں سمیت دوڑے۔ انہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کی پوجا کی۔ اور پھر انہیں شری جانکی جی کے درشن کرائے۔

دُور ہی تے پرنام کپی کینہا۔ رگھوپتی دُوت جانکیں چینہا
کہہو تات پربھو کرپانکیتا۔ کُسل انج کپی سین سمیتا

ہنومان جی نے دُور سے ہی سیتا جی کو پرنام کیا۔ جانکی جی نے پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شری رگھوناتھ جی کا دُوت ہے۔ انہوں نے پوچھا ہے تات! کرپا کے دھام پربھو لکشمن جی اور بانر فوج سمیت خیریت سے تو ہیں؟

سب بدھی کُسل کوسلادھیسا۔ ماتُ سمر جیتیو دس سیسا
اچل راج بھبیشن پایو۔ سُن کپی بچن ہرش اُر چھایو

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اودھ پتی شری رام جی ہر طرح سے خیریت سے ہیں۔ انہوں نے یدھ میں دس مُکھ راون کو جیت لیا ہے۔ اور بھبیشن نے لنکا کا اچل راج پایا ہے۔ ہنومان جی کے بچن سُنکر سیتا جی کا ہردے آنند سے بھرپور ہو گیا۔

اتی ہرش من تن پُلک لوچن سجل کہہ پُنی پُنی رما
کا دیؤں توہی تریلوک مہہ کپی کمپی نہیں بانی سما
سُنو مات میں پایو اکھل جگ راج آج نہ سنسیم
رن جیت رپو دل بندھو جت پسیامی رام انامیم

شری جانکی جی کا من خوشی سے بلیوں اُچھل پڑا اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو بھر آئے وہ بار بار ہنومان جی سے کہتی ہیں۔ ہے ہنومان! میں تمہیں کیا دُوں؟ اس سماچار کے برابر تو تینوں لوکوں میں کچھ ہے ہی نہیں! ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! میں نے نسندیہہ (بلاشک و شبہ) آج ساری دُنیا کا راج پا لیا ہے۔ جو میں یدھ میں دُشمن کی فوج کو جیت کر لکشمن سمیت نرو کار پربھو شری رام چندر جی کے درشن کر رہا ہوں۔

سُنو سُت سدگن سکل تو ہردے بسہو ہنومنت
سانوکول کوسل پتی رہہو سمیت انت

جانکی جی نے کہا۔ ہے پُتر! سنو۔ سارے گن تمہارے ہردے میں نواس کریں! اور ہے ہنومان! شیش اوتار لکشمن جی سمیت اودھ پتی پربھو تم پر سدا پرسن رہیں۔

اب سوئی جتن کرہو تمہ تاتا۔ دیکھوں نین سیام مردو گاتا
تب ہنومان رام پہیں جائی۔ جنک سُتا کے کُشل سُنائی

ہے تات! تم اب وُہی جتن کرو۔ جس سے میں اپنی آنکھوں سے پربھو کے کومل شیام شریر کے درشن کروں۔ تب ہنومان جی نے شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سُنی سندیش بھانو کل بھوشن۔ بول لئے جب راج بھبیشن
مارُت سُت کے سنگ سدھاوہو۔ ساور جنک سُتا لے آوہو

سُوریہ ونش کے سرتاج شری رام جی نے سیتا جی کا پیغام سُن کر یُو راج انگد اور بھبیشن کو بُلا کر کہا۔ تم سب ہنومان جی کے ساتھ جاؤ اور جانکی جی کو آدر کے ساتھ لے آؤ۔

تُرت ہیں سکل گئے جہہ سیتا۔ سیوہیں سب نسیچریں بنیتا
بیگ بھبیشن تنہہ ہی سکھایو۔ تنہہ بدھی مجن کروایو

وہ سب فوراً ہی سیتا جی کے پاس گئے۔ سب راکشسیاں

نمرتا سے اُنکی سیوا کر رہی تھیں۔ بھبھیشن جی نے جلدی ہی راکشسیوں کو سمجھا دیا انہوں نے بہت اچھی طرح سیتاجی کو اشنان کرایا۔

بہہ پرکار بھوشن پہنرائے ۔ سبیکار رچِر سماج بنی لیائے
تاپر ہرش چڑھی بیدیہی ۔ سمرِ رام سکھ دھام سنیہی

بہت پرکار سے سیتاجی کو گہنے پہنائے گئے۔ تب بھبھیشن جی ایک سندر پالکی سجا کر لے آئے سیتاجی سکھ کے دھام پرتیم شری رام جی کا سمرن کر کے پرسن چت ہو کر پالکی پر سوار ہو گئیں۔

بیت پانی رچھک چہہ پاسا ۔ چلے سکل من پرم ہلاسا
دیکھن بھالو کپیس سب آئے ، رچھک کوپ لوارن دھائے

پالکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چھڑی لئے رکھشک (محافظ) چلے۔ سب کے من اُمنگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور بانر سب سیتاجی کے درشن کرنے کے لئے آئے تب راکشس کرودھ کر کے انہیں پیچھے ہٹانے لگے۔

کہہ رگھوبیر کہا مم مانہو ۔ سیتہی سکھا پیادیں آنہو
دیکھہوں کپی جننی کی ناہیں ۔ بہسی کہا رگھوناتھ گوسائیں

جگت کے سوامی شری رگھوناتھ جی نے ہنس کر کہا۔ ہے مترا! میرا کہنا مانو اور سیتا کو پیدل لے آؤ۔ تاکہ بانر ماتا کے سمان اُن کے درشن کریں۔

سُن پربھو بچن بھالو کپی ہرشے ۔ نبھ تے سُرن سُمن بہہ برشے
سیتا پرتھم انل مہنہہ راکھی ۔ پرگٹ کینہی چہہ انتر ساکھی

پربھو شری رام جی کے بچن سنکر بھالو اور بانر بہت پرسن ہوئے آکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے پھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہرن کے وقت چونکہ اصلی سیتا اگنی میں پرویش کر گئیں تھیں اس لئے لیلا کر کے بھگوان انترایامی اصلی سیتا کو پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔

تیہی کارن کرونا ندھی کہے کچھک دربادہ
سنت جاتو دھانیں سب لاگیں کرے لشاد

اسی کارن دیا کے بھنڈار شری رام جی نے لیلا ماتر سے سیتاجی کو کچھ کڑوے بچن کہے جنہیں سنکر سب راکشسیاں بہت ہی دکھی ہوئیں

پربھو کے بچن سیس دھر سیتا ۔ بولی من کرم بچن پنیتا
لچھمن ہوہو دھرم کے نیگی ۔ پاوک پرگٹ کرہو تمہہ بیگی

پربھو کے بچن کو سر پر دھارن کر کے من بچن کرم سے پوتر سیتا جی بولیں۔ ہے لکشمن! اس پتی برت دھرم کی پرکشا میں تم میرے مددگار بنو۔ اور جلدی آگ تیار کرو۔

سُن لچھمن سیتا کے بانی ۔ برہ بیبک دھرم نیتی سانی
لوچن سجل جوڑ کر دوؤ ۔ پربھو سن کچھ کہہ سکت نہ اوؤ

سیتاجی کی بانی سن کر جو بیوگ، وچار دھرم اور نیتی سے پُر تھی لکشمن جی کے نیتروں میں شوک کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ دونو ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پربھو شری رام جی سے کچھ کہہ نہ سکے۔

دیکھ رام رکھ لچھمن دھائے ۔ پاوک پرگٹ کاٹھ بہو لائے
پاوک پربل دیکھ بیدیہی ۔ ہردے ہرش نہیں بھئے کچھ تیہی

پھر شری رام جی کا رخ دیکھ کر لچھمن جی دوڑے اور آگ جلا کر بہت سی لکڑیاں لا کر اُسے خوب پرچنڈ کیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جانکی جی کے من میں بڑا آنند ہوا۔ وہ ذرا بھی نہ ڈریں۔

جوں من بچن کرم مم اُر ماہیں ۔ تج رگھوبیر آن گتی ناہیں۔
تو کرسان سب کے گتی جانا ۔ موکہنہ ہوؤ شری کھنڈ سمانا

سیتاجی بولیں۔ ہے اگنی دیو! تو سب کے من کی گتی کو جانتا ہے۔ اگر من بچن کرم سے میرے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے بغیر کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ ارتھات من، بچن کرم سے ایک ماتر میرا شری رگھوناتھ جی ہی آشرے بنے رہے ہیں، تو ہے اگنی دیو تو میرے لئے چندن کے سمان شیتل ہو جا۔

شری کھنڈ سم پاوک پربیس کیئو سمر پربھو میتھلی
جے کوسلیس مہیس بندت چرن رتی اتی نرملی
پرتی بمب ار لوکک کلنک پرچنڈ پاوک مہنہ جرے
پربھو چرت کاہوں نہ لکھے نبھ سُر سدھ منی دیکھیں کھرے

جن پربھو کے چرنوں کی بندنا شری مہادیو جی کرتے ہیں۔ اور جن کے چرنوں میں سیتاجی کا نشچے اور سچا پریم ہے۔ اُن پربھو شری رام جی کا سمرن کر کے اور اُن اودھ پتی شری رام جی کی جے بول کر جانکی جی نے چندن کے سمان شیتل ہوئی اگنی میں پرویش کیا۔ سیتاجی کا عکسی روپ (مایا مئے سیتا۔ چھایا مورتی) اور اُن کے سمبندھ میں ہونے والی لوک چرچا دونو اگنی کی لپٹوں میں بھسم ہو گئے پربھو کی اس لیلا کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا

سدھ لوہ منی آکاش میں کھڑے ہو کر پربھو کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں۔

دھر روپ پاوک پانی گہہ شری سنیہ شرتی جگ بدن جہ
جمے چھیر ساگر اندرا العہی سمرتی آنی سو
سو رام بام بھاگ راجتی رچر اتی سو بھا بھلی
نو نیل نیرج نکٹ مانہوں کنک پنکج کی کلی

تب اگنی دیو نے شریر دھارن کر کے وید اور جگت میں پرسدھ اصلی ستیا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا جیسے کہ ساگر کھشیر نے وشنو بھگوان کے حوالے شری لکشمی جی کو کیا تھا۔ وہ ستیا جی شری رام چندر جی کے بائیں پہلو میں شوبھا پانے لگیں۔ اُن کی سندر شوبھا بہت ہی منوہر ہے۔ مانو نئے کھلے ہوئے نیل کمل کے پاس سنہری کمل کی کلی شوبھا پا رہی ہو۔

برشہیں سمن ہرش سر باجہیں گگن نسان
گاوہیں کنر سر بدھو ناچہیں چڑھیں بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں نقارے بجنے لگے۔ کنر گانے لگے۔ دیو استریاں بمانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنک ستا سمیت پربھو شوبھا امت اپار
دیکھ بھالو کپی ہرشے جے رگھو پتی سکھ اپار

شری جانکی جی سمیت پربھو شری رام جی کی اننت اور اپار شوبھا کو دیکھ کر بھالو اور باندر بہت پرسن ہو گئے۔ اور سکھ کے سار سروپ شری رگھوناتھ جی کی جے پکارنے لگے۔

تب رگھو پتی انوساسن پائی۔ ماتل چلیو چرن سر نائی
آئے دیو سدا سوارتھی۔ بچن کہہیں جنو پرمارتھی

تب شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر اندر کا سارتھی ماتل اپنے رتھ کو لے کر پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوارتھی (غرض کے بندے) دیوتا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ مانو تتو گیانی ہوں۔

دین بندھو دیال رگھو رایا۔ دیو کینہہ دیونہہ پر دایا
بسو درو ہرت یہ کھل کامی۔ نج اگھ گیئو کمارگ گامی

ہے دین بندھو! ہے دیالو شری رگھوناتھ جی! ہے دیوتاؤں کے دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دنیا کی برائی میں لگا ہوا دشٹ کام اندھا اور گمراہ راون اپنے ہی پاپوں سے نشٹ ہو گیا۔

تمہہ سم روپ برہم ابناسی۔ سدا ایک رس سہج اداسی
اکل اگن اج انگھ انامئے۔ اجت اموگھ سکتی کرونا مئے

آپ سم روپ، برہم، اوناشی، نتیہ، ایک رس اور سبھاو سے ہی اُداسین (زر بخش) ہیں۔ اکھنڈ، نرگن، اجنما، نشپاپ (پاپ سے رہت) نرو کار۔ اجے (جو جیتا نہ جا سکے) اموگھ شکتی (جن کی شکتی کبھی وِیرتھ نہیں ہوتی) اور دیا مئے ہیں۔

مین کمٹھ سوکر نر ہری۔ بامن پرسو رام بپو دھری
جب جب ناتھ سر نہہ دکھ پایو۔ نانا تنو دھر تمہہ نسایو

آپ نے مچھ، کچھپ، سور، نرسنگھ، بامن اور پرشورام کے شریر دھارن کئے۔ ہے ناتھ! جب جب دیوتاؤں نے دکھ پایا تب تب بہت سے شریر دھارن کر کے آپ نے ہی اُن کے دکھ کا ناش کیا۔

یہ کھل ملن سدا سر دروہی۔ کام لوبھ مد رت اتی کروہا
ادھم سرومنی تو پد پاوا۔ یہ ہمرے من بسمے آوا

راون دشٹ، ملین من والا، دیوتاؤں سے سدا دشمنی کرنے والا۔ کامی، لوبھی، اہنکاری اور مہا کرودھی تھا۔ ایسے نیچوں کے سرتاج مہا نیچ راون نے بھی آپ کا پرم پد پا لیا۔ یہ دیکھ کر ہمارے من میں بڑا آشچرج ہے۔

ہم دیوتا پرم ادھیکاری۔ سوارتھ رت پربھو بھگتی بساری
بھو پرواہ سنتت ہم پرے۔ اب پربھو پاہی سرن انوسرے

ہم دیوتا پرم پد پانے کے اُتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن خود غرضی میں اندھے ہو کر ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مرن روپی سنسار کے اناد پرواہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پربھو! ہم آپ کی شرن میں آ پڑے ہیں۔ ہماری رکشا کیجئے۔

کر بنتی سر سدھ سب ٹھاڑے جہہ تہہ کر جور
اتی سپریم تن پلک بدھی استتی کرت بہور

ایسی بنتی کر کے دیوتا اور سدھ سب اِدھر اُدھر ہاتھ جوڑ کر کھڑے رہے۔ تب بہت ہی پریم کے ساتھ پلکت شریر ہو کر برہما جی شری رام جی کی استتی کرنے لگے۔

جے رام سدا سکھ دھام ہرے۔ رگھو نایک سایک چاپ دھرے
بھو بارن دارن سنگھ پربھو۔ گن ساگر ناگر ناتھ بھو

ہے نیتیہ سُکھ کے دھام اور دُکھوں کے ہرنے والے ہری!
ہے دھنش دھاری شری رگھوناتھ جی - آپ کی جے ہو - ہے پربھو جنم مرن
روپی ہاتھی کو پھاڑنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں - ہے ناتھ!
آپ گنوں کے سمندر، اسروگیہ اور سرو ویاپک ہیں۔

تن کام انیک انوپ چھبی - گُن گاوت سدھ مُنیندر کبی
جس پاون راون ناگ مہا - کھگ ناتھ جتھا کرکوپ گہا

آپ کے شریر کی لاثانی شوبھا بے شمار کام دیوتاؤں کے
سمان ہے - سدھ منیشور اور کوی آپ کے گُن گاتے رہتے ہیں
آپ کا یش پوتر ہے - راون روپی بھینکر ناگ کو گرڑ کی طرح کرودھ
کرکے آپ نے پکڑ لیا۔

جن رنجن بھنجن سوک بھیم - گت کرودھ سدا پربھو بودھ میم
اوتار اُدار اپار گنم - مہی بھار بھنجن گیان گھنم

ہے پربھو! بھگت جنوں کو آپ آنند دینے والے ہیں
شوک اور بھے کا ناش کرنیوالے ہیں - کرودھ سے رہت ہیں اور
سدا گیان سروپ ہیں - یہ آپ کا اوتار مہا اُتم اور انتھاہ گُنوں والا
پرتھوی کا بھار دُور کرنے والا اور گیان کا بھنڈار ہے۔

اج بیاپکم ایکم انادی سدا - کرونا کر رام نمامی مدا
رگھو بنس ببھوشن دوشن ہا - کرت بھوپ بھیشن دین رہا

اوتار لے کر بھی آپ اپنے واستوک سروپ میں اجنما
ویاپک، ایک اور انادی ہیں - ہے دیا کے بھنڈار شری رام جی! میں
پرسن ہو کر آپ کو نمسکار کرتا ہوں - ہے رگھوکُل کے سرتاج! ہے
راون کے بھائی دوشن کو مارنے والے! بھبھیشن دین دُکھی تھا۔ اسے آپ
نے لنکا کا راجہ بنا دیا۔

گُن گیان ندھان امان اجم - نت رام نمامی بھُم برجم
بھج دنڈ پرچنڈ پرتاپ بلم - کھل برند نکند مہا کُشلم

آپ گیان اور گُنوں کے خزانہ ہیں - مان رہت ہیں - اجنما ہیں
ویاپک اور نروکار ہیں - میں آپ کو سدا ہی نمسکار کرتا ہوں - آپ
کی لمبی بھجاؤں کا پرتاپ اور بل بہت تیز ہے - دُشٹوں کے لشکر کو
ناش کرنے کے فن میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔

بن کارن دین دیال ہتم - چھبی دھام نمامی رما سہتم
بھو تارن کارن کاج پرم - من سمبھو وارن دوکھ ہرم

آپ دین دُکھیوں پر بنا کارن ہی دیا کرنے والے اور ان
کی بھلائی کرنے والے ہیں - شوبھا کے بھنڈار ہیں - میں شری
جانکی جی سمیت آپ کو نمسکار کرتا ہوں - آپ جنم مرن روپی سنسار
ساگر سے پار اتارنے والے ہیں - کارن پرکرتی اور کاریہ جگت
دونوں سے پرے ہیں - من میں پیدا ہونے والے بھیانک دوشوں
کو ناش کرنے والے ہیں۔

سر چاپ منوہر تون دھرم - جل جارُن لوچن بھوپ برم
سُکھ مندر سندر شری رمنم - مدمار مدھا ممتا سمنم

آپ سندر دھنش بان اور ترکش دھارن کرنے والے
ہیں - لال کمل جیسے سندر سہاونے آپ کے نیتر ہیں - راجاؤں کے
سرتاج ہیں - سُکھ کے دھام ہیں - آپ سندر ہیں اور شری
لکشمی جی کے پران پیارے ہیں - اہنکار، کام اور جھوٹی ممتا کو
ناش کرنیوالے ہیں۔

انودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو - سب روپ سدا سب ہوئے نہ گو
اتی بید بدنتی نہ دنت کتھا - رَبی آتپ بھنّم بھنّ جتھا

آپ بے داغ ہیں - اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے وشے
نہیں ہیں - اپنی مایا سے سب روپوں میں پرگٹ ہو کر بھی اپنے
یتھارتھ سروپ میں آپ نراکار ہی ہیں - ایسا ویدوں کا مت ہے
یہ کوئی کپول کلپنا نہیں ہے - جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ
الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں - ویسے سب نام روپ جگت کے
آپ ادھار سروپ بھی ہیں - اور اُن سے الگ بھی ہیں۔

کرت کرتیہ بھو سب بانر ئے - نرکھنتی تو آنن سادر ئے
دھگ جیون دیو سریر ہرے - تو بھگتی بنا بھو بھول پرے

ہے سرو ویاپک پربھو! یہ سب بانر دھنیہ ہیں - جو شردھا
کے ساتھ آپ کے مُکھار بند کو دیکھتے ہیں - اور ہمارے ان دیویہ
شریروں کو دھکار ہے - جو آپ کی بھگتی مقبول کر سنسار کے
بندھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب دین دیال دیا کریئے - متی مور بھید کری ہر یئے
جیہی تے بپریت کریا کریئے - دُکھ سو سُکھ مان سُکھی چریئے

ہے وینید یال! اب دیا کیجئے۔ اور اپنے آپ کو پربھو سے
جدا سمجھنے والی جو میری بدھی ہے۔ جس بدھی سے میں اُلٹے کرم کرتا
ہوں۔ دُکھ روپی سنسار میں وشئے بھوگوں کو ہی سُکھ اور آنند کے
سادھن مان کر اُن میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری اُلٹی بدھی کو ہر
لیجئے۔

کھل کھنڈن منڈن رمیہ چھما۔ پد پنکج سیوت سمبھو اُما
نرپ نایک دے بردان ملم۔ چرن امبج پریم سدا سبھدم

آپ دشٹوں کو چور چور کرنے والے اور پرتھوی کا سندر
سنگار ہیں۔ شیو جی اور پاربتی جی آپ کے چرن کملوں کی سیوا
کرتے ہیں۔ ہے راجاؤں کے سرتاج! مجھے یہ وردان دیجئے کہ
آپ کے چرن کملوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بنے کینہہ چترآنن پریم پلک اتی گات
شوبھا سندھو بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پرکار برہما جی نے پُلکت شریر ہو کر پریم بھری بنتی
کی۔ شوبھا کے سمندر شری رام جی کے درشن کرتے کرتے اُن کی آنکھیں
تھکتی ہی نہیں۔

تیہی اوسر دسرتھ تہنہ آئے۔ تنیہ بلوک نین جل چھائے
انج سہت پربھو بندن کینہا۔ آسیرباد پتا تب دینہا

اُسی سمے دشرتھ جی وہاں آئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر
اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے۔ چھوٹے بھائی لکشمن جی
سمیت پربھو شری رام جی نے اُن کی بندنا کی۔ اور تب دسرتھ جی نے
اُن کو آشیرواد دیا۔

تات سکل تو پنیہ پربھاؤ۔ جتیوں اجے نساچر راؤ
سُت بچن سُنی اتی باڑھی۔ نین سلل رومادلی ٹھاڑھی

ہے تات! یہ سب آپ کے پنیہ کرموں کا پربھاؤ ہے
جو میں نے راکشس راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی ہے
پتر کے بچن سُن کر دشرتھ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا۔ اُن کی آنکھوں
میں پریم جل چھلک گیا اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

رگھوپتی پرتھم پریم انومانا۔ چتے پتہی دینہیوں درڑھ گیانا
تات اُما موچھ نہیں پائیہو۔ دسرتھ بھید بھگتی من لائیو

شری رگھوناتھ جی نے پتا کے تئیں پہلے پریم کو دیکھا اور پتا
کی طرف دو تتو درشٹی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سروپ کا درڑھ
گیان کرا دیا۔ ہے پاربتی! دشرتھ نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا
تھا۔ اس لئے اُنہوں نے موکش پد نہیں پایا۔

سگن اُپاسک موچھ نہ لیہیں۔ تنہہ کہنہ رام بھگتی نج دیہیں
بار بار کر پربھوہی پرناما۔ دسرتھ ہرش گئے سُر دھاما

بھگوان کے سگن روپ کی اُپاسنا کرنے والے بھگت
موکش پد کی اچھا بھی نہیں کرتے۔ اُن کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے
ہیں۔ پربھو شری رام جی کو بار بار پرنام کر کے دسرتھ پرسن ہو کر دیولوک
کو چلے گئے۔

انج جانکی سہت پربھو کُسل کوسلادھیس
سوبھا دیکھ ہرش من استتی کر سُر ایس

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پرم کُسل پربھو
اودھ پتی شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر دیوراج اندر پرسن ہو کر
اپنے من میں اُستتی کرنے لگے۔

جے رام سوبھا دھام۔ دایک پرنت بشرام
دھرت ترون بر سر چاپ۔ بھجدنڈ پربل پرتاپ

ہے شوبھا کے دھام! شرناگتوں کو سُکھ آرام دینے والے
سندر ترکش بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے۔ مہاشکتی شالی
پرتاپی لمبی بھجاؤں والے شری رام چندر جی آپ کی جے ہو۔

جے دوشن اری کھراری۔ مردن نساچر دھاری
یہ دُشٹ مارئیو ناتھ۔ بھئے دیو سکل سناتھ

ہے کھر اور دوشن کے شترو اور راکشس دل کو ناش کرنے
والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناتھ اس مہا دشٹ راون کو مار کر
آپ نے سب دیوتاؤں کو بے خوف اور محفوظ کر دیا۔

جے ہرن دھرنی بھار۔ مہما اُدار اپار
جے راون اری کرپال۔ کئے جاتو دھان بہال

ہے دھرتی کا بھار دور کرنے والے! ہے اپار ادار تم

اور اُتم مہما والے! ہے راون کے شترو اور کرپالو بھگوان! آپ
کی جے ہو۔ آپ نے راکشس دَل کو بے حال کر دیا۔

لنکیس اتی بل گرب۔ کئے بسیہ سُر گندھرب
مُنی سِدّھ نر کھگ ناگ۔ ہٹھ پنتھ سب کیں لاگ

لنکا پتی راون کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھمنڈ تھا۔ اُس
نے دیوتا اور گندھرو سب کو ہی اپنے آدھین کر رکھا تھا۔ اور وہ
مُنی سِدّھ، منش، پنچھی اور ناگ وغیرہ سبھی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ
گیا تھا۔

پر دروہ رت اتی دُشٹ۔ پائیو سو پھلُ پاپشٹ
اب سنہو دین دیال۔ راجیو نین بِسال

وہ سدا دوسروں کی بُرائی کرنے میں مگن رہتا تھا۔ اور مہا دُشٹ
تھا۔ اُس پاپی نے ویسا ہی پھل پایا۔ ہے دین دیال! سنئے۔ ہے
کمل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان! میری بنتی سنئے۔

موہی رہا اتی ابھیمان۔ نہیں کوؤ موہی سمان
اب دیکھ پربھو پد کنج۔ گت مان پرد دُکھ پنج

مجھے بہت ہی ابھیمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی
نہیں ہے۔ پر اب آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر دُکھوں کو دینے
والا میرا وہ ابھیمان جاتا رہا۔

کوؤ برہم نرگن دھیاد۔ اویکت جیہی شرُتی گاد
موہی بھاد کوسل بھوپ۔ شری رام سگن سروپ

کوئی اُن نرگن برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ جنہیں وید نراکار
کہتے ہیں۔ لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو آدھیاتی سروپ آپ کا
سگن روپ ہی بھاتا ہے۔

بیدیہی انج سمیت۔ مم ہردے کرہو نکیت
موہی جانئے نج داس۔ دے بھگتی رما نواس

شری جانکی جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت میرے
من کو آپ اپنا نواس استھان بنا لیجئے۔ ہے لکشمی نواس! مجھے
اپنا سیوک سمجھ کر اپنی انینہ بھگتی دیجئے۔

دے بھگتی رما نواس تراس ہرن سرن سکھ دایکم
سکھ دھام رام نمامی کام انیک چھبی رگھو نایکم

ہے لکشمی نواس! ہے شرناگتوں کے بھے کو دور کر کے اُنہیں
سکھ دینے والے پربھو مجھے اپنی بھگتی دیجئے۔ ہے سکھ کے
دھام! ہے بے شمار کامدیوؤں کی شوبھا والے شری رگھو ناتھ
جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سماج کو سکھ دینے
والے! ہے دُکھ، سکھ، جنم مرن روپی دوندوں کو ناش کرنے والے
منش شریر دھاری لاثانی طاقت والے پربھو! برہما اور شِو جی بھی
آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے دیا نِدھے! ہے کومل سبھاؤ والے
میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کر کرپا بلوک موہی آئیس دیہو کرپال
کاہ کروں سن پریہ بچن بولے دین دیال

ہے کرپالو! اب مجھ پر کرپا درشٹی سے دیکھ کر آگیا دیجئے۔
کہ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟ اِندر کے پیارے بچن سن کر دین
دیال پربھو شری رام جی بولے۔

سنو سُر پتی کپی بھالو ہمارے۔ پرے بھومی نسیچرنہ جے مارے
مم ہت لاگ تجے اِنہہ پرانا۔ سکل جیاؤ سُریس سُجانا

ہے دیو اندر! سنئے۔ ہمارے بھالو اور باندر جنہیں راکشسوں
نے مار ڈالا ہے۔ مُردہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ اُنھوں نے
میری بھلائی کے لئے ہی اپنے پران تیاگ دیئے ہیں۔ ہے مہا چتر
دیوراج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سنو کھگیس پربھو کے یہ بانی۔ اتی اگادھ جانہیں مُنی گیانی
پربھو سک تری بھون مار جیائی۔ کیول سکرہی دینہہ بڑائی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! سنئے۔ پربھو
شری رام جی کے یہ بچن بہت ہی گوڑھ ہیں۔ ان کو گیانی مُنی ہی سمجھ
سکتے ہیں۔ پربھو شری رام جی تین لوکوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں
باندر اور بھالوؤں کو زندہ کرنے کے لئے اندر کو آگیا دے کر تو اُنہوں نے
صرف دیوراج اندر کا مان بڑھایا ہے۔

سُدھا برش کپی بھالو جیائے۔ ہرش اُٹھے سب پربھو پہیں آئے

سُدھا برشٹی بھے دُہُو دل اوپر۔ جئے بھالُو کپی نہیں رجنی چر

اندر نے امرت برشا کر کے باندروں اور بھالوؤں کو زندہ کر دیا۔ وہ سب پرسن ہو کر اٹھے اور پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ امرت کی بارش دونوں دلوں پر ہوئی لیکن ریچھ باندر ہی زندہ ہوئے۔ راکشش نہیں۔

راماکار بھئے تنہ کے من۔ مُکت بھئے چھُوٹے بھو بندھن
سُر انش سک سب کپی اور ریچھا۔ جئے سکل رگھوپتی کی اچھا

شری رام چندر جی سے ویر بھاو رکھنے کے کارن راکشسوں کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مورت بسی رہتی تھی۔ اس لئے سنسار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مُکت ہو گئے۔ اور باندر دیوتاؤں کے انش روپ تھے۔ انہیں تو دیو بھوگوں سے ہی پریتی تھی۔ اس لئے شری رگھوناتھ جی کی اچھا سے وہ سب زندہ ہو گئے۔

رام سرس کو دین ہتکاری۔ کینے مُکت نساچر جھاری
کھل مل دھام کام رت راون۔ گتی پائی جو مُنی بر پاون

شری رام جی جیسا دین دکھیوں کا ہمدرد بھلا اور کون ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے سارے راکشسوں کو مکت کر دیا۔ دُشٹ پاپوں کا گھر کام اندھ راون نے بھی وہ اُتم گتی پائی جو منیشوروں کے لئے دُرلبھ ہے۔

سمن برش سب سُر چلے چڑھ چڑھ رچر بمان
دیکھ سو اوسر پربھو پہیں آئیو سمبھو سجان

پھولوں کی بارش کر کے اپنے سندر بمانوں پر چڑھ کر سب دیوتا دیولوک کو چلے۔ تب شبھ موقع جان کر چتر شو جی پربھو شری رام چندر جی کے پاس آئے۔

پرم پریتی کر جوری جگ نلن نین بھر باری
پُلکت تن گدگد گرا بنے کرت ترپراری

پرم پریم سے ہاتھ جوڑ کر کمل نیتروں میں آنسو بھر کر پُلکت شریر اور گدگد بانی سے ترپراری شو جی پربھو سے بنتی کرنے لگے۔

مام ابھی رکشیہ رگھوکُل نایک۔ دھرت بر چاپ رُچر کر سایک
موہ مہا گھن پٹل پربھنجن۔ سنسیہ بپن انل سر رنجن

ہے شری رگھوناتھ جی! ہاتھوں میں سندر دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ میری رکشا کیجئے۔ آپ مہا اگیان روپی گھنے بادلوں کی گھٹاؤں کو اڑانے کے لئے آندھی ہیں۔ شنکا روپی بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں۔ اور دیوتاؤں کو آنند دینے والے ہیں۔

اگُن سگُن گُن مندر سندر۔ بھرم تم پربل پرتاپ دواکر
کام کرودھ مد گج پنچانن۔ بسہو نرنتر جن من کانن

آپ نرگن ہیں۔ سگن بھی ہیں۔ سندر گنوں کے بھنڈار ہیں۔ پرم سندر ہیں۔ اگیان روپی اندھیرے کو ناش کرنے والے تیجسوی اور پرتاپی سورج ہیں۔ کام کرودھ الجھیان مد روپی ہاتھیوں کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ ہے پربھو! آپ اس سیوک کے من روپی بن میں سدا نواس کیجئے۔

بشے منورتھ پنج کنج بن۔ پربل تشار اُدار پار من
بھو بارِدھی مندر پرم دَر۔ بارے تارے سنسرتی دُستر

وشے کا مناؤں کے سموہ روپی کمل بن کا ناش کرنے کے لئے آپ کڑاکے کا جاڑا ہیں۔ آپ اُدار دل اور من کے شکتی سے پرے ہیں۔ سنسار سمندر کو منتھن کرنے کے لئے آپ مندراچل پربت ہیں۔ آپ ہمارے جنم مرن روپی بھاری بھے کو دور کیجئے۔ اور اس مہا کٹھن روپی سنسار ساگر سے پار کیجئے۔

سیام گات راجیو بلوچن۔ دین بندھو پرنتارتی موچن
انج جانکی سہت نرنتر۔ بسہو رام نرپ مم اُر انتر
مُنی رنجن مہی منڈل منڈن۔ تلسی داس پربھو تراس بکھنڈن

ہے شیام شریر! ہے کمل نیترا! ہے دین بندھو اور شرناگتوں کو دکھ کے جال سے چھڑانے والے! ہے اودھ راج رام چندر جی! آپ لکشمن اور جانکی سمیت سدا میرے ہردے کے اندر نواس کیجئے۔ آپ سجنوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ اور

پرتھوی منڈل کے شرنگار ہیں یعنی ان کے سوامی ہیں۔ اور جنم مرن روپی بھاری بھے کو چور چور کرنے والے ہیں۔

ناتھ جبہیں کوسل پرس ہو ہیہی تلک تمہار

کرپا سندھو میں آئب دیکھن چرن اُدار

ہے ناتھ! جب ایودھیا پری میں آپ کا راج تلک ہوگا تب ہے کرپا کے سمندر! میں آپ کے اُدار چرن کو اُس وقت دیکھنے کے لئے آؤں گا۔

کر بینتی جب سبھو سدھائے۔ تب پربھو نکٹ بھبھیشن آئے

نائے چرن سر کہہ مردو بانی۔ بنے سنہو پربھو سارنگ پانی

جب بنتی کرکے شوجی چلے گئے۔ تب بھبھیشن جی پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے شارنگ دھنش دھاری پربھو! میری پرارتھنا سنئے:

سکل سنل پربھو راون مار یو۔ پاون جس تری بھون بستار یو

دین ملین ہین متی جب اتی۔ مو پر کرپا کینہہ بہو بھانتی

آپ نے کل پریوار سمیت اور فوج سمیت راون کو ہلاک کر دیا۔ اور تینوں لوکوں میں اپنے پوتر یش کو پھیلایا۔ مجھ جیسے دین پاپی، بدھی ہین اور نیچ راکشس پر آپ نے بہت کرپا کی ہے۔

اب جن گرہ پنیت پربھو کیجے۔ مجن کرئیے سمر شرم چھیجے

دیکھ کوس مندر سمپدا۔ دیہو کرپال کپنہہ کہنہہ مدا

اب ہے ناتھ! آپ اس سیوک کے محل کو پوتر کیجئے۔ اور وہاں جا کر اشنان کرکے یدھ کی ساری تھکاوٹ کو دور کیجئے۔ خزانہ مال و متاع پر کرپا درشٹی کیجئے۔ اور اُن کو پرسن ہو کر اپنی مرضی انوسار بانروں میں بانٹ دیجئے۔

سب بدھی ناتھ موہی اپنا ئیے۔ پنی موہی سہت اودھ پُر جائیے

سنت بچن مردو دین دیالا۔ سجل بھئے دوو نین بسالا

ہے ناتھ! مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیوک بنا لیجئے۔ مجھے ساتھ لے کر ایودھیا پری کو پدھاریئے۔ بھبھیشن کے کومل بچن سن کر دینا پال پربھو شری رام جی کے وشال نیتروں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔

تور کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سنو بھرات

بھرت دسا سمرت موہی نمش کلپ سم جات

شری رام جی نے کہا۔ ہے بھراتا! سنئے۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے۔ لیکن بھرت کی حالت کو یاد کرکے مجھے ایک ایک پل یُگ کے برابر گزر رہا ہے۔

تاپس بیش گات کرس جپت نرنتر موہی

دیکھوں بیگ سو جتن کرو سکھا نہورہوں توہی

تپسوی کے بھیس میں کمزور شریر سے بھرت سدا میرا نام کا جپ کر رہا ہے۔ ہے متر! تم کوئی ایسا اُپائے کرو جس سے میں بھرت کو جلدی دیکھ سکوں۔ اس کام کے لئے میں تمہارا بہت ہی مشکور ہوں گا۔

بیتیں اودھی جاؤں جوں جیئت نہ پاؤں بیر

سمرت انج پریتی پربھو پنی پنی پلک سریر

اگر میں چودہ برس کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد ایک دن کی بھی دیر کرکے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا۔ چھوٹے بھائی بھرت جی کے سچے پریم کا سمرن کرکے شری رام جی کے شریر کی روئیں بار بار کھڑی ہو رہی ہیں۔

کریہو کلپ بھر راج تمہ موہی سمر یہو من ماہیں

پنی مم دھام پایہو جہاں سنت سب جاہیں

شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے بھبھیشن! تم کلپ بھر راج کرنا۔ من میں سدا میرا سمرن کرتے رہنا۔ پھر تم میرے اُس پرم دھام کو پا جاؤ گے۔ جہاں کہ سب سنت مہاتما جاتے ہیں۔

سنت بھبھیشن بچن رام کے، ہرش گہے پد کرپا دھام کے
بانر بھالو سکل ہرشانے، گہہ پربھو پد گن بمل بکھانے

شری رام چندر جی کے یہ بچن سنتے ہی بھبھیشن نے پرسنن ہو کر کرپا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پکڑ لیے۔ سبھی بھالو اور بانر پرسنن ہو گئے۔ اور پربھو کے پاؤں پکڑ کر اُن کے سُندر گنوں کا گان کرنے لگے۔

بہوری بھبھیشن بھون سدھایو۔ منی گن بسن بمان بھرائیو
لے پشپک پربھو آگیں راکھا۔ ہنس کر کرپا سندھو تب بھاکھا

پھر بھبھیشن جی راج محل کو گئے۔ اور رتنوں سے بھر کر اور بستروں سے بھر کر پشپک بمان کو پربھو شری رام جی کے سامنے لا کر رکھا تب کرپا کے سمندر، شری رام چندر جی نے ہنس کر کہا۔

چڑھ بمان سنو سکھا بھبھیشن۔ گگن جائے برشہو پٹ بھوشن
نبھ پر جائے بھبھیشن تب ہی۔ برش دیئے منی امبر سبھی

ہے مِتر بھبھیشن! سنو۔ تم بمان پر چڑھ کر آکاش میں جا کر بستروں اور ان رتنوں اور گہنوں کو برسا دو۔ پربھو کی آگیا پاتے ہی بھبھیشن جی نے بمان پر چڑھ کر آکاش سے سب منی اور بستروں کی بارش کر دی۔

جوئی جوئی من بھاوے سوئی لیہیں۔ منی مکھ میل ڈار کپی دیہیں
ہنسے رام شری انج سمیتا۔ پرم کوتکی کرپا نکیتا

جس کے من کو جو پسند آتا ہے۔ وہ وہی لے لیتا ہے منیوں کو منہ میں ڈال کر اور پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی چیز نہیں۔ بانر زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ یہ تماشہ دیکھ کر پرم مایاوی کرپا ندھان پربھو شری رام جی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت ہنسنے لگے۔

منی جیہی دھیان نہ پاوہیں نیتی نیتی کہہ بید

کرپا سندھو سوئی کپنہہ سن کرت انیک بنود

دھیان یوگ کر کے بھی منی جن جس بھگوان کو نہیں پاتے۔ وید جن کو نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں وہی کرپا کے سمندر شری رام چندر جی بانروں کے ساتھ طرح طرح کے کھیل تماشے کر رہے ہیں۔

اُما جوگ جپ دان تپ نانا مکھ برت نیم

رام کرپا نہیں کرہیں تس جس نشکیول پریم

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بہت طرح کے یوگ جپ، دان، تپ، یگیہ، برت اور نیم کر لینے پر بھی شری رام چندر جی ویسی کرپا نہیں کرتے جیسی انینہ (بےغرض) پریم ہونے پر کرتے ہیں۔

بھالو کپنہہ پٹ بھوشن پائے۔ پہر پہر رگھوپتی پہیں آئے
نانا جنس دیکھ سب کیسا۔ پنی پنی ہنست کوسلادھیسا

بھالوؤں اور بانروں نے کپڑے پائے اور گہنے پہنے تب وہ گہنے کپڑوں سے سج دھج کر شری رگھوناتھ جی کے پاس آئے۔ بہت سی جاتیوں کے بانروں کو دیکھ کر اودھ پتی رام بار بار ہنس رہے ہیں۔

چتئے سبنہہ پر کینہی دایا۔ بولے مردل بچن رگھورایا
تمہرے بل میں راون مارئیو۔ تلک بھبھیشن کہہ پنی سارئیو

شری رگھوناتھ جی نے سب کو کرپا درشٹی سے دیکھ کر سب پر دیا کی۔ پھر مدھ کومل بچن بولے ہے بانر اور بھالوؤ! تمہاری طاقت سے ہی میں نے راون کو جیتا اور مار لیا ہے اور بھبھیشن کو لنکا کا راج تلک کیا۔

نج نج گرہ اب تمہہ سب جاہو۔ سمرہو موہی ڈرپہو جنی کاہو
سنت بچن پریماکل بانر۔ جوری پانی بولے سب سادر

اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ میرا سمرن کرتے رہنا کسی سے ڈرنا نہیں۔ یہ بچن سن کر بانر پریم کے مارے دیاکل ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب سے بولے۔

پربھو جوئی کہہو تمہہ ہی سب سوہا۔ ہمرے ہوت بچن سن موہا
دین جان کپی کئے سناتھا۔ تمہ ترے لوک ایس رگھوناتھا

ہے پربھو! آپ جو کچھ بھی کہیں۔ وہ سب آپ کو سہاتا ہے۔ لیکن آپ کے بچن سن کر ہم کو موہ ہوتا ہے۔ ہے رگھوناتھ

جی! آپ تینوں لوکوں کے ایشور ہیں۔ ہم بانروں کو دین دُکھی جان کر ہی آپ نے ہم سب کو نونہال کیا ہے۔

سُن پربھو بچن لاج ہم مرہیں۔ مسک کہُوں کہگ ہتی ہت کرہیں
دیکھو رام رخ بانر ریچھ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے اِچھا

ہے پربھو! آپ کے بچن سُن کر ہم شرمندگی کے مارے مرے جا رہے ہیں۔ کیا کبھی ناچیز مچھر بھی پکشی راج گرڑ کا کچھ اُپکار کر سکتا ہے؟ اپنے اوپر شری رام جی کو پرسن دیکھ کر بانر اور بھالو پریم میں مگن ہو گئے۔ وہ پربھو کو چھوڑ کر بالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔

پربھو پریرت کپی بھالو سب رام روپ اُر راکھ
ہرش بِشاد سہت چلے بنے بہادھر بدھی بھاش

لیکن پربھو کے سمجھانے پر سب بانر اور بھالو شری رام چندر جی کے رُوپ کا ہردے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے بنتی کر کے خوشی (اس لیے کہ ہمیں بھگوان کی سیوا کرنے کا شبھ موقع ملا تھا) اور غم (اس لیے کہ اب ہم بھگوان سے جدا ہو رہے ہیں) کے ملے جلے جذبات سے گھر کو چلے۔

کپی پتی نیل ریچھ پتی انگد نل ہنومان
سہت بھبیشن اپرجے جو جوتھپ کپی بلوان

بانر راج سُگریو، نیل، جاموَنت، انگد، نل اور ہنومان اور بھبیشن سمیت اور بھی جو جو بلوان بانر سیناپتی ہیں۔

کہہ نہ سکیں کچھ پریم بس بھر بھر لوچن باری
سنمکھ چتوہیں رام تن نین نمیش نواری

پریم کے مارے وہ کچھ بول نہ سکے۔ ان کے نیتروں سے ویوگ کے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں شری رام جی کے مُکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتسیہ پریتی دیکھ رگھو رائی۔ لینہے سکل بمان چڑھائی
من مہہ بپر چرن سر نایو۔ اُتر دسی ہی بمان چلایو

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی نے اُن سب کو بمان پر چڑھا لیا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرنوں میں سر نوا کر اُتر کی طرف بمان کو چلایا۔

چلت بمان کولاہل ہوئی۔ جے رگھوبیر کہے سب کوئی
سنگھاسن اتی اُچ منوہر۔ شری سمیت پربھو بیٹھے تا پر

بمان چلتے ہی بڑا شور و غل ہوا۔ سب کوئی شری رگھوبیر جی کی جے کہہ رہے ہیں۔ بمان میں ایک بہت ہی اونچا منوہر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چندر جی سیتا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سہت بھامنی۔ میرو سرنگ جنو گھن دامنی
رُچر بمان چلیو اتی آتُر۔ کینہی سمن برشٹی ہرشے سُر

پتنی کے ساتھ شری رام جی ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بجلی کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو۔ سندر بمان بڑی تیز رفتار سے چلا۔ دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرم سُکھد چل ترِبِدھ بیاری۔ ساگر سر سر نرمل باری
سگن ہوہیں سندر چہُ پاسا۔ من پرسن نرمل نبھ آسا

تین پرکار کی (شیتل، مند، سگندھت) پرم سُکھ دینے والی ہوا چلنے لگی۔ سمندر، تالاب اور ندیوں کا جل نرمل ہو گیا۔ چاروں طرف سندر شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہیں آکاش اور اطراف نرمل ہیں۔

کہہ رگھوبیر دیکھو رن سیتا۔ لچھمن اہاں ہتیو اِندر جیتا
ہنومان انگد کے مارے۔ رن مہی پرے نسا چر بھارے

شری رگھوبیر جی نے کہا۔ ہے سیتا! دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن بھومی میں لکشمن نے اندر کو جیتنے والے میگھ ناد کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکار والے راکشس یوُدھ بھومی میں پڑے ہیں۔

کنبھ کرن راون دوؤ بھائی۔ اہاں ہتے سُر مُنی دُکھدائی

دیوتاؤں اور منیوں کو دُکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دونوں بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سیتو بانادھیوں اَرو تھاپیوں سو شکھ دھام

ستیا سہت کر پاندھی سمجھو ہی کینہہ پرنام ۱۱

میں ہنسے یہاں سمندر پر پل بندھوایا۔ اور سکھ کے دھام شری شوجی کی مورتی کی ستھاپنا کی۔ اس کے بعد کرپا ندھان شری رام جی نے ستیا سمیت شوجی کو پرنام کیا۔

جہاں جہاں کرپا سندھو بن کینہہ باس بشرام

سکل دکھائے جانکی ہی کہے سبنہہ کے نام

بن میں جہاں جہاں کرپا ساگر شری رام جی نے رہائش آرام کیا تھا وہ سب جگہیں پربھو نے جانکی جی کو دکھلائیں اور سب کے نام بتلائے۔

ترت بمان تہاں چل آوا۔ ڈنڈک بن جہنہ پرم سہاوا
کمبھج آدی منی نایک نانا۔ گئے رام سب کیں استھانا

بمان جلدی ہی وہاں پہنچا جہاں کہ پرم سندر ڈنڈک بن تھا۔ اور یہاں اگست آدی بہت سے منیشور رہتے تھے۔ شری رام سب منیوں کے آشرموں میں گئے۔

سکل رشنہہ سن پائے اسیسا۔ چترکوٹ آئے جگدیسا
تہنہ کر منہنہ کیر سنتوشا۔ چلا بمان تہاں تے چوکھا

سب رشیوں سے آشیرواد پاکر جگت کے سوامی شری رام جی چترکوٹ پہنچے۔ وہاں اپنے درشنوں سے سب منیوں کو سنتشٹ کر کے پھر بمان پر وہاں سے آگے تیزی کے ساتھ چلے۔

بہوری رام جانکی ہی دیکھائی۔ جمنا کل مل ہرنی سہائی
پنی دیکھی سرسری پنیتا۔ رام کہا پرنام کرو ستیا

پھر رام جی نے کلیگ کے پاپوں کو ناش کرنے والی سندر جمنا جی کے ستیا جی کے درشن کرائے۔ پھر پوتر گنگا جی کے درشن کئے شری رام جی نے کہا۔ ہے ستیا! گنگا جی کو پرنام کرو۔

تیرتھ پتی پنی دیکھو پریاگا۔ نرکھت جنم کوٹ اگھ بھاگا
دیکھو پرم پاونی پنی بینی۔ ہرنی سوگ ہری لوک نسینی
پنی دیکھو اودھ پری اتی پاونی۔ تری بدھ تاپ بھو روگ نساونی

پھر تیرتھ راج پریاگ کو دیکھو جس کو دیکھنے سے کروڑوں جنموں کے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ پھر پرم پوتر تروینی جی کو دیکھو۔ جو سب کلیشوں کو دور کرتی ہے۔ اور برہم لوک کو لے جانے کے لئے سیڑھی کے سمان ہے۔ پھر پرم پوتر اجودھیا پری کو دیکھو۔ جو ادھیاتمک، ادھی دیوک، ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں اور جنم مرن روپی روگ کا ناش کرنے والی ہے۔

ستیا سہت اودھ کہنہ کینہ کرپال پرنام

سجل نین تن پلکت پنی پنی ہرشت رام ۱

پھر ستیا جی سمیت شری رام چندر جی کرپالو پربھو نے اودھ پری کو پرنام کیا۔ نیتروں میں آنسو بھر کر پلکت شریر ہو کر شری رام جی اودھ پری کو دیکھ کر بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔

پنی پربھو آئے تری بینی ہرشت مجن کینہہ

کپنہہ سہت بپرنہہ کہنہ دان ببدھ بدھی دینہہ

پھر تروینی میں آکر پرسن ہو کر پربھو شری رام جی نہائے اور بانروں سمیت برہمنوں کو طرح طرح کے دان دیئے۔

پربھو ہنومنت ہی کہا بجھائی۔ دھر بٹ روپ اودھ پر جائی
بھرت ہی کسل ہماری سنائیو۔ سماچار لے تم چل آئیہو

اس کے بعد پربھو شری رام جی نے ہنومان جی کو سمجھا کر کہا کہ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اجودھیا پری کو جاؤ۔ بھرت جی کو ہماری خیریت کا پتہ دے کر جلدی چلے آنا۔

ترت پون ست گونت بھیئو۔ تب پربھو بھردواج پہیں گیئو
نانا بدھی منی پوجا کینہی۔ استتی کر پنی آسش دینہی

پون کمار شری ہنومان جی شری رام جی کی آگیا پاکر فوراً روانہ ہو پڑے۔ تب پربھو شری رام چندر جی بھردواج منی کے پاس آئے۔ منی نے بھگوان شری رام جی کی بہت طرح سے پوجا کی۔ اور پھر انہیں آشیرواد دیا۔

منی پد بندی جگل کر جوری۔ چڑھ بمان پربھو چلے بہوری
اہاں نشاد سنا کہ پربھو آئے۔ ناو ناو کہنہ لوگ بولائے

دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام جی نے منی بھردواج کے چرنوں میں پرنام کیا۔ پھر بمان پر چڑھ کر آگے چلے۔ ادھر جب نشاد راج

نے سُنا کہ پربھو آ گئے۔ تب اُس نے سب لوگوں کو بُلا کر ناؤ
تیار کرنے کو کہا۔

سُرسری ناگھ جان تب آیو۔ اُتر بیٹھ تٹ پربھو آئیسُ پایو
تب سیتا پوجی سُرسری۔ بہو پرکار پُنی چرننہہ پری

اتنے ہی میں بمان گنگا جی کو پار کر آیا۔ پربھو کی آگیا
پاکر بمان کنارے پر اُترا۔ تب سیتا جی نے بہت پرکار گنگا جی کی
پوجا کی۔ اور گنگا جی کے پاؤں پر گر پڑیں۔

دینہہ اسیس ہرش من گنگا۔ سُندری تواہی وات ابھنگا
سُنت گُہا دھائیو پریماکُل۔ آئیو نکٹ پرم سُکھ سنکُل

گنگا جی نے پرسن ہو کر سیتا جی کو آشیرواد دیا۔ ہے سُندری!
تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ بھگوان کے کنارے پر اُترنے کی خبر سُن کر
نشادراج گوہ پریم میں بے قرار ہو کر دوڑا۔ پریم آنند میں بھرپور ہو
کر پربھو کے پاس آیا۔

پربھوہی سہت بلوک بیدیہی۔ پریُو اوَنی تن سُدھ نہیں تیہی
پریتی پرم بلوک رگھو رائی۔ ہرش اُٹھائے لئیو اُر لائی

اور شری جانکی جی سمیت پربھو رام چندر جی کو دیکھ کر وہ
آنند میں مگن ہو کر زمین پر گر پڑا اُسے شریر کی کچھ سُدھ نہ رہی۔ شری
رگھو ناتھ جی نے اُس کے انتہائی پریم کو دیکھ کر اُسے اُٹھایا اور اپنی
چھاتی سے لپٹا لیا۔

لئیو ہردے لائے کرپا ندھان سُجان رائے رماپتی
بیٹھار پرم سمیپ بُوجھی کُسل سو کر بینتی
اب کُسل پد پنکج بلوک برنچی سنکر سیبیہ جے
سُکھ دھام پورن کام رام نمامی رام نمامی تے

کرپا ندھان، چھتروں کے سرتاج، لکشمی پتی بھگوان شری
رام جی نے گوہ کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور بالکل اپنے پاس بٹھا کر
اس کی خیریت پوچھی۔ وہ بنتی کرنے لگا۔ کہ آپ کے جن چرن کملوں کی
سیوا برہما جی اور شیو جی کرتے ہیں۔ اُن کے درشن کر کے میں مہا آنند
میں ہوں۔ ہے سُکھ سنکلپ سُکھ کے دھام شری رام جی! میں

آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ نمسکار کرتا ہوں۔

سب بھانت ادھم نشاد سو ہری بھرت جیوں اُر لائیو
متی مند تُلسی داس سو پربھو موہ بس بسرائیو
یہ راون اری چرتر پاون رام پد رتی پرد سدا
کام آدی ہر بگیان کر سُر سدھ مُنی گاویں مُدا

سب پرکار سے نیچ اُس نشادراج گوہ کو بھرت جی کی
طرح پربھو شری رام جی نے سینے سے لگا لیا۔ تُلسی داس جی
کہتے ہیں۔ کہ مجھ نیچ بُدھی نے اگیان کے وش ہو کر اُس پربھو کو
بھلا دیا ہے۔ راون کے دُشمن شری رام جی کا پوتر کرنے والا چرتر
سدا اُن کے چرنوں میں پریم پیدا کرنے والا ہے۔ یہ وشے واسنا
کو دُور کرنے والا اور تتو بودھ کرانے والا ہے۔ دیوتا سِدھ اور مُنی
پرسن ہو کر اسے گاتے ہیں۔

سمر بجے رگھو بیر کے چرت جے سُنہیں سُجان
بجے بیبیک بھوتی نت تنہہ ہی دینہیں بھگوان

جو چتر پرش شری رام جی کی راون پر فتح پانے کی لیلا کو
سُنتے ہیں۔ اُن کو بھگوان سدا فتح گیان اور مال و متاع دیتے
ہیں۔

یہ کلی کال ملائتن من کر دیکھو بچار تو تو
شری رگھو ناتھ نام تج ناہن آن آدھار

ارے من! تو وچار کر کے دیکھ۔ یہ کلجگ پاپوں کا
گھر ہے۔ اس کلجگ میں شری رگھو ناتھ جی کے نام کو چھوڑ کر
اُن پاپوں سے خلاصی پانے کا دوسرا اور کوئی سہارا نہیں ہے

ماس پارائن۔ ستائیسواں وشرام

چھٹا سوپان سماپت ہوا

لنکا کانڈ سماپت ہوا

No. 615

اُتر کانڈ

ساتواں سوپان

شلوک

کیکی کنٹھ ابھنیلم سُر ورلیست بپرپاد ابج چہنم
شوبھاڈھیم پیت وسترم سرج نینم سردا پرسنّم
پانو ناراچ چاپم کپی نکریتم بندھنا سیویما نم
نومی ایڈھیم جانکی اِیشم رگھو ورم اِیشم پشپک آروڈھ رامم

مور کی گردن کی چمک کے سمان شیام رنگ، دیوتاؤں میں سرشیٹھ، برہمن بھرگو کے پاؤں کے نشان سے شوبھا پا رہی سُندر چھاتی والے، شوبھا سے بھرپور، پیلے وستر پہنے، کمل نیتر سدا پرم پرسن ہاتھوں میں دھنش اور بان دھارن کئے ہوئے، بانروں کی ٹولی کو ساتھ لئے ہوئے، لکشمن جی جن کی سیوا کرتے ہیں، تعریف کے قابل جانکی جی کے سوامی، رگھو کل کے سرتاج پشپک بمان پر چڑھے ہوئے شری رام چندر جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔ ۱

کوسلیندر پد کنج منجلو ، کومل اوج مہیش بندتو
جانکی کر سروج لالتو ، چنتکیہ من بھرنگ سنگنو

اودھ پوری کے سوامی شری رام جی کے سندر اور کومل دونو چرن کملوں کو برہما جی اور شو جی پرنام کرتے ہیں۔ اور جانکی جی اپنے کملوں کے سمان سُندر ہاتھوں سے جن کی سیوا کرتی ہیں منو چرن کمل اُن کا سمرن کرنیوالے بھگتوں کے من روپی بھونرے کے سدا کے ساتھی ہیں۔ ان کا سمرن کرنیوالے بھگتوں کا من روپی بھونرا سدا اُن چرن کملوں میں لبا رہتا ہے۔ ۲

کُند اندو در گور سُندرم ، امبکا پتم ابھیشٹ سدھدم
کارُنیک کل کنج لوچنم ، نومی شنکرم اننگ موچنم

کُند کے پھول، چندرما اور شنکھ کے سمان سُندر گورے رنگ والے جگت ماتا شری پاربتی جی کے پتی، من چاہے پھلوں کے دینے والے، دین دکھیوں پر دیا کرنیوالے، سُندر کمل کے سمان نیتروں والے اور کامدیو سے چھڑانے والے بھگوان شو جی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

دوہا

رہا ایک دن اودھی کراتی آرت پُر لوگ
جہنہ تہنہ سوچہیں ناری نر کرِس تن رام بیوگ

چودہ[۱۴] سال کے پورا ہو جانے میں جب ایک دن باقی رہ گیا۔ تو بھگوان شری رام جی کے ایودھیا پدھارنے کی کوئی خبر نہ پاکر ایودھیا کے لوگ بہت بے چین ہو گئے۔ شری رام جی کے ویوگ میں دُبلے ہوئے ایودھیا کے نر ناری ادھر اُدھر سوچ میں

مگن ہیں۔

سگن ہوہیں سُندر سکل من پرسّن سب کیر

پربھو آگون جناو جن نگر رمیہ چہُنشہ پھیر

اتنے ہیں ہی سب سُندر شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسّن ہو گئے۔ ایودھیا پوری بھی چاروں طرف سے پریم سُہاونی ہو گئی مانو یہ سب علامات پربھو کے پدھارنے کی خبر دے رہی ہیں

کوسلیا آدی ماتُن من آنند اس ہوئے

آئیو پربھو شری انُج جُت کہت چہت اب کوئے

کوشلیا آدی سب ماتاؤں کے من میں ایسا آنند ہو رہا ہے جیسے اب کوئی آکر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کے پدھارنے کا شبھ سندیش کہنا ہی چاہتا ہو۔

بھرت نین بھج دچھن پھرکت بارہی بار

جان سگن من ہرش اتی لاگے کرن بچار

بھرت جی کی داہنی آنکھ اور داہنی بازو بار بار پھڑک رہے ہیں۔ اسے شبھ شگن جان کر من میں پرسّن ہو کر بھرت جی وچار کرنے لگے

چوپائی

رہیو ایک دن اودھی ادھارا ، سمجھت من دُکھ بھیو اپارا

کارن کون ناتھ نہیں آئیو ، جان کٹل کدھوں موہی بسرائیو

آہا! لکشمن جی بڑے دھنیہ اور خوش نصیب ہیں جو شری رام چندر جی کے چرنار بند سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ مجھے تو کپٹی اور کٹل جان کر پربھو اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ ۳

جوں کرنی سمجھے پربھو موری ، نہیں نستار کلپ شت کوری

جن اوگن پربھو مان نہ کاؤ ، دین بندھو اتی مردُل سبھاؤ

اگر پربھو میری کرنی (عملوں) پر وچار کریں تو سو کروڑ کلپوں تک بھی میرا چھٹکارہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے صرف اسی ایک بات کا بھروسہ ہے کہ دین بندھو لوگ بے حد نرم سوبھاؤ والے پربھو اپنے سیوکوں کے عیبوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۲

موورے جیہ بھروس درڑھ سوئی ، ملیہیں رام سگن شبھ ہوئی

بیتیں اودھی رہیں جوں پرانا ، ادھم کون جگ موہی سمانا

کیونکہ شبھ شگن ہو رہے ہیں۔ اس لئے مجھے پکا وشواس ہے کہ شری رام جی ضرور ملیں گے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہونے پر بھی پربھو نہ ملے اور میں زندہ رہا۔ تو دُنیا میں میرے برابر نیچ اور کون ہوگا؟ ۴

دوہا

رام برہ ساگر مہنہ بھرت مگن من ہوت

بپر روپ دھر پون ست آئے گیو جن پوت

شری رام جی کے وِیوگ روپی سمندر میں بھرت جی کا من ڈوب رہا تھا۔ اسی سمے پون کمار شری ہنومان جی برہمن کا روپ بنائے وہاں اس پر کار آ گئے۔ مانو انہیں ڈوبنے سے بچانے کے لئے کشتی آ گئی ہو۔

بیٹھے دیکھ کُشاسن جٹا مکٹ کرس گات

رام رام رگھوپتی جپت سروت نین جل جات

ہنومان جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشاسن پر بیٹھے ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ شریر دُبلا ہو گیا ہے۔ وہ اپنے مُکھ سے "رام رام رگھوپتی" کا جپ کر رہے ہیں اور کمل کے سمان سُندر آنکھوں سے پریم آنند بہا رہے ہیں۔

چوپائی

دیکھت ہنومان اتی ہرشیو ، پلک گات لوچن جل برشیو

من مہنہ بہت بھانت سکھ پائی ، بولیو شرون سُدھا سم بانی

انہیں دیکھتے ہی ہنومان جی بہت پرسّن ہو گئے۔ ان کا شریر پلکت ہو گیا اور نینوں سے پریم آنند بہنے لگے۔ من میں بہت پرکار سے سُکھ مان کر وہ کانوں کے لئے امرت کے سمان میٹھی بانی بولے

جاس برہ سوچہو دن راتی ، رٹہو نرنتر گن گن پانتی

رگھوکل تلک سجن سکھداتا ، آئیو کُشل دیو منی ترانا

جن کے وِیوگ میں آپ دن رات گھٹا رہے ہیں اور جن کے گن گنوں کی قطاروں کو آپ سدا رٹتے رہتے ہیں۔ وہ سجن پرشوں کو

سکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور منی جنوں کے رکھشک (محافظ) رگھوکل کے سرتاج شری رام چندر جی بخیریت آ گئے ہیں۔ ۲

رپورن جیت سجس سر گاوت ، سیتا سہت انج پربھو آوت
سنت بچن بسرے سب دوکھا ، ترشاونت جیسے پائے پیوشا

دشمن کو یدھ میں جیت کر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی آ رہے ہیں۔ دیوتا اُن کے سندر یش کا گان کر رہے ہیں۔ یہ سن کر بھرت جی کے من کا سارا سنتاپ مٹ گیا۔ مانو کسی پیاسے پُرش کو امرت مل گیا ہو۔ ۲

کو تمہہ تات کہاں تے آئے ، موہی پرم پریہ بچن سنائے
مارت ست میں کپی ہنومانا ، نام مور سنو کرپاندھانا

بھرت جی نے پوچھا۔ ہے تات! تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ تم نے مجھے بہت ہی پیارے آنند دینے والے بچن سنائے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے کرپا ندھان! سنئیے۔ میں پون کا پتر ہوں اور جاتی کا بانر ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ ۳

دین بندھو رگھوپتی کر کنکر ، سنت بھرت بھینٹیو اٹھ سادر
ملت پریم نہیں ہردے سماتا ، نین سروت جل پلکت گاتا

دین بندھو شری رگھوناتھ جی کا میں سیوک ہوں۔ یہ سن کر بھرت جی کو مل کر اتنا پریم بڑھا کہ ہردے میں سماتا ہی نہیں۔ آنکھوں سے پریم اور آنند کے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور شریر کی روئیں کھڑی ہو گئیں۔ ۵

کپی تو درس سکل دکھ بیتے ، ملے آج موہی رام پریتے
بار بار بوجھی کسلاتا ، تو کو دیؤں کاہ سنو بھراتا

بھرت جی نے کہا۔ ہے ہنومان! تمہارے درشن کر کے میرے سبھی کلیش مٹ گئے ہیں۔ مانو مجھے آج شری رام جی مل گئے۔ بھرت جی نے بار بار ہنومان جی سے شری رام جی کی خیریت پوچھی اور کہا ہے بھائی! سنو، اس منگل سندیش کو سنانے کا عوضانہ تمہیں کیا دوں؟ ۶

ایہی سندیس سرس جگ ماہیں ، کر بچار دیکھیوں کچھ ناہیں
ناہن تات ارن میں توہی ، اب پربھو چرت سناؤ موہی

اس سندیش کا عوضانہ دینے کے لئے اس کے برابر دنیا میں کوئی بھی پدارتھ نہیں ہے۔ میں نے یہ وچار کر دیکھ لیا ہے۔ اس لئے ہے تات! تمہارے اس احسان کا بدلہ میں کسی طرح نہیں چکا سکتا۔ اب مجھے تم پربھو کا حال سناؤ۔ ۷

تب ہنومنت نائے پد ماتھا ، کہے سکل رگھوپتی گن گاتھا
کہو کپی کبہوں کرپال گوسائیں ، سمرہیں موہی داس کی ناہیں

تب ہنومان جی نے بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکایا اور انہیں شری رگھوناتھ جی کی ساری گن گاتھا کہی۔ بھرت جی نے پوچھا۔ ہے ہنومان! کہو کیا سوامی شری رام چندر جی کبھی اس داس کو بھی یاد کیا کرتے ہیں:

چھند

نج داس جیوں رگھوبنس بھوشن کبہوں مم سمرن کریو
سن بھرت بچن بنیت اتی کپی پلک تن چرنن پریو
رگھوبیر نج مکھ جاس گن گن کہت اگ جگ ناتھ جو
کاہے نہ ہوئے بنیت پرم پنیت سدگن سندھو سو

رگھوونش کے سرتاج شری رام چندر جی اپنے سیوکوں کی طرح کیا کبھی میرا سمرن کیا کرتے ہیں؟ بھرت جی کے نہایت ہی نمرتا بھرے بچنوں کو سن کر ہنومان جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور وہ بھرت جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ جو چراچر جگت کے سوامی ہیں۔ وہ شری رگھوویر جی بھی اپنے مکھاربند سے جن کے گن گنوں کا ورنن کیا کرتے ہیں۔ وہ بھرت جی ایسے کومل سبھاؤ، پرم پوتر سچے گنوں کے سمندر کیوں نہ ہوں؟

دوہا

رام پران پریہ ناتھ تمہیں ستیہ بچن مم تات
پنی پنی ملت بھرت سن ہرش نہ ہردے سمات

ہنومان جی نے کہا ہے ناتھ! آپ شری رام جی کو پرانوں سے بھی پیارے ہو۔ ہے تات! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ یہ سنکر بھرت جی بار بار ہنومان جی کو گلے لگاتے ہیں۔ اُن کے ہردے میں آنند سماتا ہی نہیں (اور حقیقت) وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے۔ ۲

سورٹھا

بھرت چرن سر نائے تُرت گیو کپی رام پہیں
کہی کُسل سب جائے ہرش چلیو پربھو جان چڑھی

پھر بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکا کر ہنومان جی فوراً ہی شری رام جی کے پاس واپس لوٹ آئے اور جاکر بھرت جی کی خیریت کی خبر کہہ سنائی تب پربھو پرسن ہو کر بمان پر سوار ہو کر چلے۔

چوپائی

ہرش بھرت کوسل پور آئے ، سماچار سب گرہی سنائے
پُنی مندر مہہ بات جنائی ، آوت نگر کُسل رگھورائی

ادہر بھرت جی پرسن ہو کر ایودھیا پوری میں آئے اور انہوں نے گرو جی کو سب شبھ سماچار کہہ سنایا۔ پھر راج محل میں شبھ خبر بھیجی کہ شری رام جی بخیریت ایودھیا پوری میں پدھار رہے ہیں

سُنت سکل جننی اُٹھ دھائیں ، کہہ پربھو کُسل بھرت سمجھائیں
سماچار پرباسنہہ پائے ، نر اَرو ناری ہرش سب دھائے

یہ منگل خبر سنتے ہی سب مائیں اُٹھ دوڑیں۔ بھرت جی نے پربھو کی خیریت کہہ کر سب کو سمجھایا۔ ایودھیا پور کے واسیوں نے جب یہ سماچار پایا۔ تو سب استری پُرش پرسن ہو کر دوڑے ۲۔

دَدھی دُرب روچن پھل پھولا ، نو تُلسی دَل منگل مُولا
بھر بھر ہیم تھار بھامنی ، گاوت چلیں سندھر گامنی

شری رام چندر جی کا سواگت کرنے کے لئے دہی، دوب گوروچن، پھل، پھول اور منگل کے مول نئے تلسی دل وغیرہ منگل مئے وستوؤں کو سونے کے تھالوں میں بھر بھر کر سہاگن استریاں ہاتھی کی سی مست چال سے گیت گاتی ہوئی چلیں۔ ۲

جے جیسہیں تیسہیں اُٹھ دھاویں ، بال برِدھ کہہ سنگ نہ لاویں
ایک ایکنہہ کہہ بوجھہیں بھائی ، تُمہہ دیکھے دیال رگھورائی

جو جس حالت میں تھا وہ اسی حالت میں اُٹھ دوڑا اور دیر ہو جانے کے ڈر سے بچوں اور بڈھوں کو کوئی اپنے ساتھ نہیں لے جا رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ہے بھائی! تم نے دیالو شری رگھوناتھ جی کو دیکھا ہے؟ ۴

اودھ پُوری پربھو آوت جانی ، بھئی سکل سوبھا کے کھانی
بہئے سہاون تری بدھ سمیرا ، بھئے سرجو اَتی نرمل نیرا

پربھو کو آتے جان کر ایودھیا پوری سمپورن شوبھاؤں کی کھان ہو گئی۔ تینوں طرح کی (شیتل مند سگندھت) شُدھ وایو بہنے لگی۔ سرجو ندی کا جل بہت ہی نرمل ہو گیا۔ ۵

دوہا

ہرشت گرو پرجن انج بھو سر برند سمیت
چلے بھرت من پریم اتی سنمکھ کرپا نکیت

گرو وششٹ جی کٹمبی چھوٹے بھائی شترگھن اور برہمن منڈلی سمیت پرسن ہو کر بھرت جی انتہائی پریم بھرے من سے کرپا ندھان شری رام چندر جی پیشوائی کے لئے چلے۔ ۲

بہُتک چڑھیں اٹارنہہ نرکھہیں گگن بمان
دیکھ مدھُر سُر ہرشت کرہیں سُمنگل گان

بہت سی استریاں جو اٹاریوں پر چڑھی ہوئی آکاش میں بمان دیکھ رہی ہیں اور اُسے دیکھ کر خوشی کے مارے میٹھے سندر سُر سے منگل گیت گا رہی ہیں۔ ۳

راکا سسی رگھوپتی پُر سندھو دیکھ ہرشان
بڑھیو کولاہل کرت جنُ ناری ترنگ سمان

شری رگھوناتھ جی پورنماشی کے چندرما ہیں اور اودھ پُور سمندر ہے۔ جو اُس پورن چندرما کو دیکھ کر خوشی کے مارے شور و غل کرتا ہوا اس کی اور بڑھ رہا ہے۔ اِدھر اُدھر دوڑتی ہوئی استریاں مانو اُس سمندر کی لہریں ہیں۔ ۴

چوپائی

اِہاں بھانو کُل کمل دِواکر ، کپنہہ دکھاوت نگر منوہر
سُنو کپیس انگد لنکیسا ، پاون پوری رُچر یہ دیسا

ادہر سورج کُل روپی کملوں کو کھلانے والے سورج شری رام چندر جی بمان پر سے بانروں کو منوہر نگر دکھلا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہے

مانزلاج مسگریو، انگد اور لنکاپتی بھبیشن، اسنؤ یہ پُوری بڑی پونہ ہے اور یہ ولشیں بڑا منوہر ہے۔

جدپلی سب بیکنٹھ بکھانا ، بید پُران بدِت جگ جانا
اودھ پُوری سم پریہ نہیں سُوؤ ، یہ پرسنگ جانے کوؤ کوؤ

اگرچہ سب نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے، وید پُران بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور دُنیا بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ لیکن ایودھیا پُوری کے سمان مجھے بیکنٹھ بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بھید کو کوئی کوئی گیانی لوگ ہی جانتے ہیں۔ ۲

جنم بھُومی مم پُوری سُہاونی ، اُتّر دِسی بہہ سرجُو پاونی
جا مجّن تے بنہیں پریاسا ، مم سمیپ نر پاوہیں باسا

یہ سُہاونا نگر میرا جنم استھان ہے۔ اس کے شمال کی طرف پوتر کرنے والی سرجُو ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں اشنان کرنے سے منش بنا کسی محنت کے سامیپیہ مکتی (جس میں جیو کا بھید بھاو بنا رہتا ہے لیکن اسے بھگوان کے پاس نواس کرنے کی آگیا مل جاتی ہے) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ۳

اتی پریہ موہی اہاں کے باسی ، مم دھامدا پُوری سُکھ راسی
ہرشے سب کپی سُن پربھُو بانی ، دھنیہ اودھ جو رام بکھانی

یہاں کے رہنے والے بھی مجھ کو بہت پیارے ہیں۔ یہ پُوری سُکھ کی راشی ہے اور میرے پرم دھام کو دینے والی ہے۔ پربھُو کے بچن سُن کر سب بانر پرسن ہو گئے اور کہنے لگے کہ دھنیہ یہ نگر ایودھیا پُوری ہے جس کی بڑائی خود بھگوان اپنے مُکھار بند سے کر رہے ہیں۔ ۴

دوہا

آوت دیکھ لوگ سب کرپاسندھو بھگوان
نگر نکٹ پربھُو پریرِیو اُترِیو بھُومی بمان

جب کرپا کے سمندر بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو آتے دیکھا۔ تب پربھُو کی مرضی پا کر بمان نگر کے نزدیک زمین پر اُتر آیا۔ ۴

اُتر کہیو پربھُو پُشپک ہی تمہہ کُبیر پہیں جاہُو
پریرِت رام چلیو سو ہرش برہ اتی تاہُو

بمان سے اُتر کر پربھُو شری رام جی نے پُشپک بمان سے کہا کہ تم کُبیر کے پاس جاؤ۔ شری رام جی کی پریرنا سے وہ چلا۔ اُسے اپنے سوامی کُبیر کے پاس جانے کی بڑی خوشی ہو رہی تھی اور دوسری طرف بھگوان شری رام جی کے وِیوگ کا دُکھ بھی بہت تھا۔ ۴

چوپائی

آئے بھرت سنگ سب لوگا ، کرس تن شری رگھُوبیر بیوگا
بامدیو بسشٹ مُنی نایک ، دیکھے پربھُو مہی دھر دھن سایک

بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آئے۔ شری رگھُوبیر جی کے وِیوگ سے سب کے شریر دُبلے پتلے ہو رہے ہیں۔ جب پربھُو شری رام جی نے منیشور بامدیو اور وسشٹ جی کو آتے دیکھا تو اپنے دھنش بان پرتھوی پر رکھ دیئے۔

دھائے دھرے گُرچرن سروُرُہ ، انُج سہت اتی پُلک تنوُرُہ
بھینٹ کُسل بُوجھی مُنی رایا ، ہمریں کُسل تمہاریہیں دایا

اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت دوڑ کر گورو جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ پریم کے مارے اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔ مُنی راج وسشٹ جی نے اُٹھا کر اُنہیں گلے لگا لیا اور اُن کی کُشل پوچھی۔ پربھُو شری رام جی نے کہا کہ آپ کی دیا میں ہی ہماری کُشل (خیریت) ہے۔

سکل دِوجنہہ مِل نائیو ماتھا ، دھرم دھُرندھر رگھُوکُل ناتھا
گہے بھرت پنی پربھُو پد پنکج ، نمت جنہہ سُر مُنی سنکر اج

دھرم دھُرندھر رگھُوکُل کے سوامی شری رام چندر جی نے پھر سب برہمنوں سے مِل کر اُنہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ پھر بھرت جی نے پربھُو کے چرن کمل پکڑ لئے۔ جن چرن کملوں کو دیوتا مُنی شِو جی اور برہما جی بھی سدا نمسکار کرتے ہیں۔ ۳

پرے بھُومی نہیں اُٹھت اُٹھائے ، بر کر کرپاسندھو اُر لائے
سیامل گات روم بھئے ٹھاڑے ، نو راجیو نین جل باڑھے

بھرت جی پربھُو کے چرنوں پر پرتھوی پر پڑے ہیں۔ اُٹھانے سے اُٹھتے نہیں۔ تب کرپاسندھو شری رام چندر جی نے اُنہیں زبردستی اُٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اُن کے سانولے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دونو بھائیوں کے کمل نینوں میں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ ۴

چھند

راجیو لوچن سروت جل تن للت پلکاولی بنی
اتی پریم ہردے لگائے انج ہی ملے پربھو تری بھون دھنی
پربھو ملت انج ہی سوہ موپہیں جاتی نہیں اپما کہی
جن پریم اور سنگار تن دھر ملے بر سشما لہی

کمل کے سمان سندر نیتروں سے پریم آنسو بہہ رہے ہیں۔ جو لو کے سندر شیام شریروں میں پریم کے مارے کھڑی ہوئی رومیں شوبھا پا رہی ہیں۔ تینوں لوکوں کے سوامی شری رام چندر جی چھوٹے بھائی بھرت جی کو انتہائی پریم سے سینے لگا کر ملے۔ چھوٹے بھائی بھرت جی سے ملتے ہوئے پربھو کیسی شوبھا پا رہے ہیں جس کی اپما دھت بہت! مجھ سے کہی نہیں جاتی۔ مانو پریم اور سنگار شریر دھارن کر کے مل رہے ہوں۔ اور اتم شوبھا پا رہے ہوں۔ ۱

بوجھت کرپانِدھی کشل بھرت ہی بچن بیگ نہ آوئی
سنو سوا سو سکھ بچن من تے بھن جان جو پاوئی
اب کشل کوسل ناتھ آرت جانِ جن درسن دیو
بوڑت برہ بارِیس کرپانِدھان موہی کر گہہ لیو

کرپانِدھان شری رام چندر جی بھرت جی سے ان کی خیریت پوچھتے ہیں۔ لیکن آنند کے مارے بھرت جی کے مُکھ سے بچن جلدی نہیں نکلتے۔ ہے پاربتی! اسکو بھرت جی کے اس وقت کے آنند کا کیا ٹھکانا۔ وہ پرم سکھ من اور بچن سے پرے ہے۔ اسے تو وہی جانتا ہے۔ جو اسے پاتا ہے۔ بھرت جی نے کہا۔ ہے اودھ پتی! آپ نے مجھے دکھی دین جان کر درشن دیئے اس لئے اب سب طرح سے خیریت ہی ہے۔ ویوگ کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے مجھ داس کو آپ کرپانِدھان پربھو نے ہاتھ پکڑ کر بچا لیا۔ ۲

دوہا

پنی پربھو ہرش ست گُن بھینٹے ہردے لگائی

لچھمن بھرت ملے تب پرم پریم دوؤ بھائی

پھر پرسن ہو کر پربھو شری رام چندر جی شتروگھن جی کو گلے سے لگا کر بغلگیر ہوئے۔ تب لکشمن جی اور بھرت جی دونوں بھائی پرم پریم سے بغلگیر ہوئے۔ ۵

چوپائی

بھرت انج لچھمن پنی بھینٹے، دُسہہ برہ سمبھو دکھ میٹے
سیتا چرن بھرت سِر نادا، انج سمیت پرم سکھ پاوا

پھر لکشمن جی شتروگھن جی بغلگیر ہوئے اور اس پرکار ملکر ویوگ سے ناقابل برداشت دکھ کو دور کیا۔ پھر شتروگھن جی سمیت بھرت جی نے سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا اور دونوں بھائیوں نے پرم سکھ پایا۔ ۱

پربھو بلوک ہرشے پرباسی، جنت بیوگ بپتی سب ناسی
پریم آتر سب لوگ نہاری، کوتک کینہہ کرپال کھراری

ایودھیا پوری کے لوگ پربھو شری رام جی کے درشن کر کے بہت پرسن ہوئے۔ ان کے ویوگ سے پیدا ہوئے ان کے سب کلیش مٹ گئے۔ سب لوگوں کو پریم سے تڑپتے ہوئے دیکھ کر کے دشمن کرپالو بھگوان شری رام جی نے ایک اچنبھا کیا۔

امت روپ پرگٹے تیہی کالا، جتھا جوگ ملے سبہی کرپالا
کرپادرشٹی رگھوبیر بلوکی، کئے سکل نرناری بسوکی

اسی وقت کرپالو شری رام چندر جی نے اپنے آپ کو بہت سے روپوں میں پرگٹ کیا اور سب سے ایک ساتھ یتھا یوگیہ ملے۔ شری رگھوویر جی نے کرپا درشٹی سے دیکھ کر نگر کے سب استری پرشوں کو شوک سے رہت کر کے پرم سکھ دیا۔ ۲

چھن مہیں سبہی ملے بھگوانا، اُما مرم یہ کاہوں نہ جانا
ایہی بدھی سب ہی سکھی کر راما، آگیں چلے سیل گُن دھاما

بھگوان چھن بھر میں سب سے مل کر فارغ ہو گئے۔ ہے پاربتی! اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس پرکار سب کو سکھی کر کے سشیل اور گنوں کے دھام پربھو شری رام چندر جی آگے بڑھے۔ ۳

کوسلیا آدی مات سب دھائی، نرکھ بچھ جنو دھینو لوائی

کوشلیا آدی سب مائیں پربھو کو دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو

دوڑیں، جیسے نئی بیاہی ہوئی گائیں اپنے بچھڑوں کو دیکھ کر دوڑی ہوں۔ ۵

چھند

جنُ وِ ڈھینو بالک بچھ بچ گرہ چرن بن پربس گئیں

دل انت پُر رُکھ سروت تھن ہُنکار کر دھاوت بھئیں

اَتی پریم پربھو سب ماتُ بھیٹیں بچن مر دو بہو بدھی کہے

گئی بشم بپتی جوگ بھو تنہ ہرش سکھ اگنت لہے

یا نئی بیاہی ہوئی گائیں پرادھین ہو کر اپنے چھوٹے چھوٹے بچھڑوں کو گھر پر چھوڑ کر جنگل میں گھاس چرنے گئی ہوں اور شام کے وقت بچھڑوں سے ملنے کے لیے تھنوں سے دودھ گراتی ہوئی ہنکار کر کے گھر کی طرف دوڑی ہوں۔ پربھو نے انتہائی پریم سے سب ماتاؤں سے مل کر اُن سے بہت پرکار کے کومل بچن کہے۔ وبیوگ سے پیدا ہوا کلیش دُور ہو گیا اور سب نے بھگوان کو پا کر بے حد سُکھ اور آنند پایا۔

دوہا

بھیٹیو تنیہ سمترا رام چرن رتی جان

رام ہی ملت کیکئی ہردے بہت سکچان

سمترا جی اپنے پتر لکشمن جی کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جان کر اُن سے ملیں۔ شری رام جی سے ملتے وقت کیکئی اپنے من میں بہت شرمندہ ہوئی۔ ۶

لچھمن سب ماتنہ مل ہرشے آسش پائی

کیکئی کہنہ پنی پنی ملے من کر چھوبھ نہ جائی

لکشمن جی سب ماتاؤں سے ملے اور اُن کا آشیرواد پا کر بڑے پرسن ہوئے۔ وہ کیکئی سے بار بار ملے، لیکن اُن کے من کا غصہ نہیں جاتا۔ ۶

چوپائی

ساسُنہ سبن ملی بیدہی، چرننہ لاگ ہرش اَتی تیہی

دیہیں اسیس بوجھ کسلاتا، ہوئے اچل تمہار اہی واتا

جانکی جی سب ساسوؤں سے ملیں اور اُن کے چرنوں میں لگ کر انہیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ سب ساسوئیں اُن کی خیریت پوچھ کر انہیں آشیرواد دے رہی ہیں کہ تمہارا سُہاگ اٹل ہو۔ ۱

سب رگھوپتی مُکھ کمل بلوکہیں، منگل جان نین جل روکہیں

کنک تھار آرتی اُتارہیں، بار بار پربھو گات نہارہیں

سب ماتائیں شری رگھوناتھ جی کے مُکھ کمل کو دیکھتی ہیں اُن کی آنکھیں پریم آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن منگل سمے جان کر وہ آنسوؤں کو آنکھوں کے اندر ہی اندر روکے ہوئے ہیں۔ سونے کے تھال سے آرتی اُتارتی ہیں اور بار بار پربھو کے سندر شیام شریر کو دیکھتی ہیں۔ ۲

نانا بھانت نچھاوری کرہیں، پرمانند ہرش اُر بھرہیں

کوسلیا پنی پنی رگھوبیر ہی، چتوت کرپا سندھو رن دھیر ہی

اور انیک پرکار کی سُندر وستوئیں گہنا، کپڑا، منی آدی ان پر نچھاور کر رہی ہیں۔ سب کے ہردوں میں پرم آنند اور خوشی بھر رہی ہے۔ کوشلیا جی بار بار کرپا ساگر رن دھیر شری رگھوبیر جی کو دیکھ رہی ہیں۔ ۳

ہردے بچارتی بار ہیں بارا، کون بھانت لنکاپتی مارا

اَتی سکمار جگل میرے بارے، نسچر سُبھٹ مہابل بھارے

وہ بار بار من میں وچار کرتی ہیں کہ انہوں نے لنکاپتی راون کو کیسے مارا۔ میرے یہ دونوں بالک نازک بدن ہیں اور راکشس تو بڑے بھاری مہابلوان یودھا تھے۔ ۴

دوہا

لچھمن اَرو سیتا سہت پربھو ہی بلوکت مات

پرمانند مگن من پنی پنی پلکت گات

لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کو کوشلیا جی دیکھ رہی ہیں۔ اُن کا من پرم آنند میں ڈوبا ہوا اور شریر بار بار پُلکت ہو رہا ہے۔ ۷

چوپائی

لنکاپتی کپیس نل نیلا، جاموَنت انگد سبھ سیلا

ہنومدادی سب بانر بیرا، دھرے منوہر منج سریرا

لنکاپتی بِبھیشن، بانر راج سُگریو، نل، نیل، جاموَنت، انگد اور

بھائی وغیرہ سبھی اُتم سوبھا والے باز و برهل نے منگل کے منوہر ترپد
ھمعاں لکھ گئے ۔ ا

بھرت سبھاؤ سیل برت نیما ، سادر سب برنہیں اتی پریما
دیکھ نگر باسنہہ کے ریتی ، سکل سراہہیں پربھو پد پریتی

وہ سب بھرت جی کے پریم، شیل، برت اور نیموں کی رہی
قرھا اور بے حد پریم سے تعریف کر رہے ہیں۔ اور نگر واسی لوگوں
سکھ پریم اور انکساری کو دیکھ کر اور پربھو کے چرنوں میں اُن کے پریم کو
دیکھ کر وہ اُن کے شیل کی سراہنا کر رہے ہیں ۔ ۲

پُنی رگھوپتی سب سکھا بولائے ، مُنی پد لاگہو سکل سکھائے
گرو بشسٹ کل پوجیہ ہمارے ، انہہ کی کرپا دنج رن مارے

پھر شری رگھوناتھ جی نے سب سکھاؤں کو بلایا اور سب کو نصیحت
کی کہ مُنی وشسٹ جی کے چرنوں میں نمسکار کرو۔ یہ گورو وشسٹ جی ہمارے
کل کے پوجنیہ گورو ہیں ان کی کرپا سے ہی یدھ میں ہم نے راکشسوں کو مار گرایا ہے ۳

اے سب سکھا سنہو مُنی میرے ، بھئے سمر ساگر کہہ بیرے
مم ہت لاگ جنم انہہ ہارے ، بھرتہو تے موہی ادھک پیارے

شری رام جی نے گورو وششٹ جی کو مخاطب ہو کر کہا ہے مُنی
شرلسنئے ، یہ سب میرے سکھا ہیں، میرے لئے یہ یدھ روپی سمندر سے پار
لگانے والے جہاز ہیں، میری بھلائی کے لئے انہوں نے اپنا جیون ارپن کر دیا ہے
یہ مجھے بھرت سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں ۔ ۴

سُنی پربھو بچن مگن سب بھئے ، نمش نمش اُپجت سکھ نئے
پربھو کے بچن سُنکر سب پریم مگن ہو گئے اس طرح پل پل میں
نئے سے نیا سکھ بڑھ رہا ہے ۔ ۵

دوہا

کوسلیا کے چرنہہ پُنی تنہہ نائیو ماتھ

آسش دینہے ہرش تُمہ پریہ مم جمے رگھوناتھ

پھر اُن لوگوں نے کوشلیا جی کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام
کیا۔ کوشلیا جی نے پرسن ہو کر انہیں آشیرواد دی کہ تم شری رگھوناتھ جی
کے سمان پیارے ہو ۔ ۸

سمن برشٹی نبھ سنکُل بھون چلے سُکھ کند

چڑھی اٹارنہہ دیکھہیں نگر ناری نر برند

جب آنند کند بھگوان شری رام چندر جی اپنے محل کو چلے تو
آکاش پھولوں کی بارش سے بھر گیا استری پُرشوں کے گروہ کے گروہ
چوباروں پہ چڑھ کر شری رام جی کے درشن کر رہے ہیں ۔ ۸

چوپائی

کنچن کلس بچتر سنوارے ، سبہیں دھرے سبج نج دوارے
بندن وار پتاکا کیتو ، سبنہہ بنائے منگل ہیتو

نگر میں پُرواسیوں نے آنند سے جان کر طرح طرح کے سُندر
کلش سجا سجا کر اپنے گھروں کے دروازوں پر رکھے۔ سُندر پتوں
کی جھالریں، نشان اور جھنڈے سب لوگوں نے شگن منگل کے لئے بنا کر
لگائے ۔ ا

بیتھیں سکل سگندھ سنچائیں ، گج منی رچ بہو چوک پُرائیں
نانا بھانت سُمنگل ساجے ، ہرش نگر نسان بہو باجے

خوشبودار تیل، گج مکتاؤں سے سجا کر بہت سے چوک پورائے
گئے بھانت بھانت کے سُندر منگل ساج سجائے گئے اور خوشی اور آنند
کے مارے نگر میں بہت سے نقارے بجنے لگے ۔ ۲

جہنہ تہنہ ناری نچھاور کرہیں ، دیہیں اسیس ہرش اُر بھرہیں
کنچن تھار آرتی نانا ، جُبتیں سجیں کریں شبھ گانا

ادھر اُدھر استریاں اپنے دروازوں پر سُندر موتیں نچھاور کر
رہی ہیں۔ سہاگن استریاں سونے کے تھالوں میں بہت طرح سے آرتی سجا کر
خوشی اور منگل سے سُندر گیت گا رہی ہیں ۔ ۳

کرہیں آرتی آرتی ہر کیں ، رگھوکُل کمل بپن دنکر کیں
پُر سوبھا سمپتی کلیانا ، نگم سیش سارد بکھانا

دُکھوں کے ناشک اور سُورج کُل روپی کمل بن کو کھلانے والے
سُورج شری رام چندر جی کی آرتی کر رہی ہیں۔ نگر کی شوبھا، خوشحالی
اور کلیان کا ورنن وید، شیش جی اور سرسوتی جی کرتے ہیں ۔

تیؤ یہ چرت دیکھ ٹھگ رہہیں ، اُما تاسُ گُن نر کمیے کہہیں
تو وہ بھی نگر کی وچتر شوبھا کو دیکھ کر سکتے کی حالت میں ہو جاتے
ہیں۔ (شیو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! پھر بھلا بیچارہ منش تو اُن گُنوں
کا بیان کیسے کر سکتا ہے ؟ ۵

ناری کُمُدنیں اودھ سر رگھوپتی برہ دنیس

است بھئیں بگست بھیں نرکھ رام راکیس

اودھ کی استریاں کُمُدنی ہیں۔ ایودھیا تالاب ہے۔ اور شری رگھوناتھ جی کا وِیوگ سورج ہے۔ اِس وِیوگ روپی سورج ہے۔ اِس وِیوگ روپی سورج کی گرمی سے وہ استری روپی کُمُدنی مرجھا گئی تھیں۔ اب اُس وِیوگ روپی سورج کے غروب ہونے پر شری رام روپی چندرما کو دیکھ کر وہ پھر کھل اُٹھیں۔ ۹

ہوہیں سگُن شُبھ بِبِدھ بِدھی باجہیں گگن نِسان

پُر نر ناری سناتھ کر بھون چلے بھگوان

طرح طرح کے شُبھ شگن ہو رہے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ نگر کے استری پُرشوں کو نونہال کر کے بھگوان شری رام چندر جی محل کو چلے۔ ۹

چوپائی

پربھو جانی کیکئی لجانی ، پرتھم تاسُ گرہ گئے بھوانی
تاہی پربودھ دینہ سُکھ بہُت ، پُنی نج بھون گون ہری کینہا

شیو جی کہتے ہیں ، ہے پاربتی! یہ جان کر کہ کیکئی اپنے من میں نادم ہے ، پربھو پہلے اُس کے ہی محل میں گئے اور اُسے سمجھا کر بہت سُکھ دیا۔ اس کے بعد بھگوان اپنے راج محل کو گئے ۱

کرپاسندھو جب مندر گئے ، پُر نر ناری سُکھی سب بھئے
گرو بسشٹ دوج لئے بولائی ، آج سُگھری سُدن سمدائی

کرپا ساگر بھگوان شری رام جی جب اپنے محل کو گئے ، تب نگر کے استری پُرش سب سُکھی ہوئے۔ اُس سمے گرو وشِشٹ جی نے برہمنوں کو بلا لیا اور کہا کہ آج شُبھ گھڑی ، شُبھ دن وغیرہ شُبھ یوگ ہے۔ ۲

سب دوج دیہو ہرش انوساسن ، رام چندر بیٹھیں سنگھاسن
مُنی بسشٹ کے بچن سُہائے ، سُنت سکل بپرن اتی بھائے

اس لئے آپ سب برہمن پرسن ہو کر آگیا دیجئے۔ تاکہ شری رام چندر جی تخت پر بیٹھیں۔ مُنی وشِشٹ جی کے سہاونے بچن سنتے ہی سب برہمن منڈلی پرسن ہو گئی ۳۔

کہہیں بچن مرُدو بپر انیکا ، جگ ابھی رام رام ابھیشیکا
اب مُنی بر بلمب نہیں کیجے ، مہاراج کہہ تلک کرتیجے

برہمن سماج کومل بچن کہنے لگی کہ شری رام جی کا راج تلک ساری دُنیا کو آنند دینے والا ہے۔ ہے مُنی راج! اب دیر نہ کیجئے اور جلدی ہی مہاراج شری رام جی کو راج تلک کیجئے۔ ۴

دوہا

تب مُنی کہیو سُمنتر سن سُنت چلیو ہرشائے

رتھ انیک بہو باجی گج تُرت سنوارے جائے

تب وشِشٹ جی نے سُمنتر جی سے کہا ، وہ سُنتے ہی پرسن ہو کر چلے ، اُنہوں نے جا کر فوراً ہی بہت سے رتھ ، گھوڑے اور ہاتھی سجا لئے ۱۰

جہہ تہہ دھاون پٹھے پُنی منگل دربہ منگائے

ہرش سمیت بسشٹ پد پُنی سر نایو آئے

اور اِدھر اُدھر دُوتوں کو بھیج کر منگل وستوئیں منگوا کر پھر پرسن ہو کر گرو وشِشٹ جی کے چرنوں میں آ کر سر نوایا۔ ۱۰

نواہن پارائن

آٹھواں وِشرام

چوپائی

اودھ پُری اتی رچر بنائی ، دیون سُمن برشٹی جھر لائی
رام کہا سیوکن بلائی ، پرتھم سکھن انہوا وہو جائی

ایودھیا پوری بہت ہی سُندر سجائی گئی ، دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگا دی۔ شری رام چندر جی نے سیوکوں کو بُلا کر کہا کہ تم پہلے میرے متروں کو اشنان کراؤ ۱

سُنت بچن جہہ تہہ جن دھائے ، سُگریو ادی تُرت انہوائے

پُنی گُرو نا تھ جی بھرت ہنکارے ، تج کر رام جٹا نِروُ آرے

یہ بچن سُنتے ہی سیوک ادہر اُدہر دوڑے اور سُگریو آدی کو اشنان کرایا۔ پھر دیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے بھرت جی کو بُلوایا اور اُن کی جٹاؤں کو اپنے ہاتھوں سے کھولا۔ ۲

انھوائے پربھو تینیو بھائی ، بھگت بچھل کرپال گھُسائی
بھرت بھاگیہ پربھو کو ملتائی ، سیش کوٹی سَت سکہیں نہ گائی

اس کے بعد بھگت وتسل رگھوؤں سے بیٹوں کی طرح پیار کرنے والے ، کرپالو پربھو شری رگھوناتھ جی نے تینوں بھائیوں کو اشنان کرایا۔ سوکرو ڑ شیش بھی بھرت جی کی خوش قسمتی اور پربھو شری رام جی کی ملائمت کو بیان نہیں کر سکتے۔ ۳

پُنی نج جٹا رام بِبرائے ، گُر انوشاسن مانگ نہائے
کر مجن پربھو بھوشن ساجے ، انگ آننگ دیکھ سَت لاجے

پھر شری رام چندر جی نے اپنی جٹاؤں کو کھولا اور گُورو جی سے آگیا مانگ کر اشنان کیا۔ اشنان کر کے پربھو نے گہنے پہنے اُن کے شریر کی شوبھا کو دیکھ کر سینکڑوں کامدیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو گئے۔ ۴

دوہا

ساسنہہ سادر جانکی ہی مجن تُرت کرائے

دیہ بسن بر بھوشن انگ انگ سجے بنائے

رنواس میں ساسوؤں نے جانکی جی کو آدر کے ساتھ فوراً اشنان کرایا اور اُن کے انگ انگ میں دیو بستر اور سندر گہنے بہت اچھی طرح سے پہنا دیئے۔ ۱۱

رام بام دسی سوبھتی رما روپ گُن کھان

دیکھ ماتُ سب ہرشیں جنم سپھل نج جان

گُنوں اور روپ کی کھان شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں طرف شوبھا پا رہی ہیں اُنہیں دیکھ کر سب مائیں اپنے جنم کو سپھل جان کر پرسن ہو گئیں ۱۱

سُنو کھگیس تیہی اوسر برہما سو منی برند

چڑھ بِمان آئے سب سُر دیکھن سُکھ کند

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں ، اے پکشی گرڑ ! سنیئے اُس وقت برہما جی ، شیو جی اور منیوں کا سماج اور سب دیوتا بِمانوں پر چڑھ کر آنند کند بھگوان شری رام جی کے درشن کرنے کے لئے وہاں آ گئے ،

چوپائی

پربھو بلوک منی من انوراگا ، تُرت دیہ سنگھاسن ماگا
روی سم تیج سو برن نہ جائی ، بیٹھے رام دوِجنہہ سِر نائی

پربھو شری رام جی کو دیکھ کر منی بششٹ جی کے من میں پریم اُمڈ آیا۔ اُنہوں نے جھٹ پٹ دیویہ سنگھاسن منگوایا جس کا سُوریہ کے سمان تیج تھا اُس تیج کی سُندرتا کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ برہمنوں کو پرنام کر کے شری رام چندر جی اُس پر براجمان ہو گئے۔ ۱

جنک سُتا سمیت رگھورائی ، پیکھ پر ہرشے منی سمُدائی
بید منتر تب دوِجنہہ اُچارے ، نبھ سُر منی جے جے تی پکارے

شری جانکی جی سمیت شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر منیوں کی منڈلی بہت ہی پرسن ہوئی۔ تب برہمنوں نے وید منتروں کا اُچارن کیا۔ آکاش میں دیوتا اور منی جے ہو ، جے ہو ایسا جیکار کرنے لگے

پرتھم تلک بسشٹ منی کینہا ، پُنی سب بپرنہہ آئس دینہا
سُت بلوک ہرشیں مہتاری ، بار بار آرتی اُتاری

پھر برہمن منڈلی کو تلک لگانے کی آگیا دی۔ پتر کو دیکھ کر سب مائیں پرسن ہو کر بار بار آرتی اُتار رہی ہیں۔ ۲

بپرنہہ دان بِبِدھ بدھی دینہے ، جاچک سکل اجاچک کینہے
سنگھاسن پر تربھون سائیں ، دیکھ سُرنہہ دُندُبھیں بجائیں

اُنہوں نے برہمنوں کو طرح طرح کی قیمتی وستوئیں دان میں دیں اور بھکاریوں کو اتنا دان دیا کہ وہ مالا مال ہو گئے۔ اُنہیں پھر مانگنے کی بالکل ضرورت نہ رہی۔ شری رام جی کو سنگھاسن پر براجمان دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔ ۴

چھند

نبھ دُندُبھیں باجہیں بپل گندھرب کنّر گاوہیں

ناچہیں اپچھرا برند پرمانند سُر منی پاوہیں

راکشس، ناگ، منش اور جڑ چیتن بھی کال کرم اور گنوں سے
بھرے ہوئے دن رات کبھی نہ ختم ہونے والے آواگمن کے
چکر میں بھٹک رہے ہیں۔ ہے ناتھ! ان میں سے جن کو آپ
نے کرپا درشٹی کر کے دیکھ لیا۔ وہ ادھیاتمک، ادھی دیوک اور
ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں سے چھوٹ گئے۔ ہے
جنم مرن کے کلیشوں کا ناش کرنے میں کشل رماہر) شری رام جی!
ہماری رکشا کیجئے۔ ہم آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ ۲

جے گیان مان بمت تو بھو ہرنِ بھکتی نہ آدری
تے پائے سُر درلبھ پدادپی پرت ہم دیکھت ہری
بسواس کر سب آس پر ہری داس تو جے ہوئے رہے
جپ نام تو بنو شرم تر ہیں بھو ناتھ سو سمرا مہے

جو پرش کورے گیان کے ابھیمان میں مست ہو کر
سنسار بندھن سے چھڑانے والی آپ کی بھگتی کا آدر نہیں کرتے
ہے ہری! جو گیان پدو یوتاؤں کو بھی درلبھ ہے، اس کو پا کر
بھی وہ اس اوچ استھتی سے نیچے گرتے دیکھے گئے ہیں۔ لیکن
جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر آپ پر درڑھ وشواس کر کے ایک
ماتر آپ کے چرنوں کا داس ہو رہتے ہیں۔ وہ آپ کے نام
کا ہی سمرن کر کے بنا کسی کرم آپاسنا آدی کٹھن سادھنوں کے
سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ایسے آپ کا ہم سمرن
کرتے ہیں۔ ۳

جے چرن سِو اج پوجیہ رج سبھ پرس منی پتنی تری
نکھ نرگتا منی بندتا تریلوک پاونی سُرسری
دھوج کُلِس انکُس کنج جت بن بھرت کنٹک کن لہے
پد کنج دو مکند رام رمیس نِت بھجامہے

ہم شیوجی اور برہما جی جن چرنوں کی پوجا کرتے ہیں جن
چرنوں کی شبھ دھول کو چھو کر گوتم رشی کی پتنی اہلیا تر گئی۔ جن
چرنوں کے ناخنوں سے وہ پرم پوتر پاپ ہرنی گنگا جی بہہ نکلیں۔
جن کی منی بندنا کرتے ہیں اور جو تینوں لوکوں کو پوتر کرنے والی
ہے۔ جو چرن دھوجا (نشان)، بجر (بجلی)، انکش اور کمل ان
نشانوں سے یکت ہیں۔ جن چرنوں میں بن میں گھومتے وقت
کانٹے چبھنے سے گھٹے پڑ گئے ہیں۔ سب سے مکتی داتا! ہے رام!
ہے سیاپتی! ہم آپ کے انہی دونوں چرن کملوں کو نت بھجتے
رہتے ہیں۔ ۴

اویکت مول انادی ترو تو چ چاری نگما گم بھنے
شٹ کندھ ساکھا پنچ بیس انیک پرن سمن گھنے
پھل جگل بدھی کٹ مدھر بیل اکیل جیہی آشرت رہے
پلوت پھولت نول نت سنسار بٹپ نماہے

وید شاستروں میں کہا ہے کہ سنسار ایک برکش ہے
پرکرتی اس برکش کی چھال کی جا ہیں (جاگرت، سوپن سشپتی
ترییا) ہیں۔ چھ تنے (شوک، پیاس، جنم، مرن، دکھ یعنی شوک
اور روگ) ہیں۔ پچیس تتو (پانچ بھوت، اہنکار، بدھی، اویکت
دس اندریاں، من، پانچ اندریوں کے وشے، اچھا، دویش، سکھ
دکھ، سنگھات، چیتنا اور دھرتی) اس برکش کی شاخائیں ہیں
(دیکھو بھگوت گیتا ادھیائے ۱۳ اشلوک ۵ و ۶) اس کے بے شمار
پتے اور پھول ہیں۔ جس میں کڑوے اور میٹھے دو پرکار کے پھل
لگے ہیں۔ جس پر ایک ہی بیل ہے (سو بھاو کرم روپی سنسکار)
جو اسی کے آشرے رہتی ہے۔ جس میں نت نئے پتے اور
پھول نکلتے رہتے ہیں۔ ایسے سنسار برکش سروپ کو ہم نمسکار
کرتے ہیں۔ ۵

جے برہم اجم ادویتم انوبھو گمیہ من پر دھیاد ہیں
تے کہہوں جانہوں ناتھ ہم تو سگن جس نت گاوہیں
کرونا یتن پربھو سدگنا کر دیو یہ بر مانگہیں
من بچن کرم بکار تج تو چرن ہم انو راگہیں

ستاتی ہے۔ یہ کتھا تمہ مرن کے بھئے لور رگ کو مٹانے والی ہے ۴

بمل بھکتی ورڈھ کرنی، موہ ندی کہنہ سُندر ترنی
نت نو منگل کوسل پوری، ہرشت رہیں لوگ سب گری

یہ ویراگ، گیان اور بھگتی بھاو کو ندرڈھ کرنے والی ہے اور

موہ رُوپی ندی سے پار جانے کے لئے سندر ناؤ ہے۔ ایودھیا پوری

میں نت نئے منگل ہونے لگے۔ سبھی دونوں کے لوگ سُکھی رہنے لگے ۴

نت نئی پریتی رام پد پنکج، سب کیں جنہہ ہی نمت سو منی اج
منگن بہو پرکار پہر ائے، دوجنہ دان نانا بدھی پائے

شری رام جی کے چرن کملوں میں شو جی منیشور، لوگ اور

برہما جی سدا سر جھکاتے ہیں۔ اُن میں ایودھیا پُری کے لوگوں کی

نت نئی پریتی ہو رہی ہے۔ بھکاریوں کو بہت طرح کے وستر اور زیور

پہنائے گئے اور برہمنوں نے بھی طرح طرح کے دان پائے ۵

دوہا

برہمانند مگن کپی سب کیں پربھو پد پریتی

جات نہ جانے دوس تنہہ گئے ماس تست بیتی

بانر سب پرم آنند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب کی پربھو

شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہے دن گزرتے انہیں معلوم ہی نہ

ہوئے۔ بس اسی طرح باتوں ہی باتوں میں چھ ماہ گزر گئے۔ ۱۵

چوپائی

بسرے گرہ سپنے ہوں سُدھ ناہیں، جمے پر دروہ سنت من ماہیں
تب رگھوپتی سب سکھا بولائے، آئے سبنہہ سادر سر نائے

انہیں اپنے گھر بھول ہی گئے۔ سپنے میں بھی اُن کی یاد نہیں آتی

جیسے سنت مہاتماؤں کے دل میں کبھی بھی دوسروں کی بُرائی کرنے کا

خیال نہیں آتا۔ تب شری رگھوناتھ جی نے سب بانر سکھاؤں کو بلایا

وہ سب آئے اور شردھا سے پربھو کو ڈنڈوت پرنام کیا ۱

پرم پریتی سمیپ بیٹھارے، بھگت سکھد مردو بچن اُچارے
تمہ اتی کینہی موری سیوکائی، مکھ پر کیہی بدھی کروں بڑائی

شری رام چندر جی نے اُن کو بڑے پریم سے اپنے پاس

بٹھایا اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے کومل بچن کہے کہ تم لوگوں نے میری

بڑی سیوا کی ہے۔ تمہارے منہ پر میں کس طرح تمہاری بڑائی کروں ۲

تاتے موہی تمہ اتی پریہ لاگے، مم ہت لاگ بھون سکھ تیاگے
انج راج سمپتی بیدیہی، دیہہ گیہہ پریوار سنیہی
سب مم پریہ نہیں تمہہ ہی سمانا، مرشا نہ کہیوں موریہ باناہ
سب کیں پریہ سیوک یہ نیتی، موریں ادھک داس پر پریتی

میری بھلائی کے لئے تم لوگوں نے اپنے گھروں کے سکھوں کو

تیاگ دیا۔ اس لئے تم لوگ مجھے پرم پیارے لگ رہے ہو۔ چھوٹے

بھائی، راج، مال و متاع، جانکی، اپنا شریر، گھر، پریوار اور دوست یہ سب

مجھے پیارے ہیں۔ پر تو تم ان سے بھی بڑھ کر پیارے ہو۔ جھوٹ کہنے

کی عادت نہیں ہے۔ سیوک سبھی کو پیارے لگتے ہیں۔ یہ نیم ہے۔

پر میرا تو اپنے سیوکوں پر سبھاوک ہی بہت زیادہ پریم ہے۔ ۳

دوہا

اب گرہ جاہو سکھا سب بھجیہو موہی ڈرڈھ نیم

سدا سرب گت سرب ہت جان کریہو اتی پریم

ہے متر! اب آپ سب اپنے گھر جاؤ۔ بڑے

ڈرڈھ نیم سے مجھے بھجتے رہنا۔ مجھے سدا سرو ویاپک اور سب کا ہت

کرنے والا جان کر مجھ میں بہت زیادہ پریتی کرنا۔ ۱۶

چوپائی

سُن پربھو بچن مگن سب بھئے، کو ہم کہاں بسر تن گئے
ایک ٹک رہے جوڑ کر آگے، سکہیں نہ کچھ کہہ اتی انوراگے

پربھو کے بچن سُن کر سب پریم میں مگن ہو گئے۔ ہم کون ہیں

اور کہاں ہیں؟ ایسی دیہہ کی کسی کو بھی ہوش نہ رہی۔ وہ پربھو کے

سامنے ہاتھ جوڑ کر ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ بہت ہی پریم کے کارن

وہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ ۱

پرم پریم تنہہ کر پربھو دیکھا، کہا بدھ بدھی گیان بسیشا
پربھو سنمکھ کچھ کہن نہ پارہیں، پنی پنی چرن سروج نہارہیں

پربھو نے اپنے تئیں جب اُن کی پرم پریتی دیکھی تب بہت

طرح سے انہیں گیان اُپدیش کر کے سمجھایا پربھو کے سامنے وہ کچھ کہہ

نہ سکے۔ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ رہے ہیں۔ ۲

تب پربھو بھوشن بسن منگائے ، نانا رنگ انوپ سُہائے
سُگریو ہی پرتھمہیں پہرائے ، بسن بھرت نج ہاتھ بنائے

تب پربھو نے طرح طرح کے رنگوں کے لاثانی سُندر گہنے اور کپڑے منگوائے ۔ سب سے پہلے سُگریو کو بھرت جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر وستر اور گہنے پہنائے ۔ ۲

پربھو پریرت لچھمن پہرائے ، لنکاپتی رگھوپتی من بھائے
انگد بیٹھ رہا نہیں ڈولا ، پریتی دیکھ پربھو تاہی نہ بولا

پھر پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پاکر لکشمن جی نے لنکاپتی بھبھیشن کو گہنے کپڑے پہنائے ، جو شری رگھوناتھ جی کے من کو بہت ہی بھلے ۔ انگد بالکل بے حس و حرکت بیٹھے رہے ۔ اُن کے پریم کو دیکھ کر پربھو نے اُن کو نہیں بُلایا ۔ ۴

دوہا

جاموَنت نیل آدی سب پہرائے رگھوناتھ
ہیے دھر رام سروپ سب چلے نائے پد ماتھ

جاموَنت اور نیل وغیرہ یودھاؤں کو شری رگھوناتھ جی نے خود اپنے ہاتھ سے گہنے کپڑے پہنائے ۔ وہ سب اپنے ہردے میں شری رام چندر جی کے روپ کا دھیان دھر کے اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کر کے چلے ۔ ۱۷

تب انگد اُٹھ نائے سر سجل نین کر جور
اتی بنیت بولے بچن منہوں پریم رس بور

تب انگد اُٹھے ۔ اُنہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بے حد ملائمت بھرے ہوئے اور پریم رس میں ڈوبے ہوئے بچن بولے ۔ ۱۸

چوپائی

سنو سروگیہ کرپا سکھ سندھو ، دین دیاکر آرت بندھو
مرتی بیر ناتھ موہی بالی ، گیَو تمہارے ہی کوچھیں گھالی

ہے سروگیہ ! ہے کرپا اور سکھ کے سمندر ! ہے دین دکھیوں پر دیا کرنے والے دیاکر دین بندھو بھگوان ! مرتے وقت میرا پتا

بالی مجھے آپ کی گود میں ڈال گیا تھا ۔ ۱

اسرن سرن برد سنبھاری ، موہی جنی تجہو بھگت ہتکاری
موریں تمہہ پربھو گرو پت ماتا ، جاؤں کہاں تج پد جل جاتا

اس لئے ہے بھگتوں کے ہتکاری پربھو ! میں بے پناہ ہوں ، اور بے پناہوں کو پناہ دینا آپ کا نیم ہے اپنی اس نیم کی ریتی کو یاد کر کے مجھے تیاگئے نہیں ۔ میرے تو سوامی گرو پتا ماتا اور سب کچھ آپ ہی ہیں ۔ ہے پربھو ! میں آپ کے چرن کملوں کو چھوڑ کر کہاں جاؤں ۔ ۲

تمہہی بچار کہہو نرناہا ، پربھو تج بھون کاج مم کاہا
بالک گیان بدھی بل ہینا ، راکھہو سرن ناتھ جن دینا

ہے مہاراج ! آپ ہی وچار کر کہیں کہ آپ کو چھوڑ کر گھر میں میرا کیا کام ہے ۔ ہے ناتھ ! میں بدھی گیان اور بل سے ہین بالک ہوں ۔ اس دین سیوک کو اپنی شرن میں رکھئے ۔ ۳

نیچ ٹہل گرہ کے سب کرہوں ، پد پنکج بلوک بھو ترہوں
اس کہہ چرن پریو پربھو پاہی ، اب جن ناتھ کہہو گرہ جاہی

میں گھر کی ادنےٰ سے ادنےٰ سیوا کروں گا ۔ اور آپ کے چرن کملوں کے درشن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاؤں گا ۔ ایسا کہہ کر وہ شری رام جی کے چرنوں میں گر پڑے اور بولے ہے پربھو ! میری رکشا کیجئے ۔ ہے ناتھ ! اب مجھے گھر جانے کو نہ کہئے ۔ ۴

دوہا

انگد بچن بنیت سُن رگھوپتی کرونا سینو
پربھو اُٹھائے اُر لائیو سجل نین راجیو

انگد کے عاجزی بچن سُن کر دیا کی حد شری رگھوناتھ جی نے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگایا ۔ پربھو کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُمنڈ آئے ۔ ۱۸

نج اُر مال بسن منی بالی تنیہ پہرائے
بدا کینہہ بھگوان تب بہو پرکار سمجھائے

تب بھگوان نے اپنے ہردے کی مالا وستر اور رتن جڑت

زیورات بالی کمار انگد کو پہنا کر اور بہت پرکار سے سمجھا کر بداع کیا۔ ۱۸

چوپائی

بھرت انج سومتر سمیتا، پٹھون چلے بھگت کرت چیتا
انگد ہردے پریم نہیں تھورا، پھر پھر چتیہ رام کیں اورا

بھگت کی کرنی کو یاد کر کے بھرت جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور شترگھن سمیت انگد کو کچھ دور تک چھوڑنے چلے۔ انگد کے من میں بے حد پریم ہے۔ وہ پھر پھر کر شری رام جی کی طرف دیکھتے ہیں۔ ۱

بار بار کر دنڈ پرناما، من اس رہن کہیں موہی راما
رام بلوکن بولن چلنی، سمر سمر سوچت ہنس ملنی

اور بار بار دنڈوت پرنام کرتے ہیں۔ من میں اُن کے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ شری رام جی اب بھی مجھے یہاں رہنے کو کہہ دیں۔ وہ شری رام جی کی کرپا دیشٹی، سُندر بانی، سُندر چال اور ہنس کر ملنے کی ریتی کو یاد کر کے وِیوگ کا خیال کر کے دکھی ہو رہے ہیں۔ ۲

پربھو رُخ دیکھ بنیہ بہو بھاشی، چلیو ہردے پد پنکج راکھی
اتی آدر سب کپی پہنچائے، بھائن سہت بھرت پُنی آئے

لیکن پربھو کا رُخ دیکھ کر بہت سے عاجزانہ بچن کہہ کر اور ہردے میں پربھو کے چرن کملوں کا دھیان دھر کر وہ چلے۔ بڑے آدر کے ساتھ بانروں کو کچھ دیر تک پہنچا کر بھائیوں سمیت بھرت جی واپس آ گئے۔

تب سُگریو چرن گہہ ناناں، بھانت بنے کینہے ہنوماناں
دن دس کر رگھوپتی پد سیوا، پُنی تو چرن دیکھہوں دیوا

تب ہنومان جی نے سُگریو کے چرن پکڑ کر انیک پرکار سے بنتی کی اور کہا، ہے دیو! کچھ دن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی سیوا کر کے پھر میں آ کر آپ کے چرنوں کے درشن کروں گا۔ ۴

پُنیہ پُنج تمہہ پون کماراں، سیوہو جائے کرپا آگارا
اس کہہ کپی سب چلے تُرنتا، انگد کہیہ سنہو ہنومنتا

سُگریو نے کہا ہے پون کمار! تم پُنیہ کے ڈھیر ہو۔ جا کر کرپا ندھان شری رام جی کی سیوا کرو۔ سب بانر ایسا کہہ کر فوراً چل پڑے۔ تب انگد نے کہا۔ ہے ہنومان! سنو۔ ۵

دوہا

کہیہو دنڈوت پربھو سیں تمہہ ہی کہوں کر جور
بار بار رگھونایک ہی سُرت کرایہو مور

میں تم سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں: پربھو سے میرا دنڈوت پرنام کہنا اور شری رگھوناتھ جی کو تم میری یاد کراتے رہنا۔ ۱۹

اس کہہ چلیو بالی سُت پھر آئیو ہنومنت
تاس پریتی پربھو سن کہی مگن بھئے بھگونت

ایسا کہہ کر بالی کمار انگد چلے، تب ہنومان جی واپس اجودھیا لوٹ آئے اور آ کر پربھو سے انگد کے پریم کا ورنن کیا۔ سن کر بھگوان پریم میں مگن ہو گئے۔ ۱۹

کلشہو چاہ کٹھور اتی کومل کُسم ہو چاہ
چت کھگیس رام کر سمجھ پرے کہو کاہ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! شری رام جی کا چت بجر سے بھی کٹھور ہے اور پھول سے بھی نرم ہے تب کہئے۔ وہ کس کی سمجھ میں آ سکتا ہے؟ ۱۹

چوپائی

پُنی کرپال لیو بول نشادا، دینہے بھوشن بسن پرسادا
جاہو بھون مم سمرن کریہو، من کرم بچن دھرم انوسریہو

پھر کرپالو شری رام چندر جی نے نشاد راج گوہ کو بلا لیا اور اُسے گہنوں اور کپڑوں کے تحفے دیئے۔ اور کہا کہ تم بھی گھر جاؤ، وہاں میرا سمرن کرتے رہنا اور من، بچن اور کرم سے دھرم کے انوسار کرتویہ کا پالن کرتے رہنا۔ ۱

تم مم سکھا بھرت سم بھراتا، سدا رہیہو پُر آوت جاتا
بچن سُنت اُپجا سکھ بھاری، پریو چرنن بھر لوچن باری

تم میرے متر ہو اور بھرت کے سمان میرے عزیز بھائی ہو۔ اجودھیا میں کبھی کبھی سدا آتے جاتے رہنا۔ یہ بچن سُن کر نشاد راج گوہ

براجھاری سُکھ ہُوا نیتروں میں آنند اور پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور وہ پربھو کے چرنوں پر گر پڑا - ۲

چرن نلن اُردھر گرہ آوا ، پربھو سبھاؤ پرجنہہ سُناوا
رگھوپتی چرت دیکھ پُرباسی ، پُنی پُنی کہیں دھنیہ سُکھ راسی

پھر بھگوان کے چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر وہ گھر آیا اور آکر اپنے پریوار والوں سے پربھو کے سندر شیل اور سبھاؤ کی اُستتی کر کے سُنائی ۔ شری رگھو ناتھ جی کے (۲) چرتر کو دیکھ کر اَودھ پُرواسی بار بار کہتے ہیں کہ سُکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی دھنیہ ہیں - ۳

رام راج بیٹھیں ترے لوکا ، ہرشت بھئے گئے سب سوکا
بیرُ نہ کر کاہو سن کوئی ، رام پرتاپ بشمتا کھوئی

شری رام چندر جی کے تخت پر بیٹھنے سے تینوں لوک پرسن ہو گئے ۔ اُن کے سارے دُکھ اور فکر مٹ گئے ۔ کوئی کسی سے دُشمنی نہیں کرتا ۔ شری رام چندر جی کے پرتاپ سے سب کے دلوں سے بھید بھاؤ مٹ گیا - ۴

دوہا

برن آشرم نج نج دھرم نرت بید پتھ لوگ
چلہیں سدا پاوہیں سُکھ ہی نہیں بھے سوگ نہ روگ

سب لوگ اپنے اپنے ورن اور آشرم میں وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کر کے سُکھ پاتے ہیں ۔ نہ کسی کو کوئی دُکھ ہے نہ ڈر ہے اور نہ ہی کوئی روگ ہے - ۲۰

چوپائی

دیہک دیوک بھوتک تاپا ، رام راج نہیں کاہو ہی بیاپا
سب نر کرہیں پرسپر پریتی ، چلہیں سودھرم نرت شرتی نیتی

رام راج میں شاریرک (شریر میں کوئی روگ وغیرہ ہو جانے سے جو دُکھ ہوتا ہے) دیوک (انتہائی گرمی ، سردی ، بارش و بھونچال وغیرہ سے جو دُکھ ہوتا ہے) اور بھوتک (سانپ ، شیر ، دُشٹ سبھاؤ منشوں اتیادی دوسرے شریروں کی وجہ سے جو دُکھ ہوتا ہے) تینوں تاپ کسی کو بھی نہیں ستاتے ، سب منش آپس میں پریم

سے رہتے ہیں اور وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں - ۱

چارِہُو چرن دھرم جگ ماہیں ، پُورِ رہا سپنے ہُوں اگھ ناہیں
رام بھگتی رت نر اَرو ناری ، سکل پرم گتی کے ادھکاری

ستیہ (سچائی) شوچ (اندر اور باہر کی صفائی) دیا اور دان ان چاروں چرنوں سے دھرم سنسار میں پوری پورن ہو رہا ہے ، سپنے میں بھی پاپ دیکھنے میں نہیں آتے ۔ پُرش اور استری سبھی شری رام جی کی بھگتی میں لین ہیں اور سارے ہی موکش پد کے ادھیکاری ہیں - ۲

الپ مرتیو نہیں کونیو پیرا ، سب سُندر سب بِرج سریرا
نہیں دریدر کوئی دُکھی نہ دینا ، نہیں کوئی ابدھ نہ لچھن ہینا

چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہیں ہوتی ۔ نہ ہی کسی کو کوئی پیڑا ہوتی ہے ۔ سبھی کے شریر تندرست اور سُندر ہیں ۔ نہ کوئی غریب ہے ۔ نہ کوئی دُکھی ہے ۔ اور نہ ہی کوئی لاچار ہے ۔ نہ ہی کوئی مورکھ ہے ۔ اور نہ ہی کوئی گُنوں سے عاری ہے - ۳

سب نِردمبھ دھرم رت پُنی ، نر اَرو ناری چتر سب گُنی
سب گن گیہ پنڈت سب گیانی ، سب کرتگیہ نہیں کپٹ سیانی

کوئی پاکھنڈی نہیں ہے ۔ سب دھرم پرائن اور پُنیہ آتما ہیں ۔ پُرش اور استری سبھی چتر اور گُن وان ہیں ۔ سبھی لوگ گُنوں کو جاننے والے (اربھات ستیہ اسیتہ کا نرنے کرنے والے) پنڈت اور گیان وان ہیں ۔ سبھی احسان مند ہیں ۔ مکّار اور دھوکے باز کوئی نہیں ہے - ۴

دوہا

رام راج نبھ گیس سُنو سچر اچر جگ ماہیں
کال کرم سبھاؤ سبھاؤ گُن کرت دُکھ کاہو ہی ناہیں

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں ۔ ہے پنچھی راج گرڑ! سُنئے ، شری رام جی کے راج میں جتنے جڑ چیتن جیو سنسار میں ہیں ۔ اُن میں سے کسی کو بھی کال ، کرم ، سبھاؤ اور گُنوں سے پیدا ہوئے دُکھ نہیں ستاتے

چوپائی

بھومی سپت ساگر میکھلا ، ایک بھوپ رگھوپتی کوسلا

بھون انیک روم پرتی جا سُو ، یہ پربھتا کچھ بہت نہ تا سُو

اودھ پتی شری رگھو ناتھ جی سات سمندروں کی گردھنی -
دکر بندھ، والی پرتھوی کے ایک مانڈ راجہ ہیں۔ اُن کے ایک ایک روم
میں بے شمار برہمانڈ ہیں۔ پھر اگر وہ سات دویپوں کے راجہ ہیں تو اس
میں اُن کی کونسی بڑائی ہے بلکہ اُن کی کسر شان ہے ۱

سو مہما سمجھت پربھو کیری ، یہ برنت ہینتا گھنیری ۲
سوؤ مہما کھگیس جنہہ جانی ، پھر اہیں چرت تنہہ ہوں رتی مانی

بھگوان شری رام جی کے وراٹ سروپ کی مہما کو سمجھ کر یہ کہنا کہ
وہ سات دویپوں والی توہین کرنے کے برابر ہے لیکن اے پنچھی راج!
جنہوں نے وہ مہما جان بھی لی ہے ۔ وہ بھی شری رام جی کی سنسارک
راج لیلا میں بڑا پریم مانتے ہیں - ۲

سوؤ جانے کر پھل یہ لیلا ، کہیں مہا منی بردم سیلا
رام راج کر سُکھ سمپدا ، برن نہ سکے پھنیس ساردا

کیونکہ اُسی مہما کا پھل یہ لیلا ہے، جتیندریہ منی راج ایسا
کہتے ہیں۔ ششش اور سرسوتی جی بھی رام جی کے سُکھ اور سمپتی (خوشحالی)
کو بیان نہیں کر سکتے - ۳

سب اُدار سب پر اُپکاری ، بپر چرن سیوک نر ناری
ایک ناری برت سب جھاری ، تے من بچ کرم پتی ہتکاری

سبھی نر اور ناری فراخدل ہیں۔ سبھی پراُپکاری ہیں۔ ویدوان اور
برھمان برہمنوں کے چرنوں کے سب داس ہیں۔ منش سماج میں
سب ایک پتنی برت دھرم والے ہیں (ار تھات اپنی استری کے
بغیر کسی دوسری استری پر من بچن بکرم سے کبھی بھی کام درشٹی نہیں
کرتے)اس پرکار استریاں بھی من بچن اور کرم سے اپنے پتی کا ہت
کرنے والی ہیں - ۴

دوہا

ڈنڈ جتنہہ کر بھید جہہ نرتک نرتیہ سماج
جیتہو من ہی سُنئے اَس رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں ڈنڈ صرف سنیاسیوں کے
ہاتھ میں ہے اور بھید ناچنے گانے والوں کی منڈلی میں ہے جیت

کا شبد صرف من کے جیتنے کے لئے ہی سنائی دیتا ہے (راج
نیتی میں سرکش دشمن پر فتح پانے کے لئے) سام (دشمن کو خوش
کر کے صلح کر لینا) دان (کچھ دے کر قابو کر لینا) بھید (دشمن کے
دل میں پھوٹ پیدا کر کے اُسے قابو میں کر لینا) اور ڈنڈ (جب اور
کوئی اُپائے نہ رہے۔ تب بالآخر اُسے طاقت سے دبا دینا) یہ
چار اُپائے بتلائے گئے ہیں۔ رام راج میں کوئی دشمن ہی نہیں
ہے۔ اس لئے جیتنا شبد صرف من جیتنے کے ہی معنوں میں استعمال
ہوتا ہے۔ کوئی اپرادھی چور اور ڈاکو ہے ہی نہیں۔ اس لئے ڈنڈ کا
شبد سنیاسیوں کے ہاتھ کے ڈنڈے کے معنوں میں استعمال ہوتا
ہے سبھی پرجا دل سے شری رام جی کی سیوک ہے۔ اس لئے بھید
شبد کا استعمال ناچ اور گانے والی منڈلیوں میں سُر تال کے بھید
کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے - ۲۲

چوپائی

پھولہیں پھرہیں سدا ترو کانن ، رہیں ایک سنگ گج پنچانن
کھگ مرگ سہج وَیر بسرائی ، سبنہہ پرسپر پریتی بڑھائی

بنوں میں درخت سدا پھوتے پھلتے ہیں۔ ہاتھی اور شیر ایک
ساتھ رہتے ہیں۔ پشو اور پنچھی سبھی نے اپنے اپنے سبھاوک ویربھاؤ
کو چھوڑ دیا ہے اور سب آپس میں پریم بھاؤ سے رہتے ہیں - ۱

کوجہیں کھگ مرگ نانا برندا ، ابھے چرہیں بن کرہیں انندا
سیتل سُربھی پون بہہ مندا ، گنجت الی لے چلی مکرندا

پنچھی چہچہاتے ہیں۔ پشوؤں کی ٹولیاں کی ٹولیاں بن میں بے
خوف آنند سے گھومتی ہیں۔ شیتل مند اور سُگندھت تین پرکار
کی ہوا چلتی رہتی ہے، بھونرے پھولوں کے رس کو لے کر چلتے ہوئے
گنجار کرتے ہیں - ۲

لتا بٹپ مانگیں مدھو چوہیں ، من بھاوتو دھینو پے سروہیں
سسی سمپن سدا رہ دھرنی ، ترتیا بھئے کرت جگ کے کرنی

مانگنے سے ہی بیلیں اور برکش شہد دیتے ہیں۔ گائیں
من چاہا دودھ دیتی ہیں۔ زمین ہری بھری کھیتی سے سرسبز رہتی ہے
ترتیا جگ میں ست جگ کی کرنی ہو گئی -

پرگٹیں گرنہہ بہدھ منی کھانی ، جگد اتما بھوپ جگ جانی

برنا سکل بہیں برباری ، سنیل اِل سوادو سُکھ کاری

ہمارے جگت کے آتما بھگوان شری رام چندر جی پرتھوی کے راجہ ہیں۔ یہ جان کر پریتوں نے طرح طرح کی منیوں (رتنوں) کی کانیں ظاہر کر دیں۔ ندیوں میں اُتم سُشیتل، نرمل اور سُکھ دینے والا میٹھا جل بہنے لگا۔ ۴

ساگر نج مرجادا رہیں ، ڈارہیں رتن تٹنہ نر لہیں
سرسج سنکل سکل تڑاگا ، اتی پرسن دس دسا ببھاگا

سمندر اپنی مریادا (حد) میں رہتے ہیں۔ وہ کنا روں پر رتن پھینک دیتے ہیں جنہیں منش اُٹھا لیتے ہیں۔ سارے تالاب کنولوں سے بھرپور ہیں۔ دسوں اطراف کے ملکوں میں بے حد خوشی اور شانتی ہے۔ ۵

بِدھو مہی پور میُو کھنہہ رَبی تپ جیتنہہ کاج
مانگیں بارد دیہیں جل رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں چندرما اپنی امرت مئی کرنوں سے پرتھوی کو امرت سے بھرپور کر دیتا ہے۔ سُورج ضرورت کے مطابق گرمی دیتا ہے۔ اور بادل مانگنے سے ہی جل برسا دیتے ہیں۔ ۲۳

چوپائی: کوٹنہہ باجی میگھ پربھو کینہے ، دان انیک دوجنہہ کنہ دینہے
شرتی پتھ پالک دھرم دُھرندھر ، گن اتیت ارُ بھوگ پُرندر

پربھو شری رام چندر جی نے کروڑوں اشومیدھ یگیہ کئے اور برہمنوں کو بہت سا دان دیا۔ شری رام چندر جی ویدمارگ کے پالنے والے دھرم دھرندھر، پرکرتی کے تینوں گنوں سے پرے اور نرلیپ رہتے ہوئے سورگ کے راجہ اندر جیسے سُکھ بھوگتے ہیں۔ ۱

پتی انُوکول سدا رہ سیتا ، سوبھا کھان سُسیل بنیتا
جانت کرپا سندھو پربھتائی ، سیوت چرن کمل من لائی

سوبھا کی کھان، سُوشیل اور منکسر المزاج سیتا جی سدا اپنے پتی کی مرضی کے مطابق چلتی ہیں۔ وہ کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کی مہما کو جانتی ہیں۔ اور من لگا کر اُن کے چرن کملوں کی سیوا کرتی ہیں۔ ۲

جدپی گرہ سیوک سیوکنی ، بپل سدا سیوا بدھی گنی
نج کر گرہ پریچرجا کرئی ، رام چندر آئسُ انُوسرئی

اگرچہ گھر میں بہت سی داس داسیاں ہیں۔ اور وہ سب سیوا کرنے میں ماہر ہیں۔ تو بھی شری سیتا جی گھر کی ساری سیوا اپنے ہی ہاتھوں سے کرتی ہیں اور شری رام چندر جی کی آگیا کا پالن کرتی ہیں۔

جیہی بدھی کرپا سندھو سُکھ مانئے ، سوئی کر شری سیوا بدھی جانئے
کوسلیادی ساسُ گرہ ماہیں ، سیوئے سبنہہ مان مد ناہیں

جس پرکار شری رام چندر جی کو سُکھ ملے سیتا جی وہی کچھ کرتی ہیں کیونکہ وہ سیوا کے ڈھنگ کو جانتی ہیں۔ گھر میں کوشلیا وغیرہ سب ساسوؤں کی شری سیتا جی سیوا کرتی ہیں۔ اُن میں ابھیمان اور اہنکار نام کو بھی نہیں۔ ۳

اُما رما برہمادی بندتا ، جگدمبا سنتتم ننندتا

شو جی کہتے ہیں، ہے پاربتی! برہما آدی دیوتا جن سیتا (جگدمبا رجگت کی ماتا) جی کی بندنا کرتے ہیں۔ وہ سیتا جی سدا آنند مگن رہتی ہیں۔

دوہا- جاسُ کرپا کٹاچھ سُر چاہت چتو نہ سوئے
رام پدارِبند رتی کرت سبھاوہی کھوئے

جن آدشکتی سیتا جی کی کرپا درشٹی کو برہما آدی دیوتا چاہتے رہتے ہیں لیکن وہ اُن کی طرف دیکھتیں بھی نہیں۔ وہ آدی شکتی جی اپنے ابھیمان کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سدا پریتی کرتی ہیں۔ ۲۴

چوپائی: سیوہیں سانُوکول سب بھائی ، رام چرن رتی اتی ادھکائی
پربھو مُکھ کمل بلوکت رہہیں ، کبہوں کرپال ہم ہی کچھ کہہیں

سب بھائی شری رام جی کی مرضی موافق اُن کی سیوا کرتے ہیں۔ شری رام جی کے چرنوں میں بڑھ چڑھ کر اُن کا پریم ہے۔ وہ سدا پربھو کے کمل جیسے سُندر مُکھ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کرپالو شری رام جی ہمیں سیوا کرنے کی آگیا دیں۔

رام کرہیں بھرآتنہہ پر پریتی ، نانا بھانت سکھا ہیں نیتی
ہرشت رہیں نگر کے لوگا ، کرہیں سکل سُر دُرلبھ بھوگا

شری رام چندر جی بھی بھائیوں پر بڑی پریتی کرتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کی نیتی کا اُپدیش کرتے رہتے ہیں۔ نگر کے لوگ سدا پرسن

رہتے ہیں اور دیوتاؤں کو بھی کٹھنتا سے پراپت ہونے والے بھوگوں کو بھوگتے ہیں۔ ۲

اہ نسی بدھی ہی مناوت نہیں شری رگھوبیر چرن رتی جہیں
دو سُت سُندر سیتا جائے، لو کُش بید پُران گائے

وہ دن رات بڑی بھاجی سے پرارتھنا کرتے رہتے ہیں اور اُن سے شری رگھوویر جی کے چرنوں میں پریتی چاہتے ہیں۔ لو اور کُش دو پتر سیتا جی کو پیدا ہوئے۔ جن کا ویدوں اور پرانوں نے ورنن کیا ہے۔

دوؤ بجئی بنئی گُن مندر، ہر پرتی بمب منہُ اتی سُندر
دوسرے دوؤ سُت سب بھراتہ کیرے، بھئے رُوپ گُن سیل گھنیرے

وہ دونوں ہی مشہور فاتح، منکسر المزاج اور گُنوں کے گھر ہیں اور بے حد خوبصورت ہیں۔ سا(کشات) بھگوان کے ہی عکس سروپ ہیں۔ باقی بھائیوں کے بھی دو دو پتر پیدا ہوئے۔ جو بڑے ہی سُندر گُن وان اور نیک سبھاؤ تھے۔ ۴

دوہا۔ گیان گِرا گوتیت اج مایا من گُن پار!
سوئے سچدانند گھن کر نرچرت اُدار

جو بدھی، بانی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ اجنما ہیں، مایا من اور گُنوں سے پرے ہیں۔ وہ سچدانند گھن بھگوان اُتم منش لیلا کرتے ہیں

بید پُران بسشٹ بکھانے۔ سنہیں رام پد یدپی سب جانیں
پراتہ کال سرجُو کر مجن۔ بیٹھیں سبھا سندر دوج سجن

صبح سویرے سرجو ندی میں اشنان کر کے برہمنوں اور نیک پُرشوں کے ساتھ بھگوان سبھا میں بیٹھتے ہیں۔ گورو وششٹ جی وید اور پرانوں کی کتھائیں کہتے ہیں اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی سری رگھوپتی رام بھلا ما تر شردھا سے سُنتے ہیں۔ ۱

انُجنہ سنجت بھوجن کرہیں، دیکھ سکل جننیں سُکھ بھرہیں
بھرت ستروگھن دو نوں بھائی، سہت پون سُت اُپون جائی
بوجھیں بیٹھ رام گُن گاہا، کہ ہنومان سمتی اوگاہا
سُنت بِمل گُن اتی سُکھ پاویں، بہوری بہوری کر بنے کہلاویں

شری رام چندر جی کو ساتھ لے کر بھوجن کرتے ہیں۔ اُنہیں دیکھ کر سبھی مائیں آنند سے بھرپور ہو جاتی ہیں۔ بھرت جی اور شتروگھن جی دونوں بھائی ہنومان جی کے ساتھ باغیچوں میں جا کر اور وہاں بیٹھ کر شری رام جی کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتے ہیں۔ اور ہنومان جی اپنی سُندر بدھی سے اُن گُنوں میں اپنے آپ کو کھو کر اُن کا ورنن کرتے ہیں۔ شری رام چندر جی کے نرمل گُنوں کو سُن کر دونوں بھائی بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔ اور ہنومان جی سے بار بار بنتی کر کے اُن گُنوں کی مہما کو سنتے ہیں۔ ۲

سب کیں گرہ گرہ ہوہیں پُرانا، رام چرت پاون بِدھ نانا
نر اُرو ناری رام گُن گانا، کرہیں دوس نسی جات نہ جانا

نگر میں گھر گھر میں پُرانوں اور بھگوان کی طرح طرح کی پوتر لیلاؤں کی کتھا ہوتی ہے۔ پُرش اور استری سبھی شری رام چندر جی کا گُن گان کرتے ہیں اور وہ سب آنند میں اتنے مگن رہتے ہیں کہ دن رات گزرتے انہیں معلوم نہیں ہوتے۔ ۴

دوہا:۔ اودھ پُوری باسنہ کر سُکھ سمپدا سماج
سہس سیش نہیں کہہ سکہیں جہنہ نرپ رام براج

جہاں بھگوان شری رام چندر جی خود راجہ ہو کر شوبھا پا رہے ہیں اُس اودھ پُوری کے نواسیوں کے سُکھ اور خوشحالی کا ورنن تو ہزاروں شیش بھی نہیں کر سکتے۔ ۲۶

چوپائی:۔ نارد آدی سنکادی منیشا، درسن لاگ کوسلا دھیسا
دن پرتی سکل اجودھیا آوہیں، دیکھ نگر براگ بسراوہیں

نارد اور سنک آدی منیشور سب اودھ پتی شری رام جی کے درشن کے لئے ہر روز ایودھیا آتے ہیں اور اُس دیویہ نگری کو دیکھ کر ویراگیہ بھول جاتے ہیں۔ ۱

جات رُوپ منی رچت اٹاریں، نانا رنگ رُچر گچ ڈھاریں
پُر چہنہ پاس کوٹ اتی سُندر، رچے کنگورا رنگ رنگ بر

رتنوں سے جڑی ہوئی سنہری اٹاریاں ہیں۔ ایک رنگ اور خوبصورتی کے ڈھانچے میں ڈھلی ہوئی اُن کی چھتیں ہیں۔ نگر کے چاروں طرف سُندر چار دیواری ہے جس پر سُندر رنگ برنگے برج ہیں۔ ۲

نو گرہ نکر انیک بنائی۔ جنُ گھیری امراوتی آئی
مہی بہہ رنگ رچت گچ کانچا۔ جو بلوک منی برمن ناچا

مانو نو گرہوں نے بڑا بھاری لاؤ لشکر اکٹھا کر کے آ کر امراوتی کو گھیر لیا ہو۔ زمین پر سڑکوں میں طرح طرح کے قیمتی پتھروں کے فرش

لگے ہوئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر سرشٹھ منیوں کے من بھی موہے جاتے ہیں۔ ۳

دھول دھام اُوپر نبھ چُمبت کلس منہوں ربی سسی دُتی نندت
بہو منی رچت جھروکھا بھراجہیں، گرہ گرہ پرتی منی دیپ براجہیں

اُجل محل اتنے اُونچے ہیں کہ آکاش کو چُوم رہے ہیں۔ محلوں پر کے کلش اپنی سُندرتا سے مانو سورج چندرما کے پرکاش کا بھی نرادر کر رہے ہیں۔ بہت سے رتن جڑت جھروکے شوبھا پا رہے ہیں اور ہر ایک گھر میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ ۴

چھند:۔ منی دیپ راجہیں بھون بھراجہیں دیہری بدرم رچی
منی کھمبھ بھیت برنچی برچی کنک منی مرکت کھچی
سُندر منوہر مندر ایت اجر رُچر پھٹک رچے
پرتی دوار دوار کپاٹ پُرٹ بنائے بہو بجرنہہ کھچے

گھروں میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ مونگوں کی بنی ہوئی دہلیزیں چمک رہی ہیں۔ رتنوں سے جڑی ہوئی سونے کی دیواریں ایسی سُندر ہیں مانو خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر رچائی ہوں۔ محل سُندر اور منوہر ہیں۔ سُندر سنگِ مرمر کے بنے ہوئے آنگن ہیں۔ ہر ایک گھر کے دروازے پر بہت سے تراشے ہوئے ہیروں سے جڑے ہوئے سونے کے کواڑ ہیں۔

دوہا۔ چارو چتر سالا گرہ گرہ پرتی لکھے بنائے
رام چرت جے نرکھ منی تے من لیہیں چرائے

گھر گھر میں سُندر چتر شالائیں (تصویر گھر) ہیں۔ جن میں شری رام جی کے چرتر بڑی سُندرتا کے ساتھ سنوار کر بنائے ہوئے ہیں۔ جو دیکھنے پر منی لوگوں کے چت کو للچا لیتے ہیں۔ ۲۷

چوپائی۔ سُمن باٹکا سبہیں لگائیں، بببدھ بھانت کر جتن بنائیں
لتا للت بہو جات سُہائیں، پھولہیں سدا بسنت کہ نائیں

سبھی لوگوں نے الگ الگ قسموں کی پھلواڑیاں بنا کر سنوار کر لگا رکھی ہیں۔ جن میں بہت سی قسموں کی سُندر منوہر بیلیں سدا بسنت کی طرح پھولتی رہتی ہیں۔

گنجت مدھکر مکھر منوہر، مارُت تری بدھ سدا بہہ سُندر
نانا کھگ بالکنہہ جیائے، بولت مدھر اُڑات سُہائے

جن پر منوہر شبد سے بھونرے گنجار کرتے ہیں۔ سدا تینوں پرکار کی سُندر وایو چلتی رہتی ہے۔ بچوں نے طرح طرح کے پنچھی پال رکھے ہیں۔ جو میٹھے سُر سے چہچہاتے ہیں۔ اور جب اُڑتے ہیں تو بہت ہی سُندر لگتے ہیں۔ ۲

مور ہنس سارس پاراوت، بھونن پر سوبھا اتی پاوت
جہہ تہہ دیکھہیں نج پرچھائیں، بہو بدھی کوجہیں نرت کرائیں

مور ہنس سارس اور کبوتر گھروں کے اُوپر بڑی ہی شوبھا پاتے ہیں۔ وہ پنچھی اِدھر اُدھر شفاف چھتوں اور دیواروں میں جب اپنے سایہ کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت پرکار سے میٹھی تان سے چہچہاتے ہیں اور خوشی میں ناچتے ہیں۔ ۳

سُک سارِکا پڑھاوہیں بالک، کہہو رام رگھوپتی جن پالک
راج دوار سکل بدھی چارو، بیتھیں چوہٹ رچیر بجارو

بالک طوطے اور مینا کو پڑھاتے ہیں۔ کہ کہو "رام" رگھوپتی جن پالک۔ راج دوار سب پرکار سے سُندر ہے۔ گلیاں، چوراہے اور بازار بھی سُندر ہیں۔ ۴

چھند

باجار رُچر نہ بنے برنت بستو بنو گتھ پایئے
جہہ بھوپ رما نواس تہہ کی سمپدا کیے گائیے
بیٹھے بجاج صراف بنک انیک منہوں کبیر تے
سب سُکھی سب سچرت سُندر ناری نر سسو جرٹھ جے

بازار اتنے سُندر ہیں کہ اُن کی سُندرتا کا درنن کرتے نہیں بنتا۔ وہاں چیزیں بغیر ہی دام کے مِل جاتی ہیں۔ جہاں خود لکشمی پتی بھگوان شری رام چندر جی راجہ ہوں وہاں کی سمپتی کا درنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ بزاز، صراف وغیرہ بیوپاری بیٹھے ہوئے ایسے جان پڑتے ہیں۔ مانو بہت سے کبیر ہوں۔ استری و پُرش، بچے اور بوڑھے جو بھی ہیں۔ وہ سب سُندر، سداچاری اور سُکھی ہیں۔

دوہا:۔ اُتر دِسی سرجو بہہ نرمل جل گمبھیر
باندھے گھاٹ منوہر سولپ پنک نہیں تیر

اُتر کی طرف سرجو ندی بہہ رہی ہے۔ جس کا جل نرمل اور گہرا ہے اُس پر منوہر گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ کناروں پر ذرا بھر

بھی کبیچیٹر دیکھنے میں نہیں آتا - ۲۸

چوپائی:- دُور پھر اِک رچِر سو گھاٹا ۔ جہنہ جل پیئیں باجی گج ٹھاٹا
پنی گھٹ پرم منوہر نانا ۔ تہاں نہ پُرش کرہیں اسنانا
کچھ دُوری پر ایک الگ سُندر گھاٹ ہے - جہاں گھوڑوں اور ہاتھیوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ پانی پیا کرتے ہیں - جل بھرنے کے لئے بہت سے الگ سُندر گھاٹ ہیں - جو دیکھنے میں بڑے ہی منوہر ہیں - وہاں پُرش نہاتے ہیں - ۱

راج گھاٹ سب بِدھی سُندر بر ۔ مجّہیں تہاں برن چارِ ہُو نر
تیر تیر دیوتہہ کے مندر ۔ چہُندِسی تِنہ کے اُپبن سُندر
راج گھاٹ سب پرکار سے سُندر اور اُتم ہے - جہاں چاروں ورنوں کے پُرش اشنان کرتے ہیں - سرجُو کے کنارے دیو مندر ہیں - جن کے چاروں طرف سُندر باغیچے ہیں - ۲

کہُنہ کہُنہ سرِتا تیر اُداسی ۔ بسہیں گیان رت مُنی سنیاسی
تیر تیر تُلسکا سُہائی ۔ برند برند بہُہ منہنہ لگائی
کہیں کہیں سرجُو کے کنارے پر اُداسین، گیان وان، مُنی اور سنیاسی رہتے ہیں - تُلسی کے بہت سے سُندر پودے مُنیوں نے کنارے پر لگا رکھے ہیں - ۳

پُر شوبھا کچھ برن نہ جائی ۔ باہیر نگر پرم رُچِرائی
دیکھت پُری اکھِل اگھ بھاگا ۔ بن اُپبن باپکا تڑاگا
نگر کی شوبھا تو کہی ہی نہیں جا سکتی - نگر کے باہر بھی بہت سُندرتا ہے - اس پُوری کے درشن کرتے ہی سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں - وہاں بن باغیچے باؤلیاں اور تالاب شوبھا پا رہے ہیں ۴

چھند:- باپیں تڑاگ انُوپ کُوپ منوہرایت سوہہیں
سوپان سُندر نیر نرمل دیکھ سُر مُنی موہہیں
بہُہ رنگ کنج انیک کھگ کُوجہیں مدھپ گُنجا ہیں
آرام رمیہ پِک آدی کھگ رُو جنُ پتھک ہنکار ہیں

بے مثال سُندر باؤلیاں، تالاب اور کنوئیں شوبھا دے رہے ہیں - جن کی سُندر سیڑھیوں اور نرمل جل کو دیکھ کر دیوتا اور مُنی بھی موہت ہو جاتے ہیں - انیک رنگ کے کمل تالابوں میں کھِلے ہوئے ہیں - بہت سے پنچھی چہچہا رہے ہیں اور بھونرے گُنجار

کر رہے ہیں - بے حد دلکش باغیچے کوئل وغیرہ پنچھیوں کی سُندر آواز سے مانو راہگیروں کو بُلا رہے ہیں -

دوہا:- رما ناتھ جہنہ راجا سو پُر برن کہ جائے
انیما دک سُکھ سمپدا رہیں اودھ سب چھائے
خود لکشمی کے سوامی جہاں کے راجہ ہوں - اُس نگر کی شوبھا کا ورنن کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ انیما آدی سدھیاں اور سب سُکھ سمپتی اجودھیا میں چھا رہی ہے - ۲۹

چوپائی:- جہنہ تہنہ نر رگھوپتی گُن گاویں ۔ بیٹھ پرسپر اِہی سکھاویں
بھجہُو پرنت پرتی پالک رامہی ۔ شوبھا شیل رُوپ گُن دھامہی
لوگ ادھر اُدھر شری رگھوناتھ جی کے گُن گاتے ہیں اور بیٹھ کر آپس میں ایک دوسرے کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ شرنا گتوں کی پالنا کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کرو - شوبھا شیل رُوپ اور گُنوں کے بھنڈار شری رام جی کو بھجو - ۱

جلج بلوچن سیامل گاتہی ۔ پلک نین اِو سیوک تراتہی
دھرت سر رچر چاپ تُونیرہی ۔ سنت کنج بن ربی رن دھیرہی
کمل نین شیام شریر شری رام جی کا بھجن کرو - جو بھگتوں کی اس طرح رکشا کرتے ہیں جس طرح کہ پلکیں آنکھوں کی، اُن شری رام جی کا بھجن کرو - سنت رُوپی کمل بن کے لئے سُوریہ رُوپی رن دھیر شری رام جی کا بھجن کرو - ۲

کال کرال بیال کھگ راجہی ۔ نمت رام کام ممتا جہی
لوبھ موہ مرگ جُوتھ کراتہی ۔ منسج کری ہری جن سُکھ داتہی
کال رُوپی وکرال سانپ کو کھا ڈالنے والے شری رام رُوپی گرُڑ جی کو بھجو - نشکام بھاؤ سے پرنام کرتے ہی ممتا کا ناش کرنے والے شری رام جی کو بھجو، لوبھ، موہ رُوپی پشوؤں کی ٹولیوں کے ناش کرنے والے شری رام رُوپی بھیل کو بھجو - کام دیو رُوپی ہاتھی کے لئے شیر رُوپ اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی کو بھجو - ۳

سنشیہ سوک نبڑ تم بھانُوہی ۔ دنج گہن گھن دہن کرسانُوہی
جنک ستا سمیت رگھوبیرہی ۔ کس نہ بھجہُو بھنجن بھو بھیرہی
سنشے اور شوک رُوپی گھنا اندھکار کو ناش کرنے والے سُورج رُوپ شری رام جی کو بھجو - راکشس رُوپی گھنے بن کو بھسم کرنے

اُن کا رُوپ کیا ہی سُندر ہے۔ مانو بھاگوں وید ہی منش شریر دھارن کئے ہوئے ہوں یہ وہ مُنی کسم پردشی ہیں اور اُن کا بھید بھاؤ بالکل دُور ہو گیا ہے۔ اُن کا جو پربھو پر وشواس ہے۔ مانو وہی اُن کے بستر ہیں۔ جہاں شری رگھوناتھ کی لیلاؤں کی سُندر کتھا ہوتی ہے۔ وہاں جا کر وہ اپنے منہ دریہی سُنتے ہیں۔ بس ایک ما تر اُن کو یہی شغل رہتا ہے ۔ ۲

تہاں رہے سنک آدی بھوانی ، جہہ گھٹ سمبھو مُنی بر گیانی
رام کتھا مُنی بر بہو برنی ، گیان جونی پاوک جمے ارنی

یتیو جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! ایک سمے سنک آدی مُنی اگست مُنی کے آشرم میں رہتے تھے، سرشیٹھ مُنی اگست جی نے شری رام کی لیلاؤں کی بہت سی کتھائیں کہی تھیں جو ارنی لکڑی کے سمان گیان رُوپی اگنی کو پیدا کرتی ہیں ۔ ۴

دوہا: دیکھ رام مُنی آوت ہرش دنڈوت کینہے
سواگت پوچھ بیت پٹ پربھو بیٹھن کہہ دینہے

سنک آدی مُنیوں کو آتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر ڈنڈوت کی اور اُن کا سواگت کر کے اُن کی خیریت پوچھ کر پربھو نے بیٹھنے کے لئے اپنا پیتامبر بچھا دیا ۔ ۳۲

چوپائی: کینہ دنڈوت تینوں بھائی ، سہت پون سُت سُکھ ادھکائی
مُنی رگھو پتی چھبی اتُل بلوکی ، بھئے مگن من سکے نہ روکی

پھر ہنومان جی سمیت تینوں بھائیوں نے ڈنڈوت کی۔ سب کو بڑا آنند ہو رہا ہے، مُنی رگھوناتھ جی کی بے مثال شوبھا کو دیکھ کر اُسی میں مگن ہو گئے جو وہ من کو روک نہ سکے ۔ ۱

شیامل گات سروُرہ لوچن ، سُندرتا مندر بھو موچن
ایک ٹک رہے نمیش نہ لاوہیں ، پربھو کر جوڑے سیس نواوہیں

سنسار بندھن سے چھڑانے والے شیام شریر کمل نین سُندرتا کے دھام شری رام چندر کو مُنی ٹکٹکی لگائے دیکھتے کی حالت میں کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ وہ آنکھوں کی پلک بھی نہیں مارتے اور پربھو ہاتھ جوڑ کر سر جھکا رہے ہیں ۔ ۲

تنہہ کے دسا دیکھ رگھوبیرا ، سروت نین جل پلک سریرا
کر گہہ پربھو مُنی بیٹھارے ، پرم منوہر بچن اُچارے

اُن کی پریم مگن دشا کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی کی آنکھوں سے پریم آنسو بہنے لگے، اور اُن کا شریر پُلکت ہو گیا۔ اس کے بعد پربھو نے ہاتھ پکڑ کر سرشیٹھ مُنیوں کو بٹھایا اور پرم منوہر بچن کہے ۔ ۳

آج دھنیہ میں سُنہو مُنیسا ، تمہرے درس جاہیں اگھ کھیسا
بڑے بھاگ پائیہ ست سنگا ، بنہیں پریاس ہوہیں بھو بھنگا

ہے مُنیشور! سُنئے۔ آج میں دھنیہ ہوں آپ کے درشن کر کے میرے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ ست سنگ بڑے ہی اچھے بھاگ سے ملتا ہے۔ جس سے بنا ہی یوگ آدی سخت محنتوں کے سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے ۔ ۴

دوہا: سنت سنگ اپبرگ کر کامی بھو کر پنتھ
کہہیں سنت کبی کوبد شرتی پُران سدگرنتھ

سنتوں کا ست سنگ مُکتی کا مارگ ہے اور کامی پُرشوں کا سنگ جنم مرن کے بندھن میں ڈالنے والا مارگ ہے۔ سنت، کوی، پنڈت اور وید پُران سدگرنتھوں کا ایسا ہی مت ہے ۔ ۳۳

چوپائی: سُن پربھو بچن ہرش مُنی چاری ، پُلکت تن استُتی اُچاری
جے بھگونت اننت انامے ، انگھ انیک ایک کرونامے

پربھو کے بچن سُن کر چاروں مُنی پرسن ہو کر پُلکت شریر سے اُن کی استُتی کرنے لگے۔ ہے بھگوان! آپ کی جے ہو، آپ اننت نروکار نشپاپ، انیک رُوپوں میں پرگٹ ہونے پر بھی ایک اور دیا کے بھگوان ہیں ۔ ۱

جے نرگُن جے جے گُن ساگر ، سُکھ مندر سُندر اتی ناگر
جے اندرا رمن جے بھو دھر ، انوپم اج انادی سوبھاکر

ہے نرگُن آپ کی جے ہو۔ اے گُنوں کے سمندر آپ کی جے ہو، جے ہو، آپ سُکھ کے گھر سُندر اور مہا چتر ہیں۔ ہے لکشمی پتی! آپ کی جے ہو ہے پرتھوی کو دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ آپ لاثانی، اجنما، انادی اور شوبھا کے خزانہ ہیں ۔

گیان ندھان امان مان پرد ، پاون سُجس پُران بید بد
تگیہ کرتگیہ اگیتا بھنجن ، نام انیک انام نرنجن

آپ گیان کے بھنڈار ہیں، مان سے رہت ہیں دوسروں کو بڑائی دینے والے ہیں۔ وید اور پُران آپ کے پوتر سُندر

ہیں کا گن گان کرتے ہیں۔ آپ تتو کے جاننے والے ہیں اور دوسروں کی سیوا کا بدلہ چکانے والے ہیں۔ اگیان کو ناش کرنے والے ہیں۔ ہے مایا اتیت! آپ کے اننت نام ہیں۔ لیکن واستو میں آپ سب ناموں سے پرے ہیں۔ ۲

ہرب سرب گت سرب اُر آلئے۔ بسی سدا ہم کُہہ پر پالئے
دُوند بپتی بھو پھند بھنجیئے۔ ہر دی بس رام کام مد گنجیئے

آپ وشو رُوپ ہیں۔ سروویاپک ہیں۔ اور سب کے ہردے آکاش میں بسنے والے انتریامی پربھو ہیں۔ آپ ہماری رکشا کیجئے۔ سُکھ، دُکھ، جنم مرن، لابھ، ہانی آدی دُوندوں کے پھندے کو کاٹ ڈالئے اور ہمارے ہردوں میں بس کر کام اور اہنکار کا ناش کیجئے

دوہا۔ پرمانند کرپا ایتن من پری پُورن کام
پریم بھگتی انپاینی دیہو ہمہی شری رام

آپ پرمانند سروپ، کرپا کے گھر اور من کی کامناؤں کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہے شری رام جی! ہم کو اپنی سُندر اور دُرلبھ پریم بھگتی دیجئے۔ ۳۴

چوپائی۔ دیہو بھگتی رگھوپتی اتی پاونی۔ تری بدھ تاپ بھو داپ نساونی
پرنت کام سُر دھینو کلپتر و۔ ہوئے پرسن دیجئے پربھو یہ بر و

ہے رگھوناتھ جی! آپ ہمیں بہت ہی پوتر کرنے والی اور تینوں پرکار کے تاپوں سے چھڑانے والی اور سنسار کے بھاؤ کو نشٹ کرنے والی بھگتی دیجئے۔ ہے شرناگتوں کی کامناؤں کو پورا کرنے والے کام دھینو رُوپ اور کلپ برکش سروپ پربھو! پرسن ہو کر آپ ہمیں یہ وردان دیجئے۔

بھو بارِدھی کمبھج رگھونایک۔ سیوت سُلبھ سکل سُکھ دایک
من سمبھو دارن دُکھ دارئے۔ دین بندھو سمتا بستارئے

ہے رگھوناتھ! سنسار ساگر کو سُکھا ڈالنے والے آپ اگست منی ہیں۔ سیوا کرنے میں آپ سُلبھ ہیں اور سب سُکھوں کے دینے والے ہیں۔ ہے دین بندھو! من میں پیدا ہوتے بھاری دُکھوں کا ناش کیجئے اور ہمارے انتہ کرن میں سم درشٹی کے بھاؤ کو بڑھائیے

آس تراس ارشادی نوارک۔ بنے بیبک برتی استارک
بھو پ مولی منی منڈن دھرنی۔ دیہی بھگتی سنسرتی سر ترنی

آپ ہمیں بھوگ کی کامنا، ایرشا اور حسد وغیرہ بُرے بھاؤں کو بڑھانے والے ہیں۔ ہے راجاؤں کے سرتاج! ہے پرتھوی کے شرنگار شری رام جی! جنم مرن کے انادی پرواہ رُوپی ندی کے لئے ناؤ سروپ اپنی بھگتی ہمیں دیجئے۔ ۳

منی من مانس ہنس نرنتر۔ چرن کمل بندت اج شنکر
رگھو کل کیتو سیتو شرتی رچھک۔ کال کرم سبھاؤ گن بھچھک

ہے منیوں کے من رُوپی مانسروور میں سدا نواس کرنے والے ہنس رُوپ پربھو! برہما اور شو جی بھی آپ کے چرن کملوں کی بندنا کرتے ہیں۔ آپ رگھوکل کے کیتو اور وید مریادا کی رکشا کرنے والے ہیں۔ کال، کرم، سبھاؤ اور گن آدی بندھنوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ ۴

تارن ترن ہرن سب دُوشن۔ تُلسی داس پربھو تربھون بھوشن

آپ ترن تارن خود ترے ہوئے اور دوسروں کو تارنے والے ہیں اور سب دوشوں کو دور کرنے والے ہیں۔ آپ تُلسی داس جی کے پربھو ہیں اور تینوں لوکوں کا شرنگار ہیں۔ ۵

دوہا۔ بار بار استتی کری پریم سہت سر ناے
برہم بھون سنک آدی گے اتی ابھیشٹ بر پائے

پریم کے ساتھ بار بار پربھو کی استتی کر کے اور سر نوا کر اور اپنا من چاہا وردان پا کر سنک آدی منی برہم لوک کو گئے۔ ۳۵

چوپائی۔ سنک آدک بدھی لوک سدھائے۔ بھرا تنہ رام چرن سر نائے
پوچھت پربھو ہی سکل سکچا ہیں۔ چتوت سب مارُت سُت پاہیں

سنک آدی منی برہم لوک کو جب چلے گئے تب بھائیوں نے شری رام جی کے چرنوں میں سر نوائے۔ سب بھائی پربھو سے پوچھتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ اس لئے سب ہنومان جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ۱

سنی چہہیں پربھو مکھ کے بانی۔ جو سُن ہوئے سکل بھرم ہانی
انترجامی پربھو سبھ جانا۔ بوجھت کہہو کاہ ہنومانا

وہ پربھو کے مکھارِبند سے کچھ سننا چاہتے ہیں جسے سُن کر سارے بھرموں کا ناش ہو جائے۔ انترجامی پربھو شری رام جی اُن سب کے دل کی بات جان گئے اور ہنومان جی سے پوچھنے لگے

کہو ہنومان! کیا بات ہے؟

جور پانی کہہ تب ہنومنتا، سنہو دین دیال بھگونتا

ناتھ بھرت کچھ پوچھن چہہیں، پرشن کرت من سکچت اہیں

تب ہنومان جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے دین دیال بھگوان! سُنیئے، ہے سوامی! بھرت جی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں لیکن پرشن کرنے ہوئے آپ کے سامنے لجاتے (شرماتے) ہیں۔ ۳

تمہہ جانہو کپی مور سبھاؤ، بھرت ہی موہی کچھ انتر کاؤ

سُن پربھو بچن بھرت گہے چرنا، سنہو ناتھ پرنتارتی ہرنا

بھگوان شری رام جی نے کہا ہے ہنومان! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔ مجھ میں اور بھرت میں کچھ بھی بھید نہیں ہے پربھو کے بچن سنکر بھرت جی نے اُن کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے ناتھ! ہے شرناگتوں کے دکھوں کو مٹانے والے! سنیئے۔

دوہا:- ناتھ نہ موہی سندیہ کچھ سپنے ہوں سوک نہ موہ

کیول کرپا تمہاری ہی کرپانند سندوہ

ہے ناتھ! نہ تو مجھے کوئی شنکا ہے اور نہ ہی کبھی سپنے میں بھی شوک اور موہ ہے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار! یہ صرف آپ کی کرپا کا ہی پھل ہے۔ ۳۶

چوپائی:- کرؤں کرپانِدھی ایک ڈھٹھائی، میں سیوک تمہہ جن سکھدائی

سنتنہہ کے مہما رگھورائی، بہہ بدھی بید پرانہہ گائی

تو بھی ہے کرپاندھان! میں آپ سے ایک بات پوچھنے کی گستاخی کرتا ہوں میں سیوک ہوں اور آپ سیوک کو سکھ دینے والے ہیں۔ ہے رگھوناتھ جی! وید اور پرانوں نے سنتوں کی مہما بہت طرح سے گائی ہے۔

شری مکھ تمہہ پنی کینہ بڑائی، تنہہ پر پربھو ہی پریتی ادھکائی

سنا چہہوں پربھو تنہہ کر لچھن، کرپاسندھو گن گیان بچچھن

آپ نے بھی اپنے شری مکھ سے اُن کی بڑائی کی ہے اور ہے پربھو! اُن پر آپ کا پریم بھی بہت ہے۔ ہے سوامی! میں اُن کے لکشن (صفات) سننا چاہتا ہوں۔ آپ کرپا کے سمندر ہیں اور گن اور گیان میں ماہر پنڈت ہیں۔ ۲

سنت اسنت بھید بلگائی، پرنت پال موہی کہہ سمجھائی

سنتنہہ کے لچھن سنو بھرانا، اگنت شرتی پران بکھیاتا

ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے، سنت اور اسنت دونو کے بھید الگ الگ کر کے مجھے سمجھایئے۔ شری رام جی نے کہا، ہے بھائی! سنتوں کے گن بے شمار وید اور پرانوں میں کہے گئے ہیں۔ ۳

سنت اسنتنہہ کے اس کرنی، جمے کٹھار چندن آچرنی

کاٹے پرس ملے سنو بھائی، نج گن دیے سگندھ بسائی

سنتوں اور اسنتوں کی کرنی ایسی ہے جیسے کلہاڑے اور چندن کا آچرن (عمل) ہوتا ہے۔ ہے بھائی سنو! کلہاڑا اپنے کٹھور سبھاؤ کے کارن چندن کو کاٹتا ہے۔ لیکن چندن اپنے سادھو سبھاؤ وش اُس کلہاڑے کو اپنا گن دے کر اُس کو بھی خوشبو لگا دیتا ہے۔ ۴

دوہا:- تاتے سر سبنہہ چڑھت جگ ولبھ شری کھنڈ

انل داہی پیٹت گھن ہیں پرسُ بدن یہ ڈنڈ

اسی گن کے کارن چندن دیوتاؤں کے سروں پر چڑھتا ہے اور سب کو پیارا لگتا ہے اور شری کھنڈ کہلاتا ہے اور کلہاڑے کے منہ کو یہ ڈنڈ ملتا ہے کہ اُس کو آگ میں تپا کر پھر گھنوں سے پیٹتے ہیں۔ ۳۷

چوپائی:- بشے الَمپٹ سیل گناکر، پر دکھ دکھ سکھ سکھ دیکھے پر

سم ابھوت رِپو بمد بیراگی، لوبھامرش ہرش بھے تیاگی

سنت وشیوں میں لپٹ نہیں ہوتے شیل اور شبھ گنوں کی کھان ہوتے ہیں، وہ دوسروں کے دکھ سے دکھی اور دوسروں کے سکھ سے سکھی ہوتے ہیں۔ وہ سب کے ہی سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔ وہ کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے اُن میں اہنکار نہیں ہوتا۔ وہ ویرکت ہوتے ہیں۔ لوبھ، کرودھ، ہرش اور ڈر سے رہت ہوتے ہیں!

کومل چت دینہہ پر دایا، من بچ کرم مم بھگتی امایا

سب ہی مان پرد آپ امانی، بھرت پران سم مم تے پرانی

وہ بڑے نرم سبھاؤ ہوتے ہیں۔ دین دکھیوں پر دیا کرتے ہیں۔ من، بچن اور کرم سے شردھا رکھتے ہوئے وہ میری بھگتی کرتے ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن خود مان اور بڑائی سے رہت ہیں۔ ہے بھرت! ایسے سادھو پرش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ ۲

جگت کام مم نام پران، سانتی رتی نیتی مدنا ٹین
سیتلتا سُرتا مِتری، اروج ہدِ پریتی دہرم جنیتری

وہ سب کا مناؤں سے رہت ہو کر ہمیشہ اتمی نام کے آسرے رہتے ہیں۔ شانتی ویراگیہ، ملائمت اور پرسنتا (سنتوش، صبر استقلال) کے گھر ہوتے ہیں۔ اُن میں شیتلتا (سنجیدگی)، سرلتا (سادگی) اور سب کے تئیں متر بھاو ہوتا ہے اور وید (ان برہمنوں کے چرنوں) میں پریتی رکھتے ہیں جو کہ دہرم کی ماتا ہے ۲۔

لے سب لچھن بسہیں جاس اُر، جانیہو تات سنت سنتتت پھُر
سم دم نیم نیتی نہیں ڈولہیں، پرُش بچن کبہوں نہیں بولہیں

جس کے اندر میں یہ گن رہتے ہیں۔ اُس کو سدا سچا سنت جانو۔ جو شم (من پر قابو پانا) دم (اندریوں پر قابو پانا) نیم اور نیتی (دہرم مریادا) سے کبھی ڈانوا ڈول نہیں ہوتے۔ اور منہ سے کبھی کٹھور بچن نہیں کہتے ۔۳

دوہا۔ نندا استتی اُبھے سم ممتا مم پد کنج
تے سجن مم پران پریہ گن مندر سکھ پنج

جو دوسروں سے اپنی بڑائی کئے جانے پر خوش نہیں ہوتے اور نندا کی جانے پر من میں کرودھ نہیں کرتے۔ دونوں حالتوں میں (مان اور اپمان) میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ اور میرے چرن کملوں میں بے حد پریتی کرتے ہیں۔ وہ گنوں کے گھر اور سُکھ کے ڈھیر مہا پُرش مجھے پرانوں سے سمان پیارے ہیں ۳۸

چوپائی۔ سُنہو اسنتنہ کر سبھاؤ، بھولیہوں سنگتی کریئے کاؤ
تنہ کر سنگ سدا دکھدائی، جمی کپلہی گھالہی ہرہائی

اب دُشٹوں کا سبھاؤ سُنو۔ کبھی بھول کر بھی اُن کی صحبت نہ کرنا اُن کی صحبت سدا دکھ دینے والی ہوتی ہے، جیسے ہرہائی (بُری نسل کی گائے) اگائے کپلا (اچھی نسل کی گائے) اگائے کو اپنے سنگ (صحبت) سے نشٹ کر ڈالتی ہے!

کھلنہ ہردے اتی تاپ بسیشی، جرہیں سدا پر سمپتی دیکھی
جہہ کہنہ نندا سنہیں پرائی، ہرشہیں منہل پری ندھی پائی

دُشٹوں کے من میں بہت جلن رہتی ہے۔ وہ دوسروں کی خوشحالی کو دیکھ کر سدا جلتے رہتے ہیں۔ جہاں کہیں دوسرے کی نندا سُن پاتے ہیں

وہاں ایسے خوشی سے اُچھل پڑتے ہیں۔ مانو راستہ میں پڑا ہوا دھن کا خزانہ مل گیا ہو ۲

کام کرودھ مد لوبھ پرائن، نردے کپٹی کٹل ملائین
ویر اکارن سب کاہو سوں، جو کر ہت انہت تاہو سوں

وہ کام کرودھ، لوبھ اور اہنکار میں ہی سدا ڈوبے رہتے ہیں بے رحم، دھوکے باز، مکّار اور پاپوں کے گھر ہوتے ہیں۔ بلا وجہ ہی سب سے ویر بھاؤ رکھتے ہیں۔ جو اُن کی بھلائی بھی کرے۔ اُس کے ساتھ بھی وہ بُرائی ہی کرتے ہیں ۔۳

جھوٹھئے لینا جھوٹھئے دینا، جھوٹھئے بھوجن جھوٹھ چبینا
بولہیں مدھر بچن جمی مورا، کھائے مہا اہی ہردے کٹھورا

اُن کا لین دین بھوجن آدی بیوہار سب جھوٹا ہوتا ہے دوسروں کی حق تلفی کر کے بڑی ڈینگ مارتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں کماتے دیتے ہیں کوڑی بھی نہیں۔ لیکن اپنے آپ کو حاتم طائی ظاہر کرتے ہیں۔ گھر میں تو چنے بھی کھانے کو نہ ملیں۔ اور باہر آکر ڈینگیں مارتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں بھوجن پائے۔ دل تو بڑے بڑے لذیذ بھوجنوں کے لئے للچاتا رہتا ہے۔ لیکن دوسرے کے سامنے خشک روٹی کھا کر دکھلاتے ہیں کہ ہمیں لذیذ بھوجن سے ویراگ ہے۔ سار یہ کہ وہ سبھی ہی باتوں میں جھوٹے کا آسرے لے کر اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے مور بڑے میٹھے بچن بولتا ہے لیکن اس کا ہردہ اتنا کٹھور ہوتا ہے کہ اجگر سانپ کو بھی نگل جاتا ہے۔ ویسے ہی یہ دُشٹ پُرش اُوپر سے میٹھے میٹھے بچن بولتے ہیں لیکن اندر سے زہر قاتل ہوتے ہیں ۔۴

دوہا۔ پر دروہی پر دار رت، پر دھن پر اپباد
تے نر پامر پاپ مے، دیہہ دھرے منجاد

وہ دوسروں سے سدا ویر بھاو ہی رکھتے ہیں۔ پرائی استری اور پرائے دھن کو بڑی للچائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں دُوسروں کی نندا سننے اور کرنے میں اُنہیں بڑا مزہ آتا ہے۔ وہ پامر اور پاپی پُرش منش شریر دھارن کئے ہوئے راکشس ہی ہیں ۳۹

لوبھے اوڈھن لوبھے ڈاسن، سسن اُدر پر جم پُر تراسن
کاہو کی جوں سنہیں بڑائی، سواس لیہیں جنُ جوڑی آئی

لوبھ ہی اُن کا اوڑھنا ہے اور لوبھ ہی اُن کا بچھونا ہے۔
پشوؤں کی طرح جماع کرنے اور پیٹ بھرنے کا ہی انہیں ایک
مات مشغل رہتا ہے۔ نرک بھی اُن سے خوف کھاتا ہے وہ نرک کی
سزا سے بھی نہیں ڈرتے جب وہ کسی کی بڑائی سن پاتے ہیں تو
ایسی سرد آہ بھرتے ہیں۔ مانو بخار چڑھ آیا ہو ۔ ا

جب کاہو کے بیچ ہیں بپتی۔ سکھی بھئے مانہوں جگ بپتی
سوارتھ رت پرواربرودھی، لمپٹ کام لوبھ اتی کرودھی

جب وہ کسی پر مصیبت آئی ہوئی دیکھتے ہیں۔ تو ایسے خوش
ہوتے ہیں۔ مانو جگت کی راجہ بن گئے ہوں۔ وہ ہمیشہ اپنے ہی سوارتھ
میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں اپنے ہی عیش و آرام سے کام ہے پریوار
جائے بھاڑ میں۔ انہیں پریوار سے ذرا بھی ہمدردی نہیں ہوتی۔
کام اور لوبھ میں ڈوبے ہوئے اور نہایت کرودھی ہوتے ہیں ۔

مات پتا گرو بپر نہ مانہیں، آپ گئے اور گھالہیں آنہیں
کرہیں موہ بس دروہ پراوا، سنت سنگ ہری کتھا نہ بھاوا

وہ ماتا پتا، گرو اور برہمن کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ تو گئے
گذرے ہی ہیں۔ لیکن دوسروں کا بھی ناش کرتے ہیں۔ اگیان میں
اندھے ہوئے دوسروں کی برائی میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں سنتوں کی
صحبت اور بھگوان کی کتھا نہیں بھاتی۔ ۳

اوگن سندھو مند متی کامی، بید بدوشک پردھن سوامی
بپر دروہ پر دروہ بسیشا، دمبھ کپٹ جیہ دھریں سبیشا

وہ اوگنوں (بری صفات) کے سمندر، مند بدھی اور کامی ہوتے
ہیں۔ وہ ویدوں کی نندا کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کے مال
و متاع پر زبردستی قبضہ کیا چاہتے ہیں۔ دشمنی تو وہ ہر کسی سے ہی کرتے
ہیں۔ لیکن دھرم مارگ دکھلانے والے وید دان برہمنوں سے تو
انہیں خاص چڑ ہوتی ہے۔ اُن کے انتہ کرن میں تو پاکھنڈ اور
دغابازی بھری رہتی ہے لیکن ظاہرداری کے لئے سُندر بھیس دھارن
کئے رہتے ہیں (وہ بھیڑئے کے لباس میں بھیڑیے ہوتے ہیں) ۴

دوہا۔ ایسے ادھم منج کھل کرت جگ ترتیا ناہیں
دواپر کچھیک برند بہو ہوئیہیں کلجگ ماہیں

ایسے نیچ اور دشٹ منش ست جگ اور ترتیا میں نہیں
ہوتے۔ دواپر میں تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔ لیکن کلجگ میں تو
اُن کے گروہ کے گروہ ہوں گے (ان کی اکثریت ہوگی)۔

چوپائی:- پرہت سرس دھرم نہیں بھائی۔ پر پیڑا سم نہیں ادھمائی
نرنے سکل پران بید کر، کہیوں تات جانہیں کوبد

ہے بھائی! دوسروں کی بھلائی کرنے کے برابر کوئی دھرم
نہیں ہے اور دوسروں کو دکھ پہنچانے کے برابر کوئی ادھرم نہیں ہے۔
ہے تات! سارے ویدوں اور پرانوں کا یہ نچوڑ ہے۔ اس بات کو
پنڈت لوگ جانتے ہیں۔ ا

نر سریر دھری جے پر پیرا، کرہیں تے سہہیں مہا بھو بھیرا
کرہیں موہ بس نر اگھ ناتا، سوارتھ رت پرلوک نساتا

منش شریر دھارن کر کے جو لوگ دوسروں کو ستاتے ہیں وہ
بڑے بھاری نرک کے عذاب کو سہتے ہیں۔ اگیان کے وش میں ہو کر
خود غرضی میں اندھے ہوئے منش بے شمار پاپ کرتے ہیں جس سے
اُن کا پرلوک نشٹ ہو جاتا ہے۔ ۲

کال روپ تنہہ کہہ میں بھراتا، سبھ اروا سبھ کرم پھل داتا
اس بچار جے پرم سیانے، بھجہیں موہی سنسرت دکھ جانے

ہے بھائی! میں اُن کے لئے کال روپ ہوں۔ اور اُن کے
اچھے برے کرموں کا پھل دینے والا ہوں۔ ایسا وچار کر پرم چتر
لوگ سنسار کے پرواہ کو انیتہ اور دکھ روپ جان کر ایک مات میرا
ہی بھجن کرتے ہیں۔ ۳

تیاگہیں کرم سبھ اسبھ دائک، بھجہیں موہی سر نر منی نائک
سنت اسنتنہہ کے گن بھاشے، تے نہ پرہیں بھو جنہہ لکھ راکھے

اس لئے وہ سبھ اسبھ (اچھے اور برے) پھل دینے والے
وہ فریب کار کے کرموں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ اور دیوتا منش اور
منیوں کے سوامی مجھ کو ہی ایک مات بھجتے ہیں۔ اس پرکار میں نے
سنتوں اور اسنتوں کے گن کہے ہیں۔ جن لوگوں نے ان گنوں پر
اچھی طرح سے وچار کر کے سوچ سمجھ لیا ہے۔ وہ جنم مرن کے
چکر میں نہیں پڑتے۔ ۴

دوہا:- سنہو تات مایا کرت گن ارو دوش انیک
گن یہ ابھئے نہ دیکھیہیں دیکھے سو ابیبیک

ہے تات! اسٹو مایا سے رچے ہوئے انیک گن اور دوش ہیں۔ سچا گیان تو یہ ہے کہ ان گنوں اور اوگنوں دونوں ہی کو آلا تجھ جائے یعنی مایا سے اتیت ہو جائے۔ کیونکہ گنوں اور اوگنوں میں پھنسنا ہی مایا میں پھنسنا ہے اور یہی اگیان ہے۔ ایسے ہی بندھن کہتے ہیں۔ گن اور اوگن دونوں ہی سنسار چکر میں بھرماتے رہتے ہیں۔ اچھے کرم اچھا پھل دینے کے لئے اور برا کرم برا پھل دینے کے لئے بار بار جیو کو سنسار چکر میں گھماتے رہتے ہیں۔ جیو جب گیان اگنی میں سبھی پرکار کے کرموں اور گن اوگنوں کو بھسم کر دیتا ہے۔ تب گن اتیت ہو کر موکش پد کو پراپت ہوتا ہے۔ مکتی گیان سے ملتی ہے کرم سے نہیں۔ کرم اچھا ہو یا برا سب سنسار بندھن کا ہی ہیتو ہے۔ اچھا کرم سونے کی زنجیر ہے اور برا کرم لوہے کی، اور جیو کو باندھتے ہیں دونوں سمان ہی۔ اس لئے موکش چاہنے والے پرشوں کو چاہئے کہ وہ ان گنوں سے اوپر اٹھ جائیں)

چوپائی۔ شری مکھ بچن سنت سب بھائی، ہردے پریم نہ ہردہ سمائی ہو
کرہیں نہ آتی بار ہیں بارا، منوماں ہنیہ ہر شن اپارا

ان کے ہردہ میں پریم نہیں سماتا۔ وہ بار بار بڑی بنتی کرتے ہیں۔ ہنومان جی کے ہردہ میں نہایا آنند بھرا ہوا ہے۔ ۱

تب رگھوپتی نج مندر گئے۔ اہی بدھی چرت کرت نت نیئے
بار بار نارد منی آدہیں، چرت پنیت رام کے گاوہیں

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی اپنے محل کو چلے گئے۔ اس پرکار وہ ہر روز نئی سے نئی لیلا کرتے ہیں۔ نارد منی ایودھیا میں بار بار آتے ہیں اور شری رام جی کے پوتر چرتروں کا گن گان کرتے ہیں۔ ۲

نت نو چرت دیکھ منی جاہیں، برہم لوک سب کتھا کہاہیں
سن برنچی اتیہ سکھ مانہیں، پنی پنی تات کرہو گن گاہیں

نارد منی ایودھیا سے شری رام جی کی نئی سے نئی لیلاؤں کو دیکھ کر ہر روز جاتے ہیں اور سب کتھا برہم لوک میں جا کر سناتے ہیں۔ برہما جی سن کر بہت سکھ مانتے ہیں اور کہتے ہیں ہے تات! بار بار شری رام چندر جی کے گنوں کا گان کرو۔ ۲

سنک آدک نارد سی کا سراہیں، جد پی برہم نرت منی آہیں

سن گن گان سمادھی بساری، سادر سنہیں پرم ادھیکاری

سنک آدی منی نارد جی کی سراہنا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ سنک آدی منی برہم نشٹھ ہیں۔ تو بھی پربھو کے گن گان سن کر ان کی سمادھی چھوٹ جاتی ہے۔ وہ پرم ادھیکاری منی شری رام جی کی کتھا کو بڑی شردھا سے سنتے ہیں۔ ۴

دوہا:۔ جیون مکت برہم پر چرت سنہیں تج دھیان
جے ہر کی کتھا نہ کرہیں رتی تنہہ کے ہیہ پاشان

جیون مکت اور برہم نشٹھ سنک آدی منی بھی اپنی دھیان سمادھی کو چھوڑ کر شری رام جی کی لیلا کی کتھا فلی کو سنتے ہیں۔ یہ جان کر بھی جو لوگ ان کی کتھا سے پریم نہیں کرتے۔ ان کے ہردے تو سچ مچ پتھر کے سمان کٹھور اور جڑ ہیں۔ ۴۲

ایہی تن کر پھل بشئے نہ بھائی۔ سور گیو سولپ انت دکھدائی

ہے بھائی! اس درلبھ منش شریر کا پھل وشئے بھوگ نہیں ہے سورگ کے دویہ بھوگ بھی تچھ اور آخیر میں دکھ دینے والے ہیں۔ پھر سنسارک وشئے بھوگوں کی تچھتا کا تو کہنا ہی کیا۔ اس لئے جو منش شریر پا کر وشیوں میں من لگا دیتے ہیں۔ وہ مورکھ امرت کو چھوڑ کر وش لے لیتے ہیں

تاہی کبہوں بھل کہے نہ کوئی، گنجا گرہے پرن منی کھوئی
آکر چار لچھ چوراسی، جونی بھرمت یہ جیو ابناسی

جو پارس منی کو کھو کر اس کے بدلے میں گھونگھچی لے لے۔ اس کو کبھی کوئی بھلا نہیں کہتا۔ دیکھو چار کھان کی ذاتیں ج، جو جیو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) انڈج۔ جیسے آدی (۲) سویدج، جو پسینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے جوں آدی (۳) جراج۔ جو جیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے منش، پشو آدی (۴) ادبھج، جو دھرتی سے اگتے ہیں (جیسے بناسپتی آدی) جو چوراسی لاکھ یونیوں میں یہ اوناشی جیو چکر لگاتا رہتا ہے۔ ۲

پھرت سدا مایا کر پریرا، کال کرم سبھاو گن گھیرا
کبہو کر کرنا نر دیہی، دیت ایس بن ہیتو سنیہی

یہ جیو مایا کا پھیرا پایا ہوا کال کرم سبھاؤ اور گنوں سے گھرا ہوا بھٹکتا رہتا ہے۔ ایشور جو بنا ہی کارن جیووں پر دیا کرنے والے ہیں کبھی دیا کر کے منش کا شریر دیتے ہیں۔

نر تن بھو بار دھی کہوں بیرو، سنمکھ مرت انڈ گرہ میرو
کرن دھار سد گر درڑھ ناوا، درلبھ ساج سلبھ کر پاوا

اس سنسار ساگر کو پار کرنے کے لئے یہ منش شریر بیڑا ہے میری کرپا اس کی مطابق سمت کی ہوا ہے۔ سچے گرو اس مضبوط بیڑے ملاح ہیں۔ اس پرکار ایسا درلبھ ساز و سامان جیو کو بھگوت کرپا سے سہج ہی میں مل گیا ہے۔

دوہا:۔ جو نہ ترے بھو ساگر نر سماج اس پائے
سو کرت نندک مند متی آتما ہن گتی جائے

جو منش ایسے ساز و سامان کو پاکر بھی اس سنسار سمندر کو پار نہ کریں وہ احسان فراموش اور مند بدھی آتم گھاتی کی گتی کو پراپت ہوتا ہے ۴۴

چوپائی:۔ جوں پرلوک اہاں سکھ چہہو، سن مم بچن ہردے درڑھ گہہو
سلبھ سکھد مارگ یہ بھائی، بھگتی موری پران شرتی گائی

اگر اس لوک میں اور پرلوک میں سکھ چاہتے ہو۔ تو میرے بچن سن کر انہیں درڑھتا سے ہردے میں دھارن کرو۔ یہ میری بھگتی کا راستہ آسان اور سکھد انگ ہے۔ وید اور پرانوں نے اس بھگتی مارگ کا ورنن کیا ہے ۱

گیان اگم پرتیوہ انیکا۔ سادھن کٹھن نہ من کہنہ ٹیکا
کرت کشٹ بہو پاوے کوؤ۔ بھگتی ہین موہی پریہ نہیں سوؤ

گیان مارگ درگم (دشوار گذار) ہے۔ اس میں انیک وگھن (خلل رکاوٹیں) ہیں۔ اس کے سادھن بھی مہا کٹھن ہیں۔ اس میں من کو ایکاگر کرنے کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے بڑے کشٹ اٹھا کر کوئی پرش اس مارگ سے بھی تر جاتا ہے تو بھی بھگتی رہت ہونے سے وہ مجھ کو پیارا نہیں ہوتا۔ ۲

بھگتی ستنتر سکل سکھ کھانی، بنو ست سنگ نہ پاوہیں پرانی
پنیہ پنج بنو ملہیں نہ سنتا، ست سنگتی سنسرتی کر انتا

بھگتی ستنتر ہے اور سب سکھوں کی کھان ہے۔ لیکن ست سنگ کے بنا جیو اسے نہیں پا سکتے۔ اور پنیہ سموہ رہت سے جنم جنمانتر کے پن کرم جب ایک ساتھ پھل دینے لگیں) کے بنا سنتوں کا سنگ نہیں ملتا ہے۔ ست سنگ سے ہی جنم مرن چکر کا انت ہوتا ہے۔ ۳

پنیہ ایک جگ مہنہ نہیں دوجا، من کرم بچن بپر پد پوجا
سانوکول تیہی پر منی دیوا، جو تج کپٹ کرے دوج سیوا

جگت میں پن ایک ہی ہے۔ دوسرا نہیں۔ وہ یہ ہے کہ من کرم اور بچن سے ودوان اور گیان وان برہمنوں کے چرنوں کی پوجا کرنا (برہمن شبد کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جو سچے بھاو اور شردھا سے برہمنوں کی سیوا کرتا ہے اُس پر ہی رشی اور دیوتا پرسن ہوتے ہیں ۴

دوہا:۔ اور اک گپت مت سب ہی کہوں کر جور
سنکر بھجن بنا نر بھگتی نہ پاوے مور

اور بھی ایک مارگ ہے جو پردہ راز میں ہے۔ اُسے میں سب سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔ وہ یہ کہ شیو جی کے بھجن بنا منش میری بھگتی نہیں پاتا ہے۔ ۴۵

چوپائی:۔ کہہو بھگتی پتھ کون پریاسا۔ جوگ نہ مکھ جپ تپ اپواسا
سرل سبھاو نہ من کٹلائی۔ جتھا لابھ سنتوش سدائی

کہو تو بھلا بھگتی مارگ میں کون سی بات مشکل ہے۔ اس میں نہ تو یوگ کی شم دم، پرانایام آدی کٹھن سادھنا ہے۔ نہ یگیہ، تپ اور کٹھن برت کی ضرورت ہے۔ اس میں تو فقط یہی کرنا پڑتا ہے کہ سبھاو میں سادگی ہو۔ من میں کسی پرکار کی کٹلائی (دھوکہ بازی ریاکاری) نہ ہو، اور جو کچھ ملے اُسی پر قناعت کرے۔

مور داس کہائے نر آسا، کرے تو کہہو کہا بسواسا
بہت کہوں کا کتھا بڑھائی، ایہی آچرن بسے میں بھائی

میرا بھگت کہلا کر بھی جو پراکرت منشوں کا آسرا تاکتا رہتا ہے تو تم ہی کہو۔ اُس کا کیا وشواس ہے؟ (ارتھات بیچا بھگت وہی ہے۔ جو اپنی جیون یاترا میں شری شکتیمان پربھو پر ہی اٹل وشواس رکھے اور کسی بھی دنیاوی جیو پر مدد کے لئے تکیہ نہ لگائے بیٹھے) زیادہ بات بڑھانے سے کیا حاصل۔ ہے بھائیو! میں تو ایسے درڑھ وشواسی بھگتوں کے وش میں ہوں۔ ۲

بیر نہ بگرہ آس نہ تراسا، سکھ مے تاہی سدا سب آسا
انارمبھ انکیت امانی، انگھ اروچ دچھ بگیانی

جو نہ کسی سے ویر کرے نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ نہ کسی کی آشا اور نہ ہی کسی کا ڈر رکھتے۔ اُس کے لئے سبھی اطراف سکھ ہی سکھ ہے۔ جو پھل کی اچھیا سے کرم نہیں کرتا۔ جو گھر بار کی ممتا سے رہت ہے (ارتھات اُن میں اہم بھاو نہیں کرتا) جو اپنی بڑائی

اور تعریف نہیں چاہتا، پاپ ہین ہے، کرودھ نہیں کرتا، بھگتی کرنے میں چتر اور وگیان وان ہے ۔ ۳

پریتی سدا سجن سنسرگا ، ترن سم وشے سورگ اپورگا
بھگتی پچھ ہٹھ نہیں سٹھتائی ، دشٹ ترک سب دور بہائی

جو سنتوں کے سنگ سے سدا پریتی رکھتا ہے اور اس لوک اور سورگ کے بھوگ حتےٰ کہ بھگتی کے سامنے موکش سکھ کو بھی تنکے کے سمان سمجھتا ہے، جو بھگتی مت کی زور و شور سے تعریف کرتا ہے لیکن دوسرے متوں کے کھنڈن کی مورکھتائی نہیں کرتا، جو فضول بحث مباحثے کو تیاگ چکا ہے ۔ ۴

دوہا: مم گن گرام نام رت گت ممتا مد موہ
تا کر سکھ سوئے جانئے پرمانند سندوہ

جو ممتا، مد اور موہ سے رہت ہو کر ایک ماتر میرے گن گنوں اور میرے نام پر ہی ریک چکا ہے، اُس کا سکھ وہی جانتا ہے جو پرم آنند راشی (پرم سکھوں کے ڈھیر کو یا ارتھات پرماتما سے ایک روپ ہو کر جو آنند ملتا ہے اُسے پرم آنند کہتے ہیں) کو پراپت ہے ۔ ۴۶

چوپائی: سنت سدھا سم بچن رام کے، گہے سبن پد کرپا دھام کے
جننی جنک گرو بندھو ہمارے، کرپا ندھان پران تے پیارے

شری رام جی کے امرت کے سمان بچن سن کر سب نے کرپا کے گھر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے کرپا ندھان! آپ ہمیں پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ہمارے سب کچھ ماتا پتا گرو بندھو بھائی آپ ہی ہیں ۔ ۱

تن دھن دھام رام ہتکاری، سب بدھی تمہہ پرنتارتی ہاری
اس سکھ تمہہ سموجھئے نہ کوؤ ، ماتُ پتا سوارتھ رت اوؤ

ہے شرناگتوں کے دکھوں کو ہرنے والے پربھو! ہمارے تن دھن، گھر بار سب کچھ ایک ماتر آپ ہی ہیں اور ہمارے سب سے بڑھ کر بھلائی کرنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ ایسا امرت مئے اپدیش آپ کے بغیر اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ماتا پتا تک بھی سوارتھ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی پرم ہتکاری نہیں اور نہ ہی ایسی امرت مئی شکشا دے سکتے ہیں ۔ ۲

ہیتو رہت جگ جگ اپکاری ، تمہہ تمہار سیوک اسراری
سوارتھ میت سکل جگ ماہیں ، سپنیہوں پربھو پرمارتھ ناہیں

ہے راکشسوں کے شترو! سنسار میں نشکام بھاو سے بھلائی کرنے والے یا تو آپ ہیں اور یا آپ کے سیوک۔ باقی تو سبھی غرض کے بندے ہیں۔ اُن میں تو سپنے میں بھی پرمارتھ بھاو نہیں ہے ۔ ۳

سب کے بچن پریم رس سانے ، سُن رگھوناتھ ہردے ہرشانے
نج نج گرہ گئے آئسُ پائی ، برنت پربھو بتکہی سہائی

سب کے پریم رس سے بھرپور بچن سن کر شری رگھوناتھ جی من میں بہت پرسن ہوئے۔ تب سب آگیا پا کر اور پربھو شری رام جی کی سندر بات چیت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو گئے ۔ ۴

دوہا: اُما اودھ باسی نر ناری کرتارتھ روپ
برہم سچدانند گھن رگھونایک جہہ بھوپ

شوجی کہتے ہیں ہے پاربتی! اجودھیا پوری کے رہنے والے سب استری پرش تو مکت روپ ہی ہیں۔ جہاں کہ خود سچدانند گھن برہم شری رگھوناتھ جی راجہ ہیں ۔ ۴۷

چوپائی: ایک بار بسشٹ منی آئے ، جہاں رام سکھ دھام سہائے
اتی آدر رگھونایک کینہا ، پد پکھار پادودک لینہا

ایک دفعہ منی وششٹ جی سندر سکھ کے دھام شری رام چندر جی کے پاس آئے۔ شری رگھوناتھ جی نے اُن کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کے چرن دھو کر چرن امرت لیا ۔ ۱

رام سنہو منی کہہ کر جوری ، کرپا سندھو بنتی کچھ موری
دیکھ دیکھ آچرن تمہارا ، ہوت موہ مم ہردے اپارا

منی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے کرپا ساگر پربھو! میری کچھ بنتی سنئے۔ آپ کی منش لیلاؤں کو دیکھ دیکھ کر میرے من میں بے حد موہ اور بھرم ہوتا ہے ۔ ۲

مہما امت بید نہیں جانا ، میں کیہی بھانت کہوں بھگوانا
اپروہتیہ کرم اتی مندا ، بید پران سمرتی کر نندا

ہے بھگوان! آپ کی مہما کی کوئی حد نہیں۔ وید بھی اُس کا

پار نہ پا سکے۔ پھر میں اُسے کس پرکار کہہ سکتا ہوں؟ پروہت کا پیشہ بہت ہی نیچا ہے۔ وید پُران اور سمرتی گرنتھ سبھی اس کی نندا کرتے ہیں۔ ۳

جب نہ لئیں میں تب بدھی ہوہی، کہا لابھ آگیں سُت تو ہی
پرماتما برہم نر روپا، ہوئیہی رگھوکل بھوشن بھوپا

میں اس پروہت کے پیشے کو لیتا نہیں تھا۔ تب برہما جی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بیٹا! آگے چل کر تمہیں اس سے لابھ ہوگا۔ خود پرماتما برہم منش شریر میں اوتار لے کر رگھوکل کے سرتاج راجہ ہوں گے۔ ۴

دوہا:- تب میں ہردے بچارا جوگ جگیہ برت دان
جا کہنہ کرب سو پیہوں دھرم نہ ایہی سم آن

تب میں نے اپنے من میں وچار کیا کہ جس بھگوت پراپتی کے لئے مہا کٹھن یوگ، یگیہ، جپ، برت اور دان کئے جاتے ہیں۔ اگر اُن ایشور کو میں اس پروہتائی کے کرم کر کے سہج میں ہی پا جاؤں تو اس کے برابر دوسرا کوئی دہرم نہیں ہوگا۔ ۴۸

چوپائی: جپ تپ نیم جوگ نج دھرما، شرتی سمبھو نانا شبھ کرما
گیان دیا دم تیرتھ مجّن، جہہ لگ دھرم کہت شرتی سجّن
آگم نگم پُران انیکا، پڑھیں سُنے کر پھل پربھو ایکا
تو پد پنکج پریتی نرنتر، سب سادھن کر یہ پھل سُندر

جپ، تپ، نیم، یوگ اپنے ورن آشرم کے دہرم ویدمیں کہے ہوئے انیک شبھ کرم، گیان، دیا، دم (اندریوں پر قابو پانا) اور تیرتھ اشنان وغیرہ وغیرہ جہاں تک وید اور مہاتما لوگوں نے دہرم کہے ہیں اور شاستروں، ویدوں اور پرانوں آدی انیک گرنتھوں کو پڑھنے سُننے کا پھل ایک ہی ہے اور سب سادھنوں کا بھی یہی ایک سُندر پھل ہے کہ آپ کے چرنوں میں سدا پریم بنا رہے۔ ۲

چھوٹے کہ مل کر مل ہی دھوئیں، گھرت کہ پاؤ کوئی باری بلوئیں
پریم بھگتی جل بنُو رگھورائی، ابھینتر مل کبہوں نہ جائی

میل کے ساتھ دھونے سے میل دور نہیں ہوتی، جل کو متھنے سے کبھی گھی نہیں مل سکتا۔ اسی پرکار ہے رگھوناتھ آپ کی پریم بھگتی

روپی نرمل جل کے بغیر انتہ کرن کی میل کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ ۳

سوئی سربگیہ تگیہ سوئی پنڈت، سوئی گن گرہ بگیان اکھنڈت
دچھ سکل لچھن جت سوئی، جاکیں پد سروج رتی ہوئی

وہی سروگیہ (ہمہ دان) ہے۔ وہی تتو بیار (حق شناس) ہے اور وہی پنڈت ہے۔ وہی گنوں کا بھنڈار اور اکھنڈ گیان والا ہے وہی چتر اور سب سُندر لکشنوں والا ہے، جس کا کہ آپ کے چرنوں میں بے حد پریم ہے۔ ۴

دوہا:- ناتھ ایک بر مانگیوں رام کرپا کر دیہو
جنم جنم پربھو پد کمل کبہوں گھٹے جن نیہو

ہے ناتھ! ہے شری رام جی! میں آپ سے ایک وردان مانگتا ہوں۔ کرپا کر کے دیجئے۔ ہے پربھو! جنم جنمانتر میں بھی میرا پریم آپ کے چرن کملوں میں کبھی نہ گھٹے۔ ۴۹

اس کہہ منی بسشٹ گرہ آئے، کرپا سندھو کے من اتی بھائے
ہنومان بھرت آدک بھراتا، سنگ لئے سیوک سکھداتا

ایسا کہہ کر منی وششٹ جی اپنے گھر آئے۔ پربھو شری رام جی اُن پر بڑے پرسن ہوئے۔ پھر سیوکوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی نے ہنومان اور بھرت وغیرہ سب بھائیوں کو ساتھ لیا۔ ۱

پنی کرپال پر باہیر گئے، گج رتھ ترگ منگاوت بھئے
دیکھ کرپا کر سکل سراہے، دیئے اچت جنہہ جنہہ تیئی چاہے

اور کرپالو شری رام جی نگر کے باہر گئے۔ وہاں انہوں نے ہاتھی رتھ گھوڑے منگوائے۔ کرپا درشٹی سے دیکھ کر پربھو نے سب کی سراہنا کی۔ پھر جس نے جو مانگا۔ مناسب سمجھ کر اُس کو وہی دیا۔ ۲

ہرن سکل شرم پربھو پائی، گئے جہاں سیتل امرائی
بھرت دینہ نج بسن ڈسائی، بیٹھے پربھو سیویں سب بھائی

سب دنیا بھر کی تھکاوٹوں کو دور کرنیوالے پربھو شری رام جی نے تھکاوٹ محسوس کی۔ تب وہ شیتل آموں کے باغیچے میں گئے وہاں بھرت جی نے اپنا بستر بچھا دیا۔ پربھو اُس پر بیٹھ گئے اور سب بھائی اُن کی سیوا کرنے لگے۔ ۳

مارت سُت تب مارت کرئی، پلک بپش لوچن جل بھرئی
ہنومان سم نہیں بڑ بھاگی، نہیں کوؤ رام چرن انوراگی

اُس سمے پون کمار شری ہنومان جی پربھو کو پنکھا کرنے لگے
اُن کا شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ہنومان
جی کے سمان نہ تو کوئی خوش قسمت ہے اور نہ ہی کوئی شری رام

جی کے چرنوں کا پریمی ہے۔ ۴

گرجا جاسُ پریتی سیوکائی، بار بار پربھو نج مکھ گائی
ہے پاربتی! جن کے پریم اور سیوا کی سراہنا خود بار بار پربھو
شری رام جی نے اپنے شری مکھ سے کی ہے۔ ۵

دوہا: تیہیں اوسر منی نارد آئے کرتل بین
گاون لگے رام کل کیرتی سدا نبین

اتنے میں نارد جی ہاتھ میں بین لئے وہاں آئے اور شری رام
جی کی نت نئی رہنے والی کیرتی کے گن گان کرنے لگے۔ ۵۰

چوپائی: مام ولوکیہ پنکج لوچن، کرپا ولوکن سوچ بموچن
نیل تامرس شیام کام اری، ہردے کنج مکرند مدھپ ہری

ہے کرپا درشٹی سے ہی شوک کو مٹانے والے کمل نیتر پربھو!
مجھ پر بھی کرپا درشٹی کیجئے۔ ہے ہری! آپ نیل کمل کے سمان
شیام شریر اور کامدیو کے دشمن شو جی کے ہردے کمل کے پریم
رس کو پان کرنے والے بھونرے ہیں۔ ۱

جاتو دھان بروتھ بل بھنجن، منی سجن رنجن اگھ گنجن
بھوسر سسی نو برند بلاہک، اسرن سرن دین جن گاہک

آپ راکشسوں کی سینا کے بل کو چُور چُور کرنے والے ہیں۔
منیوں اور سنت مہاتماؤں کو آنند دینے والے اور پاپوں کو
ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن روپی کھیتی (دھان) کے لئے آپ
نئے بادلوں کی گھٹائیں ہیں۔ شرن میں آئے ہوؤں کو شرن دینے
والے اور دین دکھیوں سیوکوں کے آپ گاہک ہیں۔ ۲

بھج بل بھار مہی کھنڈت، کھر دوشن برادھ بدھ پنڈت
راون اری سکھ روپ بھوپ پر، جے دسرتھ کل کمد سدھاکر

اپنے قوت بازو سے پرتھوی کے بڑے بھاری بھار کو چور
چور کرنے والے ہیں۔ کھر دوشن اور برادھ کو مارنے میں چتر، راون
کے دشمن، راجاؤں کے سرتاج، آنند سروپ اور دشرتھ جی نے
کل روپی کمد کے چندرماں شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سُجس پران بدت نگماگم، گاوت سُر منی سنت سماگم
کارنیک بیلیک مد کھنڈن، سب بدھی کُسل کوسلا منڈن

آپ کا سندر جس وید اور پران آدی شاستروں میں پرگٹ
ہے۔ دیوتا، منی اور سنت جن مل کر گاتے ہیں۔ آپ دیا کرنے والے
اور جھوٹے مد کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ سب پرکار سے سمرتھ
ہیں اور ایودھیا پوری کے شرنگار ہیں۔ ۴

کلی مل متھن نام ممتاہن، تلسی داس پربھو پاہی پرنت جن

آپ کا نام کلجگ کے پاپوں کو متھ ڈالنے والا ہے اور ممتا
کا ناش کرنے والا ہے، ہے تلسی داس کے پربھو! شرناگت جن
کی رکشا کیجئے۔ ۵

دوہا: پریم سہت منی نارد برنی رام گن گرام
سوبھا سندھ ہردے دھرے گئے جہاں بدھی دھام

پریم کے ساتھ شری رام جی کے گن گنوں کا ورنن کر کے منی
نارد جی شوبھا کے سمندر پربھو شری رام جی کا ہردے میں
دھیان دھر کر برہم لوک کو چلے گئے۔ ۵۱

چوپائی: گرجا سنہو بسد یہ کتھا، میں سب کہی موری متی جتھا
رام چرت ست کوٹی اپارا، شرتی ساردا نہ برنے پارا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو۔ یہ نرمل کتھا میں نے
اپنی بدھی کے مطابق کہی ہے۔ شری رام جی کے چرتر اربوں ہیں
بلکہ بے شمار ہیں۔ جن کا ورنن وید اور سرسوتی جی بھی نہیں
کر سکتے۔ ۱

رام اننت اننت گنانی، جنم کرم اننت نامانی
جل سیکر مہی رج گن جاہیں، رگھوپتی چرت نہ برنی سراہیں

پربھو شری رام جی اننت ہیں۔ اُن کے گن بھی اننت ہیں
اُن کے جنم، کرم نام بھی اننت ہیں۔ جل کے قطروں اور پرتھوی
کے ذروں کی گنتی کرنا ممکن ہو سکتا ہے، لیکن شری رگھوناتھ جی
کے چرتر ورنن کرنے سے ختم ہی نہیں ہوتے۔ بار نفات اُن کا
ورنن کرنا ناممکن ہے۔ ۲

بمل کتھا ہری پد دائی، بھگتی ہوئے سُن اَنپائنی
اُما کہیوں سب کتھا سہائی، جو بھشنڈی کھگیس سنائی

یہ نرمل کتھا بھگوان کے پرم پد کو دینے والی ہے۔ اس کے سننے سے دڑدھ بھگتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہے پاربتی! میں نے شری رام جی کی اننت کتھاؤں میں سے وہ سندر کتھا کہی ہے جو کاک بھشنڈی جی نے پکچھی راج گرڑ جی کو سنائی تھی۔ ۲

کچھک رام گن کہیوں بکھانی، اب کا کہوں سو کہو بھوانی
سن شبھ کتھا اما ہرشانی، بولی اتی بنیت مردو بانی

میں نے شری رام جی کے تھوڑے سے ہی گنوں کا ورنن کیا ہے۔ ہے پاربتی! کہو۔ اب اور کیا سننا چاہتی ہو؟ شری رام جی کی شبھ کتھائیں کر پاربتی جی بہت پرسن ہوئیں اور بڑی بنیتی کرتی ہوئی کومل بانی بولیں۔ ۳

دھنیہ دھنیہ میں دھنیہ پُراری، سنیوں رام گن بھو بھے ہاری
ہے ترپُراری! میں دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں جو میں نے جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی کے گن سُنے۔ ۵

دوہا:۔ تمہری کرپا کرپاینن اب کرت کرتیہ نہ موہ
جانیوں رام پرتاپ پربھو چدانند سندوہ

ہے کرپا کے گھر! اب آپ کی کرپا سے میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے اور میرا سارا بھرم دور ہو گیا۔ ہے پربھو! میں سچدانند گھن پربھو کے پرتاپ کو جان گئی۔ ۵۲

ناتھ تواتن سسی سرت کتھا سدھا رگھو بیر
شرون پٹنہ من پان کر نہیں اگھات متی دھیر

ہے ناتھ! آپ کے مکھ چندر ما سے جو شری رام کتھائیں امرت برستا ہے۔ اس کو کانوں کی راہ سے پی کر میرا من ترپت ہی نہیں ہوتا ہے۔ ۵۲

چوپائی۔ رام چرت جے سُنت اگھاہیں، رس بسیش جانا تنہہ ناہیں
جیون مکت مہامنی جیؤ، ہری گن سنہیں نرنتر تیؤ

شری رام جی کے چرتر کو سن سن کر جو اکتا جاتے ہیں یعنی سمجھ لیا انہوں نے اس کے اصلی رس کو جانا ہی نہیں۔ جو جیون مکت مہامنی ہیں وہ بھی بھگوان کی لیلا سدا سنتے رہتے ہیں۔ ۱

بھو ساگر چہہ پار جو پاوا، رام کتھا تاکہہ دڑدھ ناوا

بشیہنہ کہہ پُنی ہری گن گراما، شرون سکھد اور من ابھراما

جو جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار اترنا چاہتے ہیں ان کے لئے شری رام جی کی کتھا مضبوط ناؤ ہے۔ شری ہری کے گنوں کی کتھا تو وشے بھوگی پُرش کے لئے بھی کانوں کو سکھ دینے والی اور من کو آنند دینے والی ہے۔ ۲

شرون ونت اس کو جگ ماہیں، جاہی نہ رگھوپتی چرت سہاہیں
تے جڑ جیو نج آتمک گھاتی، جنہہ نہ رگھوپتی کتھا سوہاتی

سنسار میں کان والا ایسا کون پرش ہے جسے شری رگھوناتھ جی کی لیلا کی کتھا اچھی نہ لگتی ہو۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کی کتھا اچھی نہیں لگتی۔ ان ابھاگے جڑ (مورکھ) جیووں کو آتم ہتیارے ہی جاننا چاہیئے۔ ۲

ہری چرتر مانس تمہہ گاوا، سن میں ناتھ امت سکھ پاوا
تمہہ جو کہی یہ کتھا سہائی، کاگ بھشنڈی گرڑ پرتی گائی

ہے ناتھ! یہ جو شری رام چرتر مانس آپ نے کہا۔ اسے سن کر ہے ناتھ! میں نے بڑا ہی سکھ پایا۔ آپ نے جو یہ کہا کہ یہ سندر کتھا کاک بھشنڈی جی نے گرڑ جی سے کہی تھی، ۴

برتی گیان بگیان دڑدھ رام چرن اتی نیہہ
بایس تن رگھوپتی بھگتی موہی پرم سندیہہ

سو وہ کوے کی یونی پا کر بھی ویراگیہ گیان اور وگیان میں دڑدھ ہیں۔ ان کی شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریتی ہے اور انہیں شری رگھوناتھ جی کی بھگتی بھی حاصل ہے۔ ایک کوے میں یہ سامرتھ کہاں۔ اس بات کی مجھے بھاری شنکا ہو رہی ہے۔ ۵۳

نر سہسر مہہ سنہو پُراری، کوؤ ایک ہوئی دھرم برت دھاری
دھرم سیل کوٹک مہہ کوئی، بشے بمکھ براگ رت ہوئی

ہے ترپُراری! سنیئے۔ ہزاروں منشوں میں کوئی ایک ورلا ہی دھرم برت دھاری ہوتا ہے اور کروڑوں دھرم شیل پرشوں میں کوئی ورلا ہی ایک وشے بھوگوں کا تیاگی اور ویراگیہ وان ہوتا ہے۔ ۱

کوٹ برکت مدھیہ شرتی کہئی، سمیک گیان سکرت کوؤ لہئی
گیان ونت کوٹک مہہ کوؤ، جیون مکت سکرت جگ سوؤ

شرتی کہتی ہے کہ کروڑوں وِرکت پُرشوں میں سے کوئی ایک
وِرلا پُرش ہی سچا گیان وان ہوتا ہے اور کروڑوں گیان وان پُرشوں
میں سے جگت میں کوئی وِرلا ہی جیون مُکت ہوتا ہے۔

تِنہہ سہسر مہں سب سُکھ کھانی، دُرلبھ برہم لین بگیانی
دھرم شیل برکت اُرو گیانی، جیون مُکت برہم پر پرانی
سب تے سو دُرلبھ سُر رایا، رام بھگتی رت گت مد مایا
سو ہری بھگتی کاگ کِمے پائی۔ وِشو ناتھ موہی کہو سمجھائی

ہزاروں جیون مُکتوں میں بھی سب سُکھوں کی کھان برہم
میں لین وگیان وان پُرش اور بھی دُرلبھ ہیں۔ دھرم شیل ویراگیوان
گیانی، جیون مُکت اور برہم لین اِن سب میں بھی ہے۔ مہادیو جی!
وہ پُرش دُرلبھ ہے۔ جو اہنکار و مایا سے رہت ہو کر شری رام جی
کی بھگتی کو کوّے نے کیسے پایا؟ مجھے سب سمجھا کر کہئے، ۴

رام پرائن گیان رت گُناگار متی دھیر
ناتھ کہہو کیہی کارن پائیو کاگ سریر

ہے ناتھ! کہئے۔ ایسا شری رام جی کا بھگت گیانی، گُنوں
کا دھام اور دھیر بُدھی ہو کر اُس نے کوّے جیسے ادھم شریر
کو کس کارن وش پایا؟

یہ پربھو چرت پوتر سُہاوا، کہہو کرپال کاگ کہہ پاوا
تمہہ کیہی بھانت سُنا مدناری، کہہو موہی اتی کوتک بھاری

ہے کرپالو! بتائیے، اُس کوّے نے پربھو کا یہ پوتر اور
سُندر چرتر کہاں سے پایا۔ اور ہے کامدیو کے شترو! یہ بھی
بتلائیے، آپ نے اسے کس پرکار سُنا مجھے اس بات پر بڑا بھاری
اچرج ہو رہا ہے۔ ۱

گرُڑ مہا گیانی گُن راسی، ہری سیوک اتی نِکٹ نواسی
تیہی کیہی ہیتو کاگ سن جائی، سُنی کتھا مُنی نکر بہائی

گرُڑ جی تو مہا گیانی اور گُنوں کے گھر ہیں۔ بھگوان کے بھگت
اور اُن کے بالکل ہی نزدیک رہنے والے ہیں۔ اُنھوں نے مُنی
سماج کو چھوڑ کر کیسی کارن وش کوّے کے پاس جا کر یہ ہری کتھا
سُنی؟ ۲

کہہو کون بدھی بھا سنبادا، دوؤ ہری بھگت کاگ اُرگادا

گوری گرا سُن سرل سُہائی، بولے شِو سادر سُکھ پائی

کہئے۔ کاگ بھشنڈی اور گرُڑ ان دونوں بھگوت بھگتوں کی
بات چیت آپس میں کس پرکار ہوئی؟ پاربتی جی کے سرل اور سُندر
بچنوں کو سُن کر شِو جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور وہ بڑے آدر کے
ساتھ بولے۔ ۳

دھنیہ ستی پاون متی توری، رگھوپتی چرن پریتی نہیں تھوری
سُنہو پرم پُنیت اِتہاسا، جو سُن سکل لوک بھرم ناسا

ہے ستی! تو دھنیہ ہے۔ تمہاری بُدھی ہی پوتر بُدھی ہے
رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بھی تمہارا لیے حد پریم ہے۔ اب وہ
پرم پوتر کتھا سُنئے، جسے سُن لینے سے سارے لوک کے بھرم
کا ناش ہو جاتا ہے۔ ۴

اپجے رام چرن بسواسا، بھو ندھی تر نر بنہیں پریاسا
اور شری رام جی کے چرنوں میں وشواس پیدا ہوتا ہے،
اور منش بنا ہی کسی کڑے سادھنوں کے سنسار ساگر سے
تر جاتا ہے۔ ۵

ایسے پرشن بہنگ پتی کینہہ کاگ سن جائی
سو سب سادر کہہیوں سُنہو اُما من لائی

پنچھی راج گرُڑ جی نے بھی کاک بھشنڈی جی کے پاس جا
کر ایسا ہی سوال کیا تھا۔ ہے پاربتی! میں وہ سب شردھا کے
ساتھ کہوں گا۔ تم غور سے سُنو۔ ۵۵

میں جمہی کتھا سُنی بھو موچنی، سو پرسنگ سُنو سُمکھی سُلوچنی
پرتھم دچھ گرہ تو اوتارا، ستی نام تب رہا تمہارا

اس سنسار بندھن سے چھڑانے والی کتھا کو جس پرکار
میں نے سُنا ہے۔ ہے سُندر مُکھی اور سُندر نیتروں والی پاربتی!
وہ پرسنگ سُنو۔ پہلے تمہارا جنم پرجاپتی دکھش کے گھر ہوا تھا۔ اور
تمہارا نام ستی تھا۔

دچھ جگیہ تو بھا اپمانا، تم اتی کرودھ تجے تب پرانا
مم انوچرنہہ کینہہ مکھ بھنگا، جانہو تم سو سکل پرسنگا

دکھش کے یگیہ میں تمہارا نرادر ہوا تھا۔ تب تم نے کرودھ
میں آ کر اپنے پران تیاگ دئے تھے، اور تب میرے گنوں نے

(دیوگوں نے) یگیہ کو نشٹ کر دیا تھا۔ وہ سارا پرسنگ تم جانتی ہی ہو۔ ۲

تب اتی سوچ بھیو من موریں، دُکھی بھییئوں یوگ پر یہ توہیں
سُندر بن گری سرت نڑا گا، کوتک دیکھت پھرتوں بیراگا

تب میرے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ ہے پریہ! تب تمہارے دیوگ میں میں بہت دُکھی ہو گیا۔ میں بِرکت ہو اسُندر بن، پہاڑ، ندی اور تالابوں کے مناظر دیکھتا ہوا گھومتا پھرتا تھا۔

گِری سُمیر اُتّر دُور، دُوری، نیل سیل ایک سُندر بھوری
تاسو کنک مئے شکھر سُہائے، چار چار مورے من بھائے

سُمیرو پربت کے دکھن کی طرف بہت دُور ایک بہت ہی سُندر نیل پربت ہے، اُس کی سُندر سونے سے (سنہری) چوٹیاں ہیں۔ اُن میں سے چار سُندر چوٹیاں میرے من کو بہت ہی پیاری لگیں۔ ۳

تِنہہ پر ایک ایک بٹپ بِسالا، بٹ، پیپر پاکری رسالا
سیل اُپر سر سُندر سوہا، منی سوپان دیکھ من موہا

اُن چاروں چوٹیوں میں ایک چوٹی پر بڑ کا، دوسری پر پیپل کا تیسری پر پاکر کا اور چوتھی پر آم کا ایک بھاری درخت ہے۔ پربت کے اُوپر ایک سُندر تالاب شوبھا پا رہا ہے۔ جس کی منی جڑت سیڑھیوں کو دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے۔ ۵

سیتل امل مدھر جل جلج بپل بہو رنگ
کوجت کل رو ہنس گن گُنجت منجُل بھرنگ

اُس کا جل شیتل، نرمل اور میٹھا ہے اور اُس میں رنگ برنگے کمل کِھلے ہوئے ہیں۔ ہنسوں کے گن میٹھے سُر سے بول رہے ہیں اور بھونرے سُندر گنجار کر رہے ہیں۔ ۵۶

تیہیں گری رُچِر بسے کھگ سوئی، تاسُ ناس کلپانت نہ ہوئی
مایا کرت گُن دوش انیکا، موہ منوج آدی ابیکا
رہے بیاپ سمست جگ ماہیں، تیہی گری نِکٹ کبھوں نہیں جاہیں
تنہہ بسی ہری ہی بھجے جیسے کاگا، سو سنو اُما سہت انوراگا

اُس سُندر پربت پر وہی پنچھی کاگ بھشنڈی رہتا ہے۔ پرلے کال میں بھی اُس کا ناش نہیں ہوتا۔ مایا سے رچے ہوئے بے شمار گُن دوش، موہ، کام آدی اگیان جو سارے جگت میں چھا رہے ہیں، اُس پہاڑ کے نزدیک کبھی پھٹک تک نہیں سکتے۔ وہاں رہ کر جس پرکار وہ کاک بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ ہے اُما! اُسے شردھا کے ساتھ سنو۔ ۱۰۲

پیپر ترو تر دھیان سو دھرئی، جاپ جگیہ پاکری تر کرئی
آم چھاہ کر مانس پوجا، تج ہری بھجن کاج نہیں دُوجا

وہ پیپل کے درخت کے نیچے دھیان کرتا ہے، پاکر کے نیچے جپ یگیہ کرتا ہے، آم کی چھایا میں مانسک پوجا کرتا ہے۔ بھگوان کے بھجن کے بغیر اُسے اور کام نہیں ہے۔ ۲

بر تر کہہ ہری کتھا پرسنگا، آوہیں سنہیں انیک بہنگا
رام چرت بچتر بدھی نانا، پریم سہت کر سادر گانا

بڑ کے درخت کے نیچے وہ شری ہری کی کتھاؤں کا پرسنگ کہتا ہے۔ وہاں بے شمار پنچھی آ کر ہری کتھا سنتے ہیں۔ شری رام جی کی سُندر لیلا کو وہ بہت طرح سے پریم کے ساتھ شردھا سے گان کرتا ہے۔ ۴

سنہیں سکل متی بمل مرالا، بسہیں نرنتر جے تہیں تالا
جب میں جائے سو کوتک دیکھا، اُر اُپجا آنند بسیشا

سب نرمل بدھی والے ہنس جو اُس تالاب پر سدا رہتے ہیں اُسے سُنتے ہیں۔ جب میں نے جا کر یہ اچنبھا دیکھا۔ تب میرے من میں بڑا آنند بڑھا۔ ۵

تب کچھ کال مرال تن دھر تہہ کینہہ نواس
سادر سن رگھوپتی گن پُنی آئیوں کیلاس

تب میں ہنس کا رُوپ دھارن کر کے کچھ وقت وہاں ٹھہرا اور شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کو آدر کے ساتھ سن کر پھر واپس کیلاش کو چلا آیا۔ ۵۷

گرجا کہیوں سو سب اتہاسا، میں جیہی سمے گیئوں کھگ پاسا
اب سو کتھا سنہو جیہی ہیتو، گیئو کاگ پہیں کھگ کل کیتو

ہے پاربتی! میں نے وہ سب اتہاس کہا کہ جس وقت میں کاگ بھشنڈی کے پاس گیا تھا۔ اب وہ کتھا بھی سنو جس کارن کہ کاگ بھشنڈی کے پاس پنچھی کل کے کیتو گرڑ جی گئے تھے۔ ۱

جب رگھوناتھ کینھہ رن کرِیڑا ، سمجھت چرت ہوت موہی بریڑا
اندرجیت کر آپ بندھایو ، تب نارد منی گرڑ پٹھایو

مجھے بھگوان کی اس یدھ لیلا کی یاد آتے ہی بڑی لجّا آتی ہے
جب انہوں نے اپنے آپ کو میگھناد کے ہاتھوں سے بندھوا لیا
تب نارد منی جی نے گرڑ جی کو بھیجا ۔ ۲

بندھن کاٹ گیئو اُرگادا ، اُپجا ہردے پرچنڈ وِشادا
پربھو بندھن سمجھت بہہ بھانتی ، کرت بچار اُرگ آراتی

ناگ پھانس کو کاٹ کر سانپوں کے بھکشک گرڑ جی جب
گئے تب اُن کے من میں بڑا بھاری کلیش بڑھا ۔ پربھو کے بندھن
کو یاد کر کر کے سانپوں کے دشمن گرڑ جی بہت طرح سے وچار کرنے
لگے ۔ ۳

بیاپک برہم برج باگیسا ، مایا موہ بار پرم ایسا
سو اوتار سنیوں جگ ماہیں ، دیکھیوں سو پربھاو کچھ ناہیں

جو ویاپک ، نردکار ، بانی کے پتی اور مایا موہ سے اتیت
پر برہم پرمیشور ہیں ۔ میں نے سنا تھا کہ انہوں نے ہی شری رام جی
کے روپ میں اوتار لیا ہے ۔ پر میں نے اُن کا پربھاؤ تو کچھ
نہیں دیکھا ۔ ۴

بھو بندھن تے چھوٹہیں نر جپ جا کر نام
کھرب نسا چر باندھیو ناگ پاس سوئی رام

جن کا نام جپ کر منش سارے بندھن سے چھوٹ
جاتے ہیں ۔ اُن شری رام جی کو ایک ناچیز راکشس نے ناگ بندھن سے
باندھ لیا ۔ ۵۸

نانا بھانت منہی سمجھاوا ، پر گٹ نہ گیان ہردے بھرم چھاوا
کھید کھِن من ترک بڑھائی ، بھیئو موہ بس تمہرے ہی نائی

گرڑ جی نے بہت طرح سے من کو سمجھایا ۔ لیکن اُن کے من
میں گیان پرگٹ نہ ہوا بلکہ اگیان اور بڑھ گیا ۔ شنکا کے اس دُکھ سے
دُکھی ہو کر من میں دلیل بازی کر کے وہ تمہاری ہی طرح بھرم وش
ہو گئے ۔ ۱

بیاکل گیئو دیورشی پاہیں ، کہیسی جو سنسیہ نج من ماہیں
سُن نارد ہی لاگ دایا ، سنو کھگ پربل رام کے مایا

دیاکل ہو کر وہ دیورشی نارد جی کے پاس گئے ۔ اُن کے من میں
جو شنکا تھی ۔ وہ انہوں نے نارد جی کو کہہ سنائی ۔ یہ سن کر نارد جی کو اُن
پر بڑی دیا آئی ۔ وہ کہنے لگے ۔ اے پکشی گرڑ ! سنئے ۔ شری رام جی کی
مایا بڑی ہی بلوان ہے

جو گیانہہ کر چت اپہرائی ، بریا ئیں بموہ من کرئی
جیہیں بہہ بار نچاوا موہی ، سوئی بیاپی بہنگ پتی توہی

جو گیانیوں کے چت کو بھی اچھی طرح ہر لیتی ہے ۔ اور اُن
کے من کو زبردستی بھرم میں ڈال دیتی ہے ۔ جس نے مجھ کو بھی بہت دفعہ ناچ
نچایا ہے ۔ پکشی راج ! وہی مایا تم پر چھا گئی ہے ۔ ۲

مہا موہ اُپجا اُر توریں ، مٹہی نہ بیگ کہیں کھگ میریں
چتر آنن پہیں جاہو کھگیسا ، سوئی کریہو جیہی ہوئے نِدیسا

ہے گرڑ ! تیرے انتہ کرن میں بڑا بھاری موہ پیدا ہو گیا ہے ۔
یہ میرے سمجھانے سے جلدی دور نہ ہو گا ۔ تم برہما جی کے پاس جاؤ ۔ اور
جیسی وہ آگیا دیں ۔ ویسا ہی کرنا ۔ ۴

اس کہہ چلے دیورشی کرت رام گن گان
ہری مایا بل برنت پنی پنی پرم سجان

ایسا کہہ کر پرم چتر دیورشی نارد شری رام جی کے گن گاتے
اور بھگوان کی مایا کی مہا شکتی کا ورنن کرتے ہوئے چلے ۔ ۵۹

تب کھگ پتی برنچی پہیں گیئو ، نج سندیہ سناوت بھیئو
سُن برنچی رام ہی سِر ناوا ، سمجھ پرتاپ پریم اتی چھاوا

تب پکشی راج گرڑ برہما جی کے پاس گئے اور انہوں نے
اپنی شنکا برہما جی کو کہہ سنائی ۔ اُسے سن کر برہما جی نے شری رام جی
کو سر نوایا اور اُن کے پرتاپ کو سمجھ کر اُن کے ہردے میں بے حد
پریم چھا گیا ۔ ۱

من مہہ کرے بچار بدھاتا ، مایا بس کبی کوبد گیاتا
ہری مایا کر امت پربھاوا ، بپل بار جیہیں موہی نچاوا

برہما جی من ہی من میں وچار کرنے لگے ۔ کہ کوی پنڈت
اور گیانی سبھی مایا کے وش میں ہیں ۔ شری بھگوان کی مایا کا پربھاو
اپار ہے ۔ جس نے مجھ کو بھی بارہا ناچ نچایا ہے ۔ ۲

اگ جگ مئے جگ مم اپراجا ، نہیں آچرج موہ کھگ راجا

تب بولے بدھی گر اسہائی ، جان مہیس رام پربھتائی

یہ سداچ جینت سنسار میں رچا ہوا ہے۔ جب مجھے بھی پربل مایا ناچ نچاتی ہے ۔ تب اگر پچھی راج گرڑ کو موہ ہو گیا تو اس میں حیرانی کی کیا بات ہے۔ تب برہما جی سندر بانی بولے۔ کہ شری رام جی کی مہما کو شری مہادیو ہی جانتے ہیں۔ ۳

بینیتیہ سنکر پہیں جا ہو ، تات انت پوچھیو جن کا ہو
تہنہ ہو ہی تو سنسیہ ہانی ، چلیو بہنگ سنت بدھی بانی

ہے گرڑ! تم شوجی کے پاس جاؤ۔ ہے تات! اور کسی سے نہ پوچھنا۔ تمہاری سب شنکاؤں کا ناش وہیں ہو گا۔ برہما جی کے بچن سنتے ہی گرڑ جی چل دیئے۔ ۴

پرم آتر بہنگ پتی آئیو تب مو پاس
جات رہیوں کبیر گرہ رہیہو اما کیلاس

تب بڑی بے تابی سے پنچھی راج گرڑ میرے پاس آئے۔ ہے اما! اس وقت میں کبیر جی کے گھر جا رہا تھا۔ اور تم کیلاش پر تھیں۔ ۶۰

تیہی مم پد سادر سر ناوا ، پنی آپن سندیہہ سناوا
سن تا کر بنتی مردو بانی ، پریم سہت میں کہیوں بھوانی

گرڑ جی نے آدر کے ساتھ میرے چرنوں میں سر جھکایا اور اپنے دل کی شنکا کہہ سنائی۔ ان کی بینتی اور کومل بانی کو سن کر میں نے پریم کے ساتھ ان سے کہا۔

ملیہو گرڑ مارگ مہنہ موہی ، کون بھانت سمجھاؤں توہی
تبہیں ہوئے سب سنسیہ بھنگا ، جب بہہ کال کریئے ست سنگا

ہے گرڑ! تم مجھے راستہ میں ملے ہو۔ راستہ میں میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں؟ سب شنکاؤں کا ناش تو تب ہو جب بہت دنوں تک ست سنگ کیا جائے۔ ۲

سنیئے تہاں ہری کتھا سہائی ، نانا بھانت منہہ جن گائی
جیہی مہنہ آدی مدھیہ اوسانا ، پربھو پرتی پادیہ رام بھگوانا

اور اس ست سنگ میں سندر ہری کتھا سنی جائے جسے منیشوروں نے بہت طرح سے گایا ہے۔ اور جس طرح کے شروع، درمیان اور آخر میں بھگوان شری رام جی ہی وچار نے یوگیہ پربھو ہیں۔ ۳

نت ہری کتھا ہوت جہنہ بھائی ، پٹھووں تہاں سنہو تم جائی
جاہی کا سنت سکل سندیہا ، رام چرن ہوئیہی اتی نیہا

ہے بھائی! جہاں ہر روز شری رام جی کی کتھا ہوتی ہے، تم کو وہاں بھیجتا ہوں۔ تم جا کر اسے سنو! اسے سنتے ہی تمہارا سب بھرم دور ہو جائے گا۔ اور شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہو جائے گا۔ ۴

بنو ست سنگ نہ ہری کتھا تیہی بنو موہ نہ بھاگ
موہ گئیں بنو رام پد ہوئے نہ درڑھ انو راگ

ست سنگ کے بغیر سنے کو ہری کتھا نہیں ملتی اور اس کے سنے بغیر موہ دور نہیں ہوتا۔ موہ کا ناش ہوئے بغیر شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم نہیں ہوتا۔ ۶۱

ملہیں نہ رگھوپتی بنو انوراگا ، کئیں جوگ تپ گیان براگا
اتر دس سندر گری نیلا ، تہنہ رہ کاگ بھشنڈی سشیلا

چاہے جتنے بھی یوگ، تپ، گیان اور ویراگ کرو لیکن پریم کے بغیر شری رگھوناتھ جی نہیں ملتے۔ اتر کی طرف ایک سندر نیل پربت ہے وہاں پرم سوشیل کاک بھشنڈی جی رہتے ہیں۔ ۱

رام بھگتی پتھ پرم پربینا ، گیانی گن گرہ بہہ کالینا
رام کتھا سو کہے نرنتر ، سادر سنہیں بیدھ بہنگ بر

وہ رام جی کی بھگتی کے مارگ میں چتر اور ماہر ہیں۔ وہ گیان وان اور گنوں کے گھر ہیں اور بہت لمبی عمر کے ہیں۔ وہ ہر روز لگاتار شری رام جی کی کتھا کہتے ہیں۔ جسے طرح طرح کے سندر پنچھی شردھا سے سنتے ہیں۔ ۲

جائے سنہو تہنہ ہری گن بھوری ، ہوئیہی موہ جنت دکھ دوری
میں جب تیہی سب کہا بجھائی ، چلیو ہرش مم پد سرنائی

وہاں جا کر شری ہری کے گن گنوں کو سنو۔ تمہارا موہ سے پیدا ہوا کلیش مٹ جائے گا۔ میں نے جب سب کچھ سمجھا کر کہا تب وہ میرے چرنوں میں سر جھکا کر پرسن ہو کر چلا گیا۔ ۳

تاتے اما نہ میں سمجھاوا ، رگھوپتی کرپا مرم میں پاوا
ہوئیہی کینہ کبہوں ابھیمانا ، سو کھوئے چہہ کرپا ندھانا

ہے پاربتی! میں نے اس کو اس لئے نہیں سمجھایا کہ میں

شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھید جان گیا تھا۔ گرڑ نے کبھی بھیان کیا ہوگا۔ جس کو کرپا کے بھنڈار شری رام جی دور کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ تیہی تے پچی میں سندیہ نہیں رکھا، سمجھے کھگ کھگ ہی کے بھاکھا

پربھو مایا بلونت بھوانی، جاہی نہ موہ کون اس گیانی

اور دوسرے اس کارن بھی بیں نے اُسے اپنے پاس نہیں رکھا کہ پنچھی پنچھی ہی کی بولی سمجھتے رہیں ہے پاربتی! پربھو شری رام جی کی مایا بڑی بلوان ہے۔ ایسا کونسا گیان وان ہے۔ جس کو یہ موہ نہ لیوے؟

گیانی بھگت سرومنی تری بھون پتی کر جان
تاہی موہ مایا نر پامر کریں گمان

جو گرڑ جی گیانی بھگتوں میں سب کے سرتاج اور تینوں لوکوں کے سوامی شری بھگوان کا واہن ہیں۔ اُن کو بھی مایا میں ڈال دیا۔ ایسے دیکھ کر بھی پامر منش اپنی چترائی پر گھمنڈ کرنے سے نہیں ٹلتے۔ ۱۱

ماس پارائن

اٹھائیسواں وشرام

سو برچی کہنہ موہے کو ہے بپرا آن
اس جیہ جان بھجہیں منی مایا پتی بھگوان

یہ مایا جب برہما جی اور شو جی کو بھی موہ لیتی ہے۔ تو دوسرے جیوؤں کا تو کہنا ہی کیا۔ من میں ایسا جان کر ہی منی لوگ مایا کے سوامی بھگوان کو بھجا کرتے ہیں۔ ٦٢

گئیو گرڑ جہہ بسے بھشنڈا، متی اکنٹھ ہری بھگتی اکھنڈا
دیکھ سیل پرسن من بھیو، مایا موہ سوچ سب گئیو

گرڑ جی تب تیز بدھی والے اننیہ بھگوت بھگت کاک بھشنڈی کے پاس گئے۔ اس پربت کو دیکھ کر اُن کا من پرسن ہو گیا اور سب موہ مایا اور چنچلتا ہٹ گئی۔

کری تڑاگ مجن جل پانا، بٹ تر گئیو ہردے ہرشانا
برددھ بردھ بہنگ تہہ آئے، سنے رام کے چرت سہائے

تالاب میں اشنان اور جل پی کر وہ من میں پرسن ہو کر بڑ کے درخت کے نیچے گئے۔ وہاں شری رام جی کے سندر چرتر سننے کے لئے بوڑھے بوڑھے پنچھی آئے ہوئے تھے۔ ۲

کتھا ارنبھ کرے سوئی چاہا، تیہی سمے گئیو کھگ ناہا
آوت دیکھ سکل کھگ راجا، ہرشیو بایس سہت سماجا

کاک بھشنڈی کتھا شروع کرنے ہی لگے تھے کہ اتنے میں پنچھی راج گرڑ وہاں جا پہنچے۔ پنچھیوں کے راجہ گرڑ جی کو آتے دیکھ کر کاک بھشنڈی سمیت سارا پنچھی سماج پرسن ہو گیا۔ ۳

اتی آدر کھگ پتی کر کینہا، سواگت پوچھ سو آسن دینہا
کر پوجا سمیت انوراگا، مدھر بچن تب بولیو کاگا

اُنہوں نے پنچھی راج گرڑ جی کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کی خیریت پوچھ کر بیٹھنے کے لئے سندر آسن دیا پھر پریم سہت اُن کی پوجا کر کے کاک بھشنڈی جی میٹھے شبدوں میں بولے۔ ۴

ناتھ کرتارتھ بھیو میں تو درسن کھگ راج
آئسو دیہو سو کروں اب پربھو آئیو کیہی کاج

ہے ناتھ! ہے پنچھی راج! آپ کے درشن کر کے میں کرتارتھ ہو گیا ہوں۔ ہے پربھو! اب جو آپ کی آگیا ہو۔ وہی کروں آپ کس کارن کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں؟ ٦٣

سدا کرتارتھ روپ تمہ کہہ مردو بچن کھگیس
جیہی کے استتی سادر نج مکھ کینہہ مہیس

پنچھی راج گرڑ جی نے کومل بچن کہے۔ آپ تو سدا ہی کرتارتھ روپ ہیں۔ جن کی بڑائی خود شری شو جی مہاراج نے آدر کے ساتھ اپنے مکھ سے کی ہے۔ ٦٣

سنہو تات جیہی کارن آئیوں، سو سب بھیو درس تو پائیوں
دیکھ پرم پاون تو آشرم، گئیو موہ سنسیہ نانا بھرم

ہے تات! سنئے میں جس کارن سے آیا ہوں وہ تو سب آپ کے پرم پوتر آشرم کو دیکھ کر ہی میرا موہ، شنکا اور طرح طرح کے بھرم سب دور ہو گئے۔ ۱

اب شری رام کتھا اتی پاونی، سدا سکھد دکھ پنج نساونی
سادر تات سناؤ تجھ موہی، بار بار بنوؤں پربھو توہی

اے پتا جی! شری رام جی کی بہت ہی پوتر کرنے والی اور سدا سکھ دینے والی اور دکھوں کے سموہ کا ناش کرنے والی کتھا مجھ کو شردھا کے ساتھ سنائیے۔ ہے پربھو! میں بار بار آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ ۲

سنت گرڑ کے گرا سہائی، سرل سپریم سکھد سپنیتا ۔
بھیو تاسُ من پرم اچھاہا، لاگ کہے رگھوپتی گن گاہا

گرڑ جی کے ملائمت بھرے سرل، سُندر، سکھ دینے والے اور بے حد پوتر بچنوں کو سنتے ہی کاک بھشنڈی جی کے من میں بڑا بھاری اُتساہ (حوصلہ) ہوا، اور وہ شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کی کتھا کہنے لگے۔

پرتھمہیں اتی انوراگ بھوانی، رام چرت سر کہیسی بکھانی
پنی نارد کر موہ اپارا، کہیسی بہوری راون اوتارا

ہے پاربتی! پہلے تو انہوں نے بڑے ہی پریم سے شری رام چرت مانسرور کا ورنن کیا، پھر نارد جی کے اپار موہ کی کتھا کہی اور پھر راون کے جنم کا حال کہہ سنایا۔ ۳

پربھو اوتار کتھا پنی گائی، تب سسو چرت کہیسی من لائی

پھر شری رام جی کے اوتار لینے کی کتھا گا کر سنائی پھر بڑی شردھا اور پریم سے من لگا کر شری رام جی کی بال لیلا کا ورنن کیا۔

بال چرت کہہ بیدھ بدھی من ہشہ پرم اُچھاہ
رشی آگون کہیسی پنی شری رگھوبیر بیاہ

بڑے اُتساہ بھرے من کے ساتھ انہوں نے بہت پرکار سے پربھو شری رام جی کی بال لیلا کی کتھا کہی پھر رشی وشوامتر جی کے اجودھیا میں آنے کا پرسنگ کہہ کر شری رگھوبیر جی کے بیاہ کا ورنن کیا۔ ۴

بہوری رام ابھشیک پرسنگا، پنی نرپ بچن راج رس بھنگا
پُرباسنہ کر برہ بشادا، کہیسی رام لچھمن سنبادا

پھر شری رام جی کے راج تلک کا پرسنگ کہا، پھر راجہ دشرتھ کے بچن سے رنگ میں بھنگ پڑ جانے کی کتھا کہی۔ پھر نگر واسیوں کا شری رام جی کے ویوگ کا خیال کر کے دکھی ہونے اور رونے پیٹنے کا حال کہہ سنایا اور پھر رام اور لکشمن کی آپس میں جو بات چیت ہوئی وہ ساری کتھا کہہ سنائی۔ ۱

بپن گون کیوٹ انوراگا، سُرسری اُتر نواس پریاگا
بالمیک پربھو ملن بکھانا، چترکوٹ جمی بسے بھگوانا

شری رام جی کا بن میں جانا، نشاد راج کا اُن کے پرتی پریم گنگا جی سے پار اُتر کر پریاگ راج میں مقام کرنا، والمیک اور پربھو شری رام جی کا ملاپ اور اُن کی آگیا سے چترکوٹ میں جس پرکار بھگوان جی کا ٹھہرنا ہوا، یہ سب پرسنگ کہہ سنایا۔

سچو آگون نگر نرپ مرنا، بھرت آگون پریم بہو برنا
کر نرپ کریا سنگ پُرباسی، بھرت گئے جہاں پربھو سکھ راسی

منتری سُمنتر جی کا شری رام جی کو بن پہنچا کر واپس اجودھیا آنا اور اُن کے رام جی کے پرتی بے حد پریم کا ورنن کیا پھر بھرت جی نے راجہ دشرتھ کی انتیشٹی کریا کر کے نگر واسیوں کو ساتھ لے کر جس پرکار سکھ کے دھام پربھو شری رام جی کے پاس روانگی کی تھی۔ وہ سب حال کہہ سنایا۔

پنی رگھوپتی بہو بدھی سمجھائے، لے پادکا اودھ پُر آئے
بھرت رہن سُرپتی سُت کرنی، پربھو ار اتری بھینٹ پنی برنی

پھر شری رام جی کے بہت طرح سمجھانے بجھانے پر کھڑاؤں لے کر بھرت جی کے واپس لوٹ آنے کا پرسنگ کہا۔ بھرت جی کا نندی گرام میں تپ کا جیون بسر کرنا۔ اندر پتر جے انت کی نیچ کرنی اور پربھو شری رام جی اور اتری منی کا ملاپ۔ یہ سارا پرسنگ بیان کیا۔ ۲

کہہ برادھ بدھ جیہی بدھی دیہہ تجی سربھنگ
برن سُتیچھن پریتی پنی پربھو اگست ست سنگ

پھر جس پرکار برادھ مارا گیا اور شربھنگ جی نے شریر تیاگ کیا۔ وہ پرسنگ کہہ سنایا۔ پھر ستیکشن جی کے پریم کا ورنن کر کے پربھو شری رام جی اور اگست جی کے ست سنگ کا سارا حال کہہ سنایا۔ ۳۵

کہہ دنڈک بن پاونتائی، گیدھ میتری پنی تیہیں گائی

نپی پر بھو پنچ بٹی کرت باسا، بھنجی سکل منینہہ کی تراسا

پھر پربھو شری رام جی کے جانے سے ڈنڈک بن کا پوتر ہو
جانا، گیدھ راج کے ساتھ پربھو کی جو بات کا پرسنگ بھگتی
جی نے گایا، پھر جس پرکار پربھو نے پنچ وٹی میں مقیم کرکے سب
منی منڈلی کے بیچ کا ناش کیا، وہ ساری کتھا کہ سنائی - ۱

پنی لچھمن اُپدیس انوپا، سوپ نکھا جیسے کینہہ کروپا
کھردوشن بدھ بہوری بکھانا، جے سب مرم دساس جیانا

پھر پربھو شری رام جی نے لکشمن جی کو جو لاثانی اُپدیش دیا تھا
وہ ساری کتھا کہی۔ پھر جس طرح شروپ نکھا کے ناک کان کاٹ کر
اُسے بدشکل کیا تھا۔ وہ سارا حال کہہ سنایا پھر کھر اور دوشن کے
مارے جانے کا پرسنگ کہا اور راون کا سروپ نکھا سے سب
سماچار سنا یہ ساری کتھا کہی - ۲

دسکندھر مارچ بت کہی، جیہی بدھی بھئی سو جسب نہیں کہی
پنی مایا سیتا کر ہرنا، شری رگھبیر بیرہ کچھ برنا

پھر راون اور ماریچ کی آپس کی بات چیت کہی، پھر مایا کی سیتا
کا ہرن اور ان کے وراگ میں شری رام جی کے دیا کل ہونے کا پرسنگ
کہا - ۳

پنی پربھو گیدھ کریا جیہی کینہی، بدھی کبندھ سبری ہی گتی دینہی
بہوری بربرنت رگھو بیرا، جیہی بدھی گئے سرور تیرا

پھر پربھو شری رام جی نے گیدھ راج جٹایو کا جس طرح سے
انتیشٹی سنسکار کیا تھا، اور کبندھ کا بدھ کرکے شبری کو اُتم گتی
دی تھی۔ وہ سب کہا کہی۔ پھر جس طرح سیتا جی کے وہوگ میں
تڑپتے ہوئے بھگوان پمپا سر کے کنارے گئے۔ وہ سارا پرسنگ کہا

پربھو نارد سنبادکہہ ماروتی ملن پرسنگ
پنی سگریو متائی بالی پران کر بھنگ

پھر پربھو شری رام جی اور نارد کی آپس کی بات چیت
اور ہنومان جی کے ملنے کا پرسنگ کہہ کر سگریو سے مترتا اور بالی
کے پران ناش کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

کپی ہی تلک کر پربھو کرت سیل پربرشن باس
برنن برشا سرد او رام روش کپی تراس

سگریو کو کشکندھا کا راج تلک دیا اور پربھو کا پربرشن
پربت پر مقام کرنا۔ یہ سارا حال کہہ سنایا پھر جس پرکار پربھو نے
موسم برسات اور شرد کا بیان کیا تھا اور سگریو سے اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی
جس سے کہ سگریو بے حد ڈر گیا تھا۔ وہ ساری کتھا کہی - ۶۹

جیہی بدھی کپی پتی کیس پٹھائے، سیتا کھوج سکل دس دھائے
بیبر پربیس کینہہ جیہی بھانتی، کپنہہ بہوری ملا سمپاتی

جس پرکار بانر راج سگریو نے بانروں کو بھیجا اور وہ سیتا
جی کی تلاش میں سب طرفوں کو گئے جس پرکار انہوں نے غار میں
پرویش کیا اور پھر جیسے بانروں کو جٹایو کا بھائی سمپاتی ملا۔ وہ سب
کتھا کہی - ۱

سنی سب کتھا سمیر کمارا، ناگھت بھیو پیودھی اپارا
لنکا کپی پربیس جیہی کینہا، پنی سیتہی دھیرج جیہی دینہا

سمپاتی سے ساری کتھا سنکر پون کمار ہنومان جی جس طرح
اپار سمندر کو چھلانگ لگا کر پار ہو گئے اور پھر جیسے انہوں نے
لنکا میں پرویش کیا اور پھر جیسے سیتا جی کو دھیرج بندھائی وہ ساری
کتھا کہی - ۲

بن اُجار راون ہی پربودھی، پُر دہ ناگھتیو بہوری پیودھی
آئے کپی سب جہہ رگھورائی، بیدیہی کی کُسل سنائی

اشوک بن کو اُجاڑ کر راون کو سمجھا کر اور لنکا کو آگ میں
بھسم کرکے پھر جیسے انہوں نے سمندر کو پار کیا اور جس پرکار سب
بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آئے اور آکر انہیں شری جانکی جی
کی خیریت کی خبر دی وہ ساری کتھا کہی - ۳

سین سمیت جتھا رگھوبیرا، اُترے جائے باری ندھی نیرا
ملا بھبھیشن جیہی بدھی آئی، ساگر نگرہ کتھا سنائی

پھر جس طرح سینا سمیت شری رگھوبیر جی سمندر کے کنارے
پر جا اُترے اور جس پرکار بھبھیشن جی اُن سے آن ملے۔ وہ سب اور
سمندر پر پُل باندھنے کی ساری کتھا کہی - ۴

سیتو باندھ کپی سین جیہی اُترے ساگر پار
گئیو بسیٹھی بیر پر جیہی بدھی بالی کمار

پُل باندھ کر جس پرکار بانر فوج سمندر کے پار اُتری اور

جس پرکار بالی کماد بلوان مھیدھنا وغیرہ بیچ کرنے گئے وہ سب کتھا کہی ۔ ۶۷

نسیچر کبیس بلاتی بزنسی جیدعہ پرکار
کنبھ کرن گھن نادکر بل پھرشش سنگھار

پھر اکشسوں اور بانروں کی لڑائی کا انیک پرکار سے ورنن کرکے کنبھ کرن اور میگھناد کے بل سامرتھ اور اُن کے مرنے کی کتھا کہی ۔ ۳۷

نسیچر نکر مرن بدھی نانا ، رگھوپتی راون سمر بکھانا
راون بدھ مندودری سوکا ، راج بھبھیشن دیو اسوکا

پھر راکشسوں کے لشکر کا مرنا اور شری رگھوناتھ جی اور راون کے انیک پرکار کے یدھ کا ورنن کیا ۔ راون کا مرنا اور مندودری کا شوک میں ولاپ کرنا ۔ بھبھیشن کا راج گدی پر بیٹھنا اور دیوتاؤں کا شوک رہت ہو جانا یہ سارا پرسنگ کہا ۔ ۱

سیتا رگھوپتی ملن بہوری ، سر نہہ کینھ استتی کر جوری
پنی پشپک چڑھ کپنہہ سمیتا ، اودھ چلے پربھو کرپا نکیتا

پھر سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے ملاپ کا پرسنگ کہا ۔ اور جس پرکار دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑ کر استتی کی اور پھر بانروں سمیت جس پرکار پشپک بمان پر چڑھ کر کرپا ندھان پربھو اودھ پوری کو چلے ۔ وہ ساری کتھا کہی ۔ ۲

جیہی بدھی رام نگر نج آئے ، بایس بسد چرت سب گائے
کہیسی بہوری رام ابھیشیکا ، پُر برنت نرپ نیتی انیکا

پھر جس پرکار بھگوان رام اجودھیا میں آئے ۔ وہ سب اُتم کتھا کاک بھشنڈی جی نے وستار سے گائی پھر شری رام جی کے راج تلک کی کتھا کہی ۔ اور اجودھیا پوری کا اور انیک پرکار کی راج نیتی کا ورنن کیا ۔ ۳

کتھا سمست بھشنڈ بکھانی ، جو مَیں تم سن کہی بھوانی
سن سب رام کتھا کھگ ناہا ، کہت بچن من پرم اچھاہا

شوجی کہتے ہیں ہے پاربتی ! اس پرکار بھشنڈی جی نے گروڑ جی کو وہ ساری کتھا کہہ سنائی جو میں نے تم سے کہی تھی ساری رام جی کی کتھا کو سُن کر پنچھی راج گروڑ جی من میں بہت پرسن ہو کر بچن کہنے لگے ۔ ۴

گیئو موہ سندیہہ سب سنشے سکل رگھوپتی چرت
بھیو رام پد نیہہ تو پرساد بایس تلک

شری رگھوناتھ جی کی ساری لیلا کی کتھا میں نے سُنی جس سے میری شنکائیں مٹ گئیں ہے کاک شرومنی ! آپ کی مہربانی سے شری رام جی کے چرنوں میں میرا پریم ہو گیا ۔ ۶۸

موہی بھیو اتی موہ پربھو بندھن رن مہہ نرکھ
چدانند سندوہ رام بکل کارن کون !

پربھو شری رام جی کو ناگ پھانس میں بندھا ہوا دیکھ کر مجھے بے حد موہ ہو گیا تھا ۔ کہ شری رام چندر جی تو چدانند گھن ہیں ۔ وہ کیوں ویاکل ہیں ۔ ۶۸

دیکھ چرت اتی نر انوساری ، بھیو ہردے مم سنشے بھاری
سوئی بھرم اب ہت کر میں مانا ، کینھا انوگرہ کرپا ندھانا

سادھارن منشوں جیسا بھگوان کا آچرن دیکھ کر میرے من میں بڑی بھاری شنکا ہو گئی تھی ۔ یہ شنکا واستو میں میری بھلائی کے لئے ہی ہوئی ۔ میں ایسا سمجھتا ہوں ۔ کرپا ندھان پربھو نے دھیرے من میں شنکا پیدا کر کے اور اس کے ذریعہ آپ کے مکھ سے ہری چرتر سُننے کا سوبھاگیہ پراپت کرا کے مجھ پر بڑی بھاری کرپا کی ہے ۔ ۱

جو اتی آتپ بیاکل ہوئی ، ترو چھایا سکھ جانے سوئی
جو نہیں ہوت موہ اتی موہی ، ملتیؤں تات کون بدھی توہی

جو دھوپ سے سخت ویاکل ہو جاتا ہے ۔ وہی درخت کے سایہ کے سکھ آرام کو جانتا ہے ۔ ہے تات ! اگر مجھے اتنا بڑا موہ نہ ہوتا ۔ تو میں آپ سے کس پرکار ملتا ؟ ۲

سنتیؤں کیسے ہری کتھا سہائی ، اتی بچتر بہو بدھی تم گائی
نگم اگم پران مت ایہا ، کہیں سدھ منی نہیں سندیہا

اور کیسے یہ ادبھت سندر ہری کتھا سُنتا ۔ جو کہ آپ نے بہت پرکار سے گا کر سنائی ہے ۔ وید ، شاستر اور پرانوں کا یہی مت ہے اور سدھ اور منی بھی یہی کہتے ہیں ۔ اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں ہے ۔ ۳

سنت بسدھ ملیہیں پر تیہی ، چتوہیں رام کرپا کر جیہی
رام کرپا تو درسن بھیو ، تو پرساد سب سنشے گیو

سچے سنت مہاتما اُس پرش کو ہی ملتے ہیں۔ جس پر کہ
شری رام جی کی کرپا درشٹی ہو، شری رام جی کی کرپا سے آپ کے درشن
ہوئے اور آپ کی کرپا سے میری ساری شنکا مٹ گئی۔ ۹

سُن بہنگ پتی بانی سہت بنے انوراگ
پُلک گات لوچن سجل من ہرشیو اتی کاگ

پکشی راج گرڑجی کی ملائمت اور پریم بھری بانی سُن کر کاک
بھشنڈی جی کا شریر پُلکت ہو گیا آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا
آئے۔ اور وہ من میں بہت پرسن ہوئے۔ ۶۹

شرونا سُمتی سُسیل سُچی کتھا رسک ہری داس
پائے اُما اتی گُپت اپی سجن کر ہیں پرکاس

ہے پاربتی! مہاتما پُرش جب سندر بدھیمان سوشیل
اور پوتر کتھا سے پریم کرنے والے ہری سیوک کو پاتے ہیں
تو سب کے سامنے نہ پرگٹ کرنے والے گوڑھ بھید کو بھی وہ ان
پر پرگٹ کر دیتے ہیں۔ ۶۹

بولیو کاک بھشنڈی بہوری، نبھگ ناتھ پر پریتی نہ تھوری
سب بدھی ناتھ پوجیہ تمہہ میرے، کرپا پاتر رگھو نایک کیرے

کاک بھشنڈی جی پھر بولے۔ پنچھی راج گرڑجی پر اُن کا بیحد
پریم تھا۔ ہے ناتھ! آپ سب پرکار سے میرے پوجیہ ہیں
اور شری رگھو ناتھ جی کے کرپا پاتر ہیں۔ ۱

تمہہ ہی نہ سنسیہ موہ نہ مایا، مو پر ناتھ کینہہ تمہہ دایا
پٹھئے موہ مس کھگ پتی توہی، رگھو پتی دینہہ بڑائی موہی

آپ کو نہ تو کوئی شنکا ہے نہ موہ ہی ہے۔ اور نہ ہی مایا ہی ہے
ہے ناتھ! آپ نے تو مجھ پر دیا کی ہے۔ ہے پنچھی راج! موہ کا بہانہ
کر کے آپ شری رگھو ناتھ جی کے بھیجے ہوئے میری عزت افزائی
کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ۲

تمہہ نج موہ کہی کھگ سائیں، سو نہیں کچھ آچرج گوسائیں
نارد بھو برنچی سنک آدی، جے منی نایک آتم بادی

ہے پنچھی راج! آپ نے اپنا موہ کہا۔ سو ہے گوسائیں! یہ
کچھ اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ نارد جی، شوجی، برہما جی اور
سنک آدی جو آتم تتو وِتا ہیں۔۔

موہ نہ اندھ کینہہ کیہی کیہی، کو جگ کام نچاو نہ جیہی
ترسناں کیہی نہ کینہہ بوراہا، کیہی کر ہردہ کرودھ نہیں داہا

اُن میں سے اس موہ نے کس کس کو موہت نہیں کیا؟
جگت میں ایسا کون ہے جس کو کام نے نہ نچایا ہو؟ ترشنا نے
کس کو پاگل نہیں بنایا؟ کرودھ اگنی نے کس کے ہردے میں جلن
پیدا نہیں کی؟ ۱

گیانی تاپس شور کبی کو بد گُن آگار
کیہی کے لوبھ بڑمبنا کینہہ نہ ایہیں سنسار

گیانی، تپسوی، شورویر، کوی، پنڈت اور گنوان (گنوں کا
بھنڈار) ایسا کون ہے۔ جس کا لوبھ نے خاکہ نہ اُڑایا ہو۔ ۷۰

شری مد بکر نہ کینہہ کیہی پربھتا بدھر نہ کاہی
مرگ لوچن کے نین سر کو اس لاگ نہ جاہی

دولت کے گھمنڈ نے کس کو بد مزاج نہیں بنایا؟ حکومت
کے نشے نے کس کو بہرہ نہیں کیا؟ ایسا کون ہے۔ جسے مرگ نینی
(چشم آہو) سُندری کے نین بان (تیر نگاہ) نے زخمی نہ کیا ہو؟ ۲

گُن کرت سنیہ پات نہیں کیہی، کوؤ نہ مان مد تجیو نبیہی
جوبن جور کیہی نہیں بلکاوا، ممتا کیہی کر جس نہ نساوا

گنوں کا کیا ہوا سرسام کسے نہیں ہوا؟ ایسا کوئی نہیں ہے جسے
مان اور مد نے بغیر اپنی لاگ لگائے کورا چھوڑا ہو۔ جوانی کے بخار نے
کس کو جوش نہیں دلایا؟ اور ممتا نے کس کے یش (مان عزت) کا
ناش نہیں کیا؟

مچھر کاہی کلنک نہ لاوا، کاہی نہ سوک سمیر ڈولاوا
چنتا سانپنی کو نہیں کھایا، کو جگ جاہی نہ بیاپی مایا

حسد نے کس کو کلنکت نہیں کیا؟ شوک روپی ہوا نے کس
کے من کو ڈانواں ڈول نہیں کیا؟ چنتا روپی ناگن نے کس کو نہیں کھا
لیا؟ سنسار میں ایسا کون ہے۔ جس پر مایا نہ چھائی ہو؟ ۲

کیٹ منورتھ دارو سریرا، جیہی نہ لاگ گھن کو اس دھیرا
سُت بت لوک ایشنا تینی، کیہی کے متی انہہ کرت نہ ملینی

منورتھ گھن کا کیڑا ہے۔ اور شریر روپی لکڑی کو یہ منورتھ
روپی گھن نہ لگا ہو، پتر، دھن اور شہرت ان تینوں پربل اچھیاؤں

نے کس کی بُدھی کو نہیں بگاڑ دیا؟ ۳

یہ سب مایا کر پریوارا ، پربل امت کو برنے پارا
سو چترانن جاہی ڈراہیں ، اپر جیو کہی لیکھے ماہیں

یہ سب مایا کا اتنا طاقتور کنبہ ہے کہ جس کی اپار شکتی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ شیو جی اور برہما جی تک بھی اس سے ڈرتے ہیں۔ تب دوسرے جیووں کی گنتی ہی کیا ہے ۴

بیاپ رہیو سنسار مہہ مایا کٹک پرچنڈ
سیناپتی کام آدی بھٹ دمبھ کپٹ پاکھنڈ

مایا کی پرچنڈ سینا سنسار میں چھائی ہوئی ہے۔ کام، کرودھ آدی اس کے سیناپتی ہیں اور دمبھ، کپٹ اور پاکھنڈ مہا بلوان یودھا ہیں۔ ۱۷

سو داسی رگھوبیر کے سمجھیں مثیا سوپی
چھوٹ نہ رام کرپا بنو ناتھ کہیو پد روپی

وہ مایا شری رگھوبیر جی کی داسی ہے اگرچہ وچار کرنے پر تو وہ متھیا ہی ٹھہرتی ہے۔ لیکن سروپ سے متھیا ہونے پر بھی رام جی کی کرپا بنا اس سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہے ناتھ! یہ میں پرتگیا کر کے کہتا ہوں (ارتھات دعویٰ سے کہتا ہوں) ۱۷

جو مایا سب جگ ہی نچاوا ، جاسُ چرت لکھ کاہوں نہ پاوا
سوئی پربھو بھرو بلاس کھگ راجا ، ناچ نٹی اِو سہت سماجا

جو مایا ساری دنیا کو نچاتی ہے اور جس کے چرتر (ماجرا) کو کوئی بھی نہیں دیکھ پاتا ہے، ہے پنچھی راج گرڑ جی! وہی مایا شری رام جی کی بھرکُٹی (ابرو) ہی سے اپنے سماج سمیت نٹ کی طرح ناچتی ہے۔

سوئی سچدانند گھن راما ، اج بگیان روپ بل دھاما
بیاپک بیاپیہ اکھنڈ اننتا ، اکھل اموگھ شکتی بھگونتا

شری رام جی وہی سچدانند گھن ہیں۔ جو اجنما، وگیان سروپ، روپ اور بل کے گھر ہیں۔ وہ بیاپک، وشو روپ، اکھنڈ، اننت، سمپورن، اموگھ شکتی (جس شکتی کا کبھی وار خالی نہ جاتا ہو) بھگوان ہیں۔

اگن ادبھر گرا گو تیتا ، سب درسی انودیہ اجیتا ؎

نرمم نراکار نرموہا ، نتیہ نرنجن سکھ سندوہا ؎

وہ نرگن ہیں، سب سے بڑے ہیں۔ بانی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ درشیہ جگت کے ایک مات درشٹا ہیں، نردوش اجے، ممتا سے رہت نراکار، گیان سروپ، انتیہ، مایا انیت اور سکھ کی راشی ہیں۔ ۲

پرکرتی پار پربھو سب اُر باسی ، برہم نریہ برج اناسی
اہاں موہ کر کارن ناہیں ، روی سنمکھ تم کبہوں کہ جاہیں

وہ پرکرتی سے پرے ہیں۔ سب گھٹ گھٹ کے سوامی ہیں اور سب کے ہردوں میں بستے ہیں۔ وہ اچھا رہت، نروکار اور ناشی برہم ہیں۔ اُن شری رام جی میں موہ کا کارن نہیں ہے، کیا تاریکی کی گھٹا بھی کبھی سورج کے سامنے ٹھہر سکتی ہیں۔ ۳

بھگت ہیتو بھگوان پربھو رام دھریو تنو بھوپ
کئے چرت پاون پرم پراکرت نر انو روپ

بھگوان پربھو شری رام جی نے بھگتوں کے ہت ارتھ راجہ کا شریر دھارن کیا اور سادھارن منشوں کی طرح پرم پوتر چرتر کئے۔

جتھا انیک بیش دھر نرتیہ کرے نٹ کوئے
سوئی سوئی بھاو دکھاوے آپن ہوئے نہ سوئے

جیسے کوئی ایکٹر بہت سے بھیس دھارن کر کے ناچ کرتا ہے اور ویسے ہی ویسے بھاو دکھلاتا ہے۔ جیسا کہ اس کا سروپ بنا ہوا ہوتا ہے (اگر وہ راجہ کا بھیس دھارن کرتا ہے تو راجاؤں جیسی لیلا کرتا ہے اور اگر چور کا بھیس دھارن کرتا ہے۔ تو چور کا پارٹ ادا کرتا ہے) پر آپ اپنے اصلی سروپ میں تو وہ ویسے کا ویسا ہی بنا رہتا ہے اس کے اصلی سروپ میں تو کوئی انتر نہیں ہوتا۔ ۷۲

اس رگھوپتی لیلا اُرگاری ، دنج بموہن جن سکھ کاری
جے متی ملن بشے بس کامی ، پربھو پر موہ دھرہیں امی سوامی

ہے گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی بھی ایسی ہی لیلا ہے جو راکشسوں کو موہ میں ڈالتی ہے اور بھگتوں کو سکھ دینے والی ہے۔ ہے سوامی! جو منش ملن بدھی اور وشیوں میں اندھے کامی پُرش ہیں وہی پربھو پر اس پرکار موہ کا آروپ (دوش لگایا) کرتے ہیں۔ ۱

نین دوش جا کہنہ جب ہوئی ، پیت برن سسی کہنہ کہہ سوئی

جب جیہی دِس بھرم ہوئے گھگیسا، سو کہئے پچھم اُبیو دنیسا ۶

جب کسی کو نتر دوش (خلل بصارت، یرقان وغیرہ) ہوتا ہے۔ تب وُہ چندرما کو پیلے رنگ کا کہتا ہے، ہے پنچھی راج گرڑ! جب کسی کو دشا کا بھرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ سورج پچھم سے نکلا ہے۔ ۲

نوکا رُوڈھ چلت جگ دیکھا، اچل موہ بس آپ ہی لیکھا
بالک بھر میں نہ بھرمہں گرہادی، کہہیں پرسپر متھیا بادی

ناؤ چڑھا ہوا پُرش جیسے موہ وش اپنے آپ کو ستھر (ساکن) سمجھتا ہے اور دُنیا کی دوسری چیزوں کو چلتی ہوئی (متحرک) دیکھتا ہے۔ بالک گھومتے ہیں۔ پر گھر وغیرہ نہیں گھومتے۔ پر وہ ایک دوسرے کو جھوٹا ٹھہراتے ہیں۔ ۳

ہری بشیک اس موہ بہنگا، سپنے ہوں نہیں اگیان پرسنگا
مایا بس متی مند ابھاگی، ہردے جمنکا بہُبِدھ لاگی

ہے گرڑ جی! بھگوان کے وِشے میں موہ کی کلپنا بھی ایسی ہی ہے بھگوان میں تو اگیان کا پرسنگ سپنے میں بھی نہیں ہے لیکن جو مایا کے وش، مند بُدھی بدنصیب ہیں اور جن کے ہردے میں طرح طرح کے اگیان روپی پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ۴

تے سٹھ ہٹھ بس سنسیہ کرہیں، نج اگیان رام پر دھرہیں

وُہ مورکھ ہٹھ کے وش ہو کر ایسی شنکا کیا کرتے ہیں اور اپنا اگیان شری رام جی پر دھرتے ہیں (جیسے دوش تو الو کی اپنی آنکھوں میں ہے۔ لیکن وُہ دن کو ہی اندھیری رات مانتا ہے) ۵

کام کرودھ مد لوبھ رت گرہ آسکت دکھ روپ
تے کِمی جانہیں رگھوپتہی مُوڑھ پرے تم کوپ

جو کام کرودھ، مد اور لوبھ میں پرتی لگائے ہوئے ہیں اور دکھ روپ گرہست میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ شری رگھوناتھ جی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ وُہ مورکھ تو اندھیرے کنوئیں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۷۳

جیسے گیتا میں بھی بھگوان نے کہا ہے:۔ ہے ارجن! اگیانی لوگ میرے پرم اوناشی اور سروتم بھاؤ کو نہ جانتے ہوئے مجھ اویکت مان (نراکار) کو منش شریر دھارن کیا ہوا ویکتی مان (ساکار)

سمجھتے ہیں۔" ۷-۲۴

"جس پرکار سُوریہ سارے لوک کی آنکھ ہوتا ہُوا بھی لوگوں کی آنکھوں سے باہری دوش سے لِپت نہیں ہوتا اسی پرکار ایک اکیلا آتما سب بھوتوں کا انتر آتما ہوتا ہُوا بھی بھوتوں کے باہری دُکھوں سے لِپت نہیں ہوتا" ۲۰-۵-۱۱۔ کٹھ ۲۰، ۵، ۱۱

"ایک ہی دیو سب بھوتوں میں گوڑھ و سروویاپی اور سب کا انتر آتما ہے۔ وُہی کرموں کا آدھار سب پرانیوں میں بسا ہُوا سب کا ساکشی، سب کو چیتنا دینے والا اور سب اُپادھیوں کے دوشوں سے رہت شُدھ اور نرگُن ہے" شوتیا شوتر اپنشد ۶-۱۱

نرگُن رُوپ سُلبھ اتی سگُن جان نہیں کوئے
سگم اگم نانا چرت سُن مُنی من بھرم ہوئے

بھگوان کا نرگُن رُوپ تو سہج ہی میں سمجھ میں آ جاتا ہے۔ لیکن سگُن رُوپ کو کوئی نہیں جانتا۔ سگُن رُوپ دھارن کر کے بھگوان نانا پرکار کے ایسے سہج اور کٹھن چرتر کرتے ہیں کہ جن کو سُن کر منیشوروں کے من کو بھی بھرم ہو جاتا ہے۔

سُنو کھگیس رگھوپتی پربھتائی، کہیوں جتھامتی کتھا سُہائی
جیہی بِدھی موہ بھئیو پربھو موہی، سو سب کتھا سُناؤں توہی

ہے پنچھی راج گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی مہما سُنئے۔ میں اپنی بُدھی کے مطابق سُندر کتھا کہتا ہوں سُنیے پربھو! مجھے جس پرکار بھرم ہُوا۔ وہ سب کتھا میں آپ کو سُناتا ہوں۔ ۱

رام کرپا بھاجن تم تاتا، ہری گُن پرتی موہی سُکھداتا
تاتے نہیں کچھ تمہیں دُراؤں، پرم رہسیہ منوہر گاؤں ۲

ہے تات! آپ شری رام جی کی کرپا کے پاتر ہیں شری بھگوان کے گُنوں میں آپ کو پریم ہے۔ جو کہ مجھ کو سُکھ دینے والے ہیں۔ بھگوان کے گُنوں میں آپ کی پریتی کو دیکھ کر میں آپ سے کچھ بھی چھپا نہیں رکھتا۔ اور گوڑھ بھید کی باتیں آپ کو گا کر سناتا ہوں۔ ۲

سُنہو رام کر سہج سبھاؤ، جن ابھیمان نہ راکھہیں کاؤ
سنسرت مُول سُول پرد نانا، سکل سوک دایک ابھیمانا

شری رام چندر جی کا سہج سبھاؤ سُنئے! وہ اپنے بھگتوں میں کبھی بھی ابھیمان نہیں رہنے دیتے۔ کیونکہ ابھیمان جنم مرن رُوپی

سنسار کا مول کارن ہے اور طرح طرح کے کلیشوں اور سب شوکوں (رنج و غم) کا دینے والا ہے۔ ۳

تا تے کرہیں کرپا ندھی دُوری، سیوک پر ممتا اتی تھوری
جمے سِسُو تن برن ہوئے گوسائیں، مات چراوَ کٹھن کی نائیں

چونکہ بھگتوں سے شری رام جی کو بہت ہی پریم ہے اس لئے کرپا نِدھان بھگوان شری رام بھگتوں کے اس دُکھدائک الجھیان کو دُور کر دیتے ہیں۔ ہے سوامی! جیسے جب بچّے کے شریر میں پھوڑا ہو جاتا ہے تو ماتا اُس پھوڑے کو تیز نشتر سے چِرا ڈالتی ہے اگرچہ ماتا کی یہ کرنی بڑی کٹھور معلوم ہوتی ہے مگر تو یہ بالک پر اُس کے بے حد پریم کے کارن اُس کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے۔ ۴

جدپی پرتھم دُکھ پاوَ ہے روو ہے بال ادھیر
بیادھی ناس ہِت جننی گنت نہ سو سِسُو پیر

اگرچہ نشتر لگتے وقت بچّہ دُکھ پاتا ہے اور بے حال ہو کر روتا پیٹتا ہے۔ تو بھی اُس روگ کو ناش کرنے کے خیال سے ماتا بچّے کے رونے پیٹنے کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی اور پھوڑے کو چِرا ڈالتی ہے۔ ۷۴

تمے رگھوپتی نج داس کر ہرہیں مان ہِت لاگ
تُلسی داس ایسے پربھہی کس نہ بھجہو بھرم تیاگ

اسی پرکار شری رگھوناتھ جی بھگتوں کے ہِت ارتھ اُن کے ابھیمان کو ہر لیتے ہیں، تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ ایسے پربھو کو سب موہ سے رہت ہو کر کیوں نہیں بھجتے؟ ہے

رام کرپا اپنی جڑتائی، کہیوں کھگیس سُنہو من لائی
جب جب رام منج تن دھرہیں بھگت ہیت لیلا بہو کرہیں

ہے پکچھی راج گرڑ جی! میں شری رام چندر جی کی کرپا اور اپنی مُورکھتا کا بیان کرتا ہوں، من لگا کر سُنئے جب جب شری رام چندر جی منش شریر دھارن کرتے ہیں اور بھگتوں کے ہِت ارتھ بہت سی لیلا کرتے ہیں۔

تب تب اودھ پوری میں جاؤں، بال چرت بلوک ہرشاؤں
جنم مہا اُتسو دیکھوں جائی، برش پانچ تہہ رہوں لوبھائی

تب تب میں ایودھیا پوری جاتا ہوں اور اُن کی لیلا کو دیکھ کر پرسن ہوتا ہوں۔ میں وہاں جا کر شری رام جی کا جنم اُتسو دیکھتا ہوں اور بھگوان کی بال لیلا کو دیکھنے کے لئے للچایا ہوا پانچ برس تک وہاں رہتا ہوں۔ ۲

اِشٹ دیو مم بالک راما، سوبھا بپش کوٹ ست کاما
نج پربھو بدن نہاری نہاری، لوچن سپھل کرؤں اُرگاری

ہے گرڑ جی! جن کے شریر میں اربوں کامدیوؤں کی شوبھا ہے اُن بالک رام اپنے اِشٹ دیو پربھو کا مُکھ دیکھ دیکھ کر میں اپنے نیتروں کو سپھل کرتا ہوں۔ ۳

لگھو بایس بپو دھر ہری سنگا، دیکھوں بال چرت بہو رنگا

چھوٹے سے کوّے کا شریر دھر کر اور بھگوان کے ساتھ ساتھ پھر کر میں اُن کی طرح طرح کی بال لیلاؤں کو دیکھتا ہوں۔ ۴

لرکائیں جہہ جہہ پھرہیں تہہ تہہ سنگ اُڑاؤں
جوٹھن پرے اجر مہہ سو اُٹھائے کر کھاؤں

بال اوستھا میں بھگوان رام جہاں جہاں پھرتے ہیں وہاں وہاں میں اُن کے ساتھ ساتھ اُڑتا ہوں۔ اور آنگن میں اُن کے کھانے کی جو جوٹھن اِدھر اُدھر پڑی ہوتی ہے۔ وہ میں اُٹھا کر کھاتا ہوں۔ ۷۵

ایک بار اتیسے سب چرت کئے رگھوبیر
سمرت پربھو لیلا سوئے پُلکت بھیو شریر

ایک بار شری رگھوبیر جی نے سب بال لیلا اتی خوبی سے کی۔ پربھو کی اُس لیلا کا سمرن کرتے ہی پریم کے مارے کاک بھشنڈی جی کی شریر کی روئیں کھڑی ہو گئیں۔ ۷۵

کہے بھشنڈ سنہو کھگ نایک، رام چرت سیوک سکھدایک
نرپ مندر سُندر سب بھانتی، کھچت کنک منی نانا جاتی

بھشنڈی جی کہنے لگے۔ ہے پکچھی راج! سُنئے شری رام جی کی لیلا سیوکوں کو سُکھ دینے والی ہے۔ ایودھیا کا راج محل سب پرکار سے سُندر ہے جس سورن محل میں طرح طرح کی قسموں کے رتن جڑے ہوئے ہیں۔ ۱

برن نہ جائے رُچر انگنائی، جہہ کھیلہیں نت چاریو بھائی
بال بنود کرت رگھورائی، بچرت اجر جننی سکھدائی

اُس محل کے سندر آنگن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جہاں پر کر چاروں بھائی ہر روز کھیلتے ہیں۔ شری رگھوویر جی ماتا کو سکھ دینے والی بال کریڑا کرتے ہیں۔ اور آنگن میں وچر (گھوم) رہے ہیں۔ ۲

مرکت مردُل کلیور سیاما، انگ انگ پرتی چھبی بہُہ کاما
نو راجیو ارُن مردُو چرنا، پدج رُچر نکھ سسی دُت ہرنا

نیل منی کے سمان سندر چکیلا نازک شیام شریر ہے۔ جس کے انگ انگ میں بہت سے کام دیوؤں کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔ سنئے کھلے ہوئے کمل کے سمان لال لال نازک پاؤں ہیں۔ سندر انگلیاں ہیں اور ناخن اپنے تیج سے چندرماں کی چمک کو ہرتے ہیں۔ ۳

للت انک کلس آدک چاری، نو پُر چارُ مدھر رَو کاری
چارُ پُٹ منی رچت بنائی، کٹی کنکنی کل مکھر سہائی

تلوے میں بجر، انکش، دھوجا اور کمل، یہ چاروں سندر ریکھائیں ہیں۔ چرنوں میں میٹھا شبد کرنے والے سندر نوپُر (پاؤں کا زیور) ہیں۔ رتنوں سے جڑت سندر سوَرن کردھنی کا شبد بہت ہی سہاونا لگ رہا ہے۔ ۴

ریکھا ترے سندر اُدر نابھی رُچر گمبھیر
اُر آیت بھراجت ببدھی بال بھوشن چیر

چھاتی پر سندر تین ریکھائیں ہیں۔ نابھی سندر اور گہری ہے۔ چھاتی چوڑی ہے اور اُس پر انیک پرکار کے بچوں کے زیور اور بستر شوبھا پا رہے ہیں۔ ۲۶

ارُن پان نکھ کرج منوہر، باہو بسال بھوشن سندر
کندھ بال کیہری در گر لیوا، چارُ چبک آنن چھبی سیوا

لال کمل کے سمان سندر ہاتھ ہیں۔ ناخن اور انگلیاں من کو موہنے والی ہیں اور لمبے بازوؤں پر سندر زیور سجے ہوئے ہیں۔ شیر کے بچے کے سمان سندر اور وشال کندھے ہیں۔ اور شنکھ کے سمان کنٹھ ہے۔ ٹھوڑی سندر اور چہرہ تو شوبھا کی حد ہی ہے۔ ۱

کل بل بچن ادھر ارُنارے، دُئے دُئے دسن بسد بر بارے

للت کپول منوہر ناسا، سکل سکھد سسی کر سم ہاسا

توتلے بچن ہیں۔ ہونٹ لال لال ہیں، صاف، سندر اور چھوٹے چھوٹے اُوپر اور نیچے دو دو دانت ہیں۔ سندر منوہر گال ہیں۔ منوہر ناک ہے اور سب سکھوں کو دینے والی چندرما کی کرنوں کے سمان سندر مسکراہٹ ہے۔ ۲

نیل کنج لوچن بھو موچن، بھراجت بھال تلک گورو چن
بکٹ بھرکُٹی سم شرون سہائے، کُنچت کچ میچک چھبی چھائے

نیل کمل کے سمان سندر نیتر ہیں جو جنم مرن روپی بندھن سے چھڑانے والے ہیں۔ ماتھے پر گوروچن کا تلک شوبھا پا رہا ہے۔ بھویں ٹیڑھی ہیں۔ کان دونوں ایک جیسے اور سندر ہیں۔ کالے گھنگھرالے بالوں کی شوبھا چھا رہی ہے۔

پیت جھین جھنگُلی تن سوہی، کلکن چتون بھاوت موہی
روپ راسی نرپ اجر بہاری، ناچہی نج پرتی بمب نہاری

پیلے رنگ کا اور باریک کرتہ شریر پر شوبھا پا رہا ہے اُن کی کلکاری اور چتون تو میرے من کو بہت ہی بھاتی ہے راج محل میں وچرتے ہوئے روپ کے بھنڈار شری رام جی اپنی پرچھائیں کو دیکھ کر ناچتے ہیں۔ ۴

موہی سن کرہیں بیبدھ بدھی کریڑا، برنت موہی ہوت اتی بریڑا!
کلکت موہی دھرن جب دھاوہیں، چلیوں بھاگ تب پوپ دکھاوہیں

اور مجھ سے بہت پرکار کے کھیل کرتے ہیں۔ جن کا ورنن کرتے مجھے لجا آتی ہے، کلکاری مار کر جب وہ مجھے پکڑنے دوڑتے تب میں بھاگ جانا۔ یہ دیکھ کر پربھو مجھے میٹھی پوری دکھلاتے تھے ۵

آوت نکٹ ہنہیں پربھو بھاجت رُدن کراہیں
جاؤں سمیپ گہن پد پھر پھر چتے پراہیں

میرے نزدیک آنے پر پربھو ہنستے ہیں اور بھاگ جانے پر روتے ہیں۔ اور میں جب اُن کے چرنوں کو چھونے کے لئے پاس جاتا ہوں۔ تب وہ پچھلے پاؤں میری طرف دیکھتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ ۷۷

پراکرت سسو اِو لیلا دیکھ بھیو موہی موہ

کون چرتر کرت پربھو سچد انند سندوہ
سادھاون بھون جیسی اُن کی لیلا کو دیکھ کر مجھے شنکا
ہوئی کہ سچد انند گھن پربھو کے ان چرتروں میں کیا بڑائی ہے؟"
اینتنا من آنت کھگ رایا، رگھوپتی پریرت بیاپی مایا
سو مایا نہ دکھد موہی کاہیں، آن جیو ادھنسرت ناہیں
ہے پنچھی راج! من میں اس شنکا کے اُٹھتے ہی شری رگھوناتھ
جی کی پریرنا سے پریری ہوئی مایا مجھ پر چھا گئی۔ لیکن وہ مایا مجھے
نہ تو دُکھد آنک جان پڑی اور نہ ہی دوسرے جیووں کی بھانت مجھے
جنم مرن سنسار بندھن میں ڈالنے والی ہوئی کیوں کہ ہیں امرتوں
ناتھ اہال کچھ کارن آنا، سنہو سو ساودھان ہری جانا
گیان اکھنڈ ایک سیتابر، مایا بس جیو سچراچر
ہے ناتھ! یہاں کچھ اور ہی کارن ہے وشنو بھگوان
کے واہن گرڑ جی! اُسے ایکاگر من ہو کر سنئے۔ ایک سیتاپتی
شری رام جی اکھنڈ گیان سروپ ہیں۔ اور سب جڑ چیتن جیو
ہیں۔ وہ مایا کے آدھین ہیں۔ ۲
جوں سب کیں رہ گیان ایکرس، ایشور جیوہی بھید کہہو کس
مایا بس جیو ابھیمانی، ایس بسیہ مایا گن کھانی
اگر سب جیووں کو اکھنڈ گیان رہے تو پھر جیو اور
ایشور میں بھید ہی کیا رہ گیا؟ ابھیمانی جیو مایا کے وش میں ہیں
اور تینوں گنوں کی کھان مایا ایشور کے وش میں ہے۔ ۳
پربس جیو سوبس بھگونتا، جیو انیک ایک شری کنتا
مدھا بھید جدپی کرت مایا، بنو ہری جائے نہ کوٹ اپایا
جیو پرتنتر ہے اور بھگوان سوتنتر ہیں۔ جیو انیک ہیں اور
لکشمی پتی بھگوان رام ایک ہیں۔ اگرچہ جیو اور بھگوان میں یہ بھید
مایا کی اپادھی کی وجہ سے ہے اس لئے اسست ہے تو بھی بھگوان
کے بھجن بنا کروڑوں اُپائے کرنے پر بھی یہ اُپادھی کرت بھید دور
نہیں ہوتا۔ ۴

رام چندر کے بھجن بنو جو چہہ پد نربان
گیان ونت اپی سو نر پشو بنو پوچھ بشان
شری رام چندر جی کے بھجن بنا جو موکش پد چاہتا ہے وہ

منش گیان وان ہونے پر بھی بنا پونچھ اور سینگوں کے پشو ہے۔ ۵
راکا پتی شوڑس اُتہیں تارا گن سمدائی
سکل گرن ہہ دو لائیے بنو روی رات نہ جائی
سولہ کلا سمپورن چندرما سب تاراؤں کی منڈلی کے ساتھ
چڑھ جائے اور سب پربتوں میں داوانل (بڑی بھیانک بن کی
آگ) لگا دی جائے۔ تو بھی سورج کے چڑھے بغیر رات نہیں
کہی جا سکتی۔

ایسیہیں ہری بنو بھجن کھگیسا، مٹے نہ جیو نہہ کیر کلیسا
ہری سیوک ہی نہ بیاپ اودیا، پربھو پریرت بیاپے تیہی بدیا
ہے پنچھی راج! اسی پرکار شری ہری کے بھجن بنا جیووں
کا کلیش نہیں مٹ سکتا۔ ہری بھگتوں پر اودیا کا کچھ پربھاؤ
نہیں پڑتا کیونکہ پربھو کی پریرنا سے اُن پر ودیا کا پرکاش
ہو جاتا ہے۔ ۱
بھگوان نے گیتا میں بھی کہا ہے "جو بھگت جن پریم
پورک سدا میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں انہیں وہ بدھی یوگ دیتا
ہوں۔ جس سے وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ اُن کے ہرت اربھ
میں اودیا سے بڑھے ہوئے اندھکار کو آتم بھاو میں ستھت ہوا
جگمگاتے گیان دیپک سے ناش کرتا ہوں۔" ۱۰-۱۰-۱۱
تاتے ناس نہ ہوئے داس کر، بھید بھگتی بادھے بہنگ ور
بھرم نہیں چکت رام موہی دیکھا، بہنتے سو سنو چرت بسیشا
ہے پنچھی راج! اس لئے داس کا ناش نہیں ہوتا اور بھید
بھگتی بڑھتی ہے۔ شری رام جی نے جب مجھے موہ سے پریشان
دیکھا۔ تب وہ ہنسے۔ وہ ادبھت چرتر سنئے۔ ۲
تیہی کوتک کر مرم نہ کاہوں، جانا انج نہ مات پتا ہوں
جانو پان دھائے موہی دھرنا، سیامل گات ارن کر چرنا
اس تماشے کا بھید کسی نے نہ جانا۔ نہ تو چھوٹے
بھائیوں کو کچھ پتہ چلا اور نہ ماتا پتا کو ہی۔ زانو اور ہاتھوں کے
بل وہ شیام شریر لال لال ہاتھ اور پاؤں والے پربھو شری رام
مجھے پکڑنے کو دوڑے۔ ۳
تب میں بھاگ چلیئوں اُرگاری، رام گہن کہنہ بھجا پساری

جمے جمے دُور اُڑاؤں اکاسا، تہنہ بھج ہر دیکھیوں بج پاسا

بے ساپنوں کے درشن گرُڑ جی! تب میں بھاگ چلا۔ شری
رام جی نے مجھے پکڑنے کے لئے بازو بڑھایا۔ میں جیسے جیسے
دور آکاش میں اُڑتا گیا۔ ویسے ہی ویسے شری ہری کے بازو کو
اپنے نزدیک پاتا تھا۔ ۴

برہم لوک لگ گیئوں میں جتئوں پاچھ اُڑات
جگ انگل کر بیچ سب رام بھج ہی موہی تات

میں برہم لوک تک گیا اور اُڑتے اُڑتے جب میں نے پیچھے
کی طرف دیکھا تو بے تات! شری رام جی کے بازو اور مجھ
میں صرف دو ہی انگل کا فاصلہ تھا۔ ۷۹

سپتاورن بھید کر جہاں لگیں گتی موری
گیئوں تہاں پربھو بھج نرکھ بیاکل بھیئوں بہوری

ساتوں پردوں کو چھیدن کرکے جہاں تک کہ میری گتی
تھی۔ وہاں تک میں گیا۔ پر وہاں بھی پربھو کے بازو کو دیکھ کر
میں بیاکل ہو گیا۔ ۹۷

مودیئوں نین ترست جب بھیئوں، پنی چتوت کوسل پُر گیئوں
موہی بلوک رام مسکاہیں، ہنست ترنت گیئوں مکھ ماہیں

جب میں ڈر گیا۔ تب میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔
پھر آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو اپنے کو ایودھیا میں پہنچا ہوا پایا۔
مجھے دیکھ کر رام مسکرانے لگے۔ اُن کے ہنستے ہی میں فوراً اُن
کے مُکھ میں گھس گیا۔ ۱

اُدر ماجھ سنو انڈج رایا۔ دیکھیئوں بہو برہمانڈ نکایا
اتی بچتر تہنہ لوک انیکا، رچنا ادھک ایک تے ایکا

ہے پنچھی راج! میں نے اُن کے پیٹ میں بہت سے برہمانڈوں
کے سموہ دیکھے۔ اُن برہمانڈوں میں بے شمار نرالے لوک تھے
جن کی رچنا ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی ۲

کوٹنہ چتر آنن گوریسا۔ اگنت اُڈگن رَبی رجنیسا
اگنت لوکپال جم کالا۔ اگنت بھودھر بھومی بسالا
ساگر سر سر بپن اپارا۔ نانا بھانت سرشٹی بستارا
سُرمُنی سدھ ناگ نر کنر۔ چار پرکار جیو سچراچر

کروڑوں برہما جی اور شو جی، بے شمار تارا گن، سورج
چندرما، بے شمار لوکپال، یم اور کال، بے شمار پربت اور
دھرتی، سمندر، ندی، تالاب اور اپار بن اور اس کے علاوہ
بھی انیک پرکار کی سرشٹی کا پھیلاؤ دیکھا۔ دیوتا، منی، سدھ
ناگ، منش اور کنر اور چاروں پرکار کے سویدج انڈج،
اُدبھج، جرایُج جڑ چیتن جیو دیکھے۔ ۳-۴

جو نہیں دیکھا نہیں سنا جو منہوں نہ سمائی
سو سب ادبھُت دیکھیوں برنی کون بدھی جائی

جو نہ کبھی دیکھا سنا تھا۔ اور جس کا من میں خیال بھی نہ آ
سکتا تھا۔ وہ سب عجیب غریب دُنیا میں نے دیکھی اُس کا
ورنن کس پرکار کیا جائے ۸۰

ایک ایک برہمانڈ مہ رہیوں برش ست ایک
ایہی بدھی دیکھت پھریوں میں انڈ کٹاہ انیک

میں ایک ایک برہمانڈ میں ایک ایک سو برس تک
رہا۔ اس پرکار میں بے شمار برہمانڈوں کو دیکھتا پھرا۔ ۸۰

لوک لوک پرتی بھن بدھاتا۔ بھن بشنو شو منو دس تراتا
نر گندھرب بھوت بیتالا۔ کنر نسچر پسو کھگ بیالا

ہر ایک لوک میں الگ الگ برہما۔ الگ الگ وشنو، شو
منو، دگپال، سر، منش، گندھرو، بھوت، ویتال، کنر، راکشس
پشو، پنچھی اور سانپ تھے۔

دیو دنج گن نانا جاتی۔ سکل جیو تہنہ آن ہی بھانتی
مہی سر ساگر سر گری نانا۔ سب پرپنچ تہنہ آنے آنا

اور وہاں بہت سی جاتیوں کے دیوتا اور دیت تھے سبھی
جیو وہاں دوسری ہی طرح کے دیکھے، بہت سی پرتھویاں، ندیاں و
سمندر، تالاب، پربت وغیرہ سرشٹی کی رچنا اور ہی بھانت کی دیکھی ۱

انڈ کوس پرتی پرتی نج روپا۔ دیکھیوں جنس انیک انوپا
اودھ پُری پرتی بھون نیاری۔ سرجو بھن بھن نر ناری

ہر ایک برہمانڈ میں میں نے اپنا سروپ دیکھا اور بے شمار بے
مثال چیزیں دیکھیں۔ ہر ایک بھون میں الگ الگ اودھ پوری،
الگ الگ سرجو ندی اور الگ الگ قسموں کے نر ناری تھے۔

دسرتھ کوسلیا سنو تاتا، جیہہ ہود روپ بھرت آدک بھراتا
پرتی برہمانڈ رام اوتارا، دیکھیوں بال بنود اپارا!

ہے تات! سُنئے۔ دسرتھ، کوشلیا اور بھرت جی وغیرہ بھائی بھی جُدا جُدا شکلوں کے تھے۔ میں ہر ایک برہمانڈ میں رام اوتار اور اُن کی اپار بال کریڑا کو دیکھتا پھرتا رہا۔ ۴

بھن بھن ہیں دیکھ سب اتی بچتر ہری جان
اگنت بھون پھرے ہوں پربھو رام نہ دیکھیوں آن

ہے ہری واہن! میں نے سبھی کچھ جُدا جُدا اور بے حد عجیب غریب دیکھا۔ میں بے شمار برہمانڈوں میں گھوما پر شری رام چندر جی کو میں نے دوسری طرف نہیں دیکھا۔ ۸۱

سوئی سسُو پن سوئی سوبھا سوئی کرپال رگھوبیر
بھون بھون دیکھت پھروں پریرت موہ سمیر

سب جگہ وہی لڑکپن، وہی شوبھا اور وہی کرپال شری رگھوبیر۔ اس پرکار موہ روپی ہوا کی پریرنا سے میں بھون بھون میں (لوک لوک میں) دیکھتا پھرتا تھا۔ ۸۱

بھرمت موہی برہمانڈ انیکا، بیتے منہوں کلپ سست ایکا
پھرت پھرت نج آشرم آیوں، تہہ پُنی رہ کچھ کال گنوایوں

ان بے شمار برہمانڈوں میں گھومتے گھومتے مجھے مانو ایک سو کلپ گزر گئے۔ پھرتا پھرتا میں اپنے آشرم میں آیا اور کچھ کال وہاں رہ کر گزارا۔ ۱

نج پربھو جنم اودھ پنی پایوں، نربھر پریم ہرش اُٹھ دھایوں
دیکھیوں جنم مہوتسو جائی، جیہی بدھی پرتھم کہاہیں گائی

پھر جب میں نے اپنے پربھو شری رام جی کے اودھ پوری میں جنم لینے کی خبر پائی۔ تب پریم سے بھرپور ہوا میں پرسن ہو کر اُٹھ دوڑا۔ جا کر میں نے جنم اُتسو دیکھا۔ جس کا میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ۲

رام اُدر دیکھیوں جگ نانا، دیکھت بنئی نہ جائی بکھانا
تہہ پُنی دیکھیوں رام سُجانا، مایا پتی کرپال بھگوانا

شری رام جی کے پیٹ میں میں نے بہت سی دنیائیں (مخلوق) دیکھیں۔ جو دیکھنے ہی بنتا ہیں۔ کہنے میں نہیں آ سکتیں۔

وہاں پھر میں نے سُجان مایا پتی کرپالو بھگوان شری رام جی کو دیکھا۔ ۳

کرنوں بچار بہوری بہوری، موہ کلل بیاپت متی موری
اُبھے گھری مہنہ میں سب دیکھا، بھیئوں بھرمت من موہ بسیشا

میں بار بار وچار کرتا تھا۔ میری بدھی موہ روپی دلدل میں پھنس گئی تھی۔ یہ سب کچھ میں نے دو ہی گھڑی میں دیکھا من میں بے حد موہ کے کارن میں تھک گیا۔ ۴

دیکھ کرپال بکل موہی ہنسے تب رگھوبیر
بہنستہیں مکھ باہیر آئیوں سنو متی دھیر

مجھے وِیاکُل دیکھ کر تب کرپالو شری رگھوبیر جی ہنس پڑے۔ سنئے دھیر بدھی گرڑ جی! سنئے، اُن کے ہنستے ہی میں منہ سے باہر نکل آیا۔ ۸۲

سوئی لرکائی مو سن کرن لگے پنی رام
کوٹ بھانتی سمجھاوہیوں من نہ لہے بشرام

شری رام جی پھر میرے ساتھ وہی پہلے کا سا لڑکپن کرنے لگے۔ میں اپنی کروڑوں طرح سے سمجھاتا تھا لیکن وہ شانتی نہیں پاتا تھا۔ ۸۲

دیکھ چرت یہ سو پربھتائی، سمجھت دیہہ دسا بسرائی
دھرنی پریوں مکھ آو نہ باتا، تراہی تراہی آرت جن تراتا

یہ بال لیلا دیکھ کر اور اُن کے وشو سروپ کی مہما کو یاد کر کے میں شریر کی سُدھ بھول گیا۔ میرے منہ سے کوئی بات نہ نکلتی تھی "ہے دین دُکھیوں کے رکشک! میری رکشا کیجئے۔ میری رکشا کیجئے" ایسا کہتا ہوا میں دھرتی پر گر پڑا۔ ۱

پریم آکل پربھو موہی بلوکی، نج مایا پربھتا تب روکی
کر سروج پربھو مم سر دھریو، دین دیال سکل دکھ ہریو

مجھے اس طرح پریم سے وِیاکُل دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی نے اپنی مایا کو روک لیا اور میرے سر پر پربھو نے اپنا ہاتھ کمل رکھا اور اس طرح دین دیال بھگوان شری رام جی نے میرے سارے دُکھ کو مٹا دیا۔ ۲

کینہ رام موہی بگت بموہا، سیوک سکھد کرپا سندوہا

پربھتا پرتھم بچار بچاری ۔ من مہہ ہوئے ہرش اتی بھاری
سبوکھوں گئے سکھدانا ادر کرپا کے بھنڈار شری رام جی نے
مجھے بالکل موہ سے چھڑا دیا۔ اُن کی پہلے والی مہما کو وچار کر میرے من
میں بڑا بھاری آنند ہُوا ۔ ۳

بھگت بچھلتا پربھو کے دیکھی ، اُپجی مم اُر پریتی لبیشی
سجل نین پُلکت کر جوری ، کینہوں بہُ بدھی بنے بہوری

بھگتوں کے تئیں پربھو کے پریم کو دیکھ کر میرے من میں بے
حد پریم بڑھا۔ پھر آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر کر ادر پُلکت شریر
ہو کر میں نے ہاتھ جوڑ کر بہت طرح سے بنتی کی ۔ ۴

سُن سپریم مم بانی دیکھ دین نج داس
بچن سُکھد گمبھیر مرِدو بولے رمانواس

تب پریم کے ساتھ میری بنتی کو سُن کر اور اپنے سیوک کو
دین دیکھ کر لکشمی نواس شری رام جی سُکھد اتھاہ گمبھیر اور کومل بچن بولے

کاک بھشنڈی مانگ بر اتی پرسن موہی جان
انما دِک سِدّھی اپر ردھی موچھ سکل سُکھ کھان

ہے کاک بھشنڈی! تو مجھے بے حد پرسن جان کر وردان
مانگ لے ۔ انما آدک آٹھ سِدّھیاں ، ردّھیاں اور سمپورن آنند دل
وشانتی کی کھان موکھش لے ۔

گیان بیبیک برتی بگیانا ، منی دُرلبھ گُن جے جگ نانا
آج دیئوں سب سنسے ناہیں ، مانگُ جو تو ہی بھاو من ماہیں

گیان ، وچار ، ویراگیہ ، تتو گیان اور وہ انیکوں گُن جو منیوں
کو بھی کٹھنتا سے ملتے ہیں ۔ یہ میں تجھے آج سب دُوں گا ۔
اس میں سندیہ نہیں ، جو تیرا دل چاہے ، وہ وردان مانگ لے ۔ ۱

سُن پربھو بچن ادھک انوراگیوں ، من انومان کرن تب لاگیوں
پربھو کہہ دین سکل سُکھ سہی ، بھگتی آپنی دین نہ کہی

پربھو کے بچن سُن کر میں پریم سے بہت ہی بھرپور ہو
گیا ۔ تب میں اپنے من میں سوچنے لگا کہ پربھو نے سب
سکھوں کے دینے کی بات کہی ہے ۔ یہ تو سب ٹھیک ہے
لیکن اپنی بھگتی دینے کا ذکر نہیں کیا ۔ ۲

بھگتی ہین گُن سب سُکھ ایسے ، لون بنا بہُ بنجن جیسے
بھجن ہین سُکھ کونے کاجا ۔ اس بچار بولیوں کھگ راجا

جیسے نمک کے بغیر بہت طرح کے بھوجن کے پدارتھ
پھیکے ہیں ۔ ویسے ہی بھگتی کے بغیر سب گُن اور سب سُکھ بے مزا
ہیں ۔ بھجن کے بغیر سُکھ کس کام کا ہے ؟ ہے پنچھی راج ! یہ وچار
کر میں بولا ۔

جوں پربھو ہوئے پرسن بر دیہو ، مو پر کرہو کرپا ارد سنیہو
من بھاوت بر مانگیوں سوامی ، تمہہ اُدار اُر انتر جامی

ہے پربھو ! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے ور دینا چاہتے ہیں
اور مجھ پر کرپا اور پریم کرتے ہیں ۔ تو ہے سوامی ! میں اپنا من چاہا
وردان مانگتا ہوں ۔ آپ تو بڑے اُدار اور ہردے کے بھید
کی جاننے والے پربھو ہیں ۔ ۳

اِبرل بھگتی بِسُدّھ تو شرتی پران جو گاو
جیہی کھوجت جوگیس منی پربھو پرساد کو پاو

وید اور پران آپ کی جس کھنی اور شدھ بھگتی کو گاتے ہیں
جسے یوگیشور منی تلاش کرتے رہتے ہیں اور اُن میں سے بھی
پربھو (آپ) کی کرپا سے کوئی ہی پاتا ہے ۔ ۴

بھگت کلپترو پرنت ہت کرپا سندھو سُکھ دھام
سوئی نج بھگتی موہی پربھو دیہو دیا کر رام

ہے بھگتوں کو سب من چاہے پدارتھ دینے والے
کلپ برکش روپ پربھو ! ہے شرنا گتوں کے ہتکاری ! ہے
کرپا ساگر ! ہے سُکھ کے دھام شری رام جی ! مجھ پر دیا کر کے مجھے
وہی بھگتی دیجیے ۔

ایوم استو کہہ رگھوکل نایک ، بولے بچن پرم سُکھدائک
سُنو بایس تیں سہج سیانا ، کاہے نہ مانگسی اس وردانا

"ایسا ہی ہو" کہہ کر شری رگھوناتھ جی پرم سُکھ دینے
والے بچن بولے ۔ ہے کاگ ! سُن تو سبھاؤ سے ہی چتر ہے
پھر ایسا وردان کیوں نہ مانگتا ؟

سب سُکھ کھان بھگتی تیں مانگی ، نہیں جگ کوئی توہی سم بڑبھاگی
جو منی کوٹ جتن نہیں لہہیں ، جے جپ جوگ انل تن دہہیں

تو نے سب سکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی ۔ تمہارے برابر

دُنیا میں کھلی بھی خوش قسمت نہیں۔ جتنی لوگ بھی جس میری بھگتی کو جپ، یوگ اور یگیہ اگنی سے شریر کو تپایا آدمی کروڑوں سادھنوں کا انوشٹھان کرنے پر بھی نہیں پاتے۔ ۲

ریجھیئوں دیکھ توری چترائی، مانگیہو بھگتی موہی اتی بھائی
سنو بہنگ پرساد اب موریں، سب سُبھ گُن بسیہیں اُر توریں

وہی بھگتی تو نے مانگی۔ میں تمہاری اس چترائی پر بڑا پرسن ہُوں۔ تمہاری یہ بات مجھے بہت ہی اچھی لگی ہے۔ ہے پنچھی! سُنو میری کرپا سے سب شُبھ گُن تیرے ہردے میں بسیں گے۔ ۳

بھگتی، گیان، بگیان براگا، جوگ چرتر رہسیہ بھبھاگا
جانب تیں سب ہی کر بھیدا، مم پرساد نہیں سادھن کھیدا

بھگتی، گیان، تتو گیان، ویراگیہ، یوگ اور میری لیلاؤں کے گوڑھ بھید اور بھاگوں (حصّوں) کے بھید کو تُو میری کرپا ہی جان جائے گا۔ تجھے اور کسی سادھن کا کشٹ نہیں ہوگا۔ ۴

مایا سمبھو بھرم سب اب نہ بیاپ ہی توہی
جانیسو برہم انادی اج اگُن گُناکر موہی

مایا سے پیدا ہوا کوئی بھی بھرم اب تجھ کو نہ ستائے گا۔ مجھے انادی، اجنما، نرگُن اور گُنوں کی کھان برہم جاننا۔ ۵ء

موہی بھگت پریہ سنتت اس بچار سنو کاگ
کایا بچن من مم پد کریسو اچل انُو راگ

ہے کاگ! سُن مجھے بھگت سدا پیارے ہیں۔ ایسا وچار کر من، بچن اور شریر سے میرے چرنوں میں اٹل پریم کرنا۔ ۶

اب سُنو پرم بمل مم بانی، ستیہ سُگم نگمادی بکھانی
نج سدھانت سناؤں توہی، سُنو من دھرُ سب تج بھجو موہی

اب تم میری سچی سُگم (سمجھنے میں آسان) اور وید شاستروں میں کہی ہوئی پرم پوتر بانی کو سُنو۔ میں تجھے اپنا مت سُناتا ہوں۔ اُسے سُن کر من میں دھارن کرو اور سب کچھ چھوڑ کر میرا بھجن کرو۔ ۱۰

مم مایا سمبھو سنسارا، جیو چراچر بِبدھ پرکارا
سب مم پریہ سب مم اُپجائے، سب تے ادھک منج موہی بھائے

یہ سارا سنسار میری ہی مایا سے پیدا ہوا ہے۔ اس میں جو بے شمار طرح طرح کے جڑ چیتن جیو ہیں۔ وہ سبھی مجھے پیارے ہیں۔ کیونکہ سبھی میرے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے منش مجھ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ ۲

تنہہ مہں دوج دوج مہں شرتی دھاری، تنہہ مہں نگم دھرم انوساری
تنہہ مہں پریہ برکت پنی گیانی، گیانی ہو تے اتی پریہ بگیانی

اُن منشوں میں بھی برہمن، برہمنوں میں بھی وید پاٹھی اور اُن وید پاٹھیوں میں بھی خود ویدک دھرم پر چلنے والے، اُن میں بھی ویراگیہ وان مجھے پیارے ہیں۔ ویراگیہ وانوں میں پھر (مجھ کو آتما جاننے والے) گیانی اور گیانیوں میں بھی آتم انوبھوی مہاتما بے حد پیارے ہیں۔ ۳

تنہہ تے پنی موہی پریہ نج داسا، جیہی گتی موری نہ دوسری آسا
پنی پنی ستیہ کہئوں توہی پاہیں، موہی سیوک سم پریہ کوؤ ناہیں

اُن گیانی مہاتماؤں سے بھی مجھے اپنا سیوک پیارا ہے جو مجھ کو چھوڑ کر اور کوئی آشا نہیں رکھتا جس کا ایک ماتر میں ہی آدھار ہوں۔ میں تجھے بار بار سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے سیوک کے سمان اور کوئی پیارا نہیں ہے۔ ۴

بھگتی ہین برنچی کن ہوئی، سب جیو ہوسم پریہ موہی سوئی
بھگتی ونت اتی نیچو پرانی، موہی پران پریہ اس مم بانی

بھگتی کے بنا بھلے ہی برہما ہو۔ وہ مجھے دوسرے سادھارن جیوؤں کے سمان ہی پیارا ہے۔ لیکن بھگتی مان مہا نیچ پرانی بھی مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے یہ میرا مت ہے۔ ۵

سُچی سو سیل سیوک سمتی کہہ کاہی لاگ
شرتی پُران کہہ نیتی اس سادھوان سنو کاگ

بتاؤ! پوتر، سوشیل، سندر بدھی والا سیوک کس کو پیارا نہیں لگتا؟ وید اور پُران ایسی ہی نیتی کہتے ہیں۔ ہے کاگ! سادھان ہو کر سُن۔ ۸۶

ایک پتا کے بپُل کمار، ہوہیں پرتھک گُن سیل اچارا
کوؤ پنڈت کوؤ تاپس گیاتا، کوؤ دھن ونت سُور کوؤ داتا
کوؤ سرگیہ دھرم رت کوئی، سب پر پت ہی پرتی سم ہوئی
کوؤ پتو بھگت بچن من کرما، سپنے ہُں جان نہ دوسر دھرما

ایک پِتا کے بہت سے پُتر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے گُن سبھاو اور آچار الگ الگ ہوتے ہیں۔ کوئی پنڈت ہے تو کوئی تپسوی ہے کوئی گیان وان ہے تو کوئی دھنوان ہے، کوئی شُور ویر ہے تو کوئی دان ویر ہے کوئی سب وِدیاؤں کا گیاتا ہے تو کوئی دھرماتما ہے پِتا کی سب پر ایک جیسی ہی پریتی ہے۔ لیکن ان میں سے اگر کوئی من، بچن، کرم سے پِتا کا ہی بھگت ہے۔ اور اُن کی سیوا کرنے کے علاوہ سپنے میں بھی کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا۔ ۱۰ ۲

سو سُت پریہ پُت پران سمانا، جدپی سو سب بھانت اِیانا

ایہی بِدھی جیو چراچر جے تے، تری جگ دیو نر اسُر سمیتے

وہ پُتر پِتا کو پرانوں کے سمان ہی پیارا ہوتا ہے۔ چاہے وہ سب پرکار سے اگیانی ہی ہو۔ اسی پرکار پشو، پنچھی، دیو، منش اور راکشسوں سمیت جتنے بھی جڑ چیتن جیو ہیں۔ "

اکھِل بِسو یہ مور اُپایا، سب پر موہی برابری دایا
تِنہ مہنہ جو پر ہر مد مایا، بھجے موہی من بچ اُرو کایا

یہ سب سرشٹی میری ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے سب پر میری برابر دیا ہے۔ لیکن ان میں سے جو اہنکار اور مایا کو چھوڑ کر من، بچن اور شریر سے ایک ماتر میرا ہی بھجن کرتا ہے ۔ ۴

پُرش نپنسک ناری وا، جیو چراچر کو ئے
سرب بھاو بھج کپٹ تج موہی پرم پریہ سوئے

وہ پُرش ہو یا مخنث ہو، استری ہو یا جڑ چیتن کوئی بھی جیو ہو، کپٹ چھوڑ کر سچے بھاو سے جو بھی میرا بھجن کرتا ہے وُہی مجھے پرم پیارا ہے ۔ ۸۷

ستیہ کہؤں کھگ توہی سُچی سیوک مم پران پریہ
اس بچار بھجو موہی پرہر آس بھروس سب

ہے پنچھی! میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ سچا سیوک مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے۔ ایسا وچار کر سب آس بھروسہ چھوڑ کر ایک ماتر میرا ہی بھجن کر ۔ ۸۷ ب

کبہوں کال نہ بیاپ ہی توہی، سُمر ہو بھجیسو نرنتر موہی
پربھو بچن امرت سُن نہ اگھاؤں، تن پُلکت من اتی ہرشاؤں

تجھے کبھی مرتیو نہیں ستا سکے گی (ابتھات تو امر رہے گا) سدا میرا سمرن اور بھجن کرتے رہنا۔ پربھو کے امرت بھرے بچن سُن کر میں ترپت ہی نہیں ہوتا تھا۔ میرا شریر پُلکت تھا اور من میں میں بہت ہی پرسن ہو رہا تھا۔ ا

سو سُکھ جانے من اُرو کانا، نہیں رسنا پہیں جائے بکھانا
پربھو سوبھا سُکھ جا ہیں نینا، کہہ کیے سکہیں تنہہ ہی نہیں بینا

وہ سُکھ من اور کان ہی جانتے ہیں۔ جیبھ سے اُس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پربھو کی شوبھا کے اس سُکھ کو آنکھیں ہی جانتی ہیں۔ لیکن وہ اس سُکھ کا ورنن کیسے کر سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ بولنے کی سامرتھ نہیں رکھتیں ۔ ۲

بہو بدھی موہی پربودھ سُکھ دیئی، لگے کرن سسو کوتک تیئی
سجل نین کچھ مُکھ کر رُوکھا، چتئے ماتُ لاگی اتی بھوکھا

مجھے بہت پرکار سے اچھی طرح سمجھا کر اور سُکھ دے کر پربھو شری رام جی پھر وُہی بال لیلا کرنے لگے نیتروں میں جل بھر کر اور کچھ منہ کو روکھا سا بنا کر وہ ماتا کی اور دیکھنے لگے۔ مانو اشارے سے سمجھا رہے ہوں کہ بہت بھوک لگی ہے ۔ ۳

دیکھ ماتُ آتُر اُٹھ دھائی، کہہ مردو بچن لئے اُر لائی
گود راکھ کراو پے پانا، رگھوپتی چرت للت کر گانا

یہ دیکھ کر ماتا فوراً اُٹھ دوڑی اور میٹھے میٹھے بچن کہہ کر انہوں نے پربھو کو چھاتی سے لپٹا لیا۔ گود میں ڈال کر دودھ پلانے لگی اور شری رگھوناتھ جی کی منوہر لیلائیں گانے لگیں ۔ ۴

جیہی سُکھ لاگ پُراری اسبھ بیش کرت سو سُکھد
اودھ پوری نرناری تیہی سُکھ مہنہ سنتت مگن

جس سُکھ (آنند) کے لئے سب کو سُکھ دینے والے شری شِو جی نے امنگل بھیس دھارن کیا۔ اُس سُکھ میں اودھ کے نرناری سدا مگن رہتے ہیں۔ ۸۸

سوئی سُکھ لولیس جنہہ بار ک سپنیوں لہیو
تے نہیں گنہہ ہریا کھگیس برہم سُکھہی سجن سُمتی

اُس سُکھ کے انش ماتر کو بھی جنہوں نے ایک بار سپنے میں بھی حاصل کر لیا ہے۔ ہے پنچھی راج! وہ سُندر بُدھی والے نیک پُرش برہم لوک کے سُکھ کو بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں گنتے ۔ ۸۸

ہیں پنچی اودھ رہیوں کچھ کالا، دیکھیوں بال بنود رسالا
رام پرساد بھگتی بر پایئوں، پر تھو پدبندی بج آشرم آئیوں

میں کچھ تھوڑی دیر اور اودھیا پوری میں رہا اور شری رام جی کی دل لبھانے والی بال لیلائیں دیکھتا رہا۔ شری رام جی کی کرپا سے میں نے بھگتی کا وردان پایا آخر پربھو کے چرنوں میں ڈنڈوت کرکے میں اپنے آشرم میں آگیا۔ ۱

تب تے موہی نہ بیاپی مایا، جب تے رگھونایک اپنایا
یہ سب گپت چرت میں گاوا، ہری مایا جمے موہی نچاوا

اس پرکار جب سے شری رگھوناتھ جی نے مجھے اپنا سیوک قبول کرلیا۔ تب سے آج تک مجھ پر کبھی بھی مایا کا پربھاؤ نہیں پڑا۔ جیسے جیسے شری ہری کی مایا نے مجھے ناچ نچایا۔ وہ سب گپت چرتر (پراسرار کہانی) میں نے کہا۔ ۲

بج انوبھو اب کہیوں کھگیسا۔ بنو ہری بھجن نہ جاہیں کلیسا
رام کرپا بنو سنو کھگ رائی، جانی نہ جائے رام پربھتائی

ہے پنچھی راج گرڑ! اب میں آپ سے اپنے ذاتی تجربے کی بات کہتا ہوں۔ کہ شری ہری کے بھجن کے بغیر کبھی کلیش نہیں مٹتے، ہے پنچھی راج! سنئے شری رام جی کی کرپا کے بغیر ان کی مہما نہیں جانی جاتی۔ ۳

جانیں بنو نہ ہوئے پرتیتی، بنو پرتیتی ہوئے نہیں پریتی
پریتی بنا نہیں بھگتی ڈڑھائی، جمے کھگ پتی جل کے چکنائی

ہے پنچھی راج! مہما کو جانے بغیر ان پر وشواس (اعتقاد) نہیں جمتا۔ بنا وشواس کے پربھو کے چرنوں میں پریم نہیں ہوتا۔ اور پریم کے بغیر بھگتی ویسے ہی سخت نہیں ہوتی۔ جیسے کہ جل چکنائی پر نہیں ٹھہرتا۔ ۴

بنو گرو ہوئے کہ گیان گیان کہ ہوئے براگ بنو
گاوہیں بید پران سکھ کہ لہیئے ہری بھگتی بنو

گرو کے بغیر کہیں گیان ہو سکتا ہے؟ اور گیان کہیں براگیہ کے بغیر ہو سکتا ہے؟ اسی طرح وید اور پران کہتے ہیں۔ کہ شری ہری کی بھگتی کے بنا کیا کبھی سکھ مل سکتا ہے؟ ۸۹

کوؤ بشرام کہ پاؤ تات سہج سنتوش بنو
چلے کہ جل بنو ناو کوٹ جتن پچ پچ مریئے

ہے تات! سوبھاوک سنتوش کے بغیر کیا کوئی آرام پا سکتا ہے؟ چاہے کروڑوں جتن کرکے پچ پچ مریئے (خون پسینہ ایک کریئے) پھر بھی کیا کبھی جل کے بغیر ناؤ چل سکتی ہے؟

بنو سنتوش نہ کام نساہیں۔ کام اچھت سکھ سپنے ہوں ناہیں
رام بھجن بنو مٹہیں کہ کاما۔ تھل بہین ترو کبہوں کہ جاما

سنتوش کے بغیر کامنا کا ناش نہیں ہوتا۔ اور کامنا کے مٹے بغیر کبھی سپنے میں بھی سکھ نہیں ہو سکتا اور شری رام جی کے بھجن بغیر کامنائیں کبھی نہیں مٹ سکتیں۔ جیسے کہ پرتھوی کے بغیر پیڑ نہیں اگتا ہے۔

بنو بگیان کہ سمتا آوے۔ کوؤ اوکاس کہ نبھ بنو پاوے
شردھا بنا دھرم نہیں ہوئی۔ بنو مہی گندھ کہ پاوے کوئی

تتو گیان کے بنا کیا کبھی بھید بھاؤ مٹ کر سمتا آسکتی ہے آکاش کے بنا کیا کوئی اوکاش (خلا) پا سکتا ہے؟ شردھا کے بغیر کوئی گندھ پا سکتا ہے؟ ۲

بنو تپ تیج کہ کر بستارا۔ جل بنو رس کہ ہوئے سنسارا
سیل کہ مل بنو بدھ سیوکائی۔ جمے بنو تیج نہ روپ گوسائیں

تپ کے بغیر کیا کبھی تیج بڑھ سکتا ہے؟ جل تتو کے بغیر کیا سنسار میں رس ہو سکتا ہے؟ بڑھیا لوں کی سیوا بغیر کیا سداچار پراپت ہو سکتا ہے؟ ہے سوامی! جیسے بنا تیج کے روپ نہیں ہوتا ہے (روپ کا ادھشٹاتری دیوتا اگنی ہے اگنی تتو کے بغیر سنسار میں روپ نہیں رہ سکتا) ۳

بج سکھ بنو من ہوئے کہ تھیرا، پرس کہ ہوئے بہین سمیرا
کونیو سدھی کہ بنو بسواسا، بنو ہری بھجن نہ بھو بھے ناسا

آتم سکھ کے بغیر من نہیں ٹھہرتا۔ وایو تتو کے بغیر سپرش (چھونت) نہیں ہو سکتا۔ وشواس اور شردھا بغیر کوئی سدھی نہیں ہو سکتی۔ اور شری ہری کے بھجن کے بغیر جنم مرن روپی سنسار کے بھے کا ناش نہیں ہو سکتا۔ ۴

بنو بسواس بھگتی نہیں تیہی بنو درو ہیں نہ رام
رام کرپا بنو سپنے ہوں جیو نہ لہہ بشرام

وشواس (شردھا) کے بغیر بھگتی نہیں ہوتی بھگتی کے بغیر شری رام جی پرسنن نہیں ہوتے۔ اور شری رام جی کی کرپا کے بغیر جیو سپنے میں بھی شانتی نہیں پاتا۔ ۹۰

اَس بچار متی دھیر تج کُترک سنسیہ سکل
بھجہو رام رگھوبیر کرونا کر سُندر سُکھد

ہے دھیر بدھی! ایسا وچار کر سب شنکاؤں اور کُترک (فضول واد وِواد) کو چھوڑ کر دیا نِدھان سُندر اور سُکھ دینے والے شری رگھوبیر جی کا بھجن کیجئے۔ ۹۰

نج متی سرِس ناتھ میں گائی، پربھو پرتاپ مہما کھگ رائی
کہیوں نہ کچھ کر جُگتی بسیشی، یہ سب میں نج نینن دیکھی

ہے سوامی! میں نے اپنی بُدھی کے مطابق پربھو شری رام جی کے پرتاپ اور مہما کا گان کیا ہے۔ ہے پکشی راج! میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا کہا ہے۔ میں نے کوئی بات دلیل بازی سے بڑھا چڑھا کر نہیں کی ہے۔ ۱

مہما نام رُوپ گُن گاتھا، سکل امت اننت رگھوناتھا
نج نج متی مُنی ہری گُن گاوہیں، نگم سیش سِو پار نہ پاوہیں

شری رگھوناتھ جی کی مہما، نام، رُوپ اور گُنوں کی کتھا سبھی اننت اور اتھاہ ہے، مُنی لوگ اپنی اپنی بُدھی کے مطابق شری ہری کا گُن گان کرتے ہیں۔ وید شیش اور شِو جی بھی اُن کا پار نہیں پا سکتے۔ ۲

تمہہی آدی کھگ مسک پرجنتا، نبھ اُڑاہیں نہیں پاوہیں انتا
تِمِ رگھوپتی مہما اوگاہا۔ تات کبہوں کوؤ پاو کہ تھاہا

آپ سے لے کر مچھر تک جتنے پنچھی آکاش میں اُڑتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی آکاش کا انت نہیں پا سکتا۔ اسی پرکار ہے تات! شری رگھوناتھ جی کی مہما اتھاہ ہے۔ کیا کبھی کوئی اُس کی تھاہ پا سکتا ہے؟

رام کام ست کوٹی سُبھگ تن۔ دُرگا کوٹی امت اری مردن
سکر کوٹی ست سرس بلاسا۔ نبھ ست کوٹی امت اَوکاسا

شری رام جی کا شریر اربوں کامدیوؤں کے سمان سُندر ہے وہ اننت کوٹی دُرگا دیوی کے سمان دشمنوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ اربوں اندروں کے سمان اُن کا بھوگ ایشوریہ ہے۔ اربوں آکاش کے برابر شری رام جی کا پھیلاؤ ہے۔ ۲

مرُت کوٹی ست بپُل بل روی ست کوٹی پرکاس
سسی ست کوٹی سُسیتل سمن سکل بھو تراس

اربوں پون دیو کے سمان اُن میں مہان بل ہے اربوں سُوریہ دیو کے سمان اُن کا پرکاش ہے۔ اربوں چندرماں کے سمان وہ شیتل اور سنسار کے سارے بھَے کا ناش کرنے والے ہیں۔ ۹۱

کال کوٹی ست سرِس اتی دُستر دُرگ دُرنت
دھوم کیتو ست کوٹی سم دُرادھرش بھگونت

اربوں کال کے سمان وہ مہا کٹھن، دُرگم (دُشوار گذار) اور مہا پرچنڈ ہیں۔ وہ بھگوان اربوں دُھوم کیتو (تاروں) کے سمان بھینکر ہیں۔ ۹۱

پربھو اگادھ ست کوٹی پتالا۔ سمن کوٹی ست سرس کرالا
تیرتھ امت کوٹی سم پاون۔ نام اکھل اگھ پوگ نساون

اربوں پاتال کے سمان پربھو اتھاہ ہیں۔ اربوں یم راج کے سمان بھیانک ہیں۔ اننت کوٹی تیرتھوں کے سمان وہ پوِتر کرنے والے ہیں۔ اُن کا نام سمپورن پاپوں کے سموہ کا ناش کرنے والا ہے۔ ۱

ہم گری کوٹی اچل رگھوبیرا۔ سندھو کوٹی ست سم گمبھیرا
کام دھینو ست کوٹی سماناں۔ سکل کام دائک بھگوانا

شری رگھوبیر جی کروڑوں ہمالیہ پربت کے سمان اچل ہیں وہ اربوں سمندروں کے سمان گہرے ہیں۔ بھگوان اربوں کام دھینو کے سمان سب من چاہے پدارتھوں کے دینے والے ہیں۔ ۲

سارد کوٹی امت چترائی۔ بدھی ست کوٹی سرشٹی نپُنائی
بشنو کوٹی سم پالن کرتا۔ رُدر کوٹی ست سم سنگھرتا

وہ اننت کوٹی سرسوتی کے سمان چتر ہیں۔ اربوں برہما کے سمان سرشٹی کی رچنا کرنے میں ماہر ہیں اور اربوں رُدر کے سمان سرشٹی کی پرلے کرنے والے ہیں۔ ۳

دھند کوٹی ست سم دھنوانا، مایا کوٹی پرپنچ ندھانا

پوچھتا ہوں۔ ہے کرپا کے سمندر! آپ مجھے اپنا سیوک جان کر پریم پوروک کہئے۔ ۹۳

تمہہ سر بگیہ نگیہ تم پار ا ۔ شرتی سوسیل سرل آچار ا
گیان برتی بگیان پرکاسا ۔ رگھو نائک کے تمہہ پریہ داسا

آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ تتو ویتا ہیں اور مائیان سے پرے ہیں۔ اتّم بدھی والے، سوشیل اور سرل آچار والے ہیں، گیان ویراگیہ اور تتو گیان کے بھنڈار ہیں اور شری رگھو ناتھ جی کے پیارے سیوک ہیں۔

کارن کون دیہہ یہ پائی ۔ تات سکل موہی کہہو بجھائی
رام چرت سر سندر سوامی ۔ پائیہو کہاں کہہو نبھ گامی

پھر کس کارن وش آپ نے کوّے کا شریر پایا؟ ہے تات! سب کچھ سمجھا کر کہئے۔ ہے سوامی! ہے آکاش میں اڑنے والے! یہ سندر رام چرت مانس آپ نے کہاں سے پایا، سو کہئے۔ ۲

ناتھ سنا میں اس سبھا ہیں ۔ مہا پرلے ہُں ناس تو ناہیں
مدھا بچن نہیں ایسور کہئی ۔ سوؤ موریں من سنسیہ اہئی

ہے ناتھ! میں نے شو جی مہاراج سے سنا ہے کہ مہا پرلے میں بھی آپ کا ناش نہیں ہوتا۔ شو جی کے بچن کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میرے من میں سندیہہ ہے کہ۔ ۳

اگ جگ جیو ناگ نر دیوا ۔ ناتھ سکل جگ کال کلیوا
انڈ کٹاہ امت لے کاری ۔ کال سدا دُرتکرم بھاری

ناگ، نر اور دیوتا آدک جتنے بھی چر اچر جیو ہیں، اور دیوتا آدک جتنے بھی لوک ہیں وہ سب موت کا نوالہ ہیں۔ بے شمار برہمانڈوں کا سنگھار کرنے والا کال بڑا ہی وکرال ہے۔ اس کے پنجے سے کوئی بھی نہیں چھوٹ سکتا۔ ۴

تمہہ ہی نہ بیاپت کال اتی کرال کارن کون
موہی سو کہہو کرپال گیان پربھاؤ کہ جوگ بل

ایسا وہ مہا بھینکر کال بھی آپ پر کچھ پربھاو نہیں ڈال سکتا۔ اس کا کیا کارن ہے؟ ہے کرپالو! مجھے بتلائیے یہ گیان کا پربھاو ہے یا یوگ کا بل ہے؟ ۹۴

پربھو تو آشرم آئیں مور موہ بھرم بھاگ
کارن کون سو ناتھ سب کہہو سہت انوراگ

ہے پربھو! آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا سب موہ اور بھرم بھاگ گیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ ہے ناتھ! یہ سب پریم کے ساتھ کہئے۔ ۹۴

گرُڑ گرا سُن ہرشیو کاگا ۔ بولیو اُما پرم انوراگا
دھنیہ دھنیہ تو متی اُرگاری ۔ پرسن تمہار موہی اتی پیاری

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! گرُڑ جی کی بانی سن کر کاک بھشنڈی جی بڑے پرسن ہوئے اور بڑے پریم سے کہنے لگے۔ ہے سانپوں کے دشمن گرُڑ جی! دھنیہ ہے، آپ کی بدھی دھنیہ ہے آپ کے پرشن (سوال) مجھے بہت ہی پیارے لگے ہیں۔ ۱

سن تو پرسن سپریم سہائی ۔ بہت جنم کے سدھ موہی آئی
سب نج کتھا کہیوں میں گائی ۔ تات سنہو سادر من لائی

آپ کے سندر پریم بھرے پرشنوں کو سن کر مجھے اپنے بہت سے پہلے جنموں کی یاد آ گئی ہے۔ میں آپ کو وستار سے اپنے سب جنموں کی کتھا کہتا ہوں۔ ہے تات! شردھا سے من لگا کر سنئے۔ ۲

جپ تپ مکھ سم دم برت دانا ۔ برتی بیبک جوگ بگیانا
سب کر پھل رگھوپتی پد پریما ۔ تیہی بنو کوؤ نہ پاوے چھیما

انیک جپ، تپ، یگیہ، شم، دم (من اور اندریوں کا نگرہ) برت دان، ویراگیہ، گیان، وچار، یوگ، آتم تتو کا گیان ان سب کا پھل شری رگھو ناتھ جی کے چرنار بندوں میں پریم ہونا ہے اس کے بغیر کوئی کلیان نہیں پا سکتا۔ ۳

ایہیں تن رام بھگتی میں پائی ۔ تا تے موہی ممتا ادھکائی
جیہیں تیں کچھ نج سوارتھ ہوئی ۔ تیہی پر ممتا کر سب کوئی

میں نے اسی کوّے کے شریر میں شری رام جی کی بھگتی پائی ہے۔ اس لئے مجھے اس دیہہ پر بڑی ممتا ہے جس سے اپنا کچھ مطلب سدھ ہو، اس پر سبھی ممتا کرتے ہیں۔ ۴

پنّگاری اس نیتی شرتی سمّت سجن کہیں
اتی نیچہو سن پریتی کریئے جان نج پرم ہت

ہے سانپوں کے دشمن گرُڑ جی! ویدوں میں ایسی نیتی ہے اور مہاتما پُرش بھی کہتے ہیں کہ اپنا پرم ہت جان کر نیچ سے بھی

پریم کرے ، ۹۵

پاٹ کیٹ نہیں ہوئے تبھی نہیں پا شمبر دھر
کرم پائے سب کوئی پرم اپاون پران سم

ریشم کیڑے سے بنتا ہے۔ اُس ریشم سے سُندر ریشمی
کپڑے بنتے ہیں۔ اسی لئے ہی اُس مہا گندے ریشم کے کیڑے کو بھی
سب کوئی پرانوں کے سمان پالتے ہیں۔ ۹۵

سوارتھ سانچ جیو کہ ایہا۔ من کرم بچن رام پد نیہا
سوئی پاون سوئی سبھگ سریرا۔ جو تنو پائے بھجئے رگھوبیرا

جیو کے لئے سچا سوارتھ یہی ہے کہ من، کرم بچن سے
اُس کی شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ وہی شریر ستا دہ
اور پرم پوتر ہے جس شریر کو پاکر کہ شری رام جی کا بھجن کیا جائے

رام بمکھ لہہ بدھی سم دیہی۔ کبی کو بد نہ پرسنسہیں تیہی
رام بھگتی ایہہ تن اُر جامی۔ تاتے موہی پرم پریہ سوامی

شری رام جی سے بمکھ ہو کر برہما جیسا ستانا شریر دھارن
کرلیا جائے تو بھی کوی اور وید دان لوگ اُس کی تعریف نہیں کرتے
اس کاگ شریر ہی میں میرے ہردے میں رام بھگتی پیدا ہوئی ہے
اس لئے ہی ہے سوامی! یہ دیہہ مجھے پرم پریہ ہے۔ ۲

تجوں نہ تن نج اچھا مرنا۔ تن بنو بید بھجن نہیں برنا
پرتھم موہ موہی بہت بگوڑا۔ رام بمکھ سکھ کبہوں نہ سووا

میرا مرنا میری اپنی اچھیا پر ہے۔ میں اس لئے اپنا شریر
نہیں چھوڑتا کہ وید ایسا کہتے ہیں کہ شریر کے بغیر بھجن نہیں ہو سکتا۔
پہلے موہ نے میری بری طرح مٹی پلید کی تھی۔ شری رام جی سے
بمکھ ہو کر مجھے کبھی آرام سے سونا نصیب نہیں ہوا۔ ۲

نانا جنم کرم پنی نانا۔ کئے جوگ جپ تپ مکھ دانا
کون جون جنمیؤ جہہ ناہیں۔ میں کھگیس بھرم بھرم جگ ماہیں

میں نے بے شمار جنم پائے اور بھانت بھانت کے
یگ، جپ، تپ، یگیہ، دان آدی کرم کئے۔ ہے گرڑ جی! دنیا
میں ایسی کون سی یونی ہے جس میں میں نے اس آواگون کے
چکر میں گھومتے ہوئے جنم نہ لیا ہو۔ ۴

دیکھیوں کر سب کرم گوسائیں۔ سکھی نہ بھیوں ابہی کی نائیں

سدھ موہی ناتھ جنم بہو کیری۔ سیو پرساد متی موہ نہ گھیری

ہے سوامی! میں نے کرم کر کے دیکھ لئے۔ اس کاگ شریر
کی طرح میں نے کسی یونی میں بھی کبھی سُکھ نہیں پایا۔ ہے ناتھ!
مجھے اپنے بہت سے پُورو جنموں کی یاد ہے۔ کیونکہ شری شو جی کی کرپا
سے میری بدھی کو موہ نے نہیں گھیرا۔ ۵

پرتھم جنم کے چرت اب کہوں۔ سنہو بہنگیس
سُن پربھو پد رتی اُپجے جاتیں مٹہیں کلیس

ہے پنچھی راج! سنیئے۔ اب میں اپنے پُورو جنم کے حالات
کہتا ہوں، جنہیں سُن کر آپ کی پربھو کے چرنوں میں پریتی بڑھے گی جس
پریتی سے کہ سب کلیش مٹ جاتے ہیں۔ ۹۶

پُورب کلپ ایک پربھو جگ کلجگ مل مول
نر اُرو ناری ادھرم رت سکل نگم پرتی کول

ہے پربھو! پُوروں کے ایک کلپ میں پاپوں کی جڑ کلجگ
نامی ایک یُگ تھا۔ جس میں سب استری پُرش ادھرم سے پریتی کرنے
والے اور ویدوں کے ورودھی (مخالف) تھے۔

تہیں کلجگ کوسل پر جائی۔ جنمت بھیوں سُودر تن پائی
سو سیوک من کرم اُرو بانی۔ آن دیو نندک ابھیمانی

اُس کلجگ میں میں ایودھیا پوری میں جا کر شودر کے شریر
میں جنما۔ میں من بچن اور کرم سے شو جی کا سیوک تھا۔ اور اُن کے
علاوہ دوسرے دیوتاؤں کی نندا کرنے والا ابھیمانی منش تھا۔ ۱

دھن مد متت پرم باچالا۔ اُگر بُدھی اُر دمبھ بسالا
جدپی رہیوں رگھوپتی رجدھانی۔ تدپی نہ کچھ مہما تب جانی

میں دھن کے نشے میں بدمست اور بہت ہی بکواسی تھا
میری بدھی تامسی تھی اور میرے ہردے میں بڑا بھاری پاکھنڈ تھا۔
اگرچہ میں شری رگھوناتھ جی کی راجدھانی میں رہتا تھا۔ تو بھی اُس یعنی
میں میں نے اُن کی مہما کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔

اب جانا میں اودھ پربھاوا۔ نگما گم پران اس گاوا
کونہوں جنم اودھ بس جوئی۔ رام پرائن سو پرہ ہوئی!

اب میں نے ایودھیا پوری کے پربھاو کو جانا ہے۔ وید
شاستر اور پرانوں نے ایسا گایا ہے کہ جو جیو کسی بھی یونی میں ایودھیا

پُوری میں رہے گا۔ وہ ضرور ہی شری رام جی کا بھگت ہو جائے گا۔ ۲

اودھ پربھاو جان تب پرانی۔ جب اُر بسہیں رام دھنو پانی
سو کلی کال کٹھن اُرگاری۔ پاپ پرائن سب نر ناری

اودھ کا پربھاو پرانی تبھی جانتا ہے۔ جب ہاتھوں میں دھنش دھارن کرنے والے شری رام جی اُس کے ہردے میں بستے ہیں۔ ہے گرڑ جی! وہ کلجگ بڑا کٹھن تھا۔ اُس میں سبھی نر ناری پاپوں میں ہی لین رہتے تھے۔

کلی مل گرسے دھرم سب لُپت بھئے سدگرنتھ
دمبھنہ نج متی کلپ کر پرگٹ کیئے بہو پنتھ

کلجگ کے پاپوں نے سب دھرموں کا ناش کر دیا۔ وید آدی سدگرنتھ سب چھُپ گئے۔ پاکھنڈی، چالاک لوگوں نے اپنی منو کلپنا سے بہت پنتھ پرگٹ کر دیئے۔ ۹۷

بھئے لوگ سب موہ بس لوبھ گرسے سبھ کرم
سُنو ہری جان گیان ندھی کہئوں کچھک کلی دھرم

سب لوگ اگیان میں اندھے ہو گئے۔ لالچ نے سب شبھ کرموں کا ناش کر دیا۔ ہے گیان کے بھنڈار شری ہری کے واہن گرڑ جی! میں کلجگ کے کچھ دھرم کہتا ہوں۔ ۹۷

برن دھرم نہیں آشرم چاری۔ شُرتی برودھ رت سب نر ناری
دوِج شُرتی بیچک بھوپ پرجاسن۔ کوو نہیں مان نگم انوساسن

کلجگ میں نہ ورن دھرم ہی رہتا ہے اور نہ برہمچریہ آدی چاروں آشرم ہی رہتے ہیں۔ سب استری پُرش ویدوں کی مخالفت کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ برہمن ویدوں کو بیچنے والے اور راجہ پرجا کو ہڑپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی وید مریادا کو نہیں مانتا۔

مارگ سوئی جا کہُنہ جوئی بھاوا۔ پنڈت سوئی جو گال بجاوا
متھیا آرنبھ دمبھ رت جوئی۔ تا کہُنہ سنت کہے سب کوئی

جو جس کو اچھا لگے وہی مارگ ہے۔ جو بڑھ چڑھ کر شیخی بگھارے وہی پنڈت ہے۔ جو متھیا آڈمبر رچتا ہے اور پاکھنڈ کرنے میں لگا رہتا ہے اُس کو ہی سب کوئی سنت کہتے ہیں۔ ۲

سوئی سیان جو پر دھن ہاری۔ جو کر دمبھ سو بڑ آچاری
جو کہہ جھوٹھ مسخری جانا۔ کلجگ سوئی گُنونت بکھانا

جو پرایا دھن ہڑپ کر جائے وہی چتُر مانا جاتا ہے۔ جو جھوٹ بولتا ہے اور دوسروں کا مذاق اڑاتا ہے۔ کلجگ میں وہی گُنوان سمجھا جاتا ہے۔ ۳

نرآچار جو شُرتی پنتھ تیاگی۔ کلجگ سوئی گیانی سو براگی
جاکیں نکھ اور جٹا بسالا۔ سوئی تاپس پرسدھ کلی کالا

کلجگ میں جو وید مارگ کا تیاگ کر کے بے عمل ہو کر نکمے بیٹھے رہتے ہیں وہی گیانی اور ویراگیہ وان پُرش سمجھے جاتے ہیں۔ جن کے لمبے لمبے ناخن اور بڑی بڑی جٹائیں ہیں۔ کلجگ میں وہی تپسوی کہلاتے ہیں۔ ۴

اسُبھ بیش بھوشن دھرے بھچھا بھچھ جے کھاہیں
تیئی جوگی تیئی سدھ نر پوجیہ تے کلجگ ماہیں

جو امنگل بھیس اور امنگل بھوشن زیور یعنی کنڈل آدی دھارن کرتے ہیں اور کھانے کے قابل اور کھانے کے ناقابل سب چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہی یوگی اور سدھ کہلاتے ہیں اور کلجگ میں ایسے پُرشوں کا مان اور پوجا ہوتی ہے۔ ۹۸

جے اپکاری چار نتہہ کر گورو مانیہ تیئی
من کرم بچن لبار تیئی بکتا کلی کال مہُنہ

پرائی ہانی کرنا ہی جن کا شیوہ ہے۔ اُن کی ہی بڑی عزت ہوتی ہے اور وہی پوجنیہ مانے جاتے ہیں۔ جو من، بچن، کرم سے جھوٹ بولنے والے ہیں۔ وہی کلجگ میں اچھے مقرر سمجھے جاتے ہیں۔ ۹۸

ناری بِبس نر سکل گوسائیں۔ ناچہیں نٹ مرکٹ کی نائیں
سُودر دوِجنہ اپدیسہیں گیانا۔ میل جنیو لیہیں کُداناں

ہے گوسائیں! سبھی مرد زن مرید ہوتے ہیں اور بازیگر کے بندر کی طرح عورتوں کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ برہمن کو شودر گیان اُپدیش کرتے ہیں اور گلے میں جنیو ڈال کر دان کو دان لیتے ہیں۔ ۱

سب نر کام لوبھ رت کرودھی۔ دیو بپر شُرتی سنت برودھی
گُن مندر سندر پتی تیاگی۔ بھجہیں ناری پر پُرش ابھاگی

سبھی پُرش کام اور لالچ میں اندھے اور کرودھی ہوتے ہیں، دیوتا، برہمن، وید، سنت مہاتماؤں کے مخالف رہتے ہیں۔ بدنصیب استریاں گنوں کے گھر سندر پتی کو چھوڑ کر دوسرے پُرشوں کا چنتن

کرتی ہیں۔

سبھاگنیں بھوشن ہینا، بدھونہہ کے سنگار نہنیا
گرُو سشش بدھر اندھ کا لیکھا، ایک نہ سُنے ایک نہیں دیکھا

سُہاگن استریاں ہار سنگار سے رہت ہیں، اور بدھوائیں نت نئے ہار سنگار کرتی ہیں۔ گرُو اور ششش کا اندھے بہرے کا سا حساب ہوتا ہے۔ گرُو تو وید شاستروں کو نہ جاننے کے کارن گیان چکھشو سے رہت اندھا ہوتا ہے۔ اور چیلا شردھا سے رہت ہونے کے کارن گرُو کی کسی بات پر کان ہی نہیں دیتا۔ اس لئے وہ بہرہ ہے۔ ۳

ہرے ششیہ دھن سوک نہ ہرئی، سو گرُ گھور نرک مہنہ پرئی
ماتُ پتا بالکنہہ بولاوہیں، اُدر بھرے سوئی دھرم سکھاوہیں

جو گرُو اپنے چیلے کا دھن تو ہڑپ کر لے لیکن اُس کے ہردے کے سنتاپ کو گیان اُپدیش سے دُور نہ کرے۔ وہ گرُو گھور نرک میں گرتا ہے۔ ماتا پتا اپنے بچّوں کو بُلا کر وہی دھرم اُپدیش دیتے ہیں جس سے کہ پیٹ بھرے (از تفقات پیٹ بھرنا ہی دھرم ہے ایک ماتر اُن کو یہی دھرم سکھلاتے ہیں) ۴

برہم گیان بنو ناری نر کہہیں نہ دُوسری بات
کوڑی لاگ لوبھ بس کرہیں بپر گرُو گھات

سب استری پُرش واچک برہم گیانی ہیں۔ وہ برہم گیان کے بنا دُوسری کوئی بات تو نہیں کرتے لیکن عمل اُن کا ایسا ہے کہ لالچ میں اندھے ہو کر تچھ کوڑی کے لئے برہمن اور گرُو کو مار ڈالتے ہیں۔ ۹۹

بادہیں شُودر دوِجنہہ سن ہم تمہہ تے کچھُ گھاٹ
جانے برہم سو بپر بر آنکھ دیکھاوہیں ڈاٹ

شُودر برہمنوں سے بحث مباحثہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تُم سے کس بات میں کم ہیں۔ جو برہم کو جانتا ہے وُہی اُتم برہمن ہے (از تفقات اُنہیں کوئی تتو گیان تو ہوتا نہیں۔ زبانی جمع خرچ کر کے کچھ اِدھر اُدھر کے شلوک بول کر اپنے آپ کو برہم گیانی کہلاتے ہیں۔ اور ابھیمان میں بھر کر کہتے ہیں کہ ہم برہم گیان جانتے ہیں اس لئے ہم برہمن ہیں) ایسا ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے وہ اُنہیں آنکھیں دکھلاتے ہیں۔ ۹۹

پر تریا لمپٹ کپٹ سیانے، موہ دروہ ممتا لپٹا نے
تیئی ابھید بادی گیانی نر، دیکھا میں چرتر کلجُگ کر

جو پرائی استری کے موہ میں آسکت، کپٹ کرنے میں ماہر اور راگیان ویش (دوسروں سے نفرت) اور ممتا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ وُہ ہی منش ابھید وادی گیانی (وحدت کا پرچار کرنے والے) مانے جاتے ہیں۔ مَیں نے اُس کلجگ نامی یُگ میں یہ چرتر دیکھا

آپ گئے اَرُو تنہہُو گھالہیں۔ جے کہُنہ ست مارگ پرتی پالہیں
کلپ کلپ بھر ایک ایک نرکا۔ پرہیں جے دُوشہیں شرتی کر ترکا

آپ تو خود گئے گزرے ہی ہیں۔ پرنتو جو کہیں ست مارگ پر چلتے ہیں وہ اُن کو بھی نشٹ کر دیتے ہیں۔ جو ترک کر کے ویدوں کی نِندا کرتے ہیں۔ وُہ لوگ کلپ کلپ بھر ایک ایک نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ ۲

جے برن ادھم تیل کمہارا۔ سوپچ کرات کول کلوارا
ناری موئی گرہ سمپتی ناسی۔ موُنڈ مُنڈائے ہوہیں سنیاسی

تیلی، کمہار، چنڈال، بھیل، کول اور کلوار وغیرہ چھوٹے ورن کے لوگ استری کے مرنے پر یا نِردھن ہو جانے پر سر منڈا کر سنیاسی ہو جاتے ہیں۔ ۳

تے بپرنہہ سن آپ پجاوہیں، اُبھے لوک نج ہاتھ نساوہیں
بپر نرچھر لولپ کامی، نراچار سٹھ برشلی سوامی

وُہ برہمنوں سے اپنی پوجا کرواتے ہیں۔ لوک اور پرلوک کو اپنے ہاتھوں سے ہی نشٹ کرتے ہیں۔ کلجگ کے برہمن ان پڑھ لوبھی، کامی اور بے عمل ہوتے ہیں۔ اور مُورکھ اور نیچ جاتی کی باپن استری کے پتی ہوتے ہیں۔ ۴

سُودر کرہیں جپ تپ برت نانا، بیٹھ بر آسن کہہیں پُرانا
سب نر کلپت کرہیں آچارا، جائے برن انیتی اپارا

شودر طرح طرح کے جپ وتپ اور برت کرتے ہیں اتم آسن پر بیٹھ کر پُران پڑھتے ہیں۔ سب منش من مانا آچرن کرتے ہیں۔ کلجگ کی اس اپار انیتی (ادھرم) کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۵

بھئے برن سنکر کلی بھن سیتو سب لوگ

کرہیں پاپ پاویں دُکھ بھجے رج سوک بیوگ

کلجگ میں سب لوگ ورن سنکر (حرام کی اولاد) اور وید مریادا سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ پاپ کرتے ہیں اور اُن کے نتیجہ کے طور پر دُکھ، بھے، روگ، شوک اور پیاری وستوؤں سے جُدائی پاتے ہیں۔ ۱۰۰

شرُتی سمت ہری بھگتی پتھ سنجُت برتی بیبک
تیہیں نہ چلہیں نر موہ بس کلپہیں پنتھ انیک

ویدوں میں کہا ہوا ویراگیہ اور گیان سے یُکت جو ایشور بھگتی کا مارگ ہے، اگیان وش منش اُس مارگ پر تو چلتے نہیں اور طرح طرح کے نئے سے نئے مت متانتروں کی کلپنا کرتے ہیں۔ ۱۰۰

بہُ دام سنوارہیں دھام جتی۔ بشیا ہر لینہہ نہ رہی برتی
تپسی دھن ونت دریدر گرہی، کلی کوتک تات نہ جات کہی

سنیاسی لوگ بہت دھن خرچ کر کے گھر سجاتے ہیں۔ اُن میں ویراگیہ نہیں رہا۔ اُسے وشیوں نے چھین لیا ہے۔ تپسوی لوگ تو کلجگ میں دھن وان ہیں اور گرہستی لوگ کنگال ہیں۔ ہے تات! کلجگ کی عجیب لیلا کچھ کہی نہیں جاتی۔

کُل ونتی نکارہیں ناری ستی۔ گرہ آنہیں چیری نبیری گتی
سُت مانہیں مات پتا تب لوں۔ ابلانن دیکھ نہیں جب لوں

کُل وتی اور ستی استری کو پُرش گھر سے نکال دیتے ہیں اور شرم دھیا کو چھوڑ کر داسی کو گھر میں ڈال لیتے ہیں۔ پتر ماتا پتا کو تبھی تک مانتے ہیں۔ جب تک کہ استری (زوجہ، بیوی) کی شکل نہیں دیکھی۔ ۲

سسرار پیاری لگی جب تیں۔ رپُو روپ کٹمب بھئے تب تیں
نرپ پاپ پرائن دہرم نہیں۔ کر ڈنڈ بڈمب پرجا نتہیں

جب سے سسرال سے پیار بڑھا تب سے کُٹمبی دشمن روپ ہو گئے۔ راجے پاپ آچاری ہو گئے۔ اُن میں دہرم نہیں رہا۔ وہ پرجا کو نت آئے دن ستاتے ہیں اور اُن کی ہنسی اڑاتے ہیں۔

دھن ونت کلین ملین اپی۔ دوج چنہہ جنیو اُگھار تپی
نہیں مان پران نہ بید ہی جو۔ ہری سیوک سنت سہی کلی سو

دھنوان خاندانی مانے جاتے ہیں خواہ وہ مہا نیچ ہوں۔ براہمنوں کی پہچان صرف جنیو مانز ہی رہ گیا ہے اور ننگے بدن تپسویوں کی پہچان

رہ گئی ہے۔ جو وید اور پرانوں کو نہیں مانتے۔ کلجگ میں وہ ہی ایشور بھگت اور سچے مہاتما کہلاتے ہیں۔ ۲

کبہی برند اُدار دُنی نہ سُنی۔ گُن دوشک برات نہ کوپی گُنی
کلی بارہیں بار دُکال پرے۔ بنو آن دُکھی سب لوگ مرے

شاعر لوگوں سے تو گروہ کے گروہ ہو گئے۔ پر داتا لوگوں کی تو کہیں آواز ہی سنائی نہیں دیتی۔ گنوں میں دوش لگانے والے تو بہت ہیں، پر گنوان کوئی بھی نہیں ہے۔ کلجگ میں بار بار قحط پڑتا ہے اور سب لوگ اَن کے بنا دُکھی ہو کر پران چھوڑتے ہیں۔ ۵

سُنو کھگیس کلی کپٹ ہٹھ دمبھ دویش پاکھنڈ
مان موہ مار آدی مد بیاپ رہے برہما نڈ تو

اے پنچھی راج گروڑ! سُنئے۔ کلجگ میں کپٹ، ہٹھ، متھیا چاری حسد، پاکھنڈ، مان، موہ، اہنکار اور کام کرودھ آدی درگنوں سے برہمانڈ چھا گیا۔

تامس دہرم کرہیں نر جپ تپ برت مکھ دان
دیو نہ برشہیں دھرنی بئے نہ جاہیں دھان

سب لوگ جپ، تپ، برت، یگیہ اور دان تامسی بھاو سے کرتے ہیں۔ دیوتا پرتھوی پر جل نہیں برساتے اور بویا ہوا اناج پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۰۱

ابلا کچ بھوشن بھور چھدھا۔ دھن ہین دُکھی ممتا بہُدھا
سُکھ چاہیں مُوڑھ نہ دہرم رتا۔ مت تھوری کٹھور نہ کوملتا

کلجگ میں استری کا سنگار ایک مانز بال ہی رہ گئے ہیں اور کوئی زیور نہیں رہا۔ اُن کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ وہ دھن سے خالی ہیں اور بہت طرح کی ممتا کے کارن دُکھ اٹھاتی ہیں۔ وہ مُورکھ سُکھ چاہتی ہیں لیکن دہرم میں پریتی نہیں رکھتیں۔ اُن کی بدھی بہت تھوڑی ہے۔ سبھاو کٹھور ہے۔ نمرتا نام کو نہیں۔ ۱۰

نر پیڑت روگ نہ بھوگ کہیں۔ ابھیمان برودھ اکارن ہیں
لگھو جیون سنبت پنچ دسا۔ کلپانت نہ ناس گمان اسا

روگ سے منش دُکھی ہیں، سُکھ کا نام و نشان نہیں ملتا۔ بغیر کارن سے ہی ابھیمان اور ورودھ (دشمنی) کرتے ہیں۔ پانچ دس برس کا (چند سالوں کا) تھوڑا سا جیون ہے اور گھمنڈ اتنا بڑھا ہوا

ہے۔ مانو پرسے کال میں بھی اُن کا ناش نہیں ہوگا (پنچ دسا کا ارتھ پچاس سال بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی پچاس سال تھوڑی سی عمر ہے ایسا ارتھ ہوگا۔ پر تو بھاوارتھ میں کوئی انتر نہیں ہے)

کلی کال بہال کئے منجا - نہیں مانت کو انجا تنجا ،
نہیں توش بچار نہ سیتلتا ۔ سب جاتی کُجاتی بھئے منگتا

کلجگ نے سب لوگوں کو بے حال کر دیا ہے۔ نہ کوئی بہن کو مانتا ہے نہ بیٹی کو۔ لوگوں میں نہ تو صبر ہے نہ گیان ہے اور نہ ہی من میں شانتی ہے۔ ذات اور بے ذات سب مانگنے والے ہی ہو گئے۔ ۳

اِرشا پَروشا چھَل لولپتا - بھر پوُر رہی سمتا بگتا ،
سب لوگ بیوگ بسوک ہئے ۔ برن آشرم دھرم اچار گئے

حسد، سخت کلامی اور لالچ سنسار میں چھا گئے ہیں۔ سمتا (سب کو برابر سمجھنا مانو اندر شٹی) چلی گئی ہے۔ سب لوگ وِیوگ اور بے حد شوک سے مرے پڑے ہیں۔ ورن آشرم دھرم سمبندھی سب آچار مٹ گئے۔

دم دان دیا نہیں جانپنی ۔ جڑتا پر بنچنتا اتی گھنی
تن پوشک ناری نرا سگرے ۔ پرنندک جے جگ مو بگرے

دم (اندریوں پر قابو پانا) دان، دیا اور سمجھداری کسی میں نہیں رہی۔ مورکھ پن اور دوسروں کو ٹھگنا یہ بہت ہی بڑھ گیا ہے استری اور پرش سارا وقت شریر کے پالن پوشن (ارتھات پیٹ کے دھندوں میں) میں ہی لگاتے ہیں۔ دوسروں کی نندا کرنے والوں کا ہی سنسار میں بول بالا ہے۔ ۵

سنو بیال اری کال کلی مل اوگن آگار
گنو بہت کلجگ کر بنو پریاس نستار

اے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنئے کلجگ پاپ اور گنوں کا گھر ہے لیکن اس کلجگ میں ایک بڑا بھاری گن بھی ہے۔ وہ گن یہ ہے کہ اس کلجگ میں بغیر کسی محنت کے سنسار بندھن سے مکتی مل سکتی ہے۔ ۱۰۲

کرت جگ تریتا دواپر پوجا مکھ اور جوگ
جو گتی ہوئے سو کلی ہری رام تو نے پاد ہیں لوگ

ست یگ، تریتا اور دواپر میں جو اُتم گتی پوجا یگیہ اور یوگ سادھنوں سے ملتی ہے۔ وہی اُتم گتی کلجگ میں صرف بھگوان کا نام سمرن سے ہی لوگ پا جاتے ہیں۔ ۱۰۲

کرت جگ سب جوگی بگیانی ۔ کر ہری دھیان ترہیں بھو پرانی
تریتا ببدھ جگیہ نر کرہیں ۔ پربھو ہی سمرپ کرم بھو ترہیں

ست یگ میں سب یوگی اور آتم دنیا ہوتے ہیں۔ اس یگ میں بھگوان کا دھیان کر کے سب پرانی سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ تریتا یگ میں لوگ طرح طرح کے یگیہ کرتے ہیں اور اُن کو پربھو کے ارپن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ۱

دواپر کر رگھوپتی پد پوجا ۔ نر بھو ترہیں اپائے نہ دوجا
کلجگ کیول ہری گن گاہا ۔ گاوت نر پاوہیں بھو تھاہا

دواپر میں لوگ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی پوجا کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کوئی اُپائے نہیں ہے اور کلجگ میں تو صرف شری رگھوناتھ کے گنوں کی کتھاؤں کا گان کرنے سے ہی اس سنسار ساگر کا پار پا جاتے ہیں۔ ۲

کلجگ جوگ نہ جگیہ نہ گیانا ۔ ایک آدھار رام گن گانا
سب بھروس تج جو بھج رام ہی ۔ پریم سمیت گاو گن گرام ہی

کلجگ میں نہ تو یوگ ہے نہ یگیہ ہے اور نہ ہی گیان ہے۔ شری رام جی کے گن گان کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ سب بھروسوں کو چھوڑ کر ایک ماتر جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے اور پریم کے ساتھ اُن کے گن گنوں کا گان کرتا ہے۔ ۳

سوئی بھو تر کچھ سنسیہ ناہیں ۔ نام پرتاپ پرگٹ کلی ماہیں
کلی کر ایک پنیت پرتاپا ۔ مانس پنیہ ہوہیں نہیں پاپا

وہی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کلجگ میں نام کی مہما پرگٹ ہے اور کلجگ میں ایک پوتر بڑائی اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ من میں اگر پنیہ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اس کا اسے نتیجہ پھل ملتا ہے۔ لیکن اگر پاپ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اسے پاپ نہیں لگتا (ارتھات مانسک پُن تو ہوتا ہے لیکن مانسک پاپ نہیں ہوتا)

کلجگ سم جگ آن نہیں جوں نر کر بسواس

گائے رام گُن گن بمل بھو تر نہیں پر یاس

اگر منش وشواس کرے تو کلجگ کے سمان دوسرا کوئی بھی یگ نہیں۔ کیونکہ اس یگ میں شری رام جی کے نرمل گنوں کا گن گان کرنے سے ہی سنسار ساگر تر جاتا ہے اور یوگ، تپ آدی کٹھن سادھن نہیں کرنے پڑتے۔

پرگٹ چار پد دھرم کے کلی مہنہ ایک پردھان
جین کین بدھی دینے دان کرے کلیان

ستیہ، دیا، تپ اور دان دھرم کے چار چرن پرسدھ ہیں جن میں کلجگ میں ایک دان روپی چرن ہی پردھان ہے، خواہ وہ کسی طرح کیا جائے۔ دان کلیان ہی کرتا ہے۔ ۱۰۳

نت جگ دھرم ہوہیں سب کیرے، ہردے رام مایا کے پریرے
شدھ ستو سمتا بگیانا۔ کرت پربھاو پرسن من جانا

شری رام جی کی مایا کی پریرنا سے سب کے ہردے میں سبھی جگوں کے دھرم نت ہوتے رہتے ہیں۔ شدھ ستوگن، سمتا، وگیان اور من کا شانت ہونا۔ یہ ست جگ کا پربھاو جانے

ستو بہت رج کچھ رتی کرما۔ سب بدھی سکھ ترتیا کر دھرما
بہو رج سوالپ ستو کچھ تامس۔ دواپر دھرم ہرش بھے مانس

ستوگن کی زیادتی ہو۔ کچھ رجوگن کا انش ملا ہوا ہو۔ کچھ تموگن بھی ملا ہوا ہو۔ من میں آنند بھی ہو اور اس آنند کے چھن جانے کا ڈر بھی ہو۔ یہ دواپر کا دھرم ہے۔ ۲

تامس بہت رجوگن تھورا۔ کلی پربھاو بردھ چہنہ اورا
بدھ جگ دھرم جان من ماہیں۔ تج ادھرم رتی دھرم کراہیں

تموگن بہت ہو، رجوگن تھوڑا ہو۔ چاروں طرف ویرودھ ہی پھیلا ہوا ہو۔ تو اسے کلجگ کا پربھاو سمجھنا چاہئے۔ بدھیمان لوگ ہر ایک یگ کے الگ الگ دھرموں کو من میں پہچان کر ادھرم کا تیاگ کرتے ہیں اور دھرم سے پریم کرتے ہیں۔

کال دھرم نہیں بیاپہیں تاہی، رگھوپتی چرن پریتی اتی جاہی
نٹ کرت بکٹ کپٹ کھگ رایا، نٹ سیوک ہی نہ بیاپے مایا

جس کا شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہے اس پر ان یگوں کے دھرموں کا پربھاو نہیں پڑتا ہے۔ ہے پکھی راج!

بازیگر کا کیا ہوا کپٹ چرتر (جادوگری، اندرجال) بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے، لیکن وہ دیکھنے والوں پر ہی پربھاو ڈالتا ہے۔ بازیگر کے اپنے سیوک پر وہ بازیگر کی جادوگری کوئی اثر نہیں ڈالتی ہے۔

ہری مایا کرت دوش گن بنو ہری بھجن نہ جاہیں
بھجیئے رام تج کام سب اس بچار من ماہیں

ایسے ہی شری ہری جی کی مایا کے رچائے ہوئے گن اور دوش ہری بھجن کے بغیر دور نہیں ہوتے۔ من میں ایسا وچار کر کے سب کامناؤں کو چھوڑ کر سچے ہردے سے شری رام جی کا بھجن کرنا چاہئے۔ ۱۰۴

تہیں کلی کال برش بہو بسیوں اودھ بہگیس
پریو دکال بپتی بس تب میں گئیوں بدیس

ہے پکچھی راج گرڑ! میں اس کلجگ میں بہت سال ایودھیا میں رہا۔ ایک بار سخت قحط پڑ گیا۔ تب میں مصیبت کا مارا کسی دوسرے دیش کو چلا گیا۔ ۱۰۴

گئیوں اجینی سنو اُرگاری۔ دین ملین دردر دکھاری
گئے کال کچھ سمپتی پائی۔ تہہ پنی کرؤں سمبھو سیوکائی

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنئے، میں لاچار اداس، کنگال اور دکھی ہو کر اجین نگری میں آیا۔ کچھ وقت گزر جانے کے بعد کچھ دولت پائی۔ وہاں پھر میں شری شو جی مہاراج کی سیوا کرنے لگا۔

بپر ایک بیدک سو پوجا۔ کرے سدا تیہی کاج نہ دوجا
پرم سادھو پرمارتھ بندک۔ سمبھو اپاسک نہیں ہری نندک

وہاں ایک ویدک ریتی انوسار شو جی کی پوجا کرنے والے برہمن رہتے تھے۔ انہیں شو پوجا کے بغیر اور کوئی کام نہیں تھا۔ وہ بہت ہی نیک اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے تھے۔ شو جی کے اپاسک تو تھے لیکن شری ہری کی نندا کرنے والے نہ تھے۔ ۲۰

تیہی سیوؤں میں کپٹ سمیتا۔ دوج دیال اتی نیتی نکیتا
باہج نمر دیکھ موہی سائیں۔ بپر پڑھاو پتر کی نیائیں

میں کپٹ کے ساتھ اس برہمن کی سیوا کرتا تھا۔ برہمن بڑے ہی رحم دل اور نیتی کے گھر تھے۔ ہے سوامی! ظاہر طور پر

میری سیوا اور بھگتی کو دیکھ کر وہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح پیار سے پڑھاتے تھے۔ ۴

شمبھو منتر موہی دُوِج بر دینہا۔ سبھ اُپدیس بِبِدھ بِدھی کینہا
جپئوں منتر سِو مندر جائی۔ ہردَے دمبھ اہم اتی ادھکائی

اُن برہمن شریشٹھ نے مجھ کو شری شوجی کا منتر دیا۔ اور بہت طرح سے نیک اُپدیش کیا۔ میں شو مندر میں جاکر منتر جپتا۔ میرے انتہکرن میں پاکھنڈ اور اہنکار بڑھ گیا۔ ۴

ہم کھل مل سنکل مَتی نیچ جاتی بس موہ
ہری جن دُوِج دیکھیں جرئوں کرئوں بِشنو کر دروہ

میں دُشٹ پاپوں سے بھری ہوئی بُدھی والا نیچ جاتی موہ کے وش مہا شری ہری کے بھگتوں کو دیکھ کر حسد کے مارے جلا کرتا اور وشنو بھگوان کے تئیں وَیر بھاو رکھتا۔ ۱۰۵

گرو نت موہی پربودھ دُکھِت دیکھ آچرن مم
موہی اُپجے اتی کرودھ دمبھی نیتی کی بھاوتی

گرو جی مجھے ہر روز اچھی طرح سے سمجھاتے تھے۔ وہ میرے آچرن کو دیکھ کر بے حد دُکھی تھے۔ مجھے اُن کی نصیحت پر بڑا غصّہ آتا تھا۔ پاکھنڈی پُرش کو کیا کبھی دھرم اُپدیش اچھا لگتا ہے؟

ایک بار گرو لینہ بولائی۔ موہی نیتی بہو بھانت سکھائی
سِو سیوا کر پھل سُت سوئی۔ اَبِرل بھگتی رام پد ہوئی

ایک بار گرو جی نے مجھے بلا لیا۔ اور بہت طرح سے دھرم اُپدیش کیا اور کہا ہے بیٹا! شوجی کی سیوا کا پھل ایک مات یہی ہے۔ کہ شری رام جی کے چرنوں میں گوڑھ بھگتی ہو۔ ۱

رامہی بھجہیں تات سِو دھاتا۔ نر پامر کے کیتک باتا
جاسُ چرن اج سِو انوراگی۔ تاسُ دروہ سُکھ چہسی ابھاگی

ہے تات! بھلا بے نیچ پرانی کی تو بات ہی کیا ہے شری رام جی کا بھجن تو شوجی اور برہما جی تک کرتے ہیں۔ جن کے چرنوں کے شوجی اور برہما جی اُپاسک ہیں۔ سے بدنصیب اُن سے وَیر کر کے سُکھ چاہتا ہے۔

ہر کہہ ہری سیوک گر کہیؤ۔ سُنِ کھگ ناتھ ہردَے مم دہیؤ
ادھم جاتی میں بِدیا پائیں۔ بھئیؤں جتھا اہی دودھ پیائیں

ہے پکشی راج! اگر گرو جی کے مُکھ سے یہ بات سُن کر کہ شوجی شری ہری کے سیوک ہیں۔ میرا کلیجہ جل اُٹھا۔ جیں نیچ جاتی کا وِدیا پڑھ کر ایسا ہو گیا تھا۔ جیسے دودھ پلانے سے سانپ اور زہریلا ہو جاتا ہے۔ ۲

مانی کُٹِل کبھاگیہ کُجاتی۔ گر کر دروہ کرئوں دِن راتی
اتی دیال گر سو لیش کرودھا۔ پُنی پُنی موہی سکھاو سُبودھا

ابھیمانی کُٹل، بدقسمت اور بد ذات میں رات دن گرو جی سے کینہ رکھتا۔ گرو جی ایسے دیالو تھے کہ وہ مجھ پر ذرا بھی کرودھ نہ کرتے تھے۔ اور بار بار مجھے اچھی نصیحت کر کے سمجھاتے تھے۔ ۳

جیہی تے نیچ بڑائی پاوا۔ سو پرتھمہیں ہتی تاہی نساوا
دھوم انل سمبھو سُنو بھائی۔ تیہی بجھاو گھن پدوی پائی

نیچ منش جس سے بڑائی پاتا ہے وہ سب سے پہلے اُسی پر ہاتھ صاف کر کے اُسے نشٹ کرتا ہے۔ ہے بھائی! اسُنئے آگ سے پیدا ہوا دھواں بادل کا مرتبہ پا کر اُسی اگنی کو بجھا دیتا ہے۔ ۵

رج مگ پری نرادر رہئی۔ سب کر پد پرہار نت سہئی
مرُت اُڑاو پرتھم تیہی بھرئی۔ پُنی نرپ نین کریٹنہہ پرئی

دھول راہ میں بے عزت پڑی رہتی ہے اور سب کے پاؤں کی مار کو ہر روز سہتی ہے۔ جب ہوا اُسے اُڑاتی ہے تو سب سے پہلے وہ ہوا کو گرد آلودہ کر دیتی ہے۔ اور پھر راجاؤں کی آنکھوں اور تاج پر پڑتی ہے۔ ۶

سُنو کھگ پتی اس سمجھ پرسنگا۔ بُدھ نہیں کرہیں ادھم کر سنگا
کبی کووِد گاوہیں اسی نیتی۔ کھل سن کلہہ نہ بھل نہیں پریتی

ہے پکشی راج گرڑ جی! سُنئے ان سب باتوں پر دھیان کر کے بُدھیمان لوگ نیچ لوگوں کا سنگ نہیں کرتے۔ شاعر اور پنڈت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں کہ دُشٹ کے ساتھ نہ تو لڑائی جھگڑا ہی اچھا ہوتا ہے اور نہ پریم کرنا ہی اچھا ہے۔ ۷

اُداسین نت رہیئے گوسائیں۔ کھل پریہرئیے سوان کی نائیں
میں کھل ہردَے کپٹ کُٹلائی۔ گر ہت کہے نہ موہی سوہائی

ہے گوسائیں! اُن سے تو سدا اُداسین ہی رہنا چاہیئے۔

دُشٹ کو کتے کی طرح دُور سے ہی تیاگ دینا چاہیے۔ میں دُشٹ تھا۔ میرے ہردے میں کپٹ اور کُٹلتا بھری تھی۔ اس لئے اگرچہ گُرُو جی مجھے میری بھلائی کے لئے ہی نصیحت کرتے تھے۔ لیکن وُہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔ ۸

ایک بار ہر مندر جپت رہیوں سِو نام
گُرُو آئیو ابھیمان تے اُٹھ نہیں کینہہ پرنام

ایک بار میں شِو مندر میں شِو جی کے نام کا سمرن کر رہا تھا کہ اتنے میں گُرو جی وہاں آ گئے لیکن ابھیمان کے مارے میں نے اُٹھ کر گُرُو جی کو پرنام نہ کیا۔ ۱۰۶

سو دیال نہیں کہیو کچھ اُر نہ روش لویس
اتی اگھ گُر اپمان تا سہہ نہیں سکے مہیس

گُرُو جی دیالو تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے نہ تو کچھ کہا اور نہ ہی اُن کے ہردے میں انش ماتر بھی کرودھ تھا۔ پر گُرُو جی کے اپمان کے اس مہاپاپ کو شِو جی سہہ نہ سکے۔ ۱۰۶

مندر ماجھ بھئی نبھ بانی۔ رے ہت بھاگیہ اگیہ ابھیمانی
جدپی تو گُر کے نہیں کرودھا۔ اتی کرپال چت سمیک بودھا
تدپی ساپ سٹھ دیہوں توہی۔ نیتی برودھ سوہائے نہ موہی
جو نہیں دنڈ کروں کھل تورا۔ بھرشٹ ہوئے شرتی مارگ مورا

مندر میں آکاش بانی ہوئی۔ اے بدقسمت مُورکھ ابھیمانی! اگرچہ تیرے گُرُو کو تیری اس کرتُوت پر کرودھ نہیں ہے، وُہ بیحد رحمدل ہیں۔ اور یتھارتھ گیان وان ہیں۔ تو بھی ہے مُورکھ! تجھ کو میں شاپ دُوں گا۔ کیونکہ نیم دھرم کا وِرودھ مجھے منظور نہیں ہے۔ ہے دُشٹ! اگر میں تجھے سزا نہ دُوں تو میرا ویدک مارگ بھرشٹ ہو جائے گا۔

جے سٹھ گُر سن ایرشا کرہیں۔ رورو نرک کوٹ جگ پرہیں
تری جگ جونی پنی دھر ہیں سرپرا۔ ایت جنم بھر باہیں پیر اُ

جو مُورکھ گُرُو سے کینہ رکھتے ہیں۔ وہ کروڑوں جُگوں تک رورو نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ پشو پنچھی آدک تریک یونیوں میں دیہہ دھارن کرتے ہیں اور دس ہزار جنموں تک دُکھ بھوگتے رہتے ہیں۔

بیٹھ رہیسی اجگر اِو پاپی۔ سرپ ہوہی کھل مل متی بیاپی
مہا بٹپ کوٹر مہنہ جائی۔ رہو ادھم ادھو گتی پائی

اے پاپی! تو گُرُو کے سامنے اژدھے کی طرح بیٹھا رہا۔ رے دُشٹ! تیری بُدھی پر سانپ کے سبھاو نے غلبہ پا لیا ہے۔ اِس لئے تُو سانپ ہو جا۔ اور اے مہا نیچ! اِس سانپ کی نیچ یُونی کو پا کر کسی بڑے بھاری درخت کی کھوہ میں جا کر رہ۔

ہاہاکار کینہہ گُرُو داُرن سُن سِو ساپ
کمپت موہی بلوکی اتی اُر اُپجا پرتاپ

شِو جی کے اِس بھیانک شاپ کو سُن کر گُرُو جی ہاہاکار کرنے لگے۔ مجھے کانپتا ہوا دیکھ کر اُن کے ہردے میں بیحد کلیش بڑھا۔ ۱۰۷

کر ڈنڈوت سپریم دُوِج سِو سنمکھ کر جوڑ
بنے کرت گد گد سُر سمجھ گھور گتی موڑ

پریم کے ساتھ ڈنڈوت کر کے وہ برہمن شری شِو جی مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری بھیانک گتی کو وچار کر گدگد بانی سے بنتی (پرارتھنا) کرنے لگے۔ ۱۰۷

نمامیش میشان نروان رُوپم۔ وبھم ویاپکم برہم وید سوروپم
نجم نرگنم نروکلپم نریہم۔ چداکاش آکاش واسم بھجے ہم

ہے مکتی سروپ، ویاپک، برہم اور وید سروپ ایشان دِشا کے ایشور اور سب کے مالک شری مہادیو جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ سو سروپ (از خود پیدا) ہیں۔ نرگن ہیں نروکلپ (بھید رہت) اِچھا رہت، چدا کاش سروپ آکاش ہیں۔ آپ آکاش میں بھی ویاپک ہیں۔ آپ کو میں بھجتا ہُوں۔

نراکارم اونکار مُولم تُریم۔ گرا گیان گوتیتم ایشم گریشم
کرالم مہاکال کالم کرپالم۔ گنا گار سنسار پارم نتوا ہم

نراکار، اونکار کے مُول، تینوں گُنوں سے پرے، بانی گیان اور اندریوں سے پرے کیلاش کے سوامی، وکرال (بھیانک) مہاکال کے بھی کال، کرپالو، گُنوں کے گھر، سنسار سے پرے آپ ایشور کو میں نمسکار کرتا ہُوں۔ ۲

تشار ادر سنکاش گورم گمبھیرم۔ منو بھوت کوٹی پربھا شری شریرم

ساپ انوگرہ ہوئے جیہیں ناتھ تھوریہیں کال

ہے دین دیال بھگوان شنکر جی! اب اس پر کرپا کیجئے جس سے ہے ناتھ! تھوڑے ہی وقت میں شاپ کے پربھاو سے یہ چھوٹ جائے۔

ایہی کر ہوئے پرم کلیانا۔ سوئی کر ہو اب کرپا ندھانا
بپر گرا من پرہت سانی۔ ایوم استتواتی بھئی نبھ بانی

ہے کرپا ندھان! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے اس کا پرم کلیان ہو۔ دوسروں کی بھاونا سے پری پورن برہمن کے بچنوں کو سنکر پھر آکاش بانی ہوئی۔ "ایسا ہی ہو" ۱

جدپی کینہ ایہیں دارن پاپا۔ میں پنی دینہ کوپ کر ساپا
تدپی تمہار سادھتا دیکھی۔ کرہوں ایہی پر کرپا بسیشی

اگرچہ اس نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔ اور میں نے بھی کرودھ کے مارے اسے شاپ دیا ہے۔ تو بھی تمہاری نیکی کا خیال کرتے ہوئے میں اس پر بہت زیادہ کرپا کروں گا۔ ۲

چھما سیل جے پر اُپکاری۔ تے دوج موہی پریہ جتھا کھراری
موہ شراپ دوج بیرتھ نہ جائیہی۔ جنم سہس اوسیہ یہ پائیہی

ہے برہمن! جو لوگ کشما والے اور دوسروں کی بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے کھر کے دشمن شری رام جی کے سمان پیارے ہوتے ہیں۔ ہے برہمن! میرا شاپ ویرتھ نہیں جا سکتا۔ یہ ہزار جنم تو ضرور ہی پائے گا۔ ۳

جنمت مرت دسہہ دکھ ہوئی۔ اہی سولیشو نہیں بیاپ ہی سوئی
کونیوں جنم مٹیہی نہیں گیانا۔ سنہی سودر مم بچن پروانا

لیکن جنمتے اور مرتے وقت جو ناقابل برداشت دکھ ہوتا ہے اس کو وہ دکھ ذرا بھر بھی محسوس نہ ہو گا۔ اور نہ ہی کسی جنم میں اس کا گیان مٹے گا۔ ہے شودر! میرے پرمانک بچنوں کو سن۔ ۴

رگھوپتی پری جنم تو بھئیو۔ پنی میں مم سیوا من دئیو
پری بسی پربھاو انوگرہ موریں۔ رام بھگتی اپجہی ار توریں

ایک تو تیرا جنم شری رگھوناتھ جی کی نگری میں ہوا۔ پھر تو نے میری سیوا میں من لگایا۔ اجودھیا پوری کے پربھاو اور میری کرپا سے تیرے ہردے میں رام جی کے تئیں بھگتی پیدا ہو گی۔

سنو مم بچن ستیہ اب بھائی۔ ہری توشن برت دوج سیوکائی
اب جن کرہی بپر اپمانا۔ جانیہو سنت انت سماتا

ہے بھائی! اب میری سچی بات سن۔ بھگوان کو پرسن کرنے کے لئے برہمنوں کی سیوا ہی سب سے اُتم سادھن ہے۔ اب کبھی برہمنوں کی ہتک نہ کرنا۔ سنتوں کو اننت بھگوان کا ہی روپ سمجھنا۔ ۶

اندر کلش مم سول بسالا۔ کال دنڈ ہری چکر کرالا
جو اِنہہ کر مارا نہیں مرے۔ بپر دروہ پاوک سو جرے

اِندر کے بجر اور میرے وِشال ترشول، کال کے ڈنڈ اور شری ہری کے سدرشن چکر کے مارے بھی جو نہیں مرتا۔ وہ بھی برہمنوں سے ویر کرنے کی اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ ۷

اس بیبیک راکھیہو من ماہیں۔ تمہہ کہہ جگ درلبھ کچھ ناہیں
اورؤ ایک آسسش موری۔ اپرت ہت گتی ہوئیہی توری

من میں ایسا وچار رکھنا۔ پھر تمہارے لئے دنیا میں کچھ بھی درلبھ نہیں ہو گا۔ میرا ایک اور بھی آشیرواد ہے کہ تجھے ہر جگہ ہی کامیابی ہو گی (اپرت ہت شبد کے دو ارتھ ہیں "سچے" اور "نہ رکا ہوا" اس واسطے یا تو یہ ارتھ ہو سکتا ہے کہ ہر جگہ تیری جے ہو گی یا یہ کہ تو ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکیگا)

سن سو بچن ہرش گر الیوم استتواتی بھاش
موہی پر بودھ گئیہ گرہ سمبھو چرن ار راکھ

شیو جی کی اس آکاش بانی کو سنکر گرو جی مہاراج پرسن ہو گئے اور "ایسا ہی ہو" کہہ کر مجھے بہت سمجھا کر اور شیو جی کے چرنوں کا دھیان ہردے میں کرتے ہوئے اپنے گھر گئے۔ ۱۰۹

پریرت کال بندھ گری جائے بھئیو میں بیال
پنی پریاس بنو تن تجیوں گئیں کچھو کال

کال کی پریرنا سے میں بندھیاچل میں جا کر سانپ بنا پھر کچھ کال کے بعد بغیر کسی تکلیف کے میں نے وہ سانپ کا شریر چھوڑ دیا۔ ۱۰۹

جوئی تن دھرؤں تجیوں پنی انایاس ہری جان
جمی نوتن پٹ پہرے نر پرہرے پران

ہے وشنو بھگوان کے واہن گرڑ جی! میں جو بھی شریر دھارن

کرنا۔ مُکت جنا کسی کنٹھ کے بِنا ہی آسانی سے چھوڑ دیتا ہے جیسے
منش پُرانے کپڑوں کو تیاگ کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ ۱۰۹

سیوکہ بھگتی تشرتی تُہتی اُمتہ بکس نہیں پاوا کلیس
ابہیں بدہی دھرمتوں ہید ہرتن گیان تہنیوکھ گیس

شِو جی نے وید مریادا کی رکشا کی اور مجھے کوئی دُکھ نہیں ہُوا۔
اِس پرکار سے پنچھی راج! میں نے بہت سی یونیاں دھارن کیں لیکن
میرا اِس یونی میں ہی گیان بنا رہا۔ ۱۰۹

تری جگت دیو نر جو تن دھریوں تہنہ تہنہ رام بھجن انوسریوں
ایک شول موہی بسر نہ کاوُ، گرو کر کومل سیل سبھاوُ

پنچھی راج! دیوتا یا منش جس یونی میں بھی میں گیا۔ اُسی اُسی شریر
میں میں شری رام جی کا بھجن کرتا رہا۔ لیکن میرے ہردے میں یہ جلن
لگی رہی کہ کومل سوشیل سبھاؤ گرو کا میں نے اپمان کیا۔ ۱

چرم دیہہ دوِج کے میں پائی۔ سُر درلبھ پُران شرتی گائی
کھیلوں تہوں بالکنہہ میلا۔ کرتیوں سکل رگھو نایک لیلا

میں نے آخری دیہہ برہمن کی پائی۔ جیسے دیوتا اور پُران درلبھ
بتلاتے ہیں۔ میں اُس برہمن شریر میں جب بالکوں میں مل کر کھیلتا تو
شری رگھو ناتھ جی کے ہی چرتر کیا کرتا۔ ۲

پرورھ بھئیں موہی پتا پڑھاوا۔ سمجھیوں سُنیوں گُنیوں نہیں بھاوا
من تے سکل باسنا بھاگی۔ کیول رام چرن لے لاگی

میرے پتا سیانا ہونے پر مجھے پڑھانے لگے میں سمجھتا
سنتا اور وچار تا تو تھا۔ لیکن مجھے وہ پڑھائی اچھی نہیں لگتی تھی۔ میرے
من سے ساری واسنائیں بھاگ گئیں۔ صرف شری رام جی کے ہی
چرنوں میں لو لگ گئی۔ ۳

کہو کھگیس اس کون ابھاگی، کھری سیو سُر دھینو ہی تیاگی
پریم مگن موہی کچھ نہ سوہائی۔ ہارئیو پتا پڑھا ئے پڑھائی

ہے پنچھی راج! کہئے۔ ایسا کون بدقسمت پرانی ہوگا۔ جو کام دھینو
کو چھوڑ کر گدھی کی سیوا کرے گا۔ پریم میں مگن ہونے کے کارن مجھے
کوئی بھی بات اچھی نہ لگتی تھی۔ پتا جی پڑھا پڑھا کر ہار گئے۔ ۴

بھئے کال بس جب پتو ماتا۔ میں بن گیئو بھجن جن ترآتا
جنہہ جنہہ بپن منیشور پاوؤں۔ آشرم جائی جائی سر ناوؤں

جب میرے پتا اور ماتا کی مرتیو ہو گئی۔ تب میں بھگتوں کے
رکشک بھگوان شری رام جی کا بھجن کرنے کے لئے بن میں چلا گیا۔
جہاں جہاں بن میں میں منیشور کو پاتا۔ وہاں وہاں اُن کے آشرموں
میں جا کر سر جھکاتا۔ ۵

پوچھیوں تنہہ ہی رام گُن گاہا۔ کہہیں سُنیوں ہرشت کھگ ناہا
سُنت پھرئیوں ہری گُن انوبادا، اویاہت گتی سمبھو پرسادا

ہے گرڑ جی! اُن سے میں شری رام جی کے گُنوں کی کتھائیں
پوچھتا۔ وہ سُناتے اور میں پرسن ہو کر سُنتا۔ اِس پرکار میں سدا سب
جگہ شری ہری کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتا۔ وہ سُناتے اور میں پرسن
ہو کر سُنتا۔ اِس پرکار میں سدا سب جگہ شری ہری کے گُنوں کی
بڑائی سُنتا پھرتا۔ شِو جی کی کرپا سے میں ہر جگہ بے روک ٹوک جا
سکتا تھا۔ ۶

چھوٹی تری بدھ ایشنا گاڈھی۔ ایک لالسا اُر اتی باڑھی
رام چرن بارج جب دیکھوں۔ تب نج جنم سپھل کر لیکھوں

میری دھن، پتر اور شہرت تینوں پرکار کی گھنی واسنائیں
مٹ گئیں اور ہردے میں ایک ہی لالسا بے حد بڑھی ہوئی تھی کہ
جب شری رام جی کے چرن کملوں کو دیکھوں۔ تب اپنے جنم کو
سپھل سمجھوں۔ ۷

جیہی پوچھیوں سوئی منی اس کہئی۔ ایشور سرب بھوت مے اہئی
نرگُن مت نہیں موہی سوہائی۔ سگُن برہم رتی اُر ادھکائی

جن سے میں پوچھتا۔ وہ سب منی ایسا کہتے کہ ایشور سب
جیووں میں دیاپک ہے یا سب دُنیا ایشور سروپ ہی ہے۔ یہ نرگُن
مت مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میرے ہردے میں تو سگُن برہم کے
تئیں بے حد پریم بڑھ گیا تھا۔ ۸

گرو کے بچن سُمرت کر رام چرن من لاگ۔
رگھو پتی جس گاوت پھرئیوں چھن چھن نو انوراگ۔

گرو کے بچنوں کو یاد کر کے میرا من شری رام جی کے چرنوں میں
لگ گیا۔ میرے من میں چھن چھن میں پربھو شری رام جی کے پریم کی
نئی نئی ترنگیں اُٹھتیں۔ اور میں اُن کا سُندر یش گاتا پھرتا۔ ۱۱۰

میرو سکھر بٹ چھایا منی لومس آسین

دیکھ چرن سِر نائیو بچن کہیو اتی ردین
میرو پربت کی چوٹی پر بڑ کے سائے تلے لومش نامی مُنی
بیٹھے تھے۔ اُنہیں دیکھ کر میں نے اُن کے چرنوں میں سر جھکایا اور بڑی
آدھینتا سے دین بچن کہے۔

سُن مم بچن بنیت مرِدو مُنی کرپال کھگ راج
موہی سادر پوچھت بھئے دُوج آیہو کیہی کاج

ہے پنچھی راج! میرے بے حد عاجزانہ اور ملائمت بھرے
بچن سُن کر کرپالو مُنی مجھ سے بڑے آدر کے ساتھ پوچھنے لگے۔ ہے برہمن!
آپ یہاں کس مطلب کے لئے آئے ہو؟ ۱۱۰

تب میں کہا کرپاندھی تمہہ سرگیہ سجان
سگن برہم ارادھن موہی کہہو بھگوان

تب میں نے کہا۔ ہے کرپاندھان! آپ سب کچھ جاننے
والے ہیں۔ اور چتر ہیں۔ ہے بھگوان! آپ مجھے سگن برہم کی ارادھنا کا
اپدیش کیجئے۔ ۱۱۱

تب مُنیس رگھوپتی گن گاتھا۔ کہے کچھک سادر کھگ ناتھا
برہم گیان رت مُنی بگیانی۔ موہی پرم ادھیکاری جانی
لاگے کرن برہم اپدیسا۔ اج ادویت اگن ہردیسا
اکل انیہہ انام اروپا۔ انبھو گمیہ اکھنڈ انوپا
من گوتیت امل ابناسی۔ نربکار نِرودھی سکھ راسی
سو تیں تاہی توہی نہیں بھیدا۔ باری بیچ اِو گاوہیں بیدا

تب ہے پنچھی راج! مُنیشور نے مجھے شری رگھوناتھ جی کے
گنوں کی کچھ کتھائیں شردھا کے ساتھ کہہ سنائیں۔ پھر وہ برہم گیان میں
لین تتو دیتا مُنی مجھے اُتم ادھکاری جان کر برہم گیان کا اپدیش کرنے
لگے کہ وہ برہم اجنما، ادویت (واحد لاشریک) نرگن اور ہردے کا
سوامی ہے۔ کلا تیت (یعنی کسی بھی بُدھی آدی کلا سے اُس کا
پار نہیں پایا جا سکتا) کامنا رہت، نام رہت، روپ رہت یعنی
نراکار، انُبھو سے جاننے جوگیہ، اکھنڈ اور بے مثال ہے۔ وہ
من اور اندریوں سے پرے ہے۔ نرمل اور ناشی ہے، نربکار
سیما رہت (غیر محدود) اور سکھ کا گھر ہے۔ وید ایسا کہتے ہیں
کہ ایک ماتر وہ برہم ہی تیرے آتما ہیں۔ جیسے سمندر اور اُس کی لہر
میں کوئی بھید نہیں ویسے ہی تیرے آتما اور برہم میں کوئی بھید نہیں
تو آتم سروپ سے وہ برہم ہی ہے۔ ۱، ۲، ۳

بہو بدھ بھانت مُنی سمجھاوا۔ نرگن مت مم ہردے نہ آوا
پُنی میں کہیوں نائی پد سیسا۔ سگن اپاسن کہہو مُنیسا

مُنیشور نے مجھے بہت طرح سے اپدیش کر کے سمجھانا چاہا۔
لیکن یہ نرگن مت میری سمجھ میں نہیں بیٹھا میں نے پھر مُنی کے چرنوں
میں سر جھکا کر کہا۔ ہے مُنیشور! مجھے سگن برہم کی اُپاسنا کا اپدیش کیجئے

رام بھگتی جل مم من مینا۔ کمی بلگائی مُنیس پربینا
سوئی اپدیس کہہو کر دایا۔ نج ننینہہ دیکھوں رگھورایا

میرا من شری رام جی کی بھگتی روپی جل کی مچھلی ہے۔ ہے چتر
مُنیشور! پھر یہ من کیسے اُن سے الگ ہو سکتا ہے۔ آپ کرپا کر کے
مجھے وہی اپدیش کیجئے۔ جس سے کہ میں شری رگھوناتھ جی کے درشن
اپنی آنکھوں سے کر سکوں۔ ۵

بھر لوچن بلوک اودھیسا۔ تب سنہیوں نرگن اپدیسا
مُنی پُنی کہہ ہری کتھا انوپا۔ کھنڈ سگن مت اگن نروپا

پہلے اپنی آنکھوں سے جی بھر کر شری ایودھیا ناتھ کے درشن
کروں۔ تب نرگن برہم کا اپدیش سنوں گا۔ مُنی نے پھر بے مثال ہری
کتھا کہی اور سگن مت کا کھنڈن کر کے نرگن مت کا منڈن کیا۔ ۶

تب میں نرگن مت کر دُوری۔ سگن نروپیوں کر ہٹھ بھوری
اُتر پرتی اتر میں کینہا۔ مُنی تن بھئے کرودھ کے چینہا

تب میں نرگن مت کا کھنڈن کر کے سگن مت کا منڈن
کرنے لگا۔ میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے مُنی کے شریر
میں کرودھ کے چنہہ (نشانیاں) پیدا ہو گئے۔ ۷

سُنو پربھو بہت اوگیا کیئیں۔ اپج کرودھ گیانہہ کے ہیئیں
اتی سنگھرشن جوں کر کوئی۔ انل پرگٹ چندن تے ہوئی

ہے پربھو! سُنئے، بار بار اپمان کرنے پر گیانیوں کے من میں
بھی کرودھ بڑھ آتا ہے۔ اگر کوئی چندن کی لکڑی کو بار بار رگڑتا ہی
جائے۔ تو اُس سے بھی اگنی پرگٹ ہو جاتی ہے۔ ۸

بار مبار سکوپ مُنی کرے نروپن گیان
میں اپنیں من بیٹھ تب کروں بِبدھ انومان

منی کرودھ کے ساتھ (تلخی کی حالت میں بھی) بار بار مجھ کو گیان سمجھانے لگے۔ تب میں بیٹھا بیٹھا اپنے من میں طرح طرح کے خیالی پلاؤ کرنے لگا۔ ۱۱۱

کرودھ کہ دُویت بُدھی بِنُو دویت کہ بِنُو اگیان
مایا بس پرچھن جڑ جیو کہ ایس سمان

کیا بنا دوئی کے خیال کے کرودھ کیسا اور اگیان کے بغیر دوئی کا خیال کیسے ہو سکتا ہے؟ مایا کے وش رہنے والا جڑ اور تچھ جیو کیا کبھی ایشور کے برابر ہو سکتا ہے؟ ۱۱۱

کبھوں کہ دُکھ سب کر ہت تاکیں، تیہی کہ دریدر پرس منی جاکیں
پر دروہی کی ہوہیں نِسنکا، کامی پُنی کہ رہہیں اکلنکا

سب کی بھلائی کرنے والے کو کیا کبھی دکھ ہو سکتا ہے؟ جس کے پاس پارس منی ہو اس کے پاس کیا کبھی کنگالی ٹھہر سکتی ہے؟ دوسروں سے دُبیر بڑھانے والا کیا کبھی نڈر اور بے دھڑک رہ سکتا ہے؟ اور کام میں اندھا کیا کبھی بے داغ رہ سکتا ہے؟

بنس کہ رہ دُو ج اہت کینہیں، کرم کہ ہوہیں سورُوپ ہی چینہیں
کاہو سُمتی کہ کھل سنگ جامی، سُبھ گتی پاؤ کہ پر تریا گامی

برہمن کا بُرا کرنے سے کیا کبھی ونش رہ سکتا ہے۔ کیا آتم گیان ہو جانے پر کاموں میں رغبت رہ سکتی ہے؟ بُروں کی صحبت سے کیا کبھی کسی کی اُتّم بُدھی ہوئی ہے؟ کیا پرائی استری کے پاس کام درشٹی سے جانے والا کبھی اُتّم گتی پا سکتا ہے؟

بھو کہ پرہیں پرماتما بِندک، سُکھی کہ ہوہیں کبھوں ہری نِندک
راج کہ رہئی نیتی بِنُو جانیں، اگھ کہ رہہیں ہری چرت بکھانیں

پرماتما کے سروپ کو جاننے والا کیا کبھی جنم مرن سنسار میں پڑ سکتا ہے؟ کیا بھگوان کی نندا کرنے والا پُرش کبھی سکھی رہ سکتا ہے؟ کیا نیتی کو جانے بغیر راج ہو سکتا ہے؟ بھگوان کی لیلا کی کتھا کا ورنن کرنے پر کیا کبھی پاپ نزدیک پھٹک سکتا ہے؟ ۲

پاون جس کہ پُنیہ بِنُو ہوئی، بِنُو اگھ اجس کہ پاوے کوئی
لابھ کہ کچھ ہری بھگتی سمانا، جیہی گاوہیں شرتی سنت پُرانا

بنا پُن کرم کئے کیا کبھی پوتر شُبھ پَل سکتا ہے؟ بنا پاپ کئے بھی کیا کوئی بدنام ہو سکتا ہے؟ شری ہری کی بھگتی کے برابر جس کی مہما کو وید سنت اور پُران گاتے ہیں، کیا کوئی دوسرا لابھ بھی ہے؟

ہانی کہ جگ ایہی سم کچھ بھائی، بھجیئے نہ رام ہی نر تن پائی
اگھ کہ پِشنتا سم کچھ آنا، دھرم کہ دیا سرس ہری جانا

منش جنم پا کر بھی شری رام جی کا بھجن نہ کرنا کیا اس کے برابر بھی دنیا میں کوئی دوسری ہانی ہے؟ چغلی کرنے کے برابر کیا کوئی دوسرا پاپ ہے؟ اور ہے وِشنو بھگوان کے واہن! دیا کے برابر کیا کوئی دوسرا دھرم ہے؟ ۵

ایہی بدھی اَمِت جُگتی من گُنیوں، منی اُپدیس نہ سادر سُنیوں
پُنی پُنی سگن پچھ میں رویا، تب منی بولیو بچن سکوپا

اس پرکار من میں میں بے شمار دلیلیں چھانٹتا تھا اور شردھا کے ساتھ منی کے اُپدیش کو نہیں سنتا تھا۔ بار بار میں سگن بکش کا منڈن کرتا تھا تب منی کرودھ کے ساتھ بچن بولے۔ ۶

مُوڑھ پرم سکھ دیہوں نہ مانسی، اُتر پرتی اُتر بہو آنسی
ستیہ بچن بسواس نہ کرہی، بایس اِو سبھی تے ڈرہی

ارے مُوڑھ! میں تجھے سب سے اُتم اُپدیش دیتا ہوں تو بھی تو اسے نہیں مانتا۔ بہت سی دلیلیں چھانٹتا ہے اور تو کی بہ تو کی جواب دیتا ہے، میرے ستیہ بچنوں پر وشواس نہیں کرتا۔ کوے کی طرح سبھی سے ڈرتا ہے۔ ۷

سٹھ سوپچھ تو ہردے بسالا، سپدی ہوہی پچھی چنڈالا
لینہہ شراپ میں سیس چڑھائی، نہیں کچھ بھئے نہ دینتا آئی

ارے مُورکھ! تیرے ہردے میں اپنے پکش کا بڑا بھاری ہٹھ ہے (اور تو ناحق اپنے مت کو سدھ کرنے کے لئے بڑا بھاری ہٹھ کر رہا ہے) اس لئے تو جلدی چنڈال پنچھی کوا ہو جا۔ میں نے منی کے شراپ کو آنند کے ساتھ سر پر چڑھا لیا۔ مجھے نہ تو کچھ بھئے تھا اور نہ ہی اس شراپ کا کوئی دکھ تھا۔

ترت بھیئوں میں کاگ تب، پُنی منی پد سرو نائی
سمر رام رگھوبنس منی، ہرشت چلیوں اُڑائی

تب میں فوراً ہی کوا ہو گیا۔ پھر منی کے چرنوں میں سر جھکا کر اور رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کا سمرن کر کے میں پرسن ہو کر اُڑ چلا۔ ۱۱۲

اُما جے رام چرن رت بگت کام مد کرودھ
رنج پربھو مئے دیکھہیں جگت کیہی سن کرہیں برودھ

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جنہیں شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہے اور کام، اہنکار اور کرودھ سے جو رہت ہیں۔ جو جگت کو بھگوت سروپ ہی دیکھتے ہیں۔ پھر وہ کس سے کرودھ کریں۔ جب کہ کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ ۱۱۲

سنو کھگیس نہیں کچھ رشی دوشن۔ اُر پریرک رگھوبنس بِبھوشن۔
کرپا سندھو منی مَتِ کر بھوری۔ لینہی پریم پرچھا موری

ہے پنچھی راج! سنئے۔ اس میں رشی جی کا کوئی دوش نہیں ہے رگھوکل کے سرتاج شری رام جی سب کے ہردوں میں پریرنا کرنے والے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان شری رام نے منی کی بدھی کو بھولی کر دیا اور اس طرح میرے پریم کی پریکھشا (آزمائش) لی۔ ۱

من بچ کرم موہی نج جن جانا۔ منی مَتی پُنی پھیری بھگوانا
رشی مم مہت سیلتا دیکھی۔ رام چرن بسواس بسیشی

من، بچن اور کرم سے جب بھگوان نے مجھے اپنا سچا سیوک جانا۔ تب انہوں نے منی کی بدھی کو پھر پلٹ دیا۔ رشی نے جب میری اتنی بڑی سہن شیلتا (تحمل، قوتِ برداشت) اور شری رام جی کے چرنوں پر میرا بے حد بسواس دیکھا۔ ۲

اتی بسمے پُنی پُنی پچھتائی۔ سادر منی موہی لینہہ بُلائی
مم پریتوش بِبِدھ بدھی کینہا۔ ہرشت رام منتر تب دینہا

تب تو اُن کو بڑا دُکھ ہوا۔ انہوں نے بار بار پچھتا کر مجھے آنند کے ساتھ اپنے پاس بُلا لیا۔ بہت طرح سے میری ڈھیرج بندھائی اور پرسن ہو کر مجھے رام منتر دیا۔ ۳

بالک روپ رام کر دھیانا۔ کہیو موہی منی کرپا ندھانا
سندر سکھد موہی اتی بھاوا۔ سو پرتھمہیں میں تمہہی سُناوا

پھر کرپا ندھان منی نے بالک روپ شری رامچندر جی کا دھیان کرنے کو کہا۔ سندر اور سکھ دینے والا شری رام جی کا یہ دھیان مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ وہ میں پہلے ہی آپ کو سنا چکا ہوں۔ ۴

منی موہی کچھک کال تہہ راکھا۔ رام چرت مانس تب بھاکھا
سادر موہی یہ کتھا سنائی۔ پُنی بولے منی گرا سہائی

منی نے کچھ وقت تک مجھے اپنے پاس رکھا۔ تب انہوں نے شری رام چرت مانس مجھ سے کہا۔ بڑے آدر کے ساتھ مجھے یہ کتھا سنائی۔ تب پھر منی سندر بانی بولے۔ ۵

رام چرت سر گُپت سہاوا۔ سمبھو پرساد تات میں پاوا
توہی نج بھگت رام کر جانی۔ تاتیں میں سب کہیؤں بکھانی

ہے تات! یہ سندر اور گپت (رمز، اسرار) رام چرت مانس میں نے شری شوجی کی کرپا سے پایا تھا۔ تجھے شری رام جی کا نج بھگت جان کر ہی میں نے تمہیں اس کی کتھا وستار سے کہہ سنائی ہے۔

رام بھگتی جنہہ کیں اُر ناہیں۔ کبہوں نہ تات کہیئے تنہہ پاہیں
منی موہی بِبِدھ بھانت سمجھاوا۔ میں سپریم منی پد سِر ناوا

ہے تات! جن کے ہردے میں شری رام جی کی بھگتی نہیں ہے۔ اُن کے سامنے اسے کبھی بھی نہ کہنا۔ منی نے مجھے بہت طرح سے سمجھایا۔ تب میں نے بڑے پریم کے ساتھ منی کے چرنوں میں سر نوایا۔ ۷

نج کر کمل پرس مم سیسا۔ ہرشت آسِش دینہہ منیسا
رام بھگتی ابرل اُر توریں۔ بسہی سدا پرساد اب موریں

منی نے اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں کو میرے سر پر پھیرا اور پرسن ہو کر مجھے آشیرواد دی کہ اب میری کرپا سے تیرے ہردے میں شری رام چندر جی کی گوڑھ بھگتی سدا بنی رہیگی۔ ۸

سدا رام پریہ ہوہو تمہہ سبھ گُن بھون امان
کام روپ اچھا مرن گیان براگ ندھان

تم سدا شری رام جی کے پیارے ہو، اور شبھ گنوں کے دھام اور مان رہت ہو۔ اپنی مرضی مطابق روپ دھارن کرنے میں شکتی والے، اپنی مرضی سے اپنا شریر چھوڑنے والے اور گیان ویراگیہ کے بھنڈار ہو۔ ۱۱۳

جیہیں آشرم تمہہ بسب پُنی سُمرت شری بھگونت
بیاپہی تہہ نہ اودیا جوجن ایک پر جنت

جس استھان میں تم بھگوان کا سمرن کرتے ہوئے رہا کرو گے اُس استھان میں چار کوس کی دوری تک مایا اور موہ نہیں پھٹک سکیں گے۔

کال کرم گُن ودّش سبھاؤ۔ کچھو دُکھ شُبھ ہیں نہ بیاپ ہیں کاؤ
رام رہسیہ لَلِت بِدھی نانا۔ گُپت پرگٹ اتہاس پُرانا

کال، کرم، گُن، ودّیا اور سبھاؤ سے پیدا ہونے والے سب دُکھوں میں سے تجھے کوئی بھی دُکھ نہ ستا سکیگا۔ طرح طرح کے سُندر شری رام جی کے گُپت اور پرگٹ ہیں۔

بنو شرم تمہہ جانب سب بھیوؤ۔ نت نو نیہہ رام پد ہوؤ!

جو اچھا کر ہو من ماہیں۔ ہری پرساد کچھ دُرلبھ ناہیں

تم اُن سب کو سہج ہی میں پا جاؤ گے۔ شری رام جی کے چرنوں میں تمہارا نت نیا پریم بڑھتا رہیگا۔ جو تم من میں اچھیا کرو گے۔ شری ہری کی کرپا سے تمہارے لئے تمہاری اچھیا پورتی کے لئے کچھ بھی دُرلبھ نہ ہوگا۔

سُن منی آسش سُن متی دھیرا۔ برہم گرا بھئی گگن گمبھیرا
ایوم استو تو بچ منی گیانی۔ یہہ سُنت کرم من بانی

جب دھیر بُدھی کاگ جی مُنی کے اس آشیرواد کو سُنکر آکاش میں گمبھیر (سنجیدہ) برہم بانی ہوئی کہ ہے گیانی مُنی! جو کچھ تم نے بچن کہے ہیں سب ستیہ ہوں گے۔ یہہ کرم، من اور بچن سے میرا بھگت ہے۔

سُن نبھ گرا ہرش موہی بھیو۔ پریم مگن سب سنسیہ گیو
کر بنتی منی آیسُ پائی۔ پد سروج پُن پُن سر نائی

ہرش سہت ایہہ آشرم آیُو۔ پربھو پرساد دُرلبھ بر پایو
اِہاں بست موہی سُن کھگ ایسا۔ بیتے کلپ سات اور بیسا

آکاش بانی سُنکر میں پرسن ہو گیا۔ میں پریم میں مگن ہو گیا اور میرے سب شک و شبہات دُور ہو گئے۔ اس کے بعد مُنی کی بار بار بنتی کرکے اُن کی آگیا پا کر اور اُن کے چرن کملوں میں بار بار سر نوا کر میں یہاں اس آشرم میں آیا۔ پربھو شری رام جی کی کرپا سے میں نے دُرلبھ وردان پا لیا ہے۔ ہے پکشی راج! مجھے یہاں رہتے ہوئے ستائیس کلپ گزر گئے ہیں۔ ۵-۲

کرئیوں سدا رگھوپتی گُن گانا۔ سادر سُنہیں بہنگ سُجانا
جب جب اودھ پُری رگھوبیرا۔ دھرہیں بھگت ہت منج سریرا
تب تب جائے رام پُر رہیوں۔ سسو لیلا بلوک سُکھ لہیوں

سُنی اُر داکھہ رام سسو روپا۔ نج آشرم آوؤں کھگ بھوپا

یہاں میں سدا شری رگھوناتھ جی کے گُن گان کرتا رہتا ہوں۔ چتر پکشی شردھا سے سُنتے ہیں۔ ایودھیا پوری میں بھگتوں کی بھلائی کے لئے جب جب شری رگھوبیر جی منش شریر دھارن کرتے ہیں۔ تب تب میں جا کر ایودھیا پوری میں رہتا ہوں اور اُن کی بال لیلاؤں کو دیکھ کر آنند کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہے پکشی راج! پھر شری رام جی کے بال روپ کا دھیان ہردے میں دھارن کرکے میں اپنے آشرم میں آ جاتا ہوں۔ ۶-۷

کتھا سکل میں تمہہ سنائی۔ کاگ دیہہ جیہی کارن پائی
کہیوں تات سب پرسن تمہاری۔ رام بھگتی مہما اتی بھاری

جس طرح میں نے کوے کا شریر پایا۔ وہ سب کتھا میں نے آپ کو کہہ سنائی۔ ہے تات! میں نے آپ کے سب پرشنوں کے اُتر کہہ دیئے ہیں۔ یہ سب کچھ شری رام جی کی بھگتی کی مہما کا ہی پرتاپ ہے۔ ۸

تاتے یہہ تن موہی پریہ بھیو رام پد نیہہ
نج پربھو درشن پائیوں گئے سکل سندیہہ

مجھے اس کوے کے شریر سے اس لئے پیار ہے کہ اس شریر میں ہی مجھے شری رام جی کے چرنوں میں پریم پراپت ہوا۔ اس شریر میں ہی میں نے اپنے پربھو کے درشن پائے اور میری سب شنکائیں مٹ گئیں۔ ۱۱۴

ماس پارائن
اٹھائیسواں وشرام

بھگتی پچھ ہٹھ کر رہیوں دینہ مہارِکھی ساپ
منی دُرلبھ بر پائیوں دیکھو بھجن پرتاپ

بھگتی پکش پر ہٹھ کرکے میں ڈٹا رہا جس سے مہرشی لومش

یہاں نہیں تو بھگتی کا اور نہ گیان کا ہی کچھ پکشپات (طرفداری)
کرتا ہوں۔ وید پُران اور سنتوں کا ہی مت پیش کرتا ہوں۔ ہے
سانپوں کے دشمن گرڑجی! یہ ایک نرالی ریت ہے کہ ایک استری
کے روپ پر دوسری استری موہت نہیں ہوتی ۱۰

مایا بھگتی سنہو نبھ دوؤ۔ ناری ورگ جانے سب کوؤ
پنی رگھوبیر ہی بھگتی پیاری۔ مایا کھلُ نرتکی بچاری

آپ سُنئے مایا اور بھگتی یہ دونو ہی استری جاتی ہیں ایسے
سب کوئی جانتے ہیں۔ پھر شری رگھو ویر جی کو بھی بھگتی پیاری ہے
مایا بچاری تو یقیناً ناچنے والی نٹی ہے ۲

بھگتی ہی سانوکول رگھورایا۔ تاتے تیہی ڈرپتی اتی مایا
رام بھگتی نروپم نرو پادھی۔ بسے جاس اُر سدا اباڈھی

شری رگھو ناتھ جی بھگتی پر بڑا پرسن رہتے ہیں۔ اسی کارن
سے مایا بھگت سے بے حد ڈرتی رہتی ہے۔ جس کے من میں شری
رام جی کی بے مثال نروگھن بھگتی بنا کسی روک ٹوک کے بستی ہے ۳

تیہی بلوک مایا سکچائی۔ کرنہ سکے کچھ نج پربھتائی
اس بچار جے منی بگیانی۔ جاچہیں بھگتی سکل سکھ کھانی

اُسے دیکھ کر مایا شرما جاتی ہے۔ وہ اُس پر اپنا کچھ پربھاو
نہیں ڈال سکتی۔ ایسا وچار کر ہی جو آتم ویتا منی بھی ہیں وہ بھی سب
سکھوں کی کھان بھگتی کی ہی یاچنا (مانگنا) کرتے ہیں۔ ۴

یہ رہسیہ رگھوناتھ کر بیگ نہ جانے کوئے
جو جانے رگھوپتی کرپا سپنیہوں موہ نہ ہوئے

شری رگھوناتھ جی کے اس گوڑھ بھید کو کوئی جلدی
نہیں جان پاتا۔ جو پُرش شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اسے جان
جاتا ہے۔ اُسے تو سپنے میں بھی موہ نہیں ہوتا۔ ۱۱۶

اور یُو گیان بھگتی کر بھید سُنہو سپربین
جو سُن ہوئے رام پد پریتی سدا ابچھین

ہے چتر گرڑ جی! گیان اور بھگتی میں جو اور بھید ہے وہ
بھی سُنئے جس کے سُننے سے شری رام کے چرنوں میں سدا اٹوٹ
پریتی ہو جاتی ہے۔ ۱۱۶

سنہو تات یہ اکتھ کہانی۔ سمجھت بنے جائے بکھانی

ایشور انس جیو ابناسی۔ چیتن امل سہج سکھ راسی

ہے تات! اس اکتھنیہ (نہ کہنے یوگیہ) کہانی کو سُنئے۔ یہ
سمجھتے ہی بنتی ہے کہی نہیں جا سکتی جیو ایشور کا ہی انش ہے۔ یہ
اوناشی ہے، چیتن وشُدھ ہے، اور سبھاو سے ہی آنند سروپ ہے۔ا

سو مایا بس بھیئو گوسائیں۔ بندھیو کیر مرکٹ کی نائیں
جڑ چیتن گرنتھی پر گئی۔ جدپی مرشا چھوٹت کٹھنئی

ہے گوسائیں! وہ طوطے اور بندر کی طرح خود ہی مایا کے وش
ہو کر ارتھات مایا کے موہ میں پھنس کر بندھ گیا (طوطے اور بندر کو
گلے میں رسی باندھ کر اگر بہت دیر رکھیں۔ اور اُس کے بعد اُن کے
گلے سے رسی کھول لیں۔ تو وہ بھاگتے نہیں۔ اُنہیں یہ متھیا بھرم
بنا رہتا ہے کہ ہمارے گلے میں اب بھی رسی بندھی ہوئی ہے) اس
پرکار جڑ مایا اور چیتن جیو میں آپس میں گانٹھ پڑ گئی۔ اگرچہ ان دونو میں
یہ گانٹھ (یہ رشتہ) متھیا ہی ہے۔ (کیونکہ جڑ اور چیتن کا ملاپ ستیہ
نہیں ہو سکتا۔ جڑ جڑ ہی رہتا ہے اور چیتن چیتن ہی۔ ستو رج اور تمو گن کی
بھانت ان دونو کا سبھاو سے ہی ورودھ ہونے کے کارن ان کا
سنجوگ سمبھو نہیں ہو سکتا۔ ہاں پُرش اور پرکرتی کی بھانت متھیا
سمبندھ ہو سکتا ہے) تو بھی اس گانٹھ کھلنے میں بڑی مشکلات ہیں)

تب تے جیو بھیئو سنساری۔ چھوٹ نہ گرنتھی نہ ہوئے سکھاری
شرتی پران بہو کہیو اپائی۔ چھوٹ نہ ادھک ادھک ارجھائی

تب سے ہی جیو سنساری ہو گیا۔ اب نہ تو یہ متھیا گانٹھ
کھلتی ہے اور نہ ہی یہ سکھی ہوتا ہے وید اور پرانوں میں بہت سے اُپائے
کہے ہیں۔ پر وہ گانٹھ (یتھارتھ گیان نہ ہونے کے کارن) کھلتی نہیں
بلکہ اُلٹی زیادہ سے زیادہ اُلجھتی جاتی ہے۔ ۲

جیو ہردے تم موہ بسیشی۔ گرنتھی چھوٹ کیمی پرے نہ دیکھی
اس سنجوگ ایس جب کرئی۔ تبہوں کداچت سو نروارئی

جیو کے ہردے میں موہ روپی مہا اندھکار چھا رہا ہے اس
لئے یہ گانٹھ اُسے نظر ہی نہیں آتی پھر کھلے تو کیسے (جب تک جیو اس
گانٹھ کو نہیں دیکھ پاتا۔ ارتھات جب تک وہ مایا روپی جڑ شریر
کے ساتھ اپنے سنجوگ کو سچا سمجھ کر شریر ہی بن بیٹھا ہے تب تک
یہ متھیا گانٹھ یعنی متھیا سنجوگ بھی نہیں چھوٹتا۔ کیونکہ متھیا وستو

تب سوئی بدھی پلٹ کے اُجیارا ۔ اُرگرہ ہیئے گرنتھی نِروار ا

اور ہما بدان اور باسنا پریوار موہ وغیرہ کا سب حد انند جبر کا فوڑ

ہو جاتا ہے ۔ تب وِسنکپ آتم انوبھو رُوپی بدھی آتم پرکاش پاکر پردہ

آکاش میں بیٹھ کر اُس بنٹر جیتن کی مستھا گانٹھ کو کھولتی ہے ۔ جیسا کہ

منڈک اُپنشد میں بھی کہا ہے) ”اُس پرم تتو کا ساکشا تکار ہو جانے پہ

اس جیو کی ہردے گرنتھی ٹوٹ جاتی ہے ۔ سارے سنشے نشٹ ہو جاتے

ہیں اور سارے کرم بھی نورت ہو جاتے ہیں ۔ منڈک ۲-۲-۸

چھوٹ گرنتھی یا وجوں سوئی ۔ تب یہ جیو کرتارتھ ہو ئی ۔

چھوٹت گرنتھی جان کھگ رایا ۔ بگھن انیک کرے تب مایا

جب وہ وگیان رُوپی بدھی اس گرنتھی کو کھولے تب ہی

یہ جیو کرتارتھ (وند نہال اس کے منورتھ سپھل ہوتے ہیں) ہوتا ہے

لیکن ہے پکھشی راج گرڑ جی! گانٹھ کو کھلتی ہوئی دیکھ کر مایا بے شمار

بگھن ڈالتی ہے ۔ ۲۰

ردھی سدھی پریرے بہو بھائی ۔ بدھی ہی لوبھ دکھاوہیں آئی

کل بل چھل کر جاہیں سمیپا ۔ انچل بات بجھاوہیں دیپا

ہے بھائی! پھر وہ مایا بہت سی ردھیوں اور سدھیوں

کو بھیجتی ہے ۔ جو وگیان رُوپی بدھی کو طرح طرح کے سبز باغ دکھاتی

ہیں اور کلا بل اور چھل کر کے نزدیک جا کر اپنے دامن کی ہوا سے اس

گیان رُوپی دیپک کو بجھا دیتی ہیں ۔ ۴

ہوئے بدھی جو پرم سیانی ۔ تنہہ تن چتو نہ انہت جانی

جوں تیہہ بگھن بدھی نہیں بادھی ۔ تو بہوری سر کریں اُپادھی

اگر بدھی بہت ہی سمجھدار ہے تو وہ ان ردھی سدھیوں کو نقصان

کاری جان کر اُن کی طرف تاکتی بھی نہیں ۔ اس پرکار اگر مایا کے ان

بگھنوں سے بدھی بچ گئی تو پھر دیوتا بگھن ڈالتے ہیں ۔ ۵

اندری دوار جھروکھا نانا ۔ تنہہ تنہہ سُر بیٹھے کر تھانا

آوت دیکھہیں بکھے بیاری ۔ تے ہٹھ دیہیں کپاٹ اُگھاری

اندریوں کے دوار اس ہردہ رُوپی گھر کی بہت سی کھڑکیاں

ہیں ۔ وہاں وہاں دیوتا اپنا اپنا اڈا جمائے بیٹھے ہیں ۔ جوں ہی وہ دیکھتے

ہیں وشے رُوپی ہوا کو آتے ہوئے تبھی اسے اندر سے جانے کے

لئے وہ دروازہ رُوپی کواڑوں کو کھول دیتے ہیں ۔ ۶

جب سو پربھنجن اُرگرہ جائی ۔ تبہیں دیپ بگیان بجھائی

گرنتھی نہ چھوٹ مٹا سو پرکاسا ۔ بدھی بکل بھئی بشے بتاسا

جوں ہی وہ وشے رُوپی آندھی ہردے آکاش میں جاتی ہے

توں ہی وہ وگیان رُوپی دیپک بجھ جاتا ہے ۔ گانٹھ بھی کھلنے نہ پائی

اور وہ گیان رُوپی پرکاش بھی مٹ گیا ۔ وشے رُوپی ہوا سے بدھی ویاکل

ہو گئی ۔

اندرن سُر نہ گیان سوہائی ۔ بشے بھوگ پر پریتی سدائی

بشے سمیر بدھی کرت بھوری ۔ تیہی بدھی دیپ کو بار بہوری

اندریوں اور دیوتاؤں کو گیان بھاتا نہیں ہے وہ تو سدا

وشے بھوگوں میں ہی پریتی رکھتے ہیں اور بدھی کو بھی وشے رُوپی ہوا نے

پاگل بنا دیا ۔ تب پھر اس دیپک کو پہلے کی بھانت اتنا کڑا پرشرم

کر کے دوبارہ کون جلا دے ؟ ۸

تب پھر جیو بیبدھ بدھی پاوے سنسرتی کلیس

ہری مایا اتی دُستر تری نہ جائے بہگیس

اس پرکار دیپک کے گُل ہو جانے پر جیو طرح طرح کے جنم مرن

وغیرہ کے دُکھ پاتا ہے ۔ ہے پکھشی راج! ہری کی مایا بڑی وکٹ ہے

وہ آسانی سے نورت نہیں ہوتی ۔ ۱۱۸

کہت کٹھن سمجھت کٹھن سادھت کٹھن بیبیک

ہوئے گھنا چھر نیائے جوں پنی پرتیوہ انیک

گیان کہنے میں بھی کٹھن ہے ۔ سمجھنے میں بھی کٹھن ہے اور سادھن

میں بھی کٹھن ہے ۔ اگر کبھی اپنے آپ ہی دیو یوگ سے (اتفاقیہ) یہ گیان

ہو بھی جائے ۔ تو پھر اسے ستھر رکھنے میں بے شمار بگھن ہیں ۔ ۱۱۸

گیان پنتھ کرپان کے دھارا ۔ پرت کھگیس ہوئے نہیں بارا

جو نربگھن پنتھ نِر بہئی ۔ سو کیولیہ پرم پد لہئی

گیان مارگ دو دھاری تلوار ہے ۔ ہے پکھشی راج! اس مارگ

سے گرتے دیر نہیں لگتی ۔ جو بغیر کسی بگھن کے اس راستے کو طے کر پائے

وہی موکش رُوپی پرم پد کو پاتا ہے ۔

اتی دُرلبھ کیولیہ پرم پد ۔ سنت پران نگم آگم بد

رام بھجن سوئی مکتی گوسائیں ۔ انچھت آوے برئی آئیں

سنت، پران، وید اور شاستر سب یہی کہتے ہیں کہ موکش پدوی

پرم پد بے حد دُرلبھ ہے۔ لیکن ہے گوسائیں! اَدہی موکش رُوپی پرم پد شری رام جی کے بھجن کرنے سے بنا چاہنے کے بھی اپنے آپ آ دھمکتی ہے

جیسے تھل بِنو جل رہ نہ سکائی۔ کوٹ بھانت کوؤ کرے اُپائی
تتھا موچھ سُکھ سُنو کھگ رائی۔ رہ نہ سکے ہری بھگتی بہائی

جیسے زمین کے بغیر جل نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ کوئی کروڑ طرح کے اپائے کیوں نہ کرے۔ ہے پنچھی راج! سُنئے۔ ویسے ہی موکش آنند بھی ہری بھگتی کو چھوڑ کر کہیں نہیں رہ سکتا۔ ۳

اس بچار ہری بھگت سیانے۔ مُکتی نرادر بھگتی لُبھانے
بھگتی کرت بِنو جتن پریاسا۔ سنسرتی مُول اَبدیا ناسا

ایسا وِچار کر بدھیمان ہری بھگت بھگتی پر شیدا ہو کے مُکتی کو ٹھکراتے ہیں۔ بھگتی کرنے سے جنم مرن سنسار کی جڑ اودیا بغیر کسی جتن اور کڑی محنت کے اپنے آپ ہی نشٹ ہو جاتی ہے۔ ۴

بھوجن کریئے ترپتی ہت لاگی۔ جِمے سو ان پچوے جٹھر آگی
اس ہری بھگتی سُگم سُکھدائی۔ کو اس مُوڑھ نہ جاہی سوہائی

جیسے بھوجن کو ترپتی کے لئے کیا جاتا ہے اور اس بھوجن کو جٹھر اگنی (حرارتِ غریزی) اپنے آپ (بغیر کھانے والے کی چیشٹا کے) پچا ڈالتی ہے۔ ایسے ہی ہری بھگتی بھی اپنے آپ ہی موکش آنند کرا ڈالتی ہے۔ ایسی آسان اور پرم سُکھ دینے والی ہری بھگتی جسے اچھی نہ لگتی ہو ایسا مُوڑھ کون ہوگا؟ ۵

سیوک سیبیہ بھاؤ بِنو بھو نہ تریئے اُرگاری
بھجہو رام پد پنکج اس سدھانت بچاری

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سیوک اور سوامی کے بھاؤ کے بغیر سنسار رُوپی سمندر پار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا سدھانت وچار کر شری رام جی کے چرن کملوں کا بھجن کیجئے۔ ۱۱۹

جو چیتن کہ جڑ کرے جڑہی کرے چیتنیہ
اس سمرتھ رگھونایکہی بھجہیں جیو تے دھنیہ

جو چیتن کو جڑ کرتے ہیں۔ اور جڑ کو چیتن کرتے ہیں ایسے سرو شکتیمان پربھو شری رگھوناتھ جی کا جو جیو بھجن کرتے ہیں۔ وہ دھنیہ ہیں۔ ۱۱۹

کہیوں گیان سِدھانت بُجھائی۔ سُنہو بھگتی منی کے پربھتائی
رام بھگتی چنتامنی سُندر۔ بسے گرُڑ جاکے اُر انتر

میں نے گیان کا سدھانت آپ کو سمجھا کر کہا ہے۔ اب بھگتی رُوپی رتن کی مہما سُنئے۔ شری رام جی کی بھگتی سُندر چنتامنی ہے۔ ہے گرڑ جی! یہ بھگتی جس کے ہردے میں بستی ہے ۱

پرم پرکاش رُوپ دن راتی۔ نہیں کچھ چہیئے دیا گھرت باتی
موہ دردر نکٹ نہیں آوا۔ لوبھ بات نہیں تاہی بُجھاوا

وہ دن رات پرم پرکاش سروپ رہتا ہے۔ اُسے دیپک گھی یا بتی کچھ بھی نہیں چاہئے (کیونکہ منی سویم پرکاش ہے) موہ اور دردرتا (کنگالی) اُس کے نزدیک نہیں آتے (کیونکہ جس کے پاس منی ہو۔ اس کے پاس موہ یعنی اندھیرا اور کنگالی کیسے رہ سکتی ہے) اور لالچ رُوپی ہوا اُس منی کو بُجھا نہیں سکتی۔

پربل اَبدیا تم مِٹ جائی۔ ہارہیں سکل سلبھ سمدائی
کھل کام آدی نکٹ نہیں جاہیں۔ بسے بھگتی جاکے اُر ماہیں

اس بھگتی رُوپی منی کے پرکاش سے اودیا رُوپی مہا بلوان اندھیرا مٹ جاتا ہے۔ اور اہنکار آدی پتنگوں کے سموہ ہار مان جاتے ہیں۔ جس کے ہردے میں بھگتی بستی ہے۔ کام آدک دُشٹ تو اُس کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتے۔ ۲

گرل سُدھا سم اری ہت ہوئی۔ تیہِ منی بِنو سُکھ پاو نہ کوئی
بیاپہیں مانس روگ نہ بھاری۔ جنہ کے بس سب جیو دکھاری

زہر اُس کے لئے امرت اور دُشمن دوست بن جاتے ہیں۔ اس منی کے بغیر کوئی سُکھ نہیں پا سکتا۔ جن بھاری مانس روگوں کے وش میں ہو کر سب جیو دکھی ہو رہے ہیں۔ وہ مانس روگ اسے نہیں ستاتے۔ ۴

رام بھگتی منی اُر بس جاکیں۔ دُکھ لولیس نہ سپنیہوں تاکیں
چتُر سرومنی تیہی جگ ماہیں۔ جے منی لاگ سُجتن کراہیں

شری رام بھگتی رُوپی منی جس کے ہردے میں بستی ہے۔ اُسے سپنے میں بھی لیش ماتر دُکھ نہیں ہوتا۔ دُنیا میں وہ ہی پُرش عقلمندوں میں سرتاج ہیں۔ جو اس بھگتی رُوپی منی کو حاصل کرنے کے لئے جتن کرتے ہیں۔ ۵

سو منی جدپی پرگٹ جگ اہئی۔ رام کرپا بِنو نہیں کوؤ لہئی
سُگم اُپائے پائیے کیہہ سے۔ نر ہت بھاگیہ دیہیں بھٹ بھیرے

اگرچہ وہ منی جگت میں پرگٹ ہے۔ پرشری رام جی کی کرپا کے بنا اُسے کوئی پا نہیں سکتا۔ اُس کے پانے کے اُپائے بھی آسان ہی ہیں، لیکن بدقسمت منش انہیں ٹھکرا دیتے ہیں۔ ۶

پاون پربت بید پُرانا۔ رام کتھا رچر اکر نانا
مرمی سجن سُمتی کُدّاری۔ گیان براگ نین اُگاری

وید پُران پوتر پربت ہیں۔ شری رام جی کی بہت طرح کی کتھائیں اُن پربتوں میں سُندر کھانیں (کانیں) ہیں۔ بھگونت بھگت ان کے بھید کو جاننے والے ہیں اور سُندر بُدھی کدال ہے گروڑ جی! گیان اور ویراگیہ یہ دو اُن کی آنکھیں ہیں۔

بھاو سہت کھوجے جو پرانی۔ پاو بھگتی منی سب سُکھ کھانی
مور من پربھو اس بسواسا۔ رام تے ادھک رام کر داسا

جو پرانی شردھا کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ سب سُکھوں کی کھان بھگتی روپی منی کو پا جاتا ہے۔ ہے پربھو! میرے من میں تو ایسا وشواس ہے کہ شری رام جی کے بھگت شری رام جی سے بھی بڑھ کر ہیں۔

رام سندھو گھن سجن دھیرا۔ چندن ترو ہری سنت سمیرا
سب کر پھل ہری بھگتی سہائی۔ سو بنو سنت نہ کاہوں پائی

شری رام جی سمندر ہیں تو دھیر سنت بادل ہیں۔ شری ہری چندن کے درخت ہیں تو سنت ہوا ہیں۔ سب سادھنوں کا پھل سُندر ہری بھگتی ہی ہے۔ اُسے سنتوں کے بنا کسی نے نہیں پایا۔ (سنت بادل اس لئے ہیں کہ وہ بادلوں کی بھانت شری رام نتو جل کو سب کہیں برساتے ہیں اور وہ ہوا اس لئے ہیں کہ ہوا کی بھانت وہ رام روپی چندن برکش کی سُگندھ کو سب کہیں پہنچاتے ہیں)

اُس بچار جوئی کر ست سنگا، رام بھگتی تیہی سُلبھ بہنگا

ایسا وچار کر جو بھی سنتوں کا ست سنگ کرتا ہے۔ ہے گروڑ جی! اُس کے لئے شری رام جی کی بھگتی کا پانا بڑا ہی آسان ہے

برہم پیودھی مندر گیان سنت سُر آہیں
کتھا سُدھا متھ کاڑھہی بھگتی مدھرتا جاہیں

وید سمندر ہے۔ گیان مندراچل پربت ہے۔ سنت دیوتا ہیں، جو اُس گیان روپی مندراچل پربت کی سہائتا سے اس وید روپی سمندر کا منتھن کر کے اس میں سے کتھا روپی امرت نکالتے ہیں جس میں بھگتی روپی مادھریہ ہے۔ ۱۲۰

برتی چرم اسی گیان مد لوبھ موہ رپو ماریہ
جے پائیے سو ہری بھگتی دیکھو کھگیس بچار

ویراگیہ کی ڈھال سے اور گیان کی تلوار سے مد لوبھ اور موہ روپی دشمنوں کو مار کر جو فتح حاصل کرتی ہے وہ ہری بھگتی ہی ہے پکشی راج! اُسے وچار کر دیکھئے۔ ۱۲۰

پُنی سپریم بولیو کھگ راؤ۔ جوں کرپال موہی اوپر بھاؤ
ناتھ موہی نج سیوک جانی۔ سپت پرشن مم کہہو بکھانی

پکشی راج گروڑ پھر پریم کے ساتھ بولے۔ ہے کرپالو! اگر آپ کو مجھ سے پریم ہے۔ تو ہے ناتھ! مجھے اپنا سیوک جان کر میرے سات پرشنوں کے اُتر وستار سے کہئے۔ ۱

پرتھم ہی کہہ ناتھ متی دھیرا۔ سب تے دُرلبھ کون سریرا
بڑ دُکھ کون کون سُکھ بھاری۔ سو سنچھیپہیں کہہو بچاری

ہے ناتھ! ہے دھیر بدھی! پہلے تو آپ یہ بتلائیے کہ سب سے دُرلبھ کون سا شریر ہے؟ پھر سب سے بڑا دُکھ کون سا ہے اور بڑا سُکھ کون سا ہے؟ یہ بھی وچار کر مختصر طور سے کہئے۔ ۲

سنت اسنت مرم تُم جانہو۔ تنہہ کر سہج سبھاو بکھانہو
کون پُنیہ شرُتی بدت بسالا۔ کہہو کون اگھ پرم کرالا

سنت اور اسنت دونوں کے بھید کو آپ جانتے ہی ہیں اُن دونوں کے سبھاوک گُنوں کا ورنن کیجئے پھر یہ بھی بتلائیے کہ ویدوں میں کہا ہوا سب سے بڑا پُنیہ کون سا ہے اور سب سے بڑا بھینکر پاپ کون سا ہے۔

مانس روگ کہہو سمجھائی۔ تُمہ سرگیہ کرپا ادھکائی
تات سُنہو سادر اتی پریتی۔ میں سنچھیپ کہیوں یہ نیتی

پھر مانس روگوں کو سمجھا کر کہئے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں اور مجھ پر آپ کی بڑی بھاری کرپا بھی ہے کاک بھشنڈی جی بولے ہے تات! شردھا اور پریم کے ساتھ سُنئے! میں یہ نیتی مختصر طور سے کہتا ہوں۔ ۳

نتن سم نہیں کوئیو دہی۔ جیو جہ اچر جاچت نیہی
نرک سورگ اپرگ نسینی۔ گیان براگ بھگتی سبھ دینی
منش شریر کے سمان کوئی شریر نہیں ہے جراچر سبھی جیو منش
شریر کی مانگ کرتے ہیں۔ یہ منش شریر میں ہی گیان و ویراگیہ اور بھگتی
مل سکتی ہے) ۵

سو تن دھر ہری بھجی نہ جے نر۔ ہوہی بشے رت مند مند تر
کانچ کرنچ بدلہ تے لیہیں۔ کر تے ڈار پرم منی دیہیں
ایسے منش شریر کو پاکر بھی جو لوگ شری ہری کا بھجن نہیں کرتے
اور نیچ سے نیچ وشے بھوگوں میں ڈوبے رہتے ہیں۔ وہ تو ایسے پرش
ہیں جو پارس منی کو ہاتھ سے پھینک کر اس کے بدلے کانچ کا
ٹکڑا اٹھا لیتے ہیں۔ ۶

نہیں دردر سم دکھ جگ ماہیں۔ سنت ملن سم سکھ جگ ناہیں
پر اپکار بچن من کایا۔ سنت سہج سبھاؤ کھگ رایا
سنسار میں کنگالی سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے اور سنتوں
کے ملنے کے برابر اور کوئی سکھ نہیں ہے اور ہے پکچھی راج! من بچن
اور شریر سے دوسروں کی بھلائی کرنا ہی سنتوں کا سہج سبھاؤ ہے
سنت سہیں دکھ پرہت لاگی۔ پر دکھ ہیتو اسنت ابھاگی
بھورج ترو سم سنت کرپالا۔ پرہت نت سہہ بپتی بسالا
سنت دوسروں کے ہت ارتھ دکھ سہتے ہیں اور بدقسمت
اسنت (برے آدمی) دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے دکھ سہتے
ہیں۔ کرپالو سنت بھوج درخت کے سمان دوسروں کی بھلائی
کے لئے بھاری سے بھاری بپتا سہتے ہیں۔

سن اِو کھل پر بندھن کرئی۔ کھال کڈھائے بپتی سہہ مرئی
کھل بنو سوارتھ پر اپکاری۔ اہی مو شک او سنو اُرگاری
سن کی طرح دشٹ لوگ دوسروں کو باندھتے
ہی ہیں۔ اور دوسروں کو بندھن میں ڈالنے کے لئے اپنی کھال کھچوا
کر تکلیف سہہ کر مر جاتے ہیں۔ ہے سانپوں کے دشمن گروڑ جی!
سنئے دشٹ بنا کسی غرض کے سانپ اور چوہے کی طرح
دوسروں کو ہانی پہنچاتے ہیں۔ ۹

پر سمپدا بناس نسا ہیں۔ جیسے سسی ہت ہم اپل بلا ہیں
وہ دوسروں کی خوشحالی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو
جاتے ہیں۔ جیسے اولے کھیتی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو جاتے
ہیں۔ دشٹوں کا بڑھنا (پھلنا پھولنا) مہا بنام نیچ کیتو گرہ
(قدار ستارہ) کے بڑھنے کے سمان دوسروں کے دکھ کا ہی
کارن ہوتا ہے۔ ۱۰

سنت اُدے سنتت سکھکاری۔ بسو سکھد جمی اندو تماری
پرم دھرم شرتی بدت اہنسا۔ پر نندا سم اگھ نہ گریسا
سنتوں کا بڑھنا پھولنا سدا ہی سکھدائک ہوتا ہے جیسے
سورج اور چندرما کا طلوع ہونا وشو بھر کے لئے سکھ دینے والا
ہے۔ ویدوں میں اہنسا (من، بچن، کرم سے کسی کو نہ ستانا) پرم
دھرم مانا گیا ہے اور دوسروں کی نندا (عیب جوئی) کے برابر بھاری
پاپ نہیں ہے۔

ہر گر نندک دادر ہوئی۔ جنم سہسر پاؤ تن سوئی
دوج نندک بہو نرک بھوگ کر۔ جگ جنمے بایس سریر دھر
شیو جی مہاراج اور گورو کی نندا کرنے والا منش اگلے
جنم میں مینڈک کی یونی کو پراپت ہوتا ہے۔ اور ہزار برسوں
تک اسے مینڈک کی یونی میں ہی بھٹکنا پڑتا ہے۔ برہمنوں کی
نندا کرنے والا منش بہت سے نرک بھوگ کر پھر کوا ہو کر دنیا
میں جنمتا ہے۔ ۱۲

سر شرتی نندک جے ابھیمانی۔ رَو رَو نرک پریں تے پرانی
ہوہیں الوک سنت نندارت۔ موہ نسا پریہ گیان بھانو گت
جو ابھیمانی پرش وید اور دیوتاؤں کی نندا کرتے ہیں وہ
رَورَو نرک میں گرتے ہیں۔ سنتوں کی نندا میں لگے ہوئے پرش
الو کی یونی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جن کے لئے گیان روپی سورج
است ہو جاتا ہے۔ اور اگیان روپی رات ہی انہیں پریم ہوتا
ہے۔ ۱۳

سب کے نندا جے جڑ کرہی۔ تے چمگادر ہوئے او ترہی
سنہو تات اب مانس روگا۔ جنہ تے دکھ پاوہیں سب لوگا
جو مورکھ منش سب کی ہی نندا کرتے ہیں وہ آئندہ جنم

ابھی بدھی بھلیہیں سو روگ نسا ہیں۔ نا ہیں نے جتن کوٹ نہیں جا ہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سنجیونی بُوٹی ہو شردھا مئے بدھی اس

رام بھگتی رُوپی سنجیونی بُوٹی کے ساتھ کھایا یا پیا جانے والا انوپان رروائی

کے ساتھ یا شہد یا شربت آدی وستو گرہن کی جاتی ہے) ہو۔ جب

کبھی ایسا سنجوگ بن جائے۔ تب بھلے ہی یہ روگ نشٹ ہو

جائیں۔ نہیں تو کروڑوں اُپائے کرنے سے بھی یہ روگ دُور نہیں ہوتے

جانئے تب من بُرج گوسائیں۔ جب اُربل براگ ادھکائی

سُمتی چُھدھا بڑھے نت نئی۔ لیشے اُس وِربلتا گئی

ہے گوسائیں! جب ہردے میں ویراگیہ کا بل بڑھ جائے

اور وِشیوں کی آشا رُوپی کمزوری دُور ہو کر شدھ بدھی رُوپی بھوک

ہر روز بڑھتی رہے۔ تب ان روگوں سے من کو صحت یاب جاننا

چاہیئے۔ ۵

بمل گیان جل جب سے نہائی۔ تب رہ رام بھگتی اُر چھائی

سو اَج سُک سنکادِک نارد۔ جے مُنی برہم بچار لبارد

اس پرکار سب روگوں کے دُور ہونے پر جب منش گیان

رُوپی صاف پانی میں غسلِ صحت کرتا ہے۔ تب اُس کے ہردے

میں رام بھگتی چھا جاتی ہے۔ شِو جی، برہما جی، شُکدیو، سنک

آدی اور نارد آدی برہم گیانی جتنے مُنی ہیں۔ ۶

مت کمت کھگ نانک ایہا۔ کریئے رام پد پنکج نیہا

شرتی پران سب گرنتھ کہاہیں۔ رگھوپتی بھگتی بنا سُکھ ناہیں

ہے پنچھی راج! اُن کا سب کا یہ مت ہے کہ شری رام جی کے

چرن کملوں میں پریتی کرنی چاہیئے۔ وید، پران اور سبھی گرنتھ کہتے

ہیں کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کے بغیر سُکھ نہیں ہے۔ ۷

کمٹھ پیٹھ جا ہیں برُہ بارا۔ بندھیا سُت برُہ کاہو ہی مارا

پھولہیں نبھ برُو بہو بدھی پھولا۔ جیو نہ لہ سُکھ ہری پرتی کولا

بھلے ہی کچھوے کی پیٹھ پر بال اُگ آئیں اور بانجھ کا لڑکا

بھلے ہی کسی کا خون کر ڈالے۔ آکاش میں بھلے ہی رنگ برنگے پھول

کھل اُٹھیں (یہ ناممکن امر ممکن ہو جائے) لیکن شری ہری سے

مُکھ موڑ کر جیو کو سُکھ کی پراپتی ناممکن ہے۔ ۸

ترشا جائے برُو مرگ جل پانا۔ برُو جا ہیں سس سیس لشانا

اندھکار برُو روی ہی نسائے۔ رام مُکھ نہ جیو سُکھ پائے

سراب کے جل پینے سے بھلے ہی پیاس بُجھ جائے۔

خرگوش کے سر پر بھلے ہی سینگ نکل آویں۔ اندھیرا بھلے ہی سُورج

کا ناش کر ڈالے (ان ناممکنات کا ممکن ہونا بھی بالفرض محال

مان لیں) لیکن شری رام جی سے مُکھ موڑ کر سُکھ کی پراپتی کرنا جیو

کے لیے سراسر اسمبھو ہے۔ ۹

ہم تے اَنل پرگٹ برُو ہوئی۔ بمکھ رام سُکھ پاو نہ کوئی

برف سے بھلے ہی اگنی پرگٹ ہو جائے (یہ انہونی بات

بھی اگر ہو گئی مان لی جائے) لیکن شری رام جی کے مُکھ ہو کر جیو

سُکھ کو پراپت کر سکے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کوئی بھی جیو شری رام جی

سے بمکھ ہو کر سُکھ حاصل نہیں کر سکتا۔ ۱۰

باری متھیں گھرت ہوئے برُو سکتا تے برُو تیل

بنو ہری بھجن نہ بھو تریئے یہ سدھانت اپیل

جل کو متھنے سے بھلے ہی مکھن نکل آوے اور ریت

کو پیرنے سے بھلے ہی تیل نکل آوے (یہ ناممکنات بھی کو بھی

مان لیا جائے) لیکن شری ہری کے بھجن کے بغیر سنسار رُوپی

سمندر کبھی نہیں ترا جا سکتا۔ یہ نیم اٹل ہے۔ ۱۲۲

مسکہی کرے برنچی پربھو اجہی مسک تے ہین

اس بچار تج سنسیہ رام ہی بھجہیں پربین

پربھو مچھر کو برہما کر سکتے ہیں اور برہما کو مچھر سے بھی

تچھ بنا سکتے ہیں۔ ایسا وچار کر سب شنکاؤں کو دُور کر کے

چتر پُرش شری رام چندر جی کا ہی بھجن کیا کرتے ہیں۔ ۱۲۲

نشچم بدامی تے نہ انیتھا بچانسی جے

ہری نر بھجنتی لیے اتی دُسترم ترنتی تے

میں بالکل اچھی طرح سے نشچے کی ہوئی بات آپ سے

کہتا ہوں۔ میرے بچن متھیا (جھوٹے) نہیں ہیں کہ جو منش

شری ہری کا بھجن کرتے ہیں وہ ہی اس بھاوکٹ مایا کو

آسانی سے تر جاتے ہیں۔ ۱۲۲

کہیو ناتھ ہری چرت اَنُوپا۔ بیاس سماس سوَمتی انورُوپا

شرتی سدھانت ایہے اُرگاری۔ رام بھجیئے سب کاج لباری

ہے ناتھ! انہیں نے اپنی بُدھی کے مطابق کہیں تو وستار
اور کہیں سنکشیپ مختصر آپ کے شری ہری کی بے مثال لیلا
کا ورنن کیا ہے۔ ہے سادھوؤں کے دُشمن گُرُو جی! ویدوں کا یہی
مت ہے کہ سب کاموں میں ممتا کو چھوڑ کر ایک ماتر شری رام
جی کا ہی بھجن کرنا چاہیے۔ ۱

پربھو رگھوپتی کی پریم بھگتی کا ہی۔ مہما کا ہے سہ بہ مہما جاپی
وچھہ بگیان لدہ لب آپ کی کرپا۔ ناتھ کہئے کہ ہے اپنی چھوہ ہا
پربھو شری رگھوناتھ جی کو چھوڑ کر اور کس کا بھجن کیا جائے

جن کا مجھے سے سر مدھ پوچھ پریم ہے؟ ہے ناتھ! آپ وگیان
سروپ ہیں۔ آپ کو موہ نہیں ہے۔ آپ نے تو مجھے شری
رام جی کی کتھا کہنے کا شبھ اوسر دے کر آپ نے بڑی کرپا کی ہے ۲
پوچھیو رام کتھا اتی پاونی۔ سُنک سنک آدی شمبھو من بھاونی
ست سنگتی درلبھ سنسارا۔ نمش دنڈ بھری ایکو بارا
آپ نے مجھ سے وہ پرم پوتر رام کتھا پوچھی جو سنکادی رشی
سنک آدی اور شوجی کے من کو بھی پیاری لگتی ہے۔ سنسار میں
گھڑی بھر کا یا پل بھر کا بھی ست سنگ ملنا کٹھن ہے۔
دیکھو گرڑ نج ہردے بچاری۔ میں رگھوبیر بھجن ادھیکاری
سکونی ادھم سب بھانت اپاون۔ پربھو موہی کینہ بدت جگ پاون
ہے گرڑ جی! اپنے ہردے میں وچار کر دیکھئے کہ کیا میں
کوا جو پنچھیوں میں سب سے نیچ اور اپوتر پنچھی ہے شری رام جی
کے بھجن کا ادھیکاری تھا؟ لیکن ایسا ہونے پر بھی (اتنا
نیچ کوا ہونے پر بھی) پربھو نے مجھے اشدھ پرانی کو بھی جگت کو
پوتر کرنے والا پرسدھ اُتم پرانی کر دیا۔ ۴

آج دھنیہ میں دھنیہ اتی جدپی سب بدھی ہین
نج جن جان رام موہی سنت سماگم دین
اگرچہ میں سب طرح سے نیچ ہوں۔ تو بھی آج میں دھنیہ
ہوں اور اتی انت (بے حد) دھنیہ ہوں۔ جو شری رام جی نے
مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسے سنتوں کے درشن کرنے کا
شبھ اوسر دیا۔ ۱۲۳

ناتھ جتھامتی بھاشیوں راکھیوں نہیں کچھ گوئی
چرت سندھو رگھوناتھ کہ تھاہ کہ پاوے کوئی
ہے ناتھ! میں نے اپنی بُدھی کے مطابق سب شری رام
کتھا کہی ہے میں نے آپ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھا۔ لیکن
شری رگھوناتھ جی کی لیلائیں تو اتھاہ اور بے انت سمندر
ہے۔ اُس کا انت کون پا سکتا ہے؟ ۱۲۳

سُمرت رام کے گن گن ناناں۔ پنی پنی ہرش بھُسنڈی سجانا
مہما نگم نیتی کر گائی۔ اتُلت بل پرتاپ پربھتائی
شری رام جی کے بے شمار گن گنوں کا سمرن کر کر کے
چتُر کاگ بھُسنڈی بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔ جن کی مہما
ویدوں نے "یہ بھی نہیں" "یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر گائی ہے
جن کا بل پرتاپ اور بڑائی لاثانی ہے۔ ۱

سیو اج پد جیہہ چرن رگھورائی۔ موہ پر کرپا پرم مرد لائی
اس سبھاؤ نہ کتہوں سنیوں دیکھیوں۔ کیہی کھگیس رگھوپتی سم لیکھیوں
جن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی شوجی اور برہما جی
پوجا کرتے ہیں۔ اُن کی مجھ جیسے ادھم جیو پر بھی کرپا ہوتی
اُن کی انتہائی نرم مزاجی ہے۔ ایسا نرم سبھاؤ نہ کہیں کسی کا سُنا
ہے اور نہ ہی دیکھا ہے۔ اس لئے ہے پنچھی راج! میں شری
رگھوناتھ جی کے سمان اور کس کو گنوں؟ (ان تھات اُن جیسا
اور سوامی کون ہو سکتا ہے) ۔ ۲

سادھک سدھ بمکت اداسی۔ کبی کووِد کرتگیہ سنیاسی
جوگی شور سُتاپس گیانی۔ دھرم نرت پنڈت بگیانی
سادھک، سدھ، جیون مُکت، اُداسین، کوی
پنڈت، کرموں کے گیاتا، سنیاسی، یوگی، شورویر، مہاتپسوی،
گیانی، دھارمک پُرش، پنڈت اور وگیانی مہاتما!
ترہیں نہ بنو سیئیں مم سوامی۔ رام نمامی نمامی نمامی
سرن گئیں مو سے اگھ راسی۔ ہوہیں سدھ نمامی اوناسی
یہ سب میرے سوامی شری رام جی کا بھجن کئے بغیر ساگر
سے نہیں تر سکتے۔ میں اُنہیں شری رام کو بار بار نمسکار کرتا ہوں
جن کی شرن میں جانے پر مجھ جیسے پاپوں کے گھر بھی شُدھ
ہو جاتے ہیں۔ میں اُن اوناشی پربھو کو نمسکار کرتا ہوں۔ ۳

جاسُ نام بھو بھیشج ہرن گھور ترے سُول
سو کرپال موہی تو پر سدا رہیو انوکول

جن کا نام جنم مرن رُوپی روگوں کا ناش کرنے والی اکسیر دوائی ہے اور او جیا بھنگ وادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دُکھوں کو دُور کرنے والا ہے۔ وہ کرپالو شری رام چندر جی مجھ پر اور آپ پر سدا پرسن رہیں ۔ ۱۲۴

سُن بھشُنڈی کے بچن بسیٹھ دیکھ رام پدنیہہ
لو لیو پریم سہت گرا گرُڑ بگت سندیہہ

کاگ بھشنڈی جی کے مُنیہ بچن سُن کر اور شری رام جی کے چرنوں میں اُن کے بے حد پریم کو دیکھ کر سندیہہ رہت گرُڑ جی (جن کی سب شنکائیں مٹ گئی تھیں ایسے گرُڑ جی) پریم بھرے بچن بولے :

میں کرت کرتیہ بھیئوں تو بانی ۔ سُن رگھوبیر بھگتی رس سانی
رام چرن نوتن رتی بھئی ۔ مایا جنت بپتی سب گئی

شری رگھوبیر جی کی بھگتی رس سے بھری پوِتر آپ کی بانی کو سُن کر میرے سب سنوشے سپھل ہو گئے شری رام جی کے چرنوں میں میری پریتی تازہ ہو گئی اور مایا سے پیدا ہوئی بپتا (دکھ دپیڑا) سب بھاگ گئی ۔ ۱

موہ جلدھی بوہت تمہہ بھئے ۔ موکہہ ناتھ ببدھ سُکھ دئے
موہیں ہوئے نہ پرتی اُپکارا ۔ بندیو تو پد بار ہیں بارا

موہ رُوپی سمندر سے پار لے جانے والے آپ میرے لئے جہاز ہوئے ۔ ہے ناتھ! مجھے آپ نے بہت طرح کے سُکھ دیئے ۔ میں اس کا کچھ بدلہ نہیں چکا سکتا ۔ میں تو بار بار آپ کے چرنوں کی بندنا ہی کرتا ہُوں ۔ ۲

پُورن کام رام انوراگی ۔ تمہہ سم تات نہ کوؤ بڑبھاگی
سنت بٹپ سرتا گری دھرنی ۔ پرہت ہیتو سبنہہ کے کرنی

آپ پُورن کام ہیں اور شری رام جی کے پریمی ہیں ۔ ہے تات! آپ کے برابر کوئی بھی خوش نصیب نہیں ہے ۔ سنت درخت ، ندی ، پہاڑ اور زمین ان سب کی کریا دُوسروں کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے ۔

سنت ہردے نونیت سماناً ۔ کہا کبنہہ پر کہے نہ جاناً
نج پرتاپ دَرے نونیتا ۔ پرؔ دکھ درویں سنت سپنیتا

کوی لوگوں نے کہا ہے کہ سنتوں کا ہردہ مکھن کے سمان کومل ہوتا ہے ۔ لیکن اُن کویوں نے یہ بات وچار کر نہیں کہی کیونکہ مکھن اور سنت کی کوئی اُپما ہی نہیں مکھن تو اپنے کو آنچ لگنے سے پگھلتا ہے ۔ لیکن پرم پوِتر سنت دُوسرے پرانیوں کے دکھ سے پگھل جاتے ہیں ۔ ۴

جیون جنم سپھل مم بھیؤ ۔ تو پرساد سنشیہ سب گیؤ
جانیہو سدا موہی نج کنکر ۔ پنی پنی اُما کہے بہنگ بر

میرا جیون اور جنم سپھل ہو گیا ۔ آپ کی کرپا سے ساری شنکائیں مٹ گئیں ۔ مجھے سدا اپنا سیوک جاننا ۔ شوجی کہتے ہیں ہے پاربتی! پنچھی سرتاج گرُڑ جی بار بار ایسا کہہ رہے ہیں ۔ ۵

تاسو چرن سیر ناے کر پریم سہت متی دھیر
گیو گرُڑ بیکنٹھ تب ہردے راکھ رگھوبیر

شردھا کے ساتھ کاگ بھشنڈی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہردے میں شری رگھوبیر جی کا دھیان دھر کر دھیر بدھی شری گرُڑ جی بیکنٹھ دھام کو چلے گئے ۔ ۱۲۵

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بنو ہری کرپا نہ ہوئے سو گاوہیں بید پران

ہے پاربتی! سنتوں کے ست سنگ کے سمان اور دوسرا کوئی لابھ نہیں ہے اور وہ ست سنگ شری ہری کی کرپا کے بنا پراپت نہیں ہو سکتا ۔ ویدوں اور پرانوں کا ایسا مت ہے ۔ ۱۲۵

کہیو پرم پنیت اتہاسا ۔ سُنت شرون چھوٹہیں بھو پاسا
پرنت کلپتر کرُونا پنجا ۔ اُپجے پریتی رام پد کنجا

میں نے تم سے یہ پرم پوِتر اِتہاس کہی ہے جسے کانوں سے سُنتے ہی سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے ۔ یہ رام کتھا شرنا گتوں کی منو کامناؤں کو پورا کرنے والا کلپ برکش ہے ۔ اور اسے سُن کر ہر دو میں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریتی پیدا ہو جاتی ہے ۔ ۱

من کرم بچن جنت اگھ جائی ۔ سُنہیں جے کتھا شرون من لائی
تیرتھاٹن سادھن سمدائی ۔ جوگ براگ گیان نپنائی ۔ ۲

جو کانوں سے من لگا کر اس رام کتھا کو سُنتے ہیں۔ اُن کے من بچن اور کرم سے پیدا ہوئے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ تیرتھ یاترا یوگ، ویراگیہ گیان میں مہارت۔ ۲

نانا کرم دھرم برت نانا، سنجم دما جپ تپ مکھ نانا
بھوت دیا دوج گرو سیوکائی، بدیا بنے بیبیک بڑائی
جہنٹ لگ سادھن بید بکھانی، سب کر پھل ہری بھگتی بھوانی
سو رگھوناتھ بھگتی شرتی گائی، رام کرپا کاہوں ایک پائی

طرح طرح کے شبھ کرم، دھرم، برت اور دان بھانت بھانت کے سنجم (ضبط) دم جپ، تپ، یگیہ، پرانیوں پر دیا برہمن اور گرو کی سیوا، ودیا عاجزی اور انجیہ وچاروں کا ہونا آدی جہاں تک سادھن ویدوں نے بتلائے ہیں۔ سب پاربتی! اُن سب کا پھل شری ہری کی بھگتی ہی ہے۔ ویدوں میں گائی ہوئی شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو شری رام جی کی کرپا سے کسی ورلے پرش نے ہی پایا ہے۔ ۳ اور ۴

منی دُرلبھ ہری بھگتی نر پاوہیں بنہیں پریاس
جے یہ کتھا نرنتر سُنہیں مان بسواس

جو پرش سدا شردھا سے اس کتھا کو سُنتے ہیں۔ وہ شری رام جی کی بھگتی کو جو کہ منیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ بنا کسی محنت کے سہج ہی میں پا جاتے ہیں۔ ۱۲۶

سوئی سرگیہ گنی سوئی گیاتا، سوئی مہی منڈت پنڈت داتا
دھرم پرائن سوئی کل تراتا، رام چرن جاکر من راتا

جن کا من شری رام جی کے چرنوں میں لیں ہے۔ وہی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ وہی منی اور گیانی ہیں۔ وہی پرتھوی کے شرنگار ودوان اور دانی پرش ہیں۔ وہی دھارمک پرش ہیں اور وہی کل کے رکشک ہیں۔

نیتی نپن سوئی پرم سیانا، شرتی سدھانت نیک تیہیں جانا
سوئی کبی کووِد سو رن دھیرا، جو چھل چھاڑ بھجے رگھوبیرا

سچے مہاتما وہی ہیں جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر ایک ساتھ شری رگھوویر جی کا ہی بھجن کرتے ہیں۔ وہی نیتی میں ماہر ہیں۔ وہی پرم چتر ہیں۔ اُنہوں نے ہی ویدوں کے سدھانت کو ٹھیک سمجھا ہے

وہی کوی پنڈت اور شورویر ہیں۔

دھنیہ دیس سو جہہ سُرسری، دھنیہ ناری پتی برت انوسری
دھنیہ سو بھوپ نیتی جو کرئی، دھنیہ سو دوج نج دھرم نہ ٹرئی

وہ دیش دھنیہ ہے جہاں کہ شری گنگا جی ہیں۔ وہ استری دھنیہ ہے جو پتی برت دھرم کا پالن کرنے والی ہے۔ وہ راجہ دھنیہ ہے جو انصاف کرتا ہے۔ وہ برہمن دھنیہ ہے جو اپنے دھرم سے نہیں گرتا۔ ۳

سو دھن دھنیہ پرتھم گتی جاکی، دھنیہ پنیہ رت متی سوئی پاکی
دھنیہ گھری سوئی جب ست سنگا، دھنیہ جنم دوج بھگتی ابھنگا

وہ دھن دھنیہ ہے۔ جس کی پہلی گتی ہو۔ (دھن کی تین گتیاں ہوتی ہیں۔ دان۔ بھوگ۔ ناش۔ لہٰذا جو دان دینے میں کام آتا ہے) وہ بدھی دھنیہ اور پوتر ہے جو پنیہ کرموں میں لگی ہوئی ہے۔ وہ گھڑی دھنیہ ہے۔ جس میں سنتوں کے ست سنگ کا لابھ ہو وہ جنم دھنیہ ہے جس میں دوجاتی برہمن مہاتماؤں کی اکھنڈ بھگتی ہو۔

سو کل دھنیہ اُما سُنو جگت پوجیہ سپنیت
شری رگھوبیر پرائن جیہں نر اُپج بنیت

ہے پاربتی! وہ کل دھنیہ ہے اور سنسار بھر میں پوجنیہ اور پرم پوتر ہے جس میں شری رگھوویر جی کی بھگتی میں ڈوبے ہوئے عاجز بھگت پیدا ہوں۔

متی انوروپ کتھا میں بھاشی، جدپی پرتھم گپت کر راکھی
تو من پریتی دیکھ ادھکائی، تب میں رگھوپتی کتھا سنائی

میں نے اپنی بدھی کے مطابق رام کتھا کہی ہے۔ اگرچہ پہلے میں نے اسے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ اب تمہارے من میں زیادہ ہوئی پریتی کو دیکھ کر میں نے تجھے شری رگھوناتھ جی کی کتھا سنائی ہے۔

یہ نہ کہئے سٹھہی ہٹھ سیلہی، جو من لائی نہ سُن ہری لیلہی
کہئیے نہ لوبھہی کرودھہی کامی ہی، جو نہ بھجے سچراچر سوامی ہی

یہ کتھا اُن سے نہ کہنا جو دُشٹ اور دھوکے باز ہوں۔ ہٹیلے ہوں اور شری رام جی کی لیلا کو من لگا کر نہ سُنتے ہوں۔ لوبھی کرودھی اور کامی پرش اور چراچر جگت کے سوامی شری رام جی کا بھجن نہ کرتے ہوں۔ یہ کتھا ایسے پرشوں کو نہیں سُنانی چاہیئے ۲۰

دوِج ورودھی بھی نہ سنائیے کبھوں۔ سُرپتی سرس ہوئی نرپ جبھوں
رام کتھا کے تیئی ادھیکاری تو جِنہہ کیں ست سنگتی اتی پیاری

برہمنوں کے ورودھی (مخالف) کو اگر وہ دیوراج (اندر) کے سمان ایشوریہ کا سوامی بھی کیوں نہ ہو تب بھی یہ کتھا اُسے کبھی نہ سنانی چاہیئے۔ شری رام جی کی کتھا کے سُننے کے ادھیکاری وہ پُرش ہیں جنہیں ست سنگ سے بے حد پریم ہے۔ ۳

گرو پد پریتی نیتی رت جیئی۔ دوِج سیوک ادھیکاری تیئی
تا کہنہ یہ بیش سُکھدائی۔ جاہی پران پریہ شری رگھورائی

جنہیں گرو کے چرنوں میں پریم ہے۔ جو سدا دھرم پرائن ہیں اور برہمنوں کے سیوک ہیں، وہ ہی اس کتھا کے ادھیکاری ہیں۔ جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں، اُس کے لئے تو یہ کتھا بہت ہی سُکھ دینے والی ہے۔ ۴

رام چرن رتی جو چہہ اتھوا پد نربان
بھاو سہت سو یہ کتھا کرو شروَن پُٹ پان

جو پُرش شری رام جی کے چرنوں میں پریتی چاہتا ہے یا مُکتی پد کو پراپت ہونا چاہتا ہے، وہ شردھا کے ساتھ اس کتھا کو اپنے کان رُوپی دونوں سے پان کرے۔ ۱۲۸

رام کتھا گرجا میں برنی۔ کل مل سمن منو مل ہرنی
سنسرتی روگ سجیون موری۔ رام کتھا گاویں شرتی سُندری

ہے پاربتی! کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنیوالی اور من کی میل کو دُور کرنے والی شری رام کتھا کا مَیں نے ورنن کیا ہے۔ وید شاستر وِدوان پُرش بلیا کہتے ہیں کہ یہ رام کتھا جنم مرن رُوپی روگ کا ناش کرنے والی سنجیونی بُوٹی ہے۔ ۱

یہی مہہ رُچر سپت سوپانا۔ رگھوپتی بھگتی کیر پنتھانا
اتی ہری کرپا جاہی پر ہوئی۔ پاؤں دیئی ایہیں مارگ سوئی

اس میں سات سُندر سیڑھیاں ہیں، جو شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو پراپت کرنے کے مارگ ہیں۔ ان سیڑھیوں پہ وہی پاؤں دھرتا ہے جس پر کہ شری رام چندر جی کی بے حد کرپا ہو۔ ۲

من کامنا سدھی نر پاوا۔ جے یہ کتھا کپٹ تج گاوا
کہیں سنہیں انومودن کرہیں۔ تے گوپد اِو بھو ندھی ترہیں

جو کپٹ چھوڑ کر شردھا بھاو سے اس رام کتھا کو گاتے ہیں، وہ منش اپنے من کی مرادوں کو سپھل کرتے ہیں۔ جو اِسے کہتے سُنتے اور اس کی وِیاکھیا کرتے ہیں، وہ اس سنسار سمندر کو گائے کے کھُر سے بنے ہوئے گڑھے کے سمان پار کر جاتے ہیں۔ ۳

سُن سب کتھا ہردے اتی بھائی۔ گرجا بولی گرا سُہائی
ناتھ کرپا مم گت سندیہا۔ رام چرن اپجیو نو نیہا

یہ وِکسیتی بھر ودا ج منی سے کہنے لگے کہ یہ سب کتھا سُن کر شری پاربتی جی کا من بہت پرسن ہُوا اور وہ سُندر بانی بولیں۔ ہے ناتھ! آپ کی کرپا سے میرا بھرم دُور ہو گیا ہے اور شری رام جی کے چرنوں میں تازہ پریم پیدا ہو گیا ہے۔ ۴

میں کرت کرتیہ بھیئوں اب تو پرساد بسیس
اُپجی رام بھگتی درڑھ بیتے سکل کلیس

ہے وِشوناتھ! آپ کی کرپا سے میں کرتارتھ ہو گئی۔ مجھ میں درڑھ رام بھگتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور میرے سارے کلیش نشٹ ہو گئے ہیں۔ ۱۲۹

یہ سُبھ سمبھو اُما سنبادا۔ سُکھ سمپادن سمن بشادا
بھو بھنجن گنجن سندیہا۔ جن رنجن سجن پریہ ایہا

شِو جی اور پاربتی جی کا یہ سنواد (بات چیت) کلیان کاری، سُکھوں کو بڑھانے والا اور شوک کا ناش کرنے والا ہے۔ جنم مرن کے بندھن کو کاٹنے والا اور شنکاؤں کا ناش کرنے والا ہے، بھگتوں کو سُکھ دینے والا اور سرشیشٹھ پُرشوں کا پیارا ہے!

اُما! سنتے جگ ماہیں۔ ایہی سم پریہ تنہہ کیں کچھو ناہیں
رگھوپتی کرپا جتھا متی گاوا۔ میں یہ پاون چرت سُہاوا

سنسار میں جتنے بھی شری رام جی کے اپاسک ہیں ان کو اس کتھا کے سمان کچھ بھی پیارا نہیں ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اپنی بُدھی کے مطابق میں نے یہ پوتر کرنے والا سُندر چرتر گایا ہے

یہیں کلی کال نہ سادھن دوجا۔ جوگ جگیہ جپ تپ برت پوجا
رام ہی سمریئے گائیے رام ہی۔ سنتت سُنئیے رام گن گرام ہی

تُلسی داس جی کہتے ہیں، اس کلجگ میں یوگ یگیہ، جپ، تپ

بہت اور اُپچا آدمی کوئی دوسرا سادھن نہیں ہے۔ بس شری رام جی کا ہی سمرن کرنا چاہئے۔ اُن کے ہی گُن گانے چاہئیں اور اُن کے ہی گُن گنوں کی کتھا سدا سُننی چاہئے۔ ۱۳۰

جاسُ پتت پاون بڑ بانا۔ گاوہیں کبی شرُتی سنت پُرانا
تاہی بھجہی من تج کٹلائی۔ رام بھجیں گتی کیہیں نہیں پائی

پتت (پاشندہ بدکار شخص) پر انہیں کو بھی پوتر کرنا جن کا خاص سبھاؤ ہے۔ ایسا کوی، وید اور پُران گاتے ہیں۔ اُن شری رام جی کا ہی سیدھے بھاؤ سے کپٹ چھوڑ کر بھجن کرنا چاہئے۔ شری رام جی کا بھجن کر کے کس نے پرم گتی نہیں پائی۔ ۱

پائی نہ کیہیں گتی پتت پاون رام بھج سُنو سٹھ منا
گنکا اجامل بیادھ گیدھ گج آدی کھل تارے گھنا
آبھیر جمن کرات کھس سوپچ آدی اتی اگھ روپ جے
کہہ نام بارک تیپی پاون ہوہیں رام نمامی تے

ارے مُورکھ من! سُن، پتت پاونی کو پوتر کرنے والے شری رام جی کے بھجن سے کس نے پرم گتی نہیں پائی؟ گنکا، اجامل، شکاری، گِدھ (جٹایو)، گج (ہاتھی) آدی بہت سے دُشٹوں کو اُنہوں نے تار دیا۔ گوالے، یون، بھیل، کھس، چنڈال وغیرہ جو پاپ روپ اور نیچ ہیں، وہ بھی ایک بار جن کا نام لے کر پوتر ہو جاتے ہیں۔ اُن شری رام جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ ۱

رگھوبنس بھوشن چرت یہ نر کہہیں سُنہیں جے گاوہیں
کلی مل منو مل دھوئے بنو شرم رام دھام سدھاوہیں
ست پنچ چوپائیں منوہر جان جو نر اُر دھرے
دارُن اوِدیا پنچ جنت بکار شری رگھوبر ہرے

جو منش رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کی لیلا کی کتھا کو کہتے ہیں، سُنتے ہیں اور گاتے ہیں، وہ کلجگ کے پاپوں اور من کی میل کو دھو کر بغیر کسی کڑی محنت کے شری رام جی کے پرم دھام کو چلے جاتے ہیں۔ سارے رام چرت مانس کی تو بات ہی کیا۔ جو صرف پانچ سات چوپائیوں کو منوہر جان کر اُن کو اِردے میں دھارن کر لیتے ہیں۔ اُن کے اوِدیا روپ پانچ دُشٹوں سے پیدا ہوئے وکاروں کو شری رام جی ہر لیتے ہیں۔

سُندر سُجان کرپا ندھان اناتھ پر کر پریتی جو
سو ایک رام اکام ہت نربان پرد سم آن کو
جاکی کرپا لولیس تے متی مند تلسی داس ہوں
پایو پرم بسرام رام سمان پربھو ناہیں کہوں

جو سوامی سُندر، سُجان، کرپا ندھان اور اناتھوں سے پریم کرتے ہیں، سو تو ایک شری رام چندر سوامی ہی ہیں۔ اُن کے سمان نشکام بھاؤ سے بھلائی کرنے والا، نروان اور مکتی دینے والا دوسرا اور کون ہے؟ جن کی کرپا کے ایک انش سے ہی مند بدھی تلسی داس نے پرم شانتی پراپت کر لی۔ اُن شری رام جی کے سمان پربھو کہیں بھی نہیں ہیں۔ ۳

مو سم دین نہ دین ہت تمہ سمان رگھوبیر
اس بچار رگھوبنس منی ہرہو بکھم بھو بھیر

ہے شری رگھوبیر! میرے سمان تو کوئی دین نہیں ہے۔ اور آپ کے سمان کوئی دین دُکھیوں کی بھلائی کرنے والا نہیں ہے۔ ایسا وچار کر ہے رگھوکل کے سرتاج! میرے جنم مرن کے بھیانک دُکھ کو دُور کر دیجئے۔ ۱۳۰

کامہی ناری پیاری جمی لوبھی پری جمی دام
تمی رگھوناتھ نرنتر پریہ لاگہو موہی رام

جیسے کامی پُرش کو استری پیاری لگتی ہے اور لالچی پُرش کو جیسے دھن پیارا لگتا ہے۔ ویسے ہے رگھوناتھ جی! ہے رام جی! آپ سدا مجھے پیارے لگئے۔ ۱۳۱

یت پوروَ پربھُنا کرتم سُکوی شری شمبھونا دُرگم
شری مدرام پدابج بھکتی منشم پراپتے تو راماینم

اُتم کوی پربھو شری شیو جی نے پہلے جس کٹھن مانس رامائن کی شری رام جی کے چرن کملوں میں سدا کے لئے بھگتی پراپت کرنے کے لئے رچنا کی تھی۔ اُس مانس رامائن کو شری رگھوناتھ جی کے نام میں نرت (لگا ہوا) جان کر (شری رگھوناتھ جی کے نام پر مٹنے والا) تلسی داس نے اپنے انتہ کرن کے اندھکار کو مٹانے کے لئے اسے مانس کے روپ میں بھاشا میں کاویہ بدھ (منظوم) کیا۔ ۱

پنیہ پاپہرم سدا شوکرم وگیان بھگتی پردم

مامنگ (سنمو) اپیہم سونہلم ہرہیم اسمیہ پرم سنسمبھم
شری مدرام چرت مانسم ادم بھکتیا اوگاہنتی ہیے
تے سنسار پتنگ گھور کرنیہ دہیتی نتو مانواہ

یہ شری رام چرت مانس بھگتی روپ ہے۔ پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ سدا کلیان کاری ہے۔ وگیان اور بھگتی کو دینے والا پرم پوتر ہے۔ پریم جل سے بھرپور اور سکھ روپ ہے۔ جو پرش اس رام چرت

مانس میں بھگتی بھاؤ سے غوطہ لگاتے ہیں۔ وہ سنسار روپی پرچنڈ سوریہ کی تیز کرنوں سے نہیں دگدھ ہوتے۔

ماس پارائن، تسیواں وشرام ۔ نوامن پارائن، نواں وشرام
اتر کانڈ سماپتم
اوم شانتی شانتی شانتی !!!
بولو رام بھگوان کی ــــ جے

آرتی شری رامائن جی کی

آرتی شری رامائن جی کی ٹو
کیرتی کلت للت سیاپی کی ٹو

گاوت برہما دک منی ناردو
بالمیک بگیان بسارد
سک سندکا دک سیش اور سارد
برنی پون ست کیرتی نیکی

کیرتی کلت للت سیاپی کی

گاوت دید پران اشٹ دس
چھیو شاستر سب گرنتھن کو رس
منی جن دھن سنتن کو سربس
سار انس سمت سب ہی کی

کیرتی کلت للت سیاپی کی ٹو

گاوت سنتت سمبھو بھوانی
اور گھٹ سمبھو منی بگیانی
جاس آدی کبی برج بکھانی
کاک بھسنڈی گرڑ کے ہیہ کی

کیرتی کلت للت سیاپی کی ٹو

کلی مل ہرنی بشے رس پھیکی
سبھگ سنگار مکتی جبتی کی
دلن روگ بھو موری امی کی
تات ملت سب بدھ تلسی کی

کیرتی کلت للت سیاپی کی ٹو

اوم شانتی شانتی شانتی

لوکش کانڈ

آٹھواں سوپان

منگلا چرن

شلوک

شوریم پرسدھم گمنی گاترم مہانوبھاوم رگھو ونش کیتم -
سٗوبم پربھو سنلونیادیبنہ ھوہ سیتا شوامم پرنمامی رامم

بہادری میں مشہور - کومل جسم والے - بہان دیانو رگھو ونش کے بازو خود بھگوان وشنو کے اوتار جن کے
ساگر بائیں طرف سیتا جی ۔ ایسے رامچندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں

پرپھلت نیلوتپل لوچنم وِدھو پرتی دویش لکھانگ بج دیتم

شریش لپشت پربھو کومل چھبم نمامی رامم ہمیدھ گرت کئی
جن کی کھلے ہوئے نیل کمل کی مانند آنکھیں ہیں - چندرما جنکے چہرے کی آب و تاب سے شرماتا ہے جن کے کومل
رنگوں کی چھبی نرس کے پھول کی مانند ہے - جو اشومیدھ یگیہ کرنے والوں میں بڑا ہے - ایسے رامچندر کو
میں نمسکار کرتا ہوں -

دوہا :- رگھوپتی کتھا پنیت اتی - سُنی مُلکے پریان
بولے دوؤ کر جور پتی - سنئے تو یا ندھان

ورسدھ بھارت رام کتھا کو سن کر گرڑ جی خوش ہو گئے پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر شری کاگ بھشنڈ جی سے بولے

ہے کرپا ندھان سنئے

شری ہم پاون بھیو۔ ناتھ ہردے اب مورہ
جنم جنم چھوٹے نہیں۔ ناتھ پدامبج تورہ

ہے سوامی اب میرا دل دیو گنگا کی مانند پوتر ہوگیا ہے
آپ کے چرن کمل سے میرا پریم جنم جنمانتر تک نہ چھوٹے

سنا تو ول سکل گن گن پربھو کیرے
پورے ناتھ منورتھ میرے
تو پرساد بالیش کل ناتھا
ہردے بسی اب پربھو گن گاتھا

پربھو کے گنوں کا ذکر سن کر میری منو کامنا پورن ہوگئی۔ ہے کاگ شرسٹیھ! آپ کی کرپا سے میرے دل میں اب رام کی ہی کتھا بس رہی ہے۔

من سنتوش نہ ہردے اگا ہیں
جیتھا اودھی سہر تل سب جا ہیں
پتو تاپشی جرجیسکم جساتی۔
تنجا جہ برنت پربھو بھاتی

من میں سنتوش ہوتا ہے۔ لیکن دل اگھاتا نہیں ہے جیسے ندیوں کے ملنے سے بھی ساگر نہیں اگھاتا۔ ایشو بلشی جر جیسو جن کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

بے جب لبہیں اودھ سکھ دھاما
لیئے سنگ سادر شری راما
پہنچ آودھ گئے سہدیوا۔
یہ سن ناتھ پرم سندیہا

جو کوئی سکھ دھام اودھ میں بہالیش پذیر تھے۔ ان سب کو ساتھ لیکر شری رامچندر جی ایودھیا سے اپنے لوک چلے گئے۔ اس میں مجھے بڑا بھاری شک ہے۔

۔۔ پربھو موہے کہو سمجھائی
جات پتا میں کروں ڈھٹائی۔
تمہا سیا بمنت کرپالا۔
جُگ جُگ لمحہ کینہہ رام ہی پالا

میں آپ کو پتا سمان مان کر آپ سے کچھ ڈھٹائی کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کرکے مجھے سمجھا کر کہئے کہ کس طرح راجہ رامچندر جی نے اشو میدھ یگیہ کیا۔

دوہا

اس کہی گدگد کنٹھ مر دو بلکاولی بہر بیر
تشنی سہ پریم ہرشے بہنگ۔ بابس ہتی اتی دھیر
یہ کہہ کر گرڑ جی کا کنٹھ گد گد اور شریر پلکت ہوگیا یہ سنکر دھیر یہ وان کاگ بھشنڈ جی بہت بہت خوش ہوئے۔

رام کرپا تمہرے من ماہیں۔
سنشے شوک موہ بھرم ناہیں
دھنیہ دھنیہ دھنی تم کھگرایا
کہنی آست موہے پردایا

ہے گرڑ جی! شری رام کی کرپا سے آپ کے دل میں شنکا۔ سنشے۔ شوک۔ موہ۔ بھرم کچھ بھی تو نہیں ہے۔ آپ دھنیہ ہیں آپنے مجھ پر دیا کی ہے۔

اتی پریہ وچن رسکیہ تمہارے
لاگت ناتھ موہے اتی پیارے
تو تن پریت دیکھ کھگرایا۔
ملہی امنگل کوئی امایا۔۔۔

آپ کے رسیلے اور میٹھے وچن مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔ آپ کے دل کی محبت دیکھ کر بہت سے امنگل ناش ہو جاتے ہیں۔

سن اب رام رہسیہ انوپا
جیت اٹوپ اودھ پور بھوپا
اتج ادویت اہل اوناسی
زہرت سکل کلمل بھو داسی

اب آپ اودھ ادھیش رام کے الوکک گور دھ چترکو سنئے وہ اجنما۔ ادویت۔ اوناسی ہیں وہ بھو بندھن سے رہت ہیں۔ کلیگ سے بہت دور ہیں۔

تُمُدر سَہسْر وَرْشَن گھِک لِیا
کینہہ چرِت رَنگ رَہی جگ لیہا
سو سَب وِستَہ کتھا بستاری
کہوں سُنوں جاگ ہِت اُپکاری

بے گرؤ جی! رام جی نے گیارہ ہزار برس اودھ میں رکر چرِتر کئے تھے۔ وہ سب کتھا دنیا کی بھلائی کے لئے میں تفصیل سے کہتا ہوں۔ سو سُنئے۔

دوہا

وِدھی ور وچن سنبھاری اَر۔ راجت کرنا این
یگَل جوری سو بھا نِرکھ۔ لِجت کوٹی شت مَین

برہما جی کے وچنوں کو مان کر بھگوان رامچندر جی راجمان رہتے تھے۔ یگل جوڑی کی سوبھا دیکھ کر کروڑوں کامدیو شرمندہ ہوتے تھے۔

اِک سِمّے پر بھو سبھا بلائے۔
گرو گیہہ سادر منی سنگ آئے۔
کر ناس روہی پیرو سہاوا۔
وِدا مانگ گورو پد سر ناوا۔

ایک دن رام جی بھائیوں۔ منتریوں۔ دوستوں کے سمیت گورو دیو وشِشٹ جی کے گھر گئے تھے۔ مگر میں سُندر شوریہ پروچان کر سب نے گورو سے الوداع مانگی اور چرنوں میں سر جھکایا۔

کاشی کھیشتر دھرم سے جانا
چلے سکل بھجی باہن نانا۔
چھتر سنگی آنی سب ساتھا۔
لیئی وِدھی گَون کینہہ رگھوناتھا۔

کاشی کھیشتر کو پوتر مان کر سب طرح طرح کی سواریوں میں بیٹھ کر چلے۔ چھتر سنگی فوج سجا کر رگھوناتھ جی نے کوچ کیا تھا۔

پنچ دِواس کر شو پور آئے سہادر رِشی ششن سب نائے
ائے سر سہم کینہہ پرناما۔ اُبھئے اَننت پائے وشراما

راستے میں مقام کرتے ہوئے کاشی پہونچے سب نے پوری کو عزت سے نمسکار کیا۔ پھر جا کر گنگا جی کو پرنام کیا از حد سکھ پا کر سب خوش ہوئے۔

مہی سر منڈلی نیتی سنیاسی۔ پوجے کرپا سندھو سکھراسی
دین دان کچھ برنی نہ جائی۔ دھن دَکھیر سرِش سجائی

کرپا سندھو سکھراسی پربھو نے براہمنوں۔ دنڈیوں بیتوں اور سنیاسیوں کا پوجن کیا اور اتنا دان دیا جسکا بیان نہیں ہوسکتا۔

دوہا

تہاں رہے پربھو اَمِت دن سِکھی کیئے منی برند
آئے نج نگر مہنہ۔ ہرشت کرو ناکند

اس طرح کاشی میں بہت دن رہ کر پربھو نے منیوں کو شکھیا دیا۔ پھر کرونا ساگر بھگوان رام سب لوگوں سمیت اپنی راجدھانی اودھ میں آگئے

برنی دن اودھ انند اُچھاؤ۔ دان دیہی پرتی دن نرناہو
دُکھ پر نج شوک نہیں کاہو۔ کوچن کہوں شن کھگناہو

اودھیا میں روزمرہ نیا آنند ہونے لگا۔ مہاراج روز دان دیتے تھے اودھ میں پرنج دکھ کسی کو نہ تھا۔ کڑوے بول کوئی بھی نہیں بولتا تھا۔

سن ہی جہاں تہاں وید پرانا۔ دوسر دھرم نہ کاہو جانا
دن دن پربھو دیکھ بھگوانا۔ اَتی آنند سکل پور جانا

جہاں تہاں لوگ وید پران سنتے تھے۔ کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا تھا۔ پربھو کی کرپا دیکھ اودھ کواسی بڑے خوش و خرم رہتے تھے۔ اور راجیہ میں خوشی ہی خوشی تھی۔

شمبھو سمیت بیان ہمارا۔ بھئے شوچ وش رام ادارا
اشومیدھ مکھ کروں سہائی۔ گائے تراہ نر بھو سمدائی

ایک دن بھگوان رام جی بڑے ہی فکرمند ہو گئے اور انہوں نے سوچا کہ ہمیں یہاں صرف گیارہ ہزار سال ہی رہنا ہے۔ اس لئے ایک اشومیدھ یگیہ ضرور کرنا چاہئے۔

پنی نج دھام ہی ترت سدھاؤں۔ ودھی وَر وچن نہ چوک نگاؤ
بیرات جائے گورو بھون سپریتی۔ کہوں کروں سب سنئہ ریتی
پھر میں اپنے دھام چلا جاؤں گا۔ برہما کے وچن کو پورا
کرنا ہے۔ پرانہ کال گورو کے مکان جا کر اُن کے حکم
کے مطابق یگیہ شروع کروں گا

دوہا

آس وچاری آرر اکھی کرہ کرپا سِندھو متی دھیر
کیے چرت نانا اَمِت ۔ ہرن شوک بھو بھیر

کرپا ساگر متی دھیر پربھو نے دل میں ایسا وچار کرکے انوکھے
چرتر کیے جو شوک جو سنسار کے ڈر کو دور کرنے والے ہیں۔

دوہا

رگھو ور راج وراج اتی سکل اوَنی اگھ بھاگ
وچرہی گن کانن سپل ۔ نبھیں سہت انوراگ

رام راجیہ ہونے سے پرتھوی کا تمام پاپ دور ہو گیا
تھا۔ منی لوگ پریم اور محبت کے ساتھ جنگل میں بلا
خوف و خطر گھومنے لگے تھے۔

چوپائی (۱)

اَونی سُہاونی کانن چارو۔ کھگ مرگ اک سنگ کرت بہارو
وَیر نہ سُنئے رام کے راجا۔ رہیں ویر بن سن کھگ راجا
ہے گرڑ جی! پرتھوی اور جنگل شوبھایمان تھے۔ پشو
پنچھی ایک ساتھ گھومتے پھرتے تھے رام راجیہ
میں دشمنی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

(۲)

نانا گرنتھ سمرتی سمو دائی۔ گائے سکیں نہ رام پربھوتائی
سارد چتر انت گو ریسا۔ کوئی کوئی اگنت اہی الیسا
انیک گرنتھ اور سمرتیاں بھی رام کی پربھوتا کا نہیں
سکتی تھیں۔ برہما۔ مہادیو۔ سرشتی اور کروڑوں
شیش ناگ بھی۔

(۳)

توی کو ودگی جگ ماہیں۔ رام راج گن نہیں سکے گا ہیں
اسیت آدی کجل گری ٹھوری ۔ پے ندھی پاتر سار تارو ری

دنیا کے تمام پنڈت اور شاعر مل کر بھی رام راجیہ کا
شکھ بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر سمندر کی دوات بھی
بنائی جاوے اور کاجل پہاڑ کی سیاہی تیار کیا وے

(۴)

کرہی لیکھنی سُمر تروڈاری۔ سپت دیپ مہی پتر وچاری
بانی ہری ہر ودھی سمرائی۔ سہس کلپت لکھیں بتائی
تمام روئے زمین کا کاغذ بنایا جائے۔ کلپ برکھ
کی قلم تیار کیا جائے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش پھر
ہزار برس تک اُسے لکھیں

سورٹھا

تدپی نہ پاوہی پار۔ رام کاج کو تک امیت
سنو اب چرت اپار۔ جس کھگ پتی اگے بھیو
تو بھی رام راج کی لیلاؤں کا پار نہیں پا سکتے۔
ہے گرڑ جی! اب اُن اپار لیلاؤں میں سے ایک
چرتر (لیلا) سنیئے۔

چوپائی

راجت راج سبھا سب بھراتا۔ تہنہ آیہ اک دوِج بلکھاتا
کُنک کہت مکھ کرت پکارا۔ سہس ونش بوڑھو سنسارا
ایک دن سب بھائی راج سبھا میں بیٹھے تھے وہاں
ایک روتا ہوا براہمن آیا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ سوریہ
ونش کے رہتے ہوئے سنسار ڈوب گیا۔

(۲)

رگھو دلیپ شو سگر نرلیشا۔ امت پربھاؤ بھئے اَودھیشا
پتو جیوت شت تیاگیو پرانا۔ پربھو انتریامی سن کانا۔
رگھو۔ دلیپ۔ شِشو۔ سگر وغیرہ بڑے بڑے پرتاپی
اَودھ نریش (راجا) ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی
نہیں ہوا کہ والد کے سامنے لڑکا پران تیاگ دے۔

(۳)

نر لیلا کر رام کرپالا۔ لگے وچار کرن تت کالا۔
کارن کون مرت شت بھیو۔ دوج دُکھ دیکھ بکل رگھو بھیو
اس برہمن کو بلکھتا دیکھ کر پربھو رام جی بڑے دکھی ہوئے

پربھو چت دیکھہ گگن بھئی بانی ۔ شودر تپے سن سارنگ پانی
بپر دھیا چلی کٹھور بن مانہا ۔ دوج سُت مِتو مرن نرناہا
رام کو سوچ میں پڑا دیکھہ کر آکاش بانی ہوئی - کہ رامجی!
آپ کے چار ورنی راج میں بدھیا چل پر ایک شودر
تپ کر رہا ہے اُسی سے برہمن کا لڑکا مرا ہے -

چھند

ابہی بھانتی دوج سُت مرتک سنی رتھ سماجی پربھو آتر چلے
دوڑے پریم سپیل ولوکی پاون - آپت جیت سنمکھ چلے
ستی کر دوہ استھیت ورنکیہ چھپائے ماتھ لے سیر لگیو
ور بھگتی آرتی جاتی تبہی دے اُنو تیرتھ برت کیو
یہ سن کر رامجی رتھ سجا کر چلے - سامنے دو خوبصورت پہاڑ
دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے - رام نے ایک بان مارا
جو تپسوی شودر کا سر کاٹ کر بیکنٹھ کو سر سمیت چلا گیا -
اُسے دُکھی دیکھ کر پربھو نے بھگتی کا وردان دیا اور آپ
نے تیرتھ برت کیا -

دوہا

دوج بالک مرتک جو اٹھ بہو سر نائے
آئے پیر رگھو پتی بھگت - بجے بجن سکھدائے

اور اُسی وقت اس براہمن کا مرا ہوا پتر زندہ ہو کر
اٹھ بیٹھا - بھگتوں کے دُکھ دور کرنے والے رگھناتھ
جی اُسی وقت اودھ میں جا پہونچے -

چوپائی (۱)

اُٹھی بار جیا بہہ کینہہ رگھو نندن - پوجی برار ی بھگت جن اور ن
کھوجن شیئہ جکت پچی کینہا - پنچ دھام سمن لگ ہے بنہا
رامجی نے سندھیا وندن کیا - اور بھگتوں کو سُکھ
دینے والے شیو جی کا پوجن کیا - اور شودر کو مارنے
کا پرائشچت کیا

(۲)

رہا دِوس جب گھڑیکا چاری + جری سبھا تب آئے کھراری
سُنی پُران پربھو اچ سہنا + دیئے دان سُبھہ دیا نکیتا

جب چار گھڑی دن رہ گیا - تب رام سبھا پھر جڑی
سب بھائیوں سمیت رامجی نے پُران سُنا - اور
پھر دان دیا -

(۳)

سب ہی سندھیا وندن کینہا + بھون چلے پربھو آئیسو دینہا
پنتیہ کوئی پربھو اودھ سبا اوہیں + سانجھہ سمے سب خبر بتاوہیں
پر تھک پر تھک سنی خبر بیاری + بول نہ ایک سو سنی کھوائی
پھر سب سندھیا وندن کر کے پربھو سے اجازت لیکر سب اپنے
اپنے گھر گئے - سندھیا کے وقت شہر کے دوت یعنی
(خفیہ پولیس) آتے تھے اور بھگوان کو شہر کے حالات
سناتے تھے - رامجی نے سب دوتوں کی باتیں الگ
الگ سُنیں - اُن میں سے ایک دوت نہیں بولا -

چھند

کچھو کہی نہیں سو پوچھی سادر وچن بیگی نہ آوئی
ایک رجک سنہیم کہت ڈانٹت وینگ بچن سناوئی
سُنی سکل کرپا ندھان چرکے مدھیہ ار راکھے ہری
نشی سوپن دیکھت جگت پتی پہی جائی وہ ان دکھہ کری
جب وہ نہیں بولا تو تب رامجی نے اس سے عزت سے
دریافت کیا - اس نے کہا کہ ایک دھوبی اپنی عورت کو
ڈانٹ ڈپٹ کر گالی گلوچ دے رہا تھا - رامجی نے دوت
کی پوری بات سُنکر دل میں رکھ لی - رات کو خواب میں
بھی رامجی نے وہی دیکھا اور وہ بڑے دُکھی ہوئے -

دوہا

تبہی اودھ پرجا نپت کینہہ وچار کرپال
ایک سہس پیتو راج کو بھیو لوک تپ ہی کال

جب رام کو راجیہ کرتے ہوئے دس ہزار سال ختم ہو گئے
تب انہوں نے سوچا کہ پتا کا ایک ہزار سال کا راجیہ
ابھی اور کرنا ہوگا - دشرتھ جی اکال میں مرے تھے

چوپائی (۱)

پتا کوں جنک سنا بن ناہیں + راکھوں شہر پتی تھہ دھرم نہ جاہیں
دے من کھوک سیا پہنہ آئے + سادر بولے بچن سہائے

سیتا جی کو جنگل میں بھیجدوں گا جس سے وید مارگ رہے اور دھرم نہ جائے۔ یہ فیصلہ کرکے رامجی سیتا جی کے پاس گئے۔ اور رسادر وچن بولے۔

(۲)

بچ چھایا مہی راکھیٔ وِنیتا ٭ رہو جائے بچ دھام سُنیتا
پربھو پد بندی گئیٔ سو لیٔ ٭ جیو چراچر لکھی نہ کوئی

ہے سیتے تم اپنا عکس دنیا میں چھوڑ کر اپنے دھام کو چلی جاؤ۔ پربھو کا حکم پاکر سیتا جی آکاش میں اُڑ گئیں یہ لیلا کسی نے نہ جانی۔

(۳)

تا سن پربھو اس کہا بجھائی ٭ من بھاون مانگھو برجائی
ناتھ ساتھ مُنی دھام سُہائی ٭ آئی بچی گرہ من سکچائی۔

سیتا جی کی چھایا سے پربھو نے کہا جو اچھا لگے وہ بر مانگو۔ سیتا جی نے کہا ہے ناتھ۔ سنتوں کے آشرم چھوڑ کر میں اودھ چلی آئی ہوں۔

(۴)

مُنی تیہ بھوشن سکل سُہائے ٭ بہرآئے پربھو جو من بھائے
سنہی تہی کرپا نکیت سنگائے ٭ تو جہن من اُبھلاتن بہلیے

تب رامجی نے منی استری کے یارجات منگوا کر سیتا جی کو پہنائے۔ اور کہا صبح سویرے تمہاری منو کامنا پوری کردیجائے گی۔

دوہا

ہوت پرات جب جگت پتی۔ جاگے رما نواس
پا پک جن گاوت سُرت لکھیہ ملکھ کنج پرکاش

صبح سویرے لکشمی نواس شری رامچندرجی جب آئے تو یاچک لوگ اُن کا چاند سا مکھڑا دیکھ کر خوشی میں گانے لگے

چوپائی

بھرت شتش رپو دمن سمیتا۔ آئے جہاں پربھو کرپا نکیتا۔
کینہہ پرنام ماتھ مہی لائی۔ بولے نہیں کچھ شری رگھورائی
جہاں بھگوان جی تھے وہاں لکشمن جی، بھرت جی اور ستر ہن جی آئے۔ پرتھوی پر سر جھکا کر پرنام کیا لیکن رامجی کچھ نہ بولے۔

(۲)

بارن بلو کی سسنکت انگا۔ شری ہت دیکھ وِنسکر لنگا
تھر تھر کانپت تینوں بھائی۔ جانی نہ جائے چرت رگھورائی

رامجی کا کمہلایا ہوا چہرہ دیکھ کر اور ان کی ملین رنگت دیکھ کر وہ تینوں بھائی تھر تھر کانپنے لگے شری رام کا چرتر جانا نہیں جاتا۔

(۳)

لبی سانس ور کینہے جانی ٭ بولے گوڑھ منوہر بانی
بجن مور آر راکھو بھراتا ٭ لے بن جاؤ جانکی تاتا

لمبی سانس کھینچکر اور بُرا وقت جان کر شری رامجی بولے۔ ہے بھائی میرا حکم مانو اور جانکی جی کو جنگل میں چھوڑ آؤ۔

(۴)

شو کھی سبھی سن وچن کرالا۔ جیسے گات ارابجی جوالا
ہنست کہ ست کہت گھورایا۔ سمجس ار شنی کھگرایا

ایسے کٹھور وچن سن کر سب سہم کر سوکھ گئے۔ دل میں جلن سی ہونے لگی۔ سارا جسم جلنے لگا۔ سوچنے لگے کہ رامجی مذاق کررہے ہیں۔

دوہا

بھرت آدی ویاکل اتی۔ نہیں آوت کہیں بین
جو رنکل کر شترو ہن۔ کہت نیر بھر نین۔

بھرت وغیرہ تینوں بھائی ویاکل تھے کسی کے منہ سے بات تک نہ نکلی۔ تب دونوں ہاتھ جوڑ کر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر شتروگھن جی بولے۔

چوپائی

سن پربھو وچن نیر دیہ بلکھانا۔ جگت جننی سیا سب جگ جانا
جگت پتا پربھو سب ار بانہی۔ سنت جینن گھن آنند راسی

ہے سوامی آپ کا وچن سن کر دل میں بڑی ویاکلتا پیدا ہوگئی ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ آپ جگت پتا ہیں

اور جانکی جی جگدمبا ہیں۔

(۲)

کارن کون جانکی تیاگی ؛ من وچن کرم تو پدانوراگی

سُنی سہر وگیہ سنکرہ جانی ؛ رس پرتاس کی سقیہ سیانی

کس کارن سے آپ نے جانکی جی کا تیاگ کیا ہے وہ تو تن من پران اور وچن سے آپ سے ہی پریم کرتی ہیں وہ گیہ وتی ہیں آپ غصہ میں ہیں یا ہنسی میں ہیں۔

(۳)

پنکج نین نیر بھری آئے ؛ کہی پیریہ وچن انج سمجھائے

آئیس مور نہی جو تاتا ؛ رہیں نہ پران تات ہم کاتا

یہ سنتے ہی رام کے نینوں میں آنسو بھر آئے انہوں نے پیریہ وچن کہہ کر بھائیوں کو سمجھایا یہ حکم عدولی کی تو میں مرجاؤں گا۔

(۴)

ہری اچھیا بھاوی بلوانا ؛ نم کہنہ تات سدا کلیانا

یہ مم وچن پالی لکھو بھائی ؛ تات جانکی ہی جا ہو لوائی

ایشور کی مرضی اور ہونہار بلوان ہے۔ تمہارے لیئے سدا کلیان ہے۔ اے میرے چھوٹے بھائی! میری بات مانو اور جانکی کو بن باس دے آؤ۔

سورٹھا

سُنی پر بھو وچن کٹھور۔ بھرت کہیو ٹک جوڑ کر

ناتھ نہیں متی تھوری۔ سنو ہنتی بہر وگیہ پربھو

رام کے یہ سخت وچن سنکر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ناتھ میری عقل چھوٹی ہے اور آپ بودھ ساگر (سمندر) ہیں۔ میری بینتی سنئے۔

چوپائی (۱)

ہنس ونش جگ میں وکھیاتا ؛ دشرتھ پتو کوشلیا ماتا

تربھون پتی پربھو سب جگ جانا ؛ کاہو پتنی تہر تی وید بکھانا

سُوریہ ونش کا نام تمام عالم میں مشہور ہے دشرتھ جی ہمارے پتا اور کوشلیا جی ہماری ماتا ہیں اور تینوں لوکوں کا مالک آپ کو تمام دنیا جانتی ہے۔

(۲)

سنبیہ شکتی تب پرگٹ گتنا ہیں ؛ ورنی نہ سکہیں وید اہر اہیں

شوبھا کھان جانکی ماتا ؛ بہت امنگل منگل داتا

سیتا جی آپ کی پرکش شکتی ہیں ان کا بیان نہ تو وید کرسکتا ہے اور نہ شیش جی کرسکتے ہیں وہ شوبھا کی کان جانکی جی منگل داتا ہیں۔

(۳)

چھایا جیمی تیہی ورت دھرہیں ؛ تیے ناری بھو کوپ نہ کرہیں

جل بن مین کہنے جیئے کرپالا ؛ کرپتی کی رہ بن بارد مالا

ان کی چھایا کے مطابق بھی پتی ورت رکھ کر مستورات بھوساگر سے تر جاتی ہیں۔ اے کرپالو کیا پانی کے بنا مچھلی زندہ رہ سکتی ہے؟ بادل بنا کھیتی کیسی۔

(۴)

اس تم بن جیون جیئے کہہ سیتا ؛ گیان شنتی اتی نپن ونیتا

سُنی کرونا میئے وچن سہیتی ؛ کہی بھرت تم سندر نیتی

آپ کے بغیر گیان دتی سیتا جی ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ پائے گی۔ بھگوان نے بھرت کے وچن سن کر کہا ہے بھائی تم نے اچھی نیتی کہی ہے

(دوہا)

تدپیو نرپ کی جاسیدا۔ راج نیتی دھن دھرم

وشو ھا پالہی شنو بجی۔ وچن نیتی سچی کرم

تو بھی راجہ کو سدا نیتی۔ دھن اور دھرم کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ شوک رہت ہو کر پوتر کرموں دوارا پرکھوی کا پالن کرنا چاہیئے۔

(چوپائی)

دوت جرت جس سنبہ سونیہو ؛ کل کلنک یہ دارن بھیو

ترنی ونش نرپ بھیئے انیکا ؛ ایک ایک تے ہیں وویکا

دوت سے جو دھوبی کی جو بات سنی تھی وہ رام نے کہہ سنائی۔ پھر بولے ہمارے خاندان میں یہ برا کلنک لگا ہے۔ سوریہ ونش میں ایک سے ایک بڑھ کر برتاپی راجہ ہو گئے ہیں

(۲)

رگھوونسیپ سوایمبھو جایا ؛ سگر بھگیرتھ بید بکھانا
دسہرتھ ودت جان جگ ٹیکے ۔ وچن نہ ٹارنو لاپچ جی کے

رگھوونسیپ ۔ سوایمبھو ۔ منو ۔ سگر ۔ اج ۔ بھاگیرتھ
جیکا ذکر وید میں بھی موجود ہے ۔ راجہ دسہرتھ کو دیکھو
جنہوں نے قول کے ساتھ اپنی جان دیدی تھی ۔

(۳)
نہیں کلی اربیچک بینیے کلنکو سے ؛ نیہے جیو جگ ادھم اتنکو
شنو بہر فکلیہ مشکل بھیے ہاری ؛ ربہت کلنک و پہ کماری

اس پوتر رگھوونش میں ذرا بھی کلنک ہو جائے
تو زندہ رہنا دو بھر سمجھو ۔ بھرت جی بولے ۔ بے خوف کا
خاتمہ کرنے والے سیتا جی بالکل ہی کلنک سے رہت
یعنی دنبرہ وش ہیں ۔

(۴)
ودمی ہری ہر دوی دیکھی بہائی ؛ پاوک اودی کنک سم بھائی
جے شہر نرمنی سیتے ہوناہیں ؛ یہ جرنتر جگ لکھی ان کھانہیں

برہما ۔ وشنو مہیش نے سیتا جی کو آگ میں تپا کر سونے
کے سمان تعریف کی ہے ۔ شہر نرمنی کوئی ایک بھی ایسا نہیں
جو سیتا کے چال چلن پر کلنک لگاتا ہو ۔

(دوہا)
تے شتھ رورو نرک مہنہ ۔ کوٹی کلپ کری باش
رہیں کوئی ست وگ نس ۔ بھو نہیں نرک نواس

اگر کوئی اُن کو کلنکنی کہیگا تو وہ کوٹی کلپ
رورو نرک میں نواس کرے گا ۔ روگی رہ کر نرک
بھوگتا رہے گا ۔

(چوپائی)
رس تکھ دیکھی ہمن کر تیچھے ہلے بھرت لکھمن کے پیچھے
منو سو منری جیانا بیٹھ سیجو ؛ جگ کہل کہے کہو کس سو جو
شری رام کا کرودھت رخ دیکھ کر اور نتر جیسی
آنکھیں دیکھ کر بھرت جی لکشمن جی کے پیچھے جا کھڑے
ہوئے ۔ رام بولے لکشمن جی ! سنسار جائے
بھلا کہے یا برا ۔

(۲)
تجی آگیا پرنی اتر کر بہو ؛ مدہی ہن سوچ جنم بھری مرہو
جنک سنتی رتھ ترت چڑھائی ؛ تنک سیپ بھر ہو پہنچائی

اگر تم میرا حکم نہ مان کر کے جواب دو گے تو میرے بنا
جنم بھر پچھتاؤ گے ۔ اس لئے جانکی کو رتھ میں بٹھلا کر گنگا کے
پار چھوڑ آؤ ۔

(۳)
اتی گھور بن جہاں نہ کوئی ؛ چھانڈ ہو تات یتن کر سوئی
پھیر ہو تن منی وچن اولسا ؛ مرن کٹھان کری چلے ترا سا

از حد گھور جنگل میں چھوڑنا ۔ جہاں کوئی نہ ہو ۔ اور
اداس ہو کر میرے وچن مٹ کا تو ۔ اپنا مرن جان کر
لکشمن جی وہاں سے چلے ۔

(۴)
شیگھر گوان سیا بیٹھائی ؛ شٹ بھوشن بھر دھرے بنائی
اتی آنند من چلی جانکی ؛ التیہ بہر یہ کرونا ندھان کی ۔

سندر رتھ میں سیتا جی کو بٹھلا کر کپڑے اور خوراک
بھی رکھ دئے ۔ رام جی کی پیاری جانکی دل میں خوش ہو کر
چل پڑیں ۔

(دوہا)
ووربن لکھمن نہار سیا چکت وکل بھئی بال
پترے وچار نہیں سکت منی بن ویاکل بیال

لکشمن جی کو ویاکل دیکھ کر سیتا جی اسطرح گھبرا گئیں
جیسے منی کے بغیر سانپ گھبراتا ہے وہ اپنے دلی خیالات
ظاہر نہ کر سکیں ۔

چوپائی
اتری دیو سری پان سوہاوا ؛ اتی ادیان دیکھ بھے پاوا
کارن اپر جانی بھے بیتا ؛ بولی وچن منوہر سیتا

گنگا کے کنارے ایک گھنے جنگل میں رتھ سے
اتر کر سیتا جی ڈر گئیں ۔ کچھ رہسیہ جان کر خوفزدہ
ہو کر سیتا جی نے کہا ۔

دکھت ہیں مہنین کے دھاما ؛ جات کہاں بیہ اج سکا ما
کھرگ مرگ جیو و دھ بھری بالا ۔ کری کیہر بن بھاگ سگرالا

اے دیور یہاں تو سنتوں کے آشرم نہیں ہیں
تم کہاں جارہے ہو؟ یہاں ۔ پکشی ۔ ہرن ۔ شیر ۔ سانپ
ہاتھی ۔ باگھ ۔ بھیڑیا ۔ سیار بھرے ہیں ۔

(۳)

کوئی منی ملت نہ آوت جاتا ۔ نکست پران تات مم گاتا
سیتا وکل لکھی من ہی اہلیا ۔ کہن لگے کہہ کیہہ ودھیا

کوئی سادھو بھی آتا جاتا دکھائی نہیں دیتا ۔
میرے جسم سے پران نکلے جارہے ہیں ۔ سیتا جی کی
گھبراہٹ دیکھ کر لچھمن جی نے سوچا ۔ کہ برہما جی نے
یہ کیا کیا ۔

مور چھت رتھ تے بھے دکرارا ؛ بھوی گرت تب آپ سنبھارا
سیا بلو کی من دھیرج آنا ؛ جیون بن اب نکست پرانا

سیتا جی مور چھت ہوگئیں ۔ لیکن زمین پر گرتے
سے لکشمن جی نے سنبھال لیا ۔ سیتا جی کی گھبراہٹ
دیکھ کر لکشمن نے سوچا کہ بنا موت پران مرجاوینگے

دوہا

دھرنی سا دیاکل نرکھی ۔ پران کنٹھ گت جان
تجن چہت تنو سینش تب ۔ دھک دھاک جیون پران

جانکی جی کی گھبراہٹ دیکھ کر اور ان کے پران
کنٹھ گت جان کر وہ بھی اپنی زندگی کو دھکارتے
ہوئے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے ۔

چوپائی (۱)

پران بنا لکشمن کہاں دیکھی
گگن گرا تب بھئی وسیکھی
سنو سو متری جاہو سیا تیاگی
جنک سیتری کا جیہی سبھاگی

لکشمن جی کا نیچے دیکھ آکاش بانی ہوئی ۔ ہے
لکشمن تم سیتا کو چھوڑ کر چلے آؤ ۔ سبھاگ وتی

سیتا زندہ رہیں گی ۔ (۲)

گگن گرا سن دھیرج کینہا ؛ ہاتھ جوڑ پر دکھشن دینہا
لگے رتھ چرن بنت سیا کیرے ؛ چلے اودھ اُر تراس گھنیرے

آکاش بانی سے لکشمن جی کو حوصلہ ہوا ۔ ہاتھ جوڑ
سیتا جی کے رتھ پر چڑھ کر وہ اودھ پوری کو لوٹ چلے
چلتے وقت پرنام کرلیا ۔

(۳)

جاگی سیا سکل دسی دیکھا ؛ نہیں رتھ آشو نہیں یہاں شیشا
سنہی دکھ ریکھم رہے ہیں تا ؛ جنی سوئی جہت نہ کرن بیانا

غش کھلتے ہی جانکی جی نے چاروں طرف دیکھا انکو
رتھ گھوڑے لکشمن جی نہ دکھائی دیئے ۔ وہ بولیں میری
زندگی دکھ برداشت کرنے میں سخت جان واقع ہوئی
ہے ۔ یہ پران اب بھی نہ نکلیں گے ۔

(۴)

کرونا کرت بین اتی بھاری ؛ بالمیک آئے بن چاری
سیتا بالمیکی منی جانا ؛ بن آون نج جرت بکھانا

سیتا جی جنگل میں بے حد ولاپ کررہی تھیں اتنے ہی میں
بالمیکی منی گھومتے ہوئے وہاں آنکلے ۔ سیتا نے ان کو
پہچانا اور اپنا سب حال کہا ۔

دوہا

منی ہیں پتری جنک کی ۔ رام پریہ جگ جان
تیاگن میت نہ جانوں کچھو ۔ ودھی گتی اتی بلوان

ہے منی میں راجہ جنک کی پتری اور شتری راجہندر جی
کی استری ہوں ۔ میں نہیں جانتی کہ کس وجہ سے مجھے چھوڑا
گیا ہے ۔ جیسی قسمت ہوتی ہے وہی ہوگا ۔

چوپائی

دیور لکھن گئے سہنائی ؛ منہو نہ کچھ جانوں منی رائی
سن کینا منھ لا ہتی مورا ۔ پرم شنشنہ سب دھی ہو تورا

دیور لچھمن مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں ۔ لیکن میں اس کا
سبب نہیں جانتی ہوں ۔ بالمیک جی بولے بیٹی! تمہارے
پتا جنک میرے شاگرد ہیں ۔

(۲)

چھنداب جنی کرو سنکماری ٭ ملی ہیں توہی انیش سنکماری ٭
سادر پورن کنی سیا آئی ٭ کرہی مجن ہینی سب گتی جائی ۔

اب تم فکر مت کرو ۔ آخر میں تم کو رامجی پھر ملیں گے
نہایت عزت اور احترام کے ساتھ وہ سیتا جی کو اپنے
آشرم میں لے گئے اور سب حالات سنے

(۳)

وہ وِدھ بھانتی منی دِھیرج دینا ٭ سیا ہے شری ہری مجن کینا
شری رام مورتی آر راکھی ٭ دیکھے پھل منی آپ ہو بھاکھی

منی نے حوصلہ بندھایا ۔ تب سیتا جی نے گنگا
میں اشنان کیا ۔ پھر رامچندر جی کی مورتی دل میں دھارن
کی ۔ منی نے آشیرباد دیا اور پھل دیئے ۔

(۴)

منی ور کتھا انیک پرسنگا ٭ کہیں سنہیں سیا سنگ بہنگا
گیان انیک پرکار درشائے ٭ لکشمن سنو اودھ تب آئے

منی کئی طرح کی کتھائیں کہتے تھے ۔ سیتا کے ہمراہ
پرند بھی سنتے تھے طرح طرح کے وچار دل میں دھارن
کرکے لکشمن جی اودھ میں آئے ۔

چھند

آئے جو لچھمن تیاگ سیتا ہیں ۔ وکل نج اُنھو گئے
بہو بھانتی رودن مات سن کہی بہا داُرن دکھ دیئے
منی سنہی مور چھت مات بانی وکل جمی کیکئی مانی گئے
ہو دیئی بدئی کہی بھانتی کو کہہ بیتی داُرن دکھ بھئے

لچھمن جی سیتا جی کو تیاگ کر آئے بیاکل ہو کر اپنے
محل میں گئے وہ رو رو کر شترگھن سے سیتا جی کا دکھ
بھرا افسانہ کہنے لگے جسے سن کر ماتا بے ہوش ہو گئیں

جیسے منی بن سانپ
سینی شور رام سہت لچھمن رام نج مندر گئے ۔
نج گیان دے سمجھائے تنہی تب کھلے پٹ انتر نئے
بہ بیدھ سوئی سوئی لہیو مانت دین گرو ناور سنے
تن تیاگ جی کری سنجھ یوگ اگنی جاتی بھئیں سادر سنے

شور شن کر رامجی لکشمن جی کے محل میں گئے انہوں
نے اپنے گیان سے ماتاؤں کو سمجھایا ۔ ان کے پردے
کھل گئے ۔ ماتاؤں نے جو وردان مانگے وہ رامجی نے دیئے
تب سب ماتاؤں نے یوگ اگنی پرگھٹ کر کے اپنے
اپنے شریر تیاگ دیئے ۔

دوہا

یوگ اگنی تنو بھسم کری سکل گئیں پتی دھام
بھرت شترو سون لکھن شوک مگن کہے رام

یوگ کی آگ سے اپنا اپنا شریر بھسم کر کے تینوں
رانیاں پتی دھام کو گئیں ۔ تب شری رام ۔ بھرت
لکشمن اور شترگھن چنتا میں ڈوب گئے ۔

چوپائی

ودھی وت کیے کرم شری گائے ٭ پرکھوتے گورو سادر کروائے
دین دان نہی کوبی پرکارا ٭ کی اُس کو ہی جو برنے پارا

گورو جی نے سب کریا کرم ویدوں کے مطابق ہی
کروائے ۔ کئی طرح سے دان دیا ایسا کوئی شاعر دنیا
میں نہیں ہے جو اسکا بیان کر سکے ۔

(۲)

ایک بار گورو گرہ سکھدائی ٭ گے سنگ انوج سہت رگھورائی
کینہہ ڈنڈوت مہا سرنائی ٭ بیٹھے پربھو برآسن پائی

ایک بار بھائیوں اور منتریوں سمیت رام جی
گورو جی کے گھر گئے زمین پر ماتھا رگڑ کر پرنام کیا اور
آشیرواد حاصل کر کے بیٹھ گئے ۔

(۳)

تو پرساد جپ یگیہ انیکا ٭ کینہے امت ایک تے ایکا
ناتھ سنبھل پرجن من ہیں ٭ دیکھا اشومیدھ پربھو چاہیں

وہ بولے آپ کی دیا سے میں نے ایک سے ایک
بڑھ کر یگیہ کرائے ہیں ۔ لیکن عوام ایک اشومیدھ
یگیہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں ۔

(۴)

جن کچھ اتیش دیکھے ناتھا ٭ سوہیں گرب نا بھنڈائے پدماتھا

راجمکانی ودِ ئے یگیہ سیوا کرنے کے منتری سمیت بھرت
کو بلایا - راجہ جنک کی تمام سیوا کا بار بھرت نے سنبھالا -
وہ بہت ہی خوش تھے -

(۴)

آئے گروہی ساد ہیر نائے ؛ من بھاوت پراشنش پائی
تہی پرکھو ہسکل دیو گورو پندے ؛ ابھمت آسیش پائی آنندے
پھر گوروجی کو پرنام کیا اور آشیرواد پایا - پھر رامجی
نے سب دیوتاؤں کو اور مہاتماؤں کو پرنام کیا اور سب
سے آشیرواد پائی -

(دوہا)

دس سہسر منی ور سہت - آئے پربھو گکھ دھام
بولے وچن ونیت گورو - منتر سنتیہ تم رام
دس ہزار سادھوؤں سمیت شری رامجی یگیہ شالا میں
آئے - تب وششٹ جی نے ونیت وچن کہے - اے رام تم
میری بات سنو -

چوپائی

دھرم سمل جیہی وید بکھانے ؛ سنت پوران لوک سنجانے
بن پریہ سنمپل نہ ہوہیں لھرانی ؛ اب چہئے مہلیتن کماری
جن یگیوں کا ذکر ویدوں نے کیا ہے وہ بنا استری کے
مکمل نہیں ہوتے - اس لئے اب جانکی جی کی بہت ہی ضرورت
آپڑی ہے

(۲)

سنی منی وچن مون کہی رہتو ؛ سنئیہ استینہ نہ ایکو کہیو
ھمم پیران وید جان منی رایا ؛ رہے شکرت جیہی کر ہو دایا
گوروکی بات سن کر رامجی چپ رہ گئے - جھوٹے سچ
کچھ بھی نہ بولے - [illegible] اے گورو دیو میری زندگی کی
حفاظت کرتے ہوئے آپ ہی کوئی اُپائے تبلائیں -

(۳)

دو گورو ولی نارد سنکادی ؛ دھرم کہیو ستی پرم انادی
کنک جڑت منی اتی سندر بالا ؛ رچی سیا روپ شوبھی وششالا -
وششٹ شتانند نارد سنکادی نے مشورہ کیا

پھر وہ بولے اے رامجی! رتنوں سے جڑی ہوئی سونے
کی ایک سیتاجی کی ایک مورتی منوائیے -

(۴)

انگ انگ سب بھوشن ساجے ؛ تا سو روپ لکھی رتی پتی لاجے
سہسا لکھی نہ سکہیں تر ناری ؛ سیا دیکھیں سب اچرج ماتی
ان کے انگ میں زیورات سجائے گئے - اُن کا روپ
دیکھ کامدیو بھی شرمندہ ہو گیا - کوئی بھی اُن کو اچانک
پہچان نہ سکا -

(دوہا)

بھی او سہر شوبھا امیت - کو کوی برنے پار
جگدادھر کرپال پربھو - کینہے چرت اپار
اس وقت کی شوبھا کا ذکر کون شاعر کر
سکتا ہے - جگت کے آدھار رام چندر جی نے
اپورو چرتر کیا —

(۲)

یگ سہسر جے ویر شندر پرم پروین -
جانہی شہر تیکر منی شکل - رہی ماکھ سنگ آدہین
دو ہزار شریشٹ براہمن جو وید کو زبانی یاد کئے
ہوئے تھے یگیہ کرانے کے لئے رامجی نے مقرر کئے -

چوپائی (۱)

مکر ماس رتو ششر سہائی ؛ ماکھ منڈل بیٹھے رگھورائی
تب بولے گورو وچن سہائے ؛ آئیو باجی جو وید بتائے
ماگھ کی سندر رتو میں شری رامجی یگیہ شالا
میں بیٹھے - تب وششٹ جی نے کہا - جیسا وید
نے کہا ہے ویسا ایک گھوڑا منگوائیے -

(۲)

لچھمن سنی گورو وچن آنندے ؛ بار بار پد پنکج بندے
بیٹھا لا سادر ہلی آئے ؛ وودھ بھوشن بہتا پہرائے
گورو کے وچن سنکر لچھمن جی بہت خوش ہوئے گورو
بار بار پرنام کر کے وہ گھوڑ شالا میں گئے ایک گھوڑے
کو سب آبھوشن پہنائے -

۴

منو بٹ ورن سندر شہرت کرے ۔ رچی ہے لچت منوج سنوارے
جین جڑاؤ نہ جائے کہا ۔ روی رتھ جرھی آوت جگ جانا
ماتھے مور پنکھ منی لاگے ۔ سو لی نیہہ تکمت دیکھی انوراگے

اس گھوڑے کا رنگ سفید تھا۔ کان کالے تھے ۔ جو سوریہ دیو کے گھوڑوں کو بھی شرمندہ کرتا تھا۔ گویا کام دیو نے آپ اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ جڑاؤ زین کسا گیا۔ ماتھے پر مور پنکھ تھا جس میں منیاں چمک رہی تھیں۔

(دوہا)

سنتھی شہیں دس بیرونہ ۔ راما ج رندھیر
متھیہ تابی انیہہ تہاں ۔ جہاں رام رگھوبیر

اس یگیہ کے گھوڑے کے پیچھے ساٹھ ہزار ویر لگا کر لچھمن جی اسے یگیہ شالا میں لائے ۔ اس گھوڑے کی شان نرالی تھی ۔

چوپائی ۔ ۱

پوجیو پربھو نئے جگ جے ہیتو
جب تجھو کہا گا دھی کل کیتو
دینہہ وودھ ودھی دان انیکا
لاگی ہی بہتر سوئی گری انبھی ٹیکا

دنیا کو فتح کرنے کی خواہش سے راجی نے اس گھوڑے کا پوجن کیا ۔ بہت سا دان دیا اور ایک دجے پتر لکھ کر باندھا ۔

(۲)

ایک ویر کوشل پور ماہی ۔
ارہی دل دمن سہرش سکاہی
جیہو تل ہوئے گھو سوئی باجی
دنڈ دیہو بن جاہتو کہ بھاجی

کوشل پور میں ایک ویر دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہے ۔ جس سے اندر بھی ڈرتے ہیں ۔ جس میں طاقت ہو وہ اس گھوڑے کو روکے اور پھر ہراساں ہو کر جنگل میں بھاگ جاوے ۔

۳

لکھی باندھیو ہے سہیس سنو اری ۔ یہ سنی چرت اودھنی چاری
بھار گوا آدی سکل منی سنگا ۔ آئے جہاں رگھو ونش پتنگا

یہ بات چٹھی میں لکھی گئی تھی ۔ بھرگ آدی بہت سے منی لوگ یہ حال سنکر وہاں آئے جہاں رگھو کل منی شری رامچندر جی تھے ۔

(۴)

کہا سکل لونا سُر کیری ۔ منین تراس جن دینہہ گھنیری
سنی منی وچن نین جل چھائے ۔ بہوری رام نج تیرون منگائے

ان منیوں نے لونا سُر کی کتھا کہی ۔ جس نے منیوں کو بہت دکھ دیا تھا ۔ راجی کو بڑا دکھ ہوا ۔ اور انہوں نے اپنا ترکش منگوایا ۔

(دوہا)

دینہے رپو سودن ہی سو بان اموگھ کرال
منتر مار پڑھی تا ہی بہت جیتہو سکل بھوال

ایک بان نکال کر شتروگھن کو دیا اور کہا ۔ اس گھوڑے کے حفاظتی سینا پتی بن کر تمام راجاؤں پر فتح حاصل کرو اور اس بان سے لونا سُر کو مار گراؤ ۔

(چوپائی)

بہری وبھیشن رام بلائے ۔ سادر آئے ماتھ تن نائے
لونا سُر کے چرت اپارا ۔ پوچھے دن منی وکلش ادارا

پھر راجی نے وبھیشن جی کو بلایا ۔ انہوں نے آکر راجی کو پرنام کیا ۔ رام نے اُن سے لونا سُر کے حالات دریافت کیے ۔

(۲)

کر بگ جور نیا چرناہا ۔ سنیہ کہوں اب سنیہ اگاہا
بھگنی وماتر ناتھ سو موری ۔ کمبھینسی تیہی نام بہوری

ہاتھ جوڑ کر وبھیشن بولے ۔ اے کوشل آدھیش میری ایک سوتیلی بہن تھی جس کا نام کمبھینسی تھا ۔

(۳۰)

مدھو ولوکہان اون وہیہی + بہت وینتی کری تب تیہی لیہی
تنہہ تا سو لوتا سر کہیو + شیو سیوا سادر جن کیو ر
آگم تاسو تپ تنکر جانا + دینہہ شول تنو کرپا ندھانا

اس کا دوواہ مدھو دیت سے ہوا تھا۔ اس کے ایک پتر لوتا سر ہوا۔ جس نے تو جنبہ شیو جی کی تپسیا کی تھی۔ سنکر بھگوان نے اُسے ایک ترشول دیا تھا۔

(دوہا)

نے ہی بل پرتھو سو ہی گنیہی امرج نر ناگ
جینی سکل نج وش کیئے + بیٹھ سب ہی کم لاگ

اُس ترسول کے بل (طاقت) سے وہ انسانوں دیوتاؤں۔ ناگوں وغیرہ کسی کو بھی کچھ نہ سمجھتا تھا۔ وہ تینوں کو جیت چکا ہے۔ اور باقیما مدہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

(چوپائی)

تاسو چرت سن من مسکانے + رپہتہی بل دیے سنمانے
تہین سنگ چتر نگ بنائی + لئے ساتھ دو پوت سہائی

اس کا حال سن کر راجی دل ہی دل میں ہنس پڑے شترو گھن کو اپنا بل دیکر اپنے برابر کیا۔ شترو گھن نے اپنے دونوں بیٹے اور فوج ہمراہ لی۔

(۲)

شنی وچن پرتھو لستان آپارا + تہین سہسر ہنے اکبارا
دھیکلے وسودھا کنجر گاجے + دس سہسر رتھ رتھی لاجے

کوچ کے وقت تین ہزار نگارے ایک ساتھ بج اٹھے ہاتھیوں کی گرج سے زمین ہل گئی۔ سورما رتھ کو شرمندہ کرنے والے دس ہزار رتھ سجائے گئے۔

(۳)

تور تو سنکھ چلے دل ساجی + امت۔ اکھنڈ دندبھی باجی
چھو چیلی آئی شمٹ چو جھارا + گھہر تو نگم بھیر بہر بارا
سنکھ بجا کر شترو گھن جی چلے۔ آکاش میں

دیوتا باجے بجانے لگے۔ اس طرح لڑاکا فوج (نبرد آزما) کے ہمراہ شترو گھن نے لوناسر کے شہر کو گھیرے میں لے لیا۔

(۴)

جل نسان ہنے تہی کالا + شنی تسبر ہتی گرو وشالا
سنبھٹ پرچارن گرجت آوا + دیکھی کٹک سچ آئی شکھ پاوا

جھجھار راجہ سنکر لوتا شر کو بڑا ابھمان ہوا وہ گرجتا اور للکارتا ہوا آیا۔ اور وہ اپنی فوج سجا کر بہت خوش ہوا۔

(۵)

اروشبد سنہی بھٹ گاجہی + ول باجنے دو اودوشی باجہی
بج پرتھو کہی جے جوری جانی + سرتنی بھرے بھٹ ہنہہ من کھانی

مارو باجہ سن کر بہادر لوگ خوش ہو گئے۔ دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اپنے اپنے راجہ کی جے بول کر بہادروں نے اپنا اپنا جوڑ چھانٹ لیا۔

دوہا

وچلت آنی بلو کی بج۔ لوتا سر پر بنڈ
سنگ سنے مانگ بھٹا + دوسر کیتو گھنڈ

گھمنڈی لوناسر نے اپنی فوج میں گھبراہٹ دیکھی۔ تب اپنے دونوں بیٹوں ماتنگ اور کیتو کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھا۔

چوپائی۔

پرتھو شت جیشٹھ سبا ہو وشالا + بھر تو سنگہی جن دوجی کالا
یوپ کیتو اُرکیتو پرچاری + لرہیں سکھین نہ مانت ہاری

شترو گھن جی کے بڑے لڑکے سبا ہو لوناسر کے بڑے لڑکے ماتنگ سے اس طرح بھڑ گئے گویا دو کال لڑنے لگے ہوں۔ یوپ کیتو بھی کیتو سے بھڑ گئے

(۲)

یوپ کیتو کری کوپ اپارا + ہنت رپو کیتو گھمنڈی مہی دارا
وہاں سباہو متنگ ہی مارا + گر پڑ کوئی اونی بہتہ داری

یوپ کیتو نے غصہ میں بھرے ہوئے کیتو کو مار کر زمین پر

سُلا دیا۔ اُدھر سپاہیوں نے بھی اتنگ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے۔ اور بمار کریم لوک کو بھیج دیا۔

(٣)

کری چھل بہو تیسی بیو دھہ بخانا۔ اَستر شستر گہہ سب سپر ہوتا
دھرو دھرو۔ مار مار سُر کہیں ۔ لرہیں نہ بھٹ سمپنا ہوئیں

پوناشر کے مایا کر کے انیک دیوتاؤں کو پیدا کر دیا وہ ہتھیار لئے ہوئے تھے اور مارو کاٹو چلا رہے تھے شترو گھن کی فوج ان کا تماشہ دیکھنے لگی۔

(٤)

پر تو سدن بھو بنش سنبھاری ۔ جو رو دھنش سمر ترپراری
جمی تم اجے تری گو سوئی ۔ سمر امر نہیں دیکھے کوئی۔

رام جی کا دیا ہوا بان شترو گھن جی نے دھنش پر چڑھایا۔ اور شیو جی کو من ہی من پرنام کیا۔ بان کے رکھتے ہی مایا کے تمام دیوتا غائب ہو گئے۔

(٥)

سُر سماج کتھوں نہیں دیکھا ۔ چلیو سپاہو کال جن ولیتا
کمل سنبھارو گہو سول جاری ۔ اس کہی گدا کوپ اُرماری

یہ دیکھ سپاہو کال کے سمان گرج کر لونا سُر سے بولے۔ ارے دشٹ اب تو اپنا وہ ترسول سنبھال لے یہ کہہ کر اس کی چھاتی میں گدا ماری۔

(٦)

سہہ نہ سکیو سو تیج اپارا ۔ مور چھت اوفی پر پو کر ارا
کیتھ نام و بیر بلوانا ۔ مور چھت لوناسر تن جانا۔
تو کسبان سول لے دھاوا ۔ پوپ کیتو کے سنمکھ آوا۔

لوناسُر اس چوٹ کو سہہ نہ سکا۔ ویاکل ہو کر وہ مورچھت ہو گیا۔ کیتھ نام کے راکھشش نے جو یہ دیکھا تو ترسول لے کر پوپ کیتو کے سامنے آیا

سورٹھا

مار یسی ہردیہ سنبھار۔ گرے جنت کر ہنار تن
مورچھت بیر کاری۔ رامچندر دن مُنی تلک

پوپ کیتو کی چھاتی میں ترسول مارا دیا۔ وہ رام کہہ کر گر پڑے۔ مورچھت ہوتے سمے بھی یہی بولتے ہے رگھو کل تلک رامجی!

چوپائی

مورچھت بندھو سپاہو بلوکی ۔ کیئے رس امت سمتا نہیں روکی
کٹھن بان کر کرودھ اپارا ۔ چھانڈ یو تین کوئی اک بارا

سپاہو نے بھائی کو مورچھت دیکھا۔ اسے بہت غصہ آیا اور وہ روکے سے بھی نہیں رکا۔ اس نے غصہ کر کے تین طرح کے کرال بان چھوڑے۔

(٢)

تاہی وکل کری اتج سمیپا ۔ آتُر آیو رگھو کل دیپا
لگے بان تاسو تن ماہیں ۔ تیہو اوفی تل سُدھ کچھ ناہیں

اس راکھشس کو ویاکل کر سپاہو بھائی کے نزدیک گیا۔ پوپ کیتو کے جسم میں تیر گھسے ہوئے تھے ان کو ذرا بھی ہوش نہ تھا۔ وہ ویاکل پرتھوی پر پڑے ہوئے تھے۔

(٣)

اچی سانگ تن باہر کینہا ۔ رام نام ور اوشدھی دینہا
اٹھی ستیجی انگ اتج کے سندگا ۔ لنیھ دھنہی دھنو بان نشنگا

سپاہو نے سانگ جسم سے کھینچ لی۔ رام نام کی سندر اوشدھی ان کو دی۔ وہ اٹھ بیٹھے اور ان کا شریر سندر ہو گیا۔ تب ہنس کر پوپ کیتو نے دھنش بان لیا۔

(٤)

جاگیو تیتھر دیکھی لڑائی ۔ چلیو کمک لے سنگ نج بھائی
سر برہی نمی کال سکائی ۔ بار سمر مہنہ تین کھسکائی

کیتھ راکھشش مورچھا سے جاگا۔ اور اس نے یدھ ہوتا ہوا دیکھا۔ وہ اپنے بھائی جامپیک کو فوج سمیت لے آیا۔ لیکن وہ بھی لڑائی میں ہار گیا۔

(٥)

ناہیو ماتھ آن کرجوری ۔ تات سمر رچی لوجی موری
راون رپو کھو پھر آنا جانو ۔ تنے تاسو تب سُنیل بدھانو

نہیں للکار رہے ہو۔ تالی بجانے سے شیر نہیں ڈرا کرتا یہ کہکر انہوں نے دھنش بان اٹھا لیا۔ اور اپنے گرو دیو والمیک کا دل میں دھیان کیا۔ پھر شترو گھن کے گھوڑے رتھ سارتھی (رتھبان) مار ڈالے۔

(دوہا)

ایک ہی ایک پر چار کری۔ بینے سکل رن شور
آے سب رگھو ویر بھینہ کانر کرنی کور

دونوں کماروں نے للکار للکار کر چیتے ہوئے بیروں کو مار ڈالا۔ دھیرے دھیرے انہوں نے ساری سینا کاٹ ڈالی۔ کچھ کائر بھاگ کر رامچندر جی کے پاس پہونچے۔

چوپائی (۱)

پوچھیو سکل بہان کل ناتھا
رگھو کہے سکل گن گاتھا
لچھمن سنگ جاہو سب بھائی
منی بالک باندھ دیو بیری آئی

رامجی کے پوچھنے پر انہوں نے شترو بالکوں کی سب کہتا کہہ سنائی۔ تب رامجی نے حکم دیا تم لوگ لچھمن کو ساتھ لیے جاؤ اور منی کے دونوں دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔

(۲)

مارہو جنی آنہو پور ماہیا
رشی شت بدھو اچت کچھ ناہیں
چلی سینش سنگ سبن اپارا
آئے ترت سمر جہاں بھارا

دیکھو اُن کو جان سے مت مارنا۔ سنت کماروں کو مارنا اُچت نہیں ہے۔ اس لیے لکشمن جی کے ہمراہ لاانتہا فوج روانہ ہوئی اور سب لوگ لڑائی کے میدان میں جا پہونچے۔

(۳)

لے گھر جیو جاہو منی بالک ؛ دن کرو نش دیتی [illegible]

آنکھین اوٹ ہوو اب تاتا ؛ آپن کرو دھ چڑھت گاتا

لکشمن جی بولے ہے منی کمارو اپنے پران لیکر جلدی ہی بھاگ جاؤ۔ شوریہ ونش دیوتا اور برہمنوں کا محافظ ہے۔ تم آنکھوں سے اوجھل ہو جاؤ۔ ہم کو غصہ آرہا ہے۔

(دوہا)

سُن لکشمن کے وچن ور بہنسے بالک دیر
اج بلوکت جاہو گھر سنہو مہار تدھیر

لکشمن جی کی بات سُن کر دونوں بھائی خوب ہنسے۔ پھر بڑے بھائی لو نے کہا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو پرتھوی پر پڑا دیکھ کر آپ اپنے گھر تشریف لیجائیے

چوپائی (۱)

بیج سہائے شترگھن آنی بلائی
کیول تو ہیں نہ منے بھلائی۔
سنی کشن لچھمن بان سندھاتا
کا بیجا تو ہمی سنیش اکلانا۔

لکشمن جی بولے کیا بکتا ہے مُورکھ تو اپنے مددگاروں کو بلا لا۔ کیول دو بچوں کا خون کرنا کوئی بہادری نہیں۔ تب چھوٹے کشن نے ایک بان تانا۔

(۲)

کا ہی وشش وشیش سن بھائی
کوتک کرہی ودھ کھگرائی
تل بگل دو آو بھرے برچاری۔
کرہی لچھمن نہ مانہی ہاری

اے گرڑ جی بان سے بان کاٹا بھی جاتا ہے۔ اور بانوں کے انیک کوتک ہوتے ہیں۔ کشن نے لکشمن جی سے تیر یدھ شروع کر دیا۔ وہ کوئی بھی ہار نہیں مانتے ہیں۔

(۳)

مشتک ایک وچر سمر ماری ؛ دکل لکھن من مانیو ہاری
شیر کو تنلا دھنش گھر ارّی ؛ مارہو بان وکل تو داری

تب بڑے بھائی لو نے ایک گھونسہ لکشمن
کی چھاتی میں مارا جو بجر کی طرح لگا۔ دیاکل ہوکر
لکشمن نے دل ہی دل میں ہار مان لی پھر رامجی کو
یاد کر کے لکشمن نے تیروں سے مار کر لو کو گرا دیا

(۴)

ہیمر سیا منی چرن شہائے
گت مورچھا لو آتر آئے
بکر جیت اری جے ستر مارے
سے سب بال کالی مہی ڈارے

سیا جی اور منی جی کو یاد کر لو جلدی ہی
بے ہوشی سے جاگ پڑے لکشمن کے جن تیروں
نے میگھناد کو مارا تھا ان کو لو کو لے تنکوں
کی طرح کاٹ کر زمین پر گرا دیا۔

دوہا

رامانج وسمے وکل دیکھ شکل ارانی
سیا تیاگی ار سوچ تڑ پران بہیو لکھن بھاتی

ایسے بلوان بالکوں کو دیکھ لچھمن جی بہت حیران
ہونے لگے۔ دل میں سیا تیاگ کا دکھ تو تھا ہی
وہ پران تیاگنے کی بات سوچنے لگے۔

چوپائی

کشش کرنی کرودھ وشنش سولیہا
منتر سیہ میری گور و درجہ دیہا
ناک نر سنا ستل بھوتل پا ماہیں
یہ شر چھوٹے بچے کو ناہیں

تب لو نے وہ بان اٹھایا جو بالمیک جی نے
دیا تھا۔ پرتھوی آکاش۔ پاتال میں کوئی بھی
جاندار اس بان کی چوٹ سے بچ نہیں سکتا تھا

(۲)

مارہ لو تاک ششش ار ماہیں
گرے دھرنی تب سدھ کچھ ناہیں
چلی بھاج سب انی اپارا

کوسل پور ماہیں پری پکارا
تان کر وہ بان لکشمن جی کی چھاتی میں مار دیا
لکشمن جی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رامچندر
جی کی تمام فوج الٹی سیدھی بھاگ گئی۔

(۳)

برنی سکل یدھ کے کرنی
لچھمن ویر سمیت جی دھرنی
بچے ہی ودھی سکل کٹک سنگھارا
نج لوچن ہم ناتھ نہارا

سپاہیوں نے رامجی کے سامنے لڑائی کا سارا
حال بیان کیا اور کہا شتروگھن اور لکشمن دونوں
بھائی بے ہوش پڑے ہیں۔ اور دو ہزار کی فوج
میں سے دس پانچ ہی بچے ہیں۔

دوہا

بھرت جور کر کہیو تب وچن امیت بلکھائی
سیا تیاگ کی پھل دییو ودھی تب جے لے لکھوائی

اپنے ہاتھ رگڑ کر بھرت جی رونے لگے اور بولے کہ
سیتا تیاگ کا پھل برھما جی نے دے دیا۔ تب
بھگوان رامچندر جی مہاراج کہنے لگے۔

چوپائی

انج سمر ناہیں تم پیہ ہارے
سا چھوہے رتھ کج سنوارے
رہو تگیہ رتھو دیکھوں جائی
بالک راون سم دکھدائی

اے بھائی کیا تم لڑائی سے ڈرتے ہو۔ ہاتھی
گھوڑے رتھ سجاؤ۔ تم نگیہ کی حفاظت کرو
اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ یہ دونوں بالک تو
راون۔ کنبھ کرن جیسے دکھدائی جان پڑتے ہیں

۲

تیہر وچن سن بھرت لجانے + ہنت بھائی رگھوپتی سمانے
پرتھم تنا تھا سب کیہہ پٹھائی + ہنومد آدی انگد سمدائی

ایسی بات سنکر بھرت جی شرمندہ ہو گئے۔ تب راجی نے بھرت کی عزت کی اور بولے ہمارے ڈنکا کا ندوالے دو سنتوں کو بلاؤ۔ ہنومان۔ انگد۔ جاموَنت وغیرہ سبھو بلا لو۔

(۳)

جاموَنت۔ کپی راج وبھیشن
دوِی وِد۔ مَیند نیل کل بھیشن
رگھو پتی پار گئے سمر بھٹا ئی
تات انج دوآو انہو جبالی

جاموَنت۔ انگد۔ وبھیشن۔ سُگریو۔ مَیند۔ دوِی وِد۔ نل۔ نیل۔ ہنومان کو ہمراہ لے جاؤ۔ دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔ اور شترگھن سمیت لچھمن کو لے آؤ۔

دوہا

سمر سیاشت وِیر دوؤ۔ آئے گئے بلوان
دیکھی ڈرے سب بھالو کپی۔ تب آئے ہنومان

جب بھرت کی فوج جنگل میں پہونچی۔ تب لو کُش وہاں آ گئے۔ اُن کو دیکھ کر تمام ریچھ۔ بانر ڈر گئے۔ تب شری ہنومان جی اُن لڑکوں کے پاس گئے۔

(۱)

وِشم یدھ دوؤ بندھو کری جیتے کپی سنگرام
آئے جہاں شری بھرت شترودھا تا نام

دونوں بھائیوں نے وہ مار دھاڑ کی کہ تمام بانروں سمیت بیہوش ہو گئے۔ تب آخر میں بھرت جی اُن دونوں کے سامنے آئے۔

چوپائی

وِیاکُل بھالو کپی سب آوی
بان تراس من اتی دُکھ پاوی
جاموَنت کپی راج بلائی۔
انگد ہنومان سُکھ دائی۔

تب تمام بانر لوگ بھی ہوش میں آ گئے تھے۔ تب بھرت جی نے وبھیشن سے کہا۔ کہ ان بہادر بانروں کو ہمراہ لے جا کر ان دونوں منی بالکوں کو باندھ لاؤ۔

(۲)

سب ملی سہت لنا چر راجہ
دھری آن ہو دوؤ بال سماجا
جائے جرے کپی بھالو بھوانی
جن کچھو پرکھو مہما نہیں جانی

سب ریچھ بانر وبھیشن کو گھیر کر اکٹھے ہو گئے اے پاربتی! ان سب نے سیتا جی کی مہما کو اس وقت تک نہیں جان پایا تھا۔

(۳)

بولے کُش سنو بالی کُمارا
تب بل وِدِت جان سنسارا
پِتہی مرائے بات بر میلی۔
سکل لاج آئے تم پیلی۔

کُش بولے اے انگد تمہارا بل تمام دنیا جانتی ہے پتا کو موت کے گھاٹ اُتروا کر۔ ماتا کو دوسرے آدمی کو سونپ کر تم یہاں شرمندگی دور کرنے آئے ہو۔

(۴)

سو پھل لیہو سمر ماہہ آجو
نیا کہو سکل کلنک سماجو
سُنت کرودھ انگد اتی چھاوا
گہی گری ایک تاہی پر دھاوا

اس کا پھل لڑائی میں لو اور تمام شرمندگی دور کر ڈالو۔ چھوٹے بالک کُش کا یہ طعنہ سُنکر انگد کو بہت غصہ آیا۔ اور ایک پہاڑ اکھاڑ کر وہ دوڑ پڑے۔

دوہا

آوت نیل وسال لکھی نل سم سمر نہی کیذہہ
انگد گرو اپارا تی پس ہل رگھوپتی دینہہ

کش نے ایسا بان چلایا جس سے وہ وشال پہاڑ رائی رائی ہو کر بکھر گیا۔ جیسا انگد کو بل کا ابھیمان تھا۔ ویسا ہی ایشور نے اس کا گھمنڈ توڑا۔

چوپائی

تمکی تاکی کش بان چلایا۔
انگد نیل آکاش اڑایا
آوت جان پوہمی کپی بھاری
مارا بان پیر چاری پر چاری

کش نے دو بانوں سے انگد اور نیل کو آسمان میں اڑا دیا۔ جب وہ گرنے لگے۔ تب پھر دو تیروں سے دونوں کو آکاش میں بھیجا گیند جیسا کھیل کرنے لگے۔

(۲)

چھن آکاش چھن بھوتل ماہیں + بولے شرن شرن رگھو پاہیں
رہیو گرو ہم کہیں بھگوانا + اگ جگ نانتھ نہ ہم پہچانا۔

وہ کبھی آسمان میں اور کبھی زمین پر آنے جانے لگے۔ تب وہ بولے ہے بھگوان! بہت ہوئی۔ ہم دونوں کو طاقت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ جسے آپ نے چور چور کر دیا۔ اب حفاظت کرو۔

(۳)

پانچ بان بیدھے کپی دوؤ + دین جانی تیاگو سہنی سوئی
جاموَنت ہنومان نپیسا + دھاوت گری تروؤ لے بہو گیسا

تب کش نے دونوں کو پانچ بانوں سے بیہوش کر کے ڈال دیا۔ تب جاموَنت اور ہنومان جی لمبے لمبے درخت لے کر آگے بڑھے۔

(۴)

کھینچی دھنش گن چھاڑ یو شایک۔
کپی پتی آدی سنے کپی نایک

دیکھی بھرت سب سین بنائی۔
کوپی بان مار یو لو چھاتی۔

ادھر لو نے سگریو کو مار گرایا۔ یہ دیکھ بھرت جی نے رتھ آگے بڑھایا۔ اور ایک بان تاک کر لو کی چھاتی میں مار دیا۔

دوہا

پریو مورچھی کش دیکھ رسانا
چاپ چڑھائے بان سندھانا
شرون پرینت کھینچی دھنو بیرا
بھرت پر دے مار یو شت تیرا

لو بے ہوش ہو کر گر پڑے یہ دیکھ کر چھوٹے کمار کش بہت غصہ میں بھر گئے۔ اس بہادر لڑکے نے تان کر ایک سو تیر بھرت جی کے مارے۔

دوہا

سمر بھومی سو بھرت۔ لوہی لینہہ اٹھائے
سمر مات گورو چرن لگ۔ رہے سمر جے پائے

تب بھرت جی بھی بے ہوش ہو کر رتھ سے گر پڑے۔ کش نے اٹھا کر اپنے بڑے بھائی لو کو چھاتی سے لگا لیا۔ گورو اور ماتا کے پربھاؤ سے دونوں کی فتح رہی۔

چوپائی

آئے خبر لین چرچاری
بھرت سین تن شکل بہاری
سونت سریتا دیکھ ڈرانے
ہے گج بہے جات رتھ جانے

چار دوت رام نے خبر لانے کے لئے بھیجے تھے انہوں نے آ کر دیکھا کہ ایک بھی نہیں بچا۔ خون کی ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں رتھ گھوڑے ہاتھی بہے جا رہے ہیں۔

(۲)

پھرے دوت کوشل پور آئے

کا سب حال بتایا

۲

ملے ستنے. دوؤ ہیردے لگائی
سدھا برشی سب سین جیائی
بھرت آدی جاگے سب بھرآیا
لچھمن چلے جہاں سیا ماتا

رامجی نے اپنے دونوں بیٹوں کو چھاتی سے لگایا۔ باپ بیٹا پورک ودھی ملے۔ امرت ورشا کر دیوتاؤں نے تمام فوج زندہ کر دی۔ بھرت وغیرہ سب جاگے۔

(۳)

بہوری رام لچھمن ہی بلائی۔
سنو تات اس وچن سنائی
تات وچن من مانو بھائی
سیا سن دو یہ لیہو تم جائی

رامجی نے لچھمن جی کو بلایا اور کہا تم سیتا جی کے پاس جاؤ۔ ان سے سمجھو۔ تب لچھمن جی چلے۔

(۴)

لچھمن جائے سیش نواوا
کشل کہی بہو ودھی سمجھاوا
بہری اچھتا سیا من آس آوا
سیش سہس پھنی آن دکھاوا

لکشمن جی نے جا کر سیتا جی کو پرنام کیا خیر و عافیت پوچھنے کے بعد سری لچھمن جی نے دیکھا کہ سیش اوتار کا روپ مار نکل ہزار پھن دکھلاتے ہیں۔

دوہا

جیہت منن سنگھاسن سیادر سیا چڑھائے
بھیو اگوپ پاتال بھنہ مہامگی کہی جائے

رتنوں سے جڑے سنگھاسن پر سیتا جی کو چڑھا کر وہ پاتال میں چلے گئے۔ یہ الوکک مہا کس طرح کہی جائے

چوپائی

لچھمن چرت دیکھ سب ٹھاڑے
نمن پرواہ چلے آنی گاڑھے
سکل چرتر سنی کرپا ندھانا
چلن نہار سیا من جانا

لچھمن جی نے کھڑے کھڑے سب نظارہ دیکھا ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی رامجی نے یہ حال سن کر وچار کیا۔ کہ اب آخری وقت آگیا۔

(۲)

تہنے سہت پربھو نج پور آئے
ودا کئے منی ورند بلائے
جنک ہی پوجی ودا پربھو کینا
دوؤ گورمو پوجی پد ودک لینا

پتروں سمیت پربھو ایودھیا میں آئے۔ یگیہ والے منیوں کو الوداع کہی۔ اور دونوں گوروؤں کا پوجن کیا۔

(۳)

ایہی جد بھی ویل کال میں گیؤ
نج پور گمن سنو اوسر بھیؤ
منتیا آو بھی برہم جب جائی
نارد منی سن کہا بکھائی

اس طرح اپنے لوک جانے کا وقت آگیا رام اوتار کا وقت ختم دیکھ کر برہما جی نے نارد جی کو بلایا۔ اور ان کو تمام حال سمجھایا۔

(۴)

نج پور آون جاسیت کھرارنی
دھرم راج کو کہیو منکاری
ونتی بہو ورنجی تب بھاکھی
چلیو دھرم رکھیو پی آدرراکھی

شری رامجی اپنے دھام ساکیت کو جانا چاہتے ہیں۔ دھرم راج کو بلاؤ۔ دھرم راج نے جاکر برہما کو پرنام کیا۔ اور اُن کا حکم پاکر دھرم راج جی چلے۔

دوہا

آیے یم رگھوویر پور۔ منی ورتی بنائے
تیج پنج سندر ترن + تپسی جرم سہائے

دھرم راج جی سندر ترن تیج پنج تپسی کا روپ بناکر چلے۔ اُن کی کمر میں خوبصورت مرگ چھالا لپٹی ہوئی تھی۔ وہ ایودھیا میں پہونچے۔

چوپائی

ترت ستیش جو خبر جنائی
سنت بھن آئے رگھورائی
منی ہی نرکھی پربھو کینا پرناما
سادر اُچت کہیو وشراما

دھرم راج جی کے آنے کا حال لکشمن جی نے رامجی سے کہا۔ سنتے ہی رامچندر جی دروازے پر آئے۔ منی کو رام نے پرنام کیا۔ اور بیٹھنے کو آسن دیا۔

۲

ارگھیہ دینا آسن بیٹھاری
منی سادر منی گرا اُچاری
سنو سہروگیہ کرپالو دنیشا
آئیو میں منی ورنکے ویشا

ارگھیہ دے کر منی راج کا پوجن کیا۔ منی نے کہا۔ اے سہروگیہ کرپالو شوریہ کل کے مالک میں منی کے روپ میں دھرم راج ہوں

(۲۲)

ہیں تم رہوں اور نہیں کوئی
تیں رہے سنت ناش ہے ہوئی
سنہی وچن نیہی دیہوں شراپو

شنیو ودھی ہری جو آمیں آپو

اس استھان پر میں اور آپ دو ہی رہ جائیں میری بات تیسرا سنے گا تو اُس کا ناش ہو جاویگا اگر برہما وشنو مہیش بھی ہوں تو اُن کو بھی شراپ دیدوں گا۔

(۴)

سنہو لکھن بیٹھو میں دوارے
ہنس کوؤ آو نہ گلا اُچارے
اسنیہہ پہر آوٗ نہی کوئی
بار میں سنتیہ میر تھا نہیں ہوئی

تب رامجی نے کہا۔ اے لکشمن تم پہرے پر رہو۔ یہاں کوئی نہ آوے اور نہ دروازے پر بات چیت ہی کرے۔ پھر بھی جو آوے گا اس کی موت یقینی ہے

دوہا

بولے تاپس وچن مردو
پاہی پاہی رگھوناتھ
کہیو سنکل اتہاس منی
کہی تپنی نایو ماتھ

تب وہ تپسوی بولا۔ اے رگھوناتھ جی! رکھشا کرو۔ رکھشا کرو۔ میں پرم دھام جانے کا اشارہ دینے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر دھرم راج نے پرنام کیا۔

چوپائی

پربھو اچھا تپسا وی بلوایا
درواسا منی آئے تلایا
منی ہیں دیکھی لچھمن چلے آگے
گئے نکٹ بنتی انوراگے

ہونہار بڑی بلوان ہے۔ اُسی وقت پر درباسا رشی آ پہونچے درباسا جی کو آتا دیکھ لچھمن جی نے آگے بڑھکر عرض گذاری

۳

پوچھت منی کہاں رگھوکل ناتھ
تہاں جاؤں میں سنہوں اپنا ناتھ
جو پری آتر کری ہو آج
بھسم کروں تو گھر پریوار سماج

منی نے پوچھا سری رامجی کہاں ہیں؟ میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اگر تم جواب دو گے تو میں تمہارا پراجیہ وغیرہ نگر سب بھسم کر دوں گا۔

۳۲

کا نہیں لچھمن سنت منی بانی
یہ بدھ جانیں جیسے بھوانی
دوآو کری جوری کہا پربھو پاہیں
دریاسا منی آون چاہیں
لکشمن جی سن کر کانپنے لگے۔ وہ اپنی موت کو نزدیک دیکھ کر مل دیئے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو سے کہا۔ مہاراج دریاسا رشی آنا چاہتے ہیں۔

(۳۳)

نات کینا آپنی اد گن بھاری
کال گرم گتی سرے نہ ٹاری
کہیو وچن دن کرکل کیتو
سنو کھگ آپر کتھا کریتو

رامجی بولے بھائی! تم نے بہت بڑا قصور ہونہار ٹالے سے نہیں ٹلتی۔ اے گرڑ جی! اب آگے کی کتھا سنو۔

دوہا

ترت کہیو منی آن ہو
سادر کرپا ندھان
جلد ہو بیگ منی بولے اب
کہاں رام بھگوان

کرپا ندھان نے کہا منی کو جلد از جلد

لے آؤ۔ لکشمن جی نے جا کر کہا۔ چلئے منی جی رگھوناتھ بلا رہے ہیں۔

چھند

آتی پنچ پنچ ولو کی آوت
اچیت اٹھی آسن دیئو
جل آنی سادر چرن دھوئے
سو بھاگ یاد او لوک لیو
جن جانی منی ور دہو آئیو
بیگ سو سادر کرؤں
پربھو کال کشو دنت کرپا نہیں
جن آسن ول منجا ہیں مرؤں

جب ان رشی دریاسا کو آتا دیکھ کر رامجی اٹھ بیٹھے۔ اور ان کو مناسب آسن دیا۔ پانی لا کر ان کے پاؤں دھوئے اور چرن امرت لیا بولے اے سرلیشٹھ! تپسوی سیوک جان کر حکم دیجئے۔ آپ کے میں سادر کر دوں گا۔ منی بولے میں بھوکا ہوں۔

دوہا

من بھاو بھوجن دین رگھوپتی
بہت ودھی بنتی کری
سنتوش پائے منیش
سنتی ہو نے کری آشیش بھری
کر وداع منی ودہ دیکھی
لچھمن ہردے دارن دکھ بھئے
بھرت آدی انج سمیت
پرجن تاہی چھن دیکھن گئے

رامجی نے منی کو بھوجن کرایا اور ان کو عرض کیا۔ سنتوش ہو کے منی نے آشیش دی۔ منی کو الوداع کہہ کر لکشمن جی کی طرف دیکھ کر رامجی کو بڑا دکھ ہوا۔ تب بھرت وغیرہ اور شہر کے تمام لوگ وہاں آئے

۲

پد ونتی تمھارے جوری کردوو
تارن لکھی انی کانپ ہی
بھری نین پنیج نیر آرت
بھرت سوں پربھو بیا کہی
اب گورو ہی آینو وپی ساود
دکھیت انی آتر چلے
سب کتھا گورو ہی سنائے
آرت یان چڑھی آتوت چلے

پرنام کرکے سب لوگ کھڑے ہوگئے۔ وہ سب رام کا چہرہ دیکھ کر ڈر سے کانپنے لگے۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بھرت جی سے بولے غرت پورت گرو دیو کو بلاؤ۔ بھرت جی نے جاکر گورو جی سے سب حال کہا۔ تب رتھ پر بیٹھ کر گورو وسشٹ جی فوراً ہی رام کے پاس آئے۔

(۳)

آئے وشِشٹ بلو کی رگھوپتی
سکل اُٹھی چرنن پرتے
سمبواد شنی منی سمے جانیو
تیاگیں ہیں اب تنو ہرے
سنی وچن شنیش وچار یج
اُر رام بنو دکھ جیو تو
گہی چرن سرجو تیر آئے
دیکھی جل شبھ پاو تو

گورو کو آیا دیکھ کر رام اور دوسرے تمام شہری اُن کے چرنوں پر گرے۔ رام جی کی بات چیت سے گورو نے جان لیا کہ اب ساکیت گمن کی تیاری ہو رہی ہے۔ لچھمن جی نے دیکھا کہ رام کے بنا زندگی بیکار ہے۔ وہ رام کو پرنام کر کے سرجو ندی کے نزدیک چلے گئے

دوہا

گئی پرینت جل نابھیہ میں
کینہوں دھیان اکھنڈ
یوگ یکیہ کری رام جہاں
نچھور ہو تج برہمنڈ۔

کمر تک پانی میں کھڑے ہو کر لچھمن جی نے اکھنڈ سمادھی لگائی۔ رام کا دھیان کر کے انہوں نے اپنا برہمانڈ یوگ شکتی سے کھول دیا

(۴)

رام دھام پہونچے لکھمن
ترت چینتہ تھم تیاگ۔
سنی ویاکل رگھو نبی بھرت
سکل اُوَدھ اُراگ۔

شری رام کے چھوٹے انش شری لکشمن جی فوراً ہی رام دھام ساکیت لوک جا پہونچے یہ سنکر بھرت اور راجی بہت دکھی ہوئے اُن کی ساری خوشی کافور ہو گئی۔

چوپائی

مں ہنستیں تجا تجا موہے تاتا
کرو سو ہیں جو دیکھوں بھراتا
کرہو بھرت پور راجیہ سنگھاری
سنت گرے مہی ویاکل بھاری

رام جی نے کہا میں نے بھائی کو نہیں تیاگا تھا لیکن بھائی نے مجھے تیاگ دیا۔ اب بھائی سے ملنے کا فوراً انتظام کرو۔ بھرت جی تم راجیہ کرو۔ یہ سنتے ہی بھرت جی گر پڑے

۲

جہت چلن اب پران گسائیں
جھن لکشمن بن رہ نہ سکائی
تات چلے ہو کہی تتے میرائے
کینا تلک پہونچی سکھائے

بھرت نے کہا۔ ناتھ میرے پران نکلنا ہی چاہتے ہیں۔ بنا لکشمن کے بھرت بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ چلو مہاراج! آپ بھی چلو رام نے پتروں کو بلایا۔

(۴۳)

سب کہہ سب ودھی دھیرج دینا
آیو گمن ہر جو تٹ کینا۔
لکشمن بھرت بام ر پو دونو
پور باسی سب نج کل تر نو

سب کو سمجھا کر رامجی سرجو کے کنارے گئے داہنی طرف بھرت اور بائیں طرف شترگھن تھے پیچھے نگر نواسی اور رشتہ دار سبھی لوگ تھے

(۴۴)

جتھی وہاں پربھو دھام سدھائے
سکل امر پتی کہیں سکو جائے
سمن ورشٹی نبھ ہوئے اپارا
ہوئی ناد ودھی وید اچارا

سب لوگ وہانوں میں بیٹھ بیٹھ کر رام لوک کو جانے لگے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی اور آسمان سے ہی وید دھنی ہونے لگی۔

چھند

اچرت وید پرسن بھرت
کر پاتو نتنی سادر لیو،
جل پرسی کر راچھ دوؤن
سادر پدم بن راجت بھیو،
کبھی آدمی تو ہتپ سکھا
پربھو سے سکل بج لوگن گئے۔
شکر یو سبھو پد وندی۔
بار ہی بار روہی منٹ ل گئے

وید کا اچارن کرتے ہوئے بھرت جی کو راجی لے

اپنے سروپ میں لین کرلیا۔ جب دیانی ؟ کو چھوکر شترگھن جی بھی چلے گئے۔ بار لوگ اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ وہ دیوانش تھے سگریو بھی بھگوان کو پرنام کرکے شموریہ لوک گئے۔

۲

شمر سہت دن کر دنش چوش
آن جل اشرت رہے۔
تے ہی سمے بولی انادی پربھو
جو وچن پاون میئے کہیے۔
اک ماس رہی سہری تور
تم ہم توری جیو جے آوہیں
تے ہی تسو بھگ دیہو بھاگ پد
نروان جو ہم پاوہیں۔۔

سب سے آخر میں بھگوان رام نے سرجو میں کھڑے ہوکر برہما جی کو بلایا اور کہا۔ تم ایک مہینے تک سرجو کے کنارے نواس کرو۔ میرے لوک میں جو جو جانا چاہیں ان کو وہاں دے کر برابر بھیجتے رہو۔

(۴۶)

کہی وچن انتر دھیان پربھو
جیوں دامنی گھنسول لیو۔
نتیجہ جیتی سجے کار پربھو
جیتی جے شمر کیو۔
ابھی بھانتی رگھو پتی جگ
جرا جرہ سکل نے نج دھام کو
سمو نیہہ ام ہی کرپا یتن۔
ار راکھی سادر رام کو

یہ کہہ کر پربھو رام چندر جی اسطرح سے لین ہو گئے۔ جیسے آسمان میں بجلی دیوتا لوگ جے جے کار کرنے لگے۔ اس طرح اپنے بھگتوں کو ساتھ لے کر ساکیت بہاری رام ساکیت

چلے گئے۔ تب رام کو دل میں دھارن کر کے
کرپا ساگر شنکر جی نے ماتا پاروتی جی سے کہا

دوہا

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بن ہری کرپا نہ ہوئی سو گاویں وید پران

اے پاروتی جی سنت سماگم سمان کوئی لابھ نہیں ہے۔ بنا بھگوان کی کرپا کے ست سنگ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ ایسا وید پران کہتے ہیں۔

(۲)

منی درلبھ ہری بھگتی نر پاویں بن ہی پریاس
جے یہ کتھا نرنتر سنہیں مانِ وشواس

وہ نر شریشٹھ بھگوت بھگتی جو منیوں کو بھی مشکل ہے۔ انسان بلا کوشش ہی پا جاتا ہے۔ اگر اعتقاد سے رامائن کو سنتا ہے۔

دوہا

ایہی وِدھی سکل کتھا سنی ہردے راکھی گمبھیر
تا سو چرن سرنائے کری گیہو گرڑ متی دھیر

اسی طرح مکمل رام کتھا شنکر شری رگھوناتھ جی کو دل میں یاد کر کے اور گرڑ و کاگ بھسنڈ جی کو پرنام کر کے گرڑ جی بیکنٹھ چلے گئے۔

اتی لوکُش کانڈ
سماپتم

اتھ آرتی شری رامچندر جی

شری رامچندر کرپال بھج من ہرن بھو بھے دارنم
نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجارُنم۔
کندرپ اگنیت امت چھبی نو نیل نیرج سُندرم
پٹ پیت مانہو تڑت رُچی شچی نومی جنک ستا ورم
بھج دین بندھو دنیش دانو دیت ونش نکندنم
رگھو نند آنند کند کوشل چند دشرتھ نندنم
سر مکٹ کنڈل تلک چارُ اُدار انگ وبھوشنم
آجانو بھج شر چاپ دھر سنگرام جت کھر دوشنم
اتی وَدَت تلسی داس شنکر شیش منی من رنجنم
مم ہردے کنج نواس کرو کام آدی کھل دل گنجنم

شری دُرگا جی کی آرتی

جے امبے گوری - میا جے منگل مورتی میا جے آنند کرنی -

تم کو نسدن دھیاوت برہما شیوجی

مانگ سیندور وراجے ٹیکو مرگ مد کو ۔ اُجّل سے دو وُ نیناں چندر بدن نیکو

کنک سمان کلیور رکتا ور راجے ۔ رکت پشپ گج مالا کنٹھن پر ساجے

کیہری باہن راجت کھڑگ کھپر دھاری ۔ سُر نر منی جن سیوت تنکے دکھ ہاری -

کانن کنڈل شوبھت ناسگج موتی ۔ کوٹک چندر دواکر راجت سم جیوتی

شمبھ نشمبھ وداڑے مہکھا سُر گھاتی ۔ دھومر ولوچن نیناں نسدن مدماتی

چونسٹھ یوگنی منگل گاوت نرت کرت بھیروں ۔ باجت تال مردنگ اور باجت ڈمرو

بھجا چار اتی شوبھت کھڑگ کھپر دھاری ۔ من باچھت پھل پاوت سیوت نرناری -

کنچن تھال وراجت کپور اگر باتی ۔ شری مالکیتو میں راجت کوٹی رتن جیوتی

یا امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے ۔ بھنت شوانند سوامی سکھ سمپتی پاوے

جے امبے گوری